60

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ دریں ایّام سعادت فرجام کتابِ مستطاب الموسوم بہ

تَحقِیقُ الاَولِیَاء

فی شان

سُلطَانُ الاَصفِیَاء رضی اللہ عنہ

مشتمل بر

علوم و مکاشفاتِ اولیاء اللہ و علمائے باللہ رضی اللہ عنہم

درمناقب حضرت غوث الاعظم پاک میراں محی الدین محبوب سبحانی سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مولفہ و مترجمہ

مسکین عطا محمد خادمِ خادمان خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی اعلیٰ حضرت

مولینا پیر غلام محمد صاحب قبلہ جاوآنوی رضی اللہ عنہ

زیر سرپرستی

جگر گوشہ ہائے رسول الثقلین قبلہ حضرت محمد انوار حسین صاحب و قبلہ حضرت محمد نیاز حسین صاحب سجادہ نشینان

اَدَامَ اللّٰہُ تَعَالٰی فُیُوضُهُمَا وَ اَفَاضَ عَلَیْنَا بَرَکَاتَهُمَا

مطبوع شد

بار اول .... ہدیہ دس روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست کتب مندرجہ تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نمبر شمار	اسمائے کتب مع اسامی مصنفین رضی اللہ عنہم
۱	خطبۃ الکتاب
۲	از کتاب الفتاوی الحدیثیۃ للشیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳	القصیدۃ الروحی للشیخ حضرت غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴	القصیدۃ الغوثیہ للشیخ حضرت غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ
۵	از کتاب الفتوح الغیب للشیخ حضرت غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ
۶	از کتاب الفتح الربانی والفیض الرحمانی للشیخ حضرت محی الدین
۷	از کتاب الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین للعلامہ ابی المظفر السید ظہیر الدین القادری رضی اللہ عنہ
۸	از زبدۃ الاسرار للشیخ حضرت عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۹	از بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار للامام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۰	از قلائد الجواہر للعلامہ شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحلبیؒ
۱۱	از تفریح الخاطر للشیخ عبد القادر القادری ابن محی الدین الاربلی رضی اللہ عنہ
۱۲	از نزہۃ الخاطر الفاطر للعلامہ نور الدین علی المعروف بملا علی القاری قدس سرہ العزیز
۱۳	از روض الریاحین فی حکایات الصالحین للامام یافعی رضی اللہ عنہ
۱۴	از مرآۃ الجنان و عبرۃ الیقظان للامام یافعی رضی اللہ عنہ
۱۵	از کتاب الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ
۱۶	از فصوص الحکم للشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ
۱۷	از کتاب الناموس الاعظم والقاموس الاقدم للشیخ عبد الکریم الجیلی رضی اللہ عنہ
۱۸	از طبقات الکبریٰ للشیخ حضرت عبد الوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ
۱۹	از کتاب الیواقیت والجواہر للشیخ حضرت عبد الوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ
۲۰	از کتاب الکبریت الاحمر للشیخ حضرت عبد الوہاب الشعرانی رضؓ
۲۱	از مکتوب شاہ فقیر اللہ علوی قدس سرہٗ
۲۲	از مناقب غوثیہ مصنفہ علامہ شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہٗ
۲۳	از زبدۃ الآثار مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۲۴	از اخبار الاخیار فی الاسرار الابرار مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۲۵	از شرح فتوح الغیب مصنفہ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۲۶	از مجموعہ کتاب المکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل مصنفہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۲۷	از مدارج النبوۃ مصنفہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
۲۸	از مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ
۲۹	از تحفۃ القادریہ مصنفہ حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری قدس سرہٗ
۳۰	از سفینۃ الاولیاء مصنفہ حضرت دارا شکوہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۳۱	از نفحات الانس مصنفہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ
۳۲	از کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء مصنفہ عارف کامل حضرت حافظ برکت علی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ
۳۳	از حدیقۃ الاسرار فی اخبار الاخیار مصنفہ علامہ قاضی امام بخش صاحب قدس سرہٗ
۳۴	از مطالب رشیدی مصنفہ تراب علی شاہ قلندر علیہ الرحمۃ
۳۵	از شرح کلام ربانی یا سید محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ
۳۶	از خزینۃ الاصفیا مصنفہ عارف کامل مفتی غلام سرور صاحب لاہوری قدس سرہٗ
۳۷	از مکتوبات طیبات المعروف بہ مہر چشتیہ مصنفہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہٗ
۳۸	از تواریخ آئینہ تصوف مصنفہ حضرت مخدوم شاہ محمد حسین صابری۔
۳۹	از سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک بدیع الجمال مصنفہ حضرت میاں محمد صاحب ابدال قادری قدس سرہٗ
۴۰	از محک الفقراء کلاں مصنفہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى عِلْمِهٖ وَجَمِيْعِ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ الْمُعَظَّمِيْنَ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ الْمَكِيْنِ مُحْيِ الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ وَاهِبِ الْمُرَادِ فَرْدِ الْاَفْرَادِ غَوْثِ الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِيِّ الْحُسَيْنِيِّ الْجِيْلَانِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى سَائِرِ اَوْلِيَآءِ اُمَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ الْعَارِفِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

امابعد یہ بندہ مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ الصمد خاکپائے درویشاں و ریزہ خوارِ ایشاں برادرانِ اسلام و یارانِ طریقت کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ ابتداءً جب یہ احقر الناس خاتم الاولیاء سیدی و مرشدی اعلیٰ حضرت مولانا غلام محمد صاحب قبلہ جلوآنوی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ایک دن آپ نے حضرت غوث اعظم پاک محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر فرمایا کہ ایک روز حضور نبی کریم نور قدیم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجلس فرما تھے کہ اتنے میں دونوں شہزادے حضرات امامین حسنین شریفین علیہما السلام کھیلتے کھیلتے تشریف لے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شہزادوں کو گود میں لے لیا اور فرمایا ہماری آل پاک میں سے بارہ امام ہوں گے اور باقی سب کے سب ہمارے شہزادے حسینؓ کی آل میں سے ہوں گے۔ لیکن ہمارے شہزادے حسن علیہ السلام کی آل میں سے ایک ایسے فردِ مکمل پیدا ہوں گے جن میں ان دوازدہ آئمہ کے کمالات جمع ہوں گے۔ اُن کی کنیت ابی محمد لقب محی الدین اور اسم عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اور جب اُن کا ظہور ہوگا وہ منبر پر اعلانیہ

فرمائیں گے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کا یہ ارشاد مبارک سن کر متعجب ہوئے کہ آخر حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ بھی تو ولی ہیں۔ کیا اُن کا قدم مبارک ان کی گردن پر بھی ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس مجلس شریف میں حاضر نہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرتِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر یہ سارا ذکرِ خیر سنایا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ "کیا اُن کا قدم مبارک میری گردن پر بھی ہوگا"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ "یا علی! بیٹا اگر لائق ہو اور باپ اُس کو کندھوں پر اُٹھا لے تو اس میں کیا حرج ہے۔ وہ میری آل اور آپ ہی کی اولاد ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دروازہ کا کُنڈا لگا دیتے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس سے واپسی پر جب دروازہ کا کنڈا اُتارنا چاہا تو دستِ مبارک کنڈا تک نہ پہنچا۔ حیران ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت حسین و جمیل حاضر ہوا اور عرض کی "یا حضرت! مجھے کندھوں پر اُٹھا لیجئے میں آپ کو کنڈا اتار دیتا ہوں"۔ آپ نے اُس لڑکے کو کندھوں پر اُٹھایا اور کنڈا اُتروایا۔ آپ اس حیرانگی کی حالت میں واپس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور کنڈا والا عجیب و غریب معاملہ عرض کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا۔ "یا علی! کرم اللہ وجہہ وہ حسین و جمیل لڑکا محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح ہے۔ اور بہت ہی اچھا ہے کہ سب سے پہلے یہ شرف آپ نے حاصل کیا"۔

میرے قبلہ نے چند ایک احادیث شریف اور بیان فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ جملہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کا یہ ہی عقیدہ ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ استشہاداً آپ نے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ ص کا ایک اقتباس پیش کیا۔ وَھُوَ ھٰذَا :— بعد ازاں چنداں شعب و شجرات و فروع و ثمرات از خاتم ولایت کہ شجرۂ علم و ہدایت بوی منتہی میشود بر آمدند کہ بر مثال شجرۂ طوبیٰ ہر طرف ظلالِ کمال انداختند و عالم را بنورِ جمالِ ولایت منور ساختند۔ خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیبے وافر و فیضے کامل تر بر داشتند و بحکم عصمت ذاتی لوای ولایت معنوی برافراشتہ ریاستِ صورت را بدیگراں گذاشتند۔ و ہرگز نور ولایت از خاندانِ نبوت انقطاع نہ پذیرد و فلکِ ولایت جز باقطاب قرار نگیرد و از میانِ ایشان ہر کرا خواست قطب اقطابِ عالم و غوثِ بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہور مغرب ساخت تا محی الدینؓ و مجدد شرع متین گردید۔ اگرچہ جمال محمدؐ در تمام آلِ محمدؐ تاباں است لیکن در ینجا جمالے دیگر ست و کمالے دیگر ست جمالِ جمالِ محمدؐ ست و کمال کمالِ محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

یعنی بعد ازاں خاتم ولایت (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے جن پر علم وہدایت کا شجرہ منتہی ہو جاتا ہے اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات پیدا ہوئے کہ انھوں نے شجرہ طوبیٰ کی طرح ہر طرف ظلالِ کمال پھیلائے اور عالم کو نورِ جمالِ ولایت سے منور کر دیا خصوصاً آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد جنہوں نے بحکم ولایت حقیقی اور مناسبتِ ذاتی سب سے وافر نصیب اور فیض کامل تر حاصل کیا نے بحکم عصمت ذاتی باطنی ولایت کا جھنڈا کھڑا کیا اور ظاہری سلطنت دوسروں کے لیے چھوڑ دی۔ اور ہرگز نورِ ولایت خاندانِ نبوت سے منقطع نہیں ہوتا اور فلک ولایت اِن اقطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ اور ان میں سے جس کو چاہا قطبِ اقطاب عالم و غوثِ بنی آدم و مرجع ثقلین اور مشہور مغربین بنا دیا حتیٰ کہ وہ محی الدین اور مجدد شرع متین بن گئے۔ اگرچہ جمالِ محمدؐ تمام آلِ محمدؐ میں چمک رہا ہے لیکن یہاں اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمال جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کمال کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؀

جب اس مسکین نے اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق گجرات شہر میں سکونت اختیار کی اور گجرات کے علماء کرام کی تقاریر سنیں تو معلوم ہوا کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو اولیاءؒ پر فضیلت حاصل ہے۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل نہیں۔ جب مسئلہ کی تحقیق شروع کی تو پتہ چلا کہ آجکل تمام عالم کے علماء کرام اور نیم ولیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ دل کو نہایت قلق ہوا۔ رب تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اس مسکین نے ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ایک کتاب کی صورت میں پیش کی جائے۔ لِهٰذا یہ مسکین اپنے پیر و مرشد خاتم الاولیاء اعلیٰ حضرت مولانا غلام محمد صاحب قبلہ جلوآنوی رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے اس امر کی اجازت فرمائی۔ آپ کی اجازت کے بعد یہ بندہ مسکین سلطان غوث الثقلین محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے نہایت خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی اپنی مدد اور تصرف کا اشارہ فرمایا۔ پھر اس مسکین کا کیا کہنا۔ دل کو خوشی روح کو سرور اور جان کو حضور پیدا ہوا۔ دل میں علم کا ایک سمندر موجزن ہوا۔ قلم میں طاقت آگئی اور کتاب کی تحریر شروع کر دی۔ دوسرے دن صبح کے وقت امیر المومنین امام عالی مقام حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا "لکھ غوث اعظم ہمارے فرزند ہیں" ؀

رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں :- یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ نیز فرمایا یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ط اسلئے مومن متقی وہ ہے جو اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی اطاعت کرے اور ان کا فرمان قبول کرے کیونکہ قرآن مجید کے حقائق اور دقائق اہل اللہ ہی جانتے ہیں۔ جیسا حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ (ترمذی شریف) لِهٰذا

اس احق الناس نے اِس مختصر تالیف میں اکابر محدثین اور اکمل عارفین رضی اللہ عنہم کی تصانیف میں سے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ایسے ملفوظات طیبات حالات مبارکات اور خوارق کرامات جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے جن سے صریح ثابت ہو سکے کہ آپ کو عام صحابہ تو درکنار خلفائے راشدین اور آئمہ معصومین رضی اللہ عنہم پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ انسب خیال کیا کہ اِس مبارک تصنیف کا نام تَحقِیقُ الاَولِیَاءِ فی شَانِ سُلطَانِ الاَصفِیَاء ہو۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین۔ یہ بندۂ بیکس کمتر از مور و مگس اِتنا دیباچہ لکھ کر سو گیا۔ اِتنے میں میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور جھڑک کر فرمایا:۔ "کیا ہم نے نہیں فرمایا کہ کوئی نبی نہیں کوئی ولی نہیں جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے۔ اور دوسرے ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لئے ہمارے قول قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں"۔ آپ کا یہ قول مبارک بھجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر کے صـ۲۲ پر درج ہے۔ جس پر مدلل بحث کتاب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ وھو ھٰذا:۔ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ تو پس آپ نے اپنی شانِ اقدس کا خود ہی فیصلہ فرما دیا ہے کہ رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہم ہیں۔

اور آپ کے اِس دعویٰ مبارک پر احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شاہد ہیں۔ ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزھد باب ماجاء فی الحب اللہ میں حدیث شریف مندرج ہے حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن ھشام نا جعفر بن بُرقان نا حبیب بن ابی عمر زوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ھریرۃ۔ ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخَوْلَانی اِسمہ عبد اللہ بن ثوب۔ یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ اِس باب میں حضرت ابو درداء حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور یہ ہی حدیث شریف قطب الموحدین قبلہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب کشف المحجوب باب الکلام فی اثبات الولایۃ کے صـ۱۶۷ پر بالفاظِ دیگر پیش فرماتے ہیں وھو ھٰذا: و پیغمبر گفت صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَادًا یَّغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّھَدَآءُ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا لَعَلَّنَا نُحِبُّھُمْ قَالَ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ اَمْوَالٍ وَّلَا اکْتِسَابٍ وُجُوْھُھُمْ نُوْرٌ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی اللہ عزوجل کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اُن پر رشک کھاتے ہیں خدا کے نبی اور شہید - صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اُن کی صفت بتائیے تاکہ ہم اُن کو دوست رکھیں - فرمایا وہ ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہے روح اللہ کو بغیر مالوں اور کسبوں کے - اُن کے چہرے نور ہیں اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے - جس وقت لوگ خوف کھائیں گے اُنہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا اُنہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا - پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت کی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ انتھی ٭

یہ مسکین خاکپائے درویشان وریزہ خوار ایشاں عرض کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دے دی ہے کہ ہماری اُمت میں سے بعض کمل افراد ایسے بھی ہیں جن پر سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی رشک کھاتے ہیں - رشک کھانے کی اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ افراد سابقہ انبیاء علیہم السلام سے جناب الٰہی میں قرب میں درجہ میں مرتبہ میں کمال میں اور احوال میں افضل ہوں - پس اِن افراد کے سردار حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہے - اگر سرکارِ دوعالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کمل عارفین رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہوں تو اس میں کیا نقص ہے بلکہ یہ تو آپ کے خصائص الکبریٰ میں داخل ہے - چنانچہ حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ میں احادیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کی امامت تو بیت المقدس میں کی اور اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمل افراد کی امامت جناب نے بیت المعمور میں کی جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے - یہی کمل افراد کا گروہ ہے جن پر انبیاء علیہم السلام بھی رشک کھاتے ہیں - اب احادیث پاک پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجیے :- خصائص الکبریٰ جزو اول باب حدیث انس رضی اللہ عنہ ص۱۵۳ و اخرج النسائی من طریق یزید بن مالک عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِدَابَّۃٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُھَا عِنْدَ مُنْتَھٰی طَرْفِھَا فَرَکِبْتُ وَمَعِیَ جِبْرَئِیْلُ فَسِرْتُ فَقَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِطَیْبَۃَ وَاِلَیْھَا الْمُھَاجَرُ ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِطُوْرِ سَیْنَاءَ حَیْثُ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِبَیْتِ لَحْمٍ مَوْلِدِ عِیْسٰی ثُمَّ دَخَلْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِیَاءُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَمَمْتُھُمْ الخ یعنی نسائی نے یزید بن مالک کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چوپایہ لایا گیا کہ وہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا۔ اُس کا قدم اُس کی منتہی نظر پر پڑتا تھا۔ مَیں گیا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے۔ طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا۔ اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طورِ سینا میں نماز پڑھی ہے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہُوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے انبیا علیہم السلام کو میرے واسطے جمع کیا۔ جبرئیل ؑ نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی امامت کی الخ۔

خصائص الکبریٰ جزاول باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۶۸ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ كَاَحْسَنِ الرِّجَالِ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ فَقِيْلَ لِیْ هٰذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ اُمَّتِكَ وَاِذَا اَنَا بِاُمَّتِیْ شَطْرَيْنِ شَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ كَاَنَّهَا الْقَرَاطِيْسُ وَشَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ الرُّمْدِ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَدَخَلَ مَعِیَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ الْبِيْضُ وَحُجِبَتِ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الرُّمْدِ وَهُمْ عَلٰی خَيْرٍ فَصَلَّيْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَنْ مَعِیَ قَالَ وَالْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّیْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ الخ یعنی پھر میں ساتویں آسمان کی طرف گیا یکایک میں نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا۔ وہ بیت المعمور سے اپنی پُشت لگائے ہوئے تھے اور مثل احسن الرجال کے تھے۔ مَیں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون شخص ہے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ خلیل الرحمٰن ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ مَیں نے اُن سے سلام علیک کی اور اُنھوں نے مجھ سے سلام علیک کی۔ مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی اُمّت کا مکان ہے۔ یکایک مَیں نے اپنی اُمت کو دیکھا کہ وہ دو حصّہ تھی۔ ایک حصّہ وُہ تھا جن کے جسموں پر سفید کپڑے تھے گویا وُہ کاغذ تھے اور ایک حصّہ وُہ تھا جن کے جسموں پر میلے کپڑے تھے۔ میں بیت المعمور میں داخل ہُوا۔ اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور دوسرے لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دیئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے میں نے اور اُن مومنوں نے جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر مَیں اور میرے ساتھ جو لوگ تھے وُہ نکلے۔ آپ نے فرمایا کہ بیت المعمور وُہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز

پڑھتے ہیں اور وہ پھر قیامت تک وہاں پلٹ کے نہ آئیں گے الخ ؂

(نکتہ ادبیہ) اگرچہ بالعموم انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے افضل ہیں لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّهَدَآءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بعض ایسے اولیاء ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ عنہم بھی رشک کرتے ہیں تو اس پر ایمان لے آنا چاہیئے اپنے عقلی ڈھکوسلے ترک کر دینے چاہیئں ؎ عقل قربان کن بہ پیش مصطفےٰ[۴] - العزیز! آپ کے دل میں اس اُمت کے کُمّل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں - یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعظیم سابقہ رُسل علیہم السلام بھی کرتے ہیں- کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی - حتّٰی کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور میری اُمت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے مَیں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اور خداوند تعالیٰ اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے - (مسلم) مسلمہ حقیقت ہے کہ جملہ اقطاب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل یا وصال مبارک کے بعد آپ کے نائب مناب ہیں - حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے نائب کی تعظیم کریں گے تو ثابت ہُوا کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے -

اگرچہ عُلماء کرام کے جملہ اعتراضات کے مدلّل جوابات کتاب میں درج کئے جائیں گے لیکن مُشتے از خروارے چند اعتراضات کے مختصر جوابات دیباچہ میں پیش کئے جاتے ہیں :-

پہلا اعتراض - صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں قرآن مجید میں آیات بیّنات نازل ہیں حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی :-

جواب - قرآن مجید میں متعدد آیات بیّنات آپ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہیں جو اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم نے اپنی تفاسیر اور تصانیف میں درج کی ہیں - کتاب الفتاوٰی حدیثیہ فتح المبین[۲] کے تحت درج کی جائیں گی - وہاں سے ملاحظہ فرمائیے - آیۂ کریمہ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (رب تعالیٰ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جو تم نہیں جانتے - سورہ نحل ع ۱) کے متعلق میرے سلطان حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے - بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا جاتا ہے الشیخ محی الدین

عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلَی الْکُرْسِیِّ یَا اَھْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا وَ یَا اَھْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ کرسی پہ بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے: اسے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں! اور اسے آسمان والو! رَبّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں اُن میں سے ہُوں جن کو تم نہیں جانتے۔ ذرا غور فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لَا یَعْلَمُ حَقِیْقَتِیْ غَیْرُ رَبِّیْ میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور میرے سلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں رَبّ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اسے لوگو! میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کی حقیقت تم نہیں جانتے کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے مرآتِ تامہ ہیں اور اُن کی حقیقت میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہے

دوسرا اعتراض۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں احادیث پاک موجود ہیں۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں احادیث شریف پیش کیجیے:۔

جواب:۔ ایک حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے۔ چند اور احادیث پاک الفتاوی الحدیثیہ مناقب غوثیہ تفریح الخاطر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی اور محک الفقرا کلاں کے تحت درج کی جائیں گی۔ وہاں سے ملاحظہ فرمایئے:

تیسرا اعتراض:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ الخ یعنی سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُس کے متصل جو زمانہ ہے۔ پھر اُس کے متصل جو زمانہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابی کے ایک مُد یا آدھے مُد کے ثواب کے برابر بھی اُس کا ثواب نہ ہوگا۔ اِن احادیث پاک کی رُو سے کوئی ولی خواہ کتنا بلند مرتبہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا:

جواب:۔ رَبّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ (واقعہ ع ۱) یعنی سابقون المقربون اولین میں انبوہ کے انبوہ ہیں اور آخرین میں تھوڑے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ آخرین میں سے کوئی سابقون المقربون کے زمرہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ہاں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب مقرب بارگاہ تھے اور آخرین میں ایسے لوگ قلیل ہیں۔ یعنی آخرین میں بھی ایسے لوگ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے ہیں لیکن اُن میں سب کے سب مقرب بارگاہ رَبّ العالمین تھے اور آخرین میں ایسے لوگ کم ہیں لہٰذا ارشاد مبارک ہوا خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ہمارا زمانہ مبارک سب زمانوں سے افضل ہے۔ اُس زمانہ مبارک

کی فضیلت کون بیان کر سکتا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر جلوہ گر تھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبہ تک کسی ولی کا پہنچنا ممکن نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ارشاد فرماتے مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ میری اُمت کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس کا اوّل اچھا ہے یا آخر اچھا (مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ) بلکہ یہ حدیث پاک صریح دلالت کر رہی ہے کہ آخر بن میں سے بعض اولیاء صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت لے جائیں گے جیسا کہ اِس حقیقت کی صریح وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی ہے اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَادًا یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّھَدَآءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بعض اولیاء ایسے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رشک کرتے ہیں۔ شہداء میں صحابہ بھی ہیں اور آئمہ بھی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور حدیث شریف لیجئے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و عیال کو مجھ پر فدا کر دیں مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ) ذرا انصاف سے غور کیجئے حضور علیہ السّلام صاف فرما رہے ہیں کہ مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے انتقال کے بعد پیدا ہوں گے۔ یعنی میری اُمت کے بعض اولیاء جن کا ظہور میرے بعد ہوگا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی زیادہ مجھ سے محبت رکھیں گے۔ اگر اُن کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہے تو لازمی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی اُن اولیاء کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہو لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اس لیے وہ بھی آپ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ (مائدہ ع ۸)۔ اب جس شخص کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیادہ محبت رکھتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں زیادہ افضل ہے اور وہ ہی ربّ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں زیادہ افضل ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کی امت میں سے آپ کے بعد ایسے کمل افراد ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں ؂

اور حدیث شریف لیجئے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ

اِنَّمَا اَلْقَوْمُ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْمَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ (حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ایمان کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہونا ہی چاہیئے اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا پھر ہم پیغمبروں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان لانا تو ظاہر ہے کہ اُن پر وحی آتی ہے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے اس لئے کہ مَیں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں۔ جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے اور اُن احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔ مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ)۔ اس حدیث شریف میں آپ نے اپنے بعد کے بعض کمل افراد کی صحابہ رضی اللہ عنہم و سابقہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ظاہر وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ لوگ صرف قرآن مجید اور احادیث شریف پڑھ کر احکام مندرجہ پر ایمان لے آئیں گے یعنی اُن میں اس قدر محبت صدق اور اخلاص کا غلبہ ہوگا کہ بے حیل و حجت تمام احکام کو تسلیم کر لیں گے۔ لیکن اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم خوب سمجھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی تھی کہ اگرچہ ہم بظاہر دُنیا سے پردہ کر جائیں گے لیکن رَبّ تعالیٰ نے ہم کو وہ کمال عطا کیا ہے کہ ہم زندہ جاوید ہیں اور ہمارا فیضان و تصرف و علم دمبدم بڑھتا چلا جائے گا لِقَوْلِہٖ تعالیٰ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! کہو کہ اے میرے رَبّ مجھے اور زیادہ علم دے (طٰہٰ ع ۶) حتّٰی کہ ہمیں وہ کمالات اور علوم حاصل ہوں گے جو اس وقت حاصل نہیں ہیں اس لئے آپ فرماتے ہیں اَحْمَدُ رَبِّیْ بِمَحَامِدَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا اَعْلَمُھَا الْاٰنَ یعنی میں قیامت میں اپنے پروردگار کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کو اب نہیں جانتا ہوں۔ (خصائص الکبریٰ) پس جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دے دی کہ ہمارے کمالاتِ اور علوم ہردم ترقی پذیر ہیں اس لئے جو لوگ آپ کے بعد ہم سے تعلیم حاصل کریں گے اُن کے علوم اور کمالات آپ لوگوں سے بڑھ کر ہوں گے پس اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے بعض کمل افراد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سبقت لے جائیں بلکہ سابقہ انبیا و ملائکہ علیہم السلام سے بھی سبقت لے جائیں تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کمال ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور کمالات میں ہردم ترقی ہے اور آپ کا فیضان اور تصرف عوالم میں بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب امام آخرالزمان کا ظہور ہوگا جملہ عوالم میں اسلام کا ڈنکا بج جائے گا۔

اور حدیث شریف لیجیے وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا وَ اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ یعنی حضرت ابن محیریزؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجیے جس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ اُنھوں نے کہا میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند واقعہ بیان کروں گا۔ ایک روز ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح بھی تھے۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے۔ مجھ کو نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے (مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ) ایک مومن کے لئے اتنا ہی کافی ہے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا وَاَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ۔ اس حدیث شریف میں حضور علیہ السلام نے صریح فیصلہ فرمادیا ہے کہ ہماری اُمت کے بعض کمل افراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تو پس خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری زمانہ مبارک تمام زمانوں سے افضل ہے کیونکہ اُس زمانہ مبارک میں اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہے۔ بدعتیوں، بدکاروں اور گنہ گاروں کا وجود کم ہے۔ اس حدیث شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُس زمانہ مبارک کی فضیلت کا ذکر ہے۔ حدیث شریف لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علمِ مبارک سے جانتے تھے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہمارے بعد کسی اجتہادی مسئلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپس میں اختلاف ہو جائے گا اور اُن میں جنگ وجدل تک نوبت پہنچے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دو فریق ہو جائیں گے تو اُس زمانہ کے ہونے والے مسلمانوں کو تاکید کردی کہ خبردار جنگ کی حالت میں غصے میں آکر ہمارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی نہ کرنا کیونکہ تم جو اُن جنگوں میں خرچ کروگے اُن کی وقعت اُن قربانیوں کے مقابلہ میں جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی ہیں ہیچ ہیں۔ وہ خود بھوکے رہ کر اپنا مال راہِ للہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنی حاجات کا خون کرکے اپنا مال راہِ للہ خرچ کرتے ہیں اور تم اپنے مال و متاع سے بھرپور ہونے کے بعد کوئی قلیل چیز خرچ کروگے۔ اس لئے تمہاری خدمات قربانی کے درجہ میں شمار نہ ہوں گی لہٰذا تمہارے سونے کے پہاڑ خرچ کرنے اُن کے ایک جَو کی خیرات کے برابر نہیں ہوگا۔ مراد آپ کی یہ تھی کہ جنگِ جمل اور

اور جنگِ صفین میں ہمارے صحابہ دونوں مخالف فریقوں کے سردار ہوں گے اس لئے اشارہ فرمادیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس وقت ان جنگوں میں سردار ہوں گے دوسرے مسلمانوں کو سمجھائیں کہ خبردار جنگ کی حالت میں غصہ میں آکر مخالف گروہ کے سردار صحابہؓ پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں اور نہ اُن کے ایمان پر حملہ کریں کیونکہ اُن کی جناب الٰہی میں بڑی بھاری عزّت ہے۔ اُن کی قربانیوں اور اخلاص کو تم نہیں پہنچ سکتے۔ اس حدیث شریف کا اطلاق جنگ جمل اور جنگِ صفین کے مسلمانوں پر تھا کیونکہ جنگ کی حالت میں یہ امکان تھا کہ مسلمان مخالف گروہ کے سردار صحابہؓ پر اعتراض کریں اور اُن کو بُرا بھلا کہیں ورنہ آجکل جو مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم پر بکواس کرے وہ بے ایمان، لعنتی اور کافر ہے۔ اُس کی خیرات سخاوت اور قربانی کا صحابہ رضی اللہ عنہم کی خیرات، قربانی سے موازنہ کرنے کا مطلب ہی کوئی نہیں۔ نیز اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ جمل اور جنگ صفین کے جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تمام نقائص سے بریت کی شہادت دے دی ہے ؛

اب ان ہی احادیث پاک کی شرح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی زبانِ پاک سے سُنیئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی جلد اوّل مکتوب دوصد و نہم میں صفحہ ۲۱۰ پر ارقام فرماتے ہیں : بالجملہ کمالات اولیاء ایں طبقہ شبیہ بکمالات صحاب کرام است - ہر چند بعد از انبیاء افضل ترا صحاب کرام است علیہم السلام اما بجائے آں داد کہ از کمال تشابہ یکے را بر دیگرے فضل نتواں داد و ازیں جا تواند کہ آنسرور فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یُدْرٰی اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ نفرمود لَا اَدْرِیْ اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ بِعِلْمِہٖ بِحَالِ کُلٍّ مِّنَ الْفَرِیْقَیْنِ لِھٰذَا قَالَ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ اما چوں از کمال مشابہت جائی تردد بود فرمود لَا یُدْرٰی - اگر پرسند کہ آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام بعد از قرنِ اصحاب قرنِ تابعین را خیر ساختہ است و بعد از قرنِ تابعین تبع تابعین را پس خیریت ایں دو قرن نیز بریں طبقہ متیقن باشد پس تشابہ ایں طبقہ در کمالات با صحاب کرام چہ بود - در جواب گویم تواند بود کہ خیریت آں قرن بریں طبقہ با عتبار کثرت ظہور اولیاء اللہ باشد و قلت وجودِ اہلِ بدعت و ندرت فسق و معصیت وَھُوَ لَا یُنَافِیْ کَوْنَ بَعْضِ الْاَفْرَادِ مِنْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الطَّبَقَۃِ خَیْرٌ مِّنْ اَوْلِیَاءِ ذٰلِکَ الْقَرْنَیْنِ کَحَضْرَۃِ الْمَھْدِیِّ مَثَلاً ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۔۔۔ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

امّا قرنِ اصحاب از جمیع وجوہ خیر است آنجا سخن کردن از فضولیت سابقاں سابقانند و در جنت نعیم مقربان ایشانند انفاقِ کوہِ ذہب دیگراں بمدِ شعیرِ ایشاں نرسد وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ ؛

یعنی خلاصہ یہ کہ اس طبقہ کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کمالات کی مانند ہیں اگرچہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت و بزرگی اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ہے لیکن یہ مناسب

نہیں کہ کمالِ مشابہت سے ایک دوسرے پر فضیلت دے سکیں - اور ہوسکتا ہے کہ اسی وجہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہو کہ لَا یُدْرٰی اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ نہیں معلوم ان میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے - اور یہ نہیں فرمایا لَا اَدْرِیْ اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ میں نہیں جانتا ہوں کہ ان میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے کیونکہ فریقین میں سے ہر ایک کا حال آپ کو معلوم تھا اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے - لیکن چونکہ کمالِ مشابہت کے باعث تردد کا مقام تھا اس لئے لَا یُدْرٰی فرمایا ۔

اگر کوئی سوال کرے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے زمانہ کے بعد تابعین کے زمانہ کو اور تابعین کے زمانہ کے بعد تبع تابعین کے زمانہ کو بہتر فرمایا ہے تو یہ دونوں قرن بھی یقیناً اس گروہ سے بہتر ہوں گے - پھر یہ طبقہ کمالات میں اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کیسے مشابہ ہوگا تو اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ اس قرن کا اس طبقہ سے بہتر ہونا اس اعتبار سے ہو کہ اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہوگا اور بدعتیوں اور بدکاروں اور گنہگاروں کا وجود کم ہوگا - اور یہ امر ہرگز اس بات کے منافی نہیں کہ اس طبقہ کے اولیاء اللہ میں سے بعض افراد ان دونوں قرنوں کے اولیاء سے بہتر ہوں جیسے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ۔

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید ۔۔۔ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

فیض روح القدس کا اگر دے مدد تو اور بھی ۔۔۔ کر دکھائیں کام وہ جو کچھ مسیحا سے ہوا

لیکن اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے اس کی نسبت گفتگو کرنا فضول ہے - سابق سابق ہی ہیں اور جنتِ نعیم میں مقرب ہیں - یہ وہ لوگ ہیں کہ دوسروں کا پہاڑ جتنا سونا خرچ کرنا ان کے ایک مُدجَو خرچ کرنے کے برابر نہیں ہے - وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے خاص کر لیتے ہیں ۔

چوتھا اعتراض - حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کتاب غنیۃ الطالبین میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتِ محمدیہ میں سب سے برگزیدہ ہستی امیر المومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں - نیز خطبات میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے کَمَا وَرَدَ خُصُوْصًا عَلٰی اَوَّلِ الصَّحَابَۃِ وَاَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

جواب - حدیث شریف میں وارد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ایک پیر زال کے پاس تشریف لے جاتے اور فرماتے مائی صاحبہ میرے لئے دعا کیجئے - نیز حدیث پاک میں وارد ہوا کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک کی طرف تشریف لا رہے تھے آگے ایک سفید ریش مرد ملا - آپ نے اس کے سفید بالوں اور عمر کا ادب کرتے ہوئے اس سے گذر کر آگے چلنے سے گریز کیا - ان دونوں احادیث شریفہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے ان دونوں کا ادب کیا - رئیس المکاشفین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ جز ۱ باب

باب ۵۵ کے صفحہ ۲۷۶ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ترتیبِ خلافت میں راز اور حکمتِ الٰہی یہ ہے کہ سب اپنا اپنا حق لے سکیں۔ اگر سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر بیٹھ جاتے تو پہلے تینوں خلفاء حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ اُن کا وصال شریف سب سے بعد ہوا۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگر سب سے اوّل خلیفہ ہوتے تو پہلے دونوں خلیفے حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ ان دونوں حضرات کا وصال مبارک آپ کی زندگی مبارک میں ہوا۔ اور اسی طرح اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے تختِ خلافت پر بیٹھ جاتے تو خلیفہ اوّل حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی مبارک میں وصال پاگئے۔ پس ترتیبِ خلافت سے ترتیبِ فضیلت نہیں پائی جاتی۔ اصل کلام پڑھیئے اور فہم پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔ فَجَمَعَ اللّٰهُ الْأَمْرَيْنِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نَتَّبِعَ مِلَّتَهُ لِتَقَدُّمِهِ فِيْهِمَا لَا لِأَنَّهُ أَحَقُّ بِهِمَا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلزَّمَانِ حُكْمٌ فِي التَّقَدُّمِ لَا فِي الْمَرْتَبَةِ كَالْخِلَافَةِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ حِكْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّهُ أَعْطَاهَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيًّا بِحَسَبِ أَعْمَارِهِمْ وَكُلٌّ لَهَا أَهْلٌ فِيْ وَقْتِ أَهْلِيَّةِ الَّذِيْ قَبْلَهُ وَلَا بُدَّ مِنْ وِلَايَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَخَلْعُ الْمُتَأَخِّرِ لَوْ تَقَدَّمَ لَا بُدَّ مِنْهُ حَتّٰى بَلٰى مَنْ لَا بُدَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهِ مِنَ الْوِلَايَةِ فَرَتَّبَ اللّٰهُ الْخِلَافَةَ تَرْتِيْبَ زَمَانٍ لِلْأَعْمَارِ حَتّٰى لَا يَقَعَ خَلْعٌ مَعَ الْاِسْتِحْقَاقِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مُتَقَدِّمٍ وَمُتَأَخِّرٍ وَعِلْمُ الصَّحَابَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْمَوْتِ وَمَعَ هٰذَا الْبَيَانِ الْإِلٰهِيِّ نَبْقٰى أَهْلَ الْأَهْوَاءِ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ مَعَ إِبَانَةِ الصُّبْحِ لِذِيْ عَيْنَيْنِ بِلِسَانٍ وَشَفَتَيْنِ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعِصْمَةَ مِنَ الْأَهْوَاءِ وَهٰذِهِ كُلُّهَا أَشْفِيَةٌ إِلٰهِيَّةٌ تُزِيْلُ مِنَ الْمُسْتَعْمِلِ لَهَا أَمْرَاضَ التَّعَصُّبِ وَحَمِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۔

اب چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر سب سے اوّل بیٹھے اس لئے اوّلیت کا سہرا اُن کے سر پر باندھا گیا۔ لیکن اس سے یہ مُراد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں خلفائے راشدین میں سے افضل ترین ہستی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی اوّلیت اور افضلیت بالتحقیق بوجہ خلیفہ اوّل ہونے کے ہے جس کا تعلق آپ کی بوڑھی عمر مبارک سے تھا اور یہ ظاہری فضیلت ہے نہ کہ حقیقی معنوی اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء کے انتخاب کے لئے درازیٔ عمر کی طرف اشارہ فرما گئے تھے كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہیں اور جن کے خُلق اچھے ہیں (احمد) ۔ تو لیس عالی سرکار جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی عمر شریف کا ادب کیا ہے ۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقرب ترین ہستی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں ؛

پانچواں اعتراض ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اقدس کا شرف حاصل ہے اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی صحبت مبارک کا شرف حاصل نہیں ۔ پھر فضیلت کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب ۔ چونکہ اولیاء علیہم السلام کو ازل سے لے کر ابد تک یعنی عالم ارواح میں دارِ دُنیا میں اور دارِ آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ اقدس کا شرف حاصل ہے لہٰذا وہ بھی آپ کے صحابہ میں داخل ہیں کَمَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ وَکَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ نیز حدیث شریف میں وارد ہوا رِجَالُ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْزِلَتُھُمْ کَمَنْزِلَتِیْ ۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری صحبت کا شرف حاصل نہیں مگر وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست میں داخل ہیں ۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ مثنوی شریف دفتر اول میں ترجمہ پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمتم | کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم
مر مرا زاں نور بیند جانِ شاں | کہ من ایشاں را ہمی بینم عیاں
بے صحیحین و احادیث و روات | بلکہ اندر مشربِ آبِ حیات

یہ تو عام اولیا کی حالت ہے ۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازل میں ہی وزیرِ اعظم تھے ۔ لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ۔

وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِیْ ـــــ اَخِیْ وَرَفِیْقِیْ کَانَ مُوْسَی بْنِ عِمْرَانِیْ

میں نے علم کے سمندروں میں قبل از پیدائش غوطے لگائے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران میرے بھائی اور رفیق تھے

فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللہِ نَالَ مَکَانَتِیْ ـــــ وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللہِ فِی الْوَصْلِ رَبَّانِیْ

پس اہل اللہ میں سے کس نے میرا مرتبہ حاصل کیا ہے اور میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام وصل میں میری پرورش کی ہے ۔

اَنَا قَادِرِیُّ الْوَقْتِ عَبْدُ الْقَادِرِ ـــــ سُمِّیْ مُحْیِ الدِّیْنِ وَالْاَصْلُ جِیْلَانِیْ

میں عبدالقادر یگانۂ زمانہ ہوں ۔ میرا لقب محی الدین اور وطن اصلی میرا جیلان ہے ۔

نَعَمْ نَشْاَتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ ـــــ وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی فَفُزْتُ بِدَوْلَتِیْ

میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل عشقِ الٰہی میں پرورش پائی ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھے ازل ہی میں اپنے قرب کی دولت سے نوازا ۔

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ۔۔۔۔ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا نورِ پاک منصب نبوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت تھا۔

پس ثابت ہُوا کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صحبت مبارک کا شرف ازل سے حاصل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی ولادت مبارک ہوئی تو ماہِ رمضان شریف میں دن کے وقت آپ دودھ نہ پیتے تھے گویا قرآن مجید آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھ کر تشریف لائے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب زبدۃ الاسرار باب ذکر نسبہ وصفتہ کے ص۳۶ پر روایت نقل فرماتے ہیں اَخْبَرَ الشَّیْخُ الْاَصِیْلُ ابو محمد عبد اللطیف بن الشیخ القدوۃ ابی النجیب عبد القاھر السھروردی عَنِ الْمَشَائِخِ قَالُوْا کَانَ لِاُمِّ الْخَیْرِ اَمَۃِ الْجَبَّارِ فَاطِمَۃَ اُمِّ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَدَمٌ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ سَمِعْنَاھَا تَقُوْلُ غَیْرَ مَرَّۃٍ لَمَّا وَضَعْتُ اِبْنِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ کَانَ لَا یَرْضَعُ ثَدْیَہٗ فِیْ نَھَارِ رَمَضَانَ وَ غُمَّ عَلَی النَّاسِ ھِلَالُ رَمَضَانَ فَاَتَوْنِیْ وَسَاَلُوْنِیْ عَنْہُ فَقُلْتُ لَھُمْ لَمْ یَلْتَقِمِ الْیَوْمَ ثَدْیًا ثُمَّ اتَّضَحَ اَنَّ ذٰلِکَ الْیَوْمَ کَانَ مِنْ رَمَضَانَ وَ اشْتَھَرَ بِبِلَادِنَا فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ اِنَّہٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا یَرْضَعُ فِیْ نَھَارِ رَمَضَانَ ۔ یعنی شیخ اصیل ابو محمد عبد اللطیف بن شیخ قدوہ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی مشائخ عظام سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے کہا کہ ام الخیر امۃ الجبار حضرت فاطمہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی والدہ پاک اِس طریق میں قدم راسخ رکھتی تھیں اور ہم نے اُنہیں کئی بار فرماتے سُنا کہ جب مَیں نے اپنے فرزند عبدالقادر کو جنا تو آپ ماہِ رمضان مبارک میں دن کو میرا دودھ نہیں پیتے تھے ۔ اور ایک دفعہ بادل کی وجہ سے ہلالِ رمضان لوگوں پر مبہم ہوگیا ۔ لوگ میرے پاس آئے اور آپ کے متعلق دریافت کیا ۔ پس مَیں نے کہا کہ آج میرے فرزند عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا دودھ نہیں پیا ۔ لہٰذا لوگوں پر واضح ہوگیا کہ وہ دن رمضان کا تھا ۔ پس اُس وقت ہمارے شہروں میں مشہور ہوگیا کہ سادات کے خاندان میں ایک ایسا مولود پیدا ہُوا ہے جو رمضان کے دِنوں میں دن کو دُودھ نہیں پیتا۔

چھٹا اعتراض ۔ جمہور اہل سنت والجماعت کا اجماع اِس امر پہ ہے کہ آپ کے قول مبارک قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اطلاق جناب کے زمانہ مبارک کے اولیاء پر ہے ۔ متقدمین اور متاخرین اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ اِس سے مستثنیٰ ہیں ۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سابقہ انبیا علیہم السلام تو ہر حال میں آپ سے افضل ہیں ۔ چنانچہ اکابر اولیاء اللہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی وحضرت مجدد الف ثانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصانیف

اس امر پر شاہد ہیں۔

جواب۔ ہر ولی ولی تب بنتا ہے جب اُس کے کندھوں پر حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک آئے۔ جب مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ شرف حاصل کیا تو دوسرا کون ولی ہے جو آپ کے قدم مبارک کا انکار کرے۔ چنانچہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حکم مبارک ازل سے لے کر ابد تک جاری ہے۔ چونکہ آپ کی شان مبارک بشری عقول اور فہوم سے بالاتر ہے اس لئے اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مہربانی فرمائی اور اپنی شانِ اقدس کی خود ہی وضاحت فرما دی ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہو گا۔

پس جناب نے جملہ متقدمین (سابقہ انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمالات پر پانی پھیر دیا اور فرمایا کہ ان کے سورج غروب ہو گئے یعنی اُن کے فیضان ختم ہو گئے اور ہمارا فیضان ابدالآباد تک جاری رہے گا یعنی ہمارے بعد جملہ اقطاب ہمارے نائب بن کر آئیں گے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے۔ کیونکہ جب تک فیضان کا سلسلہ جاری ہے ہمارے ہی توسط اور توسل سے جاری وساری رہے گا۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ میں ص۹ پر حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں فرماتے ہیں ا۔ اگرچہ جمالِ محمدؐ در تمام آلِ محمدؐ تاباں است لیکن دریںجا جمالے دیگر ست وکمالے دیگر ست۔ جمال جمالِ محمدؐ است وکمال کمالِ محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ اگرچہ سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مبارک آپ کی تمام آل مبارک یعنی آئمہ اطہار اہل بیت میں چمک رہا ہے لیکن اس جگہ اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمال جمالِ محمد پاک ہے اور کمال کمالِ محمد پاک ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سبحان اللہ! حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے کیسے احسن پیرایہ اور نادر انداز میں فتویٰ تحریر فرما دیا ہے کہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات آپ کی آل پاک میں چمک رہے ہیں لیکن آپؐ کے جملہ کمالات کے لئے مرآت تامہ آئینہ مکمل اور مظہر اتم صرف حضرت غوث اعظم پاک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس پر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اپنا قول مبارک تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود نہیں ہے۔ تفریح الخاطر ص۲۴) شاہد ہے۔ آئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پس آنجناب کی تفضیلت جملہ آئمہ اطہار پر ثابت ہوئی اور امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ امام اول ہیں۔ نیز صحابہ کرام اور مشائخ عظام رضی اللہ عنہم سب کے سب لفظ آل میں داخل

ہیں ۔ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ اٰلِيْ جو کوئی میرے طریقہ پر چلا پس وہ میری آل میں داخل ہے ۔ لِهٰذَا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت صحابہ کرام اور جملہ مشائخ عظام رضی اللہ عنہم پر ثابت ہوئی ۔ نیز سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے اور اُن کی شریعتیں بھی حقیقتاً آپ ہی کی شریعتیں ہیں اور وہ بمعہ اُمتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں ۔ لہٰذا وہ بھی لفظ آل میں داخل ہیں ۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی ثابت ہوئی ۔

اور جو فتویٰ کتاب زبدۃ الاسرار میں صـ۳۲ پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی طرف منسوب ہے ۔ وہ الحاقی کلام ہے وہ صریح اِس کے متضاد ہے ۔ اسی طرح دیگر اقطاب عارفین و مشائخ عظام رضی اللہ عنہم کی تصانیف میں متعصب لوگوں نے ایسے کلمات الحاق کر دیئے ہیں اور آجکل کے علمائے اہل سنت والجماعت بوجہ کم فہمی کے یہ اپنا عقیدہ پیش کر رہے ہیں ۔ یہ نہیں جانتے کہ آپ کے دشمنان نے آپ کی شانِ اقدس گھٹانے کے لیے منظم سازش کے تحت ایسے کلمات بزرگانِ دین کی کُتب میں الحاق کر دیئے ہیں ۔ جُملہ سلف صالحین کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے ۔ اگرچہ اُن کی تحقیق بتفصیل کتاب ہذا میں پیش کی جائے گی لیکن مشتے از خروارے چند اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی تحقیق بطورِ نمونہ دیباچہ میں سپردِ قلم کی جاتی ہے :۔

تحقیق قطب الموحدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔ وَقَالَ سَيِّدِي الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ قُدِّسَ سِرُّهُ الْاَنْوَرُ فِيْ فُتُوْحَاتِهٖ عِنْدَ عَدِّ اَصْنَافِ الْاَوْلِيَاءِ وَمِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ مِنْ اٰيٰتِهٖ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَلَهُ الْاِسْتِطَالَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ شُجَاعٌ مِقْدَامٌ كَثِيْرُ الدَّعْوٰى بِحَقٍّ يَقُوْلُ حَقًّا وَيَحْكُمُ عَدْلًا كَانَ صَاحِبُ هٰذَا الْمَقَامِ شَيْخُنَا عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِبَغْدَادَ كَانَ لَهُ الصَّوْلَةُ وَالْاِسْتِطَالَةُ عَلَى الْخَلْقِ بِحَقٍّ كَانَ كَبِيْرَ الشَّانِ اَخْبَارُهٗ مَشْهُوْرَةٌ لَمْ اَلْقَهٗ وَلٰكِنْ لَقِيْتُ صَاحِبَ زَمَانِنَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَكَانَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ اَتَمَّ فِيْ اُمُوْرٍ اُخَرَ مِنْ هٰذَا الشَّخْصِ الَّذِيْ لَقِيْتُهٗ وَقَدْ دَرَجَ الْاٰخَرُ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِمَنْ وَلِيَ بَعْدَهٗ هٰذَا الْمَقَامَ اِلَى الْاٰنِ انتهى وَعَلَيْهِ فَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ مِنْ اٰثَارِ هٰذَا الْمَقَامِ وَلَا يَرِدُ اَنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِهْمَالَ رِعَايَةِ الْاَدَبِ وَهُوَ مَبْنَى الطَّرِيْقِ لِاَنَّا نَقُوْلُ الْاَدَبُ الَّذِيْ هُوَ مَبْنَى الطَّرِيْقِ هُوَ الْمُسَمّٰى بِالْعُبُوْدِيَّةِ الْمَحْضَةِ وَهُوَ التَّاَدُّبُ بِاٰدَابِ الشَّرْعِ الْعَامِّ وَهُوَ مِنْ وَظَائِفِ الْوِلَايَةِ الْاٰتِيَةِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ اٰدَابِ الْخِلَافَةِ الَّتِيْ قَدْ تُوِّجَ الشَّيْخُ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِهَا وَاٰدَابُهَا كَمَا قَالَ مَوْلَانَا ابْنُ الْعَرَبِيِّ كُلُّ نَعْتٍ تَرٰى فِيْهِ رَائِحَةَ الرُّبُوْبِيَّةِ وَقَدْ ذَكَرَ قُدِّسَ سِرُّهٗ اَنَّ الْوَلِيَّ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ الْحَالُ وَالْخَلِيْفَةُ بِعَكْسِهٖ كَمَا يُنْبِئُ عَنْ ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا زِيْدَنَّ عَلَى السَّبْعِيْنَ فِيْ وَقْتٍ وَدُعَاؤُهٗ عَلٰى رَعْلٍ وَّذَكْوَانٍ وَّعُصَيَّةٍ فِيْ وَقْتٍ اٰخَرَ وَاَدَبُ الْوَلِيِّ غَضَبٌ فِي الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِ لَا رُجُوْعَ فِيْهِ وَرِضًى فِي الْمَرْضِيِّ عَنْهُ لَا رُجُوْعَ فِيْهِ وَاَدَبُ الْخَلِيْفَةِ الرِّضَا فِي الْمَرْضِيِّ عَنْهُ وَالْغَضَبِ وَقْتًا وَالْعَفْوِ وَقْتًا فِي الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِ (وَذَكَرَ اَيْضًا) نَفَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِفُتُوْحَاتِهٖ فِي الْبَابِ التَّاسِعِ وَالتِّسْعِيْنَ وَالْمِائَةِ فِيْ مَقَامِ تَرْكِ الْاَدَبِ اِنَّ مِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مَنْ هُوَ مَقَامُهٗ فِي الْاِدْلَالِ كَالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلِيِّ بِبَغْدَادَ سَيِّدِ وَقْتِهٖ وَلَا شَكَّ اِنَّ الْاِدْلَالَ يُنَافِي الْعُبُوْدِيَّةَ الْمَحْضَةَ فَاِنَّ لِسَانَ حَالِ الْمُتَّصِفِ بِهَا يَقُوْلُ ؎

اُرِيْدُ وِصَالَهٗ وَيُرِيْدُ هَجْرِيْ   فَاَتْرُكُ مَا اُرِيْدُ لِمَا يُرِيْدُ

(از کتاب الفتح المبین ص۱۱)

یعنی رئیس المکاشفین حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ فتوحات کے باب ۲۲ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں۔

۱ - اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ہر زمانہ میں ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے اور پُر زور دعاوی کرتا ہے مگر اُس کا دعویٰ اور اُس کا قول بالا سچا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی حکم اُس کا بھی عدل انصاف سے ہوتا ہے۔ اِس مقام کے صاحب بغداد شریف میں عالیجناب ہمارے شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گویا آیتہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کا مظہر ہیں۔ آپ کا دبدبہ اور ہیبت خلق پر طاری ہے۔ شان جناب الٰہی میں نہایت ہی عظیم ہے۔ کرامات تواتر کا حکم رکھتی ہیں اور شہرت کے ڈنکے ارضین و سمٰوٰت میں بج رہے ہیں +

۲ - یہ خلافت کبریٰ کا منصب اصالتاً آپ ہی کے سپرد ہے۔ آپ کے ظہور مبارک سے قبل اور وصال مبارک کے بعد جملہ اقطاب و افراد آپ ہی کے نائب مناب ہوتے ہیں +

۳ - آپ کا قول مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ اس مقام کے آثار میں سے ہے +

۴ - جو خلافتِ کبریٰ کا تاج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر پہنایا گیا ہے اُس میں سے محض ربوبیت کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں۔ آپؓ کا مقام مقامِ تمکین ہے یعنی آپ کے حال میں تغیر و تبدل جائز نہیں اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام مقامِ تلوین ہے۔ اُس میں تغیر و تبدل جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک لَاَزِيْدَنَّ عَلَى السَّبْعِيْنَ فِيْ وَقْتٍ (ہم ایک وقت میں ستر سے زاید بار اُن کی بخشش کے لئے سفارش کریں گے) اور آپ کا بعد میں رعل و ذکوان و عصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دُعا کرنا اِس حقیقت پر موید ہیں +

۵ - آپؓ کا ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ادب ہے کہ جس پر آپ غضبناک ہوں ربّ تعالیٰ بھی اُس پر غضبناک ہوتے ہیں اور اُس پر کبھی راضی نہیں ہوتے اور جس پر آپ راضی ہوں ربّ تعالیٰ بھی اُس پر راضی ہوتے ہیں اور اُس پر کبھی ناراض نہیں ہوتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ادب ہے کہ جس پر وہ

راضی ہوتے ہیں رب تعالیٰ بھی راضی ہو جاتے ہیں اور جس پر وہ ناراض ہوتے ہیں اُس پر غضب الٰہی وقتی طور پہ ہوتا ہے اور معافی فی الفور ہو جاتی ہے +

12977

۶- حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام مقامِ ناز ہے +

(ف) اہل اللہ میں سے کسی ہستی کی عالم میں قبولیت تب ہوتی ہے جب رب تعالیٰ اُس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِىْ جِبْرِيْلُ فِىْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِىْ اَهْلِ الْاَرْضِ (بخاری شریف کِتَابُ الْاَدَبِ بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى) یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اُس سے محبت رکھ - یہ سن کر جبریلؑ بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں - پھر جبریلؑ سارے آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے - اُس کے بعد وہ زمین پر بندگانِ خدا کا مقبول اور محبوب ہو جاتا ہے انتہیٰ —
پس جس ہستی کی عالم میں قبولیت زیادہ ہے رب تعالیٰ کی محبت بھی اُس کے ساتھ زیادہ ہے - سب سے زیادہ قبولیت عوالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ رب تعالیٰ کی محبت بھی سب سے زیادہ آپ ہی کے ساتھ ہے - اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ عالم میں قبولیت اور شہرت کے ڈنکے کس ہستی کے بج رہے ہیں - نجف اشرف میں سیدنا حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت علی علیہ السلام کے مزارات مقدسات گو مرجعِ خلائق ہیں لیکن بغداد شریف میں میری آنکھوں کے نور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے روضۂ اقدس واطہر کی نرالی ہی شان ہے - طالبانِ خدا اور زائرین کی تعداد ہر بعد لاکھوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے - ایسے معلوم ہوتا ہے گویا ربّ العالمین کا دربار ہے - اِسی وجہ سے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ تفسیر عزیزی کے ص۲۷۳ پر آپ کو مسجودِ خلائق کے لقب سے پکارتے ہیں کیونکہ خلق پر آپ جیسا رعب دبدبہ ہیبت کرامت شہرت اور فیضان کسی اور ہستی کا نظر نہیں آتا خواہ وہ صحابی ہو امام ہو یا نبی ہو چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں ؎

طُبُوْلِىْ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ　　　وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِىْ

(القصیدہ الغوثیہ)

یعنی میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں - لہٰذا حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ کی تحقیق کہ آیۂ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ حضرت غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے درست ثابت ہوئی کیونکہ صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب لفظِ عِبَادِهٖ میں داخل ہیں - چونکہ یہ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس ہے اس لئے ثابت

ہوا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ آئینہ مکمل اور مظہر اتم ہیں۔

تحقیق علامہ ابی الظفر السید ظہیر الدین القادری الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ: (از کتاب الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ھ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْعَارِفُ ابو محمد علی بن ابی بکر لَمَّا قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ مَا قَالَ قَامَ الشَّيْخُ عَلِي الْهَيْتِي وَقَبَّلَ الْقَدَمَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ بِهِ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِأَنَّهُ أُمِرَ أَنْ يَقُولَهَا وَأُذِنَ لَهُ فِي عَزْلِ مَنْ أَنْكَرَهَا عَلَيْهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ سَارَعَ إِلَى الْاِنْقِيَادِ إِلَيْهِ وَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو صَخْرٍ قُلْتُ لِلشَّيْخِ عَدِي بْنِ مُسَافِرٍ قُدِّسَ سِرُّهُ هَلْ أُمِرَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ قُدِّسَ سِرُّهُ بِأَنْ يَقُولَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ أُمِرَ وَأُمِرُوا وَمَا وَضَعَ الْأَوْلِيَاءُ كُلُّهُمْ رُؤُسَهُمْ إِلَّا لِمَكَانِ الْأَمْرِ أَلَا تَرَى الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَسْجُدُوا لِآدَمَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لِوُرُودِ الْأَمْرِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ انتهى۔ وَالَّذِي يَخْطُرُ بِبَالِ هٰذَا الْعَبْدِ الْفَقِيرِ أَنَّ الْقَدَمَ عَلٰى حَقِيقَتِهَا كَمَا هُوَ الظَّاهِرُ الْمُتَبَادِرُ مِنَ اللَّفْظِ وَيُؤَيِّدُهُ الْوَصْفُ بِهٰذِهٖ فَإِنَّهَا حَقِيقَةٌ فِي الْمُشَارِ إِلَيْهِ الْمُشَاهَدِ الْمَحْسُوسِ وَإِنَّ الشَّيْخَ قُدِّسَ سِرُّهُ مَا قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا عَلٰى لِسَانِ الْحَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَكَمْ وَلِيٍّ قَالَ مَا قَالَ عَلٰى لِسَانِهَا أَلَا تَرٰى سُلْطَانَ الْعَاشِقِينَ عُمَرَ بْنَ الْفَارِضِ قُدِّسَ سِرُّهُ كَيْفَ قَالَ ؎

وَإِنِّي وَإِنْ كُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُورَةً ۔۔۔ فَلِي فِيهِ مَعْنًى شَاهِدٌ بِأُبُوَّتِي

فَإِنَّهُ لَيْسَ ذٰلِكَ إِلَّا عَلٰى لِسَانِ تِلْكَ الْحَقِيقَةِ الَّتِي خَلَقَ آدَمَ وَسَائِرَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَلِ الْعَالَمَ الْعُلْوِيَّ وَالسُّفْلِيَّ كَمَا يُشِيرُ إِلَيْهِ بَعْضُ الْآثَارِ وَإِلَيْهِ يُومِي قَوْلُ الْعَارِفِ النَّابلسی

طٰهٰ النَّبِيُّ تَكَوَّنَتْ مِنْ نُورِهٖ ۔۔۔ كُلُّ الْخَلِيقَةِ ثُمَّ لَوْ تُرِكَ الْقَطَا

وَالْفَنَاءُ فِي الْحَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُسَلَّمٌ عِنْدَ السَّادَةِ الصُّوفِيَّةِ وَجِهَاتُ الْفَنَاءِ فِيهِ مُخْتَلِفَةٌ وَلِلشَّيْخِ قُدِّسَ سِرُّهُ الْحَظُّ الْأَوْفَرُ مِنْهَا بَلْ لَهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُتْبَةُ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى كَمَا يُنْبِئُ عَنْ ذٰلِكَ كَلَامُهُمْ وَمِنْ هٰذَا صَحَّ لَهُ أَنْ يَقُولَ مَا يَقُولُ يُؤَيِّدُ مَا قُلْنَاهُ مَا نُقِلَ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي صَخْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِلشَّيْخِ عَدِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أَعَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمَشَايِخِ الْمُتَقَدِّمِينَ قَالَ قَدَمِي هٰذِهٖ الخ غَيْرَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قُدِّسَ سِرُّهُ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ لَهُ أَبُو صَخْرٍ فَمَا مَعْنَاهَا فَقَالَ هِيَ مُفْصِحَةٌ عَنْ مَقَامِ الْفَرْدِيَّةِ فِي وَقْتِهٖ وَلَمْ يُؤْمَرْ أَحَدٌ مِمَّنْ لَهُ هٰذَا الْمَقَامُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ هٰذَا الْقَوْلَ انتهى۔

یعنی شیخ عارف ابو محمد علی بن ابو بکر قدس سرہ سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِي هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ فرمایا تو شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ نے اٹھ کر آنحضرت رضی

اللہ عنہ کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا - اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا - فرمایا کہ آنحضرت قدس سرہٗ اس قول کے کہنے پر مامور ہیں اور اُن کو اِس بات کا اِذن ہُوا ہے کہ اولیائے کرام سے جو اس بات کا منکر ہو اُس کو معزول کر دیں - پس مَیں نے چاہا کہ آپ کے تابعداروں میں سے پہلا مَیں ہو جاؤں - اور شیخ ابوالصخر علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ مَیں نے شیخ عدی بن مسافر قدس سرہٗ سے پوچھا کیا حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے - آپ نے فرمایا ہاں وہ اِس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر امرِ الٰہی سے جھکائے تھے - کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تا وقتیکہ خداوند تعالیٰ نے اُن کو حکم نہ دیا۔ انتھیٰ - اور اِس مسکین فقیر کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت شیخ علی ہیتی قدس سرہٗ نے واقعی آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا جیسا کہ عبارت مذکورہ کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کیونکہ اُس نے آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمہ سوائے لسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں فرمایا - بہت اولیاء اللہ نے فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کے بعد لسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرمایا ہے سلطان العاشقین عمر ابن الفارض قدس سرہٗ کیسے فرماتے ہیں ؎ مَیں اگرچہ ظاہر میں آدم کا بیٹا ہوں لیکن اُس میں میری حقیقت میرے باپ ہونے پر شاہد ہے ۔ اور ابن الفارضؒ کا یہ کلام لسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے جس سے حضرت آدم و جملہ انبیاء علیہم السلام پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ بعض احادیث شریف اس امر پر شاہد ہیں - عارفِ کامل حضرت نابلسی قدس سرہٗ کا کلام اس پر مؤید ہے ؎ طٰہٰ سے مُراد ہمارے نبی پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نورِ پاک سے تمام خلقت پیدا کی گئی ہے حتیٰ سنگخوار پرندہ بھی ۔

سادات صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک فنا فی الحقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ایک مسلمہ امر ہے لیکن ہر ولی اپنی استعداد کے مطابق اِس سے حظ حاصل کرتا ہے - چونکہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی استعداد کامل ترین ہے اور آپ کو اس حقیقت سے حظِ اوفر نصیب ہے لہٰذا خلافت کبریٰ کا تاج آپ کے سر مبارک پر پہنایا گیا چنانچہ آپ کا کلام مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اس مرتبہ کی خبر دے رہا ہے یعنی آپ نے مقام محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے لسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ یہ کلمہ مبارک فرمایا - مراد یہ ہے کہ مقام محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کما حقہٗ سوائے آپ کے کسی ولی، صحابی، امام اور نبی کو نصیب نہیں ہوا اور میری تحقیق کہ خلافت کبریٰ کا منصب آپ کے سپرد ہے کی صحت اور تائید میں شیخ ابو صخر قدس سرہٗ کا قول نقل کیا جاتا ہے : شیخ ابو صخر قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ مَیں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین سے کسی نے یہ کلمہ جو سلطان سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہا ہو۔ اُنہوں نے فرمایا نہیں ۔ تو میں نے پوچھا کہ جو کچھ اُنہوں نے فرمایا ہے اِس کا کیا مطلب ہے اُنہوں نے فرمایا کہ اپنے مقامِ فردیت کو ظاہر کیا ہے ۔ تو میں نے کہا کہ ہر زمانے میں ایک فرد ہوتا ہے ۔ اِس کے جواب میں اُنہوں نے فرمایا کہ اِس بات پر اُن افراد میں سے سوائے آنجناب کے اور کوئی مامور نہیں ہوا ؏

(ف) مولانا حضرت شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہٗ مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں؛ چنانکہ می آرد در مناقب معراجیہ کہ مگس نمے نشست بر بدن مبارک وی رضی اللہ عنہ چنانکہ نے نشست بر بدن مبارکِ او صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بود عرقِ بدن وی رضی اللہ عنہ معطر وخوشبو چنانکہ عرقِ بدن مبارکِ او صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و چون در بیت الخلا میرفت بول وغائطِ او را زمین فرو مے برد چنانچہ بول وغائطِ او زمین فرو مے برد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ پُرسیدہ شد حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ ازیں حالت پس گفت باللہ ہذا وجود جدی لا وجود عبد القادر و دریں کلامِ اشارت است بسوئے فناء اتم حضرت غوثیہ در حضرت نبویہ ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً حالاً و کمالاً انتہی ۔ یعنی مناقب معراجیہ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیساکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اطہر پہ نہیں بیٹھتی تھی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک کا پسینہ معطر و خوشبودار تھا جیساکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بدن مبارک کا تھا اور جب آنحضرت رضی اللہ عنہ بیت الخلا میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی جیساکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی تھی ۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے اِس حالت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبد القادر کا وجود نہیں ہے ۔ پس آپ کا یہ کلام مبارک آپ کا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں فناء اتم یعنی ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً حالاً وکمالاً کی طرف اِشارہ ہے انتہی ؏

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اگرچہ فنافی الرسولؐ کے مقام سے حظ حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعدادات کے مطابق حاصل کیا ۔ مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہٗ کسی کو نصیب نہ ہوا کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَا مَدِیْنَةُ الصِّدْقِ وَصِدِّیْقٌ بَابُهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعَدْلِ وَعُمَرُ بَابُهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانُ بَابُهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابُهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الصَّبْرِ وَحُسَیْنٌ بَابُهَا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین اور آئمہ اطہار اہل بیت رضی اللہ عنہم کو ایک ایک خاص وصف سے گردانا ہے اور اُس ایک خاص صفت میں بھی اپنا اور اُن کا موازنہ لفظ شہر اور دروازہ کے ساتھ کیا ہے ۔ اہلِ فہم کے لئے اِتنا اشارہ ہی کافی ہے ۔ اِسی لئے اِن حضرات میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللہِ اور نہ ہی کسی حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام یا آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم کے ابدان مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی

تھی یا اُن کا پسینہ خوشبودار تھا یا اُن کا پیشاب یا پاخانہ زمین نگل جاتی تھی ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو ربّ تعالیٰ نے ایسی اِستعداد کاملہ عطا فرمائی کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربّ تعالیٰ کے لئے مرآت تامہ ہیں ویسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے مرآت تامہ ہیں۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ربّ تعالیٰ کے محبوب ہیں ایسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب ہیں ۔ جیسے رُبّ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی صُورت پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ (ص سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی صورت پاک ہے اور قسم اٹھائی کہ یہ ہماری ہی صُورت ہے اور قرآن سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقیقت ہے اور قسم اُٹھائی کہ یہ ہماری ہی حقیقت ہے ۔ ص ع ۱) ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی صُورتِ پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں اور فرما رہے ہیں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اِسی لئے انبیاء اور اولیاء علیہم السّلام نے آپ کے قدم مبارک کو اپنی گردنوں کا فخر سمجھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم عالم الغیب تھے آپ جانتے تھے کہ عُلماء کرام بوجہ کم فہمی کے صحابہ کرام اور انبیاء کرام علیہم السلام کو كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ سے مستثنٰے سمجھیں گے اس لئے وضاحت کے لئے نیا اعلان کیا وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ (القصیدة الغوثیہ) اور گاہے بگاہے کرسی پر بیٹھ کر اس اعلان کی اور صاف وضاحت فرماتے ۔ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ (آپ کا یہ قول مبارک امام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہٗ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار کے صٓ ۲۴ پر و حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب زبدۃ الآثار کے صٓ ۵ پر اور زبدۃ الاسرار کے صٓ ۵۸ پر و حضرت شیخ عبد القادر قادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر کے صٓ ۵۹ پر اور حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ باب یازدہم کے صٓ ۴۲ پر نقل فرماتے ہیں) ❖

تحقیق شیخ الشیوخ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ : (از کتاب الفتح المبین مطبوعہ مصر صٓ ۱۱۸) فَكَيْفَ نَصِحُّ دَعْوَی الْاِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ جُمْهُوْرٌ عَظِيْمٌ مِنْ اَكَابِرِ اَوْلِيَاءِ وَجَمٌّ غَفِيْرٌ مِنَ الْمَشَايِخِ الْعُلَمَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمْ بِاَنَّ سُلْطَانَ الْاَقْطَابِ السَّيِّدَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَدْ تَوَّجَ بِتَاجِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰی وَلَمْ يَنَلْ اَحَدٌ مِنْ رِجَالِ عَصْرِهٖ مَرْتَبَتَهٗ وَلَا صَعِدَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلٰی دَرَجَتِهٖ وَلَا وَصَلَ اِلٰی مَقَامِهٖ فِی الطَّرِيْقِ وَلَا اتَّصَفَ بِهِمَّتِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَلَا سَاوَاهُ فِیْ هَدْيِهٖ وَاِرْشَادِهٖ وَيَشْهَدُ لِذٰلِكَ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رُوِیَ بِالْوَجْهِ الصَّحِيْحِ عَنْ مَنْبَعِ الْعِرْفَانِ

الإلٰهِيِّ وَالْمَوْرِدِ الْعَذْبِ فِي الْهُدَى الْمُحَمَّدِيِّ شَيْخِ الشُّيُوْخِ فِي وَقْتِهِ بِلَا دَفْعٍ وَالْمُرْشِدِ الْكَامِلِ بِلَا نِزَاعٍ مُرَبِّي الْمُرِيْدِيْنَ قُدْوَةِ الْوَاصِلِيْنَ زُبْدَةِ الزَّاهِدِيْنَ حَضْرَةِ شَاہِ نَقْشَبَنْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مِنْ قَوْلِهِ فِي مَدْحِ الْحَضْرَةِ الْغَوْثِيَّةِ مَا نَصُّهُ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ — سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ

یعنی پس اجماع کا دعویٰ کیسے صحت کو پہنچا اور تحقیق اکابر اولیاء اللہ میں سے جمہورِ عظیم اور مشائخ الصوفیا میں سے جمِ غفیر نے خوب صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ سلطان الاقطاب غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سرِ مبارک پر ربّ تعالیٰ نے خلافتِ کبریٰ کا تاج پہنایا ہوا ہے اور آج تک کوئی ہستی آپ کے کمال تک نہیں پہنچی اور نہ اُن میں سے کسی کو یہ درجہ نصیب ہوا ہے۔ اہل اللہ میں سے (انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم میں سے) کسی کو آپ کا مقام یعنی مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہٗ نصیب نہیں ہوا اس لئے آپ کی ہمت اور قوت کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہدایت اور ارشاد میں کوئی آپ کا ہم پلّہ ہوا ہے۔ منبع عرفانِ الٰہی نائب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ کا کلام جو روایات صحیحہ سے منقول ہے اِس حقیقت پر صریح دلالت کرتا ہے وَهُوَ هٰذَا :-

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ — سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ

دونوں جہان کے بادشاہ عالی سرکار شاہِ عبدالقادر ہیں رضی اللہ عنہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار بادشاہ عبدالقادر ہیں رضی اللہ عنہ ؛

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ

سورج چاند عرش و کرسی لوح و قلم نورِ قلبیہ حضرت محبوبِ سبحانی شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے نورِ اعظم سے ہیں ؛

(ف) حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہِ نقشبند قدس سرہٗ نقشبندیہ سلسلہ کے مُرشدِ اعلیٰ ہیں۔ آپ نے اپنی تحقیق ایک مصرعہ میں پیش فرمادی ہے سے سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ عنہ۔ یعنی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں۔ اگر سرورِ اولادِ محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو صرف آئمہ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سرداری ثابت ہوتی لیکن فرمایا سرورِ اولادِ آدمؑ تاکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی سرداری ثابت ہو جائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر سرداری جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو ہے تو پیر شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو مقامِ

محمدی علیٰ صاحبها الصلوٰۃ والسلام سے مشرف سمجھتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد رب تعالیٰ کی بارگاہ میں افضل ترین ہستی جانتے ہیں ؎

تحقیق انیق حضرت شیخ احمد فاروقی السرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (از کتاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد سوم مکتوب صد و بست و سوم ص ٢٤٧)

مکتوب صد و بست و سوم بنور محمد تہاری در بیان آنکہ راہ ہائے کہ موصل اند بجناب قدس دو اند۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى راہ ہا کہ بجناب قدس موصل اند دو اند راہی ست کہ بقرب نبوت تعلق دارد وعلیٰ اربابہا الصلوٰۃ والسلام و موصل اصل الاصل است۔ واصلان این راہ بالاصالت انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وصحابہ ایشان واز سائر امتان تا کرا بایں دولت بنوازند اگرچہ قلیل بودند بلکہ اقل و دریں راہ توسط و حیلولت نیست۔ ہر کہ ازیں واصلان فیض می گیرد بے توسط احدے از اصل اخذ می نماید و ہیچ یکے دیگرے را حائل نیست و راہے ست کہ بہ قرب ولایت تعلق دارد واقطاب واوتاد و بدلاد نجبا و عامہ اولیاء اللہ بہمین راہ واصل اند راہ سلوک عبادت ازین راہ است بلکہ جذبۂ متعارف نیز داخل بہ ہمین است و توسط و حیلولت دریں راہ کائن ست و پیشوائے واصلان این راہ و سرگروہ اینہا و منبع فیض ایں بزرگواراں حضرت علی مرتضیٰ است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وایں منصب عظیم الشان بایشاں تعلق دارد۔ دریں مقام گویا ہر دو قدم مبارک آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بر فرق مبارک اوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ حضرت فاطمہ وحضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم دریں مقام بایشاں شریک اند۔ انگارم کہ حضرت امیر قبل از نشأۂ عنصری نیز ملاذ ازیں مقام بودہ اند چنانچہ بعد از نشأۂ عنصری۔ ہر کرا فیض وہدایت ازیں راہ میرسید بتوسط ایشاں میرسید چہ ایشاں نزد نقطۂ منتہائے ازیں راہ و مرکز ایں مقام بایشاں تعلق دارد و چوں دورہ حضرت امیر تمام شد ایں منصب عظیم القدر بحضرات حسنین علیہما السلام ترتیباً مفوض و مسلم گشت و بعد از ایشاں بہر یکے از آئمہ اثنا عشر علے الترتیب والتفصیل قرار گرفت۔ و در اعصار ایں بزرگواران و ہمچنیں از ارتحال ایشاں ہر کرا فیض وہدایت میرسید بتوسط ایں بزرگواران بودہ و بحیلولت ایشانان ہر چند اقطاب و نجبائے وقت بودہ باشند و ملاذ و ملجا ہمہ ایشاں بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسید قدس سرہٗ و چوں نوبت ایں بزرگوار شد منصب مذکور باو قدس سرہٗ مفوض گشت و مابین آئمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد و وصول فیض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجبا بتوسط شریف او مفہوم میشود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشد ازینجاست کہ فرمودہ شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

مراد از شمس آفتاب فیضان ہدایت وارشاد است واز افول آں عدم فیضان مذکور و چوں بوجود حضرت شیخ معاملہ کہ

باوّلین تعلق داشت باو قرار گرفت واو واسطۂ وصولِ رشد و ہدایت گردید چنانچہ پیش از وے اوّلین بودہ اند و نیز تا معاملہ توسطِ فیضان برپاست بتوسلِ اوست ناچار ریاست آمد کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا الخ ؛

سوال :- ایں حکم منتقض ست بمجددالفِ ثانی زیراکہ درمیان معنی مجددالف ثانی در مکتوبے از مکتوبات جلدِ ثانی اندراج یافتہ است کہ ہرچہ از قسمِ فیض دراں مدت باُمتان برسد بتوسطِ او باشد ہرچند اقطاب و اوتاد باشند و بدلاو نجباء وقت بودند- گویم کہ مراد بمجددالف دریں مقام نائب مناب حضرت شیخ ست و بہ نیابت حضرت شیخ ایں معاملہ باو مربوط ست چنانکہ گفتہ اند نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَعَارٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ ؛

سوال : معنی مجددالف کہ بالا مذکور شد مشکل ست زیراکہ در مدت مذکورہ حضرت عیسٰی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام خواہد نزول فرمود و حضرت مہدی علیہ الرضوان نیز خواہند ظہور نمود و معاملۂ ایں بزرگواراں برتر ازاں ست کہ بتوسط احدی اخذ فیوض نمایند ؛

جواب :- گویم کہ معاملۂ توسط مربوط براہِ دوم ست از دو راہِ مذکور کہ عبارت از قربِ ولایت ست و در راہِ اوّل کہ عبارت از قربِ نبوت است معاملۂ توسط مفقود است ہر کہ بآں راہ واصل گشتہ است و ہیچ حائلے و متوسطے درمیان ندارد بی توسط احدی اخذِ فیوض و برکات مینماید- توسط و حیلولت در راہِ اخیر است فقط و معاملۂ آں متوطن علیحدہ است چنانچہ گذشت - حضرت عیسٰی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت مہدی علیہ الرضوان براہِ اول واصل اند چنانچہ حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما براہِ اوّل واصل گشتہ در ضمنِ آنسرور اند علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام و آنجا شانِ خاص دارند علی تفاوت درجاتہما ؛

تنبیہ :- باید دانست رواست شخصے از راہِ قربِ ولایت بقربِ نبوت برسد و در ہر دو معاملہ شریک باشد و بطفیل انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اورا آنجا ہم بدہند و کارخانہ باو مربوط سازند و اینجا ہم معاملہ باو منوط گردانند ع خاص کند بندۂ مصلحت عام را ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ط

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی مکتوب ۱۲۳ اِس بیان میں کہ وہ راہ جو جناب قدس جل شانہٗ کی طرف پہنچانے والے ہیں دو ہیں - نور محمد تہاری کی طرف صادر فرمایا ہے - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وہ راہ جو جناب قدس جلّ شانہٗ کی طرف لے جانے والے ہیں دو ہیں - ایک وہ راستہ ہے جو قربِ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور اصل الاصل تک پہنچانے والا ہے - اِس راہ کے پہنچنے والے بالاصالت انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام ہیں اور اُن کے اصحاب اور اُمتوں میں سے بھی جس کسی کو چاہیں اِس دولت سے سرفراز کرتے ہیں مگر یہ لوگ قلیل بلکہ اقل ہیں - اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ نہیں - اِن واصلان میں سے جو کوئی فیض حاصل کرتا ہے کسی کے واسطہ

کے بغیر اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی ایک دوسرے کا حائل نہیں ہوتا - دُوسرا وہ راستہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتا ہے - تمام اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور عام اولیاء اللہ سب اسی راستہ سے واصل ہوتے ہیں - راہِ سلوک اسی راہ سے مراد ہے بلکہ جذبہ متعارفہ بھی اسی میں داخل ہے - اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ ثابت ہے - اس راہ کے واصلوں کے پیشوا اور اُن کے سرگروہ اور ان بزرگواروں کے فیض کا سرچشمہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں اور یہ عظیم الشان مرتبہ اُنہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - اس مقام میں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سرِ مبارک پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں - میرے خیال میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ وجودِ عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اسی مقام کی پناہ میں رہے ہیں جیسے کہ وجودِ عنصری کے بعد ہیں - اور اس راہ سے جس کسی کو فیض ہدایت پہنچتا تھا انہی کے وسیلہ سے پہنچتا تھا کیونکہ اس راہ کا آخری نقطہ یہی ہیں اور اس مقام کا مرکز انہی سے تعلق رکھتا ہے - جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا دورہ تمام ہُوا یہ عظیم الشان مرتبہ ترتیب وار حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے سپرد ہُوا - اور ان کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ترتیب و تفصیل وار قرار پایا - ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور ایسے ہی ان کے انتقال فرما چکنے کے بعد جس کسی کو فیض و ہدایت پہنچتا رہا انہی بزرگواروں کے واسطہ اور حیلولہ سے ہی پہنچتا رہا - اگرچہ وقت کے اقطاب و نجبا بھی ہوتے تھے لیکن سب کا ملجا و ماویٰ یہی بزرگوار ہوئے ہیں کیونکہ اطراف کو مرکز کے ساتھ ملحق ہونے کے بغیر چارہ نہیں - حتیٰ کہ سلطان محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی نوبت آپہنچی اور منصب مذکور آپ کے سپرد ہُوا - مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے مابین اور کوئی شخص اس مرکز پر نظر نہیں آتا - اس راستہ میں تمام اقطاب و نجبا کو فیوض و برکات کا پہنچنا شیخ قدس سرہٗ ہی کے وسیلہ شریف سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہُوا - اسی واسطے شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے ؎

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا   أَبَدًا عَلَى أُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

یعنی ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہو گا - شمس یعنی آفتاب سے مراد ہدایت وارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے سے مراد فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے - چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپ اولین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت شیخ قدس سرہٗ کے توسل و توسط ہی سے ہے اس لئے درست ہوا کہ وَأَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا الخ

سوال :- یہ حکم مجدد الف ثانی میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ مکتوبات جلد دوم کے ایک مکتوب میں مجدد الف ثانی

کے معنی اِس طرح لکھے ہیں کہ اِس مدت میں جس قسم کا فیض اُمتوں کو پہنچتا ہے اُسی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے اگرچہ وقت کے اقطاب و اوتاد و ابدال اور نجبا ہوں ۔

جواب :- مَیں کہتا ہوں کہ مجدد الف ثانی سے مراد اِس مقام میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا قائم مقام ہے اور حضور کی نیابت و قائم مقامی کے باعث یہ معاملہ اُس پر وابستہ ہے جیسے کہتے ہیں نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُّوْرِ الشَّمْسِ (چاند کا نور سورج کے نور سے حاصل ہوا ہے)

سوال :- مجدد الف ثانی کے معنی جو اُوپر مذکور ہوئے ہیں مشکل ہیں کیونکہ مدت مذکورہ میں حضرت عیسٰی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان بھی ظہور کریں گے اور اِن بزرگواروں کا معاملہ اس سے برتر ہے کہ کسی کے وسیلہ سے فیوض اخذ کریں ۔

جواب :- مَیں کہتا ہوں کہ توسط و وسیلہ کا معاملہ مذکورہ بالا راہوں میں سے دوسرے راستہ پر موقوف ہے جو قربِ ولایت سے مُراد ہے ۔ لیکن راہِ اوّل میں جو قربِ نبوت سے مُراد ہے توسط و وسیلہ کا معاملہ مفقود ہے ۔ اِس راستہ سے جو کوئی واصل ہوا ہے کوئی حائل و متوسط درمیان نہیں آیا ۔ دوسرے کے وسیلہ کے بغیر اس کو فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں ۔ توسط و حیلولہ فقط دوسرے راستہ میں ہے اور اِس مقام کا معاملہ علیحدہ ہے جیسے کہ گزر چکا ہے ۔ حضرت عیسٰی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان راہِ اوّل سے واصل ہیں جیسے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبعیت کی طفیل میں راہِ اوّل سے واصل ہوتے ہیں اور اپنے اپنے درجوں کے موافق وہاں شانِ خاص رکھتے ہیں ۔

تنبیہ :- واضح ہو کہ ممکن ہے کہ آدمی قربِ ولایت کے راستہ سے قربِ نبوت تک پہنچ جائے اور ہر دو معاملہ میں شریک ہو اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اُس کو وہ جگہ بھی دے دیں اور دونوں جگہوں کا معاملہ اُس پر وابستہ کر دیں ع خاص کند بندہ مصلحتِ عام را یعنی خاص کرتا ہے ایک کو تا بھلا ہو عام کا ۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

(ف) سبحان اللہ ! حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کیسے احسن طریقہ سے میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت صحابہ کرام، آئمہ اطہار اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت فرماتے ہیں ۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے پہلے جتنے آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم خاتم الاولیا کے منصب پر فائز تھے اُن سب کے فیضان کے آفتاب غروب ہو چکے ہیں اور آپ کے فیضان کا آفتاب ابد الآباد تک چمکتا رہے گا یعنی ابد الآباد تک فیضانِ الٰہی آپ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہو گا ۔ نیز ہر ہزار سال پر جو مجدد مبعوث کیا جائے گا وہ آپ

ہی کا نائب مناب ہوگا چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی آپ ہی کے زیر سایہ ہوں گے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام تو ہیں ہی ولی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو بہ حیثیت ایک ولی مجدد شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے۔ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ جو ایک عادل حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ) اور ہر ولی پر آپ کی فضیلت ثابت ہے +

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نازل کرنے کا راز یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرالی شان ہر کسی پر ظاہر ہو جائے کہ جملہ انبیا علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں آپ کی اُمت میں داخل ہیں اور آپ کی اُمت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اولوالعزم رسول آپ کی اُمت کے کُمّل افراد کا ادب کرتے ہیں اور اُن کے مراتب دیکھ کر رشک کھاتے ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر انبیاء اور شہدا رشک کھاتے ہیں۔ ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فِي الْحُبِّ لِلّٰهِ) میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وہ نرالی شان ہے اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر وہ دبدبہ اور ہیبت ہے کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو اُس وقت کے قطب زمان کا ادب کریں گے۔ حالانکہ وہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نائب مناب ہو گا کَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسٰی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور میری اُمت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ"۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ) +

اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو ایسا مرتبہ کیسے نصیب ہوا کہ جملہ اولیاء

وما بقہ انبیاء علیہم السلام پر فوقیت لے گئے تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا جواب باصواب پڑھیئے:۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؁

صوفیائے عظام و علمائے کرام کی خدمتِ اقدس میں التماس ہے کہ اِس احقر الناس سے بحکم اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ کسی حرف میں خطا صادر ہو تو اُس کی اصلاح میں کوشش کریں اور مستفیضانِ کلام دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔ آمین وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ نِعْمَ الرَّفِيْقُ ؁

مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ
گجرات پاکستان

از کتاب الفتاویٰ الحدیثیہ

خاتمۃ الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب الفتاویٰ الحدیثیہ باب مطلب فی کرامات الاولیاء رضی اللہ عنہم ص۲۹ پر فرماتے ہیں۔

وَقَالَ الْیَافِعِیُّ رضی اللہ عنہ صَحَّ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلَی الشَّیْخِ الْقُطْبِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ اِنَّ اُمَّ شَابٍ عِنْدَہٗ دَخَلَتْ عَلَیْہِ وَھُوَ یَاْکُلُ فِیْ دَجَاجَۃٍ فانکرت اکلہ الدجاجۃ واطعامہ ابنھا ارذل الطعام فَقَالَ لَھَا اِذَا صَارَ اِبْنُکِ بِحَیْثُ یَقُوْلُ لِمِثْلِ ھٰذِہِ الدَّجَاجَۃِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللہِ فَقَامَتْ وَلَھَا اَجْنِحَۃٌ وَطَارَتْ بِمَا حَقٌّ لَہٗ اَنْ یَاْکُلَ الدَّجَاجَ ؞

یعنی حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بہ سندِ صحیح جو قطب ربانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتی ہے منقول ہے کہ ایک لڑکے کی والدہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے اور اُس کا لڑکا جو کی چپاتیاں کھا رہا تھا۔ وہ عورت آپ پر بدگمان ہو گئی کہ خود تو مرغ کا سالن تناول فرماتے ہیں اور میرے لڑکے کو خشک جو کی چپاتیاں دی جاتی ہیں۔ آپ نے مرغی کی ہڈیوں کو جمع کر کے فرمایا قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللہِ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ۔ وہ مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی اُس کے پر و بال درست ہو گئے اور اڑنے لگی۔ آپ نے اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جب تیرا لڑکا اس مقام پر پہنچ گیا وہ بھی مرغی کا گوشت کھائے گا۔

در فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکایۃ غریبۃ ص۲۱۳ پر فرمایا وَحکی ابن الملقن فی طبقات الاولیاء اَنَّ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلِیَّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّھْرِ فَقَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ اَنَا رَجُلٌ اَعْجَمِیٌّ کَیْفَ اَتَکَلَّمُ عَلٰی فُصَحَاءِ بَغْدَادَ فَقَالَ لِیْ اِفْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سَبْعًا وَقَالَ تَکَلَّمْ عَلَی النَّاسِ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ فَصَلَّیْتُ الظُّھْرَ وَجَلَسْتُ وَحَضَرَنِیْ خَلْقٌ کَثِیْرٌ فَاُرْتِجَ عَلَیَّ فَرَاَیْتُ عَلِیًّا قَائِمًا بِازَائِیْ فِی الْمَجْلِسِ فَقَالَ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاہُ قَدْ اُرْتِجَ عَلَیَّ فَقَالَ اِفْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سِتًّا قُلْتُ لِمَ لَا تُکْمِلُھَا سَبْعًا قَالَ اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَارٰی عَنِّیْ فَتَکَلَّمْتُ ؞

یعنی طبقات الاولیاء میں ابن الملقن سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ظہر سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو فرمایا۔ اے بیٹے! تو کلام کیوں نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا۔ اے میرے جدِ امجد میں عجمی ہوں کس طرح فصحائے بغداد کے روبرو

کلام کرو۔ پھر آپ نے مجھ کو فرمایا منہ کھول۔ جب میں نے منہ کھولا تو سات مرتبہ لعاب دہن مبارک میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا لوگوں میں کلام کرو۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے خدا کے رستے کی طرف بلاؤ۔ پس میں ظہر کی نماز ادا کرکے بیٹھا تو لوگ بکثرت میرے پاس جمع ہو گئے اور میں مرعوب سا ہو گیا۔ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ مجلس میں میرے بالمقابل کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں "اے میرے فرزند تو کلام کیوں نہیں کرتا"۔ میں نے عرض کیا "اے میرے باپ میری زبان رک گئی ہے"۔ پس آپ نے فرمایا منہ کھول۔ جب میں نے منہ کھولا تو چھ مرتبہ لعاب دہن مبارک میرے منہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میں کلام کرنے لگا۔

(ف) حضرت علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب خصائص الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک دفعہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ بدر) اور غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ احد) اور غزوہ ذی قرد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ ذی قرد) اور غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک مولا مشکلکشا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ خیبر) اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زخم پر ایک دفعہ لگایا (باب معجزات سریہ عبد اللہ بن رواحہ) اور غزوہ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت عائذ رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک بار لگایا (باب معجزات غزوہ حنین) — کسی صحابی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک کسی کے منہ میں سات بار ڈالا ہو۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق بھی کوئی ایسی روایت نہیں پائی جاتی۔ پس یہ امر میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات مرتبہ لعاب دہن مبارک لگانے کا اثر جناب کے وعظ مبارک کے بیان کے موقعہ پر بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب احیاء الموتی کرامۃ ص۲۱۵ پر فرمایا — وَقَالَ وَمِنَ الْمَشْہُوْرِ مَا رُوِیَ مُسْنَدًا مِنْ خَمْسِ طُرُقٍ عَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الشُّیُوْخِ الْاَجِلَّاءِ اِنَّ الْقُطْبَ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ نَفَعَ اللّٰہُ بِہٖ جَاءَتْ اِلَیْہِ امْرَاَۃٌ بِوَلَدِھَا وَخَرَجَتْ عَنْہُ لِلّٰہِ وَلَہٗ قَابِلِیَّۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْمُجَاھَدَۃِ فَدَخَلَتْ اُمُّہٗ عَلَیْہِ یَوْمًا فَوَجَدَتْہُ نَحِیْلًا مُصْفَرًّا یَاْکُلُ قُرْصَ شَعِیْرٍ فَدَخَلَتْ عَلَی الشَّیْخِ فَوَجَدَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ اِنَاءً فِیْہِ عَظْمُ دَجَاجَۃٍ قَدْ اَکَلَھَا فَقَالَتْ یَا سَیِّدِیْ تَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَیَاْکُلُ ابْنِیْ

خُبْزَ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَقَالَ قُومِي بِاللهِ مُحْيِي الْعِظَامِ فَقَامَتِ الدَّجَاجَةُ سَوِيَّةً وَصَاحَتْ
فَقَالَ الشَّيْخُ إِذَا صَارَ إِبْنُكَ هٰكَذَا فَلْيَأْكُلِ الدَّجَاجَ وَمَا شَاءَ وَقَالُوا مَرَّتْ بِمَجْلِسِهٖ حِدَأَةٌ فِي
يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ فَشَوَّشَتْ عَلَى الْحَاضِرِينَ فَقَالَ يَا رِيحُ خُذِي رَأْسَ هٰذِهِ الْحِدَأَةِ
فَوَقَعَتْ لثانى وقتها بِنَاحِيَةٍ وَرَأْسُهَا فِي نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ الشَّيْخُ وَأَخَذَهَا فِي يَدِهٖ وَأَمَرَّ يَدَهُ الْأُخْرٰى
عَلَيْهَا وَقَالَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُومِي بِإِذْنِ اللهِ فَحَيِيَتْ وَطَارَتْ وَالنَّاسُ يُشَاهِدُونَ وَ
قَدْ تُكَلِّمُهُمُ الْمَوْتٰى ففى رسالة القشيرى عن ابى سعيد الخراز رضى الله عنه إِنَّهُ كَانَ مُجَاوِرَ
بِمَكَّةَ فَمَرَّ بِبَابِ بَنِي شَيْبَةَ فَرَأَى شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ مَيِّتًا فَنَظَرَ فِي وَجْهِهٖ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ يَا أَبَا
سَعِيدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْأَحْيَاءَ أَحْيَاءٌ وَإِنْ مَاتُوا وَإِنَّمَا يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ وَجَاءَ مُسْنَدًا
مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ أَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زَارَ وَمَعَهُ نَاسٌ كَثِيرُونَ قَبْرَ الشَّيْخِ
حَمَّادِ الدَّبَّاسِ فَأَطَالَ الْوُقُوفَ عِنْدَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ مَسْرُورًا فَسُئِلَ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ مَرَّ مَعَ الشَّيْخِ حَمَّادٍ وَأَصْحَابِهٖ عَلَى قَنْطَرَةٍ بِبَغْدَادَ
يِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهُ فِي النَّهْرِ إِمْتِحَانًا لَهُ بِشِدَّةِ الْبَرْدِ فَلَمْ يَتَأَثَّرْ فَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ بِأَنَّهُ جَبَلٌ لَا يَتَحَرَّكُ وَإِنَّهُ رَأَى
الشَّيْخَ حَمَّادًا فِي قَبْرِهٖ عَلَى أَحْسَنِ هَيْئَةٍ إِلَّا أَنَّ يَدَهُ الْيُمْنٰى لَا تُطِيعُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ الْيَدُ الَّتِي
رَمَيْتُكَ بِهَا فَهَلْ أَنْتَ غَافِرٌ لِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاسْأَلِ اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيَّ فَوَقَفْتُ
أَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى فِي ذٰلِكَ وَقَامَ مَعِي خَمْسَةُ آلَافِ وَلِيٍّ فِي قُبُورِهِمْ يَسْأَلُونَ اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَقْبَلَ
مَسْئَلَتِي فِيهِ وَيَتَشَفَّعُونَ عِنْدِي فِي تَمَامِ الْمَسْئَلَةِ فَمَا زِلْتُ أَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى فِي ذٰلِكَ حَتّٰى
رَدَّ اللهُ تَعَالٰى يَدَهُ وَصَافَحَنِي بِهَا ثُمَّ اجْتَمَعَ الْمَشَايِخُ وَطَلَبُوا بُرْهَانًا عَلَى هٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ
لَهُمْ إِخْتَارُوا لَكُمْ رَجُلَيْنِ يَتَبَيَّنَ لَكُمْ ذٰلِكَ عَلَى لِسَانِهِمَا فَاخْتَارُوا شَخْصَيْنِ غَائِبَيْنِ وَقَالُوا
نُمْهِلُكَ فَقَالَ لَا تَقُومُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا مِنْهُمَا فَلَمْ يَلْبَثُوا حَتّٰى جَاءَ أَحَدُهُمَا يَشْتَدُّ عَدْوًا فَقَالَ
أَشْهَدَنِي اللهُ السَّاعَةَ الشَّيْخَ حَمَّادًا وَقَالَ لِي يَا يُوسُفُ إِسْرَعْ إِلَى مَدْرَسَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ
الْقَادِرِ وَقُلْ لِلْمَشَايِخِ الَّذِينَ فِيهَا صَدَقَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِيمَا أَخْبَرَ بِهٖ عَنِّي فَلَمْ يَتِمَّ كَلَامَهُ
حَتّٰى جَاءَ الْآخَرُ وَأَخْبَرَ بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَ بِهٖ فَقَامُوا وَاسْتَغْفَرُوا وَكَإِنْفِلَاقِ الْبَحْرِ وَجَفَافِهٖ
فِي الرِّسَالَةِ عَنْ بَعْضِهِمْ كُنَّا فِي مَرْكَبٍ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنَّا فَأَخَذْنَا فِي جِهَازِهٖ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ
نُلْقِيَهُ فِي الْبَحْرِ جَفَّ فَحَفَرْنَا لَهُ قَبْرًا وَدَفَنَّاهُ فَارْتَفَعَ الْمَاءُ وَالْمَرْكَبُ وَسِرْنَا وَكَانْقِلَابِ الْأَعْيَانِ
وَهُوَ كَثِيرٌ لَا يُحْصٰى مِنْهُ ؎

یعنی اور فرمایا کہ آپ کی مشہور کرامات میں سے جو شیوخ اجلاء کی ایک جماعت نے پانچ طرق کی سند سے روایت

فرماتے ہیں یہ ہیں کہ قطب ربانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللہ تعالیٰ ہم کو آپ سے نفع پہنچائے) کی بارگاہ عالیہ میں ایک ضعیفہ عورت لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر فارغ کر دیا - آپ نے اُس لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا اور مجاہدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا - ایک روز اُس کی والدہ اُس کے پاس آئی اور اپنے لڑکے کو نہایت لاغر اور کمزور پایا اور دیکھا کہ وہ جَو کی روٹی کھا رہا ہے - پھر وہ حضرت کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک برتن ہے جس میں مرغی کا گوشت ہے اور آپ اُسے تناول فرما رہے ہیں - یہ دیکھ کر اُس ضعیفہ نے کہا یا حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرا لڑکا جَو کی روٹی کھاتا ہے - آپ نے اپنا دستِ مبارک اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا قُوْمِیْ بِاللّٰہِ مُحْیِ الْعِظَامِ اللہ تعالیٰ کے امر سے اُٹھ جو ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ مرغی کھڑی ہو گئی اور اُس کے پر و بال درست ہو گئے - تب حضرت نے اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تیرا لڑکا بھی اس مقام پر پہنچ جائے گا وہ مرغی کا گوشت کھائے گا اور اُس کو اختیار ہوگا جو چاہے سو کھائے ؎

اور اُن ہی شیوخ سے منقول ہے کہ ایک دن آپ کی مجلس کے اُوپر ایک بدآواز چیل گھوم رہی تھی اور مجلس اُس کی ناخوش آواز سے پریشان تھی - آپ نے بادِ صرصر کو ارشاد فرمایا کہ اس چیل کا سر تن سے جدا کر دو - فوراً اُس کا سر تن سے جدا ہو گیا اور آپ کے پاس آ گری - آپ اُس کے حال پر مہربانی فرما کر منبر سے اُترے - آپ نے اُس کو ایک ہاتھ مبارک سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ مبارک اُس پر پھیرا اور فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اے چیل اللہ تعالیٰ کے امر سے اُٹھ - وہ اُسی وقت زندہ ہو کر اُڑ گئی اور لوگ اِس منظر کو دیکھ رہے تھے ؎

اور تحقیق اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ موتیٰ بھی کلام کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ قشیری میں حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آپ مکۂ معظمہ میں مجاور تھے آپ کا گذر باب بنی شیبہ میں ہوا - دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان مرا پڑا ہے - آپ نے اُس کے چہرے کی طرف نظر کی - اُس میت نے تبسم فرمایا اور کہا اے ابو سعید! اب تو نے جان لیا کہ تحقیق زندہ زندہ ہی ہیں اور اُن کی موت سوائے اِس کے نہیں کہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کر جاتے ہیں ؎

اور شیوخ اجلاء سے بہ سند صحیح تین طریق سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقراء کی ایک جماعت کے ساتھ شیخ حماد الدباس کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے - آپ اُس کی قبر پر بہت دیر کھڑے رہے اور پھر نہایت خوشی خوشی واپس روانہ ہوئے - لوگوں نے شیخ حماد کی قبر پر بہت زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ دریافت کی - آپ نے فرمایا کہ ایک روز ہم شیخ حماد اور اُس کے اصحاب سمیت نماز جمعہ کے لئے جا رہے تھے کہ ہم بغداد کے ایک پُل پر سے گزرے - شیخ حماد نے امتحاناً ہم کو نہر میں گرا دیا اور اُس روز سخت سردی تھی - لیکن مجھ پر کچھ اثر نہ ہوا - تب شیخ حماد نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ تحقیق یہ پہاڑ ہے جو کسی بلا کی وجہ سے جنبش نہیں کرتا - اور فرمایا کہ میں

نے شیخ حماد کو نہایت احسن ہیئت میں دیکھا سوائے ایک چیز کے کہ اُس کا دایاں ہاتھ بیکار تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اُس نے جواب دیا یہ وُہ ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو پانی میں پھینکا تھا۔ کیا آپ مجھے معاف فرماسکتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا پھر آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ مجھے میرا ہاتھ واپس دے دے۔ پس میں ٹھہر گیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق درخواست کی اور میرے ساتھ پانچ ہزار اولیاء اللہ نے اپنی قبوروں سے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی اور سفارش کی کہ میرا سوال اُس کے حق میں قبول ہو۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اُس کو واپس دے دیا اور اُس ہاتھ سے اُس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب یہ خبر بغداد شریف میں مشہور ہوئی تو مشائخ بغداد جمع ہوئے اور آپ سے اس قصہ پر برہان طلب کی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مشائخ میں سے دو آدمیوں کو چن لیجیئے وُہ اپنی زبان سے اس قصہ کی خبر تم کو دیں گے۔ اُنھوں نے اُن دو مشائخ کو چُنا جو اس وقت مجلس سے غائب تھے اور کہا کہ ہم آپ کو کچھ مہلت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنی جگہ سے مت اُٹھو حتّٰی کہ اس قصّہ کو اُن دونوں سے سن لو۔ اُس وقت اُن دونوں میں سے ایک آن پہنچا اور تائید کی کہ حق تعالیٰ نے اسی وقت شیخ حماد کے مشاہدہ سے مشرف فرمایا ہے اور اُس نے مجھے کہا اے یوسف! حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں فوراً پہنچ اور جو مشائخ وہاں موجود ہیں اُن کو کہہ دے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ میرے متعلق خبر دی ہے وہ بالکل سچ ہے۔ ابھی اُس نے کلام ختم نہیں کی تھی کہ دوسرا شیخ بھی آن پہنچا اور اُس نے بھی اُسی طرح کی خبر دی۔ جملہ مشائخ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ سے معافی مانگی۔

اور ایک رسالہ میں بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمندر کو پھاڑ کر خشک کر دیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے ساتھ جہاز میں سوار تھے اور ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ہم نے اُس کو کشتی میں رکھ لیا اور ارادہ کیا کہ اُس کو سمندر میں ڈال دیں۔ آپ کے تصرف سے سمندر خشک ہو گیا۔ پس ہم نے اُس کے لئے قبر کھودی اور اس کو دفن کیا۔ پھر پانی اور کشتی دونوں بلند ہو گئے اور ہم نے خوشی کی۔

اور آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات انقلاب اعیان کے متعلق شمار سے باہر ہیں۔

(ف) مصنف فتاویٰ حدیثیہ نے اس باب کے تحت میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صرف دو کرامات بیان کی ہیں۔ ایک مرغی کا زندہ کرنا دوسرا چیل کا زندہ کرنا حالانکہ زبدۃ العارفین مولانا محمد صادق صاحب قادری شہابی سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مناقب غوثیہ میں باسناد صحیحہ آپ کی کئی کرامات، احیا الموتیٰ کے متعلق نقل کی ہیں۔ نیز تفریح الخاطر میں بھی اُن کا حوالہ موجود ہے۔

احیاء الموتیٰ کے متعلق سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر سُنیئے جو اولوالعزم رسول ہیں اور خلیل اللہ ان کا لقب مبارک ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ

تُحْيِ الْمَوْتٰى ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ط (اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے رب مجھے دکھا تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا - فرمایا کیا تُو نے یقین نہیں کیا ؟ کہا کیوں نہیں ! لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو ٭ بقرہ ع ٣٥) - اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیا الموتٰی کی صفت عطا کی ہوئی ہوتی تو وہ ہرگز یہ سوال نہ کرتے رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکہ اگر اُن میں یہ قدرت ہوتی تو وہ ضرور جانتے ہوتے کہ جو کام بندہ کر سکتا ہے رب تعالیٰ کے نزدیک کیا مشکل ہے - رب تعالیٰ کے متعلق اُن کا عقیدہ تو تھا کہ رب تعالیٰ مُردے زندہ کر سکتا ہے لیکن چونکہ اُن کے پاس یہ قدرت نہ تھی لہٰذا اُن کو صرف علم الیقین حاصل تھا عین الیقین حاصل نہ تھا - کسی امر کے متعلق اطمینان قلب یعنی عین الیقین اُس وقت حاصل ہوتا ہے - جب بندہ اُس امر کو آنکھ سے دیکھ لے - چنانچہ اُنھوں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ اُنھیں مُردے زندہ کر کے دکھائے جائیں تاکہ اُن کو عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے - سوال معقول تھا لہٰذا رب تعالیٰ نے چار جانور ذبح کرائے اور پھر زندہ کر کے دکھائے - یہ آیہ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیا الموتٰی کی صفت عطا نہیں کی تھی یعنی وہ صاحبِ تصرف نہ تھے ٭

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سنیے - رب تعالیٰ فرماتے ہیں اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ج اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (کہ میں آیا ہوں تم پاس نشان لے کر تمہارے رب کا کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو مٹی کی صورت جانور کی پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاوے اُڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہوں جنم کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی اور جلاتا ہوں مُردے اللہ کے حکم سے - آل عمران - ع ٥) ٭

اس آیہ کریمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے احیا الموتٰی کی صفت ثابت ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اپنا تصرف نہیں کر سکتے لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبِ تصرف ہیں - صاحبِ اِذن ہیں لیکن صاحبِ اختیار نہیں - وہ اُسی مُردے کو زندہ کر سکتے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اذن ہو - ہر مُردے کو وہ زندہ نہیں کر سکتے یعنی وہ اپنے تصرف کو بلا منشا الٰہی استعمال نہیں کر سکتے ٭

اب میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس دیکھیے القصیدۃ غوثیہ میں فرماتے ہیں -

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ   لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

(اگر میں اپنے راز کو مُردہ پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو -

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اگر میت پر میں اپنا تصرف استعمال کروں تو وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہو کیونکہ یہ قدرت مجھے رب تعالیٰ نے عطا کی ہوئی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ صاحبِ تصرف، صاحبِ اِذن اور صاحبِ اختیار ہیں جس وقت چاہیں جہاں چاہیں اپنا تصرف استعمال کر سکتے ہیں - سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کے

لئے سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء الموتیٰ کی صفت ثابت نہیں اور وہ بھی صاحب اذن ہیں۔ صاحب اختیار نہیں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی مردے زندہ نہیں کئے۔ عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک کی محبوبیت عرش سے لے کر فرش تک چمک رہی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی آپ ہی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

نیز صاحب فتاویٰ حدیثیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک نے اپنے ایک صحابی کے لئے سمندر کو پھاڑ کر خشک کر دیا۔ کتب حدیث شریف میں کسی صحابی کے لئے یہ چیز ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید میں یہ امر سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی کسی کے لئے ثابت نہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے دریا قلزم کو پھاڑا تو وہ دریا کا پھاڑنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ثابت نہیں بلکہ رب تعالیٰ کی قدرت سے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام معہ اپنی قوم دریا پہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اگر صاحب تصرف ہوتے تو اسی وقت دریا کو پھاڑ کر پار نکل جاتے لیکن جب پیچھے سے فرعون کا لشکر قریب آن پہنچا تو قوم گھبرا گئی لیکن آپ نے قوم کو تسلی دی اور رب تعالیٰ کی مدد کے امیدوار ہو گئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝ (پھر جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موسیٰ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے۔ کہا کوئی نہیں۔ میرے ساتھ ہے میرا رب۔ مجھ کو راہ بتا دے گا۔ پھر حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ مار اپنے عصا سے دریا کو۔ پھر پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھانک جیسے بڑا پہاڑ۔ شعرا-ع ۴) پس آیہ کریمہ سے رب تعالیٰ کی قدرت ثابت ہے نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے انفلاق البحر کا تصرف۔ اب میری آنکھوں کے نور دل کے سرور اور روح کے حضور آنحضور جناب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک کی شان دیکھئے۔ القصیدہ غوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں :-

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ ۔۔۔ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

(اگر میں اپنا راز یا توجہ سمندروں پر ڈالوں تو تمام سمندروں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صحابی یا نبی کے لئے انفلاق البحر کا تصرف بھی ثابت نہیں چہ جائیکہ اذن اور اختیار۔ پس یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے ؎

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکم ما اذا قال قائل فلان یعلم الغیب ص۲۲۲ پر فرمایا ۔ قَالَ الْیَافِعِیُّ وَ رُوِیَ مُسْنَدًا عَنْهُ اَعْنِی الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ اِنَّ شَیْخًا اَرْسَلَ جَمَاعَةً یَقُوْلُوْنَ لَهٗ اِنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فِیْ دَرَكَاتِ بَابِ الْقُدْرَةِ فَمَا رَاَیْتُكَ ثُمَّ فَقَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِجَمَاعَةٍ

مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْهَبُوْا اِلٰی فُلَانٍ تَجِدُوْنَ جَمَاعَتَهٗ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ اَرْسَلَهُمْ اِلَیَّ بِکَذَا فَرُدُّوْهُمْ مَعَکُمْ اِلَیْهِ ثُمَّ قُوْلُوْا لَهٗ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَ یَقُوْلُ لَکَ اَنْتَ فِی الدَّرَکَاتِ وَمَنْ هُوَ فِی الدَّرَکَاتِ لَا یَرٰی مَنْ هُوَ فِی الْحَضْرَةِ وَمَنْ هُوَ فِی الْحَضْرَةِ لَا یَرٰی مَنْ فِی الْمُخْدَعِ وَ اَنَا فِیْ فِی الْمُخْدَعِ اَدْخُلُ وَ اَخْرُجُ مِنْ بَابِ السِّرِّ حَیْثُ لَا تَرَانِیْ بِاَمَارَةِ اَنْ خَرَجَتْ لَکَ الْخِلْعَةُ الْفُلَانِیَّةُ فِی الْوَقْتِ الْفُلَانِیِّ عَلٰی یَدِیْ خَرَجَتْ لَکَ وَهِیَ خِلْعَةُ الرِّضَا وَ بِاَمَارَةِ خُرُوْجِ التَّشْرِیْفِ الْفُلَانِیِّ فِی اللَّیْلَةِ الْفُلَانِیَّةِ لَکَ عَلٰی یَدِیْ خَرَجَ وَهُوَ تَشْرِیْفُ الْفَتْحِ وَ بِاَمَارَةِ اَنْ خُلِعَ عَلَیْکَ فِی الدَّرَکَاتِ بِمَحْضَرِ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ وَلِیٍّ وَهِیَ خِلْعَةُ الْوِلَایَةِ وَهِیَ فَرَجِیَّةٌ خَضْرَاءُ طِرَازُهَا سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ عَلٰی یَدِیْ خَرَجَتْ لَکَ فَانْتَهَوْا فَوَجَدُوْا جَمَاعَةَ ذٰلِکَ الشَّیْخِ فَرَدُّوْهُمْ ثُمَّ اَخْبَرُوْهُ بِمَا ذَکَرَهٗ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَقَالَ صَدَقَ وَهُوَ صَاحِبُ الْوَقْتِ وَالتَّصَرُّفِ ■

یعنی امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہو کہ میں چالیس سال سے درکات قدرت میں ہوتا ہوں لیکن آپ کو وہاں نہیں دیکھا اور اسی وقت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے چند خادموں کو فرمایا کہ فلاں شیخ کی طرف جاؤ اور اس کے بعض اصحاب کو جو ہماری طرف بھیجے ہیں رستے میں مل کر ان کو شیخ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ آپ کو السلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو درکات میں ہے اور جو درکات میں ہوتا ہے وہ درگاہ والے کو نہیں دیکھتا اور جو درگاہ میں ہوتا ہے وہ مخدع والے کو نہیں دیکھتا اور میرا مقام مخدع ہے ۔ میں مخفی دروازہ سے آتا جاتا تھا اس لئے تو نے مجھے نہ دیکھا ۔ اگر تو اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے تو وہ خلعت جو فلاں رات تم کو دی گئی تھی وہ میرے ہی ہاتھ سے آئی تھی اور وہ خلعتِ رضا تھی اور دوسری بات آپ کی تصدیق کے لئے یہ ہے کہ فلانی رات کو جو فتوحات تم کو ہوئیں ۔ وہ میرے ہاتھ ہی بھیجی گئی تھی اور وہ فتح کا شرف تھا اور تیسری علامت یہ ہے کہ درکات میں بارہ ہزار ولی کو خلعت ولایت دی گئی اور وہ سبز خلعت کہ جس کی طرزیں سورۂ اخلاص کی تھیں تیرے لئے میرے ہاتھ بھیجی گئی ۔ جب حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام اس شیخ کے اصحاب کو راستے میں ملے تو ان کو واپس شیخ کی خدمت میں لے گئے اور جو پیغام حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا بیان کیا ۔ اس شیخ نے کہا صدق وھو صاحب الوقت والتصریف یعنی حضرت شیخ عبد القادر سلطان الوقت اور صاحب تصرف نے سچ فرمایا ۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا وہ مقام ہے کہ علمائے ظاہر تو درکنار علمائے ربانی کے عقول و فہوم بھی وہاں نہیں پہنچتے ۔ اسی لئے آپ نے بامر الٰہی اپنی شان خود ہی بیان

فرمادی ہے تاکہ لوگ ورطۂ ہلاکت میں نہ گریں۔ اور فرمایا ہمارا مقام مُخدع ہے۔ مُخدع اس دیوان خاص کو کہتے ہیں جہاں بادشاہ اپنے مشیروں کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ سے جو انعامات تقسیم ہوتے ہیں وہ ہمارے ہی ہاتھ سے ہوتے ہیں یعنی ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشیرِ اعلیٰ ہیں۔ پس آپ کی فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ القصیدہ الغوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ ۔۔۔ وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ ۔۔۔ وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

یعنی میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مقام مُخدع ہے اور میرے قدم تمام رجال کی گردنوں پر ہیں۔ لفظ رجال میں تمام مردانِ حق یعنی جمیع اولیاء صحابہ کرام اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ کمال کے مالک ہیں یہ مرتبہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیا ہوا ہے۔

اور فتاوی حدیثیہ کے باب مطلب فِيْ قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ ص۳۵ پر فرمایا۔ ثَالِثُهَا اِنَّهُمْ قَدْ يُؤْمَرُوْنَ تَعْرِيْفًا لِّجَاهِلٍ اَوْ شُكْرًا وَتَحَدُّثًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ كَمَا وَقَعَ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ بِمَجْلِسِ وَعْظِهٖ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَجَابَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ اَوْلِيَاءُ الدُّنْيَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ وَاَوْلِيَاءُ الْجِنِّ جَمِيْعُهُمْ وَطَأْطَؤُا رُؤُسَهُمْ وَخَضَعُوْا لَهٗ وَاعْتَرَفُوْا بِمَا قَالَهٗ اِلَّا رَجُلٌ بِاَصْفَهَانَ فَاَبٰى فَسُلِبَ حَالُهٗ وَمِمَّنْ طَأْطَأَ رَاْسَهٗ اَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ وَقَالَ عَلٰى رَاْسِيْ عَلٰى رَاْسِيْ وَاَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ فَقَالَ وَاَحْمَدُ مِنْهُمْ وَسُئِلَ فَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا وَاَبُوْ مَدْيَنَ فِي الْمَغْرِبِ وَاَنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ فَسُئِلَ فَاَخْبَرَ بِمَا قَالَهُ الشَّيْخُ بِبَغْدَادَ فَاُرِّخَ فَكَانَ قَوْلُ اَبِيْ مَدْيَنَ عَقِبَ قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ ذٰلِكَ وَكَذَا الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْقَنَاوِيُّ مَدَّ عُنُقَهٗ وَقَالَ صَدَقَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ فَسُئِلَ فَاَخْبَرَ بِمَا قَالَهُ الشَّيْخُ وَذَكَرَ كَثِيْرُوْنَ مِنَ الْعَارِفِيْنَ الَّذِيْ ذَكَرَ مَا هُمْ وَغَيْرُهُمْ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ اِلَّا بِاَمْرٍ لَا مَا بِقُطْبِيَّتِهٖ فَلَمْ يَسَعْ اَحَدًا التَّخَلُّفُ بَلْ جَاءَ بِاَسَانِيْدَ مُتَعَدِّدَةٍ عَنْ كَثِيْرِيْنَ اِنَّهُمْ اَخْبَرُوْا قَبْلَ مَوْلِدِهٖ بِنَحْوِ مِائَةِ سَنَةٍ اِنَّهٗ سَيُوْلَدُ بِاَرْضِ الْعَجَمِ مَوْلُوْدٌ لَهٗ مَظْهَرٌ عَظِيْمٌ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَتَنْدَرِجُ الْاَوْلِيَاءُ فِيْ وَقْتِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَحَكٰى اِمَامُ الشَّافِعِيَّةِ فِيْ زَمَنِهٖ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عَصْرُوْنَ قَالَ دَخَلْتُ

بعداد في طلب العلم فوافقت ابن السقا ورافقته في طلب العلم بالنظامية وكنا نزور
الصالحين وكان ببغداد رجل يقال له الغوث يظهر إذا شاء ويختفي إذا شاء فقصدنا
زيارته أنا وابن السقا والشيخ عبد القادر رضي الله عنه وهو يومئذ شاب فقال ابن السقا ونحن
سائرون لأسألنه مسئلة لا يدري لها جوابا وقلت لأسألنه مسئلة وأنظر ما يقول فيها
وقال الشيخ عبد القادر رضي الله عنه معاذ الله أن أسأله شيئا أنا بين يديه أنتظر بركة رؤيته فدخلنا
عليه فلم نره إلا بعد ساعة فنظر الشيخ إلى ابن السقا مغضبا وقال ويحك يا ابن السقا تسألني
مسئلة لا أدري لها جوابا هي كذا وجوابها كذا إني لأرى نار الكفر تلتهب فيك ثم نظر إلي
وقال يا عبد الله أتسألني عن مسئلة لتنظر ما أقول فيها هي كذا وجوابها كذا لتخرن الدنيا
عليك إلى شحمة أذنيك بإساءة أدبك ثم نظر إلى الشيخ عبد القادر رضي الله عنه وأدناه منه وأكرمه و
قال يا عبد القادر رضي الله عنه لقد أرضيت الله ورسوله بحسن أدبك كأني أراك ببغداد وقد صعدت
الكرسي متكلما على الملا وقلت قدمي هذه على رقبة كل ولي الله وكأني أرى الأولياء في
وقتك وقد حنوا رقابهم إجلالا لك ثم غاب عنا فلم نره قال وأما الشيخ عبد القادر رضي الله عنه
فقد ظهرت أمارات قربه من الله وأجمع عليه الخاص والعام وقال قدمي الخ وأقرت الأولياء
في وقته له بذلك وأما ابن السقا فإنه اشتغل بالعلوم الشرعية حتى برع فيها وفاق
فيها كثيرا من أهل زمانه واشتهر بقطع من يناظره في جميع العلوم وكان ذا لسان فصيح
وسمت بهي فأدناه الخليفة منه وبعثه رسولا إلى ملك الروم فرآه ذا فنون وفصاحة
وسمه فأعجب به وجمع له القسيسين والعلماء بالنصرانية فناظرهم وأفحمهم
وعجزوا فعظم عند الملك فزادت فتنته فتراءت له بنت الملك فأعجبته وفتن بها فسأله
أن يزوجها فقال إلا أن تتنصر فتنصر وتزوجها ثم مرض فألقوه بالسوق يسأل القوت
فلا يجاب وعلته كآبة وسواد حتى مر عليه من يعرفه فقال له ما هذا قال فتنة حلت
بي سببها ما ترى قال له هل تحفظ شيئا من القرآن قال لا إلا قوله ربما يود الذين كفروا
لو كانوا مسلمين قال ثم خرجت عليه يوما فرأيته كأنه قد حرق وهو في النزع فقبلته إلى
القبلة فاستدار إلى الشرق فعدت فعاد وهكذا إلى أن خرجت روحه ووجهه إلى الشرق و
كان يذكر كلام الغوث ويعلم أنه أصيب بسببه قال ابن أبي عصرون وأما أنا فجئت إلى
دمشق فأحضرني السلطان الصالح نور الدين الشهيد وأكرهني على ولاية الأوقاف فوليتها

وَ اَقْبَلَتْ عَلَى الدُّنْيَا اِقْبَالاً كَثِيْراً فَقَدْ صَدَقَ قَوْلُ الْغَوْثِ فِيْنَا كُلِّنَا وَ فِيْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ الَّتِيْ كَادَتْ اَنْ تَتَوَاتَرَ فِي الْمَعْنٰى لِكَثْرَةِ نَاقِلِيْهَا وَ عَدَالَتِهِمْ فِيْهَا اَبْلَغُ زَجْرٍ وَ اَكَدُ رَدْعٍ عَنِ الْاِنْكَارِ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَوْفًا مِنْ اَنْ يَّقَعَ الْمُنْكِرُ فِيْمَا وَقَعَ فِيْهِ ابْنُ السَّقَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ الْمُهْلِكَةِ الْاَبَدِيَّةِ الَّتِيْ لَا اَقْبَحَ مِنْهَا وَ لَا اَعْظَمَ عِنْهَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَ نَسْاَلُهٗ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ حَبِيْبِهِ الرَّؤُفِ اَنْ يُّؤْمِنَنَا مِنْ ذٰلِكَ وَ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَ مِحْنَةٍ بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ وَ فِيْهَا اَيْضًا اَتَمُّ حَثٍّ عَلٰى اِعْتِقَادِهِمْ وَ الْاَدَبِ مَعَهُمْ وَ حُسْنِ الظَّنِّ بِهِمْ مَا اَمْكَنَ ۔

یعنی تیسری وجہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے اپنے کمالات کے اظہار کی یہ ہے کہ وہ امر کیے جاتے ہیں تاکہ جاہل لوگ ان کے مرتبہ سے واقف ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار سے اُس کا شکریہ ادا ہو جائے جیسا کہ حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ جیلانی نے مجلسِ وعظ میں فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى جس وقت آپ نے یہ کلمہ مبارک فرمایا اُسی وقت روئے زمین کے اولیاء نے سر جھکا دیئے۔ مشائخ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ جو اولیاء پوشیدہ تھے یعنی متقدمین اور متاخرین سب نے سر جھکا دیئے۔ اور آپ کے سامنے عاجزی کی اور آپ کے قول مبارک کو قبول کیا۔ لیکن ایک اصفہانی مرد نے انکار کیا اور اس کا حال سلب کر لیا گیا۔ جن مشائخ نے سر جھکایا اُن میں سے ایک ابو نجیب سہروردیؒ ہیں انہوں نے فرمایا آپ کا قدم مبارک میرے سر پر میرے سر پر۔ اور ایک شیخ احمد الرفاعیؒ ہیں۔ اُنہوں نے کہا" اور احمد بھی اُن میں سے ہے"۔ لوگوں نے تعجب سے سوال کیا کہ یہ کیا کلمہ ہے جواب دیا کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کلمہ فرمایا ہے یہ آپ کا جواب ہے اور ایک شیخ ابومدین مغربی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنہوں نے فرمایا" اور میں بھی اُن میں سے ہوں۔ اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے سُنا اور آپ کی اطاعت کی"۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا کلمات ہیں؟ آپ نے حضرتؒ کا قول مبارک جو جناب نے بغداد شریف میں فرمایا تھا بیان کیا اور وقت و تاریخ نوٹ کر لی۔ اور شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ کا یہ قول حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مبارک کے بعد تھا۔ اور اسی طرح شیخ عبد الرحیم القناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گردن جھکائی اور کہا" صادق المصدوق نے سچ کہا"۔ لوگوں نے آپ سے اس کلمہ کی حقیقت دریافت کی تو آپ نے حضرت کے قول مبارک کی خبر دی۔ اور مشائخ مذکورہ اور اُن کے سوا سبھی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نے یہ قول مبارک سوائے امر الٰہی کے نہیں فرمایا اور آپ کی قطبیت تک آپ کے بغیر کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ متعددہ اسانید سے منقول ہے کہ بہت سے مشائخ نے آپ کے تولد مبارک سے تقریباً سو سال قبل آپ کی بشارت دی کہ عجم کے علاقہ میں ایک ایسی ہستی پیدا ہو گی جن کی شان بہت عظیم ہو گی اور وہ منبر پر فرمائیں گے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ اور تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں ان کے قدم کے نیچے رکھ دیں گے ۔

اور ابو سعید عبداللہ بن ابی عصرون جو اپنے زمانہ میں شافعیوں کے امام تھے سے منقول ہے کہ جب میں تحصیل علم کے لئے بغداد شریف میں گیا تو اُس وقت بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں ابن سقا میرا رفیق تھا۔ اور ہم نیک مردوں کی زیارت کیا کرتے تھے۔ اور اُس وقت بغداد شریف میں ایک عزیز تھا جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ وہ غوث ہے اور نیز یہ بھی افواہ تھی کہ وہ جب چاہتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔ پس میں اور ابن سقا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی جوان تھے اُس غوث کی زیارت کو گئے۔ ابن سقا نے کہا کہ میں غوث سے ایسا سوال کروں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکے گا۔ اور میں نے کہا کہ میں بھی اس سے ایک سوال پوچھوں گا اور دیکھوں گا کہ وہ اس کا کیا جواب دیتا ہے۔ لیکن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! میں ہرگز سوال نہیں کروں گا بلکہ اُن کے دیدار کی برکت کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم اُس غوث کے پاس آئے تو اس کو اپنی جگہ پر نہ پایا۔ ایک گھڑی کے بعد اُسی جگہ پر نمودار ہوا اور غصے کی نگاہ سے ابن سقا کی طرف دیکھ کر کہا۔ اے ابن سقا! تجھ پر بڑا افسوس ہے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب تیرے زعم میں میں نہیں دے سکوں گا۔ تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ میں تحقیق دیکھ رہا ہوں کہ تجھ میں کفر کی آگ شعلہ زن ہے۔ اُس کے بعد میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے عبداللہ تو مجھ سے مسئلہ پوچھتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ میں اُس کی بابت کیا جواب دیتا ہوں۔ تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ البتہ تو دنیا میں ہر دو گوش تک ڈوبے گا اور یہ اس بے ادبی کے سبب سے ہوگا جو تو نے میرے ساتھ کی۔ اور اس کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ کر اُن کو اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت عزت کی۔ اور کہا اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ! آپ نے میرا ادب ملحوظ رکھنے سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا ہے گویا میں آپ کو بغداد میں منبر پر قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہتے ہوئے دیکھتا ہوں اور تحقیق جملہ اولیاء کرام کو آپ کے اجلال واکرام کے سبب گردن جھکائے دیکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اُسی وقت غائب ہو گئے اور اُس کے بعد اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور کہا جو کچھ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا تھا واقعہ ہوا۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ کے قرب کی علامات آپ کے لئے ظاہر ہوئیں اور عام وخاص آپ کے گرد جمع ہوتے اور آپ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور جملہ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے آپ کے اِس قول کا اقرار کیا۔ اور ابن سقا علوم شرعیہ میں مشغول ہو کر کامل ہوا اور اپنے زمانہ کے اکثر علماء پر فوقیت حاصل کی اور شہرت ہو گئی کہ جمیع علوم میں مناظرہ کرنے والے کو لاجواب کر دیتا ہے اور فصیح اللسان ہونے کے باعث اسی لقب سے پکارا جاتا تھا۔ خلیفہ نے اُس کو اپنا مقرب بنایا اُس پر احسان کیا اور شاہِ روم کے پاس بطور سفیر بھیجا۔ شاہِ روم نے اُس کو نہایت فصیح وبلیغ پایا۔ اپنے پاس بلایا اور نہایت پسند کیا۔ شاہِ روم نے علماء نصاریٰ کو جمع کیا۔ اور اُس کے ساتھ مناظرہ کرایا۔ تو اُس نے سب کو لاجواب کر دیا۔ پس اس سبب سے وہ بادشاہ کا منظورِ نظر ہو گیا۔

اُس نے بادشاہ کی لڑکی کو دیکھا اور اُس پر فریفتہ ہوگیا - پس اُس کے ساتھ شادی کرنے کے لیئے بادشاہ سے التجا کی - اُس نے کہا اس شرط پر کہ تم نصرانی ہو جاؤ - پس وُہ نصرانی ہو گیا اور اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرلی - پھر وہ بیمار ہوگیا اور بازار میں پھینک دیا گیا وُہ اپنی خوراک کے لیئے سوال کرتا تھا لیکن کچھ حاصل نہ کرتا - اور مرض کی وجہ سے اُس کے جسم پر داغ تھے اور چہرہ پر سیاہی تھی حتّٰی کہ جو کوئی اُس کو جانتا تھا اُس کے پاس سے گزرتا اور اُس سے پوچھتا اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس کو جواب دیتا کہ یہ بلا جو مجھ پر نازل ہوئی ہے اس کا باعث وہی ہے جو تو دیکھ رہا ہے - پھر اُس سے پوچھا گیا کہ کوئی چیز قرآن مجید میں سے تجھ کو یاد ہے؟ اُس نے جواب دیا کچھ یاد نہیں صرف ایک آیت کریمہ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ - اور کہا پھر میں ایک روز اُس کے پاس گیا اور دیکھا کہ اُس کے اعضاء سب پھٹ گئے تھے اور وہ حالتِ نزع میں تھا میں نے اُس کا منہ قبلہ کی طرف کیا اور اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا میں نے پھر قبلہ کی طرف پھیرا لیکن اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا اور اسی طرح حتّٰی کہ اس کی رُوح قبض کرلی گئی اور اس کا منہ مشرق کی طرف تھا اور ابن سقا اُس غوث کے کلام کو یاد کرتا تھا اور جانتا تھا کہ یہ سب اُن کی بے ادبی کا نتیجہ ہے - ابن ابی عصرون نے کہا میں دمشق میں گیا اور سلطان صالح نورالدین شہید نے مجھے اپنے حضور میں بلایا اور مجھے جبراً اوقاف کا متولی بنادیا پس میں متولی کا کام کرتا تھا اور دُنیا میں مجھے بہت اقبال حاصل ہوا - پس تحقیق اُس غوث کا کلام ہم سب کے متعلق سچا ثابت ہوا + رحمہم اللہ تعالیٰ

اور یہ حکایت بوجہ کثیر عادل راویوں کے حقیقت میں تواتر کا حکم رکھتی ہے اور پُر زور دلالت کرتی ہے کہ اولیاء اللہ تعالیٰ پر انکار سے بالکل باز رہنا چاہیئے - کیونکہ اُن کا مُنکر اللہ تعالیٰ کا منکر ہے - جیسا کہ ابن سقا اُس غوث کے انکار سے ایسے دائمی اور مہلک فتنہ سے دوچار ہوا جس سے زیادہ قبیح اور اعظم تصوّر میں نہیں آسکتا - ہم اللہ تعالیٰ سے ایسے فتنہ سے پناہ مانگتے ہیں اور ربِ کریم سے طفیل جناب رسولِ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایسے فتنہ سے بلکہ جُملہ فتن اور محن سے اپنے فضل و کرم سے مامون رکھے اور اس حکایت میں یہ بھی صراحت ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ پر اعتقاد اور اُن کا ادب اور اُن پر نیک گمان جہاں تک ممکن ہو ملحوظ رکھنا چاہیئے +

(ف) صاحب فتاویٰ حدیثیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تولد مبارک سے تقریباً سو سال قبل مشائخ عظام آپ کی بشارت دیتے آئے ہیں اور آپ کے قول مبارک قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ کی بشارت بھی اُنہوں نے دی - حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ کی تحقیق یہ ہے - کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں دی اور آپ کے اس قول مبارک کی بھی بشارت دی - حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے - حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سُنی اور آگے یہ روایت ہر زمانہ میں اقطاب کرتے چلے آئے ہیں - حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو تقریباً پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل تھا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے -

حسن بصری رضی اللہ عنہ مرید مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بود
علی رضی اللہ عنہ را پیر کامل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود

تحقیق حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ از کتاب روضۃ النواظر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش کی جاتی ہے۔

شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهِ جَمِيعُ مَشَائِخٍ
فِي عَصْرِهِ كَانُوا بِغَيْرِ تَنَاكُرِ

تمام مشائخ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں +

أَمَّا الَّذِينَ تَقَدَّمُوا قَدْ بَشَّرُوا
بِقُدُومِهِ الْمَيْمُونِ أَكْرَمَ طَائِرِ
كَالْعَالِمِ الْبَصْرِيِّ هُوَ الْحَسَنُ الَّذِي
عَمَرَ طَرِيقَ السَّالِكِينَ لِسَائِرِ
مِنْ عَصْرِهِ السَّامِي إِلَى عَصْرِ الشَّرِيفِ
الْقُطْبِ مُحْيِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ

تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ جیسے حضرتِ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک سے لے کر سیّدنا قطب الاقطاب میراں محی الدین شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدرم میمنت لزوم کی خوشخبری دی ہے +

مَا مِنْ رَئِيسٍ كَانَ صَدْرَ زَمَانِهِ
إِلَّا وَبَشَّرَهُمْ بِأَكْرَمِ طَائِرِ

اپنے وقت کے ہر قطب نے اس مبارک ہستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی +

وَالْكُلُّ كَانُوا قَبْلَهُ حُجَّابَهُ
فَتَقَدَّمُوهُ وَكَانُوا كُلَّ عَسَاكِرِ

جملہ اقطاب جو آپ سے پہلے آئے وہ سب کے سب آپ کے دربان تھے اور شہنشاہ کی آمد کی خبر دینے کے لئے لشکریوں کی طرح آپ سے پہلے آئے +

وَأَتَى كَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَيْشُهُ
شَمْسًا تُغَيِّبُ كُلَّ نَجْمٍ زَاهِرِ

آپ ایک بادشاہ کی طرح تشریف فرما ہوئے جس کے آگے آگے اس کا لشکر چلا۔ جس طرح سورج کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہو جاتے ہیں اسی طرح جب آپ کا آفتاب ولایت بلند ہوا تو آسمانِ ولایت کے سارے روشن ستارے مدھم پڑ گئے +

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِي خَضَعَتْ
رِقَابُ الْأَوْلِيَاءِ لَهُ بِغَيْرِ تَشَاجُرِ

آپ وہ صاحبِ قدم ہیں کہ جن کے پائے مبارک کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جھک گئیں +

إِذْ قَالَ مَأْمُورًا عَلَى كُرْسِيِّهِ
قَدَمِي عَلَى رَقَبَاتِ كُلِّ أَكَابِرِ
فَحَنَتْ جَمِيعُ الْأَوْلِيَاءِ رُءُوسَهُمْ

جب آپ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا۔ "میرا قدم جملہ اکابرین کی گردنوں پر ہے" تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے

اِجلَالِہٖ بِادِیْہِمِ وَالحَاضِرِ ۔ اپنے سر جھکا دیئے ۔ ہر نبی کا چونکہ ولی ہونا لازمی ہے اس لئے سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی سب کے سب اولیاءِ غیب میں شامل ہیں ۔

(ف ۲) کاتبِ حروف مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ الصمد اپنی تحقیق پیش کرتا ہے کہ چونکہ یہ بندہ آجکل اسی کتاب کے لکھنے میں مشغول ہے اس لئے اگلے دن دوپہر کو قیلولہ کے وقت میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا "صرف اولیاء ہی کے نزدیک ہم مقرب ترین ہستی نہیں ہیں بلکہ انبیاء کرام کے نزدیک بھی ہم مقرب ترین ہستی ہیں" آپ کی مراد یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقرب ترین ہستی ہم ہیں اور جیساکہ ہم کو اولیاء پر فضیلت حاصل ہے ایسے ہی ہم کو انبیاء پر بھی فضیلت حاصل ہے علیہم السلام ۔ اس بندہ کو تو پہلے ہی آپ کے فرمانِ پاک (آپ کا ارشاد گرامی بذریعہ خواب دیباچہ میں درج ہے) حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہو چکا تھا ۔ لیکن آپ کے دوبارہ فرمانے سے یہ مسکین آپ کا مطلب سمجھ گیا ۔ آپ کی منشا مبارک یہ تھی کہ مَیں اس کتاب میں آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء کرام پر قرآن مجید اور حدیث شریف کی رُو سے تحریر کروں وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔

(۱) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۔ (اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور وہ نبی ہیں صدیق ہیں شہید ہیں اور نیک بخت ہیں اور خوب ہے اُن کی رفاقت ۔ نسا ۔ ع ۹) پس ہر ولی جو اللہ تعالیٰ اور جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے ربّ تعالیٰ اُسے دُنیا و آخرت میں انبیاء علیہم السلام کے گروہ میں شامل کر دیتے ہیں اور وہ آپس میں رفیق ہوتے ہیں ۔ اب اگر اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے سردار حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ یہ دعویٰ کریں کہ ہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے ؟

(۲) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (اور ربّ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں ۔ نحل ۔ ع ۱) جیسا حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک دنیا میں ظہور سے پہلے ربّ تعالیٰ کے حضور میں مسرور تھی بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ۔ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی ارواح طیبات تو اُس وقت بھی آپ کی نرالی شان سے واقف اور آپ کی فضیلت کی قائل تھیں لیکن چونکہ آپ کی شان عوام الناس کی عقل سے بالاتر ہے اس لئے ربّ تعالیٰ نے مومنین کے ایمان کو ورطۂ ہلاکت سے بچانے کے لئے ارشاد فرمایا ۔ اے مومنو! عنقریب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں سے ایک ایسی محبوب ہستی پیدا کرنے والے ہیں جو ہمارے بھی محبوب ہیں اور ہمارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی محبوب ہیں اور وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فضیلت رکھتے ہیں ۔ خبردار خبردار اُن کی اس نرالی شان کا انکار نہ کرنا کہ وہ سابقہ

انبیاء علیہم السلام پر کیسے فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی جس کا ذکر احادیث پاک میں موجود ہے۔ جب آپ کا ظہور ہوا تو آپ نے منبر پر بیٹھ کر امر الٰہی سے مومنین کے ایمان کو ورطۂ ہلاکت سے بچانے کے لئے اور عاشقوں کے سینے ٹھارنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بشارت کو دُہرایا اور فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ جملہ مومنین، اولیاء، صحابہ رضی اللہ عنہم اور انبیاء علیہم السلام نے تسلیم کر لیا اور حضور کے دشمن آپ کی شان کا انکار کرنے والے ہمیشہ ذلیل و خوار ہیں اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؞

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بشیر اعلیٰ ہیں اس لئے امت پر مہربانی فرمائی اور اپنی نرالی شان کو دنیا سے انتقال کے وقت پھر دُہرایا تاکہ مومنین ورطۂ ہلاکت سے محفوظ رہیں کیونکہ جو مسلمان حضور کی اس نرالی شان کا انکار کرتا ہے اور آپ کی شان گھٹا کر بیان کرتا ہے وہ صرف آپ ہی کا دشمن نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی دشمن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ آپ کا وہ قول مبارک سنیئے اور ایمان تازہ کیجیے وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدَ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَلَا تَقِیْسُوْا عَلٰی اَحَدٍ (از کتاب فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار ص ۱۶۹) یعنی جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اور تمام خلائق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے مابین۔ پس نہ قیاس کرو مجھے کسی پر اور نہ قیاس کرو کسی کو مجھ پر۔ آپ کے اس قول مبارک کی شرح میں مولانا حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ فنا فی الرسول کا عمدہ اور اعلیٰ حصہ جناب ہی کی ذات میں متحقق ہے۔ کیونکہ آپ نے قسمیہ فرمایا هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ یہ میرے جدِّ امجد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے نہ کہ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وجود۔ پس آپ کی زبان مبارک پر حقیقتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے فرمایا کہ ہم کو کسی پر قیاس نہ کرو اور ہمارے اور تمام خلائق کے درمیان مرتبہ کے لحاظ سے آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ اسی لئے لفظ بَیْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فرمایا۔ اَلْخَلْقِ كُلِّهِمْ میں انبیاء علیہم السلام بھی بطریق اولیٰ شامل ہیں کیونکہ وہ بھی مخلوق ہیں ؞ کلام الٰہی کا معجزہ دیکھیئے۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۶۶۸ بنتے ہیں اور آبِ زہاد محبوب سید عبدالقادر جیلانی کے اعداد بھی ۶۶۸ بنتے ہیں یہ بیّن دلیل ہے کہ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ سے مراد میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں۔

نقشہ ملاحظہ ہو:

مالا تعلمون	م ا ل ا ت ع ل م و ن	۴۰ ۱ ۳۰ ۱ ۴۰۰ ۷۰ ۳۰ ۴۰ ۶ ۵۰	۶۶۸
اب زہاد محبوب سید عبدالقادر جیلانی	ا ب ز ہ ا د م ح و ب س ی د ع ب د ا ل ق ا د ر ج ی ل ا ن ی	۱ ۲ ۷ ۵ ۱ ۴ ۴۰ ۸ ۶ ۲ ۶۰ ۱۰ ۴ ۷۰ ۲ ۴ ۱ ۳۰ ۱۰۰ ۱ ۴ ۲۰۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰	۶۶۸

(۲) رب تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ (اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ فرما دیجیے بزرگی اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے، جو دار خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ ال عمران ع ۸) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روبرو بیان فرمائی کہ ہمارے شہزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک ایسے امام ہوں گے جو تمام اولیاء کے سردار اور سابقہ انبیاء سے بھی افضل ہوں گے۔

اُن کا نام سیّد عبدالقادر لقب محی الدین کنیت ابو محمد خطاب غوثِ اعظم ہوگا اور اپنے ظہور کے وقت منبر پر بیٹھ کر اعلان فرمائیں گے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ ۔ صحابہ کرام نے تسلیم تو کر لیا لیکن تعجب کیا کہ ہمارے بعد ایک ایسی ہستی تشریف لانے والی ہے جو ہم سے اور سابقہ انبیاء سے بھی افضل ہوگی ۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کی تسلّی کے لیئے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ ! سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک کی روح مبارک کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا (محک الفقرا کلاں ص) اتنے میں سیّدنا جبرئیل علیہ السلام آیت قرآنی لے کر نازل ہوئے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۚ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم ! آپ ان کو فرما دیجیئے کہ فضیلت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہے ۔ جب ہماری مشیّت ازلی میں ہمارے فیضان کی بارش حضرت غوثِ اعظم کی روح مبارک پر ہوئی تو ہم نے اُن کو محبوبیت کی ایسی نرالی شان بخشی کہ وہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مشیر اعلیٰ بن گئے ۔

(۴) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ (انعام ۔ ع ۲) ۔ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ اپنی کتاب الفتوحات المکیہ باب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ مندرجہ بالا حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے ۔ کیونکہ آپ سوائے حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہر چیز پر غالب ومتصرف ہیں ۔ لفظ عِبَادِہٖ میں صحابہ ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں ۔ لہٰذا آپ کی فضیلت اِن سب پر مسلّم ہے ۔ اِس آیۂ کریمہ میں ربّ تعالیٰ نے آپ کی شانِ محبوبیت کا اظہار فرمایا ہے ۔ چونکہ آپ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرزندِ حقیقی ، محبوب اور مرآتِ تامہ ہیں ۔ اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد جمیع عوالم پر آپ ہی کی سلطنت ہے کیونکہ جیسے ربّ تعالیٰ کے مظہرِ اتم اور مرآتِ تامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں ایسے ہی حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے مظہرِ اتم اور مرآتِ تامہ ہیں لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تاللہ ھٰذا وجود جدی لا وجود عبد القادر (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے جدّ امجد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہے عبد القادر کا وجود نہیں ہے ۔ تفریح الخاطر ص) سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی ایک نے بھی ایسا کلمہ نہیں فرمایا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقیقت یا قابلیت مثل ایک بحرِ موّاج کے ہے (یعنی ٹھاٹھیں مارنے والا ایک نور کا سمندر) اور باقی جملہ انبیاء علیہم السلام مثال انہار وجداول کے ہیں جو اُس بحر سے نکالی جائیں ۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مثل آفتاب کے ہیں اور دیگر جملہ انبیاء کرام علیہم السلام مثل کواکب کے ہیں نیز ھُوَ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے گیارہ ہیں جس میں اشارہ ہے کہ ھُوَ کا مرجع گیارھویں والے پیر دستگیر حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں ۔

(۵) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا (کھف ۔ ع ۲) ۔ اس آیۂ کریمہ میں ولی مرشد سے مراد جناب حضرت غوثِ اعظم پاک محبوب سبحانی سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ اس پر دلیل یہ ہے ۔

کہ الفاظ ولی مرشد کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹۰ ہیں اور سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعداد بھی ۵۹۰ ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو۔

نقشہ اعداد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	اعداد بحساب ابجد	میزان
سید عبد القادر جیلانی	س ی د ع ب د ا ل ق ا د ر ج ی ل ا ن ی ۶۰ ۱۰ ۴ ۷۰ ۲ ۴ ۱ ۳۰ ۱۰۰ ۱ ۴ ۲۰۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰	۵۹۰
ولی مرشد	و ل ی م ر ش د ۶ ۳۰ ۱۰ ۴۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴	۵۹۰

(الف) سارے قرآن مجید میں الفاظ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب - ع ۵) ایک ہی دفعہ آئے ہیں تاکہ ہر کسی پر واضح ہو جائے کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ہیں یعنی آپ کا کوئی دوسرا ثانی نہیں۔ اِسی طرح الفاظ وَلِیًّا مُّرْشِدًا (کھف - ع ۲) سارے قرآن مجید میں ایک ہی دفعہ آئے ہیں تاکہ ہر کسی پر واضح ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشیرِ اعلیٰ و وزیرِ اعلیٰ اور وارثِ حقیقی ایک ہے اور وہ جناب حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربان ہیں اور کمل افراد خواہ وہ اُمت کے ولی ہیں صحابی ہیں امام ہیں سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خُدّام اور وزرا ہیں لیکن وزیرِ اعلیٰ ایک ہے اور وہ وَلِیْ مُرْشِد ہے یعنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

(ب) قرآن مجید میں ربّ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لفظ طٰہٰ کا خطاب دیا ہے۔ طٰہٰ کے اعداد بحساب ابجد (ط کے ۹ اور ہ کے ۵) ۱۴ بنتے ہیں۔ یعنی حقتعالیٰ کی مُراد یہ ہے کہ ہمارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودھویں رات کے چاند کے ہیں۔ اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو لفظ ولی مرشد کا خطاب دیا ہے۔ لفظ ولی مرشد کے اعداد بحساب ابجد ۵۹۰ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع الجمع وہی ۱۴ بنتے ہیں۔ یعنی ربّ تعالیٰ کی مُراد یہ ہے کہ جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں محو اور مستغرق ہو کر مقامِ فنا فی الرسول تامہ سے مشرف ہیں اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مظہرِ اتم ہیں۔ کوئی ولی، صحابی، امام، نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مظہرِ اتم نہیں۔ کسی ولی کو ایک کرامت کسی نبی کو چند معجزات لیکن حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرآتِ تامہ ہونے کے باعث جملہ کمالاتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام سے مشرف ہیں ۔

(ج) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا

یعنی جس کو رَبّ تعالیٰ ہدایت کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو رَبّ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں وہ ولی مرشد کی حقیقت کو نہیں پاسکتا۔ ربّ تعالیٰ کے نزدیک مُهْتَدِ (ہدایت یافتہ) وہی ہے جو ولی مرشد کی حقیقت یعنی جناب حضرت غوثِ اعظم پاک سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقت سے واقف ہے۔ یہ بندۂ مسکین کاتب الحروف رَبّ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا جس نے اس مسکین پر یہ راز فاش کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہ بندہ احقر ترین سیّدنا و مولانا حضرت سلطان محی الدّین غوث الثقلین محبوب سُبحانی باز اشہب شیخ سیّد عبد القادر الجیلانی الکریم رضی اللہُ تعالیٰ عنہ کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے جنھوں نے اس مسکین پر یہ راز خود فاش کیا ہے اور اس کتاب کے لکھنے کے لیے اس عاصی کو منتخب فرمایا ہے بلکہ اس مسکین کو فخر ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک حرف حضور پاک رضی اللہ عنہ کی تائید بلکہ فرمانِ پاک سے لکھا جارہا ہے اگرچہ جملہ اقطاب عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین اس حقیقت سے واقف تھے لیکن آج تک مجھ سے پہلے کسی نے یہ راز اس وضاحت سے پیش نہیں کیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ

(۶) رَبّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ (سورۃ فجر ع ۱) یعنی قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی اور قسم ہے اُس رات کی جب رات کو چلے۔ اِن چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کے لئے ایک اشارہ ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف کی رات ساتویں آسمان پر پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ٹھہر گئے حضرت محی الدّین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو رَبّ تعالیٰ نے حضور علیہ السّلام کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ بعض احادیث شریف میں لفظ رفرف کا آیا ہے۔ رفرف سے مراد نور کی سیج ہے اور حقیقت میں حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کندھے مبارک ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے دو شہلتے مبارک پر سوار ہوئے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السّلام کو اُٹھا کر عرشِ مجید پر پہنچا دیا۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس شان سے عرشِ مجید پر پہنچے تو ربّ تعالیٰ نے مبارکباد دی اور خوش ہوکر فرمایا قسم ہے دو کی یعنی محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اور محبوبِ محبوبِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور قسم ہے ایک کی یعنی رَبّ تعالیٰ نے سمجھا دیا کہ یہ دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی حضرت سلطان محی الدّین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرآتِ تامہ ہونے کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہیں اور یہ صورت بھی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہی کی ہے۔ اور قسم ہے اس مبارک رات کی جس میں آپ تشریف لائے ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے کسی ایک کا ساتویں آسمان کے اوپر عرشِ مجید پر پہنچنا ثابت نہیں حضرت محی الدّین رضی اللہ عنہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى میں شریک تھے اور جو اسرارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربّ تعالیٰ سے حاصل کیے اُن سے بھی واقف تھے۔ جیساکہ حضور غوثیت مآب قدس سرہٗ العزیز کے اپنے ارشادِ عالیہ سے ظاہر ہے۔ فرماتے ہیں ؎

وَمَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ وَفِيْ قَابَ قَوْسَيْنِ اجْتِمَاعُ الْاَحِبَّةِ

یعنی قاب قوسین میں جب دوستوں کا اجتماع ہوا تو اس بلند مقام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانور کے ساتھ ہم بھی موجود تھے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْوَتْرِ یعنی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں ہیں - اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی گواہ ہے کہ اُن کو اس مقام تک رسائی نہیں لِقَوْلِہٖ علیہ السلام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ (مدارج النبوۃ جلد دوم) پس میرے سلطان غوث الثقلین حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی +

(۷) رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱) یعنی قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی اور قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آوے - شمس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک ہے جو رب تعالیٰ کا نور ہے - لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ ع ۲) جب رب تعالیٰ نے ازل میں اپنے جملہ خزائن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیے لِقَوْلِہٖ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ تو آپ کے دل مبارک پر نہایت بوجھ پڑا کہ رب تعالیٰ کے وصال اور مشاہدہ سے محروم ہو جائیں گے اور ان خزائن ظاہری و باطنی کو جمیع عوالم پر تقسیم کرنا پڑے گا تو آپ نے فرمایا یالیت رب محمد لم یخلق محمدا (کاش رب محمد نے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا فیہ ما فیہ مولانا رومی ص) - رب تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم آپ کا یہ بوجھ اُتارے دیتے ہیں - آپ صرف بادشاہ بنیں اور ان خزائن کی تقسیم کے لیے آپ کو ایک وزیر اعظم اور خزانچی دیتے ہیں اور وہ جناب حضرت محی الدین ہیں - مرآتِ محمدؐ نے جملہ فیضان الٰہی کی شعاعیں آگے مرآۃِ محی الدینؓ میں گذار دیں یعنی جملہ خزائن حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے اور خود فارغ ہو گئے قمر چونکہ شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اس لیئے قمر سے مراد رب تعالیٰ کی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور ازل سے لے کر ابد تک جمیع عوالم کو فیضان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہو رہا ہے اور جملہ اقطاب ازل سے لے کر ابد تک آپؓ ہی کے نائب مناب ہیں چنانچہ آپ اپنے اس منصب کا اظہار ایک قصیدہ شریف میں کرتے ہیں ؎

نَعَمْ نَشَاتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ ــــ وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی فَفُزْتُ بِدَوْلَتِیْ

میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے قبل عشقِ الٰہی میں پرورش پائی ہے اور رب تعالیٰ نے مجھے اپنے قُرب کی دولت سے نوازا ہوا تھا +

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ــــ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب نور محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت اور مکنون تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے +

پس ثابت ہوا کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں اور جملہ اقطاب مثل ستاروں کے ہیں اور آسمانِ

ولایت کو منور کر رہے ہیں کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے اصحابی مثل ستاروں کے ہیں۔ العزیز! ازل سے لے کر ابد تک تمام خلائق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمت ہے اور جمیع انبیاء اور اُن کی اُمتیں آپ کی اُمت میں داخل ہیں اسی لئے آپ کا خطاب نبی الانبیاء ہے لِقَوْلِہٖ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے کے واسطے بھیجا ہے لیکن اس حقیقت کو بہت لوگ نہیں جانتے۔ سبا ع۳) لفظ ناس میں جملہ سابقہ انبیا علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں بھی داخل ہیں۔ چونکہ ازل سے لے کر ابد تک جملہ اولیاء و انبیاء کو آپ کی حضوری اور صحبت کا شرف حاصل ہے لِهٰذَا جملہ اولیاء اور انبیاء آپ کے اصحاب ہیں اور آسمانِ ولایت پر مثل ستاروں کے ہیں اور آسمانِ ولایت پر قمر یعنی جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیضان کی شعاعیں حاصل کرتے ہیں کَمَا قَالَ الرُّوْمِیْ ؎

ہمہ انبیاء در پناہِ تُو اند	مقیم در بارگاہِ تُو اند
تو مہرِ منیری ہمہ اختر اند	تُو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر اند

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل مہر یعنی شمس کے ہیں اور جناب حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں دیگر جملہ انبیاء، اولیاء و صحابہ مثل ستاروں کے ہیں پس میرے سلطان غوث الثقلین حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت جملہ انبیاء علیہم السلام، اولیا، صحابہ و آئمہ رضی اللہ عنہم پر ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کا آنحضرت رضی اللہ عنہ بارہا بغداد شریف میں تخت پر بیٹھ کر اعلان کیا کرتے تھے۔ امام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہٗ اپنی کتاب بهجة الاسرار و معدن الانوار کے ص۲۲ پر بالاسناد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلطان شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھ کر بغداد شریف میں فرمایا کرتے تھے يَا غُلَامُ سَافِرْ اَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّیْ كَلِمَةً يَا غُلَامُ اَلْوِلَايَاتُ هٰهُنَا الدَّرَجَاتُ هٰهُنَا فِیْ مَجْلِسِیْ تُفَرَّقُ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ یعنی اے لڑکے! ہزار سال سفر کر تاکہ تو مجھ سے ایک کلمہ سُنے۔ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔

نیز سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد بحساب ابجد ۵۹ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع ۱۴ بنتی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ آپ چودھویں کے چاند ہیں۔ اور طٰهٰ کے اعداد بھی ۱۴ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے مرآتِ تام، آئینہ مکمل اور مظہرِ اتم ہیں اور یہ شرف کسی ولی نبی کے لئے ثابت نہیں۔

۱ـ نیز قمر وہ ہستی ہے جس کا ظہور عنصری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہے لہٰذا کوئی رسول یا صحابی قمر نہیں ہو سکتا۔

(۸) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں حٰمٓ عٓسٓقٓ اَیِ الْحَقُّ ظَھَرَ بِمُحَمَّدٍ ظُھُوْرُ عِلْمِہٖ بِسَلَامَۃِ قَمَرِہٖ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شُوْریٰ ع ۱)

ترجمہ حٰمٓ عٓسٓقٓ یعنی حق تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ظاہر ہُوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم مبارک کا ظہور آپؐ کے قمر کی سلامتی کے ساتھ ہے۔ قمر سے مراد حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جیسا کہ آیۂ کریمہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا میں شمس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور قمر سے مراد حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا علم مبارک اللہ تعالیٰ کے علم کا آئینہ ہے اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا علم مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم مبارک کا آئینہ ہے۔

(۹) حدیث شریف میں وارد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں۔ اِس سے آپؐ کی مراد وہ عُلماء باللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال کے عارف ہیں۔ یہ حدیث شریف عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار کے صفحہ ۴۵ پر روایت فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہٗ اپنی کتاب الناموس الاعظم کی گیارھویں جزء اَلْمُسَمّٰی بِالنُّوْرِ الْمُتَمَکِّنِ فی معنی قولہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ میں نقل فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں وارد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اَنْبِیَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی اپنی کتاب نقد النصوص فی شرح فصوص الحکم میں دونوں روایات پیش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دونوں صحیح ہیں۔ نیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ یعنی شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کا ترجمہ مثنوی شریف دفتر سوم میں پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش　　　چوں نبی باشد میانِ قوم خویش

میرے مشفق سردار الاولیاء حضرت داتا گنج بخش ھجویری قدس سرہٗ یہ ہی حدیث شریف اپنی کتاب کشف المحجوب الباب الاربعۃ فی لبس المرقعات کے صفحہ ۴۷ پر نقل فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ اپنی کتاب الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتھرہ میں روایت کرتے ہیں حرز العاشقین میں حضرت شیخ رشید بن محمدؒ جنیدی ناقل ہیں کہ شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے سرورِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ملاقی ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا آپؐ کا ارشاد گرامی ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کسی عالم کو بلایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے روحِ امام غزالی کو طلب کیا چنانچہ روحِ امام بالا مقام نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے پُوچھا آپ کا کیا نام ہے۔ عرض کیا محمد بن محمد بن محمد الغزالی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا۔ میں نے آپ کا نام پوچھا ہے آپ نے اپنے باپ دادوں کا نام کیوں لیا۔ امام نے جواب دیا خداوند تعالیٰ نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے آپ نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ میرا عصا ہے

اس پر ٹیک لگاتا ہوں بکریوں کو اس سے ہانکتا ہوں اور میرے بہت سے کام اس سے نکلتے ہیں۔ آپ نے فقط یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میرا عصا ہے اتنا لمبا چوڑا جواب کیوں دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ جب باری تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے مجھے خیال ہوا کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ باوجود علم جو سائل ہے تو نہیں کیا سوال مگر محض بخیال و لحاظ استیناس مکالمہ۔ پس حسب اقتضائے حال و مقام اِن کلمات کو میں نے زیادہ کیا۔ امام عالی مقام نے جواب دیا۔ جو آپ کا جواب ہے وہی میرا بھی جواب ہے۔ آپ نے مجھے واسطے مکالمہ طلب فرمایا ہے لہٰذا حسب مقام و مقتضائے حال الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساکت ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کے اپنے عصا مبارک سے امام غزالی کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ بس بس غزالی! نبی کا ادب ملحوظ رکھو۔ جب امام غزالی پیدا ہوئے تو نشانِ عصا مبارک آپ کے بدن پر تھا۔

سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم نور قدیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے ایک ولی کی شان دیکھئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کے خطاب والے صاحبِ کتاب رسول مکالمہ میں مغلوب ہو گئے ہیں۔ اگر ان اولیاء کے سردار عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ کریں کہ ہم جملہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے۔

(۱۰) ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزھد باب ماجاء فی الحب للہ ص۶۲ پر حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔ حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن ھشام نا جعفر بن برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطا بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَّغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ھریرۃ۔ ھذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمہ عبد اللہ بن ثوب۔

یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک اشعری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ اپنی کتاب کشف المحجوب باب الکلام فی اثبات الولایۃ کے ص۱۶۷ پر یہ ہی حدیث شریف بہ الفاظ دیگر روایت فرماتے ہیں وھو ھذا: وپیغامبر گفت صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَادًا یَّغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا

لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ قَالَ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اَنْسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ یعنی اللہ عزوجل کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اُن پر رشک کھاتے ہیں خدا تعالیٰ کے نبی اور شہید۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ آپ اُن کی صفت بتائیے تاکہ ہم اُن کو دوست رکھیں فرمایا وہ ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہے روح اللہ کو بغیر مالوں اور کسبوں کے اُن کے چہرے نور ہیں اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے جس وقت لوگ خوف کھائیں گے اُنھیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا اُنہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا۔ پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک تسلیم کرلینا چاہیئے کہ اولیاء اللہ میں سے بعض ایسے ہیں جن پر انبیاء کرام بھی رشک کھاتے ہیں پس اُن چند افراد کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی لہٰذا اُن افراد کے سردار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ اگر دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے؟

(۱۱) حدیث شریف میں وارد ہے۔ رِجَالٌ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْزِلَتُهُمْ كَمَنْزِلَتِیْ یعنی ہماری اُمت میں سے بعض ایسے رجال ہیں جن کی منزلیں مثل ہماری منزل کے ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اول میں حدیث شریف کا ترجمہ پیش فرماتے ہیں:

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمتم | کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم!!
مر مرا زاں نور بیند جانِ شاں | کہ من ایشاں را ہمے بینم ازاں
بے صحیحین و احادیث و رواۃ | بلکہ اندر مشرب آب حیات

یہی کمل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گروہ ہے جن کی منزلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلیں ہیں اور جن پر سابقہ انبیاء علیہم السلام رشک کھاتے ہیں۔ قطب الموحدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ الفتوحات المکیہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم کو خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز کیا گیا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام نے ہم کو اس منصب کی مبارک دی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے یہی افراد کا گروہ ہے جو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سے درجہ میں افضل ہیں اور یہ شرف اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نصیب ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ایسی کامل اکمل اور مکمل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بعض اولیاء تو سابقہ انبیاء کی مثل ہوگئے اور بعض کمل افراد اُن پر سبقت لے گئے لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا يَّغْبِطُهُمُ

الْاَنْبِیَاءِ۔ پس اِن افراد کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعویٰ کریں کہ وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے ؛

(۱۲) حدیث شریف میں وارد ہوا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (میری اُمت کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس کا اوّل اچھا ہے یا آخر اچھا۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب ثواب ھذہ الامۃ) اب اُمت کے متعلق ربّ تعالیٰ وضاحت فرماتے ہیں وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے (سبا) چونکہ انبیاء علیہم السلام بھی لفظ ناس میں داخل ہیں لہٰذا وہ بمعہ اپنی اُمتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا لقب نبی الانبیاء ہے۔ اگر آپ کی اُمت میں سے بعض کمل افراد سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت نہ رکھتے ہوتے تو آپ ہرگز نہ فرماتے لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ بلکہ آپ صاف فرماتے مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ اَوَّلُہٗ خَیْرٌ۔ لیکن چونکہ آپ جانتے تھے کہ ہماری اُمت میں سے بعض کمل افراد سابقہ انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں لہٰذا فرمایا لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ۔ پس اِن کمل افراد کے سلطان حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے ؛

(۱۳) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وہ نرالی شان ہے اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام پر آپ کا وہ دبدبہ اور ہیبت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو وہ اُس وقت کے قطبِ زمان کا ادب کریں گے جو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نائب ہوگا لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَآئِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالٰی صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور میری اُمت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اِس اُمت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ)۔ اِس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت چمک رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ حقیقی اور مرآتِ تامہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بالتحقیق ثابت ہوتی ہے ؛

(۱۴) معراج شریف کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت زمین پر بیت المقدس

ہیں کی کما ورد فی الحدیث ثُمَّ دَخَلْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِیَاءُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرَائِیْلُ حَتّٰی اَمَمْتُهُمْ (خصائص الکبرٰی جزاول باب حدیث انس رضی اللہ عنہ صـ۱۵۳) اور اپنی امت کے کمل افراد کی امامت ساتویں آسمان پر بیت المعمور میں کی جیسا کہ حدیث شریف مندرجہ خصائص الکبرٰی جزاول باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ صـ۱۶۱ اس امر پر شاہد ہے فَصَلَّیْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ۔ پس آپ کی امت کے کمل افراد کی فضیلت انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی لہٰذا ان کمل افراد کے سردار حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر اظہر من الشمس ہے ۔

(۱۵) امام اجل حضرت مولانا الشیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی اپنی کتاب تفریح الخاطر کے صـ پر ارقام فرماتے ہیں ۔ ذَکَرَ صَاحِبُ جَوَاهِرِ الْقَلَائِدِ اَخْذًا مِّنْ مَّجْمَعِ الْفَضَائِلِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِنَّ سَیِّدَنَا الشَّیْخَ السَّیِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْکِیْلَانِیْ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ لِاَنَّهٗ کُلَّمَا ذُکِرَ الْغَوْثُ فَالْمُرَادُ بِهٖ هُوَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّهٗ مُخَاطَبٌ مِّنَ الْحَقِّ بِهٖ کَذَا ذُکِرَ فِی الْغَوْثِیَّةِ رَاٰی نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَمُشَرَّفٌ بِتَشْرِیْفِ الْوِلَایَةِ الْمُطْلَقَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَخِلْعَةِ الْوِرَاثَةِ الْمَحْبُوْبِیَّةِ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ الْمُبَارَکَةِ کَمَا نُقِلَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّهٗ قَالَ لَمَّا عَرَجَ بِجَدِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْمِرْصَادِ وَبَلَغَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی بَقِیَ جِبْرَئِیْلُ الْاَمِیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُتَخَلِّفًا وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی رُوْحِیْ اِلَیْهِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ لِاسْتِفَادَتِیْ مِنْ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِتَشْرِیْفِیْ بِهٖ وَاسْتَحْصَلْتُ عَلَی النِّعْمَةِ الْعُظْمٰی وَالْوِرَاثَةِ وَالْخِلَافَةِ الْکُبْرٰی وَحَضَرْتُ وَاُوْجِدْتُ بِمَنْزِلَةِ الْبُرَاقِ حَتّٰی رَکِبَ عَلَیَّ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنَانِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی وَصَلَ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَقَالَ لِیْ یَا وَلَدِیْ وَحَدَقَةَ عَیْنِیْ قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَتِكَ وَقَدَمَاكَ عَلٰی رِقَابِ کُلِّ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی انتھی (وقال) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ بَعْضِ اَشْعَارِهٖ

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِیْ ۔۔۔ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰهِ قَبْلَ تَخَلُّقِیْ ۔۔۔ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَفْلَاكُ وَاللّٰهُ سَمَّانِیْ
وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ ۔۔۔ وَمِنْ خِلْعَةِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبِ اَکْسَانِیْ

یعنی صاحب جواہر القلائد نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سنا ہے کہ ہمارے سید سردار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی غوث اعظم ہیں اور جب غوث اعظم کا لفظ بولا جاتا تو اس سے آپ ہی مراد ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے (کذا فی الغوثیہ)

آپؓ نے شبِ معراج میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ولایتِ محمدیہ اور وراثتِ محبوبیہ کے خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے؛

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور جناب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرئیل علیہ السلام ٹھہر گئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اس مقام سے ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ پس خداوند تعالیٰ نے میری روح اس مقام پر بھیجی تاکہ میں حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفید ہوں۔ سو میں نے آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور نعمتِ عظمیٰ اور خلافتِ کبریٰ سے بہرہ ور ہوا جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم باگ ہاتھ میں لے کر مجھ پر سوار ہوئے اور قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر پہنچ کر فرمایا: "اے میرے فرزند اور میری آنکھ کی پتلی میرے عزیز دلبند! میرا یہ قدم تمہاری گردن پر ہے اور تمہارے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔" حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس معراج شریف کی رات کا واقعہ اپنے ایک قصیدہ شریف میں پیش فرماتے ہیں۔ جو تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر میں مندرج ہے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں ؎

(۱) مجھے عرشِ مجید پر ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں باریابی نصیب ہوئی۔ انوارِ الٰہیہ میرے لئے ظاہر ہوئے اور حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا۔

(۲) میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوثِ اعظم رکھا۔

(۳) خداوند تعالیٰ نے مجھے اپنی نظرِ عنایت سے وصال کا تاج پہنایا اور بزرگی و قرب کا خلعت پہنایا۔

حضور غوثیت مآب قدس سرہٗ کے اپنے ارشادات اور بزرگانِ عظام کے مندرجہ بالا اقوال و حدیث پاک سے آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی نبی مرسل کے لیے ساتویں آسمان سے اُوپر عرش مجید پر مقام قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سے مشرف ہونا ثابت نہیں حدیث مذکورہ اور آپ کے اپنے قول کے مطابق یہ مقام صرف حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف جلد سوم بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ میں حدیث پاک عن حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے کہ معراج شریف کی رات انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے مقامات (وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ صافات ع ۵) پر جناب ختم المرسلین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے پہلے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے دوسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام نے تیسرے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام نے چوتھے آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نے پانچویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چھٹے آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ساتویں آسمان پر حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ نیز حدیث شریف لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سرالاسرار کے ص۲۵ پر پیش فرماتے ہیں۔ اِس امر پر شاہد ہے۔ یہ ہی حدیث شریف جس میں معراج شریف کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہوکر عرش مجید پر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر پہنچنا ثابت ہے۔ شیخ اجل عارف باللہ حضرت سید نعمت اللہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ بہ الفاظِ دیگر اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء میں نقل کرتے ہیں اور یہ ہی حدیث شریف شیخ کمال الدین ابن شیخ المشائخ شیخ عبداللطیف البغداوی الشاہی الغیاثی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اللطائف اللطیفۃ میں نقل کرتے ہیں۔ اور یہ ہی حدیث شریف فرید عصر وحید دھر الشیخ رشید بن محمد الجنیدی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حرز العاشقین میں پیش فرماتے ہیں۔ یہ جملہ احادیث من وعن تفریح الخاطر و مناقب غوثیہ میں درج کی گئی ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمادیں۔

معراج شریف کی رات رَبّ تعالیٰ نے آپ کو غوث اعظم کے لقب سے پکارا۔ لہٰذا جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جملہ خلائق کی فریاد رسی کرنا آپ ہی کا منصب ہے کیونکہ آپؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیرِ اعلیٰ اور وزیرِ اعظم ہیں لہٰذا آپؓ کی فضیلت جملہ اولیاء، آئمہ، صحابہ اور انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وزیر فرمایا ہے فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکر و عمرؓ) اُس کا جواب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم عینِ حیات میں تمام سیاسی اُمور میں حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مشورہ لیتے تھے کیونکہ خلفائے راشدینؓ میں یہ دونوں حضرات معمر تھے اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن سے عمر شریف میں چھوٹے تھے۔ نیز یہ حضرات سیاسی امور میں وزیر تھے اور وہ بھی عینِ حیات میں اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا منصب بحیثیت غوثِ اعظم قیامت تک ہے۔ جس میں کسی ولی، صحابی، امام اور نبی کو دخل نہیں اور آپ کا ارشاد مبارک اس امر پر شاہد ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سُورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی السرہندی قدس سرہٗ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی کی جلد سوم مکتوب ۱۲۳ میں ص۱۴۷ پر اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں۔ مراد از شمس آفتابِ فیضانِ ہدایت و ارشاد است و از افولِ آں عدمِ فیضان مذکور و چوں بوجودِ حضرت شیخؒ معاملہ کہ با اولین تعلق داشت باو قرار گرفت و او واسطۂ وصولِ رشد و ہدایت گردید چنانچہ پیش از وے اولین بودہ اند و نیز تا معاملہ توسطِ فیضان برپا است بتوسلِ او ست ناچار راست آمد کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا الخ۔ یعنی آفتاب سے مُراد ہدایت و ارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے سے مُراد

فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپ اولین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل و توسط ہی سے ہے۔ لہٰذا آپ کا ارشاد گرامی بالکل درست ہے کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا الخ۔ سبحان اللہ! حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ کیسی وضاحت سے فرما رہے ہیں کہ متقدمین سب کے فیضان ختم ہو گئے ہیں اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا فیضان ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ یعنی جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں اب ابدالآباد تک مقرب ترین ہستی مشیر اعلیٰ وزیر اعلیٰ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ اس منصب پر کوئی ولی، صحابی، امام یا نبی فائز نہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ اولیاء، آئمہ، صحابہ اور انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

از اَلْقَصِیْدَۃُ الرُّوْحِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهِدْتُ بِاَنَّ اللّٰهَ وَالِیْ وِلَایَتِیْ
وَقَدْ مَنَّ بِالتَّصْرِیْفِ فِیْ كُلِّ حَالَتِیْ

(۱) بے شک مشاہدہ سے مجھے یہ بات حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ولایت کا نگہبان ہے۔ اور اُس نے بلاشک مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھے ہر حال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہے۔

سَقَانِیْ رَبِّیْ فِیْ كُئُوْسِ شَرَابِهٖ
وَاَسْكَرَنِیْ حَقًّا فَهِمْتُ بِسَكْرَتِیْ

(۲) میرے رب نے اپنی شراب (محبت) مجھے پیالوں میں پلائی اور نشۂ شراب سے میں مست ہو گیا۔ پس میں سالہا سال اس نشے میں مخمور و سرمست رہا۔

وَمَلَّكَنِیْ جَمِیْعَ الْجِنَانِ وَمَا حَوَتْ
وَكُلُّ مُلُوْكِ الْعَالَمِیْنَ رَعِیَّتِیْ

(۳) رب تعالیٰ نے جمیع بہشت معہ جملہ انعام و اکرام ساز و برگ میری ملکیت کر دیئے ہیں اور جملہ عوالم کے بادشاہ میری رعیت ہیں۔

وَشَاعَ قُوْسُ مُلْكِیْ سَاعَ شَرْقًا وَّمَغْرِبًا
وَصِرْتُ لِاَهْلِ الْكَوْنَیْنِ غَوْثًا بِرَحْمَتِیْ

(۴) میرے ڈنکے جملہ عوالم میں مشرق سے لے کر مغرب تک بج رہے ہیں۔ میں اپنی رحمت سے موجودات ہر دو عالم کی فریادیں

سننے والا ہوں ۔

وَفِي خَانِنَا اُدْخُلْ تَرَى الْكَاسَ دَائِرًا
عَلَى سَائِرِ الْاَقْطَابِ صَحَّتْ وِلَايَتِي

(۵) ہمارے میخانہ میں داخل ہو تو دیکھے گا جامِ محبت کا دور چل رہا ہے ۔ ہماری ولایت (حکومت) جملہ اقطاب پر ثابت ہے ۔

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُبَجَّلًا
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِيَّتِي

(۶) میں تمام اوقات کا والی اور بڑی عظمت و جلال والا قطب ہوں یعنی جملہ اقطاب کا سردار ہوں اور جملہ عشاق نے میری پس خوردہ شراب محبت پی ہے ۔

رُفِعْتُ عَلَى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ فِي الْوَرَى
تَطُوفُ بِيَ الْاَفْلَاكُ فِي حِينِ حَضْرَتِي

(۷) زمانہ بھر میں جملہ محبت کا دم بھرنے والوں سے میرا مقام بلند ہے ۔ میرے دربار میں بوقت حاضری افلاک میرا طواف کرتے ہیں ۔

نَعَمْ نَشْأَتِي فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمَ
وَقَرَّبَنِيَ الْمَوْلٰى فَفُزْتُ بِدَوْلَتِي

(۸) میں نے حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے قبل عشق الٰہی میں پرورش پائی ۔ مجھے (ازل ہی سے) رب تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے اور مجھے اُس نے سرداری کے منصب سے نوازا ہوا ہے ۔

اَنَا كُنْتُ فِي الْعَلْيَا وَنُورُ مُحَمَّدٍ
بِمَكْنُونِ عِلْمِ اللهِ بِنُبُوَّتِي

(۹) مجھے اس وقت علیا مراتب حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں نبوت کے ساتھ مکنون اور مستور تھا ۔ (یعنی ازل میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اور میں آپ کا وزیر اعظم تھا) ۔

اَنَا كُنْتُ مَعَ اِدْرِيسَ لَمَّا ارْتَقَى الْعُلٰى
وَاَسْكَنْتُهُ الْفِرْدَوْسَ اَحْسَنَ جَنَّتِي

(۱۰) جب حضرت ادریس علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے ۔ میں اُن کے ساتھ تھا اور میں نے ہی اُن کو جنت الفردوس میں عمدہ جگہ دلائی ۔

اَنَا كُنْتُ مَعَ نُوحٍ بِفُلْكٍ اِذَا جَرَتْ
وَبِطُوفَانٍ حَفِظْتُهُ عَلٰى كَفِّ رَاحَتِي

(۱۱) جب طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جاری ہوئی تو میں اُن کے ساتھ تھا اور میں نے کشتی کو ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور طوفان سے حفاظت کی ۔

اَنَا كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ فِي النَّارِ مُلْقِيًا
وَمَا طَفِئَتِ النَّارُ اِلَّا بِتَفْلَتِي

(۱۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو میں اُن کے ساتھ تھا اور میں نے ہی اُس آگ کو اپنے دم سے بجھایا تھا ۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ يَعْقُوْبَ فِيْ حُزْنِ يُوْسُفَ
وَمَا اجْتَمَعَ الْاِثْنَانِ اِلَّا بِبَرَكَتِيْ

(۱۳) جب حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں مبتلا تھے میں اُن کے ساتھ تھا اور اُن دونوں کا ملاپ میری ہی برکت سے ہوا تھا۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤْيَا الذَّبِيْحِ مُشَاهِدًا
وَمَا أُنْزِلَ الْكَبْشُ اِلَّا بِفَتْوَتِيْ

(۱۴) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھا تو میں اُن کے ساتھ تھا اور میری ہی مروّت سے دُنبہ نازل ہوا تھا۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ أَيُّوْبَ فِيْ زَمَنِ الْبَلَا
وَمَا بَرِءَتْ بَلْوَتُهُ اِلَّا بِدَعْوَتِيْ

(۱۵) جب حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا تھے تو میں اُن کے ساتھ تھا۔ اور میری ہی دُعا سے اُن کو بلا سے نجات ملی۔

وَعَصَا مُوْسٰى مِنْ عَصَائِيْ اِسْتَمَدَّ بِهٖ
وَمَا عَصَاهُ اِلَّا عَصَائِيْ وَسَنَدَتِيْ

(۱۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا میرے ہی عصا سے استمداد کرتا تھا۔ وہ درحقیقت میرا ہی عصا اور سہارا تھا۔ یعنی اُن کی مدد بھی میں نے ہی کی تھی۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ عِيْسٰى فِي الْمَهْدِ نَاطِقًا
وَاَعْطَيْتُ دَاوٗدَ حَلَاوَةَ نَغْمَتِيْ

(۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گہوارے میں میں نے ہی کلام کیا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خوش آوازی کی نعمت میں نے ہی عطا کی تھی۔

أَنَا أَوَّلُ الْقُدُسِ فِيْ عِلْمِ خَالِقِيْ
أَنَا آخِرُ الْمَبْعُوْثِ فِيْ سَرْمَدِيَّتِيْ

(۱۸) اپنے خالق تعالیٰ کے علم میں جملہ قدسی صفات ارواح سے اوّل پیدا کیا گیا ہوں اور سب سے آخر مبعوث کیا گیا ہوں۔ یہ منصب عالی مجھے دائمی حاصل ہے۔

وَمَنْ قَبْلَ قَبْلَ الْاٰنِ فِيْ دَرَجِ الْعُلٰى
مُقِيْمًا وَّفِي الْفِرْدَوْسِ مَسْمُوْعُ كَلِمَتِيْ

(۱۹) میرے مدارج بہت عالی ہیں۔ کون ہے جو مجھ سے مرتبہ میں آگے ہے۔ جنت میں میرے نغمات سنے جاتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلَى الدُّنْيَا جَمِيْعًا وَجَدْتُّهَا
كَخَرْدَلَةٍ فِيْ وَسْطِ كَفِّيْ وَرَاحَتِيْ

(۲۰) میں نے ساری دنیا پر نظر ڈالی اور اسے اپنی ہتھیلی کے وسط میں ایک رائی کے دانہ کے برابر پایا۔

وَاَعْطَانِيَ الرَّحْمٰنُ مِنْ غَيْبِ عِلْمِهٖ
ثَمَانِيْنَ عِلْمًا غَيْرَ عِلْمِ حَقِيْقَتِيْ

(۲۱) ربّ تعالیٰ نے مجھے علم حقیقت کے علاوہ اَسّی اور علوم اپنے علم غیب میں سے عطا کیے ہوئے ہیں۔

وَلَا مِنْبَرٌ اِلَّا وَلِيْ فِيْهِ خُطْبَةٌ
وَلَا مَسْجِدٌ اِلَّا وَلِيْ فِيْهِ رَكْعَتِيْ

(۲۲) کوئی ایسا منبر نہیں جس پر میرا خطبہ نہیں پڑھا جاتا اور کوئی ایسی مسجد نہیں جس میں میرا ذکر خیر نہ ہو۔

مُرِیْدِیْ تَمَسَّكْ بِیْ وَكُنْ بِیْ وَاثِقًا
اَنَا اَحْمِیْكَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ

(۲۳) اے میرے مُرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے میں تیری دنیا میں بھی اور روزِ قیامت کو بھی مدد کروں گا۔

وَاَعْلَمُ بِمَوْجِ الْبَحْرِ وَاُحْصِیْ اَعْدَادَهَا
وَاَعْلَمُ بِرَمْلِ الْاَرْضِ كَمْ هِیَ رَمْلَةِ

(۲۴) میں سمندر کی امواج اور اُن کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور روئے زمین پر ریت کے جتنے دانے ہیں ان سب کی تعداد مجھے معلوم ہے۔

وَاُوْصِیْكُمْ لَا تَقْعُدُوْا بِتَكَبُّرٍ
وَاُوْصِیْكُمْ تَمْشُوا الطَّرِیْقَ الْحَمِیْدَةِ

(۲۵) میں تم سب کو وصیت کرتا ہوں کہ تکبّر کے ساتھ مت بیٹھو (یعنی تکبّر اور خود پسندی ترک کردو) نیز وصیت کرتا ہوں کہ میرے عمدہ طریقہ کی پیروی کرو۔

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَاِنَّمَا
اُوْتِیَ الْاِذْنَ حَتّٰی یَعْرِفُوْنَ حَقِیْقَتِیْ

(۲۶) میں نے یہ قصیدہ فخریہ نہیں کہا بلکہ مجھے اس کا اِذن دیا گیا ہے اور منشاء الٰہی یہ ہے کہ لوگ میری حقیقت کو شناخت کرلیں۔

وَمَا قُلْتُ حَتّٰی قِیْلَ لِیْ قُلْ وَلَا تَخَفْ
لِاَنَّكَ وَلِیُّ اللهِ فِیْ كُلِّ حَالَتِیْ

(۲۷) میں نے یہ کلام نہیں کیا جب تک مجھے امر نہیں ہوا کہ کلام کر اور خوف نہ کر کیونکہ تو بیشک ہر حالت میں اللہ کا دوست ہے

وَوَالِدَتِیْ زَهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَاَبِیْ اَمِیْرُ الْخَیْلِ دَامَ بِهِمْ بَرَكَتِیْ

(۲۸) میری دادی حضرت سیدۃ النساء زہرا علیہا السلام جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی ہیں اور میرا دادا لشکر کا سردار حضرت شاہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سب کی برکات ہر وقت میرے شاملِ حال ہیں۔

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللهِ طٰهٰ مُحَمَّدٌ
اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ كُلِّ طَرِیْقَتِیْ

(۲۹) میرے نانا پاک جناب رسول اللہ طٰہٰ کے خطاب والے جناب محمدؐ پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میں سب طریقوں کا شیخ عبد القادرؒ ہوں۔

مُرِیْدِیْ تَمَسَّكْ بِیْ وَكُنْ بِیْ وَاثِقًا
قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیَّتِیْ

(۳۰) اے میرے مُرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بہت سے قصائد تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار مطبوعہ مصر میں مندرج ہیں یہ قصیدہ اُن میں سے ایک ہے۔ بعض علماءِ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نے یہ کلام مبارک بحالتِ سُکر فرمایا ہے چنانچہ حضورؓ نے خود ہی اُن کے وہم باطل کی تردید فرمادی ہے۔

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَّ اِنَّمَا ۔۔۔ اُوْتِیَ الْاِذْنُ حَتّٰی یَعْرِفُوْنَ حَقِیْقَتِیْ
وَمَا قُلْتُ حَتّٰی قِیْلَ لِیْ قُلْ وَّلَا تَخَفْ ۔۔۔ لِاَنَّکَ وَلِیُّ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالَتِیْ

یعنی مَیں نے یہ کلام فخر سے نہیں بلکہ امرِ الٰہی سے کیا ہے اور منشا الٰہی یہ ہے کہ لوگ اس کلام سے میری حقیقت کو پہچان لیں۔ لیکن عارف کامل خوب سمجھتا ہے کہ یہ آنا کی موج نہیں ہے بلکہ یہ کلام دائرہ شریعت کے اندر ہے۔ اس میں مَیں اور تُو کا ذکر ہے۔ جنابؓ نے اپنی نرالی شان بیان کرنے کے بعد اپنا نسب بیان فرمایا ہے پس ثابت ہُوا کہ یہ کلام حالتِ سُکر کی نہیں ہے بلکہ یہ جنابؓ کی دائمی شان ہے۔ قصیدہ شریف میں آپؓ نے اپنی وہ شان بیان فرمائی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کسی نبی اور ولی میں نہیں پائی جاتی مثلاً (۱) آپؓ شعر ۸ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم کو اُس وقت قرب حاصل تھا۔ جب سیدنا آدم علیہ السلام کا ظہور نہیں ہُوا تھا اور شعر ۹ میں فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا نورِ اقدس علمِ الٰہی میں مکنون اور نبوّت سے مشرف تھا اُس وقت مجھ کو جنابؐ کی بارگاہِ عالیہ میں عالی مراتب حاصل تھے (۲) آپؓ نے شعر ۱۰ تا ۱۷ میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت ایوب، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی مصیبت میں مدد کی۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد وہ کر سکتا ہے جو درجہ میں، کمال میں اور قرب میں فوقیت رکھتا ہو۔ لہٰذا اس کلام سے آپؓ کی سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ثابت ہوئی۔ (۳) چونکہ جنابؓ کی شانِ اقدس بہت ہی بلند اور ارفع ہے۔ اس لیے بشری عقول اور فہوم آپ کی حقیقت کے ادراک میں عاجز اور قاصر ہیں۔ چنانچہ آپؓ کا ارشاد مبارک اپنی شان پاک کے متعلق درج کیا جاتا ہے وَھُوَ ھٰذَا (بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر صـ۲۲) اَلشَّیْخُ مُحْیُ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ عَلَی الْکُرْسِیِّ یَا اَھْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا وَّ یَا اَھْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی آقائے غوث الوریٰ محبوب کبریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے۔ اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہم ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ مَیں اُن میں سے ہُوں جن کو تم نہیں جانتے۔

اب اگر عُلماءِ کرام اور نیم ولی آپؓ کی شانِ اقدس کو نہ سمجھ سکیں تو وہ معذور ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ جنابؓ کے کلام مبارک کو من و عن تسلیم کرلیں اور اپنے علوم اور عقول کے ترازو پر جناب کی شانِ پاک کو نہ تولیں اسی لیے تو آپ شعر ۲۷ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ کلام فخر سے نہیں کیا بلکہ منشا الٰہی یہ ہے کہ لوگ آپؓ کی حقیقت کو پالیں اور وہ حقیقت یہ ہے کہ آپؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں سب سے مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہیں۔ یعنی آپؓ کو جملہ اولیاء، آئمہ صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

آپؓ کا ایک اور ارشاد گرامی سنیئے اور خوشی سے سر دھنیئے (بھجۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص۲۴) وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِىْ هٰذَ الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے ۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ ۔ اس قول مبارک میں آپ نے اپنے قصیدہ شریف کی شرح فرما دی ہے ۔ اگر آپ کو سابقہ انبیاء علیہم السلام اور جملہ متقدمین اولیاء اللہ کرام پر فضیلت حاصل نہیں تو اُن کی حاضری آپ کی مجلس شریف میں کیوں ضروری تھی ۔ سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی مجلس شریف میں آپ کی تربیت اور تائید کے لئے تشریف لاتے تھے کیونکہ آپؓ حضور علیہ السّلام کے محبوب اور معنوی فرزند ہیں اور سابقہ انبیاء اور متقدمین اولیاء کرام اس لئے حاضری دیتے تھے کہ آپ سے کلمات سیکھیں اور فیض حاصل کریں ۔ یاد رہے کہ خلفائے راشدینؓ بھی متقدمین اولیاء میں شامل ہیں ۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے ۔ جب حضور علیہ السّلام کی امت کے علمائے ربّانی بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ عُلَمَاءُ اُمَّتِىْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ تو علمائے ربّانی کے سردار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کیوں اُن سے افضل نہ ہوں ۔ اب کوئی اعتراض کرے کہ آپ کو ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا بلند اور ارفع اور اعلیٰ مقام کیوں حاصل ہوا اور کیسے حاصل ہوا ربّ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (آل عمران ع۸) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم! آپ فرما دیجئے کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۔ نیز فرمایا لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (انبیاء ع ۲) یعنی ربّ تعالیٰ جو چاہیں کریں اُن سے کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ ایسے کیوں کیا اور اگر لوگ اس کے کیے پر اعتراض کریں گے تو وہ پوچھے جائیں گے یعنی اُن کو گرفت ہوگی ۔

(۴) قصیدہ شریف کے آخری شعر میں آپؓ نے فیصلہ فرما دیا ہے وَهُوَ هٰذَا

مُرِيْدِىْ تَمَسَّكْ بِىْ وَكُنْ بِىْ وَاثِقًا   قَدَمِىْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيَّتِىْ

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ ۔ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے ۔ لہٰذا آپ کے اس قول میں سابقہ جملہ انبیاء کرام بھی شامل ہیں ۔ کیونکہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواب ہونے کی وجہ سے آپؓ کی اُمت میں شامل ہیں اور آپؓ کے اولیاء کی مثل ہیں ۔ چنانچہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات شریف کے جزو اول باب ۱۴ صفحہ ۱۵۰ پر فرماتے ہیں اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا نَزَلَ مَا يَحْكُمُ اِلَّا بِشَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّهٗ مِنْ شَرَفِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ خَتَمَ اللّٰهُ وِلَايَةَ اُمَّتِهٖ وَالْوِلَايَةَ مُطْلَقَةً بِنَبِيِّ رَسُوْلٍ مُكَرَّمٍ خَتَمَ بِهٖ مَقَامَ الْوِلَايَةِ فَلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَشْرَانِ يُحْشَرُ مَعَ الرُّسُلِ رَسُوْلًا وَيُحْشَرُ مَعَنَا وَلِيًّا تَابِعًا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یعنی جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ شریعتِ محمدی ہی کے ساتھ فیصلہ فرمائیں گے اور وہ خاتم الاولیاء ہیں - کیونکہ یہ محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اُمت کی ولایت اور ولایتِ مطلقہ کو ایک نبی رسول مکرم کے ساتھ ختم فرمایا اور اُن کے ساتھ مقامِ ولایت ختم ہوگا - پس حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قیامت میں دو حشر ہوں گے - رسولوں کے ساتھ آپ کا حشر ایک رسول کی حیثیت اور ہمارے ساتھ آپ کا حشر ایک ولی تابع محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے ہوگا - پس قصیدہ شریف صریح دلالت کرتا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین ہستی جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں -

اَلْقَصِيْدَةُ الْغَوْثِيَّةُ

سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ ٭

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

پیالوں میں بھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشۂ شراب سے مست ہوگیا ٭

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِي وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِي

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ کیونکہ آپ بھی میرے رُفقا ہیں ٭

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِي
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَا لِي

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقیٔ قوم نے میرے لیۓ لبالب جام بھر رکھا ہے ٭

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّي وَاتِّصَالِي

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی - لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے ٭

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا ؛

اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

مَیں بارگاہِ قربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں - اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے اور خداوند تعالیٰ میرے لیئے کافی ہے ؛

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

جس طرح بازِ اشہب تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہُوں - بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے ؛

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وُہ خلعت پہنایا - جس پر عزم کے بیل بوٹے تھے ، اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے ؛

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزّت کا ہار پہنایا اور جو کچھ مَیں نے مانگا مجھے عطا کیا ؛

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے - پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے ؛

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر مَیں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور اُن کا نام ونشان نہ رہے ؛

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر مَیں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وُہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے ؛

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہے ؛

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر مَیں اپنے راز کو مُردہ پر ڈالوں ، تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو ؛

وَمَا مِنْھَا شُھُوْرٌ اَوْ دُھُوْرٌ

مہینے اور زمانے جو گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں بلا شک

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَانِیْ

وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں ؛

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں۔ اے منکرِ کرامات جھگڑے سے باز آ۔

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

اے میرے مرید! سرشارِ عشقِ الٰہی ہو اور خوش رہ اور بیباک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے، اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے مَیں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پا لیا ہے ؛

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں ؛

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا مُلک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مُصفّا تھی ؛

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالِ

مَیں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے ؛

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

مَیں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور مَیں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پا لیا ؛

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّيَالِیْ كَاللَّاٰلِیْ

میرے مُرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں ؛

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور مَیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل ہیں ؛

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَكِّیٌّ حِجَازِیْ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکّی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انھیں کی وساطت سے مَیں نے بزرگی کو پایا ؛

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مُرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ مَیں لڑائی میں اُولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں ۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

مَیں گیلان کا رہنے والا ہوں اور مُحی الدین میرا نام ہے اور میرے فیض و صداقت کے نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں ۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

مَیں حضرت امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے ہُوں اور میرا مرتبہ مخدع ہے یعنی مَیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مشیر اعلیٰ ہُوں ۔ اور میرے قدم مَردوں کی گردنوں پر ہیں ۔ لفظِ رجال میں جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام سب کے سب داخل ہیں ۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں یعنی یہ حضور علیہ السلام کا ہی کمال ہے کہ مجھے جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام کا سردار بنا دیا ۔

(ف) میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بہت سے قصائد تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر میں مندرج ہیں یہ قصیدہ اُن میں سے ایک ہے ۔ اِس قصیدہ شریف کو بھی بعض علماء کرام آپؓ کی مَوجِ اَنَا یعنی کلامِ سُکر تصوّر کرتے ہیں یہ اس لئے کہ اُن کو علم تصوّف میں پوری مہارت حاصل نہیں ۔ آپؓ کے نائب کمل عارفین رضی اللہ عنہم خوب جانتے ہیں کہ یہ آپؓ کی دائمی حقیقی شان ہے ۔

یہ قصیدہ شریف بھی آپ کی شانِ اقدس کا ایک آئینہ ہے جس میں آپ کے مدارج مراتب حالات کمالات اور کرامات پوری ٹھاٹھ سے چمکارا مار رہے ہیں اور عاشقوں کے سینے ٹھار رہے ہیں ۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کسی نبی اور ولی نے اپنی شان میں ایسا قصیدہ نہیں لکھا ۔ اور حقیقت میں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی نرالی اور بے مثل شان جتائی ہے کہ ہماری امت میں سے اور ہماری آل میں سے ایک ایسے فردِ مکمل ہیں جو اولیا تو درکنار سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فوقیت رکھتے ہیں چنانچہ قصیدہ شریف کے آخری اشعار پیش کئے جاتے ہیں ۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

مَیں حضرت امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے ہُوں اور میرا مقام مُخدع ہے یعنی مَیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں مشیر اعلیٰ

ہوں اور میرے قدم مردوں کی گردنوں پر ہیں - لفظِ رجال میں جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں -

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ کمال کے مالک ہیں - یعنی یہ حضور علیہ السلام ہی کا کمال ہے کہ مجھے جملہ اولیاء اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کا سردار بنا دیا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ ص۵ پر حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں فرماتے ہیں اگرچہ جمالِ محمد در تمام آلِ محمد تاباں است لیکن در اینجا جمالے دیگر ست وکمالے دیگر ست جمال جمالِ محمد ست وکمال کمالِ محمد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی اگرچہ جمالِ محمد تمام آلِ محمد میں چمک رہا ہے لیکن یہاں اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمال جمالِ محمد ہے اور کمال کمالِ محمد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ انتہیٰ ؏

اگرچہ تمام انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق رُوحانی فیض حاصل کیا ہے لیکن حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی استعداد سب سے کامل ترین اور قوتِ جذب سب سے زیادہ تھی اس لیے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآتِ تامہ ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں فنائے اتم کا مرتبہ صرف آپ ہی کو حاصل ہے۔ آپؓ کا قولِ مبارک تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (تفریح الخاطر۔ ص۴۴) اس حقیقت پر شاہد ہے۔ اگرچہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی فنا فی الرسول کا مقام حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی ہستی مرآتِ تامہ نہیں ہے یعنی حضور علیہ السلام کے جملہ کمالات کسی ایک میں نہیں پائے جاتے۔ اسی لئے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایسا کلمہ نہیں فرمایا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کمالات کی طرف دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہیں۔ آپؓ کے جسمِ اطہر پر غور کیجئے۔ آپؓ کے جسمِ اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار ص۸۶) آپؓ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار ص۱۰۱) اور یہ خصائص صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں کسی ولی صحابی امام اور سابقہ نبی کو یہ شرف حاصل نہیں اور یہ خصائص آپ کے قولِ مبارک پر شاہد ہیں کہ واقعی محبوبِ سبحانی کے لباس میں رسولِ عربی جلوہ نما ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور خود ہی فرما رہے ہیں۔
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ اور ہمارے قدم مبارک مردوں (انبیاء اور اولیاء) کی گردنوں پر ہیں اور کون نبی

اور ولی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو اپنے لیئے فخر نہ سمجھے اسی لیئے تو مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب سے اوّل بحوالہ حدیث شریف مندرجہ محک الفقراء کلاں صـ۱۰۱ حضرت میراں محی الدین رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک اپنے مبارک کندھوں پر رکھ کر شرف حاصل کیا کیونکہ آپ اس حکمت سے واقف تھے لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (مشکوٰۃ شریف باب مناقب علیؓ بن ابی طالبؓ)۔

ازکتاب فتوح الغیب برحاشیہ بھجۃ الاسرار

اور عالی سرکار جناب حضرت غوثِ اعظم پاک پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ فتوح الغیب (برحاشیہ بہجۃ الاسرار) کے صـ۱۶۹ پر فرماتے ہیں:۔ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِيْسُوْنِيْ بِاَحَدٍ وَلَا تَقِيْسُوْا عَلَىٰٓ اَحَدٍ۔ یعنی:۔ جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ وارضاہ نے فرمایا:۔

میرے اور تمہارے درمیان اور تمام خلائق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے مابین پس مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کا مجھ پہ قیاس نہ کرو۔

(ف) عالی سرکار جناب غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اپنی شانِ اقدس کے متعلق خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے کہ حضور نبی کریم نور قدیم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو خواہ وہ ولی ہو امام ہو صحابی ہو خلفائے راشدین میں سے ہو یا نبی ہو ہم پر قیاس نہ کرو کیونکہ ہمارے اور تمام خلائق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (اور رب تعالیٰ بناتے ہیں جو تم نہیں جانتے۔ سورہ نحل ع ۱) اور حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ آیہ کریمہ ہماری شان میں رب تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر صـ۲۴ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا جاتا ہے:۔

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّغَرْبًا وَّ يَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(ترجمہ) عالی سرکار جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے:۔ اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں ان میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔

از کتاب الفتح الربّانی والفیض الرحمانی

سیّدنا ومولانا السیّد الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ النورانی اپنی کتاب الفتح الرّبانی والفیض الرحمانی المجلس الرابع عشر ص۳۶ پر فرماتے ہیں إِذَا تَحَقَّقَ لَکَ هٰذَا اِرْتَفَعَ قَلْبُکَ وَزَاحَمَ صُفُوْفَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَکُلَّمَا دَامَ لَکَ کَبُرْتَ وَعَظُمْتَ وَرُفِعْتَ وَقُدِّمْتَ وَوُلِّیْتَ وَاُمِّرْتَ تَرِدُ اِلَیْکَ مَا تَرِدُ تَوَلّٰی مَا تَوَلّٰی تُعْطٰی مَا تُعْطٰی اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ سَمَاعَ هٰذَا الْکَلَامِ وَالْاِیْمَانَ بِهٖ وَالْاِحْتِرَامَ لِاَهْلِهٖ یَا مَشْغُوْلِیْنَ بِمَعَاشِهِمْ عَنِی الْمَعِیْشَةُ عِنْدِیْ وَالْاَرْبَاحُ عِنْدِیْ وَمَتَاعُ الْاُخْرٰی عِنْدِیْ وَاَنَا مُنَادٍ تَارَةً وَسِمْسَارٌ اُخْرٰی وَمَالِکُ الْمَتَاعِ اُخْرٰی اُعْطِیْ کُلَّ شَیْءٍ حَقَّهٗ ۔

یعنی تجھ کو جب یہ مقام حاصل ہو جائے گا تو تیرا دل مرتفع ہو کر نبیوں رسولوں شہیدوں صالحین اور ملائکہ مقربین کی جماعت میں جا داخل ہو گا۔ اور جب اُس کی مداومت ہوگی تو تُو بڑا عظیم الشان اور بلند مرتبہ ہو جائے گا۔ بلکہ تُو اُن سے آگے بڑھایا جائے گا۔ والی بنایا جائے گا۔ امیر کیا جائے گا۔ اُس وقت جو ملے گا سو ملے گا۔ جو دیا جائے گا سو دیا جائے گا۔ یعنی اس مرتبہ کی شرح جس میں ولی نبیوں اور رسولوں پر فضیلت رکھتا ہے عوام الناس کی عقول سے بالاتر ہے۔ جو اس کلام کے سُننے اِس پر ایمان لانے اور اس کے اہل کا احترام کرنے سے محروم رہا وہ فی الواقع محروم ہے۔ اے اپنی معاش میں مشغول رہنے والو۔ معیشت میرے پاس ہے۔ نفع میرے پاس ہے۔ متاعِ آخرت میرے پاس ہے۔ میں کبھی منادی کرنے والا ہوں کبھی دلال اور کبھی اسباب کا مالک۔ ہر شے کو اُس کا حق دیتا ہوں ۔

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کیسے احسن پیرایہ سے اکملین افراد کی شان بیان فرماتے ہیں کہ پہلے وہ نبیوں اور رسولوں کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور بعد میں اس مرتبہ سے آگے بڑھائے جاتے ہیں یعنی وہ انبیاء اور رسولوں سے سبقت لے جاتے ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزهد باب ماجاء فی الحب اللہ)۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰی قَدْرِ نِعْمَتِهٖ وَاَفْضَالِهٖ ۔

از کتاب الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المجبین

اور علامہ ابی المظفر السیّد ظہیر الدین القادری الحسنیؒ والحسینیؒ الحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الفتح المبین

کے صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں وَاُمُّہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اُمُّ الْخَیْرِ اٰمَۃُ الْجَبَّارِ فَاطِمَۃُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰہِ الصَّوْمَعِیِّ
الزَّاھِدِ ابْنِ اَبِیْ جَمَالِ الدِّیْنِ السَّیِّدِ مُحَمَّدِ ابْنِ السَّیِّدِ اَبِیْ مَحْمُوْدِ ابْنِ اَبِیْ عَطَاءِ نِ السَّیِّدِ
عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ السَّیِّدِ اَبِیْ کَمَالِ الدِّیْنِ عِیْسٰی بْنِ اَبِیْ عَلَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ السَّیِّدِ عَلِیِّ الرِّضَا
اِبْنِ الْاِمَامِ مُوْسَی الْکَاظِمِ ابْنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ ابْنِ مُحَمَّدِ نِ الْبَاقِرِ ابْنِ عَلِیِّ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
ابْنِ الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ ابْنِ الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کَانَ
لَھَا حَظٌّ وَافِرٌ مِّنَ الْخَیْرِ وَالصَّلَاحِ (ثُمَّ قَالَ فِیْہِ) وَنُقِلَ عَنْھَا اِنَّھَا کَانَتْ تَقُوْلُ غَیْرَ مَرَّۃٍ
لَمَّا وَضَعْتُ اِبْنِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ کَانَ لَا یَرْضَعُ ثَدْیِیْ فِیْ نَھَارِ رَمَضَانَ وَغُمَّ عَلَی النَّاسِ ھِلَالُ
رَمَضَانَ فَاَتَوْنِیْ وَسَاَلُوْنِیْ عَنْہُ فَقُلْتُ لَھُمْ اِنَّہُ الْیَوْمَ لَمْ یَلْقَمْ لِیْ ثَدْیًا ثُمَّ اتَّضَحَ اِنَّ ذٰلِکَ
الْیَوْمَ مِنْ رَمَضَانَ وَاشْتَھَرَ ذٰلِکَ بِبِلَادِ جِیْلَانَ وَاِنَّہٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا یَرْضَعُ فِیْ نَھَارِ
رَمَضَانَ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْوَھَّابِ ابْنُ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سَمِعْتُ
مِنْ اَکَابِرِ الْمَشَائِخِ مِنْ بِلَادِ الْعَجَمِ فِیْ رِحْلَتِیْ اِلَیْھَا یَرْوُوْنَ عَنْ اَکَابِرِھِمْ اَنَّہٗ یَعْنِی الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ
کَانَ لَا یَرْضَعُ ثَدْیِیْ فِیْ نَھَارِ رَمَضَانَ ٭

یعنی عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت سید عبد اللہ صومعی زاہد بن امام سید ابی جمال الدین محمد بن امام سید محمود بن امام سید ابی العطا عبد اللہ بن امام سید کمال الدین عیسیٰ بن امام سید ابی علاء الدین محمد الجواد ابن امام ہمام حضرت سید علی رضا ابن امام ہمام حضرت موسیٰ کاظم ابن ہمام عالیمقام حضرت جعفر صادق ابن امام ہمام عالیمقام حضرت امام محمد باقر ابن امام ہمام عالیمقام حضرت زین العابدین ابن امام ہمام عالیمقام سید الشہدا حضرت امام حسین ابن حضور سیدنا و مرشدنا اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین خیر و صلاح میں حظ وافر رکھتی تھیں اور آنجناب رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ آپ بارہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب میرا فرزند ارجمند عبد القادر پیدا ہوئے تو رمضان شریف کے دنوں میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے اور فرمایا کہ ایک دفعہ رمضان شریف کا چاند بسبب بادل کے دکھائی نہ دیا۔ لوگوں نے آکر مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ میں نے کہا کہ میرے فرزند نے آج دودھ نہیں پیا۔ آخر ش تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ وہ رمضان مبارک کا دن تھا اور جیلان شریف میں اس بات کا بہت چرچا ہو گیا کہ سادات کے ایک گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان مبارک کے دنوں میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ حضرت شیخ سید عبد الوہاب ابن سلطان محی الدین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بلاد عجم کے اکابر مشائخ سے سنا جب میں اس طرف سفر کر کے گیا کہ وہ اپنے اکابر مشائخ سے روایت کرتے تھے۔ کہ جب حضرت شیخ سلطان عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیدا ہوئے تو رمضان مبارک کے دنوں میں دودھ نہ پیتے۔

اور ص۱۳ پر فرمایا قَالَ وَلَبِسَ الْخِرْقَةَ مِنْ يَدِ شَيْخِهِ الشَّيْخِ الصَّالِحِ قَاضِي الْقُضَاةِ اَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِبْنِ عَلِيِّ الْمَخْزُوْمِي نِسْبَةً اِلٰى مَحَلَّةِ يَزِيْدِ بْنِ الْمَخْزُوْمِ بِبَغْدَادَ وَلَبِسَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مِنْهُ قَالَ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ شَيْخُ الْاِسْلَامِ مُحْيِ الدِّيْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ جَاءَ نِي الْقَاضِي اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِي وَقَالَ لَا بُدَّ اَنْ تَلْبَسَ مِنِّيْ خِرْقَةً وَاَلْبَسَ مِنْكَ خِرْقَةً وَيَتَبَرَّكُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْاٰخَرِ فَلَبِسْتُ مِنْهُ خِرْقَةً وَلَبِسَ مِنِّيْ خِرْقَةً۔

یعنی فرمایا اور خرقہ شریف آپؓ نے اپنے شیخ الشیخ الصالح قاضی القضاۃ ابوسعید بن المبارک بن علی المخزومیؓ (منسوب بہ یزید بن مخزوم محلہ بغداد شریف) کے دستِ مبارک سے پہنا اور حضرت ابوسعیدؓ نے آپؓ کے دستِ مبارک سے پہنا۔ عارف باللہ شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قاضی ابوسعید المبارک المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ ایک دوسرے سے تبرک حاصل کرنے کے لئے میں آپ کو خرقہ شریف پہناتا ہوں اور آپ مجھے پہنائیں بالآخر میں نے ان سے خرقہ پہنا اور انہوں نے مجھ سے پہنا۔

اور الفتح المبین کے ص۸ پر فرمایا ذَكَرَ مَوْلَانَا الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ الْعَرَبِيُّ الْحَاتِمِي قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيْ فُتُوْحَاتِهِ الْمَكِّيَّةِ اِنَّ آيَةَ الشَّيْخِ قُدِّسَ سِرُّهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الشَّيْخِ وَاسِطَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّهُوَ يُوْنُسُ الْقَصَّارُ وَذَكَرَ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ مُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِي اَلشَّيْخُ اَحْمَدُ الْفَارُوْقِي السَّرْهِنْدِيُّ فِيْ آخِرِ مَكْتُوْبَاتِهٖ اِنَّ الْقُطْبِيَّةَ كَانَتْ لِلْاَئِمَّةِ الْاِثْنَيْ عَشَرَ بِطَرِيْقِ الْاِسْتِقْلَالِ وَلِمَنْ بَعْدَهُمْ بِطَرِيْقِ النِّيَابَةِ عَنْهُمْ اِلٰى اَنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ صَدَفِ بَحْرِ الْاِمْكَانِ حَضْرَةَ الْجَوْهَرَةِ الَّتِيْ لَا تُقَوَّمُ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي قُدِّسَ سِرُّهٗ فَكَانَتْ لَهُ الْقُطْبِيَّةُ بِطَرِيْقِ الْاِسْتِقْلَالِ وَبَعْدَ اَنْ طَارَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى مَقَامِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ حَادَتْ لِغَيْرِهٖ بِطَرِيْقِ النِّيَابَةِ عَنْهُ اِلٰى اَنْ يَظْهَرَ الْمَهْدِيُّ وَقَدْ اَشَارَ هُوَ اِلٰى ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ۔

غَرَبَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰى فَلَكِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

یعنی حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی الحاتمی الخاتمی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ باب ۷۳ میں فرمایا ہے کہ عالی سرکار جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں رب تعالیٰ نے آیہ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (انعام۔ ع ۲) نازل فرمائی ہے۔ اور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ کے درمیان واسطہ بھی صرف ایک ہے اور نیز حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ کمی کرنے والے کو پسند رکھتے ہیں یعنی کسی چیز کو حد سے تجاوز کر کے بیان کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد

فاروقی سرہندی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی کے آخری مکتوب میں فرمایا ہے کہ مرتبہ قطبیت آئمہ اثنا عشر میں ترتیب وار بطریق استقلال چلا آیا ہے اور ان کے بعد جس کسی کو یہ مرتبہ نصیب ہوا بطریق نیابت تھا حتیٰ کہ نوبت سلطان حضرت غوث اعظم پاک شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی آن پہنچی اور یہ مرتبۂ قطبیت مستقل طور پر آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا اور آپ اس کے مرکز بن گئے۔ اور اب جب کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کا بازِ اشہب اُس قدرت والے بادشاہ کے پاس پہنچ چکا ہے یہ مرتبہ جس کسی کے سپرد کیا جاتا ہے وہ آپ ہی کا نائب مناب ہوتا ہے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ بھی آپ ہی کے نائب ہوں گے جیسا کہ آپ نے قصیدہ شریف میں اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے ؎

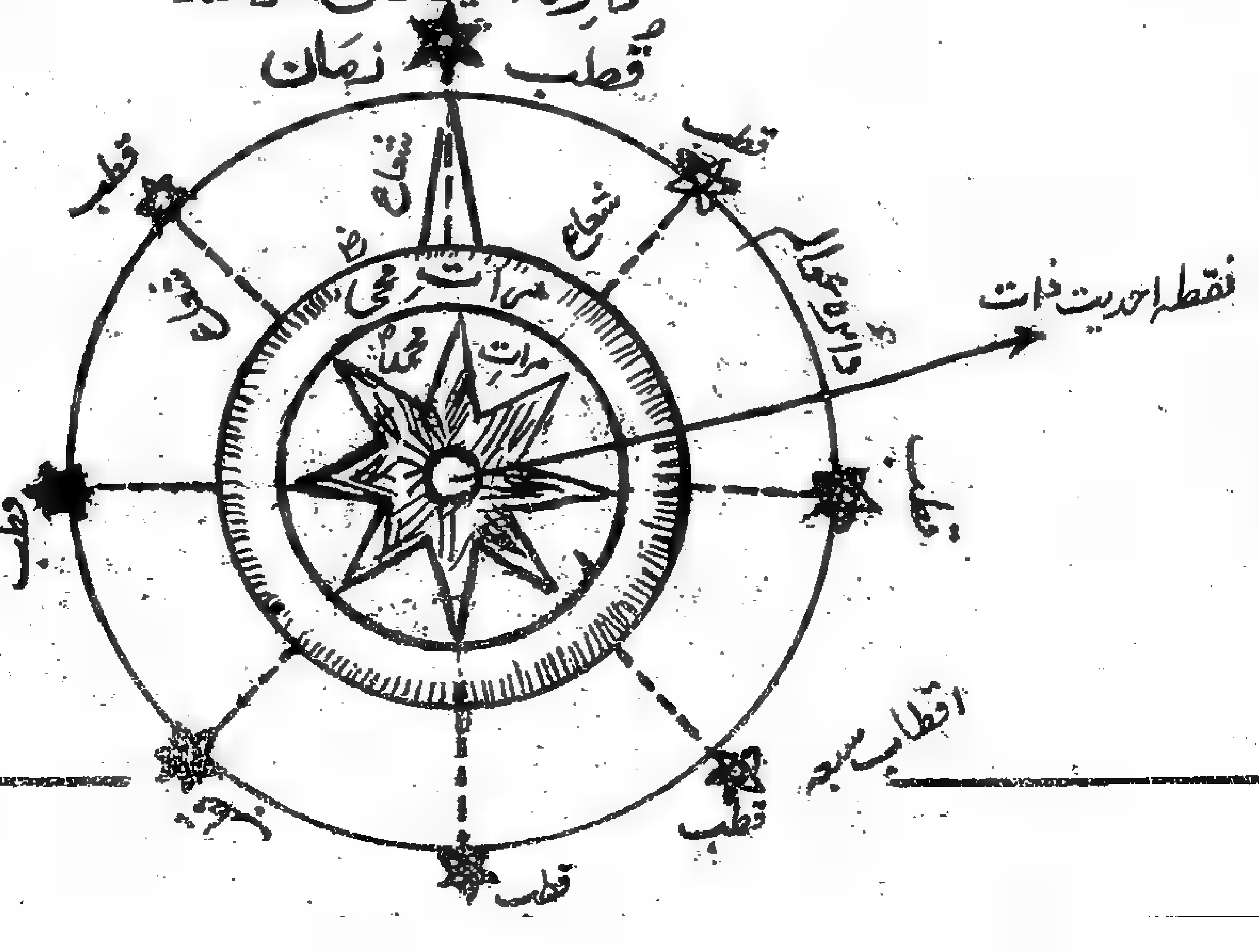
غَرَبَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا — اولین سب کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ابدالآباد
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ — تک ساتویں آسمان پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

(ف) اِس مسکین درویش کی تحقیق یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم نورِ قدیم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے لیئے مرآتِ تامہ ہیں جیسا کہ سید الکونین حضرت امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مرآت العارفین کے ص۱۶ پر فرماتے ہیں فَالْاِنْسَانُ الْکَامِلُ مِرْآۃٌ تَامَّۃٌ لِلذَّاتِ بِسَبَبِ ھٰذِہِ الْمُضَاھَاۃِ وَالذَّاتُ مُتَجَلِّیَۃٌ عَلَیْہِ عَلَی الْوَجْہِ الْکُلِّیِّ وَالْجُمْلِیِّ پس حضرت انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم ذاتِ حق کے لئے آئینہ تامہ ہیں اور ذاتِ حق اس پر علی الوجہ کلی واجمالی متجلی ہے۔ اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وجود نہیں ہے (تفریح الخاطر ص۴۲)

پس رب تعالیٰ کے جملہ کمالات آئینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر ہیں اور جملہ کمالاتِ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئینۂ محی الدین رضی اللہ عنہ میں چمک رہے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہے ہیں اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جمیع عوالم کو تقسیم فرما رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ازل سے لے کر ابد تک جاری ہے کیونکہ دائرہ کا مرکز ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ فیضانِ ولایت ازل سے لے کر ابد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدست حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ تقسیم فرما رہے ہیں۔ اس لئے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ظہور مبارک سے پہلے کے اقطاب اور پھر وصال مبارک کے بعد کے اقطاب سب کے سب آپ رضی اللہ عنہ کے نائب مناب ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دائرہ ولایت کا مرکز ہمیشہ ایک ہی رہا ہے۔ مراکز ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتے اگر ظہور کے بعد تا ابدالآباد فیضان کے قاسم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ ہیں تو ظہور سے پہلے بھی آپ ہی قاسم تھے لِقَولِہٖ تعالیٰ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۔ (یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اُن لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سنت بدلتی آپ نہ پائیں گے ۔ احزاب ع ۸) اور جتنے اقطاب دائرہ ولایت پر چمک رہے ہیں سب آپ کے قمر ولایت کے ستارے ہیں اور آپ سے شعاعیں حاصل کر رہے ہیں ۔ جملہ صحابہ، آئمہ، اہل بیت رضوان اللہ علیہم نے آپ کے قمر ولایت سے فیض حاصل کیا ہے ۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے بھی فیضان ولایت آپ کے نوابوں یعنی اقطاب سے حاصل کیا ہے ۔ لہٰذا وہ بھی آپ کے قمر ولایت کے ستارے ہیں ۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں ۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل شمس کے ہیں اور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ مثل قمر کے ہیں ۔ اور جملہ اولیاء، صحابہ رضی اللہ عنہم، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام مثل ستاروں کے ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ مقام ناز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے نصیب ہے ۔ باقی جملہ صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کا مقام مقام نیاز ہے ۔ جملہ صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کو رضا بالقضاء کا مقام حاصل ہے ۔ یعنی سب نے تقدیر الٰہی کے آگے سر جھکا دیا ۔ سید الکونین حضرت امام حسین پاک علیہ السلام جملہ اولیاء کو رضا بالقضاء کا سبق دے گئے ہیں ۔ اسی طرح سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب تقدیر کے اسیر ہیں لیکن حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ اَنَا مِنْ وَّرَاءِ اُمُوْرِ الْخَلْقِ ۔ اَنَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِکُمْ کُلُّ رِجَالِ الْحَقِّ اِذَا وَصَلُوْا اِلَی الْقَدَرِ اَمْسَکُوْا اِلَّا اَنَا فَاِنَّا وَصَلْتُ اِلَیْہِ وَفُتِحَ لِیْ رَوْزَنَۃٌ فَوَلَجْتُ فِیْہَا وَنَازَعْتُ اَقْدَارَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ لِلْحَقِّ فَالرَّجُلُ ھُوَ الْمُنَازِعُ لِلْقَدَرِ لَا الْمُوَافِقُ لَہٗ ۔ (بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر صہ ۲۳ و تفریح الخاطر صہ ۵۹) یعنی میرا مقام خلقت کے امور اور تمہاری عقلوں سے بالاتر ہے ۔ مردان خدا جب عالم قدیر پہنچتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں ۔ اور جب میں اس مقام پر پہنچتا ہوں تو میرے لئے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے ۔ میں اس میں داخل ہو جاتا ہوں اور خدا کی تقدیروں سے حق کے ساتھ حق کے لئے جھگڑتا ہوں کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو تقدیر سے جھگڑے نہ وہ جو اس کے موافق ہو یعنی اس کے آگے سر جھکا دے لہٰذا ثابت ہوا کہ تقدیر آپ کی غلام ہے ۔ جمیع عوالم میں تقسیم فیضان کا طریقہ واضح کرنے کے لئے قارئین کرام کی خاطر ایک دائرہ پیش کیا جاتا ہے ۔

دائرۃ الفیضان العالم



(۱) دائرۂ عوالم کا مرکز نقطۂ احدیت ذات ہے یعنی جمیع عوالم کی حقیقت ذات حق ہے۔ نقطۂ احدیت ذات سے مراد ذاتِ حق کا بطون ہے اور اس نقطہ سے شعاعیں نکل کر دائرۂ عوالم تک پہنچ رہی ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جمیع عوالم ذات حق سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور جمیع عوالم ذات حق سے منور ہیں اور جمیع عوالم ذات حق کا ظہور ہیں۔ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (نور - ع ۵)

(۲) نقطۂ احدیت ذات سے شعاعیں نکل کر پہلے مرآتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو رہی ہیں یعنی فیضان حق سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر نازل ہوتا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے جمیع عوالم فیضیاب ہوتے ہیں۔ آپ کی ذات اقدس کے بغیر کسی کو کوئی فیض ظاہری یا باطنی نصیب نہیں ہو سکتا۔ نیز نقطۂ احدیت ذات سے جملہ شعاعیں نکل کر مرآتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چمک رہی ہیں یعنی حق تعالیٰ نے اپنے جملہ خزائن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیے ہیں۔ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ط (جاثیہ - ع ۲)

(۳) جب ربّ تعالیٰ نے ازل میں ارضین و سمٰوٰت کے جملہ خزائن سرکارِ دوعالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیے تو آپ کے قلب مبارک پر بوجھ پڑ گیا کہ جمیع عوالم کو فیضان تقسیم کرنا بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ نیز محسوس فرمایا کہ اس فرض کی سرانجام دہی میں ربّ تعالیٰ کے مشاہدہ اور وصال کی لذت سے محروم ہو جائیں گے۔ لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا۔ کاش ربّ محمد نے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا۔ (فیہ ما فیہ مولانا رومیؒ ص ۲۰۵)۔ تو ربّ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وزیر اعظم اور خزانچی عطا کیے اور وہ حضرت محی الدین غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جیسا کہ علامہ حضرت شیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر المنطیقہ الاولیٰ کے تحت ص ۱ پر دس احادیث اس امر پر پیش فرماتے ہیں جو کتاب تفریح الخاطر کے تحت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ ہوں۔ جیسے سلطان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ اپنے اس منصب کا اظہار اپنے قصیدہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

نَعَمْ نَشْاَتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمٍ
وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی فَعَزَّتْ بِہٖ دَوْلَتِیْ

میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے قبل عشق الٰہی میں پرورش پائی ہے۔ اور ربّ تعالیٰ نے مجھے قرب کی دولت سے نوازا ہوا تھا۔

اَنَا کُنْتُ فِی الْعَلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ
بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اس وقت مراتب علیا حاصل تھے جب نورِ محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت اور مکنون تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے۔

غرضیکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ خزائن سپرد کیئے گئے تو آپ پر نہایت بوجھ پڑ گیا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کا بوجھ اُتارے دیتے ہیں۔ ہم نے آپؐ کا قلب مبارک مثل شیشے کے بنایا ہے۔ آپ اپنی شعاعیں مبارک مرآتِ محیؒ یعنی قلب محی الدینؒ میں گذار دیں اور خود فارغ ہو جاویں یعنی اِن جملہ خزائن کی تقسیم اُن کے سپرد کر دیں اور خود ہمارے مشاہدہ اور وصال کی لذت سے مسرور رہیں۔ آپ بادشاہ بنیں اور ان خزائن کی تقسیم کے لئے آپؐ کو ایک وزیر اعظم عطا کرتے ہیں جو اِن خزائن کا خزانچی ہو۔ ہم آپ کو تنگی نہیں دینا چاہتے۔ اگر آپ کو خزانچی کے منصب سے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو ہم آپ کو ایک علیحدہ خزانچی دیتے ہیں۔ آپؐ بادشاہ بنیں اور اپنی شعاعیں آگے مرآتِ محیؒ میں گذار دیں یعنی آپ اپنے احکام آگے جاری کر دیں۔ خزائن کی تقسیم کا کام وہ خود کریں گے اور یہ منصب بادشاہ کا پہلے منصب خزانچی سے کئی گنا آسان ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلیٰ (سورہ ضحیٰ)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل مبارک کو قدرے تسکین ہوئی لیکن خزائن کی تقسیم کی دیکھ بھال بھی قدرے گراں گزری۔ رب تعالیٰ نے فرمایا اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپؐ کو یہ دیکھ بھال بھی گراں ہے تو آپؐ جملہ اختیارات اُنھیں کو سونپ دیویں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہم تو آپؐ کی مرضی چاہتے ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (ضحیٰ ع ۱) اگر آپؐ ہماری جدائی برداشت نہیں کرتے تو ہم آپؐ کو کب چھوڑتے ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی (ضحیٰ - ع ۱) مرآتِ محمدؐ سے جملہ شعاعیں مرآتِ محیؒ میں پڑ رہی ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امرِ الٰہی سے جملہ خزائن ظاہری و باطنی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے اور خود فارغ ہو گئے۔ لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم نے آپ کا سینہ مبارک عشقِ الٰہی سے چاک کر کے مثل مرآت کے صاف نہیں کر دیا۔ آپ اپنی شعاعیں مرآت محیؒ میں گذار دیں یعنی جملہ فیضان، خزائن و اختیارات اُن کے سپرد کر دیویں اور خود فارغ ہو جاویں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ فیضانِ ذاتِ احدیت مرآتِ محیؒ میں پلٹ دیا اور خود فارغ ہو گئے۔
لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ اور آپؐ سے وہ بوجھ اُتارا جس نے آپؐ کی پیٹھ مبارک کڑکا دی تھی (انشراح - ع ۱)۔ یعنی اب آپؐ کو تمام ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا گیا ہے اور صرف اپنی ذات کے مشاہدہ اور وصال کی خاطر برگزیدہ کر کے آپؐ کی شان مبارک کو بہت ہی بلند کر دیا گیا ہے۔ لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔
اے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے نازک قلب مبارک میں یہ ذمہ داری کی تکلیف تھی ہم نے آپؐ کی وہ تکلیف بھی دُور کر دی ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○ اب جب آپ تمام ذمہ داریوں سے فارغ ہیں تو اس عہدہ سے ہمیشہ کے لیے متنفر رہیں اور خود میرے ساتھ دل لگائیں لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ (انشراح - ع ۱) پس ثابت ہوا کہ یہ منصب خزانچی کا ابد الآباد تک حضرت سلطان محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے اسی لیے رب تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ

وَلِیًّا مُّرْشِدًا (کہف ع ۲) جس کو رب تعالیٰ گمراہ کریں وہ ولی مرشد کو نہیں پا سکتا۔ ولی مرشد سے مراد حضرت سید عبد القادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ کیونکہ ابجد کے لحاظ سے ولی مرشد کے اعداد ۵۹۰ بنتے ہیں اور سید عبد القادر جیلانی کے اعداد بھی ۵۹۰ بنتے ہیں اور جناب حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حقیقت وہ پا سکتا ہے جس کو رب تعالیٰ ہدایت کریں اور علم لدنی سے مشرف فرماویں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ٭

مرآتِ محیؓ مرآتِ محمدؐ سے اس طرح فیض یاب ہے جیسے چاند سورج سے فیض یاب ہوتا ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱) قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی اور قسم ہے چاند کی جو اس کے پیچھے ہے یعنی قمر شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اور اس کے پیچھے ہے۔ مراد یہ ہے کہ مرآتِ محیؓ مرآتِ محمدؐ سے اس طرح فیض حاصل کرتا ہے جیسے چاند سورج سے۔

(۴) مرآتِ محیؓ سے جملہ شعاعیں ستاروں کو پہنچ رہی ہیں۔ جن سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے انبیاء اور اولیاء ہیں۔ ازل سے لے کر ابد تک تمام خلائق آپ کی امت ہے۔ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (ہم نے آپؐ کو سارے انسانوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے کے واسطے بھیجا ہے لیکن اس حقیقت کو بہت لوگ نہیں جانتے (سبا ع ۳)۔ لفظ ناس میں جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں بھی داخل ہیں۔ اسی لئے آپؐ کا خطاب نبی الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ چونکہ ازل سے لے کر ابد تک جملہ اولیاء و انبیاء کو آپؐ کی حضوری اور صحبت کا شرف حاصل ہے۔ لہٰذا جملہ اولیاء و انبیاء آپ کے صحابہ ہیں اور آسمانِ ولایت پر مثل ستاروں کے ہیں اور جمیع عوالم کو منور کر رہے ہیں۔ کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں اور چاند سے فیضیاب ہو رہے ہیں یعنی مرآتِ محیؓ سے فیضان کی شعاعیں حاصل کرتے ہیں اور آسمانِ ولایت پر چمک کر جمیع عوالم کو منور کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جمیع عوالم فیضان ان ستاروں سے حاصل کرتے ہیں۔ ستاروں سے مراد جملہ اولیاء و انبیاء سابقہ ہے۔ یہ جملہ ستارگان مثل اقطاب کے ہیں۔ ان میں سے بعض قطب ارشاد ہیں اور بعض قطب ابدال ہیں اور بعض اقطاب ایسے ہوتے ہیں جن کے سر پر نہایت عالی شان تاج ہوتا ہے۔ تاج کے دائیں پہلو پر قطب ارشاد تحریر ہے اور بائیں طرف پر قطب ابدال تحریر ہے۔ یعنی دونوں منصب اس ایک کے سپرد کر دیے جاتے ہیں۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے مطابق اور سیدی مرشدی خاتم ولایت محمدی غوث الاعظم ثانی حضرت مولانا غلام محمد صاحب قبلہ جلوآنوی رضی اللہ عنہ کے فرمانِ اقدس کی تعمیل کی خاطر یہ فقیر مسکین عرض کئے دیتا ہے کہ یہ منصب آج کل اس فقیر کے سپرد ہے۔ قطب ارشاد کے تصرف سے جملہ عالم میں زمانہ کی ضرورت کے مطابق تلقین ارشاد ہوتا رہتا ہے اور قطب ابدال کے تصرف سے جملہ عالم میں ظاہری و باطنی انتظام قائم رہتا ہے۔ ہر زمانہ میں جملہ

ابدال ہوئے ہیں۔ جو چہل ممالک کے والی ہیں اور قطب کے وزیر ہیں +

(۵) پس ثابت ہوا کہ ازل سے لیکر ابد تک جملہ عوالم کو فیضانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہو رہا ہے۔ جس کا اعلان بارہا آپؓ نے تخت مبارک پر بیٹھ کر بغداد شریف میں کیا۔ امام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہٗ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار کے صـ۲۴ پر بالاسناد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلطان شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھ کر بغداد شریف میں فرمایا کرتے تھے۔ یَا غُلَامُ سَافِرْ اَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّیْ کَلِمَۃً یَا غُلَامُ الْوِلَایَاتُ ھٰھُنَا الدَّرَجَاتُ فِیْ مَجْلِسِیْ تَفَرَّقَ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا قَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ۔ یعنی اے لڑکے! ہزار سال سفر کر تاکہ تو مجھ سے ایک کلمہ سنے۔ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔

آپؓ کا یہ قول مبارک حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ بھی اپنی کتاب زبدۃ الاسرار کے صـ۵۵ پر نقل کرتے ہیں۔

(۶) حضرت علامہ شیخ عبد القادر القادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر المنقبۃ الاولیٰ صـ۸ تا ۱۵ میں احادیث شریف اور اقوال نقل کرتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضور نبی کریم نور قدیم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وزیر اعظم حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کے مبارک کندھوں پر ساتویں آسمان سے سوار ہوئے جہاں جبرائیل امین بھی ٹھہر گئے تھے اور عرشِ مجید پر اسی حالت پر پہنچے۔ یہ مسکین خاکپائے درویشاں و ریزہ خوار الیقان عرض کرتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ مجید پر اس حال پر پہنچے تو ربّ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آمد پر خوشی منائی اور فرمایا وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ○ (قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی۔ قسم ہے اس مبارک رات کی جس میں آپ تشریف لائے۔ ان چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کے لئے اشارہ ہے فجر۔ ع ۱) ۔ قسم ہے جوڑے کی یعنی قسم ہے ہمیں اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محبوب کے محبوب کی یعنی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی اور قسم ہے ایک کی یعنی یہ دو وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے کیونکہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تامہ ہیں لقولہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبد القادر کا وجود نہیں ہے۔ تفریح الخاطر صـ۲۴) اور فرمایا یہ دو وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی ہمارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود مبارک ہے۔ اور قسم ہے ایک کی یعنی اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے آپؐ کی۔

جب آپ عرشِ مجید پر پہنچے اور انوارات الٰہیہ نے آپ کے نورانی پیکر کو گھیر لیا تو رب تعالیٰ نے معراج کی حقیقت کا راز فاش کر دیا اور فرمایا وَالْوَتْرِ اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے ایک کی یعنی قسم ہے تیری کیونکہ تو ایک ہی کا مظہر ہے۔ مَیں بے صورت ہوں بے رنگ ہوں بے مثل ہوں بے شکل ہوں بے شبہ و بے نمون ہوں بے چون و بے چگون ہوں اور لامکان ہوں لیکن ظہور کی خاطر آپ کی صورت مبارک کو پسند فرمایا ہے لِقَوْلِهٖ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ (قسم ہے آپ کی صورت پاک کی اور قسم ہے قرآن سمجھانے والے کی یعنی آپ کی ذات اور حقیقت کی۔ سورہ صٓ ع ۱۰) یعنی آپ کے ظاہر اور باطن کو ہم نے پسند فرمایا ہے اور اس لئے آپ ہی کی صورت پاک پر ہم متجلی ہیں۔ آپ ہمارے تجلیٔ اعظم اور مرآتِ تامہ ہیں۔ گویا آپ کی صورت پاک پر ہم ہی جلوہ نما ہیں۔ بس یہاں ایک ہی ہے غیر کی گنجائش نہیں۔

میرے سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ معراج شریف کی رات عرشِ مجید پر پہنچنے کا واقعہ اپنے ایک قصیدہ شریف میں بیان فرماتے ہیں:۔

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِیْ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ	مَیں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرشِ مجید پر پہنچا۔ انوارِ الٰہی میرے لئے ظاہر ہوئے اور رب نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا۔
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰهِ قَبْلَ تَخَلُّقِیْ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکُ وَاللّٰهُ سَمَّانِیْ	مَیں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے خدا کے عرش کو دیکھا۔ رب تعالیٰ کے جملہ خزائن میرے آگے ظاہر کر دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوثِ اعظم رکھا۔
وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَۃٍ وَمِنْ خِلْعَۃِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبِ اَکْسَانِیْ	رب تعالیٰ نے اپنی نظرِ عنایت سے وصال کا تاج مجھے پہنایا اور بزرگی و قرب کی خلعت مجھے پہنائی۔

اور ص۱۹ پر فرمایا وَذَکَرَ الْاِمَامُ الرَّبَّانِیُّ الشَّیْخُ اَحْمَدُ الْفَارُوْقِیُّ السَّرْهَنْدِیُّ مُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِیْ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِیْ مَکْتُوْبَاتِهٖ اِنَّ الْقُطْبِیَّةَ بَعْدَ اَئِمَّةِ اَهْلِ الْبَیْتِ الْمَشْهُوْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ لَمْ تُثْبِتْ لِاَحَدٍ اِصَالَةً وَاِنَّمَا کَانَ کُلُّ قُطْبٍ بَعْدَهُمْ نَائِبًا عَنْهُمْ اِلٰی اَنْ ظَهَرَ الْبَازُ الْاَشْهَبُ فَثَبَتَتْ لَهٗ بِطَرِیْقِ الْاِصَالَةِ وَلَمْ تُثْبِتْ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ کَذٰلِکَ وَاِنَّمَا تَکُوْنُ الْاَقْطَابُ بَعْدَهٗ نُوَّابَهٗ اِلٰی اَنْ یَّظْهَرَ الْمَهْدِیُّ تَکُوْنَ لَهٗ کَسَائِرِ الْاَئِمَّةِ اِصَالَةً ثُمَّ قَالَ وَاِلٰی ذٰلِکَ الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ قُدِّسَ سِرُّهٗ۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

فَهُوَ الْاٰنَ الْقُطْبُ الْاَصِیْلُ وَالْمُتَصَرِّفُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَی الْجَلِیْلِ۔

صِفَاتُهٗ لَمْ تَزِدْهُ مَعْرِفَةً   لٰکِنَّمَا لَذَّةً ذَکَرْنَاهَا

وَمَعْنَی الْبَازِ الْاَشْھَبِ عِنْدَ السَّادَةِ الصُّوْفِیَّةِ الْمُتَمَکِّنِ فِی الْاَحْوَالِ فَلَا تُزَحْزِحُهُ الطَّوَارِقُ عَنْ دَرَجَاتِ الرِّجَالِ مَعَ الْخَلْقِ بِظَاهِرِهٖ وَمَعَ الْحَقِّ بِسَرَائِرِهٖ رُؤْیَتُهٗ سَنِیَّةٌ وَّهِمَّتُهٗ عَلِیَّةٌ وَّهُوَ عَوْنٌ لِّلْخَائِفِیْنَ وَحِفْظٌ لِّلْعَارِفِیْنَ وَلِکَوْنِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ صَاحِبُ الْقَدَحِ الْمُعَلّٰی مِنْ ذٰلِكَ لُقِّبَ بِمَا ذُکِرَ وَکَانَ هُوَ اَیْضًا یَقُوْلُ۔

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحَهَا   طَرَبًا وَّفِی الْعَلْیَاءِ بَازُ اَشْهَبُ

وَاشْتَهَرَ بِهٰذَا اللَّقَبِ ؏

یعنی اور امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی میں فرمایا کہ آئمہ اہل بیت مشہور رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد مرتبہ قطبیت کسی کو اصالتاً نصیب نہیں ہوا اور جتنے اقطاب اُن کے بعد ہوئے ہیں سب اُن کے نائب تھے حتیٰ کہ سلطان محی الدین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بازِ اشہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہورِ اقدس ہوا اور یہ منصب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سپرد بطریق اصالت کیا گیا۔ اب آپ کے بعد جتنے اقطاب ہوں گے وہ سب آپ ہی کے نائب مناب ہوں گے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ بھی آپ کے نائب ہوں گے۔ جملہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی طرح آپ اِس منصب کے مرکز اور اصل تا ابد الآباد قرار دیئے جائیں اور فرمایا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدہ شریف میں اِسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی متقدمین سب کے سورج غروب ہوگئے اور ہمارا سورج تا ابد الآباد فلک العلیٰ پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا پس آنحضرت رضی اللہ عنہ الآن قطب الاصیل ہیں اور ربِ جلیل کے اذن سے جمیع عوالم میں متصرف ہیں ؎

صِفَاتُهٗ لَمْ تَزِدْهُ مَعْرِفَةً   لٰکِنَّمَا لَذَّةً ذَکَرْنَاهَا

یعنی آپ کی صفات آپ کی معرفت کو زیادہ نہیں کرتیں لیکن ہم آپ کی صفات کا ذکر کر کے لذت حاصل کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ آپ کے کمالات جس قدر بیان کئے جائیں تھوڑے ہیں آپ کی حقیقت کو کما حقہٗ کوئی نہیں پا سکتا البتہ ہم آپ کے محامد اور صفات بیان کر کے لذت حاصل کرتے ہیں ؏

اور سادات صوفیہ کے نزدیک بازِ اشہب کے معنی احوال میں متمکن ہونا۔ حوادثاتِ زمانہ کی وجہ سے درجات الرجال سے نہ جنبش کرنا۔ ظاہر میں خلق کے ساتھ ہونا اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا۔ رُؤیت سُنیہ یعنی چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہونا اور ہمت کا بلند ہونا۔ اور خائفین کے لئے معاون ہونا و عارفین کا محافظ ہونا ہے۔ اور اس لئے آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خمخانۂ توحید کے ساقی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ بازِ اشہب کے لقب سے ملقب

یہی اور خاص انہی معنوں میں آپ خود فرماتے ہیں ؎

أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا   طَرَبًا وَّ فِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ

یعنی میں خوشیوں کا بلبل ہوں اور ان کے تنوں کو خوشیوں سے پُر کرتا ہوں اور عالمِ بالا میں باز اشہب ہوں اور آپ اس لقب کے ساتھ مشہور ہو گئے۔

اور صـ۲۱ پر فرمایا وَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُفْتِي الْعِرَاقِ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَامِدِ الْبَغْدَادِيُّ التَّوْحِيْدِيُّ كَانَ شَيْخُنَا الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَرِيْعَ الدَّمْعَةِ شَدِيْدَ الْخَشْيَةِ كَثِيْرَ الْهَيْبَةِ مُجَابَ الدَّعْوَةِ تَلُوْحُ الْهَيْبَةُ مِنْ شمته كَرِيْمَ الْأَخْلَاقِ طَيِّبَ الْأَعْرَاقِ ؛

یعنی شیخ الامام مفتی عراق ابو عبداللہ محمد بن علی بن حامد بغدادی نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیخ شیخ محی الدین حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جلد رونے والے۔ بڑے خوف کھانے والے۔ بڑی ہیبت والے۔ مقبول الدعا۔ چہرہ مبارک پُر ہیبت۔ کریم الاخلاق اور خوشبودار پسینہ والے تھے۔

اور صـ۲۲ پر فرمایا (وَ قَالَ الْخِضْرُ) الْحُسَيْنِيُّ الْمَوْصِلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبِيْ قَالَ خَدَمْتُ سَيِّدِي الشَّيْخَ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً فَمَا رَأَيْتُهُ فِيْهَا يَمْخَطُ وَلَا يَبْصُقُ وَلَا يَتَنَخَّعُ وَلَا قَعَدَتْ عَلَيْهِ ذُبَابَةٌ ؛

یعنی خضر حسینی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہ میں نے سیّدی شیخ حضرت محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تیرہ۱۳ سال خدمت کی۔ میں نے اس مدت میں نہ آپ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ تھوکتے اور نہ کھنکھارتے اور نہ ہی آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی بیٹھتی تھی۔

(ف) کسی صحابی، امام اور سابقہ نبی مرسل کے لیے قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر ثابت نہیں کہ ان پر مکھی نہ بیٹھتی ہو۔ یہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا خاصہ ہے۔ حضرت امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ جلد اوّل میں اس بیان میں ایک باب باندھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے جسم اطہر و اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ پس میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت جملہ اولیا، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہے۔

اور صـ۲۳ پر فرمایا (وَ قَالَ الْإِمَامُ) الْحَافِظُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ البرزالی الاشبیلی فِي كِتَابِ الْمَشِيْخَةِ الْبَغْدَادِيَّةِ لِلرَّشِيْدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ فَقِيْهُ الْحَنَابِلَةِ وَالشَّافِعِيَّةِ بِبَغْدَادَ وَ شَيْخُ جَمَاعَتِهِمَا وَلَهُ الْقَبُوْلُ التَّامُّ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْعَوَامِّ وَهُوَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

وَانْتَفَعَ بِهِ الْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ سَرِيْعَ الدَّمْعَةِ دَائِمَ الْفِكْرِ رَقِيْقَ الْقَلْبِ دَائِمَ الْبِشْرِ كَرِيْمَ النَّفْسِ سَخِيَّ الْيَدِ عَزِيْزَ الْعِلْمِ شَرِيْفَ الْاَخْلَاقِ طِيْبَ الْاَعْرَاقِ مَعَ قَدَمٍ رَاسِخٍ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ؀

یعنی امام حافظ ابو عبداللہ محمدؒ البرزانی الاشبیلی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب المشیخۃ البغدادیۃ للرشید بن مسلمہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بغداد شریف میں حنابلہ و شافعیہ کے فقیہہ اور ان دونوں مذہب والوں کے شیخ تھے۔ آپ کو فقہاء، فقراء اور عوام الناس غرضیکہ سب کے نزدیک قبولیت تام حاصل تھی۔ آپ یکتائے دہر تھے۔ خاص و عام آپ سے مستفید ہوا کرتے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات۔ جلد رونے والے۔ دائم الفکر۔ رقیق القلب۔ دائم کشادہ رُو۔ کریم النفس۔ نہایت سخی۔ علم دوست۔ نہایت خلیق اور خوشبودار پسینہ والے تھے۔ آپؓ عبادت و مجاہدہ میں نہایت مستقل مزاج اور راسخ القدم تھے۔

(ف) اس میں دلالت ہے کہ میرے سلطان حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ کمال کسی صحابی، امام یا سابقہ نبی مرسل کے لئے ثابت نہیں۔ یہ خاصہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور میں نے کوئی مُشک و عنبر ایسا نہیں سونگھا جو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ معطر اور خوشبودار ہو۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضرت محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں اور یہ شرف کسی نبی، صحابی، امام کو نصیب نہیں لہٰذا حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے ؀

اور ص۲۴ پر فرمایا وَقَالَ الشَّيْخُ الْعَارِفُ اَبُو الْفَرَحِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ قَدِمْتُ بَغْدَادَ وَحَضَرْتُ مَجْلِسَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُ مِنْ حَالِهٖ وَخَلْوَةِ سِرِّهٖ مَا اَذْهَلَنِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى اُمِّ عُبَيْدَةَ اَخْبَرْتُ خَالِيَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ الرِّفَاعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ يَا وَلَدِيْ وَمَنْ يُّطِيْقُ مِثْلَ قُوَّةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَمَا وَصَلَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؀

یعنی شیخ عارف ابوالفرح عبدالرحیم بیان کرتے ہیں کہ جب میں بغداد شریف گیا تو حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا۔ میں آپ کا حال اور آپ کی فراغت قلبی دیکھ کر حیران رہ گیا۔ جب میں ام عبیدہ کی طرف واپس آیا تو اپنے ماموں شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے متعلق اطلاع دی وہ فرمانے لگے اے میرے فرزند

حضرت عبدالقادر جیسی قوت کس کو نصیب ہے اور کون اس حال کو برداشت کر سکتا ہے اور کون اس مقام تک پہنچ سکتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ؂

(ف) اس میں تصریح ہے کہ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ولی صحابی یا نبی آپ کے مقام تک نہ پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے ؂

اور ص۴۳ پر فرمایا وَكَانَ يَمُوْتُ فِيْ مَجْلِسِهِ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالْاَكْثَرُ وَكَانَ لَا يَخْلُوْ مَجْلِسُهٗ مِنْ اَنْ يُّسْلِمَ فِيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِ اَوِ النَّصَارٰى اَوْ مَنْ يَّتُوْبُ فِيْهِ مِنَ الْعَيَّارِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعُصَاةِ قَالَ وَكَانَ يَكْتُبُ مَا يَقُوْلُهٗ فِيْ مَجْلِسِهٖ اَرْبَعمِائَةِ مَحْبَرَةٍ مِنْ عَالِمٍ وَّغَيْرِهٖ قَالَ وَكَثِيْرًا مَّا يَخْطُوْ فِيْ مَجْلِسِهٖ فِي الْهَوَاءِ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّاسِ خُطُوَاتٍ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْكُرْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ؂

یعنی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں دو تین بعض اوقات زیادہ آدمی بھی جان بحق ہو جاتے تھے۔ اور آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں یہود یا نصاریٰ آپ کے دستِ مبارک پر اسلام نہ لاتے ہوں یا فاسق اور فاجر لوگ آپ کے روبرو توبہ نہ کرتے ہوں اور فرمایا آپ کی مجلس مبارک میں چار صد زبردست عالم وغیرہ آپ کی تقریر نقل کیا کرتے تھے اور بسا اوقات مجلس کی حالت میں آپ ہوا پر چند قدم اُڑ کر پھر کرسی پر آ بیٹھا کرتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ف) کسی سابقہ نبی، صحابی، امام کی مجلسِ وعظ کی ایسی شان قرآن مجید اور حدیث شریف سے نہیں پائی جاتی۔ یہ امر صریح وضاحت کرتا ہے کہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے ؂

اور ص۴۰ پر فرمایا وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَنَا اَرْضَعُ ثَدْيَهَا الْاَيْمَنَ ثُمَّ اَخْرَجَتْ لِيْ ثَدْيَهَا الْاَيْسَرَ فَرَضَعْتُهٗ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا وَلَدُنَا حَقًّا ؂

یعنی حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود شریف میں ہوں اور آپ کا دایاں پستان مبارک چوس رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے اُٹھا کر بایاں پستان مبارک دیا اور میں نے چوسا۔ اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف مبارک لے آئے اور فرمایا۔ اے عائشہ یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے۔

(ف) یہ شرف کسی صحابی، امام اور نبی مرسل کو نصیب نہیں ہوا۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کمالات کے وارث صرف آپ ہی ہیں جس پر آپ کا قول مبارک تَاللّٰهِ هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّيْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبدالقادر کا وجود نہیں ہے تفریح الخاطر ص۴۲)

شاہد ہے۔ صحابہ کرام اور آئمہ اطہار علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کیا لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الصِّدْقِ وَصِدِّیْقٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعَدْلِ وَعُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الصَّبْرِ وَحُسَیْنٌ بَابُھَا (میں صدق کا شہر ہوں صدیقؓ اس کا دروازہ ہیں۔ میں عدل کا شہر ہوں اور عمرؓ اس کا دروازہ ہیں۔ میں حیاء کا شہر ہوں اور عثمانؓ اس کا دروازہ ہیں۔ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ میں حلم کا شہر ہوں اور حسنؓ اس کا دروازہ ہیں۔ میں صبر کا شہر ہوں اور حسینؓ اس کا دروازہ ہیں)۔ شہر اور دروازہ میں بڑا فرق ہے۔ دروازہ سے شہر میں داخل ہوتے ہیں لیکن ہوتا شہر سے باہر ہے۔ دروازہ کو شہر کے گلی کوچوں کی خبر نہیں ہوتی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل شمس کے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا (سورہ شمس ع ۱) اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ مثل چاند کے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (سورہ شمس ع ۱) اور اس پر دلیل یہ ہے کہ سیّد عبدالقادرؒ جیلانی کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹۰ ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو۔

سیّد عبدالقادر جیلانی	س	ی	د	ع	ب	د	ا	ل	ق	ا	د	ر	ج	ی	ل	ا	ن	ی	میزان
	۶۰	۱۰	۴	۷۰	۲	۴	۱	۳۰	۱۰۰	۱	۴	۲۰۰	۳	۱۰	۳۰	۱	۵۰	۱۰	۵۹۰

آپ کے اعداد کی جمع الجمع ۱۴ ہے۔ یعنی جس وقت آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں محو اور مستغرق ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تامہ بن گئے اور مثل چودھویں کے چاند کے چمکنے لگے لہٰذا ربّ تعالیٰ نے فرمایا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا قسم ہے چاند کی جو سورج کے پیچھے ہے یعنی سورج سے فیض حاصل کر رہا ہے پس میرے سلطان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔

اور الفتح المبین کے صفحہ ۹۳ پر فرمایا (وقال الحافظ) ابوذرعۃ ظاہر بن محمد بن ظاہر المقدسی الداری حَضَرْتُ مَجْلِسَ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنَّ کَلَامِیْ عَلٰی رِجَالٍ یَحْضُرُوْنَ مَجْلِسِیْ مِنْ وَّرَاءِ جَبَلِ قَافٍ اَقْدَامُھُمْ فِی الْھَوَاءِ وَقُلُوْبُھُمْ فِیْ حَضْرَۃِ الْقُدُسِ تَکَادُ قَلَانِسُھُمْ وَطَوَاقِیْھِمْ تَحْتَرِقُ مِنْ شِدَّۃِ شَوْقِھِمْ اِلٰی رَبِّھِمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَکَانَ وَلَدُہُ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَاضِرَ الْمَجْلِسِ تَحْتَ رِجْلِ اَبِیْہِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ نَحْوَ السَّمَاءِ وَشَخَصَ سَاعَۃً فَاحْتَرَقَتْ طَاقِیَتُہٗ وَزِیُّہٗ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَنَزَلَ الشَّیْخُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ

اَطْفَاهُمَا وَقَالَ وَاَنْتَ مِنْهُمْ يَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ فَسَأَلْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَمَّا غَشِيَهُ فَقَالَ لَمَّا نَظَرْتُ اِلَى الْهَوَاءِ رَأَيْتُ رِجَالًا وَاقِفِيْنَ مُطْرِقِيْنَ مُنْصِتِيْنَ لِكَلَامِهٖ وَقَدْ مَلَؤُا الْاُفُقَ وَفِيْ لِبَاسِهِمْ وَثِيَابِهِمُ النَّارُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَصِيْحُ وَيَعْدُوْ فِي الْهَوَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْقُطُ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ مَجْلِسِ الشَّيْخِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْعَدُ فِيْ مَكَانِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ ؛

یعنی حافظ ابوذرعہ طاہر بن محمدؒ بن طاہر المقدسی الداری سے منقول ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوا۔ میں نے سُنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میرا کلام اُن شخصوں سے ہے جو کوہ قاف کی پرلی طرف ہوتے ہیں۔ اُن کے قدم ہوا میں ہیں اور اُن کے دِل حضرتِ قدس میں۔ عنقریب ہے کہ اُن کے کلاہ وطاقیہ خداوند تعالیٰ کی محبت کی شدت سے جل جاویں اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاقؒ اپنے باپ کے پاؤں کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر آسمان کی طرف ہوا میں دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور سر کا طاقیہ اور پوشاک جل اُٹھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے منبر شریف سے اُتر کر آگ بجھائی اور فرمایا اے عبدالرزاق تو بھی اُن سے ہے۔ راوی مذکور کا بیان ہے کہ جب میں نے شیخ عبدالرزاقؒ سے پوچھا کہ آپ کے بیہوش ہو جانے کا کیا سبب تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے ہوا میں دیکھا تو مجھے مردانِ غیب سر جھکائے ہوئے نظر آئے جو آنحضرت کے کلام مبارک کو سُن رہے تھے اور تمام خلا اُن کی کثرت سے بھرا ہوا تھا اور اُن کے کپڑے جل رہے تھے۔ بعض اُن میں سے نعرہ مار کر ہوا میں اڑ جاتے تھے اور بعضے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں زمین پر گر جاتے تھے اور بعض اُسی جگہ ہوا میں آواز کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ وعنہم ؛

(ف) قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی صحابی، امام اور سابقہ نبی مرسل کی مجلس وعظ میں جملہ انبیاء اولیاء ملائکہ اور جنات کی حاضری نہیں پائی جاتی ؛

اور صا۱۰۱ پر فرمایا مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِي الْفَتْحِ نَصْرِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ خَلِيْلِ بْنِ اَحْمَدَ الْهَاشِمِيِّ الْكَرْخِيِّ بِبَغْدَادَ قَالَ اَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ اَبُوْ صَالِحٍ نَصْرُ بْنُ الْحَافِظِ تَاجِ الدِّيْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْبَغْدَادِيُّ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَمِّيْ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالْعِمْرَانُ الْكِيْمِيَاتِيُّ وَالْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ سَنَةَ تِسْعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ السَّيِّدَ الشَّيْخَ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ السَّادِسِ عَشَرَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ قُلْتُ يَا اَبَتَاهُ اَنَا رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ كَيْفَ اَتَكَلَّمُ عَلٰى فُصَحَاءِ بَغْدَادَ فَقَالَ اِفْتَحْ فَاكَ فَفَتَحْتُهٗ فَتَفَلَ فِيْهِ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ لِيْ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ وَادْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ

الموعظة الحسنة فصليت الظهر وجلست وحضر في خلق كثير فارتج علي فرأيت علي
بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه قائما بازائي في المجلس فقال لي يا بني لم لا تتكلم قلت يا
ابتاه قد ارتج علي فقال افتح فاك ففتحته فتفل فيه ستا فقلت له لم لا تكملها سبعا
فقال ادبا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثم توارى عني فقلت غواص الفكر
يغوص في بحر القلب على درر المعارف فيستخرجها الى ساحل الصدر فينادي عليها سمسار
ترجمان اللسان فتشترى بنفائس اثمان الطاعة في بيوت اذن الله ان ترفع قالوا فهذا
اول كلام تكلم به على الناس على الكرسي رضي الله تعالى عنه و نقل الامام السيوطي عليه
الرحمة ايضا في كتابه تنوير الحلك بامكان رؤية النبي صلى الله عليه وسلم والملك عن
الشيخ سريع الدين بن الملقن في طبقات الاولياء ؞

یعنی ابوالفتح نصر اللہ بن قاسم بن یوسف بن خلیل بن احمد ہاشمی کرخی سے بغداد شریف میں روایت ہے۔ کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن حافظ تاج الدین ابوبکر بغدادیؒ نے ۶۶۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ حضرت عبدالرزاق اور میرے چچا حضرت عبدالوہاب و شیخ عمر کیمیاتی اور عمر بزار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بغداد شریف میں ۵۹۰ھ میں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ابو محمد سید شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو ۵۵۳ھ میں کرسی پر فرماتے سنا۔ کہ میں نے ۵۲۱ھ میں منگل کے روز سولھویں شوال کو ظہر سے پہلے جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپؐ نے فرمایا اے میرے فرزند! تو کلام کیوں نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا اے میرے جدامجد میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے روبرو کس طرح کلام کروں! فرمایا منہ کھول۔ جب میں نے کھولا تو سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا لوگوں میں کلام کر اور ان کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے خدا کے رستہ کی طرف بلا۔ پس میں ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھا تو بہت خلقت جمع ہو گئی۔ میں کچھ مرعوب سا ہو گیا۔ اتنے میں حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ کو مجلس میں اپنے بالمقابل کھڑے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ اے میرے فرزند تو کلام کیوں نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا اے میرے باپ میری زبان رک گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ منہ کھول۔ جب میں نے کھولا تو میرے منہ میں چھ مرتبہ لعاب دہن مبارک ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ کیوں نہیں لگایا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ فرما کر نظر سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میں کلام کرنے لگا۔ غواصِ فکر دریائے قلب میں دُرِ معارف کے لئے غواصی کرتا ہے تاکہ ان کو سینے کے کنارے پر لائے۔ اس پر زبان کے ترجمان کا دلال بولی دیتا ہے تو ان کو حسنِ طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ ایسے گھروں میں خریدا جاتا ہے کہ خدا نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے۔

راویانِ مذکور کا بیان ہے کہ یہ پہلا کلام تھا جو آپؓ نے لوگوں کے روبرو کرسی پر بیٹھ کر فرمایا اور امام جلال الدین سیوطی

علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی کتاب تنویر الحلک بامکان رویت النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم والملک میں بحوالہ طبقات الاولیاء مصنفہ شیخ سراج الدین بن الملقن اسی طرح نقل کیا ہے ؛

(ف) کسی صحابی، امام، سابقہ نبی مرسل کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک اُس کے دہن میں سات بار لگایا گیا ہو - اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لعاب دہن مبارک اُس کے دہن میں چھ بار ڈالا گیا ہو - حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لعاب مبارک کا یہ اثر ہوا کہ آپ اولیاء کے سردار بنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کا یہ اثر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جملہ انبیاء علیہم السلام کے سردار بنے لِقَوْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ - اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے (بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار صکا) ؛

اور صلا پر فرمایا وَمِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا مَارَوَاهُ مُؤَلِّفُ تُحْفَةِ الْاَبْرَارِ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِالسَّنَدِ عَنِ الشَّيْخِ شِهَابِ الدِّيْنِ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّهْرَوَرْدِيِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ بِمَدْرَسَتِهٖ كُلُّ وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى قَدَمِ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنَا عَلٰى قَدَمِ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَا رَفَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمًا اِلَّا وَضَعْتُ قَدَمِيْ فِي الْمَوْضَعِ الَّذِيْ رَفَعَ قَدَمَهٗ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدَمًا مِنْ اَقْدَامِ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا سَبِيْلَ اَنْ يَّنَالَهٗ اِلَّا نَبِيٌّ وَكَذَا مَا تَقَدَّمَ نَقْلُهٗ مِمَّا رُوِيَ عَنْ حَضْرَةِ الشَّيْخِ قُدِّسَ سِرُّهٗ مِنْ اِنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَنَا عَنْهَا وَاَنَا اَرْضَعُ ثَدْيَهَا الْاَيْمَنَ ثُمَّ اَخْرَجْتُ لِيْ ثَدْيَهَا الْاَيْسَرَ فَرَضَعْتُهٗ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا وَلَدُنَا حَقًّا ؛

یعنی اور اسی طرح مؤلف تحفۃ الابرار اور دوسرے علماء نے بھی شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمدؒ سہروردی قدس سرہٗ سے روایت بیان کی ہے - انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ اپنے مدرسہ میں کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے - ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا پاک جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا قدم مبارک نہیں اُٹھایا جہاں میں نے بھی اپنا قدم نہ رکھا ہو حتیٰ کہ ایک قدم جو اقدام نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے اور سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو وہاں تک رسائی نہیں ؛

اور اس طرح ایک اور روایت آپ سے بیان کی جاتی ہے جس کی نقل پہلے بھی گذر چکی ہے کہ حضرت شیخ محی الدین

قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں ہوں اور آپ کا دایاں پستان مبارک چوس رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے اٹھا کر بایاں پستان مبارک دیا۔ پس میں نے وہ بھی چوسا۔ اتنے میں جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔ اے عائشہ! یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ سے ایک قدم آگے ہیں۔ قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ یعنی ایک مرتبہ آگے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ہستی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ کے لحاظ سے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک ہے۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ اپنی کتاب نزھۃ الخاطر الفاتر کے صہ ۲۱ پر حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک پر فرماتے ہیں۔ وَتَوَفّٰی سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا الشَّیْخُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ وَلَعَلَّ الْحِکْمَۃَ فِیْ تَاَخُّرِہٖ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ اِشْعَارًا بِاَنَّ الْوَلِیَّ اَحَطُّ رُتْبَۃً مِّنَ النَّبِیِّ بِدَرَجَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ وَاَمَّا کَوْنُ وَفَاتِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ الْحَادِیَۃِ عَشَرَ اَوْ یَوْمَہٗ مِنْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ فَلَمْ اَرَہٗ مَنْقُوْلًا وَّاِنْ کَانَ یَقْتَضِیْ وَجْھًا مَّعْقُوْلًا۔

یعنی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ماہ ربیع الآخر میں ہوا جو ربیع الاول سے ایک ماہ پیچھے ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے اشارتاً سمجھا دیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رتبہ کے لحاظ سے ایک درجہ کم ہیں۔ اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک چاند کی بارہ تاریخ کو ہوا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک چاند کی گیارہ تاریخ کو ہوا اور اس میں بھی یہی حکمت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ کے لحاظ سے ایک درجہ کم ہیں یعنی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کا مرتبہ اور نمبر ہے اگرچہ یہ نقلی دلیل نہیں لیکن نہایت احسن عقلی دلیل ہے۔

اور صہ ۱۰۶ پر فرمایا (اَمَّا مَسْئَلَۃُ الْقَدَمِ) فَاَمْرٌ مَّشْھُوْرٌ فِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْمُحَقِّقِیْنَ وَاَلَّفَتْہُ الْمُؤَلِّفُوْنَ وَصَدَّقَتْہُ وَحَمَلَتْہُ عَلٰی اَحْسَنِ الْمَحَامِلِ وَحَرَّرَتْہُ فَاَجْتَبْتُھَا لِتَزْیِیْفِ اِنْکَارِ ھٰذِہِ الْکَرَامَۃِ لَا یَجِدُ بِہٖ غَیْرَ الْخُسْرَانِ وَالنَّدَامَۃِ وَمِنْ مُّسْتَحْسَنِ مَا حَرَّرَ فِیْھَا مَا ذَکَرَہٗ خَاتِمَۃُ الْمُفَسِّرِیْنَ الْعَلَّامَۃُ اَبُو الثَّنَاءِ شِھَابُ الدِّیْنِ السَّیِّدُ مَحْمُوْدُ اَفَنْدِی الْاٰلُوْسِیُّ فِیْ کِتَابِہِ الطِّرَازِ الْمُذَھَّبِ فِیْ شَرْحِ قَصِیْدَۃِ الْبَازِ الْاَشْھَبِ لِلْمَرْحُوْمِ الْکَامِلِ الْاَدِیْبِ عَبْدِ الْبَاقِیْ اَفَنْدِی الْعُمَرِیْ عِنْدَ قَوْلِہٖ

ذِیْ قُطْعَۃٍ کَمْ جَاوَرَتْ   قَبْرَ شَفِیْعِ الْاُمَمِ

قَدْ شَرَّفَتْ رَأسَ فَتًی　　قَدْ قَالَ هٰذِی قَدَمِی

فَاِنَّهٗ قَالَ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ قَدْ قَالَ هٰذِهٖ قَدَمِی اِلٰی مَارُوِیَ بِاَسَانِیْدِ عَدِیْدَةٍ حَتّٰی قِیْلَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْمُتَوَاتِرِ الْمُفِیْدِ لِلْعِلْمِ الضَّرُوْرِیِّ اَوِ النَّظْرِیِّ عَنْ حَضْرَةِ الْبَازِ الْاَشْهَبِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اِنَّهٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ یَوْمًا عَلٰی کُرْسِیِّ وَعْظِهٖ وَیَصْرَعُ الْقُلُوْبَ بِزَوَاجِرِ لَفْظِهٖ وَحَوْلَهٗ جَمٌّ غَفِیْرٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ الْعُظَّامِ مُحِیْطُوْنَ بِهٖ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْبَدْرِ التَّمَامِ فَقَالَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَامَ الشَّیْخُ عَلِیُّ الْهِیْتِیُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَصَعِدَ الْکُرْسِیَّ وَاَخَذَ قَدَمَ الشَّیْخِ وَجَعَلَهَا عَلٰی عُنُقِهٖ وَدَخَلَ تَحْتَ ذَیْلِهٖ وَمَدَّ الْحَاضِرُوْنَ کُلُّهُمْ اَعْنَاقَهُمْ وَظَهَرَتْ عَلَیْهِمْ اَمَارَاتُ الْخُضُوْعِ وَرُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْکَشْفِ الصَّحِیْحِ اَنَّ الْمَشَائِخَ الْمُنْفَرِدِیْنَ فِی الْاَمْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ یَحْضُرْ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ مَدُّوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَخْبَرُوْا بِمَا قَالَ الشَّیْخُ قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِیْزُ وَاِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ اَحَدٌ مِّمَّنْ عَقَدَ لَهٗ لِوَاءَ وِلَایَتِهٖ فِی الْاَقْطَارِ اِلَّا شَاهَدَ عَلَمَ الْقُطْبِیَّةِ مَحْمُوْلًا بَیْنَ یَدَیِ الشَّیْخِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَاجَ الْغَوْثِیَّةِ عَلٰی رَاْسِهٖ وَرَاٰی عَلَیْهِ خِلْعَةَ التَّصَرُّفِ الْعَامِّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَی النَّافِذَ فِی الْوُجُوْدِ وِلَایَةً وَّعَزْلًا مُعْلَمَةً بِطِرَازَیِ الشَّرِیْعَةِ وَالْحَقِیْقَةِ وَقَالَ الشَّیْخُ الْقُدْوَةُ اَبُوالْقَاسِمِ عَبْدُاللّٰهِ الْبَصْرِیُّ لَمَّا قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ قُدِّسَ سِرُّهٗ قَدَمِیْ هٰذِهٖ الخ رَاَیْتُ الْاَوْلِیَاءَ فِی الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضِعِیْنَ رُؤُسَهُمْ تَوَاضُعًا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَفْعَلْ فَتَوَارٰی عَنْهُ حَالُهٗ ؞

یعنی (آنحضرت رضی اللہ عنہ کے قول مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ پر بحث) آپ کا یہ ارشاد مبارک جملہ علمائے محققین متقدمین اور متاخرین کی تصانیف میں پایا جاتا ہے۔ جملہ اولیاء اللہ نے اس کی تصدیق کی ہے اور احسن معانی پر اس کو محمول کیا ہے۔ اُنہوں نے اِس کو اپنی کتب میں تحریر کیا ہے اور قبول کیا ہے تاکہ منکرین کی تردید ہوجائے۔ آپ کے اس کمال کے انکار کرنے سے سوائے ندامت اور خسران کے کچھ وصول نہیں ہوتا۔ خاتمۃ المفسرین ابو الثنا شہاب الدین سیّد محمود آفندی آلوسی قدس سرہٗ اپنی کتاب الطراز المذہب فی شرح قصیدہ الباز الاشہب (جو ادیب کامل عبد الباقی آفندی العمری قدس سرہٗ کی تصنیف ہے) میں اُس کے قول سے

ذِیْ قُطْعَةٍ کَمْ جَاوَرَتْ　　قَبْرَ شَفِیْعِ اُمَمٍ
قَدْ شَرَّفَتْ رَاْسَ فَتًی　　قَدْ قَالَ هٰذِی قَدَمِی

(شفیع الامم حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک ایک ایسا قطعہ ہے جہاں کسی پر کوئی سختی نہیں کی

جاتی یعنی بغداد شریف کے قطعہ میں کسی کو قبر کا عذاب نہیں اور جو اُس قطعہ مبارک کی زیارت کرے وہ بھی جنتی ہے۔
جب آپ نے فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ تو ایک جوان کے سر کو آپ نے اپنے قدم مبارک کا شرف بخشا) کی شرح میں کیا احسن پیرایہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بازِ اشہب قدس سرہٗ کا قول مبارک قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ بہت زیادہ اسانید جو تواتر کا حکم رکھتی ہیں سے ثابت ہے۔ اِن اشعار میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایک روز حضرت بازِ اشہب قدس سرہٗ تخت پر بیٹھ کر وعظ فرما رہے تھے اور لوگوں کو وعظ نصیحت میں تنبیہہ فرما رہے تھے۔ مشائخ عظام کی ایک بڑی بھاری جماعت آپ کو ایسے احاطہ کیے ہوئے تھی جیسے بدر کامل کے گرد ہالہ ہوتا ہے۔ دورانِ تقریر جناب نے فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ شیخ علی ہیتی قدس سرہٗ اُٹھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے تخت مبارک پر چڑھ کر آپ کے قدم مبارک کو اُٹھایا اور اپنی گردن پر رکھا۔ اور آپ کے دامن مبارک کے نیچے داخل ہو گئے۔ جملہ حاضرین نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور علامات خضوع اُن سے ظاہر ہوئیں۔ اور بہت سے مشائخ اہلِ کشف صحیح سے منقول ہے کہ جو مشائخ عظام اُس وقت مجلس شریف میں حاضر نہ تھے سب نے اپنی اپنی جگہ گردنیں جھکائیں اور آپ کے اس قول مبارک کی اُسی جگہ خبر دی۔ اور عالم میں کوئی ایسا ولی باقی نہ تھا جس نے آپ کے لوائے قطبیت کو تسلیم نہ کیا ہو کیونکہ جملہ اولیاء نے آپ کے دستِ مبارک میں عَلَمِ قطبیت اور سر مبارک پر تاج غوثیت دیکھا اور آپ کے وجود مبارک پر خلعتِ تصرفِ عام باذن اللہ تعالیٰ یعنی ولیوں کو ولایت عطا کرنی اور اُن کو معزول کرنا دیکھی جس پر شریعت و حقیقت کے نقش و نگار تھے۔ اور شیخ قدوۃ ابو القاسم عبد اللہ البصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس وقت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو میں نے مشرق و مغرب کے اولیاء کو تواضع کی خاطر سر جھکائے ہوئے دیکھا سوائے ایک عجمی مرد کے جس نے سر نہ جھکایا اور اس کا حال سلب کر لیا گیا۔

اور صفحہ ۱ پر فرمایا (وَقَالَ) اَلشَّیْخُ الْعَارِفُ اَبُوْمُحَمَّدٍ عَلِیُّ بْنُ بَکْرٍ لَمَّا قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ مَا قَالَ قَامَ الشَّیْخُ عَلِیُّ الْھِیْتِیُّ وَقَبَّلَ الْقَدَمَ فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَالَ لِاَنَّہٗ اُمِرَ اَنْ یَّقُوْلَھَا وَاُذِنَ لَہٗ فِیْ عَزْلِ مَنْ اَنْکَرَھَا عَلَیْہِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ سَارَعَ اِلَی الْاِنْقِیَادِ اِلَیْہِ (وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ صَخْرٍ) قُلْتُ لِلشَّیْخِ عَدِیِّ ابْنِ مُسَافِرٍ قُدِّسَ سِرُّہٗ ھَلْ اُمِرَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِاَنْ یَّقُوْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ قَدْ اُمِرَ وَاُمِرَ وَمَا وَضَعَ الْاَوْلِیَاءُ کُلُّھُمْ رُءُوْسَھُمْ اِلَّا لِمَکَانِ الْاَمْرِ اَلَا تَرَی الْمَلٰئِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ لَمْ یَسْجُدُوْا لِاٰدَمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِوُرُوْدِ الْاَمْرِ عَلَیْھِمْ بِذٰلِکَ انتھی وَالَّذِیْ یَخْطُرُ بِبَالِ ھٰذَا الْعَبْدِ الْفَقِیْرِ اَنَّ الْقَدَمَ عَلٰی حَقِیْقَتِھَا کَمَا ھُوَ الظَّاھِرُ الْمُتَبَادِرُ مِنَ اللَّفْظِ وَیُؤَیِّدُہُ الْوَصْفُ بِھٰذِہٖ فَاِنَّھَا حَقِیْقَۃٌ فِیْ

الْمُشَارِ اِلَيْهِ الْمُشَاهَدِ الْمَحْسُوْسِ وَاِنَّ الشَّيْخَ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَا قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا عَلٰى لِسَانِ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَكَمْ وَلِيٍّ قَالَ مَا قَالَ عَلٰى لِسَانِهَا اَلَا تَرٰى سُلْطَانَ الْعَاشِقِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْفَارِضِ قُدِّسَ سِرُّهٗ كَيْفَ قَالَ

وَاِنِّىْ وَاِنْ كُنْتُ ابْنَ اٰدَمَ صُوْرَةً ۔۔۔ فَلِىْ فِيْهِ مَعْنًى شَاهِدٌ بِاُبُوَّتِىْ

فَاِنَّهٗ لَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا عَلٰى لِسَانِ تِلْكَ الْحَقِيْقَةِ الَّتِىْ مِنْهَا خُلِقَ اٰدَمُ وَسَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَلِ الْعَالَمُ الْعُلْوِىُّ وَالسُّفْلِىُّ كَمَا يُشِيْرُ اِلَيْهِ بَعْضُ الْاٰثَارِ وَاِلَيْهِ يُوْمِىْ قَوْلُ الْعَارِفِ النابلسى -

طٰهٰ النَّبِىُّ تَكَوَّنَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ ۔۔۔ كُلُّ الْخَلِيْقَةِ ثُمَّ لَوْ تُرِكَ الْقَطَا

وَالْفَنَاءُ فِى الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُسَلَّمٌ عِنْدَ السَّادَةِ الصُّوْفِيَّةِ وَجِهَاتُ الْفَنَاءِ فِيْهِ مُخْتَلِفَةٌ وَلِلشَّيْخِ قُدِّسَ سِرُّهُ الْحَظُّ الْاَوْفَرُ مِنْهَا بَلْ لَهٗ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُتْبَةُ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى كَمَا يُنْبِئُ عَنْ ذٰلِكَ كَلَامُهُمْ وَمِنْ هٰذَا صَحَّ لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ مَا يَقُوْلُ يُؤَيِّدُ مَا قُلْنَاهُ مَا نُقِلَ عَنِ الشَّيْخِ اَبِىْ صَخْرٍ اِنَّهٗ قَالَ لِلشَّيْخِ عَدِىِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْمَشَائِخِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ قَالَ قَدَمِىْ هٰذِهٖ الخ غَيْرَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قُدِّسَ سِرُّهٗ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَبُوْ صَخْرٍ فَمَا مَعْنَاهَا فَقَالَ هِىَ مُفْصِحَةٌ عَنْ مَقَامِ الْفَرْدِيَّةِ فِىْ وَقْتِهٖ وَلَمْ يُؤْمَرْ اَحَدٌ مِّمَّنْ لَهٗ هٰذَا الْمَقَامُ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰذَا الْقَوْلَ انتهى ۔

یعنی شیخ عارف ابو محمد علی بن ابی بکر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِىْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِىِّ اللّٰهِ فرمایا تو شیخ علی ہیتی قدس سرہٗ نے اُٹھ کر آنحضرت کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا - اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا - فرمایا کہ آنحضرت اس قول کے کہنے پر مامور ہیں اور اُن کو اس بات کا اذن ہوا ہے کہ اولیائے کرام سے جو اس بات کا منکر ہو اُس کو معزول کردیں - پس میں نے چاہا کہ آپ کے تابعداروں میں سے پہلا میں ہو جاؤں - اور شیخ ابو صخر رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی ابن مسافر قدس سرہٗ سے پوچھا کیا حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے - آپ نے فرمایا ہاں وہ اُس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر ارادت الٰہی سے جھکائے تھے - کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تاوقتیکہ خداوند تعالیٰ نے ان کو حکم نہ دیا انتہی ۔

اور اس مسکین فقیر کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت شیخ علی ہیتی قدس سرہٗ نے واقعی آنحضرتؓ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا جیسا کہ عبارت مذکورہ کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے - کیونکہ اُس نے آنحضرتؓ میں حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ

والسلام کا ظہور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمہ سوائے لسانِ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں فرمایا۔ بہت اولیاء اللہ نے فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کے بعد لسانِ حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرمایا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت عمر ابن الفارض قدس سرہٗ کیسے فرماتے ہیں

وَإِنِّيْ وَإِنْ كُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَةً　　فَلِيْ فِيْهِ مَعْنًى شَاهِدٌ بِأُبُوَّتِيْ

(ترجمہ) مگر اگرچہ ظاہر میں آدم کا بیٹا ہوں لیکن اُس میں میری حقیقت میرے باپ ہونے پر شاہد ہے۔

اور ابن الفارض کا یہ کلام لسانِ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے جس سے حضرت آدم و جملہ انبیاء علیہم السلام پیدا کیے گئے ہیں۔ بلکہ جمیع عوالم علوی اور سفلی حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا کیے گئے ہیں۔ جیساکہ بعض احادیث شریف اس پر شاہد ہیں۔ عارف کامل حضرت نابلسی قدس سرہٗ کا قول اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

طٰهٰ النَّبِيُّ تَكَوَّنَتْ مِنْ نُوْرِهٖ　　كُلُّ الْخَلِيْقَةِ ثُمَّ لَوْ تَرَكَ الْقَطَا

یعنی طٰہٰ سے مراد ہمارے نبی پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نورِ پاک سے تمام خلقت پیدا کی گئی ہے حتیٰ کہ سنگخوار پرندہ بھی۔

سادات صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک فنا فی الحقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ایک مسلّمہ امر ہے لیکن ہر ولی اس حقیقت سے اپنی استعداد کے مطابق حظ حاصل کرتا ہے۔ چونکہ سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعداد کامل ترین ہے اور آپ کو اس حقیقت سے حظِ اوفر نصیب ہے لہٰذا خلافت کبریٰ کا تاج آپ کے سر مبارک پر پہنایا گیا۔ چنانچہ آپ کا کلام مبارک قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ اس مرتبہ کی خبر دے رہا ہے یعنی آپ نے مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے لسان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کلمہ مبارک فرمایا اور میری تحقیق (کہ خلافت کبریٰ کا منصب آپ کے سپرد ہے) کی صحت اور تائید میں شیخ ابو صحر قدس سرہٗ کا قول مبارک نقل کیا جاتا ہے۔ شیخ ابو صحر قدس سرہ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین میں سے کسی نے یہ کلمہ جو سلطان شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہا ہو۔ اُنہوں نے کہا نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ جو کچھ اُنہوں نے فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ اپنے مقام فردیت کو ظاہر کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہر زمانے میں ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں اُنھوں نے فرمایا کہ اس بات پر اُن افراد میں سے سوائے آنجناب کے اور کوئی مامور نہیں ہوا اور نہ ہی آج تک یہ مقام کسی کو نصیب ہوا۔

(ف) مولانا شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہٗ مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں۔ چنانکہ می آرد در مناقب معراجیہ کہ مگس نمی نشست بر بدن مبارک وی رضی اللہ عنہ چنانکہ نمی نشست بر بدن مبارکِ او صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلّم و بود عرق بدن وی رضی اللہ عنہ معطر و خوشبو چنانکہ عرق بدن مبارک او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم و چوں در بیت الخلا میرفت بول و غائط او رازمین فرو میبرد ۔ چنانکہ بول و غائط او زمین فرو میبرد ۔ صلی اللہ علیہ وسلّم پرسیدہ شد حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ ازیں حالت پس گفت باللہ ہذا وجود جدی لا وجود عبد القادر و درین کلام اشارت است بسوئے فنا اتم حضرت غوثیہ در حضرت نبویہ ذاتاً و صفاتاً قولاً و فعلاً و حالاً و کمالاً انتہی ۔ یعنی مناقب معراجیہ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک کا پسینہ معطر و خوشبودار تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کا تھا اور جب آنحضرت رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نگل جاتی تھی ۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے اس حالت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبد القادر کا وجود نہیں ہے ۔ پس آپ کا یہ کلام مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں فنائے اتم یعنی ذاتاً و صفاتاً قولاً و فعلاً حالاً و کمالاً کی طرف اشارہ ہے انتہی ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اگرچہ فنافی الرسول کے مقام سے حظ حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعدادات کے مطابق حاصل کیا ۔ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو نصیب نہ ہوا کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَا مَدِیْنَۃُ الصِّدْقِ وَصِدِّیْقٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعَدْلِ وَعُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الصَّبْرِ وَحُسَیْنٌ بَابُھَا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین اور آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم کو ایک ایک خاص وصف سے گردانا ہے اس لیے ان حضرات میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا تَاللّٰہِ ھٰذَا وَجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور نہ ہی کسی حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام یا آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم کے ابدان پر مکھی نہ بیٹھتی تھی یا ان کا پسینہ خوشبودار تھا یا ان کا پیشاب یا پاخانہ زمین نگل جاتی تھی ۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو رب تعالیٰ نے ایسی استعداد کاملہ عطا فرمائی کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے لیے مرآتِ تامہ ہیں ایسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآتِ تامہ ہیں ۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے محبوب ہیں ایسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں جیسے رب تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت اور صورت پاک پر جلوہ نما ہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی حقیقت اور صورت پاک پر جلوہ نما ہیں اور فرمارہے ہیں قَدَمِیْ ھٰذِہٖ

علی رقبۃ کل ولی اللہ ۔ اسی لئے انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے آپ کے قدم مبارک کو اپنی گردنوں کا فخر سمجھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے ۔ آپ جانتے تھے کہ علماء کرام بوجہ کم فہمی صحابہ کرام اور انبیاء کرام کو کل ولی اللہ سے مستثنے سمجھیں گے اس لئے وضاحت کے لئے نیا اعلان کیا واقدامی علی عنق الرجال (القصیدۃ الغوثیہ) اور گاہے بگاہے کرسی پر بیٹھ کر اس اعلان کی اور صاف وضاحت فرماتے وما من نبی خلقہ اللہ تعالی ولا ولی الا وقد حضر مجلسی ھذا الاحیاء بابدانہم والاموات بارواحہم اللہ تعالی نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ ۔ (آپ کا یہ قول مبارک حضرت امام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہٗ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار کے ص ۲۲ پر و حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب زبدۃ الآثار کے ص ۵ پر اور زبدۃ الاسرار کے ص ۵۹ پر و حضرت شیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر ص ۵۹ پر و حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ باب یازدہم کے ص ۴۷ پر نقل فرماتے ہیں) ۔

اور ص ۱۰۸ پر فرمایا (وقال سیدی) الشیخ الاکبر قدس سرہ الانور فی فتوحاتہ عند عد اصناف الاولیاء ومنہم رضی اللہ تعالی عنہم فی کل زمان من آیتہ وھو القاھر فوق عبادہ ولہ الاستطالۃ علی کل شیء سوی اللہ تعالی شھم شجاع مقدام کثیر الدعوی بحق یقولہ حقا ویحکم عدلا کان صاحب ھذا المقام شیخنا عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالی عنہ ببغداد کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق بحق کان کبیر الشان اخبارہ مشہورۃ لم القہ ولکن لقیت صاحب زماننا فی ھذا المقام وکان الشیخ عبدالقادر اتم فی امور اخر من ھذا الشخص الذی لقیتہ وقد درج الآخر ولا علم لی بمن ولی بعدہ ھذا المقام الی الآن انتھی وعلیہ فھذہ الکلمۃ من آثار ھذا المقام ولا یرد ان فی ذلک اھمال رعایۃ الادب وھو مبنی الطریق لانا نقول الادب الذی ھو مبنی الطریق ھو المسمی بالعبودیۃ المحضۃ وھو التادب بآداب الشرع العام وھو من وظائف الولایۃ الانیہ ولیس ذلک من آداب الخلافۃ التی قد توج الشیخ قدس سرہ بھا وآدابھا کما قال مولانا ابن العربی کل نعت تری فیہ رائحۃ الربوبیۃ وقد ذکر قدس سرہ ان الولی لا یختلف علیہ الحال والخلیفۃ بعکسہ کما ینبئ عن ذلک قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لازیدن علی السبعین فی وقت ودعاؤہ علی رعل وذکوان وعصیۃ فی وقت آخر وادب الولی غضب فی المغضوب علیہ لا رجوع فیہ ورضی فی المرضی عنہ لا رجوع فیہ وادب الخلیفۃ

الرِّضَا فِی الْمَرْضِیِّ عَنْهُ وَالْغَضَبُ وَقْتًا وَالْعَفْوُ وَقْتًا فِی الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِ (وَذَکَرَ اَیْضًا) نَفَعَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِفُتُوْحَاتِهٖ فِی الْبَابِ التَّاسِعِ وَالتِّسْعِیْنَ وَالْمِائَةِ فِیْ مَقَامِ تَرْکِ الْاَدَبِ اِنَّ مِنْهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مَنْ هُوَ مَقَامُهٗ فِی الْاِدْلَالِ کَالشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ بِبَغْدَادَ سَیِّدِ وَقْتِهٖ وَلَا شَکَّ اِنَّ الْاِدْلَالَ بَیِّنٌ فِی الْعُبُوْدِیَّةِ الْمَحْضَةِ فَاِنَّ لِسَانَ حَالِ الْمُتَصِفِ بِمَا یَقُوْلُ۔

اُرِیْدُ وِصَالَهٗ یُرِیْدُ هَجْرِیْ فَاَتْرُکُ مَا اُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

یعنی سیدی حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ الانور فتوحات کے باب ۱۹۹ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں۔ اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے اور پُر زور دعاوی کرتا ہے مگر اُس کا دعویٰ اور اُس کا بول بالا سچا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی حکم اُس کا بھی عدل و انصاف سے ہوتا ہے۔ اِس مقام کے صاحب بغداد شریف میں عالیجناب ہمارے شیخ سید عبد القادر جیلی گویا آیۃ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کا مظہر تھے۔ آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلق پر بہت دبدبہ اور ہیبت ہے۔ آپ کی شانِ اقدس بہت ہی بلند ہے۔ اور آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں۔ اور آپ کا یہ کلمہ مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ الخ اس مقام کے آثار میں سے ہے۔ اِس کلمہ میں ترکِ ادب نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کا یہ کلمہ مبارک مبنی الطریق ہے۔ یعنی آپ نے مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے کے بعد یہ کلمہ مبارک امر الٰہی سے فرمایا ہے اور جو خلافت کبریٰ کا تاج آپ کے سر مبارک پر پہنایا گیا ہے اُس میں سے محض ربوبیت کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں۔

اور آپ کا مقام اتنا بلند اور ارفع ہے کہ آپ کے حال میں تغیّر تبدل جائز نہیں اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقام اس کے برعکس ہے یعنی اُن کے حال میں تغیر تبدل جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی لا زیدت علی السبعین فی وقت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رعل و ذکوان اور عصبہ کے لئے بعد میں دعا کرنا اِس حقیقت پر شاہد ہیں۔ یعنی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ مثل سمندر کے ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مثل دریا کے جو گاہے طغیانی پر ہوتا ہے اور گاہے خشک بھی ہو جاتا ہے۔ یعنی گاہے ربوبیت اور گاہے محض عبودیت کے مظہر ہیں۔ نیز آنحضرت رضی اللہ عنہ کا رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ادب ہے کہ جس پر آپ غضبناک ہوں رَبّ تعالیٰ بھی اُس پر غضبناک ہوتے ہیں اور کبھی اُس پر رحمت نازل نہیں فرماتے اور جس پر آپ راضی ہوں رب تعالیٰ بھی اُس پر راضی ہو جاتے ہیں اور دخل نہیں دیتے۔ اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب یہ ہے کہ جس پر وہ راضی ہوں رَبّ تعالیٰ بھی اُس پر راضی ہو جاتے ہیں لیکن وقتی طور پر اور جس پر ناراض ہوں رَبّ تعالیٰ بھی اُس پر غضبناک ہو جاتے ہیں لیکن وقتی طور پر اور پھر معافی بھی وقتی طور پر۔

نیز حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ الاطہر فتوحات کے باب ۱۹۹ مقام ترک الادب میں فرماتے ہیں کہ اولیاء میں سے ایک

ولی ایسا ہوتا ہے جس کا مقامِ مقامِ ناز ہوتا ہے جیسے حضرت شیخ سید سلطان عبد القادر والیٔ بغداد شریف رضی اللہ عنہ ہر وقت کے سردار ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ مقامِ ناز عبودیت محضہ کے منافی ہے کیونکہ اِس مقام یعنی عبودیت محضہ کا صاحب لسانِ حال سے کہتا ہے ؎

اُرِیْدُ وِصَالَہٗ وَ یُرِیْدُ ھَجْرِیْ فَاَتْرُکُ مَا اُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

میں نے اُس کا وصال چاہا اُس نے میرے لئے ہجر کا ارادہ کیا۔ پس میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور اُس کا ارادہ قبول کر لیا۔

(ف) حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ کے نزدیک آیہ کریمہ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے۔ یہ کوئی اچنبہ بات نہیں کیونکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مراٰتِ تامہ اور مظہرِ اتم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کونین ہیں۔ اور ہر زمانے میں ازل سے لے کر ابد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرِ اعظم ہونے کے باعث جملہ عوالم پر آپ کی حکومت ہے۔ جملہ اقطاب آپ کے ظہور سے قبل اور آپ کے ظہور کے بعد آپ کے نائب مناب ہوتے ہیں۔ لفظِ عِبَاد میں جملہ اولیاء اور انبیاء سابقہ شامل ہیں۔ نیز جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کا مقام مقامِ نیاز ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کا مقام مقامِ ناز ہے۔ لہٰذا آپ کی فضیلت جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔

اور الفتح المبین کے ص۱۱۱ پر فرمایا فَاِنْ قُلْتَ فَمَا سِرُّ تَفَاوُتِ الْمَشَائِخِ وَالْاَوْلِیَاءِ مِنْ اَھْلِ الصَّحْوِ وَاَرْبَابِ التَّمْکِیْنِ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اِظْھَارِ اَمْثَالِ ھٰذِہِ الْاَقْوَالِ وَالْاِحْتِرَازِ عَنْھَا قُلْتُ ھُمْ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَا یَتَحَرَّکُوْنَ اِلَّا بِاَمْرِہٖ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمَرْ لَمْ یَقُلْ کَمَا نَقَلْنَا عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْقَیْلُوِیِّ اِنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ ھَلْ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ بِاَمْرٍ قَالَ بَلٰی قَالَھَا بِاَمْرٍ لَا شَکَّ فِیْہِ وَھِیَ لِسَانُ الْقُطْبِیَّۃِ وَمِنَ الْاَقْطَابِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ مَنْ یُّؤْمَرُ بِالسُّکُوْتِ فَلَا یَسَعُہُ اِلَّا السُّکُوْتُ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّؤْمَرُ بِالْقَوْلِ فَلَا یَسَعُہُ اِلَّا الْقَوْلُ وَھُوَ الْاَکْمَلُ فِیْ مَقَامِ الْقُطْبِیَّۃِ لِاَنَّہٗ لِسَانُ الشَّفَاعَۃِ وَقَدْ وَرَدَ مُفَاخَرَۃُ الصَّحَابَۃِ وَمُبَاھَاتُھُمْ وَذِکْرُ اٰخِرُ الْھُمْ وَکَمَالَاتُھُمْ فِیْ مَوَاضِعَ مُتَعَدِّدَۃٍ کَمَا وَرَدَ عَنْ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَغَیْرِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَتَحْقِیْقُہٗ مَا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ مِنَ الْمَشَائِخِ اِنَّ مِنْھُمْ مَنْ یَّغْلِبُ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ بِاللّٰہِ فَیَظْھَرُ عَلَیْہِ الْکَرَامَاتُ وَیَنْطِقُ لِسَانُہٗ بِالدَّعْوٰی مِنْ غَیْرِ تَوَقُّفٍ فَیَدَّعِیْ بِحَقٍّ عَنْ حَقٍّ لِحَقٍّ فِیْ حَقٍّ کَالشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ یَعْلٰی وَعَامَّۃِ مُتَاَخِّرِیْ

الشَّاذِلِيَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَغْلِبُهُ الْفَقْرُ إِلَى اللّٰهِ فَيَكِلُّ لِسَانُهُ وَيَتَوَقَّفُ كَابْنِ اَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَقَلَّبُ اَحْوَالُهُ تَارَةً فَتَارَةً وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ مَا اَكَلْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلْ وَلَا شَرِبْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ اِشْرَبْ وَمَا فَعَلْتُ شَيْئًا حَتّٰى اُمِرْتُ ۔

یعنی اگر تو سوال کرے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اربابِ تمکین تھے اور مشائخ عظام جو اہلِ صحو تھے نے اس قسم کے اقوال یعنی قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے اظہار سے احتراز کیا ہے اس تفاوت میں کیا راز ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل اللہ رب تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی کلام نہیں کرتے اور اُس کے امر کے بغیر کوئی حرکت نہیں کرتے۔ اُن میں سے کسی کو اس کلمہ کا حکم نہیں ہوا اس لئے اُنہوں نے ایسا کلمہ نہیں کہا۔ جیسا کہ شیخ ابوسعید قیلوی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے امر سے کہا ہے؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں آپ نے امرالٰہی سے یہ کلمہ کہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ لسانِ قطبیت ہے۔ اور ہر زمانہ میں اقطاب میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو سکوت کا امر ہوتا ہے اور اُن کو سوائے سکوت کے چارہ نہیں۔ اور اُن میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو کلام کا امر ہوتا ہے اور ان کو سوائے کلام کے چارہ نہیں۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ مقام قطبیت میں اکمل ہیں کیونکہ آپ صاحبِ شفاعت ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی فخریہ کلمات احادیث پاک میں موجود ہیں اور متعدد مقامات میں اُنہوں نے اپنے احوال وکمالات کا ذکر کیا ہے جیساکہ سیدنا ومولانا امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بعض امور منقول ہیں۔ اور اس کی تحقیق میں بعض محققین مشائخ نے کہا ہے کہ جس پر فنافی اللہ کا غلبہ ہو اُس سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے اور اس کی زبان دعویٰ کے ساتھ بغیر توقف کے بولتی ہے پس وہ حق کے ساتھ حق سے حق کی خاطر حق میں دعویٰ کرتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر رضی اللہ عنہ اور ابو یعلی قدس سرہٗ اور عامہ متاخرین شاذلیہ قدس سرہم اور اُن میں سے جس پر فقر الی اللہ غالب ہوتا ہے اُس کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور وہ توقف کرتا ہے جیساکہ ابن ابو حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہٗ اور ان میں سے ہے جس کے احوال بدلتے رہتے ہیں۔ اور حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہیں کھایا جب تک مجھے نہیں کہا گیا کہ تجھ پر میرے حق کی قسم کھا۔ اور نہیں پیا جب تک نہیں کہا گیا کہ تجھ پر میرے حق کی قسم پی۔ اور میں نے کوئی کام نہیں کیا جب تک مجھے اُس کا امر نہیں ہوا۔

(ف) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کلمات فخریہ احادیث پاک میں موجود ہیں۔ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے قرآن شریف کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ هٰذَا قُرْاٰنٌ صَامِتٌ وَاَنَا قُرْاٰنٌ نَاطِقٌ اور فرمایا ہے اَنَا عَاقِدُ النُّطْفَةِ فِي الْاَرْحَامِ وَاَنَا بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ یہ مسکین درویش عرض کرتا ہے کہ آپ کے یہ کلمات بالکل برحق ہیں اور آپ

کے کمال کا آئینہ ہیں۔ لیکن آپ نے یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کیونکہ ان میں کسی کا یہ مقام نہ تھا۔ حضرت غوث اعظم پاک سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے چونکہ یہ کلمہ امر الٰہی سے کہا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ اس مقام کے اہل صرف جناب ہی ہیں۔ پس آپؓ کی فضیلت صحابہ کرامؓ اور آئمہ اطہارؓ پر مسلّمہ ہے اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے صحابہ مثل تاروں کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان اور نواب ہیں۔ لہٰذا وہ بھی آپ کے صحابہ ہیں اور مثل تاروں کے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا (قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی۔ سورہ شمس) یعنی اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے مجھے آپ کی کیونکہ شمس احدیت کا طلوع آپ کی ذات پاک پر ہوا ہے اور اس شمس کی شعاعیں میری صفات کا آئینہ ہیں۔ اور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں فرمایا۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آوے۔ سورہ شمس) یعنی اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں آپ کی قسم کیونکہ آپ ہماری ذات اور صفات کے لیے مرآت تامہ ہیں اور پھر چاند کی قسم یعنی آپ کے محبوب محی الدین رضی اللہ عنہ کی قسم کیونکہ وہ آپ کی ذات اور صفات کے لیے مرآت تامہ ہیں اور آپ کے پیچھے ہیں یعنی آپ کے بعد محبوب ترین اور مقرب ترین ہستی وہی ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ سید عبد القادر جیلانی کے اعداد بحساب ابجد ۵۹۰ ہیں اور آپ کے اعداد کی جمع الجمع ۱۴ ہے۔ یعنی جمع الجمع کے مقام میں حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھویں کا چاند ہیں۔ پس آپ کی فضیلت جملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔

اور ص۱۱۱ پر فرمایا ھٰذَا مِمَّا وَقَعَ لِیْ بِعَوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ بَیَانِ تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُسْتَفَادًا مِّنْ کَلِمَاتِ الْمَشَایِخِ وَسَنَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ مَّنَاقِبِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا یَظْھَرُ بِہٖ مِنْ کَمَالِہٖ مَا لَا یَحُوْمُ حَوْلَہُ الْاِحْصَاءُ وَلَا یَتَصَوَّرُ مَعَہٗ تَوَھُّمُ النَّقْصِ اِنْ کُنْتَ مِمَّنْ اَرَادَ اللّٰہُ یُفَھِّمُکَ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ انتھی مَا اُرِیْدُ نَقْلَہٗ وَلِلّٰہِ دَرُّ الْاِمَامِ الْعَارِفِ بِاللّٰہِ الْفَقِیْہِ النَّزِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْغَنِیِّ النَّابِلُسِیِّ قُدِّسَ سِرُّہٗ حَیْثُ یَقُوْلُ فِیْ نونیتہ الَّتِیْ سَبَقَ تَحْرِیْرُھَا مُشِیْرًا اِلٰی تَوْجِیْہِ مَسْئَلَۃِ الْقَدَمِ اَوَّلًا وَّمُصَرِّحًا ثَانِیًا بِالْحِکْمَۃِ وَالسَّبَبِ الْبَاعِثَیْنِ لِحَضْرَۃِ الشَّیْخِ قُدِّسَ سِرُّہٗ عَلَی الْقَوْلِ بِھَا وَالتَّصْرِیْحِ فِیْھِمَا مَا نَصُّہٗ ؛

یعنی حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت جملہ اولیاء، صحابہ اور انبیاء سابقہ علیہم السلام پر رب تعالیٰ کی اعانت سے کلمات مشائخ عظام کی اسناد سے بیان کی گئی ہے اور اب میں تیرے لئے آپ کے مناقب میں سے چند ایک بیان کرتا ہوں کیونکہ آپ کے مناقب اور کمالات حد و حصر سے باہر ہیں اور ان میں توہم نقص تصور میں نہیں آسکتا۔ اگر رب تعالیٰ تیرے سمجھانے کا ارادہ کریں اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت کرنے والے ہیں۔ امام عارف باللہ حضرت شیخ عبد الغنی نابلسی قدس سرہٗ کا نعتیہ کلام نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مسئلہ قدم کی توجیہہ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اس کلمہ کا اعلان کرنے کا سبب

اور حکمت بالتصریح پیش کی گئی ہے وَھُوَ ھٰذَا :-

وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰهِ فِيْمَا قُلْتُهٗ
وَالْخَلْقُ فِيْ ذٰلِكَ بِهٖ وَهَوَانٌ

آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ امرالٰہی سے کہا تاکہ خلقت کو آپ کی شانِ اقدس کا پتہ چل جائے اور آپ کے سامنے عاجزی اور انکسار اختیار کریں۔

وَيَدُ الْخِلَافَةِ لَا تُقَادُ مُهَا يَدٌ
فِيْ كُلِّ عَصْرٍ يَنْقَضِيْ وَ اَوَانٌ

حضرتِ غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں اس لئے آپ کے یدِ خلافت کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا۔ آپ کا یدِ خلافت ہر زمانہ یعنی ماضی حال اور مستقبل میں کام کرتا ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ازل سے لے کر ابد تک تمام خزائن الٰہیہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم کرا رہے ہیں۔

وَاللّٰهِ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ بِكُلِّ مَنْ
يُغْوِيْهِ اَوْ يَهْدِيْهِ لِلْاِيْمَانِ

قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہر کسی کے ساتھ جو آپ چاہتے ہیں وہی آپ کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں تو ایمان کی طرف ہدایت بخش دیتے ہیں اگر کسی کو نہیں چاہتے تو چاہِ ہلاکت میں پھینک دیتے ہیں ۔

لَا فَاعِلَ اَبَدًا سِوَاهُ وَ اِنَّمَا
هُوَ وَاضِعُ الْاَسْبَابِ كَالْمِيْزَانِ

ازل سے لے کر ابد تک آپ کے سوائے کوئی فاعل نہیں ہے یعنی عالم میں کسی کو شاہ کرنا گدا کرنا عزیز کرنا ذلیل کرنا مارنا اور جلانا جملہ امور آپ ہی کے سپرد ہیں۔ وہ جملہ اسباب کے رکھنے والے ہیں۔ یعنی جملہ خزائن آپ ہی کے سپرد ہیں اور مثل میزان کے ہیں۔ مقصد یہ ہے جمیع عوالم کو ظاہری باطنی خزائن تقسیم کرنا آپ ہی کے سپرد ہے

مَنْ شَاءَ اَنْقَصَهٗ بِهَا عَدْلًا وَ مَنْ
قَدْ شَاءَ فَضْلًا كَانَ فِيْ رُجْحَانٍ

جس کا نقصان چاہتے ہیں اُس کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔ جس پر فضل کرنا چاہتے ہیں اُس کے ترازو کا پلہ بھاری کر دیتے ہیں ۔

جَلَّ الْمُهَيْمِنُ رَبُّنَا الْحَقُّ الَّذِيْ
هُوَ لَا يَزَالُ وَكُلُّ شَيْءٍ فَانٍ

ہمارے ربّ تعالیٰ بزرگ اور نگہبان ہیں۔ وہ لازوال ہیں اور باقی ہر شے فنا ہونے والی ہے ۔

وَقَدِ اصْطَفٰى مِنْ خَلْقِهٖ بَشَرًا وَّ مَنْ
بَشَّرَ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ دَوَانِيْ
بِالْفَضْلِ فَازَ وَ ثُمَّ فَازَ الْاَوْلِيَاءَ
مِنْ بَعْدِهِمْ بِمَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ

ربّ تعالیٰ نے اپنی خلقت میں سے ایک بشر کو برگزیدہ کر لیا جس نے بشارت دی کہ جمیع انبیاء سابقہ میرے نیچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ انبیاء پر بھی فضیلت لے گئے اور پھر اولیاء پر بھی فضیلت لے گئے۔ اگرچہ آپ کا ظہور بعد میں ہوا لیکن مراتبِ ولایت

کی رُو سے سب پر فضیلت لے گئے ؎

وَالاَوَّلُوْنَ تَفَاوَتَتْ دَرَجَاتُھُمْ
نَسُقُوْا مِنَ التَّحْقِیْقِ خَمْرَۃَ حَانِ

اور اوّلین یعنی سابقہ انبیاء علیہم السّلام کا درجات میں فرق تھا پھر ان سب کو میرے ہی مے خانہ سے شرابِ حقیقت یعنی مے توحید پلائی گئی ؎

حَتّٰی اَتٰی فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَاحِدٌ
مِنْھُمْ وَلَیْسَ لَہٗ ھُنَالِکَ ثَانِ
یَعْنُوْ لَہٗ اَھْلُ الزَّمَانِ خِلَافَۃً
عَنْ نَبُوَّیۃٍ فِیْ جُمْلَۃِ الْاَعْیَانِ

حتّٰی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ہر زمانہ میں یکتا چلے آئے ہیں اور اُن میں یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہوا ؎ یعنی جملہ اعیان میں (کیا اولیاء کیا صحابہ کیا آئمہ کیا انبیاء علیہم السّلام) آنحضرت رضی اللہ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے جملہ عوالم میں خلافت حاصل ہے۔ مراد یہ ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہر زمانہ میں ازل سے لے کر ابد تک وزیر اعظم ہیں اور جملہ اعیان اولیاء صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری ہے ؎

وَاِلَیْہِ تَنْقَادُ الْقُلُوْبُ وَتَنْزَوِیْ
عَنْ شِدَّۃٍ مِنْھُمْ لَہٗ وَلِیَانِ

آپ کی ہیبت کی وجہ سے ولیوں کے قلوب آپ کے مطیع ہیں اور تھر تھر کانپتے ہیں ؎

وَاللہُ یَحْکُمُ لِاَمْرٍ وَلِحُکْمِہٖ
بِالْمَحْوِ وَالْاِثْبَاتِ فِی الْاَکْوَانِ

اور ربّ تعالیٰ اکوان میں لوح محفوظ میں محو اثبات کے لیئے آپ کے حکم اور امر کے مطابق حکم کرتے ہیں ؎

ھٰذَا وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْقُطْبُ اَمْرُہٗ
قَدْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ الدَّانِیْ

لوح محفوظ میں ایسے لکھا ہوا ہے اور عبدالقادر قطب ایسے امر کرتا ہے۔ اور یہ شرف آنجناب کو معراج شریف کی رات مقام اَوْ اَدْنٰی میں نصیب ہوا تھا ؎

فَرْدًا مِنَ الْاَفْرَادِ صَرَّحَ بِالَّذِیْ
ھُوَ فِیْہِ لَاوَانٍ وَّلَا مُتَوَانِ

آپؓ کا یہ کلمہ مبارک قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ صراحت کرتا ہے کہ آپ ہر زمانہ میں اور ہر اُمت میں فرد الافراد چلے آئے ہیں۔ یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وزیر اعظم ہونے کے باعث آپ کو جملہ اولیاء صحابہ آئمہ اور انبیاء پر فضیلت حاصل ہے ؎

إِذْ قَالَ مَا ذُوْ نَا لَهٗ قَدَمِيْ عَلٰى رَقَبَاتِ كُلِّ الْاَوْلِيَاءِ يُعَاسِفُ	جس وقت آپ نے یہ کلمہ کہا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ تو آپ کی مراد یہ تھی کہ تم جملہ انبیاء و اولیاء میرے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اس لئے تم سب مجھ سے مدد طلب کرو ؛
وَلَهٗ تَطَاطَأَتِ الرُّؤُوْسُ سِوٰى وَلِيٍّ مِنْ اِصْفَهَانَ فَزَاغَ كَالشَّيْطَانِ	آپ کے سامنے جملہ انبیاء اور اولیاء نے گردنیں جھکا دیں سوائے ایک اصفہانی ولی کے جس کو شیطان نے گمراہ کر دیا ؛

اور ص۱۱۸ پر فرمایا فَكَيْفَ تَصِحُّ دَعْوَى الْاِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ جُمْهُوْرٌ عَظِيْمٌ مِنْ اَكَابِرِ الْاَوْلِيَاءِ وَجَمٌّ غَفِيْرٌ مِنَ الْمَشَائِخِ الصُّلَحَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِاَنَّ سُلْطَانَ الْاَقْطَابِ السَّيِّدَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ تُوِّجَ بِتَاجِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى وَلَمْ يَنَلْ اَحَدٌ مِنْ رِجَالِ عَصْرِهٖ مَرْتَبَةً وَلَا صَعِدَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلٰى دَرَجَتِهٖ وَلَا وَصَلَ اِلٰى مَقَامِهٖ فِي الطَّرِيْقِ وَلَا اتَّصَفَ بِهِمَّتِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَلَا سَاوَاهُ فِيْ هَدْيِهٖ وَاِرْشَادِهٖ وَيَشْهَدُ لِذٰلِكَ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ بِالْوَجْهِ الصَّحِيْحِ عَنْ مَنْبَعِ الْعِرْفَانِ الْاِلٰهِيِّ وَالْمَوْرِدِ الْعَذْبِ فِي الْهَدْيِ الْمُحَمَّدِيِّ شَيْخِ الشُّيُوْخِ فِيْ وَقْتِهٖ بِلَا دِفَاعٍ وَالْمُرْشِدِ الْكَامِلِ بِلَا نِزَاعٍ مُرَبِّي الْمُرِيْدِيْنَ قُدْوَةِ الْوَاصِلِيْنَ زُبْدَةِ الزَّاهِدِيْنَ حَضْرَةِ شَاهِ نَقْشْبَنْدْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْ مَدْحِ الْحَضْرَةِ الْغَوْثِيَّةِ مَا نَصُّهٗ :-

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبد القادرؓ ست — سرورِ اولادِ آدم شاہ عبد القادرؓ ست

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبد القادرؓ ست

یعنی پس دعویٰ اجماع کیسے صحت کو پہنچا اور اکابر اولیاء میں سے جمہورِ عظیم اور مشائخ عظام سے جم غفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیسے بالتصریح بیان فرمایا ہے کہ سلطان الاقطاب حضرت سید شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافتِ کبریٰ کا تاج بالتحقیق پہنایا گیا ہوا ہے۔ اور آپ کے مرتبہ کو نہ کوئی پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے اور نہ پہنچے گا۔ اہل اللہ میں سے کوئی اس مقام تک نہیں پہنچا اور آپ جیسی ہمت اور قوت کسی کو نصیب نہیں ہوئی اور ہدایت و ارشاد میں کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شیخ الشیوخ حضرت شاہِ نقشبند قدس سرہٗ کا نعتیہ کلام اس حقیقت پر شاہد اور دال ہے وَھُوَ ھٰذَا:

(۱) دونوں جہانوں کے بادشاہ عالی سرکار شاہ عبد القادرؓ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار بادشاہ عبد القادر ہیں ؛

(۲) سورج۔ چاند۔ عرش۔ کرسی۔ لوح و قلم۔ نورِ قلب شہنشاہِ بغداد شریف سیدنا میراں محی الدین محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے نورِ اعظم سے ہیں ؛

(ف) یہ رباعی معہ اسم مبارک حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ آنجناب کے آستانہ عالیہ پر لکھی ہوئی ہے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہِ نقشبند قدس سرہٗ ماشاء اللہ کیسے احسن انداز میں فرماتے ہیں:۔

سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادرؒ است

اولادِ حضرت آدم علیہ السّلام کے سردار اس لئے فرمایا کہ آپ کی سرداری سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر بھی ثابت ہو جائے۔

اور الشیخ الفاضل السّید داؤد افندی القادری النقشبندی قدس سرہٗ کا کلام ص۱۳۶ پر نقل فرماتے ہیں:۔

مَدْحُ الْاِمَامِ الْقُطْبِ عَبْدِ الْقَادِرِ
شَیْخُ الْوُجُوْدِ بِبَاطِنٍ وَّ بِظَاهِرٍ

حضرت امام قطب ربّانی شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کیا تعریف کی جائے۔ آپ وجود یعنی جملہ عوالم ظاہر اور باطن کے شیخ ہیں۔

لِلّٰهِ دَرُّكَ مِنْ هُمَامٍ مَّاجِدٍ
لَمْ يَأْتِ مِثْلُكَ فِي الزَّمَانِ الْغَابِرِ

آپ بڑی ہمت والے بادشاہ اور عظمت والے بزرگ ہیں۔ آپ کی خوبی اللہ کے لئے ہے۔ آپ کی مثل نہ کوئی زمانہ گزشتہ میں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔

فَرْدَ الزَّمَانِ غَدَوْتَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى
فَعَلَوْتَ فَوْقَ رُؤُسِ كُلِّ اَكَابِرٍ

اے ابنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم! آپ یکتائے زمانہ ہیں اور بلحاظ علو مرتبہ تمام اکابرین کے سرتاج ہیں۔

سُلْطَانُ اَهْلِ اللّٰهِ اَنْتَ اِمَامُهُمْ
فَكَسَرْتَ شَوْكَةَ كُلِّ مَلِكٍ كَاسِرٍ

آپ اہل اللہ یعنی انبیاء اور اولیاء کے سلطان ہیں اور اُن کے امام ہیں۔ تمام جابر بادشاہوں کی شان و شوکت آپ نے توڑ دی۔

اور ص۱۳۷ پر فرمایا وَقَالَ شَيْخُ الْاَدَبِ بِشِعْرِهٖ اَعْجَبَ الْعَجَبِ رَبُّ الْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ مَنْ لَهُ الْفَضْلُ الشَّهِيْرُ وَالْكَمَالُ الْعَزِيْزُ الْمَرْحُوْمُ عَبْدُ الْبَاقِيْ اَفَنْدِي الْفَارُوْقِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَادِحًا حَضْرَةَ سُلْطَانِ الْاَقْطَابِ وَسَيِّدِ الْاَوْلِيَاءِ الْعَالِي الرِّكَابِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِيْ۔

قُطْبٌ عَلَيْهِ مَدَارُ الْعَالَمِيْنَ لَهٗ
دَوْرُ تَسَلْسُلٍ لَا فِيْ قَيْدِ تَعْطِيْلٍ

جملہ عوالم کے لیے آپ قطب مدار علیہ ہیں۔ آپ کا یہ منصب دورِ تسلسل ہے اس میں کوئی تعطیل کی قید نہیں۔ مراد یہ ہے کہ آپ کا یہ منصب ازل سے لیکر ابد تک ہے۔

غَوْثٌ وَّغَيْثُ الرَّاجِيْهِ وَخَائِفِهٖ
يَحْمِيْ وَيَهْمِيْ بِاَفْضَالٍ وَّتَفْضِيْلٍ

اُمید رکھنے والوں کے لئے اور ڈرنے والوں کے لیے آپ فریاد رس اور بارانِ رحمت ہیں۔ آپ افضال و تفضیل کے ساتھ حمایت کرنے والے ہیں اور غموں سے اس طرح نجات دیتے ہیں جس طرح

کو لوری دے کر سلایا جاتا ہے۔

مُتَجَلٍّ لِتَجَلِّي ذَاتِهٖ ظَهَرَتْ
لِعَيْنِهٖ عَيْنُهٗ مِنْ غَيْرِ تَمْثِيْلِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی صورت پاک پر تجلی کیا اس لئے آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عین ہیں اور آپ کی مثل کوئی نہیں۔

فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ قَدْ صَحَّتْ مَشَاهِدُ
لَهٗ فَجَاءَ بِكَشْفٍ غَيْرِ مَعْلُوْلِ

عالم الغیب میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و مشاہدہ حاصل تھا۔ اور یہ امر کشف غیر معلول سے ہم تک پہنچا ہے۔

تَوَارَثَتْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ بِعْثَتَهٗ
مُنْذُ اَلَسْتُ وَمِنْ جِيْلٍ اِلٰى جِيْلِ

روز الست سے بالترتیب قرن جملہ اولیاء اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے نائب مناب ہو کر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

فِي النَّشْاَتَيْنِ لَهٗ حَالُ تَصَرُّفِهٖ
تَاللّٰهِ فِيْ كُلِّ مَعْقُوْدٍ وَّمَحْلُوْلِ

نشاتین میں یعنی قبل از ظہور اور بعد از وصال شریف قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہر حل و عقد میں آپ کو تصرف حاصل ہے۔

نَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى لَاشَكَّ حَضْرَتُهٗ
لَقَدْ تَنَاهٰى اِلَيْهَا عِلْمُ جِبْرِيْلِ

بے شک معراج شریف کی رات کو آپ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اپنے کندھوں مبارک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر عرش مجید پر پہنچے اور مقام اَوْ اَدْنٰی کے اسرارات سے بہرہ حاصل کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام چونکہ سدرۃ المنتہیٰ پر رہ گئے تھے۔ اس لئے اُن کو آپ کے علم مبارک تک رسائی نہیں۔

اور السید عبد الغفار الموصلی قدس سرہٗ کی کلام حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں صفحہ ۱۳۹ پر نقل فرماتے ہیں:۔

جَنَابُ مَرِيْعٍ عَظَّمَ اللّٰهُ شَانَهٗ
فَجَلَّ لَهٗ قَدْرٌ وَّعَزَّ جَنَابُ

حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مثل کشادہ چراگاہ کے ہیں یعنی جمیع عوالم کو جملہ خزائن ظاہری و باطنی آپ کے دست مبارک سے تقسیم ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت عظیم شان عطا کی ہوئی ہے۔ اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی بڑی عزت اور قدر ہے۔

تُصَاغِرُ كِبَارُ الْمُلُوْكِ جَمِيْعُهَا
بِحَضْرَةِ بَازٍ فَهِيَ ذُبَابُ

جمیع سلاطین معرفت (اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام) اللہ تعالیٰ کے باز اشہب کی بارگاہ میں مثل مکھی کے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَکَمَالِهٖ ؁

(ف) میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں آٹھ عدد آیات بیّنات کتاب الفا الحدیثیہ کے تحت درج کی گئی ہیں۔ چند آیات اور دیکھیئے:۔

(۹) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (سورہ بقرہ ع ۱)

(ترجمہ) الم۔ یہ ایک کتاب ہے جس میں کچھ شک نہیں۔ ہدایت کرتی ہے متقین کو ؁

(۱) الف سے مراد احدیت ہے یعنی ذات حق کا وہ مرتبہ جب اُس کے سوا کسی چیز کا وجود نہ تھا اور وہ تمام اشیا سے اوّل تھی لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى هُوَ الْاَوَّلُ (حدید ع ۱)

(۲) ل اِس امر کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ ذات حق مرتبہ احدیت سے تنزّل فرما کر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک پر جلوہ نما ہے اور اِس پر دلیل یہ ہے کہ ل کا ایک قائمہ ہے وہ الف ہے۔ ایک دائرہ ہے وہ نون ہے۔ الف کا نون کے ساتھ اِتصال اِس امر پر دلیل ہے کہ الف نون سے جدا نہیں اور نون الف سے جُدا نہیں۔ نیز وہ ہی الف دراز ہو کر نون کی صورت پر جلوہ نما ہے یعنی نون الف سے ظاہر ہوا ہے۔ نون سے مراد نور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (مائدہ ع ۳)

(۳) لٓ لام پر مدّ (~) اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ نون الف کا ظلّ ہے یعنی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعا کے لئے مرآتِ تامہ ہیں۔

(۴) م سے مراد حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہے۔ اِس پر دلیل یہ ہے کہ م (میم) کے حروف بساطت کے لحاظ سے (م یا م) ہیں۔ اور م ی ا م کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۹۱ ہوتے ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:۔

م + ی + ا + م میزان ۴۰ + ۱۰ + ۱ + ۴۰ = ۹۱ ہے جو حضرت محی الدین شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عمر شریف ہے۔ نیز چونکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محبوبِ اعظم اور مرآتِ تامّہ ہیں جن کی طرف م اشارہ کر رہا ہے۔ اِس لئے م سے مراد آپ ہی ہیں۔ اور م سے مراد وہ ہستی ہے جو محی الدین ہے۔ جملہ اولیاء کا مقتدا ہے۔ مقام اُس کا مخدع ہے۔ مُکمَّل ہے اور مُکمِّل ہے ؁

(۵) مٓ پر مدّ (~) اس امر کی طرف اِشارہ ہے کہ م نون کا ظلّ ہے یعنی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں اور م پر شد (ّ) اِس امر کی طرف تاکید ہے کہ کوئی ہستی (سابقہ نبی یا ولی) سوائے آپ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامّہ نہیں ہے ؁

پس نون الف کے لئے مرآتِ تامہ ہے اور میم نون کے لئے مرآتِ تامّہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ و حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا ایک ہی وجود ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں لیکن اِس حقیقت کا

سوائے مُتقین کے کوئی نہیں جانتا ؛

(۱۰) الۤمّۤ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ (آل عمران ع ۱)

(ترجمہ) الم - اللہ تعالیٰ ہے - اُس کے سوا کوئی موجود نہیں ہے - وہ بذاتِ خود حیّ ہے اور ہر چیز کا قیام ساتھ اُس کے ہے -

(۱) (الف) ذاتِ حق کے مرتبہ احدیت کی طرف اشارہ کرتا ہے - مرتبہ احدیت ذاتِ حق کا غیب الغیب مرتبہ اور بطون در بطون مرتبہ ہے - یہ صرافت ذاتی کا مقام ہے اور ذات حق کی کنہ ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَالْبَاطِنُ (حدید ع ۱) اس مرتبہ میں ذاتِ حق کے کمالات یعنی اسماء و صفات کا ظہور مطلق نہیں - یہ وہ مرتبہ ہے جب حقتعالیٰ کے سوا کسی چیز کا وجود نہ تھا لِقَوْلِہٖ علیہ السلام کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ قَبْلَہٗ (مشکوٰۃ شریف باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام)

(۲) لٓ - جب حق تعالیٰ نے اپنا ظہور چاہا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِیْ حَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (میں ایک مخفی خزانہ تھا - میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں - پس میں نے مخلوق کو پیدا کیا) تو حق تعالیٰ نے مرتبہ احدیت سے تنزل فرماکر مرتبہ وحدت میں جلوہ آرائی کی - مرتبہ وحدت سے مراد ظہور علمی اجمالی ہے - ل پر مد (۳) اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ الف دراز ہو کر ل کی صورت پر جلوہ نما ہے - ل سے مراد مرتبہ وحدت ہے - ل کے دامن میں نون ہے - یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب خلق کا ظہور نہ ہوا تھا اُس وقت نون یعنی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک موجود تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - لوگوں نے عرض کیا - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبوت کے لیے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ فرمایا اُس وقت جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھا - ترمذی (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ) لہٰذا نون کا لام میں پوشیدہ ہونا اس امر پر دلیل ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ازل ہی سے علم الٰہی میں مکنون تھے اور نبوت سے مشرف تھے ؛

(۳) مٓ - الف نون کے ساتھ پیوستہ ہے اور نون میم کے ساتھ پیوستہ ہے - م پر مد (۳) اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ل کے ظل میں جب نون موجود تھا م بھی موجود تھا - م پر شد (ّ) اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ الف نون اور میم کی پیوستگی ازل سے لے کر ابد تک ہے - مُراد یہ ہے کہ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے تو اُس وقت بھی م یعنی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں مراتب حاصل تھے یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرِ اعظم تھے - جیساکہ میرے

سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنے ایک قصیدہ شریف میں اس حقیقت کا اظہار فرماتے ہیں ؎

نَعَمْ نَشْأَتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ ۔۔۔ وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی فَفُزْتُ بِدَوْلَتِیْ

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

یعنی میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل عشقِ الٰہی میں پرورش پائی۔ مجھے اُس وقت اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل تھا اور میں محبوبیت کی دولت سے اُس وقت مشرف تھا جب جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مخفی تھا اور آپؐ نبوت سے مشرف تھے مجھے بھی اُس وقت آپ کی بارگاہِ اقدس میں مراتب عُلیا حاصل تھے یعنی میں ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر اعظم ہوں۔

(۴) لَحْمٌ ۔ اب ذرا لفظ لَحْمٌ کی طرف توجہ فرمائیے: جیسا الف نون کے ساتھ پیوستہ ہے ایسے ہی نون شد (ّ) کے ساتھ م سے پیوستہ ہے یعنی جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دائمی حضوری حاصل ہے ایسے ہی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دائمی حضوری حاصل ہے۔ جیسے الف کے بعد نون اور نون کے بعد میم ہے۔ ایسے ہی ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب ترین ہستی حضور علیہ السلام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقرب ترین ہستی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ م کے سر پر گول تاج (ہ) ہے جب ازل میں میم نے ن کے پاؤں مبارک پر سر رکھ دیا تو نون نے خوش ہو کر میم کے سر پر اپنا تاج پہنا دیا۔ دونوں عالم کا مختار کر دیا۔ محبوبِ اعظم اور محی الدین کا لقب رکھا اور جملہ انبیاء اور اولیاء کا سردار بنا دیا اور فرمایا اے محبوب من ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاسم ہیں لیکن جملہ انبیاء و اولیاء کو خلعتیں آپ کے ہاتھ سے تقسیم کرائیں گے۔ پس یہ گول تاج اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم ہیں اور جملہ انبیاء اور اولیاء اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتی وزیر تھے، ہیں اور ہوتے رہیں گے لیکن سب کے سب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے فیض حاصل کر رہے ہیں جس پر آپ کا یہ ارشاد گرامی شاہد ہے: وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ (بھجۃ الاسرار ص۲۲) اور اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے اجساد کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔

(۵) لَحْمٌ ۔ نیز لفظ لَحْمٌ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی حقیقت کو آشکارا کر رہا ہے۔ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو سدھارے تو جبرئیل امین مسجد الحرام سے ساتویں آسمان تک حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے مقام سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو عرض کیا لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَۃً لَاحْتَرَقْتُ یعنی اگر میں سر انگشت کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ پس حضرت جبرئیل امین ساتویں آسمان پر ٹھہر گئے۔ ابھی

حضور علیہ السلام کی سیر ساتویں آسمان سے لے کر عرشِ مُعلّٰی تک باقی تھی ۔ حقتعالیٰ نے آپ کی خدمت و رفاقت کے لئے آپ کے ازلی رفیق اور دائمی وزیر اعظم حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے روح مبارک کو مامور کیا ۔ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو سجدۂ تعظیم کیا ۔ دیکھئے ھر کے سَر کا تاج ں (نون) کے قدموں پر ہے ۔ یہ سجدہ تعظیمی کی بَیّن دلیل ہے ۔ سجدہ تعظیمی کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ! آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیے ۔ حضور علیہ السلام آنحضرت کے کندھوں پر بیٹھ گئے ۔ دیکھیئے نون کے قدم ھر کے سَر پر ہیں ۔ یہ حضور علیہ السلام کے آنحضرت کے کندھوں پر بیٹھنے کی واضح دلیل ہے ۔ جب حضور علیہ السلام آنحضرت کے کندھوں پر بیٹھے تو فرمایا اسے میرے فرزند میرے قدم آپ کی گردن پر ہیں اور آپ کے قدم جملہ اولیاء کی گردن پر ہیں ۔ اور میرے بعد مرتبہ آپ کا ہے ۔ لہٰذا جب آنحضرت کا ظہور ہُوا تو آپ نے منبر پر بیٹھ کر اپنے اس مرتبہ کا اعلان کیا قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ۔ لفظ ولی میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں کیونکہ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے غرضیکہ جب ھر نے ں کو سَر پر اُٹھالیا تو ایک آن میں عرشِ مُعلّٰی پر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیا ۔ ل پر مَدّ (~) اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رب تعالیٰ کو کشش تھی ۔ ھر پر شد بھی ہے اور مَدّ بھی ہے ۔ شد کے لغوی معنی آفتاب کا بلند ہونا ہے ۔ شد سے مراد یہ ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کو کندھوں پر اُٹھا کر بلند ہوئے اور آپ کو عرشِ معلّٰی پر پہنچا دیا ۔ ھر پر مَدّ بھی ہے ۔ مَدّ سے مراد یہ ہے کہ رب تعالیٰ چاہتے تھے کہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے اسرارات میں میرے محبوب کے محبوب محی الدین بھی شریک ہوں ۔ پس جب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر عرش مُعلّٰی پر پہنچے تو رب تعالیٰ نے اس نرالے جوڑے کو دیکھ کر فرمایا وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۚ هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ۝ (سورہ فجر ع ۱) یعنی قسم ہے جوڑے کی یعنی قسم ہے میرے محبوب جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قسم ہے میرے محبوب کے محبوب جناب محی الدین رضی اللہ عنہ کی ۔ اور قسم ہے ایک کی ۔ رب تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ یہ دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی اِن دونوں صورتوں پر ایک ہی نور کا ظہور ہے یعنی اِن دونوں صورتوں پر میرا ہی ظہور ہے ۔ اور قسم ہے اس مبارک رات کی جس میں آپ تشریف لائے ۔ اِن چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کے لئے اشارے ہیں ۔ مُراد یہ ہے کہ عقلمند لوگ اِن قسموں سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا نرالی شان ہے ۔

(۶) پس حقتعالیٰ و حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا ایک ہی وجود ہے کیونکہ ں بھی الف کی ایک شکل ہے اور ھر بھی الف کی ایک شکل ہے ۔ لہٰذا وجود اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ اُس کے سوا کوئی موجود نہیں ۔ وُہ بذاتِ خود حیّ اور قائم ہے اور اشیاء کا وجود ساتھ اُس کے ہے ؛

(۱۱) الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (رعد ع ۱)

(ترجمہ) الٓمّٓرٰ - یہ کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے بالکل حق ہے لیکن بہت لوگ نہیں مانتے ؕ

(۱) الف - مرتبہ احدیت ذاتیہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کا وہ مرتبہ جو اسے ازل الآزال میں تمام اشیاء سے پہلے حاصل تھا - اس مرتبہ کی مثال بیج کی سی ہے - بیج میں سارا درخت بالقوہ موجود ہوتا ہے لیکن درخت کا ظہور نہیں ہوتا - ایسے ہی عالم قبل از ظہور ذات حق میں موجود تھا - اس مرتبہ میں ذاتِ حق کے اسماء و صفات کا ظہور نہیں - اِس مرتبہ کی دوسری مثال اُس عالم کی سی ہے جس کے سینہ میں بے شمار علوم ہوں لیکن وہ سویا پڑا ہو - جب وہ عالم سو رہا ہے اُس کے سینہ میں علوم تو بے شمار ہیں لیکن اُس کو اپنے علوم کا شعور نہیں - یہ ذات حق کی کنہ ہے جو غیر مدرک ہے - حدیث شریف میں اس مرتبہ کو عماء سے تعبیر کیا گیا ہے - عماء سے مُراد ہے ابرِ رقیق - یعنی جب آفتاب پر ابر باریک آجاتا ہے آفتاب نظر نہیں آتا - مشکوٰۃ شریف باب بَدْءِ الْخَلْقِ وَ ذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ میں مذکور ہے عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَیْ لَيْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ ؕ

(ترجمہ) حضرت ابی رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا - آپؐ نے فرمایا عماء میں تھا - نہ اُس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اوپر - اور پیدا کیا خدا نے اپنا عرش پانی پر (ترمذی) یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ عماء سے مراد یہ ہے کہ اُس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی - اُوپر کی ہوا سے مُراد ظہورِ حق اور نیچے کی ہوا سے مُراد ظہورِ خلق ہے - یعنی مرتبہ احدیت (عماء) میں نہ ظہورِ حق ہے نہ ظہورِ خلق ؕ

(۲) لٓ - اِس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وجود اعیان پر منبسط ہے یعنی ذاتِ حق عالم کی صورت پر جلوہ نما ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ ل کا ایک قائمہ ہے وہ الف ہے اور ایک دامن ہے وہ دائرہ نون ہے اور نون سے مراد دائرہ کون ہے - پس اِتصال قائمہ کا ساتھ دامن کے دلیل ہے کہ وجود کون پر منبسط ہے - مُراد یہ ہے کہ ا دراز ہو کر ل کی صورت پر جلوہ نما ہے یعنی ذاتِ حق مرتبہ احدیت سے تنزل فرما کر عالم کی صورت پر جلوہ نما ہے - نیز لٓ پر مَدّ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے كَمَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (کیا آپ نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ اُس نے کیسے سائے کو لمبا کیا - فرقان ع ۵) سایہ کو دراز کرنے سے مراد وجود کا کون پر منبسط ہونا

ہے پس لٓ سے مراد یہ ہے کہ حق عالم کی صورت پر جلوہ نما ہے ۔

(۳) مٓ ۔ میم کونِ جامع کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ انسانِ کامل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ ل میں ں کا دائرہ نامکمل ہے یعنی عالم کو پیدا کرنے سے ظہورِ حق نامکمل تھا اور م میں میم کا دائرہ مکمل ہے یعنی انسانِ کامل جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے سے ظہورِ حق کمال کو پہنچ گیا ۔ مٓ پر شد بھی ہے اور مد بھی ہے ۔ مراد یہ ہے کہ جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لیئے مرآتِ تامہ ہیں ۔

(۴) رٰ رٰ سے مراد رفیق ہے اور ا سے مراد اعلیٰ ہے پس رٰ سے مراد رفیقِ اعلیٰ ہے ۔ رفیقِ اعلیٰ سے مراد محبوب ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب کون ہے ۔ ابجد کے لحاظ سے محبوب کے اعداد ۵۸ ہیں ۔ نقشہ ملاحظہ ہو اور محیؓ کے اعداد بھی ۵۸ ہیں نقشہ ملاحظہ ہو ۔

نقشہ تعداد اعداد بحساب ابجد الفاظ محبوبؓ و محیؓ

محبوب	م ح ب و ب ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۲	میزان = ۵۸
محی	م ح ی ۴۰ ۸ ۱۰	میزان = ۵۸

پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں ۔ نیز ر وزیر کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ آپؐ کے وزیرِ اعظم ہیں ۔

پس حقتعالیٰ و عالم و جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کتابِ وجود کی آیات ہیں ۔ اور جو وزیرِ اعظم آپ کو رب تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ اس مرتبہ کے لائق ہیں لیکن بہت لوگ نہیں مانتے ۔ اللہ تعالیٰ کی کلام ازلی و ابدی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے جانتے تھے کہ اکثر مسلمان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیقِ اعلیٰ مانیں گے اس لیئے اس عقیدہ کی نفی فرمادی اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ اعلیٰ و وزیرِ اعظم و محبوب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں ۔

(۱۲) طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ (شعراء)

(ترجمہ) طٰسٓمّٓ یہ کتابِ مبین کی آیات ہیں ۔ شاید آپ کی جان کو سخت تکلیف ہو کہ وہ یقین کیوں نہیں کرتے ۔

(۱) طٰ : الف ندا کے لیئے ہے اس لیئے مراد یا ہے ۔ ط طاہرؐ کی طرف اشارہ ہے پس طٰ سے مراد یا طاہرؐ ہے ۔ طاہرؐ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی میں سے ہے ۔

نیز طٰ میں ا (الف) مرتبہ احدیت ذاتیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ط سے مراد لطافت ہے یعنی ذاتِ حق مرتبہ احدیت میں تمام کثافتوں سے منزّہ اور معرّا ہے۔ نیز ط اطلاق کی طرف اشارہ کر رہا ہے یعنی مرتبہ احدیت میں حق تعالیٰ تمام قیودات اور اضافات سے مقدس ہے نیز ط بطون کی طرف اشارہ ہے یعنی مرتبہ احدیت بطون در بطون مرتبہ ہے۔ اِس مرتبہ میں عقل فکر اور ادراک کو رسائی نہیں +

س رسالت کی طرف اشارہ ہے یعنی سرکارِ دو عالم جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ذاتِ حق کے بعد مرتبہ آپؐ کا ہے کیونکہ طٰ س کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ طٰ اور س کے درمیان کوئی حرف نہیں +

م معشوق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معشوق کون ہے۔ ابجد کے لحاظ سے لفظ "معشوق" کے اعداد ۵۱۶ ہیں اور "عبد القادر جیلانیؒ" کے اعداد بھی ۵۱۶ ہیں۔

نقشہ ملاحظہ ہو:

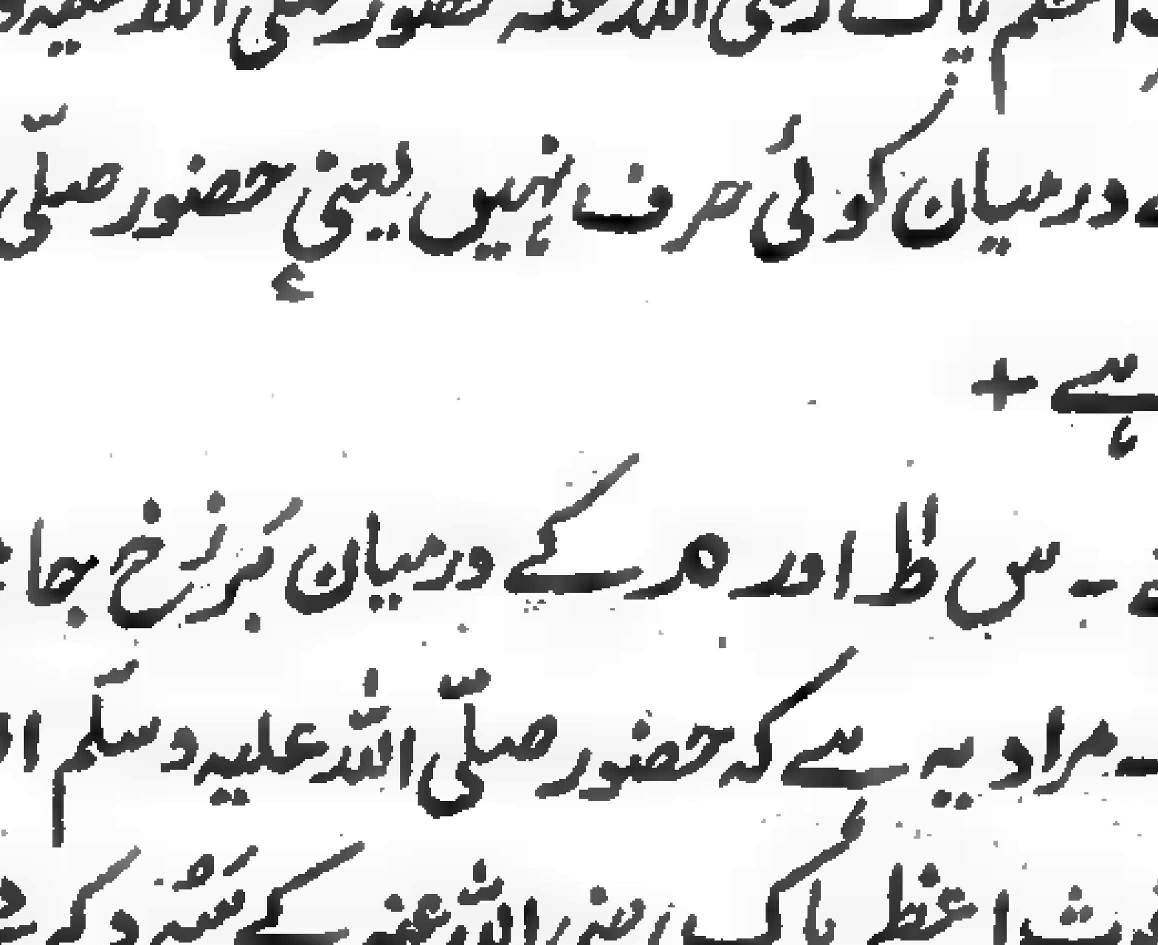
اعداد بحساب ابجد

معشوق	م ۴۰	ع ۷۰	ش ۳۰۰	و ۶	ق ۱۰۰											میزان ۵۱۶
عبد القادر جیلانیؒ	ع ۷۰	ب ۲	د ۴	ا ۱	ل ۳۰	ق ۱۰۰	ا ۱	د ۴	ر ۲۰۰	ج ۳	ی ۱۰	ل ۳۰	ا ۱	ن ۵۰	ی ۱۰	۵۱۶

یہ بیّن دلیل ہے کہ حضرت سلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معشوق ہیں۔ نیز م (میم) س کے ساتھ ملا ہوا ہے س اور م کے درمیان کوئی حرف نہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کا ہے +

لفظ طٰسٓمّٓ میں غور کیجئے۔ س طٰ اور م کے درمیان برزخ جامع ہے۔ س کا ایک رُخ طٰ کی طرف ہے اور دوسرا رُخ م کیطرف ہے۔ مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے فیوضات حاصل کرتے ہیں اور جملہ فیوضات اپنے معشوق حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام وجملہ اولیاء رضی اللہ عنہم کو فیوضات تقسیم کرنے والے ہیں لقولہٖ رضی اللہ عنہ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِي هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ (بہجۃ الاسرار ص۲۲)۔ وضاحت کیلئے طٰسٓمّٓ کا دائرہ پیش کیا جاتا ہے:

دائرہ طٰسٓمّٓ



طٰسٓمّٓ کے چند اسرارات اور لیجئے:

(۲) سٓ - سے مُراد سِرّ الذات ہے یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ میری ذات کے راز ہیں اور وہ راز یہ ہے لَوْلَاکَ لَمَا ظَھَرتُ رُبُوْبِیَّتِیْ یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میری ربوبیت بھی ظاہر نہ ہوتی (حدیث قدسی) - وَمَا ظَھَرتُ کَظُھُوْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ یعنی نہیں ظاہر ہُوا میں کسی چیز میں جیسے کہ ظاہر ہُوا ہوں انسان میں (حدیث قدسی) - ان ہر دو احادیث میں حقیقت محمدیہ کا بیان ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اِسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ یعنی جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اُس نے حق سبحانہٗ کو دیکھا ؎

فاش می گفتم بتو رازِ لدن ۔۔۔ لیک مے ترسم زافہامِ کہن

پس سٓ سے مُراد یہ ہے کہ حضرت اِنسان کامل جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ذات حق کے لیے مرآتِ تامہ ہیں۔ س پر مد (ٓ) ہے - مد کے معنی کشش ہے یعنی ذاتِ حق کو آپ کی کشش ہے - مُراد یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں - نیز سٓ سلطنت کی طرف اِشارہ کرتا ہے یعنی دونوں عالم کے آپ سُلطان ہیں - اور سٓ شفاعت کی طرف اِشارہ کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمیع مخلوقات کے شفیع ہیں ؎

سیّد و سرور محمدؐ نورِ جاں ۔۔۔ مہتر و بہتر شفیع مجرماں

(۳) مٓرٓ سے مُراد محبوب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے - اور وہ محبوب صرف جناب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں - اس پر دلیل یہ ہے کہ ابجد کے لحاظ سے محبوب کے ۵۸ اعداد ہیں اور محی کے بھی ۵۸ ہیں - دوسری دلیل یہ ہے کہ میم کے بساطت کے لحاظ سے (م یا م) حروف ہیں اور ابجد کے لحاظ سے میم کے ۹۱ عدد بنتے ہیں جو حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی لبظاہر دنیاوی بساطت یعنی عمر شریف ہے - نیز مر مرآت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآتِ تامہ ہیں - نیز مر پر شد (ّ) ہے یعنی شد کے ساتھ مرس کے ساتھ پڑھا جاتا ہے - مُراد یہ ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی قرب حاصل ہے - نیز مر مختار کی طرف اِشارہ کرتا ہے یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں عالم کے مختار ہیں - اور مر پہ مد (ٓ) ہے - مُراد یہ ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی سایہ ہے اور مر کے سر پر گول تاج (○) آنحضرت رضی اللہ عنہ کے منصب کی طرف اِشارہ کر رہا ہے ۔

(۴) لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم طاہر ہیں - دونوں عالم کے سردار ہیں - جمیع مخلوقات کے شفیع ہیں - ربّ تعالیٰ کے لیے مرآتِ تامہ ہیں اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم ہیں - محبوب ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو جگ کے مختار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآتِ تامہ ہیں - یہ سب کتاب مُبین یعنی حضرتِ انسان کامل جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات یعنی کمالات ہیں - اب جو شخص ان کمالات کو تسلیم نہ کرے وہ مومنین میں سے نہیں ہے ۔

از کتاب زبدة الاسرار

اور زبدة المحققین وعمدة المحدثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کتاب "زبدة الاسرار"
کے مقدمہ میں صـ ۲ پر فرماتے ہیں :۔ الحمد لله الذی کشف لاولیائه مالا یحیط بعلمه العقل و
القیاس واوصل محبیهم ومعتقدیهم الی مالا یمکن الوصول الیه لسائر الناس والصل
علی حبیبه المصطفی ورسوله المجتبی الذی لا یمکن العروج الی مراتب العلی الا
بمتابعته فیما اتی فمن کان متابعته اکثر ففضله اعظم واوفر ان اکرمکم عند الله
اتقکم وعلی اله واصحابه نجوم الهدی وعلی جمیع متبعیه اهل الکرم والتق
اما بعد فهذه جملة من مناقب غوث الثقلین شیخ السموات والارضین شی
الکل الشیخ محی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلی الذی قال مامورا من عند ربه
قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله رضی الله عنه وعن جمیع الاولیاء ملتقطة من
کتاب بهجة الاسرار مختصرة منتخبة محذوفة الاسانید اختصارا للکلام واقتصا
علی المرام والنیة للکاتب الفقیر الضعیف عباد الله الباری عبد الحق ابن سیف الدین
الدهلوی البخاری فی ذلك ان یکتب الله اسمه فی صحیفة واصفیه ومحبیه ویجع
من جملة مریدیه ویعده فی زمرة طالبیه ومعتقدیه وهکذا حال المهجورین عن
تشریف القرب والوصال ان حرموا من مشاهدة المحبوب فلا اقل من مطالعة اوصاف
... الجمال والمامول من الله الکریم ان لا یجعلنا محرومین من فضله العظیم انه جو
د بر رؤف رحیم ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم وها ان فضائل الشیخ رضی الله
عنه ومناقبه خارجة عن حد الاحصاء لا یمکن استیفاؤه بالاملاء وهذا الذی کتبنا
قطرة من بحورها وشیء من جذورها قال الامام الاجل الکبیر شیخ الحرمین عبد الله
الیافعی مناقبه جلیة لا یسعها اوراق الریاحین ولا یحملها اغصان البساتین ومراتب
علیة لا یعثر علیها صنادید العارفین ولا یحیط بها اسالیب الواصفین لو زبرتها الس
الاقلام لقصرت ولو نمقتها انملة الانام لاعیت وهذا کلام الامام حق لا شبهة
فیه ونذکر علیه دلیلا وهو انه رضی الله عنه کان مظهر الخوارق ومحلا للولایة
من حین صباه بل ومن اولاده والاخیار فی ذلك کثیرة روی انه کان رضی الله عنه لا یرضع

ثَدْیَ اُمِّہٖ فِیْ نَہَارِ رَمَضَانَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَتٰی عَرَفْتَ اِنَّکَ وَلِیُّ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ اَخْرُجُ مِنْ دَارِنَا فَاَذْھَبُ اِلَی الْمَکْتَبِ وَاَنْظُرُ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَمْشُوْنَ حَوْلِیْ فَاِذَا وَصَلْتُ اِلَی الْمَکْتَبِ سَمِعْتُ الْمَلٰئِکَۃَ تَقُوْلُ لِلصِّبْیَانِ اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللّٰہِ حَتّٰی یَجْلِسَ وَسَنَذْکُرُ اَمْثَالَہٗ فِیْ مَوْضِعِھَا وَقَدْ بَلَغَ عُمْرُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تِسْعِیْنَ سَنَۃً وَکَانَتْ کَرَامَاتُہٗ مُتَوَالِیَۃً وَخَوَارِقُہٗ دَائِمَۃً فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ کَمَا رُوِیَ عَنِ الشَّیْخِ الْجَلِیْلِ عَلِیِّ بْنِ الْھَیْتِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّہٗ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ زَمَانِیْ اَکْثَرَ کَرَامَاتٍ مِّنَ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ لَا یَشَآءُ اَنْ یَّرَی الرَّائِیْ مِنْہُ کَرَامَۃً فِیْ اَیِّ وَقْتٍ شَآءَ اِلَّا رَاٰھَا وَکَانَتِ الْخَوَارِقُ تَظْھَرُ اَحْیَانًا مِنْہُ وَاَحْیَانًا بِہٖ وَاَحْیَانًا فِیْہِ وَرُوِیَ عَنِ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ شِہَابِ الدِّیْنِ عُمَرَ السُّھْرَوَرْدِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنَّہٗ قَالَ کَانَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانَ الطَّرِیْقِ الْمُتَصَرِّفَ فِی الْوُجُوْدِ عَلَی التَّحْقِیْقِ وَکَانَتْ لَہُ الْیَدُ الْمَبْسُوْطَۃُ مِنَ اللّٰہِ فِی التَّصْرِیْفِ وَالْفِعْلِ الْخَارِقِ الدَّائِمِ وَنُقِلَ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ ۣ الْحَرِیْمِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ الصَّرِیْفِیْنِیْ کَانَتْ کَرَامَاتُہٗ کَالْعِقْدِ الْمُنْضَدَّۃِ بِالْجَوَاھِرِ یَتَّبِعُ بَعْضُھَا بَعْضًا وَکَانَ الرَّجُلُ مِنَّا لَوْ اَرَادَ اَنْ یَّعُدَّ مِنْھَا کُلَّ یَوْمٍ اَشْیَآءَ لَفَعَلَ کَانْظُرْ اِلٰی مَا بَلَغَ عَدَدُ خَوَارِقِہٖ فِیْ مُدَّۃِ تِسْعِیْنَ سَنَۃً مَعَ اتِّصَالِھَا وَدَوَامِھَا وَھٰذَا فِیْ خَوَارِقٍ وَتَفَاصِیْلُ مَنَاقِبِہٖ وَفَضَائِلِہِ الْعِلْمِیَّۃِ وَالْعَمَلِیَّۃِ وَاَخْلَاقِہٖ وَاَفْعَالِہٖ وَاَحْوَالِہٖ فِی الْبِدَایَۃِ وَالنِّھَایَۃِ بَاقِیَۃٌ بَعْدُ فَاِذَنْ لَا شَکَّ فِیْ بُلُوْغِ مَنَاقِبِہٖ وَکَرَامَاتِہٖ مَبْلَغًا لَا یُعَدُّ وَلَا یُحْصٰی یَقِیْنًا لَا تَخْمِیْنًا وَھٰذَا کُلُّہٗ یُفِیْدُ کَثْرَتَھَا بِحَسْبِ الْکَمِیَّۃِ وَاَمَّا عَظْمَتُھَا بِحَسْبِ الْکَیْفِیَّۃِ فَیَظْھَرُ فِیْ اَثْنَآءِ الْبَیَانِ لٰکِنَّھُمْ ذَکَرُوْا شَیْئًا مِّمَّا ثَبَتَ عِنْدَھُمْ مِنَ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃِ مِنَ الْعُدُوْلِ وَالثِّقَاتِ مِنْ اَکَابِرِ الْمَشَائِخِ وَاَقْطَابِ الْوَقْتِ مِمَّا لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الشُّکُوْکِ وَالشُّبُھَاتِ وَلِذَا قَالَ الْاِمَامُ الْیَافِعِیُّ کَرَامَاتُہٗ بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ مَا بَلَغَ مِثْلُھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ شُیُوْخِ الْاٰفَاقِ وَقَدْ سَمِعْنَا مِنْ بَعْضِ الْعُلَمَآءِ اِنَّہٗ قَدْ رَاٰی نَحْوًا مِّنْ اِثْنَیْ عَشَرَ کِتَابًا فِیْ مَنَاقِبِہٖ وَکِتَابُ بَھْجَۃِ الْاَسْرَارِ الَّذِیْ نَقَلْنَا ھٰذِہِ الْجُمْلَۃَ مِنْہُ وَاحِدٌ مِّنْھَا وَقَدْ تَرَکْنَا کَثِیْرًا مِّمَّا ذُکِرَ فِیْہِ اَیْضًا فَھٰذَا الْمِقْدَارُ یَکْفِیْ لِلطَّالِبِ وَالْکِتَابُ الْمَذْکُوْرُ مُشْتَمِلٌ عَلٰی مَنَاقِبِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنَاقِبِ بَعْضِ الْمَشَائِخِ الْمُحْتَرِمِیْنَ لَہٗ الْمُعَظِّمِیْنَ لِشَانِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ عَلَیْہِ زَمَانًا الْمُخْبِرِیْنَ بِظُھُوْرِہٖ وَعُلُوِّ مَکَانِہٖ وَالْمُعَاصِرِیْنَ لَہُ الْمُعْتَرِفِیْنَ بِفَضْلِہٖ وَالْمُنْقَادِیْنَ لِاَمْرِہٖ وَنَحْنُ اقْتَصَرْنَا

عَلٰی مَا صَدَرَ عَنْهُمْ فِي اِحْتِرَامِهٖ فَمَنْ اَرَادَ لِاِطِّلَاعِ عَلٰی مَنَاقِبِهِمْ وَ اَوْصَافِهِمْ فَعَلَيْهِ بِهٖ وَ بَهْجَةُ الْاَسْرَارِ مِنْ تَصْنِيْفِ الشَّيْخِ الْاِمَامِ الْاَجَلِّ الْفَقِيْهِ الْعَالِمِ الْمُقْرِيِ الْاَوْحَدِ الْبَارِعِ نُوْرِ الدِّيْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يُوْسُفَ الشَّافِعِيِّ اللَّخْمِي وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الشَّيْخِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسِطَتَانِ وَهُوَ دَاخِلٌ فِي بِشَارَةِ قَوْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَلَهٗ فِي مَدْحِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞

شعر

(۱) عَبْدٌ لَهٗ فَوْقَ الْمَعَالِي رُتْبَةٌ — وَلَهُ الْمَمَاجِدُ وَالْفَخَارُ الْاَفْخَرُ

(۲) وَلَهُ الْحَقَائِقُ وَالطَّرَائِقُ فِي الْهُدٰی — وَلَهُ الْمَعَارِفُ كَالْكَوَاكِبِ تَزْهَرُ

(۳) وَلَهُ الْفَضَائِلُ وَالْمَكَارِمُ وَالْهُدٰی — وَلَهُ الْمَنَاقِبُ فِي الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ

(۴) وَلَهُ التَّقَدُّمُ وَالتَّعَالِي فِي الْعُلَا — وَلَهُ الْمَرَاتِبُ فِي النِّهَايَةِ تَكْثُرُ

(۵) غَوْثُ الْوَرٰی غَيْثُ النَّدٰی نُوْرُ الْهُدٰی — بَدْرُ الدُّجٰی شَمْسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَرُ

(۶) قَطَعَ الْعُلُوْمَ مَعَ الْعُقُوْلِ فَاَصْبَحَتْ — اَطْوَارُهَا مِنْ دُوْنِهَا تَتَحَيَّرُ

(۷) مَا فِي عُلَاهُ مَقَالَةٌ لِمُخَالِفٍ — فَمَسَائِلُ الْاِجْمَاعِ فِيْهِ تُسْطَرُ

یعنی سب تعریفیں واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں جس نے اپنے اولیاء پر وہ چیزیں مکشوف کی ہیں جن پر کوئی بشر عقل و قیاس کے علم کے ساتھ محیط نہیں ہو سکتا اور اپنے محبوں اور معتقدوں کو اُس مقام پر پہنچایا ہے جہاں تمام مخلوقات کا پہنچنا ناممکنات میں سے ہے۔ اور حبیب مصطفےٰ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود ہو جن کی متابعت کے بغیر کوئی شخص اعلیٰ مراتب تک عروج نہیں کر سکتا۔ جس قدر کوئی شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی متابعت زیادہ کرے گا اُسی قدر وہ زیادہ اشرف و افضل ہوگا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ حجرات ع ۲) اور درود ہو آپ کی آل پر و اصحاب پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور جملہ تابعین پر جو اہلِ کرم و اتقا ہیں ۞

امابعد یہ کتاب زبدۃ الاسرار مَیں نے کتاب بہجۃ الاسرار سے اقتباسات سے کر تحریر کی ہے۔ اختصار کی خاطر اسانید محذوف کر دی گئی ہیں۔ یہ کتاب حضرت غوث الثقلین شیخ السمٰوات والارضین شیخ الکل شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ (جنھوں نے قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ امرِ الٰہی سے فرمایا) کے مناقب پر مشتمل ہے۔ کاتبِ حروف فقیر ضعیف عبد الحق ابن سیف الدینؒ دہلوی بخاری اس کتاب کو اس نیّت سے لکھ رہا ہے کہ ربّ تعالیٰ

اُس کا نام آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین محبین معتقدین اور واصفین کے زُمرہ میں درج کر لے۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے جو عشاق آپ کے مشاہدہ سے محروم ہیں آپ کے مناقب عالیہ پڑھ کر ذوق حاصل کریں۔ رب تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فضلِ عظیم سے ہم کو محروم نہ رکھے کیونکہ وہ جوادِ مطلق اور رؤف اور رحیم ہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (اے ربّ! ہماری عرض قبول فرما تو بیشک سمیع و علیم ہے۔)

تحقیق آنحضرت رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب حدو حصر سے باہر ہیں۔ اُن کا حیطۂ تحریر میں لانا ناممکنات سے ہے اور یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے آپؓ کے کمالات کے بحور میں سے ایک قطرہ اور کرامات کے جذور میں سے ایک ذرہ ہے۔ امامِ اجل شیخ الحرمین عبد اللہ یافعی قدس سرہٗ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں فرماتے ہیں کہ آپ کے مناقب جلیہ اوراقِ ریاحین میں نہیں سما سکتے اور نہ ہی اغصانِ بساتین اُن کو اُٹھا سکتے ہیں۔ آپ کے مراتب علیہ پر نہ تو سردارانِ عارفین مطلع ہیں اور نہ ہی واصفین کا اُسلوب بیان اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔ السنۂ اقلام و مراتگشتانِ انام اُن کو حیطۂ تحریر میں نہیں لا سکتے۔ امام موصوف کا یہ کلام بلاشک و شبہ مبنی بر حقائق ہے۔ ہم اس پر دلائل پیش کرتے ہیں۔

آنحضرت رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے بلکہ روزِ اوّل سے ہی مظہرِ خوارق و محلِ ولایت تھے۔ اور اِس امر کے متعلق کافی روایات ہیں۔ ایک روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ایامِ شیر خوارگی میں ماہِ رمضان شریف میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ مبارک نہیں پیتے تھے اور روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے ولی اللہ ہونے کا کب پتہ چلا۔ فرمایا کہ جب میں دس سال کا لڑکا تھا میں اپنے گھر سے مکتب کی طرف جاتا تھا تو اپنے گرد ملائکہ کو چلتے دیکھتا تھا۔ جب میں مکتب میں پہنچتا تو ملائکہ کو لڑکوں کو کہتے سُنتا " ولی اللہ کے لئے جگہ کشادہ کر دو تاکہ وہ بیٹھ جائیں " اور اِن خوارق کو ہم کتاب میں اپنے اپنے موقع پر بیان کریں گے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک نوے برس تھی اور جمیع احوال میں آپ کی کرامات و خوارق متوالی اور دائمی تھیں جیسا کہ شیخ جلیل علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے زمانہ بھر میں حضرت شیخ سیّد عبد القادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی بزرگ کی کرامات نہیں دیکھیں۔ آپ کی یہ شان تھی کہ جس وقت جس کسی نے جو کرامت دیکھنی چاہی دیکھ لی اور آپ کی کرامات گاہے آپ سے گاہے آپ کی خاطر اور گاہے آپ کے ساتھ ہوتی تھیں۔ اور حضرت شیخ کبیر شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمتہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ سلطان الطریق و متصرف فی الاکوان علی التحقیق تھے۔ آپ کا دستِ مبارک تصرّف میں منجانب اللٰہی بہت ہی دراز تھا اور فعلِ خارق دائمی تھا۔ اور حضرت شیخ ابو سعید احمد بن ابو بکر حریمی و شیخ ابو عمر و عثمان صریفینی رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ آپ کی کرامات مثل ہار دل کی لڑیاں تھیں جس میں کرامات کے جواہر پے درپے پروئے ہوئے ہوں۔ اور اگر ہم سے کوئی شخص ہر روز کی کرامات گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ اب تو اندازہ لگالے کہ نوے برس کی مدت میں مع اتصال و دوام خوارق کی تعداد کہاں تک پہنچتی ہے۔

یہ تو خوارق کے متعلق ہے۔ اور آپؓ کے مناقب کی تفاصیل فضائل علمیہ وعملیہ اور آپ کے اخلاق افعال واحوال فی البدایت ونہایت ابھی باقی ہیں۔ پس بلاشک آپ کے مناقب وکرامات حد وحصر سے باہر ہیں لیکن مَیں نے چند مناقب کا ذکر اس کتاب میں کیا ہے جو روایاتِ صحیحہ سے اور اکابر مشائخ واقطابِ وقت میں سے عادل اور ثقہ راویوں سے ثابت ہیں اور جن میں شکوک وشبہات کو ذرّہ بھر گنجائش نہیں۔ اور اسی واسطے امام یافعی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور بالاتفاق یہ امر معلوم ہے کہ شیوخ الآفاق میں سے کسی ہستی کی کرامات آپ کی مثل نہیں ہیں اور تحقیق ہم نے بعض علماء کرام سے سُنا کہ اُنہوں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مناقب میں تقریباً بارہ کتب دیکھی ہیں اور کتاب بہجۃ الاسرار جس میں سے مَیں نے یہ کتاب نقل کی ہے اُن میں سے ایک ہے۔ مَیں نے اُس کتاب میں سے بہت چیزیں اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چھوڑ دی ہیں اور یہ مقدار طالب کے لئے کافی ہے۔ کتاب مذکور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مناقب اور بعض اُن مشائخ کے مناقب جنہوں نے آپ کا احترام کیا اور آپ کی شان کی تعظیم کی پر مشتمل ہے۔ اُن مشائخ میں سے بعض متقدمین ہیں جنہوں نے آپ کے ظہور اور علوِ مرتبت کی خبر دی اور بعض آپ کے معاصرین ہیں جنہوں نے آپ کی بزرگی کا اعتراف کیا اور آپ کے امر کے آگے سر جھکا دیا۔ ہم نے جو کچھ اُن سے آپؓ کے احترام میں صادر ہوا اس پر اکتفا کیا ہے پس جو کوئی آپؓ کے مناقب اور اوصاف سے باخبر ہونا چاہے اُس کو چاہیے کہ بہجۃ الاسرار کا مطالعہ کرے۔ جو کہ حضرت شیخ امام اجل، فقیہہ، عالم، مقری الاوحد البارع، امام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف شافعی لخمی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔ اور ان میں اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ میں صرف نو واسطے ہیں گویا وہ آپ کے قولِ ذیل کی بشارت میں داخل ہیں رضی اللہ عنہ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ۔ یعنی خوشخبری ہے واسطے اُس کے جس نے مجھے دیکھا اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور انہوں نے یہ کلام آپ کی مدح میں لکھا ہے ؎

(۱) آپ اُن بندگانِ خدا سے ہیں جن کا مرتبہ عالی سے عالی ہے۔ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ہستی مرتبہ میں آپ سے بڑھ کر نہیں۔ جملہ حماید بزرگیاں اور فخر آپ کو حاصل ہیں۔

(۲) حقیقت وطریقت کے آپ رہنما ہیں اور آپ کے حقائق ومعارف تاروں کی طرح روشن اور ظاہر ہیں۔

(۳) آپ صاحبِ فضائل ومکارم اور صاحب جُود وسخا ہیں۔ محفلوں اور مجلسوں میں ہمیشہ آپ کے فضائل ومناقب کا تذکرہ رہتا ہے۔

(۴) مقامِ بالا میں آپ کو تقدم وتعالیٰ حاصل ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں آپ مقرب ترین ہستی ہیں۔ اور آپ کے مراتب ومناصب بے نہایت ہیں یعنی آپ کے مراتب ومناصب حیطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

(۵) آپ خلق کی فریادیں سُننے والے اور اُن کے حق میں بارانِ رحمت اور نورِ ہدایت ہیں۔ آپ چودھویں رات کے چاند اور روشن دِن کے سُورج سے بھی زیادہ روشن ہیں ؁

(۶) نہایت عقل و دانش کے ساتھ آپ نے جُملہ علوم طے کیے۔ جن کے مسائل بدول آپ کے حال کئے حیرت میں ڈال دیتے تھے ؁

(۷) آپ کے مرتبہ و مقام میں کسی کو چوُن و چرا نہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ باتفاق رائے سب نے آپ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کیا ہے ؁

(ف) سبحان اللہ! حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ امام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف شافعی لخمی مصنف بہجۃ الاسرار کی مداحیہ کلام کیسے فخر سے نقل کرتے ہیں۔ شعر (۴) پر غور فرمایئے ؎

وله التقدم والتعالی فی العلا　　　وله المراتب فی النهایة تکثر

یعنی آپ کو عالمِ بالا میں تقدم و علو حاصل ہے اور آپ کے مراتب کی کوئی نہایت نہیں۔ مُراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں آپ مقرب ترین ہستی ہیں۔ پس آپ کی فضیلت صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے ؁

اور زبدۃ الاسرار کے ص۶ پر فرمایا۔ وَالْاٰنَ نَشْرَعُ فِی الْمَقْصُوْدِ حَامِدًا لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّ مُصَلِّیًا عَلٰی نَبِیِّهٖ وَاٰلِهٖ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا وَمِنْهُ التَّوْفِیْقُ ذِکْرُ قَوْلِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَکَوْنِهٖ مَامُوْرًا فِیْهِ وَاَخْبَارُ الْمَشَائِخِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ بِهٖ وَالْقِیَادُ الْمُعَاصِرِیْنَ لَهٗ فِیْهِ وَوَضْعُ رِقَابِهِمْ حِیْنَ قَالَهٗ شَرْقًا وَّغَرْبًا حَاضِرًا وَّغَائِبًا وَاِحْتِرَامُهُمْ لَهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْقَوْلِ اَخْبَرَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ وَالْفُقَهَاءِ اٰخِرُهُمْ الشَّیْخُ ابومحمد الشنبکی البطائحی الحدّادی عن الشیخ ابی بکر بن هوار البطائحی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ جَرٰی فِیْ مَجْلِسِهٖ یَوْمًا بَیْنَ اَصْحَابِهٖ ذِکْرُ اَحْوَالِ الْاَوْلِیَاءِ ثُمَّ قَالَ سَوْفَ یَظْهَرُ بِالْعِرَاقِ رَجُلٌ مِّنَ الْعَجَمِ عَالِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ اِسْمُهٗ عَبْدُ الْقَادِرِ وَمَسْکَنُهٗ بَغْدَادُ یَقُوْلُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَتَدِیْنُ لَهُ الْاَوْلِیَاءُ فِیْ عَصْرِهٖ ذٰلِکَ الْفَرْدُ فِیْ وَقْتِهٖ وَاَخْبَرَ کَثِیْرٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ اٰخِرُهُمُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ یَعْقُوْبَ یُوْسُفُ بْنُ اَیُّوْبَ الْهَمْدَانِیْ قَالَ سَمِعْتُ شَیْخَنَا الشَّیْخَ اَبَا اَحْمَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الْجُوْنِی الْمُلَقَّبَ بِالْحَقِّیْ یَقُوْلُ اُشْهِدْتُ اَنَّهٗ سَیُوْلَدُ بِاَرْضِ الْعَجَمِ مَوْلُوْدٌ لَّهٗ مَظْهَرٌ عَظِیْمٌ بِالْکَرَامَاتِ وَقُبُوْلٌ تَامٌّ عِنْدَ الْکَافَّةِ وَیَقُوْلُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَیَنْدَرِجُ الْاَوْلِیَاءُ فِیْ زَمَانِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ ذٰلِکَ الَّذِیْ یُشَرَّفُ بِهٖ

زَمَانَهٗ وَبِهٖ یُنْتَفِعُ مِنْ وَرَآءِہٖ ○

یعنی اللہ تعالیٰ جو اول بھی ہے اور آخر بھی اس کے واسطے حمد ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل ظاہری و باطنی پر صلوات ہے۔ میں اب اصل مقصود کو شروع کرتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ذکرِ خبرِ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے قول مبارک قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا (یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے) نیز آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اس قول مبارک میں منجانب الٰہی مامور ہونا اس بارہ میں مشائخ متقدمین کے اخبار و معاصرین کا اس کلمہ کو قبول کرنا اور جملہ اولیاء اللہ مشرق میں یا غرب میں یا حاضرین یا غائبین کا آپ کا احترام کرنا اور گردنیں جھکانا۔ مشائخ اور فقہا کی ایک جماعت نے آپؓ کے اس قول مبارک کی خبر دی ہے جن میں آخری راوی شیخ ابو محمدؒ شنبکی بطائحی حدادی رضی اللہ عنہ ہیں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رضی اللہ عنہ نے۔ اپنی مجلس میں ایک دن اپنے اصحاب میں اولیاء کے حالات کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی مردِ خدا ظہور فرمائیں گے اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک ان کا مرتبہ بہت بلند ہوگا ان کا اسمِ گرامی عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہوگا۔ ان کی سکونت بغداد شریف میں ہوگی۔ وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ان کے زمانہ کے اولیاء ان کی بات مانیں گے۔ وہ اپنے وقت میں فردِ یکتا ہوں گے۔

مشائخ کی ایک جماعت نے خبر دی ہے جن میں آخری راوی شیخ امام ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرہٗ ہیں۔ کہا کہ میں نے سنا ہمارے شیخ ابو احمدؒ عبداللہ بن علی بن موسیٰ جونی ملقب بہ حقیؒ کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عنقریب عجم کی زمین میں ایک صاحبزادے پیدا ہوں گے جن کی کرامات کا بڑا ظہور ہوگا اور تمام اولیاء کے نزدیک ان کا بڑا مرتبہ ہوگا وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ان کے وقت میں اولیا ان کے قدم کے نیچے ہوں گے۔ جس سے ان کے زمانہ کے لوگ مشرف ہوں گے اور بعد میں آنے والے بھی ان سے مستفید ہوں گے۔

اور صٹ پر فرمایا:- وَاَخْبَرَنَا جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ اٰخِرُهُمُ الشَّیْخُ اَبُو الْبَرَکَاتِ بْنُ صَخْرٍ عَنِ الشَّیْخِ عَدِیِّ بْنِ مُسَافِرٍ وَهُوَ الَّذِیْ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فِیْ حَقِّهٖ لَوْ کَانَتِ النُّبُوَّةُ تُنَالُ بِالْمُجَاهَدَةِ لَنَالَهَا عَدِیُّ بْنُ مُسَافِرٍ وَکَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یُثْنِیْ عَلَیْهِ کَثِیْرًا وَّشَهِدَ لَهٗ بِالسَّلْطَنَةِ اِنَّهٗ سَاَلَهٗ اَعْلَمْتَ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْمَشَائِخِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ قَالَ قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ غَیْرُ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا مَعْنَاهَا قَالَ هِیَ مُفْصِحَةٌ عَنْ مَّقَامِ الْفَرْدِیَّةِ فِیْ وَقْتِهٖ قِیْلَ لَهٗ فَلِکُلِّ وَقْتٍ فَرْدٌ قَالَ لَمْ یُؤْمَرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَنْ یَّقُوْلَ هٰذَا الْقَوْلَ سِوَی الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قُلْتُ اُمِرَ بِقَوْلِهَا قَالَ بَلٰی قَدْ اُمِرَ وَاِنَّمَا وَضَعَ الْاَوْلِیَآءُ کُلُّهُمْ رُءُوْسَهُمْ لِمَکَانِ الْاَمْرِ اَلَا تَرٰی اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ لَمْ یَسْجُدُوْا لِاٰدَمَ اِلَّا لِوُرُوْدِ الْاَمْرِ عَلَیْهِمْ بِذٰلِکَ ○

یعنی مشائخ کی ایک جماعت نے ہم کو خبر دی جن میں آخری راوی شیخ ابوالبرکات بن صخر قدس سرہٗ ہیں۔ وہ شیخ عدی بن مسافر قدس سرہٗ

سے روایت کرتے ہیں جن کے حق میں آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے حاصل ہوتی تو عدی بن مسافر کو ملتی .... الغرض آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اُن کی بہت تعریف کی ہے اور اُن کی باطنی سلطنت کی شہادت دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ متقدمین مشائخ میں سے کسی نے سوائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کہا ہو کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ کہا نہیں۔ مَیں نے کہا پھر اس امر کے کیا معنے ہیں۔ کہا کہ یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ اپنے وقت میں فرد ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ہر وقت کے لیے ایک فرد ہوتا ہے۔ کہا کہ اُن میں سے کوئی بھی اس امر پر سوائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مامور نہیں ہوا کہ یہ بات کہے۔ مَیں نے کہا کیا اُن کو اس امر کا حکم ہوا تھا۔ اُنھوں نے کہا کیوں نہیں اُن کو حکم ہوا تھا۔ اور تمام اولیاء کرام نے اپنے سروں کو امر ہی کی وجہ سے جھکایا تھا۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو امر کے بغیر سجدہ نہیں کیا۔

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ وَلَا فَخْرَ۔ مَیں تمام انسانوں کا سردار ہوں لیکن اس میں فخر نہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد کسی صحابی یا سابقہ نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ اس سے ثابت ہوا کہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں۔ اور اس حقیقت پر قرآن مجید بھی مؤید ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ قسم ہے شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قسم ہے آپ کے انوارات کی اور قسم ہے قمر محمدی محی الدین کی جو آپ کے بعد ہیں یعنی مرتبہ میں آپ کے بعد ہیں اور سابقہ انبیاء و صحابہ کو رب تعالیٰ نے آسمان ولایت کے تاروں سے مخاطب کیا ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳) یعنی مَیں قسم کھاتا ہوں تارے ڈوبنے کی جگہوں کی۔ اس سے صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مزارات مراد ہے۔

اور ارشاد فرمایا:- وَاَخْبَرَ الْمَشَائِخُ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْقَیْلُوِیِّ اِنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ هَلْ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ بِاَمْرٍ قَالَ بَلٰی قَالَهَا بِاَمْرٍ لَاشَكَّ فِیْهِ وَهِیَ لِسَانُ الْقُطْبِیَّةِ وَمِنَ الْاَقْطَابِ فِیْ كُلِّ زَمَانٍ مَنْ یُّؤْمَرُ بِالسُّكُوْتِ فَلَا یَسَعُهٗ اِلَّا السُّكُوْتُ وَمِنْهُمْ مَنْ یُّؤْمَرُ بِالْقَوْلِ وَهُوَ الْاَكْمَلُ فِیْ مَقَامِ الْقُطْبِیَّةِ لِاَنَّهٗ لِسَانُ الشَّفَاعَةِ۔

یعنی مشائخ کرام نے شیخ ابو سعید قیلوی قدس سرہ سے خبر دی ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے امر الٰہی سے کہا تھا کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ کہا کیوں نہیں۔ آپ نے امر الٰہی سے کہا تھا اس میں کوئی شک نہیں۔ اور وہ زبان قطبیت کی ہے۔ اور اقطاب میں ہر زمانہ میں بعض تو ایسے ہیں کہ اُن کو سکوت کا حکم ہوتا ہے۔ سو اُن کو سوائے سکوت کے چارہ نہیں۔ اور بعض وہ ہیں کہ اُن کو کلام کرنے کا حکم ہوتا ہے اور وہ مقام قطبیت میں زیادہ کامل ہوتے ہیں اور وہ

لسانِ شفاعت رکھتے ہیں۔

اور صفحہ پر فرمایا:۔ وَاَخْبَرَنَا جَمْعٌ مِنَ الْمَشَائِخِ مِنْهُمُ الشَّیْخُ اَبُوالثَّنَاءِ مَحْمُوْدُ بْنُ اَحْمَدَ الْکُرْدِیُّ وَالشَّیْخُ بَقَا بْنُ بَطُوْ وَالشَّیْخُ اَبُوْسَعِیْدِ نِ الْقَیْلُوِیُّ وَالشَّیْخُ عَدِیُّ بْنُ مُسَافِرٍ وَالشَّیْخُ عَلِیُّ بْنُ الْھِیْتِیِّ وَالشَّیْخُ اَحْمَدُ الرِّفَاعِیُّ وَغَیْرُھُمْ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِیْنَ شَیْخًا اَخْبَرُوْنَا فِیْ اَوْقَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ قَالُوْا حَضَرْنَا الْمَجْلِسَ الَّذِیْ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ وَکَانَ حَاضِرًا نَیِّفٌ وَّخَمْسُوْنَ شَیْخًا مِّنْ اَکَابِرِ الْعِرَاقِ وَحَنَوْا کُلُّھُمْ رِقَابَھُمْ وَوَضَعَ الشَّیْخُ عَلِیُّ بْنُ الْھِیْتِیِّ قَدَمَہٗ عَلٰی عُنُقِہٖ ثُمَّ بَلَغَنَا عَنِ الْمَشَائِخِ الْمُتَفَرِّقِیْنَ فِی الْاَمْصَارِ الَّذِیْنَ لَمْ یَحْضُرُوْا فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ اِنَّھُمْ مَدُّوْا اَعْنَاقَھُمْ وَاَخْبَرُوْا عَنْہُ بِمَا قَالَ وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اِنَّہٗ اَنْکَرَ عَلَیْہِ +

یعنی مشائخ کی ایک جماعت نے ہم کو خبر دی جن میں شیخ ابو الثناء محمود بن احمد الکردی و شیخ بقا بن بطو و شیخ ابو سعید قیلوی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن الھیتی و شیخ احمد رفاعی رحمہم اللہ خاص طور قابل ذکر ہیں اور اُن کے علاوہ تقریباً ہمارے پچاس مشائخ نے متفرق اوقات میں خبر دی۔ وہ سب کہتے تھے کہ ہم اُس مجلس میں حاضر تھے جس میں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے۔ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اُس میں تقریباً پچاس سے زیادہ وہ مشائخ تھے جو کہ عراق کے اکابر میں سے تھے۔ اُن سب نے اپنی گردنیں جھکا دی تھیں اور علی بن الھیتیؒ نے آپؓ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا تھا۔ پھر ہم کو اُن شہروں کے متفرق مشائخ سے جو اُس وقت حاضر نہ تھے یہ خبریں پہنچی ہیں کہ بلاشبہ انہوں نے اپنی گردنوں کو بڑھا دیا تھا اور آپؓ کے اُس قول کی انہوں نے خبر دی۔ اور ہم کو اُن میں سے کسی ایک کے متعلق یہ بات نہیں پہنچی کہ اُس نے اُس کا انکار کیا ہو +

اور صفحہ پر فرمایا:۔ وَاَخْبَرَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْقَیْلُوِیِّ اِنَّہٗ قَالَ لَمَّا قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلَی الخ تَجَلَّی الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی قَلْبِہٖ وَجَاءَتْہُ خِلْعَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَدِ طَائِفَةٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَلْبَسَہَا بِمَحْضَرٍ مِّنْ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْھُمْ اَوْ تَاَخَّرَ الْاَحْیَاءُ بِاَجْسَادِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ وَکَانَتِ الْمَلَائِکَةُ وَرِجَالُ الْغَیْبِ حَافِّیْنَ بِمَجْلِسِہٖ وَوَاقِفِیْنَ فِی الْھَوَاءِ صُفُوْفًا حَتّٰی اِنْسَدَّ الْاُفُقُ بِھِمْ وَلَمْ یَبْقَ وَلِیٌّ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی حَنَا عُنُقَہٗ +

یعنی مشائخ کی ایک جماعت نے شیخ ابو سعید قیلوی قدس سرہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب حضرت شیخ سیّد عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل پر تجلّی فرمائی اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُن کو ایک خلعت ملائکہ مقربین کے ایک طائفہ کے ہاتھ پر آئی اور اُنہوں نے آپؓ کو وہ خلعت جمیع اولیائے متقدمین و متاخرین کے سامنے پہنائی۔ زندہ اپنے اجساد کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ حاضر تھے۔ اور ملائکہ و رجال الغیب تمام اُس مجلس کو گھیرے ہوئے تھے اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ افق آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ زمین پر کوئی ایسا ولی اللہ نہیں رہا تھا کہ جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ آپ کو انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر سرداری ازل سے حاصل ہے اور جملہ متقدمین اولیاء اللہ (سابقہ انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فیض آپ کے دست مبارک سے حاصل کیا ہے۔ مندرجہ بالا جلوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع اولیاء و انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو جمع ہونے کا حکم فرمایا اور امرِ الٰہی سے آپؓ کو سرداری کا تاج پہنایا اور فرمایا کہ آپ چونکہ ہمارے وزیرِ اعظم ہیں اس لیے آپ اپنے اس منصب کا اعلان کر دیں۔ لہٰذا آپؓ نے اپنے اِس منصب کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ آپؓ کو یہ منصب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیرِ اعظم ہونے کا ازل سے حاصل تھا۔ لِقَوْلِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِیْ

یعنی مجھے اُس وقت مراتبِ عُلیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور ثابت تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے آپ کی نبوت باطن میں تھی۔ ایسے ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے آپؓ کا وزارتِ عظمٰی کا منصب باطن میں تھا۔ جب آپؓ کا ظہور ہوا تو آپؓ نے امرِ الٰہی سے اپنے وزارتِ عظمٰی کے منصب کا اعلان کر دیا۔

اور ص۲۱ پر فرمایا:۔ وَاَخْبَرَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصَرِیِّ اِنَّهٗ قَالَ لَمَّا اُمِرَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ یَّقُوْلَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ رَاَیْتُ الْاَوْلِیَآءَ فِی الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضِعِیْنَ رُؤُسَهُمْ اِلَّا رَجُلًا بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَفْعَلْ فَتَوَارَتْ حَالُهٗ فِیْ وَقْتِهٖ +

یعنی مشائخ کی ایک جماعت نے شیخ ابو محمد القاسم بن عبد اللہ بصری قدس سرہٗ سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے بامرِ الٰہی اس بات کا اعلان کیا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو میں نے تمام مشرق و مغرب کے اولیاء کو دیکھا کہ وہ آپؓ کی تواضع کے لیے اپنے سروں کو نیچے کیے ہوئے ہیں مگر ایک شخص نے عجم کے ملک میں سر نہ جھکایا۔ پس اُس کا حال خراب ہو گیا +

اور ص۲۲ پر فرمایا:۔ وَاَخْبَرَ الْمَشَائِخُ عَنِ الشَّیْخِ حَیَاةِ بْنِ قَیْسِ الْحَرَّانِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ جَآءَ رَجُلٌ اِلَیْهِ وَسَاَلَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهِ الْعَهْدَ فَقَالَ اَنْتَ عَلَیْكَ وَسَمٌ غَیْرِیْ قَالَ قَدْ تَسَمَّیْتُ

لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِؓ لٰکِنْ لَمْ اٰخُذْ لَهٗ خِرْقَةً مِنْ اَحَدٍ قَالَ قَدْ عِشْنَا زَمَانًا مَدِیْدًا فِیْ ظِلِّ جَاهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشَرِبْنَا کُؤُوْسًا هَنِیْئَةً مِنْ مَنَاهِلِ عِرْفَانِهٖ وَلَقَدْ کَانَ النَّفَسُ الصَّادِقُ یَصْدُرُ عَنْهُ فَیَسْتَطِیْرُ شُعَاعُ نُوْرِهٖ فِی الْاٰفَاقِ اِسْتِطَارَةَ النُّوْرِ النَّارِ فِی الْاٰفَاقِ فَیَقْتَبِسُ مِنْهُ الْاَسْرَارَ اَصْحَابُ الْاَحْوَالِ عَلٰی قَدْرِ مَرَاتِبِهِمْ وَلَمَّا اَتَاهُ الْاَمْرُ بِقَوْلِهٖ قَدَمِیْ هٰذِهٖ زَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْاَوْلِیَآءِ نُوْرًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَبَرَکَةً فِیْ عُلُوْمِهِمْ وَعُلُوًّا فِیْ اَحْوَالِهِمْ بِبَرَکَةِ وَضْعِهِمْ رُؤُوْسَهُمْ وَقَدْ مَضٰی اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فِیْ حِلْیَةِ السَّابِقِیْنَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَنْ جَمِیْعِ اَوْلِیَآئِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ +

یعنی مشائخ کرام نے حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا اور اُن سے درخواست کی کہ مجھ کو آپ اپنی مُریدی میں داخل کر لیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ تم پر میرے سوا دوسرے کا نشان ہے۔ اُس نے کہا کہ مَیں بیشک شیخ عبدالقادرؓ کی طرف منسوب ہوں لیکن مَیں نے کسی سے اُن کا خرقہ نہیں لیا۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم تو ایک مدت دراز تک شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سایہ کے تلے رہے ہیں اور آپؓ کے عرفان کے سرچشمہ سے خوشگوار میٹھے پانی کے پیالے پیے ہیں۔ اور تحقیق جب نفس صادق آپ کی خدمت مبارک سے لوٹتا تھا تو اُس کے نور کی شعاع تمام اطراف زمین میں اِس طرح پھیلتی تھی جس طرح کہ آگ کے چنگارے۔ پس اصحابِ احوال آپؓ سے علیٰ قدرِ مراتب اسرار حاصل کرتے تھے۔ جب آپؓ اس قول کے کہنے پر مامور ہوئے کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" تو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے قلوب میں نور و علوم میں برکت اور احوال میں بلندی بوجہ اُن کے سر جھکانے کے بڑھا دی تحقیق آپؓ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے ساتھ سبقت کی خلعت اوڑھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچ گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمیع اولیائہٖ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمدٍ وآلہٖ اجمعین +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء، صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے +

اور صفحہ ۱۰ پر فرمایا :- ذِکْرُ اِحْتِرَامِ الْمَشَائِخِ لَهٗ مُطْلَقًا مِنْهَا مَا نُقِلَ عَنِ الشَّیْخِ الْقُدْوَةِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الشَّنْبَکِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ قَالَ کَانَ شَیْخُنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ هَوَارِ الْبَطَائِحِیُّ یَذْکُرُ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِؓ الَّذِیْ سَوْفَ یَظْهَرُ فِی الْعِرَاقِ وَسْطَ الْقَرْنِ الْخَامِسِ وَیَنُصُّ عَلٰی فَضْلِهٖ وَمَا کَانَ عِلْمِیْ بِهٖ یُجَاوِزُ سَمْعِیْ ثُمَّ کُوْشِفَ لِیْ بِمَقَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ فَاِذَا هُوَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ وَکُوْشِفَ بِمَقَامَاتِ الْاَقْطَابِ فَاِذَا هُوَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ وَکُوْشِفَ بِمَرَاتِبِ الْمُقَرَّبِیْنَ فَاِذَا هُوَ مِنْ اَعْلَاهُمْ وَکُوْشِفَ بِاَطْوَارِ الْمُکَاشِفِیْنَ

فَاِذَا هُوَ مِنْ اَجَلِّهِمْ وَهُوَ مِمَّنْ يُّقْتَدٰى بِاَفْعَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ وَسَوْفَ يَرْفَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلْقًا مِّنْ عِبَادِهٖ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَهُوَ مِمَّنْ يُّبَاهِى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِهِ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

یعنی :- شیخ قدوۃ ابو محمد شنبکی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی قدس سرہٗ اپنی مجلس میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے تھے کہ وہ عنقریب عراق میں وسط قرن پنجم میں ظاہر ہوں گے اور آپؓ کی فضیلت کی تصریح کرتے تھے ۔ جو میرا علم آپؓ کی نسبت ہے وہ میرے کانوں سے تجاوز کر گیا ہے ۔ پھر مجھے مقامات اولیاء کا کشف ہوا تو معلوم ہوا کہ آپؓ ان کے صدر ہیں ۔ اور مقربین کے مراتب کا کشف ہوا تو دیکھا کہ آپ ان سے بلند تر ہیں ۔ اقطاب کے مقامات کا کشف ہوا تو دیکھا کہ آپؓ ان کے صدر ہیں ۔ اور مکاشفین کے اطوار کا مکاشفہ ہوا تو دیکھا کہ آپ ان کے سردار ہیں ۔ اور آپؓ کے افعال و اقوال کی اقتداء کی جائے گی ۔ اور آپؓ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو درجات عالیہ عطا کریں گے ۔ آپؓ کی اس قدر بلند شان ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کے سبب اور امتوں پر قیامت کے دن فخر کریں گے رضی اللہ عنہ ۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء متقدمین و متاخرین پر فضیلت حاصل ہے ۔ اولیاء متقدمین میں سابقہ انبیاء و صحابہ و آئمہ علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں ۔

اور ص۲۱ پر فرمایا :- وَمِنْهَا مَا نُقِلَ عَنِ الشَّيْخِ اَبِىْ مَدْيَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْخِضْرَ مُنْذُ ثَلٰثَةِ اَعْوَامٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ مَشَائِخِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَحُجَّةٌ عَلَى الْعَارِفِيْنَ وَهُوَ رُوْحٌ فِى الْمَعْرِفَةِ وَشَانُهُ الْغُرْبَةُ بَيْنَ الْاَوْلِيَآءِ وَلَمْ يَبْقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْخَلْقِ اِلَّا نَفَسٌ وَّاحِدٌ وَمَرَاتِبُ الْاَوْلِيَاءِ كُلِّهِمْ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ النَّفَسِ وَاَنَا اُصَدِّقُ مَرَاتِبَ الْاَوْلِيَآءِ مِنْ وَّرَآءِ اِشَارَتِهٖ قَالَ وَمَا سَمِعْتُهٗ قَالَ مِثْلَ هٰذَا فِىْ حَقِّ غَيْرِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

یعنی :- شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ۔ انہوں نے فرمایا تین سال ہوئے میں ابو العباس خضر علیہ السلام سے ملا تھا ۔ میں نے ان سے مشرق و مغرب کے مشائخ کے متعلق پوچھا اور شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی دریافت کیا ۔ انھوں نے فرمایا کہ آپؓ صدیقوں کے امام اور عارفوں پر حجت ہیں اور معرفت میں روح ہیں ۔ آپ کی شان اولیاء میں عجیب ہے ۔ آپؓ میں اور خلق میں سوائے نفس واحد کے کوئی چیز باقی نہیں اور تمام اولیاء کے مراتب اس نفس سے وراء ہیں ۔ اور میں اولیاء کے مراتب آپؓ ہی کے اشارہ سے تصدیق کرتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خضر علیہ السلام کو آپ کے ماسوا کسی اور کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہوئے نہیں سنا ۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کے خادم ہیں اور جمیع اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر آپ کو

فضیلت حاصل ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا قول ولم یبق بینہ وبین الخلق الا نفس واحد (خلق میں اور آپ رضی اللہ عنہ میں سوائے نفسِ واحد کے اور کوئی چیز باقی نہیں) سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ خلق بھی مظہرِ ذاتِ حق ہے اور آپ بھی مظہر ذاتِ حق ہیں لیکن کمالات میں خلق میں سے کوئی بھی آپ تک نہیں پہنچتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مثال مثل سمندر کے ہے اور جملہ خلائق اس سمندر کے قطرات ہیں۔ اگرچہ سمندر اور قطرہ کی ذات یعنی حقیقت ایک ہی ہے سمندر بھی پانی اور قطرہ بھی پانی لیکن کجا سمندر اور کجا قطرہ۔ چونکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی خلق میں داخل ہیں اس لئے اس قول سے آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے

اور ص۲۴ پر فرمایا:۔ وَمِنْهَا مَا نُقِلَ اَنَّ الشَّيْخَ اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ اِدْرِيْسَ قَالَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ شِهَابُ الدِّيْنِ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ السُّهْرَوَرْدِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِحْكِ لَنَا رُؤْيَا صَالِحَةً فَقَالَ رَاَيْتُ قِيَامَ السَّاعَةِ وَالْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ سَائِرُوْنَ اِلَى الْمَوْقِفِ فَاَقْبَلَ نَبِيٌّ وَمَعَهُ اُمَّتُهُ كَالسَّيْلِ فِي الْكَثْرَةِ وَرَاَيْتُ فِيْ تِلْكَ الْاُمَّةِ شُيُوْخًا مُتَفَاوِتَةً فِيْ عَدَدِ الْاَنْوَارِ وَرَاَيْتُ شَيْخًا بَيْنَهُمْ اَفْضَلَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ +

یعنی:۔ شیخ ابو محمد علی بن ادریس قدس سرہٗ نے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنا مبارک خواب بیان کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ اور جمیع انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ موقف کی طرف جا رہے ہیں۔ اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے جا رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ اُمت اس کثرت سے ہے جیسے سیلاب آتا ہے۔ اور اس اُمت میں میں نے مشائخ دیکھے جن کے مراتب و انوارات میں تفاوت تھا۔ اُن کے مابین میں نے ایک شیخ دیکھے جو سب سے افضل تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ کہا گیا یہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ہیں +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع اُمت پر فضیلت حاصل ہے۔ اُمت میں صحابہ کرام، آئمہ اطہار، سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں +

اور ص۳۶ پر فرمایا:۔ وَاُمُّهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمُّ الْخَيْرِ اَمَةُ الْجَبَّارِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّوْمَعِيِّ وَكَانَ لَهَا حَظٌّ مِنَ الْخَيْرِ وَالصَّلَاحِ اَخْبَرَ الشَّيْخُ الْاَصِيْلُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّطِيْفِ بْنُ الشَّيْخِ الْقُدْوَةِ اَبِي النَّجِيْبِ عَبْدِ الْقَادِرِ السُّهْرَوَرْدِيِّ عَنِ الْمَشَائِخِ قَالُوْا كَانَ لِاُمِّ الْخَيْرِ اَمَةِ الْجَبَّارِ فَاطِمَةَ اُمِّ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ قَدَمٌ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ وَسَمِعْنَاهَا تَقُوْلُ غَيْرَ مَرَّةٍ لَمَّا وَضَعْتُ اِبْنِيْ عَبْدَ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَرْضَعُ ثَدْيَةً فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ وَغُمَّ عَلَى النَّاسِ هِلَالُ رَمَضَانَ فَاَتَوْنِيْ وَسَاَلُوْنِيْ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ لَمْ يَلْتَقِمِ الْيَوْمَ ثَدْيًا ثُمَّ اتَّضَحَ اَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ كَانَ مِنْ رَمَضَانَ وَاشْتَهَرَ بِبِلَادِنَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِنَّهٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا يَرْضَعُ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ +

یعنی:- آپؓ کی والدہ محترمہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابوعبداللہؓ صومعی کا نیکی وصلاح میں بڑا حصہ تھا۔ شیخ اسمعیل ابومحمد عبداللطیف بن شیخ قدوہ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی مشائخ سے خبر دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ والدہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اس سلوک میں بڑا قدم تھا اور ہم نے آپ سے کئی مرتبہ سنا کہ آپ فرماتی تھیں۔ جب مَیں نے اپنے بیٹے عبدالقادرؓ کو جنا تو وہ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔ رمضان مبارک کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو وہ میرے پاس پوچھنے آئے۔ مَیں نے کہا میرے بچے نے آج دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ یہ دن رمضان کا تھا۔ ہمارے بلاد میں اُس وقت یہ بات مشہور ہوگئی کہ سادات کے گھرانے میں ایک ایسا صاحبزادہ پیدا ہوا ہے جو رمضان مبارک میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

اور ص۲۷ پر فرمایا:- اَخْبَرَ الشَّیْخُ الْقُدْوَۃُ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْھِیْتِیْ یَقُوْلُ زُرْتُ مَعَ سَیِّدِیْ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِؓ وَالشَّیْخِ بَقَا بْنِ بَطُوْ قَبْرَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ فَشَھِدْتُہٗ خَرَجَ مِنْ قَبْرِہٖ وَضَمَّ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِؓ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ یَا شَیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِؓ قَدِ افْتَقَرَ اِلَیْکَ فِیْ عِلْمِ الشَّرِیْعَۃِ وَعِلْمِ الطَّرِیْقَۃِ وَعِلْمِ الْحَالِ وَفِعْلِ الْحَالِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

یعنی:- شیخ قدوہ ابوالحسن علی بن الھیتی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے کہ مَیں نے سیدی محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور شیخ بقا بن بطوؒ کے ساتھ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کی۔ مَیں نے دیکھا کہ امام موصوف قبر سے نکلے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینہ سے لگایا اور عرض کی "یا شیخ عبدالقادرؓ بیشک مَیں آپ کا علم شریعت و علم طریقت و علم حال اور فعل حال میں محتاج ہوں۔"

اور ص۲۸ پر فرمایا:- وَاَخْبَرَ الْمَشَائِخُ اِنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا سَبَبُ تَسْمِیَتِکَ مُحْیِ الدِّیْنِ قَالَ رَجَعْتُ مِنْ سِیَاحَتِیْ اِلٰی بَغْدَادَ حَافِیًا فَمَرَرْتُ بِشَخْصٍ مَرِیْضٍ مُتَغَیِّرِ اللَّوْنِ نَحِیْفِ الْبَدَنِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ لِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ الْقَادِرِؓ فَرَدَدْتُ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَالَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَوْتُ مِنْہُ فَقَالَ اَجْلِسْنِیْ فَاَجْلَسْتُہٗ فَنَمٰی جَسَدُہٗ وَحَسُنَتْ صُوْرَتُہٗ وَصَفٰی لَوْنُہٗ فَقَالَ اَتَعْرِفُنِیْ قُلْتُ لَا قَالَ اَنَا الدِّیْنُ وَکُنْتُ صِرْتُ کَمَا رَاَیْتَنِیْ وَقَدْ اَحْیَانِیَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِکَ فَاَنْتَ مُحْیِ الدِّیْنِ فَانْصَرَفْتُ اِلَی الْجَامِعِ فَلَقِیَنِیْ رَجُلٌ وَقَالَ یَا سَیِّدِیْ مُحْیِ الدِّیْنِ فَلَمَّا قَضَیْتُ الصَّلٰوۃَ اَھْرَعَ النَّاسُ اِلَیَّ یُقَبِّلُوْنَ یَدِیْ یَقُوْلُوْنَ یَا مُحْیِ الدِّیْنِ وَمَا دُعِیْتُ بِھَا قَبْلُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

یعنی:- مشائخ نے خبر دی ہے کہ آپؓ سے عرض کیا گیا کہ یا حضرت آپ کے محی الدین سے ملقب ہونے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا کہ مَیں ایک سفر سے ایک دفعہ جمعہ کے دن بغداد شریف کی طرف ننگے پاؤں آیا۔ میرا ایک ایسے بیمار پر گزر ہوا جو متغیر اللون اور نحیف البدن تھا۔ اُس نے مجھے دیکھ کر کہا السلام علیک یا عبدالقادرؓ۔ مَیں نے اُس کے سلام کا جواب دیا۔ اُس نے کہا کہ آپ میرے قریب آجئے۔ مَیں اُس کے قریب گیا تو اُس نے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے بٹھا دیں۔ میں نے اُس کو بٹھلایا۔ تب اُس کا جسم بڑھنے لگا۔

اُس کی صورت خوبصورت ہوگئی اور اُس کا رنگ صاف ہوگیا۔ وہ کہنے لگا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ مَیں نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا کہ مَیں دین ہوں۔ مَیں جیسا کہ آپ نے مجھے دیکھا نحیف خستہ حال ہوگیا تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے سبب زندہ کیا اور آپ محی الدین ہیں +

مَیں نے اُس کو چھوڑا اور جامع مسجد کی طرف آیا۔ تب مجھے ایک شخص ملا اور کہنے لگا۔ اے میرے سردار محی الدین جب مَیں نماز پڑھ چکا تو لوگ میری طرف ٹوٹ پڑے۔ میرے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یا محی الدین۔ اس سے پہلے مجھے اس نام سے نہیں پکارا جاتا تھا +

اور مزید فرمایا :- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَکَثْتُ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً مُتَجَرِّدًا سَائِحًا فِیْ بَرَارِی الْعِرَاقِ وَخَرَابِہٖ لَا اَعْرِفُ الْخَلْقَ وَلَا یَعْرِفُوْنِیْ یَاتِیْنِیْ الطَّوَائِفُ مِنْ رِجَالِ الْغَیْبِ وَالْجَانِّ اُعَلِّمُھُمُ الطَّرِیْقَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً اُصَلِّی الصُّبْحَ بِوُضُوْءِ الْعِشَآءِ وَخَمْسَ عَشَرَ سَنَۃً اُصَلِّی الْعِشَاءَ ثُمَّ اَسْتَفْتِحُ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا وَاقِفٌ عَلٰی رِجْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّیَدِیْ فِیْ وَتَدٍ مَضْرُوْبٍ فِیْ حَائِطٍ خَوْفَ النَّوْمِ حَتّٰی اَنْتَھِیَ اِلٰی اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ السَّحَرِ وَکُنْتُ اَمْکُثُ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ وَلَا اٰکُلُ مَا اَقْتَاتُ بِہٖ وَکَانَ النَّوْمُ یَاتِیْنِیْ فِیْ صُوْرَۃٍ فَاَصِیْحُ عَلَیْہِ فَیَذْھَبُ وَیَاتِیْنِیْ الدُّنْیَا وَزَخَارِفُھَا وَشَھَوٰتُھَا فِیْ صُوَرٍ حِسَانٍ وَّقِبَاحٍ فَاَصِیْحُ عَلَیْہِ فَتَفِرُّ ھَارِبَۃً وَاَقَمْتُ فِی الْبُرْجِ الْمُسَمَّی الْاٰنَ بُرْجَ الْعَجَمِیِّ اَحَدَ عَشَرَ سَنَۃً وَلِطُوْلِ اِقَامَتِیْ فِیْہِ سُمِّیَ الْبُرْجُ الْعَجَمِیُّ +

یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مَیں عراق کے جنگلوں میں پچیس سال تک تنہا پھرتا رہا۔ نہ مَیں مخلوق کو پہچانتا تھا نہ وہ مجھے پہچانتے تھے۔ میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے۔ مَیں اُن کو اللہ عزّوجل کا طریق سکھاتا تھا۔ اور چالیس سال مَیں نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ پندرہ سال مَیں عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا اور نیند کے خوف سے میرے ایک ہاتھ میں میخ ہوتی جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ فجر تک سارا قرآن مجید ختم کر لیتا تھا۔ بعض اوقات تین دن سے لے کر چالیس دن تک گذر جاتے اور مجھے کھانے کے لیئے کوئی چیز نہ ملتی۔ نیند میرے سامنے متصور ہوکر آتی۔ مَیں اُس کو دھتکارتا تو چلی جاتی۔ زخارف الدنیا اور اُس کی شہوات میرے سامنے حسین و قبیح صورتوں میں آتیں تو مَیں اُن کو دھتکارتا۔ تب وہ بھاگتی ہوئی فرار ہوجاتی تھیں۔ مَیں گیارہ سال تک برج عجمی میں مقیم رہا اور میری درازیٔ اقامت کے باعث اس کا نام برج عجمی پڑگیا۔

(ف) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ حجرات ع ۲) - قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی صحابی یا سابقہ نبی کے لئے اِتنا سخت مجاہدہ ثابت نہیں۔ یہ امر صریح آپؓ کی فضیلت پر منصوص ہے +

اور صـ۵۴ پر فرمایا:۔ وَنُقِلَ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ الْخِضْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِیِّ الْمَوْصِلِیِّ قَالَ قَالَ اَبِیْ خَدَمْتُ الشَّیْخَ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْھَا یَمْتَخِطُ وَلَا یَتَنَخَّعُ وَلَا قَعَدَتْ عَلَیْہِ ذُبَابَۃٌ وَلَا قَامَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْعُظَمَاءِ وَلَا اَلَمَّ بِبَابِ ذِیْ سُلْطَانٍ وَّلَا جَلَسَ عَلٰی بِسَاطِہٖ وَلَا اَکَلَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً وَّکَانَ یَرَی الْجُلُوْسَ عَلٰی بِسَاطِ الْمُلُوْکِ وَمَنْ یَّلِیْھِمْ مِنَ الْعُقُوْبَاتِ الْمُعَجَّلَۃِ وَکَانَ اِذَا یَکْتُبُ اِلَی الْخَلِیْفَۃِ یَکْتُبُ عَبْدُ الْقَادِرِ یَاْمُرُکَ بِکَذَا وَاَمْرُہٗ نَافِذٌ اِلَیْکَ وَطَاعَتُہٗ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکَ وَھُوَ لَکَ قُدْوَۃٌ وَّعَلَیْکَ حُجَّۃٌ فَاِذَا وَقَفَ عَلٰی وَرَقَتِہٖ قَبَّلَھَا۔

یعنی:۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ حسینی موصلی سے منقول ہے۔ کہا کہ میرے باپ فرمایا کرتے کہ میں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی تیرہ سال تک خدمت کی۔ میں نے اس مدت میں نہ آپ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ کھنکارتے نہ آپ پر مکھی بیٹھتی اور نہ کبھی کسی بڑے امیر کے لیے آپ کھڑے ہوئے اور نہ کسی بادشاہ کے دروازہ پر گئے اور نہ اس کے فرش پر بیٹھے اور نہ اس کا کبھی کھانا کھایا مگر ایک دفعہ۔ آپ بادشاہوں اور ان کے مقربین کے فرش پر بیٹھنے کو ان عذابوں میں سے سمجھتے تھے جو جلد آنے والے ہوں۔ اور جب آپ خلیفہ کے نام کچھ لکھتے تو لکھتے۔ عبدالقادر تم کو یہ حکم دیتا ہے۔ اُن کا حکم تم میں جاری ہے۔ اُن کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ وہ تمہارے پیشوا اور تم پر دلیل ہیں۔ جب خلیفہ آپؓ کی تحریر پر مطلع ہوتا تو اسے قبول کرتا یعنی آپ کے حکم کی تعمیل کرتا۔

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ حدیث شریف کی رُو سے سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ہستی کے لیے یہ امر ثابت نہیں کہ اس کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی ہو۔ چونکہ سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآت تامہ ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کمالات آپؓ میں پورے ٹھاٹھ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

اور صـ۵۸ پر فرمایا:۔ وَاَخْبَرَ الْمَشَایِخُ الشَّیْخُ عَبْدُ الْوَھَّابِ وَالشَّیْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعِمْرَانُ الْکِیْمَانِیُّ وَالْبَزَّارُ قَالُوْا سَمِعْنَا الشَّیْخَ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ عَلَی الْکُرْسِیِّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاہُ اَنَا رَجُلٌ عَجَمِیٌّ کَیْفَ اَتَکَلَّمُ عَلٰی فُصَحَاءِ بَغْدَادَ فَقَالَ اِفْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُ فَتَفَلَ فِیْہِ سَبْعًا وَّقَالَ لِیْ تَکَلَّمْ عَلَی النَّاسِ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ فَصَلَّیْتُ الظُّھْرَ وَجَلَسْتُ وَحَضَرَنِیْ خَلْقٌ کَثِیْرٌ فَارْتَجَّ عَلَیَّ فَرَاَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَائِمًا بِاِزَائِیْ فَقَالَ لِیْ اِفْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سِتًّا فَقُلْتُ لَہٗ لِمَ لَا تُکَمِّلُھَا سَبْعًا قَالَ اَدَبًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَارٰی عَنِّیْ۔

یعنی:۔ مشائخ کرام نے خبر دی کہ شیخ الوہاب و شیخ عبدالرزاق و عمران کیمانی و بزار رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم نے شیخ

محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپؐ نے فرمایا اے میرے بیٹے تم کلام کیوں نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا اے باپ میں ایک عجمی مرد ہوں۔ فصحاء بغداد کے سامنے کیسے کلام کروں۔ آپؐ نے فرمایا مُنہ کھول۔ میں نے اپنا مُنہ کھولا تو آپؐ نے سات دفعہ اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا۔ اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے وعظ کرو اور اُن کو اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلاؤ۔ پھر میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور بیٹھا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور میری زبان رُک گئی تب میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں۔ آپؓ نے مجھے فرمایا اپنا منہ کھولو۔ میں نے کھولا تو آپؓ نے میرے مُنہ میں چھ دفعہ لب مبارک ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سات بار ایسا کیوں نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ پھر آپ مجھ سے چھُپ گئے۔

(ف) یہ امر میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر صریح دال ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے کسی صحابی، امام یا سابقہ نبی کے لیے یہ شرف ثابت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن مبارک اُس کے منہ میں سات بار ڈالا گیا ہو۔

اور ص ۵۸ پر فرمایا:۔ وَكَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يَا غُلَامُ لَا يَكُنْ قُعُوْدُكَ عَنِّيْ عِنْدَ قُعُوْدِيْ هٰهُنَا الْوِلَايَةُ هٰهُنَا الدَّرَجَاتُ هٰهُنَا يَا مُشْتَرِيَ التَّوْبَةِ بِسْمِ اللهِ تَقَدَّمْ يَا مُشْتَرِيَ الْإِخْلَاصِ بِسْمِ اللهِ تَقَدَّمْ ائْتِنِيْ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ مَرَّةً اَوْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْ فِيْ دَهْرِكَ مَرَّةً وَخُذْ اَلْفَ اَلْفِ شَيْءٍ يَا غُلَامُ سَافِرْ اَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّيْ كَلِمَةً وَاحِدَةً إِذَا دَخَلْتَ هٰهُنَا فَاخْلَعْ عَنْكَ رُؤْيَةَ عَمَلِكَ وَزُهْدِكَ وَوَرَعِكَ وَاَحْوَالِكَ تَاْخُذُ مَا عِنْدِيْ لَكَ يَحْضُرُ مَجْلِسِيْ سُلْطَانُ الْمُلْكِ وَخَوَاصُّهُ وَالْاَوْلِيَآءُ وَالْغَيْبِيُّوْنَ يَتَعَلَّمُوْنَ مِنِّي التَّوَاضُعَ لِلْجَنَابِ الْمُنَزَّهِ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللهُ وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيَ الْاَحْيَاءُ بِاَجْسَادِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ۔

یعنی:۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی وعظ پر بیٹھے ہوئے فرماتے تھے کہ اے لڑکے! جب میں کلام کرنے بیٹھوں تو گھر بیٹھنے سے توبہ کر۔ ولایت یہاں ہے درجات یہاں ہیں۔ اے توبہ کے خریدار بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے اخلاص کے خریدار بسم اللہ آگے بڑھ۔ تو میرے پاس ہر ہفتہ میں ایک دفعہ یا ہر ماہ میں ایک دفعہ یا ہر سال میں ایک دفعہ یا تمام عمر میں ایک دفعہ آ اور لاکھوں چیزیں مجھ سے لے۔ اے لڑکے! ہزار سال سفر کر تاکہ مجھ سے ایک کلمہ سُنے۔ جب تو یہاں داخل ہو تو اپنے عمل، زہد، پرہیزگاری اور احوال کی نمائش اپنے سے نکال دے۔ اور اپنا حصہ مجھ سے لے جا۔ میری مجلس میں بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ کے راز دار دوست "اس کے خاص بندے" اولیاء اور رجال الغیب حاضر ہوتے ہیں اور مجھ سے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب سیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ

اپنے جسموں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اعظم ہیں اور جملہ انبیاء و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء ہیں۔ جملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری اس لیئے ضروری ہے کہ درجات ولایت اور خلعتیں حضور لامع النور رضی اللہ عنہ اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرما رہے ہیں۔

اور صف۵ پر فرمایا :- وَاَخْبَرَ الْمَشَائِخُ عَنِ الشَّيْخِ الْقُدْوَةِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْقَيْلَوِيْ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ مَجْلِسِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَاِنَّ السَّيِّدَ لَيُشَرِّفُ عَبْدَهٗ وَاِنَّ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَاءِ لَتَجُوْلُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَوْلَانَ الرِّيَاحِ فِي الْاٰفَاقِ وَرَاَيْتُ مَلَائِكَةً يَحْضُرُوْنَ طَوَائِفُ بَعْدَ طَوَائِفٍ وَرَاَيْتُ رِجَالَ الْغَيْبِ وَالْجَانَّ يَتَسَابَقُوْنَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْخَضِرَ يُكْثِرُ مِنْ حُضُوْرِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْهِ بِمُلَازَمَةِ هٰذَا الْمَجْلِسِ +

یعنی مشائخ نے شیخ قدوہ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں کئی مرتبہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے بیشک سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام کو اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں اور بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسے چکر لگاتی ہیں جیسے کہ آفاق میں ہوائیں ۔ اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمتِ اقدس میں جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی مجلس مبارک میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ میں نے ابوالعباس حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپؓ کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ اس درگاہ مبارک کی ملازمت اختیار کرے +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلعتیں اُن کو آپؓ کے ید مبارک سے ملتی ہیں +

اور ص۱۱ پر فرمایا :- وَهٰكَذَا نُقِلَ عَنِ الشَّيْخِ عَدِيِّ بْنِ مُسَافِرٍ اِنَّهٗ كَانَ بِجَبَلِ لَالِشْ يَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْمَعَ كَلَامَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فَلْيَجْلِسْ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ فَيَجْلِسُ عِنْدَهٗ فِيْهَا اَكَابِرُ اَصْحَابِهٖ فَيَسْمَعُوْنَ كَلَامَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ عَيْنُ الشَّيْخِ عَدِيِّ بْنِ مُسَافِرٍ فِيْكُمْ وَكَانَ يَمُوْتُ فِيْ مَجْلِسِ وَعْظِهٖ رَجُلَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ وَكَانَ يَكْتُبُ فِيْ مَجْلِسٍ اَرْبَعُمِائَةِ مِحْبَرَةٍ وَكَانَ كَثِيْرًا مَا يَخْطُوْ فِي الْهَوٰى فِيْ مَجْلِسِهٖ عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ خُطُوَاتٍ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْكُرْسِيِّ +

یعنی :- شیخ عدی بن مسافر سے منقول ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلسِ وعظ میں دو یا تین آدمی مر جایا کرتے تھے آپؓ کی مجلس مبارک میں چار سو علما اور محرر آپ کے ارشادات قلمبند کیا کرتے تھے اور بسا اوقات آپؓ اپنی مجلس میں کرسیٔ وعظ پر سے اُڑ کر لوگوں کے سروں پر ہوا میں پرواز کر جاتے اور پھر کرسی مبارک پر واپس لوٹ آتے +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو اولیائے صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی سابقہ نبی یا صحابی کے لیئے یہ امر ثابت نہیں کہ اُن کے وعظ کی تاثیر سے سامعین کے دلوں میں عشقِ الٰہی کا وہ ولولہ پیدا ہو کہ ایک آن میں واصل باللہ ہو جائیں اور اُن کی ارواح پرواز کر جائیں +

اور اسی صفحہ پر فرمایا :- رُوِیَ اَنَّہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَتَکَلَّمُ یَوْمًا فَخَطَا فِی الْھَوٰی خُطُوٰاتٍ وَقَالَ یَا اِسْرَآئِیْلِیُّ قِفْ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَکَانِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَرَّ اَبُو الْعَبَّاسِ الْخَضِرُ عَلٰی مَجْلِسِنَا عَجِلًا فَخَطَوْتُ اِلَیْہِ وَقُلْتُ لَہٗ مَا سَمِعْتُمْ +

یعنی :- روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ایک دن کلام فرما رہے تھے کہ آپ نے ہوا میں چند قدم پرواز کرتے ہوئے فرمایا اے اسرائیلی ٹھہر اور محمدی کا کلام سُن - پھر آپ واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئے - آپ سے اس امر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا ابو العباس خضر ہماری مجلس کے اوپر سے بعجلت گذر رہا تھا - پس میں نے چند قدم اُس کی طرف پرواز کیا اور اس کو کہا جو تم لوگوں نے سُنا +

اور صـ۶۶ پر فرمایا :- ثم قال اَنَا سَیْفِیْ مَشْھُوْرٌ وَقَوْسِیْ مَوْتُوْرٌ وَنِبَالِیْ مُفَوَّقَۃٌ وَسِھَامِیْ صَائِبَۃٌ وَرُمْحِیْ مَنْصُوْبٌ وَفَرَسِیْ مَسْرُوْجٌ اَنَا نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ اَنَا سَلَّابُ الْاَحْوَالِ اَنَا بَحْرٌ لَا سَاحِلَ لَہٗ اَنَا دَلِیْلُ الْوَقْتِ اَنَا الْمُتَکَلِّمُ فِیْ غَیْرِیْ +

یعنی :- پھر فرمایا کہ میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چِلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہوا ہے - میرا تیر صائب ہے - میرا نیزہ بے خطا ہے - میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے - میں خدا کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں - میں حالات کا سلب کرنے والا ہوں - میں ایک ایسا سمندر ہوں جس کا کنارہ نہیں - میں وقت کی دلیل ہوں - میں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہوں +

اور اسی صفحہ پر فرمایا :- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَا الْمَحْفُوْظُ اَنَا الْمَلْحُوْظُ یَا صُوَّامُ یَا قُوَّامُ یَا اَھْلَ الْجِبَالِ دُکَّتْ جِبَالُکُمْ یَا اَھْلَ الصَّوَامِعِ ھُدِّمَتْ صَوَامِعُکُمْ اِتَّبِعُوْا اَمْرًا مِنَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَمْرُنَا مِنَ اللّٰہِ یَا بَنَاتِ الطَّرِیْقِ یَا رِجَالُ یَا اَبْدَالُ یَا اَوْتَادُ یَا اَبْطَالُ یَا اَطْفَالُ حَلِّمُوْا وَخُذُوْا عَنِ الْبَحْرِ الَّذِیْ لَا سَاحِلَ لَہٗ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْاَشْقِیَاءَ لَیُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَاِنَّ بُؤْبُؤَ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنَا الْغَائِصُ فِیْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰہِ وَمُشَاھَدَاتِہٖ اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جَمِیْعِکُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَوَارِثُہٗ

فِی الْاَرْضِ +

یعنی :- آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا - مَیں محفوظ ہوں مَیں ملحوظ ہوں - اے ہمیشہ روزہ رکھنے والو - اے رات کو قیام کرنے والو - اے پہاڑ میں رہنے والو - تمہارے پہاڑ ٹوٹ گئے - اے گرجوں والو تمہارے گرجے گر گئے - تم خدا کے حکم کی طرف آؤ - میرا حکم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے - اے راہ گیرو - یا رجال یا ابدال یا اوتاد اے بہادرو - اے بچو آؤ اور اس بحرِ ناپیدا کنار سے کچھ حاصل کرلو - اور مجھے اپنے ربّ کی عزّت کی قسم ہے کہ تمام سعادت مند و بدبخت میرے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں - اور ہمیشہ میری آنکھ کی پتلی لوحِ محفوظ میں ہے - مَیں خداوند تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں - مَیں تم سب پر خدا کی ایک حجّت ہوں مَیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا زمین میں نائب اور وارث ہوں +

(ف) اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جَمِیْعِکُمْ میں لفظ جمیعکم آپ کی فضیلت پر شاہد ہے - اولیائے متقدمین یعنی صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام حیات ہیں اور لفظ جمیعکم میں داخل ہیں - انا نائب رسول اللہ و وارثہ فی الارض میں لفظ وارثہ آپؓ کی فضیلت پر شاہد ہے - اگرچہ سابقہ انبیاء و خلفائے راشدین علیہم السّلام حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے نائب ہیں لیکن حضور علیہ السّلام کی ولایت کے وارث ہونے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا اور کریں کس طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرما رہے ہیں اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں - مشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہؓ) اور حضور علیہ السّلام کی شانِ اقدس میں ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا اور میرے سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا - پس صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام مثل ستاروں کے ہیں - اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ مثل چاند کے ہیں +

اور اسی صفحہ پر فرمایا :- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلْاِنْسُ لَھُمْ مَشَائِخُ وَالْجِنُّ لَھُمْ مَشَائِخُ وَالْمَلَائِکَۃُ لَھُمُ الْمَشَائِخُ وَاَنَا شَیْخُ الْکُلِّ +

یعنی :- حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہیں - مَیں کُل کا شیخ ہوں +

(ف) یہ امر آپؓ کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ کمال کسی صحابی یا سابقہ نبی علیہ السلام کے لیے ثابت نہیں +

اور ص۶۷ پر فرمایا :- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مَرَضِ مَوْتِہٖ لِاَوْلَادِہٖ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَّلَا تَقِیْسُوْا عَلَیَّ اَحَدًا -

یعنی :- آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مرضِ موت میں اپنی اولاد کو فرمایا - مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں اتنی دوری ہے جتنی آسمان و زمین میں - مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو +

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر آخری وقت میں بھی حجت تمام فرما گئے ہیں۔ لفظ کلُّهُمْ میں صحابہ کرام وسابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں۔

اور اسی صفحہ پر فرمایا:۔ اَنَا مِنْ وَّرَاءِ اُمُوْرِ الْخَلْقِ وَاَنَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِهِمْ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّغَرْبًا يَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ يُقَالُ لِيْ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّاَنَا اخْتَرْتُكَ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ تَكَلَّمْ اٰمَنْتُكَ مِنَ الرَّدِّ وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ شَيْئًا حَتّٰى اُمِرْتُ بِهٖ ٭

یعنی:۔ میں اُمورِ خلق سے وراء ہوں اور اُن کی عقول سے وراء ہوں۔ اے زمین کے رہنے والو! شرق میں ہو یا غرب میں۔ اے آسمان کے رہنے والو! رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (رب تعالیٰ وہ ہستی پیدا کرنے والے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ نحل ع ۱) ۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں اُن میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ یہ آیہ کریمہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ مجھ کو رات دن میں ستر دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لئے پسند کیا اور تاکہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ مجھے کہا جاتا ہے اے عبد القادر کلام کر، تاکہ ہم سنیں۔ مجھے کہا جاتا ہے اے عبد القادر تجھے میرے حق ہونے کی قسم ہے کلام کر۔ میں نے تجھے رد ہونے سے محفوظ رکھا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے کوئی کام نہیں کیا۔ جب تک مجھے اُس کا امر نہیں ہوا ٭

اور اسی صفحہ پر فرمایا:۔ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ رِجَالِ الْحَقِّ اِذَا وَصَلُوْا اِلَى الْقَدْرِ اَمْسَكُوْا اِلَّا اَنَا وَصَلْتُ اِلَيْهِ وَفُتِحَ لِيْ فِيْهِ رَوْزَنَةٌ فَاَوْلَجْتُ فِيْهَا فَنَازَعْتُ اَقْدَارَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ لِلْحَقِّ فِي الْحَقِّ فَالرَّجُلُ هُوَ الْمُنَازِعُ لِلْقَدْرِ لَا الْمُوَافِقُ لَهٗ ٭

یعنی:۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے تمام مردانِ خدا جب قضاء و قدر تک پہنچتے ہیں تو رک جاتے ہیں۔ مگر جب میں وہاں پہنچتا ہوں تو میرے لئے ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے۔ پس میں اس میں داخل ہوتا ہوں اور حق کی تقدیروں سے حق کے ساتھ اور حق کے واسطے اور حق میں جھگڑا کرتا ہوں۔ پس مرد وہ ہے جو تقدیر سے جھگڑا کرے نہ وہ جو اُس کے موافق ہو ٭

(ف) یہ امر میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر شاہد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ مقامِ ناز کسی صحابی، امام یا نبی سابقہ کو نصیب نہیں ہوا۔ سب کے سب تقدیرِ الٰہی کے اسیر تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب تقدیر کا مقابلہ کیا مچھلی کے پیٹ میں داخل کیے گئے اور سید الکونین حضرت امام حسین پاک علیہ السلام اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رضا بالقضا کا سبق دے گئے ہیں ٭

اور صفحہ پر فرمایا:۔ قَالَ شَهِدْتُ مَجْلِسَهٗ مَرَّةً فَاَتَاهُ جَمْعٌ مِّنَ الرَّافِضَةِ بِقُفَّيْنِ مَخْتُوْمَيْنِ وَقَالُوْا لَهٗ قُلْ لَنَا مَا فِيْ هَاتَيْنِ الْقُفَّيْنِ فَنَزَلَ مِنَ الْكُرْسِيِّ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اِحْدٰيهِمَا وَقَالَ فِيْ هٰذِهٖ

صَبِیٌّ مُقْعَدٌ وَاَمَرَ ابْنَهٗ عَبْدَ الرَّزَّاقِ بِفَتْحِهَا فَفَتَحَهَا فَاِذَا صَبِیٌّ مُقْعَدٌ فَاَمْسَكَ بِيَدِهٖ وَقَالَ لَهٗ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَقَامَ يَعْدُوْ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ فِیْ هٰذِهٖ صَبِیٌّ وَلَا عَاهَةَ بِهٖ وَاَمَرَ ابْنَهٗ بِفَتْحِهَا فَفَتَحَهَا فَاِذَا فِيْهِ صَبِیٌّ فَقَامَ يَمْشِیْ فَاَمْسَكَ بِنَاصِيَتِهٖ وَقَالَ لَهٗ اُقْعُدْ فَاَقْعِدَ وَتَابُوْا عَنِ الرِّفْضِ عَلٰى يَدِهٖ وَمَاتَ فِی الْمَجْلِسِ يَوْمَئِذٍ ثَلٰثَةٌ +

یعنی :۔ اُس نے کہا کہ مَیں ایک وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں حاضر تھا کہ روافض کی جماعت دو سربمہر ٹوکرے لے کر آئی - اِن لوگوں نے آپ سے پُوچھا کہ آپ بتلائیے کہ اِن دونوں ٹوکروں میں کیا چیز ہے - آپؓ نے نے اپنے تخت سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا اِس میں ایک اپاہج بچہ ہے - اور اپنے صاحبزادے شیخ عبدالرزاقؒ کو اُس ٹوکرے کو کھولنے کے لیئے فرمایا - جب آپ نے اُسے کھولا تو اُس میں سے ایک لنجا بچہ نکلا - اُس کو اپنے دستِ مبارک سے اُٹھا کر فرمایا - قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وہ خدا تعالیٰ کے حُکم سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا - پھر آپؓ نے دوسرے ٹوکرے پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا کہ اِس میں صحیح و سالم و تندرست بچہ ہے - اُسے بھی آپؓ نے اپنے صاحبزادے موصوف کو کھولنے کا حکم دیا - پس آپ نے اس کو کھولا اور اِس میں سے ایک بچہ نکلا اور اُٹھ کر چلنے لگا - آپ نے اُس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا بیٹھ جاؤ - تو وہ چلنے پھرنے سے عاری یعنی اپاہج ہو گیا - آپ کی یہ کرامت دیکھ کر یہ لوگ اپنے رفض سے تائب ہو گئے - اور اس دن مجلس میں تین شخصوں کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی +

(ف) سہ مُردے کو کرے زندہ اور زندے کو کرے مُردہ

دو وصف ہیں ان آنکھوں سے اظہار تمہارے

مذکورہ خرقِ عادت ایک ایسی کرامت ہے جو قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے کسی صحابی، امام یا سابقہ نبی کے لیے ثابت نہیں - لہٰذا یہ کرامت میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا آئینہ ہے +

اور صـ۷۹ پر فرمایا :۔ وَاَخْبَرَ الْمَشَائِخُ عَنِ الشَّيْخِ اَبِی الْحَسَنِ بْنِ الطَّنْطَنَةِ الْبَغْدَادِیِّ قَالَ كُنْتُ اَشْتَغِلُ عَلَى الشَّيْخِ مُحْیِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِؓ وَكُنْتُ اَسْهَرُ اَكْثَرَ اللَّيْلِ اَتَرَقَّبُ حَاجَةً لَهٗ فَخَرَجَ مِنْ دَارِهٖ لَيْلَةً فَنَاوَلْتُهٗ اِبْرِيْقًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ وَقَصَدَ بَابَ الْمَدْرَسَةِ فَانْفَتَحَ لَهُ الْبَابُ وَخَرَجَ وَخَرَجْتُ خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا يَشْعُرُ بِیْ وَمَشٰى اِلٰى اَنْ قَرُبَ مِنْ بَابِ بَغْدَادَ فَانْفَتَحَ لَهُ الْبَابُ وَخَرَجَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَعَادَ الْبَابُ مُغْلَقًا وَمَشٰى غَيْرَ بَعِيْدٍ فَاِذَا نَحْنُ فِیْ بَلَدٍ لَا اَعْرِفُهٗ فَدَخَلَ فِيْهِ مَكَانًا شَبِيْهًا بِالرِّبَاطِ فَاِذَا فِيْهِ سِتَّةُ نَفَرٍ فَبَادَرُوْا بِالسَّلَامِ عَلَيْهِ وَالْتَجَاْتُ اِلٰى سَارِيَةٍ هُنَاكَ وَسَمِعْتُ فِیْ جَانِبِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ اَنِيْنًا فَلَمْ نَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى سَكَنَ الْاَنِيْنُ وَدَخَلَ رَجُلٌ وَذَهَبَ اِلَى الْجِهَةِ الَّتِیْ سَمِعْتُ الْاَنِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ شَخْصًا عَلٰى عَاتِقِهٖ وَدَخَلَ اٰخَرُ مَكْشُوْفُ الرَّاْسِ طَوِيْلُ شَعْرِ الشَّارِبِ وَجَلَسَ بَيْنَ يَدَیِ

الشَّيْخِ فَاَخَذَ الشَّيْخُ عَلَيْهِ الشَّهَادَتَيْنِ وَقَصَّ شَعْرَ شَارِبِهٖ وَاَلْبَسَهٗ طَاقِيَةً وَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا وَقَالَ لِاُولٰئِكَ
النَّفَرِ قَدْ اُمِرْتُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا بَدَلًا عَنِ الْمَيِّتِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ثُمَّ خَرَجَ الشَّيْخُ وَتَرَكَهُمْ
وَخَرَجْتُ خَلْفَهٗ وَمَشَيْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ فَاِذَا نَحْنُ بِبَابِ بَغْدَادَ فَانْفَتَحَ كَاَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
فَانْفَتَحَ بَابُهَا اَيْضًا وَدَخَلَ دَارَهٗ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَقْرَاُ عَلٰى عَادَتِيْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ
مِنْ هَيْبَتِهٖ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِقْرَءْ وَلَا عَلَيْكَ فَالْتَمَسْتُ مِنْهُ اَنْ يُّبَيِّنَ لِيْ مَا رَاَيْتُ فَقَالَ اَمَّا الْبَلَدُ فَنَهَاوَنْدُ
وَاَمَّا السِّتَّةُ الَّتِيْ رَاَيْتَهُمْ فَهُمُ الْاَبْدَالُ النُّجَبَاءُ وَصَاحِبُ الْاَنِيْنِ الَّذِيْ يَحْمِلُ شَخْصًا عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاَبُو
الْعَبَّاسِ الْخِضْرُ ذَهَبَ لِيَتَوَلّٰى اَمْرَهٗ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَخَذْتُ عَلَيْهِ الشَّهَادَتَيْنِ فَرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ
قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ كَانَ نَصْرَانِيًّا وَاُمِرْتُ اَنْ يَّكُوْنَ بَدَلًا عَنِ الْمُتَوَفّٰى فَاُتِيَ بِهٖ وَاَسْلَمَ عَلٰى يَدَيَّ وَهُوَ
الْاٰنَ مِنْهُمْ +

یعنی :- مشائخ نے شیخ ابوالحسن بن طنطنہ بغدادی قدس سرہٗ سے خبر دی ہے - اُنھوں نے بیان کیا کہ مَیں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں علم پڑھا کرتا تھا اور میں رات کو اکثر آپ کی ضرورت کے خیال سے جاگتا رہتا تھا - آپ ایک رات اپنے گھر کے دروازہ سے نکلے اور مَیں نے آپ کو لوٹا دینا چاہا مگر آپ نے نہ لیا - اور مدرسہ کے دروازہ کا ارادہ کیا - وہ آپ کے لئے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر نکل گئے - مَیں بھی آپ کے پیچھے پیچھے باہر نکل گیا - مَیں دل میں کہتا تھا کہ آپ کو میرا علم نہیں ہے اور آپ چلے یہاں تک کہ بغداد شریف کے دروازہ تک پہنچ گئے - پھر دروازہ آپ کے لئے کھل گیا اور آپ وہاں سے نکلے - پھر دروازہ بند ہوگیا - اور تھوڑی دور تک آپ گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم ایک ایسے شہر میں آ گئے ہیں جس کو مَیں پہچان نہیں سکتا - آپ ایک مکان میں داخل ہوئے جو کہ سرائے کے مشابہ تھا - دیکھا تو اُس میں چھ اشخاص تھے - سب نے آپ کو جلدی سے سلام کیا اور مَیں وہاں کے ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہوگیا - مَیں نے اُس مکان کی ایک جانب میں رونے کی آواز سُنی - تھوڑی دیر کے بعد وہ آواز بند ہوگئی اور ایک مرد آیا اور اُس طرف گیا جہاں سے مَیں نے وہ نرم آواز سُنی تھی - پھر وہ نکلا بحالیکہ اُس نے اپنے کندھے پر ایک شخص کو اُٹھایا ہوا تھا - ایک اور شخص داخل ہوا جس کا سر ننگا تھا - اُس کی موچھوں کے بال لمبے تھے - وہ شیخ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا - آپ نے اُس سے دو مرتبہ شہادت لی اور اُس کے سر اور موچھوں کے بال کترے - اُس کو ٹوپی پہنائی اور اُس کا نام محمد رکھا اور اُن لوگوں کو فرمایا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اُس مرحوم کی جگہ ابدال مقرر کیا جائے - اُن سب نے عرض کی "ہم نے آپ کا حکم سُنا اور قبول کیا" - پھر آپ نکلے اور اُن کو آپ نے وہیں چھوڑا - مَیں آپ کے پیچھے ہو لیا اور ہم تھوڑی دُور چلے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ہم بغداد شریف کے دروازہ پر ہیں - پہلے کی طرح کھل گیا - پھر آپ مدرسہ میں آئے اس کا دروازہ بھی کھل گیا اور اپنے گھر میں داخل ہوگئے - جب صبح ہوئی تو مَیں اپنی عادت کے موافق شیخ رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھنے کے لئے بیٹھا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے پڑھ نہ سکا - آپ نے فرمایا بیٹا پڑھو

مضائقہ نہیں - تب میں نے آپ کی خدمت میں التماس کی کہ جو میں نے ماجرا دیکھا ہے اُس کو بیان فرمائیں - آپ نے فرمایا کہ وہ شہر نہاوند تھا اور تم نے جو چھ شخص دیکھے تو وہ عمدہ ابدال تھے - وہ نرم آواز والا اُن میں سے ساتواں تھا - وہ بیمار تھا - جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں اُس کے پاس آیا اور جو شخص اُس کو اپنے کندھے پر اُٹھا کر باہر لے گیا تھا وہ ابوالعباس خضر علیہ السلام تھا - وہ اُس کو باہر اِس لیئے لے گیا تھا کہ اُس کے غسل وغیرہ کا اہتمام کرے - جس شخص سے میں نے دوبار شہادت لی وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا عیسائی تھا - مجھے حکم دیا گیا تھا کہ اس کو متوفی کا بدل اور قائم مقام بنایا جائے - اُس کو بلایا گیا اور میرے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا - اب وہ اُن میں سے ایک ہے +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ولایت کے مناصب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ید مبارک سے تقسیم فرما رہے ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے [illegible] ہیں - ذرا فہم سے کام لیجئے - سابقہ انبیاء کرام سب حیات ہیں - صحابہ کرام سب حیات ہیں - اگر آج اُن کی موجودگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اعظم حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں تو یقین جانیئے کہ یہ منصب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ازل سے ہے اور تا ابد باقی رہے گا - لِقَوْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ (القصیدۃ الرجی)

اَنَا كُنْتُ فِي الْعَلْيَاءِ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِيْ

یعنی مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت اور مکنون تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نبوت سے مشرف تھے - لہٰذا میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے +

اور صـ۹۴ پر فرمایا :- وَسُئِلَ الشَّيْخُ اَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ الْقُرَشِيُّ عَنْ صِفَاتِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ دَائِمَ الْبِشْرِ كَثِيْرَ الْبَهَاءِ شَدِيْدَ الْحَيَاءِ رَحْبَ الْجَنَابِ سَهْلَ الْقِيَادِ كَرِيْمَ الْاَخْلَاقِ طِيْبَ الْاَعْرَاقِ عَطُوْفًا رَؤُوْفًا شَفُوْقًا يُكْرِمُ الْجَلِيْسَ وَ يَبْسُطُهٗ اِذَا رَاٰهُ مَهْمُوْمًا وَمَا رَاَيْتُ اَبْيَنَ لِسَانًا وَّلَا اَظْهَرَ لَفْظًا مِّنْهُ +

یعنی :- شیخ ابوالحسن علی قرشی قدس سرہٗ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حالات دریافت کیئے گئے - تو انہوں نے کہا آپ ظاہری خوبی والے ہمیشہ کشادہ رُو - بڑے خوبصورت - حد سے زیادہ حیا والے - فراخ درگاہ والے - آسان گرفت والے - کریم الاخلاق - خوشبودار پسینہ والے - مہربان رؤف اور شفیق تھے - ہمنشین کی عزت کرتے تھے - اور جب اُس کو مغموم دیکھتے تو اُس کی حوصلہ افزائی کرتے - میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو فصیح اللسان اور خوش بیان نہیں دیکھا -

اور صـ۹۴ پر فرمایا :- وَاَخْبَرَ اَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ ازدمر الْمُحَمَّدِيُّ قَالَ كَتَبْتُ عَنِ الشَّيْخِ الْاِمَامِ مُفْتِي الْعِرَاقِ مُحْيِ الدِّيْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدِ الْبَغْدَادِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِالتَّوْحِيْدِيِّ مِنْ كَلَامِهٖ

بِامْلَاءٍ فِیْ سَنَةِ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ وَسِتِّمِائَةٍ كَانَ سَیِّدِی الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَرِیْعَ الدَّمْعَةِ شَدِیْدَ الْخَشْیَةِ كَثِیْرًا الْهَیْبَةِ مُجَابَ الدَّعْوَةِ كَرِیْمَ الْاَخْلَاقِ طَیِّبَ الْاَعْرَاقِ اَبْعَدَ لِلنَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ شَدِیْدَ الْبَاْسِ اِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُ اللّٰهِ لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا یَنْتَصِرُ لِغَیْرِ رَبِّهٖ لَا یَرُدُّ سَائِلًا وَّ لَوْ بِاَحَدِ ثَوْبَیْهِ كَانَ التَّوْفِیْقُ رَائِدَهٗ وَالتَّائِیْدُ مُعَاضِدَهٗ وَالْعِلْمُ مُهَذِّبُهٗ وَ الْقُرْبُ مُؤَدِّبُهٗ وَ الْخِطَابُ مُشِیْرُهٗ وَاللَّحْظُ سَفِیْرُهٗ وَالْاُنْسُ نَدِیْمُهٗ وَ الْبَسْطُ نَسِیْمُهٗ وَالصِّدْقُ رَایَتُهٗ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتُهٗ وَالْحِلْمُ صِنَاعَتُهٗ وَالذِّكْرُ وَزِیْرُهٗ وَالْفِكْرُ سَمِیْرُهٗ وَالْمُكَاشَفَةُ غِذَاءُهٗ وَالْمُشَاهَدَةُ شِفَاءُهٗ وَ اٰدَابُ الشَّرِیْعَةِ ظَاهِرُهٗ وَاَوْصَافُ الْحَقِیْقَةِ سَرَائِرُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِیْعِ الصَّالِحِیْنَ وَ عَنْ مُحِبِّیْهِمْ +

یعنی :۔ خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی نے کہا کہ میں نے شیخ امام مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی توحیدی قدس سرہ سے اُس کے کلام کو ۶۳۶ھ میں اُس کے خط سے لکھا تھا۔ وہ کہتے ہیں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جلد رونے والے۔ بڑے خوف کھانے والے۔ بڑی ہیبت والے۔ مقبول الدعا۔ کریم الاخلاق خوشبودار پسینہ والے۔ لوگوں میں سے فحش سے زیادہ دُور رہنے والے۔ حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے۔ جب اللہ تعالیٰ کے محارم کی ہتک کی جاتی تو سخت پکڑنے والے۔ اپنے نفس کے لئے غصہ نہ کرتے تھے۔ اپنے ربّ کے بغیر انتقام نہ لینے والے تھے۔ سائل کو رد نہ کرتے تھے اگرچہ آپ کے دو کپڑوں میں سے ایک مانگ لے۔ توفیق آپ کی طالب تھی۔ تائید آپ کی مدد کرتی تھی۔ علم آپ کو تہذیب دینے والا تھا۔ قرب آپ کو ادب سکھانے والا تھا۔ خطاب آپ کا مشیر تھا۔ گوشۂ چشم آپ کا سفیر تھا۔ اُنس آپ کا ہمنشین۔ فراخی دِل آپ کی نسیم۔ صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح آپ کی دولت۔ حلم آپ کا شغل۔ ذکر آپ کا وزیر۔ فکر شب کا قصہ گو۔ مکاشفہ آپ کی غذا۔ مشاہدہ آپ کی شفا۔ آدابِ شریعت آپ کا ظاہر اور اوصافِ حقیقت آپ کا باطن تھا۔ رضی اللہ عنہ وعن جمیع الصالحین وعن محبیھم +

(ف) میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے اوصاف عالیہ میں ایک خاص وصف طیب الاعراق بھی ہے۔ طیب الاعراق یعنی پسینہ مبارک خوشبودار ہونا ایک ایسا وصف ہے جو صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ وصف کسی صحابی، امام یا سابقہ نبی کے لیے ثابت نہیں اور یہ ممکن ہی نہیں کہ شمس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ نجوم صحابہ رضی اللہ عنہم میں جذب ہو سکیں۔ قمر محی رضی اللہ عنہ جو شمسِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہے شمس کی شعاعوں کی سوزش کو جذب کرتا ہے۔ پھر قمر محی سے ٹھنڈی شعاعیں ستارے ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ستارے چاند کے ساتھ چمکتے ہیں کیونکہ اُن کے فیض کا تعلق قمر سے ہے۔ لِقَوْلِہٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب یعنی سابقہ انبیاء وصحابہ کرام و اولیاء مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ

تشریف باب مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم اور قمر محی رضی اللہ عنہ شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرتا ہے
بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع۱) +

اور ص۹۵ پر فرمایا:- وَاَخْبَرَ جَمْعٌ عَنِ الْمَشَائِخِ قَالُوْا ضَمِنَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُرِيْدِيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَنْ لَا يَمُوْتَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَةٍ +

یعنی: مشائخ کی ایک جماعت نے خبر دی۔ اُن سب نے کہا کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ اُن میں سے کوئی شخص توبہ کے بغیر نہیں مریگا +

اور ص۹۶ پر فرمایا:- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوِ انْكَشَفَتْ عَوْرَةُ مُرِيْدِيْ بِالْمَغْرِبِ وَاَنَا بِالْمَشْرِقِ لَسَتَرْتُهَا +

یعنی:- آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میرے مرید کا پردہ مغرب میں کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو اُس پر پردہ ڈالتا ہوں +

اور ص۹۶ پر فرمایا:- وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُعْطِيْتُ سِجِلًّا مَّدَّ الْبَصَرِ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَصْحَابِيْ وَمُرِيْدِيْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقِيْلَ قَدْ وُهِبُوْا لَكَ وَسَاَلْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ اَصْحَابِيْ اَحَدٌ فَقَالَ لَا وَعِزَّةِ رَبِّيْ وَجَلَالِهٖ اَنَّ يَدِيْ عَلٰی مُرِيْدِيْ كَالسَّمَاءِ عَلَی الْاَرْضِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُرِيْدِيْ جَيِّدًا فَاَنَا جَيِّدٌ وَعِزَّةِ رَبِّيْ وَجَلَالِهٖ لَا بَرِحَتْ قَدَمَایَ مِنْ بَيْنِ يَدَیْ رَبِّيْ حَتّٰی يَنْطَلِقَ بِيْ وَبِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ +

یعنی:- آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ایک مہر کیا ہوا کاغذ دیا گیا جس کا طول منتہائے نظر تک تھا اُس میں میرے جملہ اصحاب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ سب آپ کو بخش دیئے گئے (یعنی ہبہ کر دیئے گئے)۔ اور میں نے مالک داروغہ جہنم سے پوچھا "کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے" اُس نے کہا "حضور نہیں" مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مرید پر سطرح حاوی ہے جس طرح آسمان زمین پر۔ اگر میرا مرید کھرا نہیں تو کوئی مضائقہ نہیں میں تو کھرا ہوں۔ مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرے قدم رب کے سامنے برابر رہیں گے یہانتک کہ وہ مجھ کو اور اُن کو جنت کی طرف لے جائیگا +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان حضرت غوثُ الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ صحابہ میں سے کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا اور سابقہ انبیاء علیہ السلام کی یہ حالت ہے کہ اُن میں سے بعض کی اُمت ایک آدمی اور بعض کی دو لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ

نَبِیًّا مَا صُدِّقَ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور انبیاءؑ میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔مشکواۃ شریف باب فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ)

نیز وہ اپنی اپنی قوم میں مبعوث کئے جاتے تھے بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہوا ہے۔ رعدع ۱) اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا فیض جمیع عوالم پر ہے لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ۔ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا۔یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مُصفّٰی تھی+

اور ص۱۰۱ پر فرمایا:۔ وَقَالَ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کَشَفْتُ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰی بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَّجْتُ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ وَمَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ وَیُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَیَذْکُرُہٗ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشَرَ خُطْوَۃً وَیَذْکُرُ اِسْمِیْ وَیَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی بِفَضْلِ اللّٰہِ وَکَرَمِہٖ+

یعنی: آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے میں اس کی مصیبت دور کرتا ہوں اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر مجھے پکارے میں اس کی تکلیف رفع کرتا ہوں۔ اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف میرا توسل کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت مانگے تو خدا کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی+

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ وسابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے اُن میں سے کسی کے لئے ایسا قرب اور ایسی عظمت ثابت نہیں۔ یہ مقام نازہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ ہی کو حاصل ہے+

اور ص۱۲۱ پر فرمایا:۔ وَطھر انشد بعدہ الابیات

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْھَلٌ مُسْتَعْذَبٌ	وادی عشق میں کوئی ایسی نہر نہیں جو کہ میری نہر عشق سے
اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ	زیادہ لذیذ وشیریں ہو+

اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ
اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَ اَقْرَبُ

اور نہ مکانِ وصال میں کوئی خاص مقام ہے جو کہ میرے مقامِ وصال سے زیادہ ذی عزت یا زیادہ قریب ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں کسی شخص کی عزت یا قُرب مجھ سے زیادہ نہیں۔
اس شعر سے جُملہ اولیاء، صحابہ، آئمہ، سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر آپ کی فضیلت ثابت ہے +

وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِھَا
فَحَلَتْ مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

مجھے زمانہ نے اپنی صفائی کی رونق بخشی ہے جس سے وادی عشق کے پانی نہایت شیریں اور خوش مزہ ہو گئے +

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ
لَا یَھْتَدِیْ فِیْھَا اللَّبِیْبُ وَیُخْطَبُ

میں خُطبہ کریمہ کے ساتھ خطاب کیا گیا ہوں کہ جس کی طرف کوئی دانا ہدایت نہیں پاتا اور نہ خطاب کیا جاتا ہے +
اس شعر میں بھی آپ کی فضیلت صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے +

اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَّلَا اُمْنِیَّۃً
اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَۃً اَتَرَقَّبُ

میں صُبح کرتا ہوں تو نہ کوئی اُمید ہوتی ہے نہ آرزو کہ جس کی میں اُمید رکھوں۔ نہ کوئی وعدہ ہوتا ہے کہ جس کا میں انتظار کروں +
یعنی میرے مقام اور منصب سے کوئی بلند مقام یا منصب ہے ہی نہیں جسکی میں تمنا کروں۔ چونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں آپ مقرب ترین ہستی ہیں اسلئے آپ سے بلند مقام یا منصب کسی ہستی کا ہے ہی نہیں جس کی آپ تمنا کریں۔ اس شعر سے بھی آپ کی فضیلت عیاں اور درخشاں ہے +

اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُھُمْ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یُرْھِبُ

مَیں اُن مردانِ خدا سے ہوں جن کا ہمنشین نہ تو سختیٔ زمانہ سے ڈرتا ہے اور نہ وہ چیز دیکھتا ہے جو اُس کو ڈرائے +

قَوْمٌ لَھُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَۃٌ
عُلْوِیَّۃٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبُ

(وہ مردانِ خدا) ایک گروہ ہیں جن کے لئے ہر شرافت میں بلند رُتبہ ہے اور ہر لشکر میں اُن کے سوار ہیں +

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحَھَا
طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْھَبُ

مَیں خوشنودی کا بُلبُل ہوں اور اُن کے تنوں کو خوشیوں سے بھرتا ہوں اور آسمانوں میں میرا لقب بازِ اشہب ہے +

اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ

محبت کے لشکر برضا و رغبت میری مشیت کے ماتحت

طوعًا ومهما رُمتهٗ لا یعزُبٗ

ہیں اور جب کبھی میں ان کا قصد کرتا ہوں وہ غائب نہیں ہوتے - یہ شعر بھی آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے - کیونکہ جُیُوش الحُبّ میں اَولیا صحابہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں +

ما زلتُ اَرْتعُ فی میادینِ الرِّضا
حتّٰی وُھِبتُ مکانۃً لا توھَبُ

میں ہمیشہ میدانِ رضا میں فراخی کے ساتھ کھاتا پیتا ہوں یہاں تک کہ مجھے وہ بلند مقام عطا کیا گیا ہے جو کسی کو نصیب نہیں ہوا - اس شعر سے بھی آپ کی فضیلت جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السلام پر اظہر من الشمس عیاں ہے +

اَضحی الزمانُ کحُلّۃٍ مرقومۃٍ
تزھو ونحنُ لھا الطِّرازُ المُذھبُ

زمانہ کی مثال ایک خلعت مرصع کی ہے جو نہایت خوشنما اور منقش بنقشہائے عجیبہ ہے اور ہم اس پر سنہری نقش نگار ہیں +

اَفلتْ شُموسُ الاوّلینَ وشمسُنا
اَبدًا علٰی اُفقِ العُلٰی لا تغرُبُ

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا

اور صـ۱۲۳ پر فرمایا :- وَقالَ لِاَوْلادِہٖ اُبْعُدُوا مِنْ حَوْلِیْ فَاَنَا مَعَکُمْ بِالظَّاھِرِ وَمَعَ غَیْرِکُمْ بِالْبَاطِنِ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا تَقِیْسُوْا اَحَدًا عَلَیَّ قَالَ قَدْ حَضَرَ عِنْدِیْ غَیْرُکُمْ فَاَوْسِعُوْا لَھُمْ وَتَاَدَّبُوْا مَعَھُمْ ھٰھُنَا رَحْمَۃٌ عَظِیْمَۃٌ وَلَا تُضَیِّقُوْا عَلَیْھِمُ الْمَکَانَ +

یعنی : حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے مرض موت میں اپنی اولاد کو فرمایا - میرے پاس سے ذرا دور ہو جاؤ - میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں کسی اور کے ہمراہ ہوں - مجھ میں تم میں اور تمام مخلوق میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے - مجھ کو کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو - پھر فرمایا میرے پاس تمہارے سوا اور لوگ ہیں اُن کو جگہ دو اور اُن کے ساتھ ادب سے رہو - اس جگہ بڑی رحمت ہے - اُن پر جگہ تنگ نہ کرو +

اور صـ۱۲۷ پر فرمایا :- ھٰذَا شَرْحُ الشَّارِحِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ الْحَالِیَۃِ

اَلْعَرَبِیَّۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ عَلٰی صَفْحَۃِ ۶۲ مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْھَلٌ مُسْتَعْذَبٌ

اَلَا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ اَلصَّبَابَۃُ رِقَّۃُ الشَّوْقِ ھٰکَذَا فِی الْکَشَّافِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَفِی الْمَصَادِرِ آرزومند گشتن مِنْ سَمِعَ وَالْاَسَامِیْ باقی آب و شراب اندر چاہ و اِیْضًا اَلصَّبَابَۃُ

بفتح الصّاد العشق والمحبّة وهو المراد ههنا ظاهراً والله اعلم ‹ المنهل اسم للمشروب او موضع شرب الماء مستعذب اسم مفعول من الاستعذاب معناه خوش آمدن آب ودیگر چیزها وآب خوش کشیدن والمراد الاوّل الالذّ اسم تفضیل من اللذاذة واللذّة معناه مزه یافتن من سمع الاطيب من الطيبة خوش بفنا شدن معناه بالفارسيّة نیست در عشق ومحبت محلّی مقامی خوش آینده مرہیچ یکی را از واصلان وعارفان مگر که درآن مقام لذّت بیشتر وخوش بفنا اکثر است +

أوْ فِي الوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ　　　　الّا ومنزلتي اعزّ واقرب

الوصال اسم من الوصل معناه پیوستن وپیوسته شدن کالكتاب من الكتبة والوصال في اصطلاح اهل التصوّف هو الرؤية والمشاهدة بسرّ القلب في الدنيا وبعين الرأس في الآخرة وليس معنى الوصال اتّصال الذات بالذات تعالى عن ذلك علوّاً كبيراً المكانة في اللغة المرتبة وفي الاصطلاح المنزلة التي هي ارفع المنازل عند الله وقد يطلق المشار اليه بقوله تعالى في مقعد صدق عند مليك مقتدر واعزّ من العزّ معناه غلبه کردن من نصر والاولى ان يجعل من الاعزاز اشدّ اعزازاً والاعزاز عزیز گردانیدن واقرب من القرب معناه نزدیک شدن من کرم و القرب في الاصلاح عبارة عن الوفاء +

وَهَبَتْ لِيَ الْاَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا　　　　فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْباً لِكُلِّ كَرِيْمَةٍ　　　　لَا يَهْتَدِيْ فِيْهَا اللَّبِيْبُ وَيَخْطُبُ

غدوت ماخوذ من الغدو ومعناه بامداد کردن ورفتن در بامداد من نصر مخطوبا اسم مفعول من الخطبة معناه خطبه کردن من نصر والخطبة معروف والاهتداء راه راست یافتن واللبيب خرد مند من اللب بمعنى خردمند شدن واللب في الاصطلاح هو العقل المنوّر بنور القدس الصافي عن قشور الاوهام والتخيلات معناه بالفارسيّة بامداد کردم من خطبه کرده شده بهر خطبه کریمه درآن حال که راه نیابد درآن خطبه کریمه خردمند وحکایت نه کند بدان خطبه عظیمه +

اصبحت لا املا ولا امنية　　　　ارجو ولا موعودة اترقب

صبح کردم وحال آنکه نبود ہیچ امیدی وآرزوی که امیدوار بودم ومیخواستم ونبود ہیچ موعودی که مترقب ومترصد می شدم آنرا +

اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيْسُهُمْ　　　　رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يُرَى مَا يُرْهَبُ

يخاف من الخوف معناه ترسیدن من سمع الجليس همنشین ریب الزمان سختی زمان ودیری

من الرّؤيه بالبصر لامن الرُّوية بالقلب يرهب من الرّهب معناه ترسیدن من سمع +

قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ   عُلْوِيَّةٌ وَبِكُلِّ جَيْشٍ مَرْكَبُ

القوم گروه مردمان الاقوام جمع الاقاویم جمع الجمع و قوم کل شیی شیعته وعشیرته وواحد القوم المرء من غیر لفظه المجد شرف الذات المقترن بحسب الافعال وبالفارسیة بزرگواری والرتبة المرتبة العالیة علویّة بضم العین وسکون اللام منسوب الی العالیة الجیش العسکر والمرکب الفرسان الذی یجلسون مع الامیر معناه بالفارسیة آن مردان گروهی اند که مرآن گروه را در مرتبهٔ بزرگ منزلت علیا است وبهر لشکری ایشان را سواران مخصوص اند آن سواران راهمنشینی است با امیرشان +

أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا   طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ

البلبل هزارداستان الافراخ ان کانت بالخآء المعجمة کانت الفرخ چوچه هرمرغی که باشد وان کانت بالحآء المهملة کانت جمعاً لفرح لفرس وافراس املأ للواحد المتکلم من الملاء معناه پرکردن مهموز اللام من فتح الدّوح بالحآء المهملة درخت بزرگ الواحد دوحة مثل تمر وتمرة الطرب سبکی که مردم را ظاهر شود از غایت شادی یا از غایت اندوه والمراد ههنا الفرحة اقامت اقامة السبب مقام المسبب العلیا الدرجة الرفیعة الاشهب من الشهبة هی البیاض الذی غلب علی السّواد وفی التاج الاشهب اسپ وشتر خنک معناه بالفارسیة منم هزار داستان چوچهای مرغان ومنم پرکننده از روی خوشی درخت بزرگ ایشان ومنم در بلندی باز سپید +

أَضْحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي   طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهُ لَا يَعْزُبُ

اضحت من الاضحاء معناه در چاشت شدن و چاشتگاه کردن وگردیدن الجیوش جمع الجیش هو العسکر الحب دوستی والمحبت فی الاصطلاح علی خمسة انواع ذاتی ووصفی وفعلی وجمالی ومرئی وهی اعلی من العشق عند بعض المشائخ الصّوفیة والشیخ العطار منهم وعند بعضهم العشق اعلی واخص من المحبة المشیئة خواست الطوع فرمان برداری کردن رمته فعل ماضی للواحد المتکلم من الروم وهو الطلب لایعزب فعل مضارع منفی من العزوب معناه غائب شدن +

مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا   حَتَّى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ

ما زلت من الافعال الناقصة معناه همیشه بودم ارتع من الرتع الاکل بالشرہ الشر سخت حریص شدن من سمع میادین جمع میدان وهو معروف الرضا خوشنود شدن وهبت بنا المجهول من الهبة

معناه دادن من فتح المكانة المنزلة التي مرّ تفسيرها في البيت الثاني لا توهب الصنا مشتق من المصيبة معناه بالفارسية هميشه بودم من كه مي چريدم بسختي حرص درميدان نيلسعودي خدائے تعالی همیشه با حرص بودم دراحوالی واقوالی که حق تعالے بدان افعال واقوال راضی بوده است تاآنکه بخشیده شدم مرتبهٔ که بخشیده نشود آن مرتبه هیچ یکی را جز من +

اَضْحَی الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَّرْقُوْمَةٍ ۔۔۔ تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

الحلّة آثار درداء والمراد ههنا الثوب مرقومة مفعول من الرّقم معناه نوشتن من نصراي مرقومة بالحسن والزينة تزهو فعل مضارع من الزهو معناه كبر نمودن يقال زهى الرجل وحكى زها يزهو بهذا المعنى من نصر الطّراز نقش علم المذهب بزركرده شده معناه بالفارسية گشت این زمان از بدایت نهایت مانند حلّه که منقش بنقشهائے عجیبه است وگشت صاحب آن زمان ویا صاحب آن حله خودرا آراینده درچشم خود این کنایه از تکبر بسبب است رنگهائے گوناگون که بسبب آن رنگها درشگفت می آمدی وما برائے آن حلّه نقش علم بزرکرده ایم +

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

افلت فعل ماض من الافول معناه فروشدن آفتاب ومهتاب وستارگان الافق كناره آسمان العلے موضع بلند لا تغرب فعل مضارع من الغروب معناه فروشدن آفتاب فقط +

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ازکتاب بهجة الاسرار ومعدن الانوار

اور حضرت شیخ امام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمة الله علیه بهجة الاسرار ومعدن الانوار کے باب اخبار المشائخ بالکشف عن هیئة الحال حین قال ذلك کے صفحہ پر فرماتے ہیں السید الشریف (الشیخ) ابو سعد القیلوی رضی الله عنه اخبرنا الفقیه الجلیل ابو غالب رزق الله بن ابی عبد الله محمد بن یوسف الرقی الشافعی بالقاهرة سنة تسع وستین وستمائة قال اخبرنا الشیخ الصالح ابو اسحق ابراهیم بن الشیخ القدوة ابی الفتح منصور بن الاقدم الرقی بها سنة ثلاث وعشرین وستمائة قال اخبرنا منصور سنة ست وثمانین وخمسمائة قال اخبرنا القدوة الشیخ ابو عبد الله محمد بن ماجد المرقی بها سنة ستین وخمسمائة ح اخبرنا ایضا عالیا ابو الفتوح نصر الله بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل بن

علی بن مفرج البغدادی الازجی الحنبلی المحدث بالقاهرة سنة سبع وستین وستمائة قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسماعیل بن حمزة بن ابی البرکات المبارک بن حمزه بن عثمان بن الحسن البغدادی الازجی المعروف بابن الطبال ببغداد سنة سبع وعشرین وستمائة قال اخبرنا الشیخان الشیخ المعمر ابو المظفر منصور بن المبارک بن الفضیل بن ابی نعیم الواسطی الواعظ والامام ابو محمد عبد الله بن ابی الحسن بن ابی الفضل الشامی الجباری الاصل البغدادی الدار ثم الاصبهانی ببغداد سنة احدی وستمائة قالوا سمعنا السید الشریف الشیخ القدوة ابا سعد القیلوی رضی الله عنه بقیلویة یقول لما قال الشیخ عبد القادر قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله تجلی الحق عز وجل علی قلبه وجاءته خلعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ید طائفة من الملائکة المقربین والبسها بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منهم ومن تاخر الاحیاء باجسادهم والاموات بارواحهم وکانت الملائکة ورجال الغیب حافین بمجلسه واقفین فی الهواء صفوفا حتی استد الافق بهم ولم یبق ولی فی الارض الا حنا عنقه +

یعنی (منجملہ ان کے سید شریف شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ ہیں) خبر دی ہے ہمکو فقیہ جلیل ابو غالب رزق اللہ بن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف رقی شافعی نے قاہرہ میں ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو اسحٰق ابراہیم بن الشیخ پیشوا ابو الفتح منصور بن الاقدم رقی نے اس میں ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو منصور نے ۵۸۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو عبد اللہ محمد بن ماجد رقی نے اس میں ۵۶۰ھ میں ح

اور خبر دی ہم کو ابو الفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل بن علی مفرج بغدادی ازجی حنبلی محدث نے بھی قاہرہ میں ۶۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ بن ابی البرکات مبارک بن حمزہ بن عثمان بن حسن بغدادی ازجی مشہور ابن الطبال نے بغداد میں ۶۲۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں نے۔ ایک تو شیخ معمر ابو المظفر منصور بن مبارک بن فضیل ابن ابی نعیم واسطی واعظ اور دوسرا امام ابو محمد عبد اللہ ابن ابی الحسن ابن ابی الفضل شامی جباری الاصل بغدادی مکان والے پھر اصبہانی نے بغداد میں ۶۰۱ھ میں یہ کہتے تھے کہ ہم نے سید شریف شیخ پیشوا ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے قیلویہ میں سنا وہ کہتے تھے جبکہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل پر تجلی کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو خلعت مقربین ملائکہ کے ہاتھ پر آئی۔ اور جمیع اولیائے متقدمین و متاخرین کے رُوبرُو آپ کو پہنائی گئی۔ زندہ اپنے اجساد سمیت اور وصال شدہ اپنی ارواح سمیت حاضر تھے اور ملائکہ و رجال الغیب تمام اس مجلس کو گھیرے ہوئے تھے۔ اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ تمام اُفق کو بند کر لیا تھا۔ زمین پر کوئی ایسا ولی نہیں رہا تھا کہ جس نے گردن نہ جھکائی ہو +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ آپ کے قول مبارک قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اطلاق جملہ اولیاء متقدمین و متاخرین علیہم السلام پر ہے۔ چونکہ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے لہٰذا سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی اولیاء متقدمین میں داخل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ہیں ہی ولی لیس وہ بھی اولیاء متقدمین میں شامل ہیں۔ بعض علمائے کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین لفظ ولی میں شامل نہیں۔ وہ بیچارے یہ نہیں جانتے کہ رب تعالیٰ نے ازل میں ارواح کی تین صفوف ہی بنائی تھیں اوّل ارواح طیبہ انبیاء صلوات اللہ علیہم دوم ارواح مطہرہ اولیاء رضی اللہ عنہم سوم ارواح سائر عوام غفر اللہ لہم۔ انبیاء اور اولیاء علیہم السلام کی صفوف کے درمیان کوئی صف ہے ہی نہیں جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوں۔ علامہ حضرت مولانا شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہ اپنی کتاب مناقب غوثیہ میں حدیث شریف نقل کرتے ہیں المنقبۃ الخامسۃ فی علو استعدادہ رضی اللہ عنہ از اہل عرفان منقول است کہ چون ارواح اولاد آدم صفی اللہ را علیہ السلام روز میثاق درپیش درگاہ کبریا احدیت جلّ قدسیہ حاضر آوردن فرمان شد جملہ را سہ صف ترتیب دہند۔ صفِ اوّل ارواح طیبہ انبیاء صلواۃ اللہ علیہم دوم ارواح مطہرہ اولیاء رضی اللہ عنہم سوم ارواح سائرہ عوام غفر اللہ لھم۔ روح پر فتوح حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ در صفِ دوم رتبۂ صدارت داشت لیکن ہر مرتبہ بمقتضائی استعداد فطری و کمالِ استعدادِ ازلی از مکانِ خود انتقال نمودہ در صف انبیاء قرار می گرفت۔ پیش گارانِ جناب قدس از آنجا باز آوردہ در صفِ دوم انسلاک میدادند تا کرت ثالثہ این حقیقت را بجناب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض داشتند کہ روح عبد القادر رض در صفِ اولیاء قرار نمے گیرد و در صفِ انبیاء داخل میشود۔ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شنیدن این تبسم شدند و از روئے شفقت دستِ آنحضرت گرفتہ در صف محبوباں و صدیقاں جائے دادند و فرمودند کہ اے فرزندِ من! امروز مکانِ تو اینجا بہ امر معبود است ولیکن بشارت باد کہ روز محشر مقام تو در جنت من مقام محمود است +

یعنی منقبت پنجم آپ کی بلندی استعداد کے بیان میں:۔ اہل عرفان بیان کرتے ہیں کہ بروز میثاق جب سب ارواح اولاد حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام رب تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر کی گئیں تو فرمان ہوا کہ سب ارواح کی تین صفوف بنائی جائیں۔ صفِ اوّل میں ارواح طیبہ انبیا صلوات اللہ علیہم صف دوم میں ارواح مطہرہ اولیاء رضی اللہ عنہم اور تیسری صف میں ارواح عوام کھڑی کی جائیں۔ روح پر فتوح عالیجناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ گو رتبہ صدارت صفِ دوم رکھتی تھیں مگر علوِ استعدادی

اور بلندیٔ رتبہ کے باعث اپنے مقام سے منتقل ہو کر بار بار صفِ اوّل میں جا کھڑی ہوتی تھیں اور کارکنانِ قضا و قدر ہر بار صفِ اوّل سے بصفِ دوم لا کر کھڑا کر دیتے تھے۔ آخر تین دفعہ کے بعد یہ حقیقت حضور نبی کریم نُورِ قدیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کی گئی کہ رُوحِ غوث الاعظم پاک صفِ اولیاء میں قرار نہیں پکڑتیں بلکہ صفِ انبیاء میں داخل ہو جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مُسکرا کر دستِ شفقت سے پکڑ کر آپ کو محبوبوں اور صدیقوں کی صف میں کھڑا کیا اور فرمایا اے میرے فرزند! آج کے دِن آپ کا یہ مقام ہے اور کل کو آپ میرے ہمراہ جنت میں بمقامِ محمود ہو جئیے گا +

اور بہجۃ الاسرار کے باب ذکر اخبار المشائخ عنہ انہ لم یقل ذلک الا بامر کے صـ پر فرمایا (الشیخ عدی بن مسافر) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن علی بن حسین بن احمد بن عبد الرحمن الدمشقی الدار الموصلی بالقاہرۃ سنۃ ثلاث وستین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ القدوۃ ابو المفاخر عدی بن الشیخ ابی البرکات صخر قال قلت لعمی الشیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ اعلمت ان احدا من المشائخ المتقدمین قال قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ غیر الشیخ عبد القادر قال لا قلت فمعناہ قال ھی مفصحۃ عن مقام الفردیۃ فی وقتہ قلت فلکل وقت فرد قال لم یؤمر احد منھم ان یقول ھذا سوی الشیخ عبد القادر قلت اوامر بقولھا قال بلی قد أمروا انما وضعت الاولیاء کلھم رؤسھم لمکان الامر الا تری الی الملائکۃ لم یسجدوا لآدم صلواۃ اللہ علیہ الا لورود الامر علیھم +

(اوّل) شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ ہیں

یعنی خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن علی بن حسین بن احمد بن عبد الرحمن دمشقی گھر والے موصلی نے قاہرہ میں ۶۶۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو المفاخر عدی بن شیخ ابی البرکات صخر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ متقدمین مشائخ میں سے کسی نے کہا ہو سوائے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ کہا نہیں میں نے کہا پھر اس امر کے کیا معنے ہیں کہا کہ یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے وقت میں فرد ہے۔ میں نے کہا ہر وقت کے لئے ایک فرد ہوتا ہے۔ کہا اُن میں سے کوئی بھی اس امر کا سوائے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مامور نہیں ہوا کہ یہ بات کہے۔ میں نے پوچھا کیا اُن کو اس امر کا حکم ہوا تھا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں اُن کو حکم ہوا تھا۔ اور تمام اولیاء کرام نے اپنے سروں کو امر ہی کی وجہ سے

جھکایا تھا۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو امر کے سوا سجدہ نہیں کیا +

(ف) سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سرکار دو عالم جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے قیادت کا دعویٰ نہیں کیا لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ (میں تمام رسولوں کا سردار ہوں لیکن مجھ میں فخر نہیں ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ) چونکہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآتِ تامہ ہیں جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے تاللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادر (التفریح الخاطر صـ۲۱) اسلئے آپ نے لسانِ حقیقت محمدؐیہ سے اپنی حقیقت یعنی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والسلام کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ پس حقیقت میں اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ اور قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میں کوئی فرق نہیں۔ چونکہ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کسی ولی صحابی امام اور نبی نے سرداری کا دعویٰ نہیں کیا لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا تاللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادرؓ +

اور اسی باب کے صـ۱۸ پر فرمایا (الشیخ ابو محمدؒ القاسم بن عبد اللہ البصری رضی اللہ عنہ) اخبرنا الشیخ ابو المحاسن یوسفؒ بن ابی العباس احمدؒ بن لنسیب بن حسینؒ البصری المالکی بالقاھرۃ سنۃ تسع وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو الفرح حسین بن محمدؐ بن احمدؐ بن الدویرۃ البصری المقری الحنبلی بالبصرۃ سنۃ ثمان وثلاثین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمدؒ مطیع الباجسرای بھا سنۃ سبع عشرۃ وستمائۃ قال سمعت الشیخ القدوۃ ابا محمدؒ القاسم بن عبد اللہ البصری رضی اللہ عنہ بھا یقول لما امر الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ان یقول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ رایت الاولیاء فی المشرق والمغرب واضعین روسھم تواضعا لہ الا رجلا بارض العجم فانہ لم یفعل فتواری عنہ حالہ +

شیخ ابو محمدؒ القاسم بن عبد اللہ بصری رضی اللہ عنہ

یعنی خبر دی ہم کو شیخ ابو المحاسن یوسف بن ابی العباس احمدؒ بن لنسیب بن حسین بصری مالکی نے قاہرہ میں ۶۷۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الفرح حسین بن محمدؐ بن احمدؐ بن دویرہ بصری مقری حنبلی نے بصرہ میں ۶۳۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو العباس احمدؒ بن مطیع باجسرای نے وہاں پر ۶۱۷ھ میں کہا میں نے شیخ پیشوا ابو محمدؐ

قاسم بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ سے بصرہ میں سنا کہ وہ کہتے تھے جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ حکم دیئے گئے کہ یہ کہیں "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" تو میں نے تمام مشرق و مغرب کے اولیاء کو دیکھا کہ وہ اُن کی تواضع کیلئے اپنے سروں کو نیچے کئے ہوئے ہیں۔ مگر ایک شخص نے عجم کے ملک میں سر نہ جھکایا۔ تب اُسکا حال خراب ہو گیا (ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ جو ولی آپؓ کو جملہ اولیاء صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے افضل نہ سمجھے اُس کی ولایت سلب کر لی جاتی ہے۔ یہ مسکین بار بار عرض کر رہا ہے کہ یہ کتاب عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود لکھوا رہے ہیں۔ اسلئے پیرانِ عظام اور علمائے کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے عقائد درست کر لیویں۔ جس کسی نے اِس فضیلت کا اب انکار کیا اُس کو چاہِ ذلت میں اوندھا لٹکایا جائیگا +

اور بہجۃ الاسرار کے باب ذکر کلمات اخبرنا بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ ومنہ علیہ وفضلہ کے صـ۲۱ پر فرمایا و قال یا ھذہ اجاء لی مرید من بیت المقدس الی ھھنا فی خطوۃ و تاب علی یدی والحاضرون الیوم فی ضیافتہ فقال الشیخ صدقہ فی نفسہ من نکون خطوتہ من بیت المقدس الی بغداد فہم یتوب وما احتیاجہ الی الشیخ فالتفت الشیخ الی جہتہ وقال یا ھذا یتوب من الخطو فی الھواء فلا یرجع الیہ ویحتاج ان علمہ الطریق الی محبۃ اللہ عزوجل ثم قال انا سیفی مشہور و قوسی موتور ونبالی مفوقہ وسہامی صائبۃ ورمحی مصوب وفرسی مسرج انا نار اللہ الموقدۃ انا سلاب الاحوال انا بحر بلا ساحل انا دلیل الوقت انا المتکلم فی غیری انا المحفوظ انا الملحوظ انا المحظوظ یا صوام یا قوام یا اھل الجبال دکت جبالکم یا اھل الصوامع ھدمت صوامعکم اقبلوا الی امر من امر اللہ انا امر من امر اللہ یا بینات الطریق یا رجال یا ابطال یا اطفال ھلموا وخذوا عن البحر الذی لا ساحل لہ یا عزیز انت واحد فی السماء وانا واحد فی الارض یقال لی بین اللیل والنہار سبعین مرۃ وانا اخترتک لنفسی و لتصنع علی عینی یقال لی یا عبدالقادرؓ تکلم لیسمع منک یقال لی یا عبدالقادرؓ بحقی علیک کل بحقی علیک اشرب بحقی علیک تکلم وامنتک من الردی اخبرنا ابو محمدؒ عبدالسلام ابن ابی عبداللہ محمدؒ بن عبدالسلام بن ابراھیم بن عبدالسلام البصری الاصل البغدادی المولد و الدار بالقاھرۃ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابوالحسنؒ علیؒ بن سلیمانؒ البغدادی الخباز ببغداد سنۃ ثلاث وثلاثین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخان الشیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود البزار والشیخ ابوحفص عمر الکیمیاتی ببغداد سنۃ احدی و تسعین و خمسمائۃ قالا

کان شیخنا الشیخ عبد القادرؓ یمشی فی الھواء علی رؤس الاشھار فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی وتجئی السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری فیھا ویجئی الشھر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ یجئی الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجئی الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض +

یعنی اور فرمایا کہ اے شخص ایک میرا مرید بیت المقدس سے یہاں پر ایک قدم میں آ گیا ہے اور میرے ہاتھ پر اُس نے توبہ کی۔ آج حاضرین اس کی ضیافت میں ہیں۔ شیخ صدقہ قدس سرہٗ نے دل میں کہا کہ جو شخص ایک ہی قدم میں بیت المقدس سے بغداد شریف میں آجائے اسے توبہ کی کیا ضرورت ہے اور شیخ کی کیا حاجت۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا وہ ہوا میں چلا ہے اور اب اس نے توبہ کی ہے کہ آئندہ ایسا نہ کریگا۔ وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اُس کو میں خدا کی محبت کا راستہ بتاؤں۔ پھر فرمایا کہ میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہوا ہے۔ میرا تیر صائب ہے۔ میرا نیزہ بے خطا ہے میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے۔ میں خدا کی روشن جلتی ہوئی آگ ہوں۔ میں حالات کا سلب کرنے والا ہوں۔ میں ایک ایسا سمندر ہوں کہ جس کا کنارہ نہیں۔ میں وقت کی دلیل ہوں۔ میں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہوں میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں میں محظوظ ہوں +

اے ہمیشہ روزہ رکھنے والو! اے رات کو قیام کرنیوالو! اے پہاڑ میں رہنے والو! تمہارے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اے گرجوں والو! تمہارے گرجے گر گئے۔ تم خدا کے حکم کی طرف آؤ میں خدا کے حکم میں سے ایک حکم ہوں۔ اے راستہ بتانے والو! اے مردو! اے بہادرو! اے بچو آؤ! اور لو اُس سمندر سے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اے عزیز! تو اکیلا ہے آسمان میں۔ اور میں اکیلا ہوں زمین میں +

مجھ کو رات دن میں ستر دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لئے پسند کیا اور تا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبد القادرؓ تم کو میرے حق کی قسم ہے۔ کھاؤ۔ میرے حق کی قسم ہے۔ پیو۔ میرے حق کی قسم ہے۔ کلام کرو تم کو میں نے ہلاکت سے بے خوف کر دیا ہے +

خبر دی ہم کو ابو محمدؒ عبد السلام بن ابی عبد اللہ محمدؒ بن عبد السلام بن ابراہیم بن عبد السلام بصری اصل بغدادی وطن اور گھر والے نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان بغدادی نان بائی نے بغداد میں ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز نے

اور شیخ ابو حفص عمر کیماتی نے بغداد شریف ۵۹۱ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہمارے شیخ حضرت سید شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے مجلس میں ہوا پر اڑا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ آفتاب طلوع کرتا ہے تو مجھے سلام کہتا ہے۔ ہر نیا سال میرے پاس آتا ہے اور مجھ کو سلام کہتا ہے اور مجھے اُن باتوں کی خبر دیتا ہے۔ جو اس میں واقع ہونگی ہر ماہ میرے پاس آتا ہے اور سلام کہتا ہے اور اُن اُمور کی خبر دیتا ہے جو ہونیوالے ہیں اور ہر ہفتہ میرے پاس آتا ہے اور سلام کہتا ہے اور اُن امور کی خبر دیتا ہے جو ہونیوالے ہیں اور ہر دن مجھ کو سلام کہتا ہے۔ اور اُس دن میں ہونے والے واقعات کی خبر دیتا ہے اور مجھے رب تعالیٰ کی عزت کی قسم ہے کہ نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے لوح محفوظ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے علم کے سمندروں میں اور اُس کے مشاہدہ میں غوط لگانے والا ہوں۔ میں تم سب پر خدا کی ایک حجت ہوں۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں نائب اور وارث ہوں +

(ف) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنا بلند مقام ناز کسی صحابی امام اور نبی مرسل کو نصیب نہیں ہوا۔ کسی ہستی کی کلام اُس کے کمال کی ترجمان ہوتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث شریف سے ایسے حالات کسی شخص کے لئے ثابت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع اُمت جس میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بمع اپنی اُمتوں کے شامل ہیں پر احسان کرتے ہوئے میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنے مقام مبارک کی خود ہی وضاحت فرما رہے ہیں تاکہ لوگ ورطۂ ہلاکت میں نہ گریں۔ فرمایا۔ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم۔ انا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض۔ لفظ جمیعکم میں جملہ اولیاء اللہ صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام داخل ہیں خلفائے راشدین آئمہ اطہار اہل بیت اور سابقہ انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے لیکن آپ کے وارث ہونے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا۔ وارث وہ ہے جو آپ کے جملہ کمالات کا وارث ہو۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالکریم جیلی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب الناموس الاعظم جزء قاب قوسین کے باب چہارم میں فرماتے ہیں فَنِسْبَۃُ الْقَابِلِیَّۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ کَنِسْبَۃِ الْبَحْرِ وَنِسْبَۃُ قَوَابِلِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَالْاَوْلِیَاءِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ کَالْجَدَاوِلِ وَالْاَنْھَارِ وَنِسْبَۃُ قَوَابِلِ بَقِیَّۃِ الْعَوَالِمِ کَالْقَطَرَاتِ مِنْ ذٰلِکَ الْبَحْرِ۔ پس قابلیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مثل نسبت سمندر کے ہے اور دیگر تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مثل جداول اور نہروں کے ہے اور باقی عوالم کی قابلیتوں کی نسبت سمندر سے قطروں کی مثل ہے اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ میں صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں بعد ازاں چنداں شعب و شجرات و فروع و ثمرات از خاتم ولایت

کہ شجرۂ علم و ہدایت بوی منتہی مے شود برآوردند کہ برمثال شجرۂ طوبیٰ ہرطرف ظلال کمال انداختند و عالم را بنور جمال ولایت منور ساختند۔ خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیبے وافر و فیضے کامل تر بردا شتند و بحکم عصمت ذاتی لوای ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صورت را بدیگران گذاشتند۔ و ہرگز نور ولایت از خاندان نبوت انقطاع نہ پذیرد و فلک ولایت جز باین اقطاب قرار نہ گیرد و از میان ایشاں ہر کرا خواست قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہور مغربین ساخت تا محی الدین و مجدد شرع متین گردید۔ اگرچہ جمال محمدؐ در تمام آل محمدؐ تاباں ست لیکن دریں جا جمالے دیگرست و کمالے دیگرست جمال جمال محمدؐ ست و کمال کمال محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ +

یعنی بعد ازاں خاتم ولایت (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے جن پر علم و ہدایت کا شجرہ منتہی ہوجاتا ہے اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات پیدا ہوئے کہ انہوں نے شجرہ طوبیٰ کی طرح ہرطرف ظلال کمال پھیلائے اور عالم کو نور جمال ولایت سے منور کردیا۔ خصوصاً آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ کی اولاد امجاد واحفاد عالی نژاد جنہوں نے بحکم وراثت حقیقی اور مناسبت ذاتی سب سے وافر نصیب اور فیض کامل تر حاصل کیا نے بحکم ذاتی باطنی ولایت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ اور ظاہری بادشاہی دوسروں کیلئے چھوڑدی۔ اور ہرگز نور ولایت خاندان نبوت سے منقطع نہیں ہوتا۔ اور فلک ولایت ان اقطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ اور ان میں سے جس کو چاہا قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین اور مشہور مغربین بنا دیا حتیٰ کہ وہ محی الدین اور مجدد شرع متین بن گئے۔ اگرچہ جمال محمدؐ تمام آل محمدؐ میں چمک رہا ہے۔ لیکن یہاں اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے جمال جمال محمدؐ ہے اور کمال کمال محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ +

اور اسی باب کے صلا پر فرمایا اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاھرۃ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد سنۃ اربع وعشرین وستمائۃ قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول علی الکرسی بمدرسۃ کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی صلی اللہ علیہ وسلم وما رفع المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبیؐ اخبرنا ابو علی الحسن بن نجم الدین بن عیسیٰ بن محمد الحورانی

بالقاهرة سنة ثلاث سبعين وستمائة قال اخبرنا الشيخ العارف ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی بها سنة سبع عشرة وستمائة قال سمعت الشیخ عبد القادر یقول الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ والملائکة لهم مشائخ وانا شیخ الکل قال وسمعته فی مرض موته یقول لاولادہ بینی وبینکم وبین الخلق کلهم بعد ما بین السماء والارض لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احد +

یعنی خبر دی ہم کو ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان دمیاطی مصری پیدائش والے نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ سہروردی نے بغداد میں ۶۲۲ھ میں کہا سنا میں نے سلطان شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے اپنے مدرسہ میں کہ کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہے اور میں اپنے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قدم رکھا ہے میں نے بھی وہاں ہی قدم رکھا ہے سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قدم مبارک کے جہاں سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں پہنچ سکتا +

(ف) قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ اس میں صریح دلالت ہے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ فوق تر صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام مبارک ہے۔ پس آپ کی فضیلت جملہ اولیاء صحابہ ائمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے +

ہم کو خبر دی ابو علی حسن بن نجم الدین بن عیسیٰ بن محمد حورانی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہمکو شیخ عارف ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی نے قاہرہ میں ۶۱۷ھ میں کہا کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں میں کُل کا شیخ ہوں +

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ سے مرض موت میں سنا کہ اپنی اولاد سے کہتے تھے مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دوری ہے جیسے کہ آسمان وزمین میں۔ مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو۔ اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو +

(ف) قرآن مجید اور احادیث شریف سے سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی امام یا نبی کے لئے یہ امر ثابت نہیں کہ وہ انسانوں کا بھی شیخ ہو جنوں کا بھی شیخ ہو اور فرشتوں کا بھی شیخ ہو اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ مبارک ہے جس پر اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی شہادتیں موجود ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب بہجۃ الاسرار کے باب ذکر وعظ رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۹۵ پر مندرج ہے

اخبرنا ابو سعد عبد الغالب بن احمد بن الهاشمی قال اخبرنا الشیخ ابو الحسن علی بن سلیمان الخباز قال اخبرنا الشیخان العمران الکیمانی والبزار قالا سمعنا الشیخ القدوۃ اباسعد القیلوی رضی اللہ عنہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوات علیہم فی مجلس الشیخ عبد القادر غیر مرۃ وان السید لیشرف عبدہ وان ارواح الانبیاء لتجول فی السموات والارض جولان الریاح فی الآفاق ورایت الملائکۃ علیہم السلام یحضرونہ طوائف کبعد طوائف ورایت رجال الغیب والجان یتسابقون الی مجلسہ ورایت ابا العباس الخضر یکثر من حضورہ فسالتہ فقال من اراد الفلاح فعلیہ بملازمۃ ھذا المجلس +

یعنی خبر دی ہم کو ابوسعد عبد الغالب بن احمد بن ہاشمی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں عمران کیمانی اور بزار نے۔ اُن دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ قدوۃ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں کئی مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے۔ بیشک سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام کو اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں اور بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسے چکر لگاتی ہیں جیسا کہ آفاق میں ہوائیں۔ اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت اقدس میں جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس مبارک میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ اور میں نے ابوالعباس حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اس مجلس مبارک کی ملازمت اختیار کرے انتہیٰ +

میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنے علم غیب سے جانتے تھے کہ آخر زمانہ کے علماء کرام کا عقیدہ جناب کے متعلق خراب ہو جائیگا لہٰذا جناب نے اپنے آخری وقت میں بھی اپنی نرالی شان کی وضاحت فرمائی تاکہ حجت قائم ہو جائے اور مومنین ورطۂ ہلاکت میں نہ گریں۔ فرمایا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ بُعْدٌ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَلَا تَقِیْسُوْا عَلَیَّ اَحَدًا + یعنی مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دُوری ہے جیسے کہ آسمان و زمین میں۔ مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ مراد یہ ہے کہ میری مثل کوئی نہیں۔ کسی صحابی امام یا سابق نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ یہ تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس ہے لقولہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ الخ لیکن میں تم سے کسی ایک جیسا نہیں (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل باب القصد فی العمل) پس ثابت ہوا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تامہ ہیں۔ دیگر انبیاء اولیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیض حاصل کیا ہے۔ کسی نے مرآت تامہ یعنی مظہر اتم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا +

اور اسی باب کے ص۲۳ پر فرمایا اخبرنا الفقیہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الملک بن علی بن جعفر بن درارۃ القرشی المحدث بالقاھرۃ سنۃ سبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن سلیمان بن حمید بن ابراھیم بن مھلھل القرشی المخزومی البلبلی الشافعی المعروف با بن کیسا بالقاھرۃ سنۃ احدی و ثلاثین وستمائۃ قال اخبرنا الحافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی الحنبلی بالقاھرۃ سنۃ تسع و تسعین وخمسمائۃ و اخبرنا الفقیہ ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن منھب بن ابی علی القرشی ثم البغدادی بالقاھرۃ سنۃ احدی وسبعین وستمائہ قال اخبرنا الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن النجار البغدادی بھا سنۃ تسع و ثلاثین وستمائۃ قال اخبرنا الحافظ ابو محمد عبد العزیز بن ابی نصر بن محمود بن ابی القاسم المبارک بن محمود الجنابذی الاصل البغدادی المولد والدار المعروف با بن الاخضر ببغداد سنۃ ست وعشرۃ وستمائۃ قال سمعت الشیخ ابا محمد عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یقول انا من وراء امور الخلق انا من وراء عقولھم کل رجال الحق اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا انا وصلت الیہ وفتح لی منہ روزنۃ فاولجت فیھا نازعت اقدار الحق بالحق للحق فالرجل ھو المنازع للقدر لا الموافق لہ +

یعنی خبر دی ہم کو فقیہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الملک بن علی جعفر بن درازہ قرشی محدث نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو العباس احمد بن سلیمان بن حمید بن ابراہیم مہلہل قرشی مخزومی بلبلی شافعی مشہور ابن کیسا نے قاہرہ میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۵۹۹ھ میں اور خبر دی ہم کو فقیہ ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر منہب بن ابی علی قرشی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہمکو حافظ ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن نجار بغدادی نے بغداد میں ۶۳۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو محمد عبد العزیز بن ابی نصر بن محمود بن ابی القاسم مبارک بن محمود جنابذی اصل بغدادی پیدائش اور گھر والے مشہور ابن الاخضر نے بغداد میں ۶۱۶ھ میں کہا کہ میں نے سنا شیخ ابو محمد حضرت سلطان عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں امور خلق سے ورا ہوں۔ میں ان کی عقلوں سے پرے ہوں۔ تمام مردان خدا جب تقدیر پر پہنچتے ہیں رک جاتے

ہیں۔ مگر میں وہاں تک پہنچتا ہوں اور میرے لئے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے اس میں داخل ہوتا ہوں اور خدا کی تقدیروں سے خدا سے حق کے ساتھ جھگڑتا ہوں۔ پس مرد وہ ہے کہ جو تقدیر سے جھگڑے نہ وہ کہ جو اُس کے موافق ہو +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ ہر معاملہ میں رب تعالیٰ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی رضا چاہتے ہیں۔ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی امام یا نبی کے لئے یہ امر ثابت نہیں لِقَولِہٖ تعالیٰ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ط اے حبیب کریم صلی اللہ علیک وسلم! جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کچھ آپ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جاثیہ ع ۲) ودلیل قولہٖ تعالیٰ کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ (تمام مخلوق میری رضا طلب کرتی ہے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی رضا طلب کرتا ہوں۔ حدیث قدسی)

پس ثابت ہوا کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرات تامہ آئینہ مکمل اور مظہر اتم ہیں اور یہ امر کسی صحابی امام یا نبی مرسل کیلئے ثابت نہیں +

دیگر جملہ اولیاء صحابہ آئمہ اور انبیاء علیہم السلام رضا بالقضا کے مقام میں ہیں وہ رب تعالیٰ کی تقدیر کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔ سید الکونین حضرت امام حسین پاک صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام عالم کے جمیع اولیاء کو رضا بالقضا کا سبق دے گئے ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے حکم کے آگے جزع فزع کی مچھلی کے پیٹ میں پھینکے گئے بعد میں معافی ملی لِقَولِہٖ تعالیٰ فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَجَعَلَہٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (قلم ع ۲) +

حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی فتوحات شریف کے باب ۱۹۹ میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا مقام مقام ناز ہے۔ یہ مقام سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی امام یا نبی مرسل کے لئے ثابت نہیں۔ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کا مقام مقام نیاز ہے اور مقام عبودیت ہے اور میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے محض ربوبیت کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں +

اور اسی باب کے صـ۲۳ پر فرمایا اخبرنا الشیخ ابو الفتوح محمد ابن الشیخ ابی المحاسن یوسف بن اسمعیل بن احمد بن علی القرشی التیمی البکری البغدادی القفطقی بالقاہرۃ سنۃ ثمان وستین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخان ابو الحسن علی ابن الشیخ ابی المجد المبارک

بن محمد الطاهری البغدادی الحریمی سنۃ خمس عشرۃ وستمائۃ والشیخ ابوالحسن الخفاف البغدادی بہا سنۃ عشر وستمائۃ قالا اخبرنا الشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر الحریمی العطار ببغداد سنۃ ثمانین وخمسمائۃ قال سمعت شیخنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ یقول طوبی لمن رآنی اورآی من رآنی اورای من رآی من رآنی وآنا حسرۃ علی من لم یرنی +

یعنی خبردی ہم کو شیخ ابوالفتوح محمد بن شیخ ابوالمحاسن یوسف بن اسمٰعیل بن احمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی فطفنی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا خبردی ہم کو دوشیخوں شیخ ابوالحسن علی بن شیخ ابوالمجد مبارک بن محمد طاہری بغدادی حریمی نے ۶۱۵ھ میں اور شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی نے بغداد میں ۶۱۰ھ میں دونوں نے کہا خبردی ہم کو شیخ ابوسعود احمد بن ابوبکر حریمی عطار نے بغداد میں ۵۸۰ھ میں کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جس نے مجھے دیکھا۔ اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ میں اُس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا +

(ف) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا یہ قول مبارک عین حدیث شریف کے مطابق ہے علامہ شیخ عبدالقادر قادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر کے صہ۹ پر حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ معراج شریف کی رات عرش مجید پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو بشارت دی تھی۔ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔ قال لی جدی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی طوبی لک رأیتنی ووجدت نعمتی ثم طوبی لمن رآک ولای من رآک ورای من رای من رای من رآک الی سبعۃ عشرین وجعلتک وزیری فی الدنیا والآخرہ۔ یعنی میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹا! تمہیں مبارک ہو کہ تم نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوا۔ پھر خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جو تجھے دیکھے یا تمہارے دیکھنے والے کو دیکھے یا تمہارے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ نے ستائیس تک فرمایا۔ میں نے تم کو دنیا و آخرت میں اپنا وزیر بنایا +

وفی الحدیث (طُوبٰی لِمَنْ رَآنِیْ وَلِمَنْ رَأٰی مَنْ رَآنِیْ وَلِمَنْ رَأٰی مَنْ رَأٰی مَنْ رَآنِیْ وَلِمَنْ رَأٰی مَنْ رَأٰی مَنْ رَأٰی مَنْ رَآنِیْ) کَمَا فِی الرِّسَالَۃِ الْعَلِیَّۃِ لِلْکَاشِفِیْ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جس نے مجھے دیکھا اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو اور واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا جیسا کہ رسالۂ

مصنفہ کاشفی رحمۃ اللہ میں ہے + حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا یہ قول مبارک اپنے متعلق مِنْ وعَنْ حدیث پاک جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شان کے متعلق فرمائی ہے کے مانند ہے۔ ثابت ہوا کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تامہ ہیں۔ کسی صحابی امام یا نبی سابقہ کے لئے ایسی آیت کریمہ یا حدیث شریف موجود نہیں۔ پس یہ امر صریح دلالت کرتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے +

اور اسی باب کے صفحہ ۲۳ پر فرمایا اخبرنا ابوالحسن علی بن ابی زکریاء البغدادی قال اخبرنا قاضی القضاۃ ابوصالح بن الحافظ ابی بکر عبد الرزاق ابن شیخ الاسلام محی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلی ببغداد سنۃ تسع وعشرین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو عبد الرزاق واخبرنا الشیخ ابو محمد الحسن ابن الفقیہ ابی عمران موسیٰ بن احمد بن الحسین القرشی الشافعی بالقاھرۃ سنۃ تسعین وستمائۃ قالا اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی القرشی بدمشق سنۃ ثلاث عشرۃ وستمائۃ قال سمعت الشیخ ابا محمد عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول اذا سالتم اللہ حاجۃ فاسالوہ بی اخبرنا ابو العفات موسیٰ ابن الشیخ ابی المعالی عثمان بن موسیٰ بن عبد اللہ بن عبد اللہ ثم بن مجنی البقاعی الاصل العقبی الدمشقی الدار ثم القاھرۃ بھا سنۃ سبع وستین وستمائۃ قال اخبرنا ابی بدمشق سنۃ اربع عشرۃ وستمائۃ قال اخبرنا الشیخان الشیخ العارف ابو عمرو عثمان الصریفینی والشیخ الصالح ابو محمد عبد الحق الحریمی ببغداد سنۃ سبع وستین وخمسمائۃ قالا سمعنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یقول علی الکرسی یا اھل الارض شرقا وغربا ویا اھل السماء قال اللہ تعالیٰ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ انا مما لا تعلمون یا اھل الارض شرقا وغربا تعالوا تعلموا منی یا اھل العراق الاحوال عندی کثیاب معلقۃ فی بیتی ایھا شئت لبست فعلیکم بالسلامۃ اولاتینکم بجنود لاقبل لکم بھا یا غلام سافر الف عام لتسمع منی کلمۃ یا غلام الولایات ھھنا الدرجات ھھنا فی مجلسی تفرق الخلع وما من نبی خلقہ اللہ تعالیٰ ولا ولی الا وقد حضر مجلسی ھذا الاحیاء بابدانھم والاموات بارواحھم یا غلام اسال عنی منکرا ونکیرا عند مجیئھما الی قبرک فیخبرانک عنی +

یعنی خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن زکریا بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح

بن حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین ابو محمدؒ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں سنہ ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو عبدالرزاق نے اور خبر دی ہمکو شیخ ابو محمد الحسین بن الفقیہ ابی عمران موسیٰ ابن احمد بن حسین قرشی شافعی نے قاہرہ میں سنہ ۶۹۰ھ میں دونوں نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن قرشی نے دمشق میں سنہ ۶۱۳ھ میں کہا کہ میں نے شیخ ابو محمدؒ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم خدا سے کوئی حاجت طلب کرو تو میرے توسّل سے مانگو +

خبر دی ہمکو ابو الصفات موسیٰ بن شیخ ابوالمعالی عثمان بن موسیٰ بن عبداللہ بن عبدالدائم بن محلی لبقاعی اصل عقبی دمشقی گھر والے پھر قاہرہ والے نے قاہرہ میں سنہ ۶۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں سنہ ۶۱۴ھ میں کہا خبر دی ہمکو دونوں شیخوں شیخ عارف ابو عمرو عثمان صریفینی اور شیخ صالح ابو محمدؒ عبدالحق حریمی نے بغداد شریف میں سنہ ۵۶۷ھ میں دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر فرما رہے تھے اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (نحل ع ۱) وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے کہ جنکو تم نہیں جانتے اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں ان میں سے ہوں جنکو تم نہیں جانتے۔ اے زمین کے مشرق اور مغرب والو! آؤ مجھ سے سیکھو۔ اے عراق والو! تمام حالات میرے نزدیک ان کپڑوں کی طرح ہیں کہ جو میرے گھر میں لٹکے ہوئے ہوں۔ ان میں سے جسکو چاہوں پہن لوں۔ تم کو میرے ساتھ سلامتی اختیار کرنی چاہئے۔ ورنہ میں تم پر ایسا لشکر لاؤں گا کہ تم اس کا سامنا نہ کر سکو گے +

اے لڑکے ہزار سال سفر کرتا کہ تو مجھ سے ایک کلمہ سنے۔ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اے لڑکے! میری بابت منکر نکیر سے پوچھنا جبکہ وہ تیرے پاس قبر میں آئیں گے وہ تم کو میرا حال بتائیں گے +

(ف) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیہ کریمہ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (نحل ع ۱) (وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے) ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ اسی لئے ارشاد فرمایا انا من وراء امور الخلق انا من وراء عقولهم میں امور خلق سے وراء ہوں میں ان کی عقول سے وراء ہوں۔ اگر آپ صرف اولیاء کے ہی امام اور سردار ہوتے تو ایسا نہ فرماتے۔ کیونکہ اس امر کو سب خلق تسلیم کرتی ہے

اور یہ امر لوگوں کی عقول کے مطابق ہے۔ آپ کی کوئی ایسی نرالی شان ہے جو عقول اور فہوم خلق سے وراء ہے۔ وہ یہ ہی کمال ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ وضاحت کے لئے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ولایات درجات اور خلع ہم تقسیم کرنے والے ہیں اور اسی لئے ارشاد گرامی وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ کے تحت انبیاء اولیاء علیہم السلام کی حاضری لازمی تھی کیونکہ جملہ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام نے فیضان ولایت آپ ہی کے دست مبارک سے لیا ہے اور ابدالآباد تک ولایت کے قاسم آپ ہی ہیں۔ ہر نبی کا ولی ہونا چونکہ لازمی ہے اسلئے جملہ سابقہ انبیاء کرام نے فیضان ولایت آپ ہی کے دست مبارک سے لیا ہے۔ اگرچہ آپ کے ظہور عنصری سے پہلے خاتم الاولیاء یعنی ولایت کے تقسیم کرنیوالے افراد تھے لیکن وہ سب آپ ہی کے نواب تھے اور آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی ایسے ولی کا ہونا ہر زمانہ میں لازمی ہے لیکن وہ بھی آپ ہی کا نائب ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت خاتم الاولیاء مولانا غلام محمد صاحب قبلہ جلو آنوی رضی اللہ عنہ کئی دفعہ اشارتاً اپنے اصحاب خاص الخاص کے سامنے فرمایا کرتے تھے کہ آجکل خاتم الاولیاء کا منصب ہمارے سپرد ہے۔ نیز اپنی تصانیف میں بھی آپ نے اس امر کا اشارتاً ذکر کیا ہے۔

حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور مرآت تامہ ہونیکے باعث حضور علیہ السلام کے وزیر اعظم ہیں اور جملہ خزائن ملک و ملکوت آپ ہی کے سپرد ہیں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدیم ہیں۔ ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اعظم اور وزیر اعظم بھی قدیم ہیں۔ فرمایا ؎ اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ = بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِيْ یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک اللہ تعالیٰ کے علم قدیم میں مخفی اور مستور تھا اس وقت مجھے بھی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مراتب علیا حاصل تھے اور حضور علیہ السلام نبوت سے مشرف تھے +

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک کے اولیاء یا اولیاء متاخرین تو حاضری دیں کیونکہ انہوں نے فیضان ولایت آنحضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کرنا ہے لیکن اولیاء متقدمین اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی حاضری کا کیا مقصد ہے؟

جواب ۔ ایک تو یہ کہ جملہ اولیائے متقدمین اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کے چونکہ آپ سردار ہیں اور سب نے فیضان ولایت حقیقتاً آپ ہی سے حاصل کیا ہے اسلئے رعایا کی حاضری بادشاہ کے سامنے لازمی ہوتی ہے۔ دوسرے کمالات الٰہی اور علوم الٰہی غیر متناہی ہیں۔ اہل اللہ یعنی انبیاء اور اولیاء علیہم السلام

ہر دم ترقی کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ موت کے بعد بھی کیونکہ یہ لوگ زندہ جاوید ہیں۔ پس اُن کی ولایات اور درجات بھی ترقی کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کو نئے خلعت نصیب ہوتے رہتے ہیں اور یہ نئے نئے درجات اور نئی نئی خلعتیں اُن کو جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تقسیم ہوتے ہیں کقولہٖ رضی اللہ عنہ یا غلام الولایات ھھنا الدرجات ھھنا فی مجلسی تفرق الخلع +

اے عزیز! سابقہ انبیاء علیہم السلام کے علوم اور درجات کی ترقی کوئی اجنبہ چیز نہیں بلکہ یہ امر تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی ثابت ہے اور یہ کمال ہے نہ کہ نقص کما قال الحافظ السیوطی فی الخصائص انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شیء الا الخمس التی فی اخر لقمان ۔ وقیل انہ اوتی علمھا فی اخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح ومع ھذا فقد قال صلی اللہ علیہ وسلم احمد ربی بمحامد یوم القیامۃ لا اعلمھا الان ھذا وقد امرہ اللہ تعالی بان یقول وقل رب زدنی علما فبان بذلک انہ لم یزل فی کل نفس مترقیا فی الکمالات والعلوم التی لا متناھی ۔ جیسا کہ حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبرٰی میں فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شے کا علم دیا گیا ہے سوائے اُن پانچ چیزوں کے جن کا ذکر سورہ لقمان کے آخر میں ہے اور کہا گیا ہے کہ ان امور خمسہ کا علم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا لیکن آپ کو اُن کے چھپانے کا حکم ہوا اور یہ قول بالکل صحیح ہے۔ اور باوجود اس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں قیامت میں اپنے پروردگار کی ایسی حمدیں بیان کرونگا جن کو اب نہیں جانتا ہوں۔ نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقل رب زدنی علما یعنی اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے۔ پس اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر دم کمالات الٰہی اور علوم غیر متناہی میں ترقی کرنے والے ہیں +

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علوم اور کمالات الٰہیہ میں ہمیشہ اور ہر دم ترقی کرنا کوئی اجنبہ نہیں رب تعالیٰ بھی ہر دم اور ہر لحظہ اپنے کمالات اور علوم میں ترقی کر رہے ہیں۔ اور یہ کمال ہے نہ کہ نقص۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ رب تعالیٰ اپنے کمالات اور علوم پر محیط ہیں تو یہ نقص ہے اسطرح تو رب تعالیٰ کی صفات یعنی کمالات اور علوم محدود ٹھہرے اور یہ نقص ہے۔ پس رب تعالیٰ اپنی صفات یعنی علوم اور کمالات کا ادراک کرتے ہیں اور معاً یہ بھی ادراک کرتے ہیں کہ میری صفات یعنی علوم اور کمالات غیر مدرک ہیں بقولہٖ تعالیٰ کل یوم ھو فی شان رب تعالیٰ ہر آن ایک نئی شان میں ہیں الرحمن ع ۲) سمندر کی امواج کی تعداد جو تا ابد الآباد پیدا ہونے والی ہیں سمندر بھی نہیں جانتا کیونکہ اگر امواج کی تعداد کو سمندر جان لے تو امواج

محدود ہو جائیگی اور یہ سمندر کے لئے نقص ہے نہ کہ کمال۔ سمندر اپنی امواج کا ادراک کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ادراک کرتا ہے کہ میری امواج غیر متناہی ہونے کے باعث حد و حصر سے باہر ہیں +

اور بہجۃ الاسرار کے باب ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشئ من عجائب احوالہ مختصرا کے صفحہ ۳۶ پر فرمایا اخبرنا الشیخ الشریف الجلیل ابو العباس احمدؒ بن الشیخ ابی عبد اللہ محمدؒ بن ابی الغنائم محمدؒ الازھری بن ابی المفاخر محمدؒ المختاری الحسینی البغدادی بالقاھرۃ سنۃ ثلاث وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا ابی بدمشق سنۃ تسع وعشرین وستمائۃ قال حضرت مجلس شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ فی سنۃ خمس و خمسین وخمسمائۃ وکان فی مجلس یومئذ نحو عشرۃ آلاف رجل وکان الشیخ علی ابن الھیتی رضی اللہ عنہ جالسا تجاہ الشیخ تحت دکۃ المقری فاخذتہ سنۃ فقال الشیخ للناس اسکتوا فسکتوا حتی یقول القائل انہ لا یسمع منہم الا انفاسھم ثم نزل من اعلی الکرسی ووقف بین یدی الشیخ متادبا وجعل یحدق الیہ ثم استیقظ الشیخ علی بن الھیتی فقال لہ الشیخ ارایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال نعم قال من اجلہ تادبتہ قال فما اوصاک قال بملازمتک قال فسئل الشیخ علی عن معنی قول الشیخ من اجلہ تادبت قال الذی رایتہ فی المنام راہ ھو فی الیقظۃ قال ومات فی ذلک الیوم سبعۃ رجال منھم من مات د مکانہ فی المجلس ومنھم من حمل الی دارہ مغشیا علیہ ثم مات من یومہ +

یعنی خبر دی ہم کو شیخ شریف جلیل ابو العباس احمدؒ بن شیخ ابو عبد اللہ محمدؒ بن ابی الغنائم محمدؒ ازہری بن مفاخر محمدؒ مختاری حسینی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۲۹ھ میں کہا کہ میں اپنے شیخ شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ۵۵۵ھ میں حاضر ہوا اور اس دن مجلس میں قریباً دس ہزار مرد تھے۔ شیخ علیؓ بن الھیتی رضی اللہ عنہ حضرت سلطان شیخ محی الدین قدس سرہٗ کے سامنے قاری کے چبوترے کے نیچے بیٹھے تھے۔ تب اُن کو اونگھ آ گئی تو آنحضرت نے لوگوں سے کہا کہ چپ ہو جاؤ۔ پھر وہ سب چپ ہو گئے یہانتک کہ کہنے والا یہ کہہ سکے کہ ان سے صرف ان کے سانسوں کی آواز ہی سنی جاتی تھی۔ پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی پر سے اُتر آئے اور شیخ علی ہیتی کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر شیخ علی ہیتیؒ بیدار ہوئے تو اُن سے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں آنحضرتؓ نے کہا کہ اسی لئے میں نے ادب کیا۔ کہا کہ تم کو کیا وصیت کی کہا کہ آپ کی ملازمت کی۔ راوی کہتا ہے کہ شیخ علیؓ سے آنحضرت کے اس مطلب کی بابت

کہ انہوں نے اسی وجہ سے ادب کیا۔ پوچھا گیا تو کہا کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا وہ آنحضرتؓ نے بیداری میں دیکھا+ راوی کہتا ہے کہ اس دن ان میں سے سات مردوں کا مجلس میں انتقال ہوا۔ بعض ان میں سے وہ تھے کہ بیہوشی کی حالت میں ان کو گھروں کی طرف اٹھا کر لے گئے تو وہ اسی دن مر گئے +

(ف) خاتمۃ الفقہا والمحدثین حضرت شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الھیثمی المکی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب الفتاوی الحدیثیہ کے صـ۲۱۳ پر فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے دہن مبارک میں سات مرتبہ اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا لعاب دہن مبارک آپ کے دہن مبارک میں چھ مرتبہ لگایا۔ اس لعاب مبارک کا صدقہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کلام مبارک میں یہ تاثیر تھی کہ حاضرین مجلس کے قلوب میں آپ عشق الٰہی کی وہ آگ بھر دیتے تھے کہ ان میں سے بعض غلبۂ اشتیاق میں اسی وقت واصل بحق ہو جاتے تھے اور انتقال فرما جاتے تھے۔ قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے کسی صحابی امام اور سابقہ نبی کیلئے وعظ کی یہ تاثیر ثابت نہیں۔ پس یہ امر جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے +

اور بہجۃ الاسرار کے اسی باب کے صـ۵۹ پر فرمایا: اخبرنا الشیخ الشریف ابو العباس احمد بن ابی عبد اللہ محمد بن الازہری الحسینی البغدادی بالقاہرۃ سنۃ ثلاث وسبعین وستمائۃ) قال اخبرنا ابی بدمشق سنۃ تسع وعشرین وستمائۃ م واخبرنا ابو الفضل احمد بن الشیخ ابی الحسن علی بن ابراہیم بن اسمعیل الواسطی الاصل البغدادی الدار بالقاہرۃ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا ابی ببغداد سنۃ خمس وعشرین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن یحیی بن برکۃ ابن محفوظ البغدادی المعروف بابن الدبیقی ببغداد سنۃ احدی عشرۃ وستمائۃ قال شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یقول ببغداد علی الکرسی سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ مکثت خمسا وعشرین سنۃ متجردا سائحا فی براری العراق وخرابہ واربعین سنۃ اصلی الصبح بوضوء العشاء وخمس عشرۃ سنۃ اصلی العشاء ثم استفتح القرآن وانا واقف علی رجل واحدۃ ویدی فی وتد مضروب فی حائط خوف النوم حتی انتہی الی آخر القرآن عند السحر وکنت لیلۃ طالعا فی سلم فقالت لی نفسی لو نمت ساعۃ ثم قمت فوقفت فی موضع خطر لی ہذا وانتصبت علی رجل واحدۃ واستفتحت القرآن حتی انتہیت علی آخرہ وانا علی ہذہ الحالۃ وکنت امکث من الثلاثۃ

الایام الی الاربعین یوما ولا اجد ما اقتات به وکان النوم یاتینی فی صورۃ فاصیح علیہ فیذھب وتاتینی الدنیا وزخارفھا وشھواتھا فی صور حسان وقباح فاصیح علیھا فتفر ھاربۃ اقمت بالبرج المسمی الان ببرج العجمی احدی عشرۃ سنۃ وبطول اقامتی فیہ سمی برج العجمی وکنت عاھدت اللہ عزوجل فیہ ان لا اکل حتی القم ولا اشرب حتی اسقی فبقیت فیہ مدۃ اربعین یوما لا اکل شیا فبعد الاربعین جاءنی رجل ومعہ خبز وطعام فوضعہ بین یدی ومضی وترکنی فکادت نفسی تقع علی الطعام من شدۃ الجوع فقلب واللہ لاحلت بما عاھدت ربی تبارک وتعالی علیہ فسمعت صارخا من باطنی ینادی الجوع فلم ارتع لہ فاجتازنی الشیخ ابو سعید المخزومی فسمع الصارخ فدخل علی وقال ماھذا یا عبد القادر قلت ھذا قلق النفس واما الروح فساکنۃ الی مولاھا عزوجل فقال لی تعالی الی باب الازج و مضی وترکنی علی حالی فقلت فی نفسی ما اخرج من ھذا المکان الا بامر فجاءنی ابو العباس الخضر علیہ السلام وقال لی قم وانطلق الی ابی سعید فانطلقت الیہ واذا ھو واقف علی باب دارہ ینتظرنی فقال لی یا عبد القادر الم یکفک قولی لک تعالی الی حتی امرک الخضر بما امرتک بہ ثم ادخلنی دارہ فوجدت طعاما مھیا فجعل یلقمنی حتی شبعت ثم البسنی الخرقۃ بیدہ ولازمت الاشتغال علیہ +

یعنی اور خبر دی ہم کو شیخ شریف ابو العباس احمد بن ابی عبد اللہ محمدؒ بن محمدؒ ازہری حسینی بغدادی نے قاہرہ میں سنہ ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں سنہ ۶۲۹ھ میں رح

اور خبر دی ہمکو ابو الفضل احمدؒ بن شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم بن اسمٰعیل واسطی اصل بغدادی گھر والے نے قاہرہ میں سنہ ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے بغداد میں سنہ ۶۲۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو العباس احمدؒ بن یحییٰ بن برکت بن محفوظ بغدادی مشہور ابن الدبیقی نے بغداد شریف میں سنہ ۶۱۱ھ میں کہا سُنا ہم نے اپنے شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بغداد شریف میں کُرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے سنہ ۵۵۸ھ میں کہ میں پچیس ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں میں تنہا سیر کرتا رہا۔ اور چالیس ۴۰ سال تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔ پندرہ ۱۵ سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر قرآن شریف ایک پاؤں پر کھڑا رہ کر پڑھتا تھا۔ میرے ہاتھ میں ایک میخ ہوتی تھی جو کہ دیوار میں گڑی ہوئی تھی تاکہ نیند نہ آئے یہاں تک کہ صبح کے وقت تک سارا قرآن مجید پڑھ لیتا تھا +

میں ایک رات سیڑھی پر چڑھتا تھا۔ تب میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایک گھڑی سو رہتا

اور پھر کھڑا ہو جاتا تو کیا تھا۔ پھر جس جگہ مجھے یہ خطرہ پیدا ہوتا تھا وہیں کھڑا ہو گیا اور ایک پاؤں پر کھڑا رہا قرآن شریف کو شروع کیا اور آخر تک اسی حالت میں پہنچا دیا +

میں تین دن سے لے کر چالیس دن ایسے حال میں گذار دیتا کہ میں کچھ نہ کھاتا تھا۔ میرے سامنے نیند شکل بن کر آتی تب میں اس پر چلاتا تھا تو وہ چلی جاتی تھی۔ اس کی خوبصورتی اس کی خواہشات اچھی اور بُری صورتوں میں میرے سامنے آتی تھیں۔ پھر میں ان پر چلاتا تھا۔ تب وہ چلی جاتی تھیں +

میں ایک برج میں جس کو آج برج عجمی کہتے ہیں۔ گیارہ سال تک رہا ہوں اور میرے دیر تک اس برج میں رہنے کے سبب اس کا نام برج عجمی پڑ گیا۔ میں نے اس میں خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ میں نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لقمہ دیا جاوں اور نہ پیوں گا یہاں تک کہ پلایا جاؤں ۔ تب میں اس میں چالیس دن تک رہا اور میں نے کچھ نہ کھایا تھا۔ پھر چالیس دن کے بعد میرے پاس ایک شخص آیا اس کے پاس روٹی تھی۔ اس نے میرے سامنے رکھ دی اور چل دیا اور مجھے چھوڑ گیا۔ میرا نفس عنقریب اس کے ہوا۔ کہ بوجہ سخت بھوک کے کھانے پر گرے۔ تب میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے عہد کو جو اپنے پروردگار سے کیا ہے نہ توڑوں گا۔ پھر میں نے اپنے اندر سے چلانے والے کی آواز سنی کہ بھوک بھوک پکارتا ہے مگر میں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ پھر میرے پاس سے شیخ ابوسعید المخزومی گذرے اور انہوں نے چلانے والے کی آواز سنی۔ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے عبدالقادرؒ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ نفس کا اضطراب ہے لیکن روح اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف آرام لگی ہوئی ہے انہوں نے مجھ سے کہ تم ازج کے دروازہ کی طرف آجؤ اور چل دیئے۔ اور مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اس مکان سے میں بجز خدا کے حکم کے نہ نکلونگا تب میرے پاس ابوالعباس خضر علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ آپ کھڑے ہوں اور ابوسعید کے دروازے تک چلیں۔ پھر میں ان کیطرف گیا۔ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے اور میرا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے عبدالقادرؒ کیا تم کو میری بات کافی نہ ہوئی کہ میری طرف آئے حتیٰ کہ تجھ کو خضرؑ وہی بات کہیں جو میں نے کہی تھی۔ انہوں نے اپنے گھر میں داخل کیا۔ میں نے دیکھا کہ کھانا تیار ہے پھر وہ مجھے لقمے دیتے یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور ان کے پاس شغل ذکر کرتا رہا +

(ف) قرآن مجید اور حدیث شریف سے کسی صحابی امام یا سابقہ نبی مرسل کیلئے اتنا سخت مجاہدہ ثابت نہیں۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں بزرگی کا تعلق مجاہدہ اور تقویٰ کے ساتھ ہے۔ لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ (رب تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ حجرات ع ۲) اور فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط (سو جس نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اس کا اجر دیکھ لیگا۔ زلزال ع ۱)

اور اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے بھلے کام وہی سب خلق سے بہتر ہیں۔ بَیِّنَہ ع ۱) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان حضرت الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے +

اور بھجۃ الاسرار کے اسی باب کے صـ۸۶ـ پر فرمایا اخبرنا الشریف ابو عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی قال اخبرنا ابی قال خدمت سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ثلاث عشرہ سنۃ فما رایتہ فیھا یتمخط ولا یتنخخ ولا قعدت علیہ ذبابۃ +

یعنی خبر دی ہم کو شریف ابو عبد اللہ محمدؒ بن خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے سیدی شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی تیرہ ۱۳ سال تک خدمت کی میں نے اس مدت میں نہ آپ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ تھوکتے نہ آپؓ پر مکھی بیٹھتی +

(ف) عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دوعالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ ہیں۔ اور جیسے ربّ تعالیٰ کے لئے مرآتِ تامہ ایک ہی سکتا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تامہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ حضرت غوث الاعظم پاک ہیں رضی اللہ عنہ۔ اور اس امر پر دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کمالات سوائے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کسی وجود میں ثابت نہیں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر پر مکھی اسلئے نہیں بیٹھتی تھی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے مکمل اور مزیّن تھے ورنہ یہ امر کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کے لئے ثابت نہیں۔ یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے چنانچہ حضرت امام شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ حصہ اوّل میں اس بیان میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی ایک باب باندھا ہے فرماتے ہیں قاضی عیاض نے شفا میں اور عزفی نے آپ کے مولد میں یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کے جسم مُبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی اور اس کو ابن سبع نے خصائص میں اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر مکھی ہرگز نہیں بیٹھتی تھی +

اور بھجۃ الاسرار کے باب ذکر نسبۃ وصفتہ رضی اللہ عنہ کے صـ۸۹ـ پر فرمایا وامہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ بنت ابی عبد اللہ الصومعی المذکور وکان لھا حظ وافر من الخیر والصلاح اخبرنا عنھا الفقیہ ابو علیؒ اسحق بن علی بن عبد اللہ الھمدانی الصوفی قال اخبرنا الشیخ الاصیل

ابوعبداللہ محمد بن عبداللطیف بن الشیخ القدوۃ ابی النجیب عبدالقادر سہروردی قال اخبرنا الشیخ ابوخلیل احمد بن اسعد بن وھب بن علی المقری البغدادی ثم الھروی قال اخبرنا الزوجان الصالحان الامام الورع ابوسعد عبداللہ بن سلیمان بن جعران الھاشمی الجیلی وام احمد الجیلیۃ بھا قالا کانا ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ ام الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ تدم فی ھذا الامر وسمعناھا تقول غیر مرۃ لما وضعت ابنی عبدالقادر کان لا یرضع ثدی فی النھار رمضان وغم علی الناس ھلال رمضان فاتونی وسالونی عنہ فقلت لم یلتقم الیوم ثدیا ثم اتضح ان ذلک الیوم کان من رمضان واشتھر ببلدنا فی ذلک الوقت انہ ولد للاشراف ولد لا یرضع فی نھار رمضان قال ابوعلی الھمدانی سمعت قاضی القضاۃ اباصالح نصرا ببغداد یقول سمعت عمی عبدالوھاب یقول لاکابر من مشایخ العجم وعلمائھا فی رحلتی الیھا یروون عن اکابرھم انہ کان لا یرضع فی نھار رمضان یعنی والدہ الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنہ +

یعنی آپ کی والدہ شریفہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابی عبداللہ صومعی قدس سرہٗ مذکور کی ہیں اور اُن میں نیکی و صلاح کا بڑا حصّہ تھا خبر دی ہم کو ان سے فقیہ ابوعلی اسحٰق بن علی بن عبداللہ ہمدانی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد بن عبداللطیف بن شیخ پیشوا ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوخلیل احمد بن اسعد بن وہب بن علی مقری بغدادی پھر ہروی نے کہا خبر دی ہم کو دو نیک بختوں امام پرہیزگار ابوسعد عبداللہ بن سلیمان بن جعران ہاشمی جیلی اور والدہ احمد جیلیہ نے جیل میں ان دونوں نے کہا کہ والدہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ کا اس (سلوک) میں بڑا قدم تھا۔ ہم نے اُن سے کئی مرتبہ سُنا کہ وہ فرماتی ہیں۔ جب میں نے اپنے بیٹے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان شریف کو دن میں دودھ نہ پیتا تھا۔ رمضان کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو وہ میرے پاس پوچھنے آئے میں نے کہا کہ (میرے بچے نے) آج دودھ نہیں پیا۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ رمضان کا دن تھا اور ہمارے شہر میں اُس وقت یہ بات مشہور ہوگئی کہ سادات میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے کہ رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا +

ابوعلی ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے قاضی القضاۃ ابوصالح نصر سے بغداد شریف میں سُنا وہ کہتے تھے کہ اپنے چچا عبدالوہاب سے سُنا جبکہ وہ بغداد شریف کی طرف گیا تھا کہ وہ عجم کے مشائخ و عُلماء سے کہہ رہے تھے وہ اپنے اکابر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رمضان کے دِن میں دودھ نہ پیتے تھے یعنی اُن کے والد

شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مادر زاد شریعت مطہرہ کے ماہر تھے اور قرآن مجید کے عالم تھے۔ صحابہ کرام اور آئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کیلئے یہ امر کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں۔ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ آنحضرت اپنے ظہور عنصری سے پہلے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور حضور علیہ السلام سے قرآن مجید کی تعلیم ازل ہی سے حاصل کی ہوئی تھی چنانچہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنے ایک قصیدہ شریف میں اس امر کی وضاحت فرماتے ہیں۔

وخضت بحار العلم من قبل نشاتی	میں نے قبل از نشاۃ عنصری دریائے علم میں غوطہ لگایا
اخی ورفیقی کان موسیٰ عمرانی	حضرت موسیٰ بن عمران میرے بھائی اور رفیق تھے +
فمن فی رجال اللہ نال مکانتی	پس بندگان خدا میں سے کس نے میرا مرتبہ پایا اور میرے
وجدی رسول اللہ فی الوصل ربانی	نانا پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام وصل میں میری پرورش کی +
انا قادری الوقت عبد القادر	میں عبدالقادر یکتائے زمانہ ہوں میرا لقب محی الدین ہے
سمی بمحی الدین والاصل جیلانی	اور میرا وطن اصل جیلان ہے +

پس ثابت ہوا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب خاص سے مشرف اور مشیر اعلیٰ تھے۔ لہٰذا آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ آئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (یہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ بس ہے خبر رکھنے والا۔ نساء ع ۹) +

اور اسی کتاب کے باب ذکر وعظ رضی اللہ عنہ کے صـ۹۵ پر فرمایا اخبرنا ابو سعد عبد الغالب بن احمد بن الہاشمی قال اخبرنا الشیخ ابو الحسن علی بن سلیمان الخباز قال اخبرنا الشیخان العمران الکیمیاتی والبزار قال سمعنا الشیخ القدوۃ ابا سعد القیلوی رضی اللہ عنہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم فی مجلس الشیخ عبد القادر غیر مرۃ وان السید لیشرف عبدہ وان ارواح الانبیاء لتجول فی السمٰوات والارض جولان الریاح فی الآفاق ورایت الملائکۃ علیہم السلام یحضرونہ طوائف بعد طوائف ورایت رجال الغیب والجان یتسابقون الی مجلسہ ورایت

کی ملازمت اختیار کرے +

خبر دی ہم کو ابو الفتح محمد بن وہب بن اسحاق بن ابراہیم ربعی بصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو سلیمان داؤد نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابو الفتح سلیمان نے کہا کہ میں نے اپنے باپ ابو عبد اللہ عبد الوہاب بن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہفتہ تین دفعہ وعظ فرماتے تھے۔ مدرسہ میں جمعہ کی صبح کو منگل کی شام کو اور سرائے میں اتوار کی صبح کو۔ آپ کی مجلس میں علماء فقہاء مشائخ وغیرہ جمع ہوتے تھے چالیس سال تک آپ نے وعظ فرمایا ہے۔ پہلا سال ۵۲۱ھ شروع ہوا اور آخر سال ۵۶۱ھ میں ختم ہوا اور اُن کے تدریس و فتویٰ کی مدت ۳۳ سال تھی شروع ۵۲۸ھ اور آخر سال ۵۶۱ھ ہے آپ کی مجلس میں دو قاری بھائی بلا الحان پڑھا کرتے تھے۔ لیکن ان کی قرأت ترتیل اور تجوید سے ہوتی تھی۔ آپ کی مجلس میں شریف بن ابو الفتح مسعود بن عمر ہاشمی قاری بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس وعظ میں دو تین آدمی مرجایا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس مبارک میں چار سو زبردست عالم وغیرہ آپ کی تقریر نقل کیا کرتے تھے اور بسا اوقات مجلس کی حالت میں آپ ہوا پر چند قدم اُڑ کر پھر کُرسی پر آ بیٹھا کرتے تھے +

(ف) میرے سلطان حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام ملائکہ اور جنات کی حاضری۔ حضرت خضر علیہ السلام کی دربانی۔ چار صد علماء کرام کا وعظ شریف نقل کرنا۔ ہر مجلس مبارک میں دو تین آدمیوں کا جان بحق ہو جانا۔ وعظ شریف کے دوران میں ہوا پر پرواز کرنا ایسے امور ہیں جو کسی صحابی امام اور سابقہ نبی مُرسل کو نصیب نہیں +

اور اسی کتاب کے باب ذکر فضل اصحابہ و لبشراھم کے صفحہ ۹۹ پر فرمایا

اخبرنا ابو محمد عبد الواحد بن صالح بن یحیی القرشی البغدادی قال اخبرنا الشیخ محی الدین ابو عبد اللہ محمد ابن علی المعروف بالتوحیدی ببغداد قال اخبرنا خالی قاضی القضاۃ ابو صالح نصر و الشیخ ابو القاسم ھبۃ اللہ المعروف بابن المنصوری قال خالی اخبرنا عبد الرزاق و عمی عبد الوھاب و قال القاسم اخبرنا الاشیاخ الثلاثۃ الشیخ ابو السعود الحریمی و الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن قاید الاوانی و الشیخ ابو القاسم عمر البزار قالوا ضمن الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ لمریدیہ الی یوم القیامۃ ان لا یموت احد منھم الا علی توبۃ و اعطی ان مریدیہ و مریدی مریدیہ الی سبعۃ یدخلون الجنۃ و قال انا کافل

ابا العباس الخضر یکثر من حضوره فسالته فقال من اراد الفلاح فعلیه بملازمة هذا المجلس اخبرنا ابو الفتح محمد ابن وهب بن اسحق بن ابراهیم الرلجی البصری قال اخبرنا الشیخ ابو سلیمان داود قال اخبرنا ابی ابو الفتح سلیمان قال سمعت ابی ابا عبد اللہ عبد الوهاب ابن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یقول کان والدی رحمہ اللہ تعالیٰ یتکلم فی الاسبوع ثلاث مرات بالمدرسة بکرة الجمعة و عشیة الثلاثاء و بالرباط الاحد و کان یحضرہ العلماء و الفقهاء و المشایخ و غیرهم و مدة کلامه علی الناس اربعون سنة اولها سنة احدی و عشرین و خمسمائة و آخرها سنة احدی و ستین و خمسمائة و مدة تصدرہ للتدریس و الفتوی بمدرسة ثلاث و ثلاثون سنة اولها سنة ثمان و عشرین و خمسمائة و آخرها سنة احدی و ستین و خمسمائة و کان یقرا فی مجلسه مقریان اخوان بغیر الحان و لکن قراءة مرتلة مجودة و کان یقرا فی مجلسه ایضا الشریف ابو الفتح مسعود بن عمر الهاشمی المقری و کان یموت فی مجلسه الرجلان و الثلاثة و کان یکتب ما یقول فی مجلسه اربعمائة محبرة عالم و غیرہ و کان کثیرا ما یخطو فی الهواء فی مجلسه علی روس الناس خطوات ثم یرجع الی الکرسی ۔

یعنی خبر دی ہم کو ابو سعید عبد الغالب بن احمد بن ہاشمی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان نانبائی نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں عمران کیماتی اور بزاز نے ۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ پیشوا ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں کئی مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے ۔ بیشک سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام کو اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں اور بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسے چکر لگاتی ہیں جیسے کہ آفاق میں ہوائیں ۔ اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت اقدس میں جوق در جوق آتے ہیں ۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس مبارک میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے ۔

میں نے ابو العباس حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اس مجلس مبارک

لمریدی الی سبعة کل امورہ ولو انکشفت عورة مریدی بالمشرق وانا بالمغرب لسترتها و امرنا من حیث الحال و القدر ان تحفظ بهممنا اصحابنا وطوبی لمن رآنی اورای من رای من رآنی و انا حسرة علی من لم یرنی +

یعنی خبر دی ہم کو ابو محمد عبد الواحد بن صالح بن یحیٰی قرشی بغدادی نے کہا خبر دی ہمکو شیخ محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی مشہور توحیدی نے بغداد میں ۔ کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے اور شیخ ابو القاسم ہبۃ اللہ مشہور ابن المنصوری نے میرے ماموں نے کہا کہ خبر دی ہمکو عبد الرزاق اور میرے چچا عبد الوہاب نے اور کہا قاسم نے خبر دی ہم کو تینوں شیخوں شیخ ابو السعود حریمی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن قائد اوانی شیخ ابو القاسم عمر بزار نے ان سب نے کہا کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بدون توبہ کے نہ مرے گا ۔ اور اُن کو یہ بات دی گئی ہے کہ اُن کے مرید اور اُن کے مریدوں کے مرید سات پشت تک جنت میں داخل ہوں گے ۔ اور فرمایا کہ میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات تک ہر ایک امر کا ذمہ دار ہوں ۔ اور اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں ۔ ہم کو حال اور قدر کے لحاظ سے حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہمتوں سے اپنے مریدوں کی حفاظت کریں ۔ خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جس نے مجھے دیکھا یا واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا واسطے اُس کے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا +

اور اسی باب کے صفحہ پر فرمایا اخبرنا ابو الحسن علی بن الشیخ ابی المجد المبارک بن یوسف البطامجی الحدادی الشافعی قال اخبرنا قاضی القضاۃ ابو صالح نصر ببغداد قال اخبرنا ابی عبد الرزاق و اخبرنا ایضا عالیا الشیخان ابو محمد الحسن بن ابی عمران موسی بن احمد القرشی الخالدی و ابو القاسم محمد بن عبادۃ الانصاری الحلبی قالا اخبرنا الشیخ القدوۃ ابو الحسن علی القرشی بدمشق قال قال الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ اعطیت سجلامد البصر فیه اسماء اصحابی و مریدی الی یوم القیامۃ و قیل لی قد وهبوا لك وسالت مالکا خازن النار هل عندك من اصحابی احد فقال لاو عزة ربی وجلاله ان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض ان لم یکن مریدی جید و عزة ربی وجلاله لا برحت قدمای من بین یدی ربی حتی ینطلق بی و بکم

الی الجنۃ +
یعنی خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن شیخ ابی المجد مبارک بن یوسف بطائحی حدادی شافعی نے کہا۔ خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے بغداد شریف میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ عبد الرزاق نے اور خبر دی ہم کو دو بڑے شیخوں ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی اور ابو القاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو الحسن علی قرشی نے دمشق میں کہا کہ فرمایا شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے، اس میں میرے احباب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور مجھ سے کہا گیا کہ ان سب کو تمہارے لئے بخش دیا گیا۔ اور میں نے مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ مجھے معبود کی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جسطرح آسمان کا زمین پر۔ اگر میرا مرید کامل نہیں تو میں تو کامل ہوں۔ مجھے اپنے رب کی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میرے قدم میرے رب کے سامنے برابر رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائیگا +

(ف) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعض غلام کمل افراد کے مریدوں کی تعداد اور شان شفاعت قیامت کے دن جب سابقہ انبیاء اور مرسلین علیہم السلام دیکھیں گے تو رشک کریں گے بِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ قال اللہ عز وجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء (محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کیلئے نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر انبیاء و مرسل رشک کرتے ہیں ترمذی شریف جلد دوم۔ ابواب الزہد باب ماجا فی الحب اللہ)۔ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی فتوحات شریف باب ۶۹ میں اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ شہدا سے مراد رسل ہے کیونکہ وہ اپنی امتوں پر شہدا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء میں سے بعض کمل افراد جنکے متعلق آپ کا ارشاد گرامی ہے رِجَالٌ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْزِلَتُہُمْ کَمَنْزِلَتِیْ کی سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت قیامت کے دن ہر کسی پر ظاہر ہو جائے گی اور ان کمل افراد کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر تو سورج کیطرح چمکے گی۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اول میں پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمتم ۔۔۔ کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے بعض ایسے افراد بھی ہیں جو میرے ہم گوہر اور میرے ہم ہمت ہیں۔ سبحان اللہ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نرالی شان ہے کہ آپؐ کی اُمت کے بعض اولیاء تو مثل سابقہ انبیاء کے ہیں عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور بعض کمل افراد سابقہ انبیاء علیہم السلام سے بھی فضیلت لے گئے لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَادًا یَّغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ +

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء کا قیامت کے دن شفاعت کرنا مشکوٰۃ شریف جلد سوم بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ کی حدیث ذیل سے ثابت ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ یعنی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے بعض لوگ ہوں گے جو ایک جماعت کی سفارش کرینگے اور بعض ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے۔ اور بعض ایک صلبی خاندان کی اور بعض صرف ایک آدمی کی۔ یہاں تک کہ میری ساری اُمت جنت میں داخل ہو جائیگی (ترمذی) +

میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مریدوں کی تعداد حد وحصر سے باہر ہے اور سابقہ انبیاء میں سے بعض کی اُمت ایک آدمی ہوگا کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (اور انبیاء میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔ مشکوٰۃ شریف بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ)۔ یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ نے میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو آسمان ولایت کا قمر فرمایا ہے۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شمس ع ۱) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جملہ اولیاء وانبیاء) کو آسمان ولایت کے ستارے فرمایا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳) +

پس سابقہ انبیاء علیہم السلام جب میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور جناب کے غلام کمل افراد کے مریدوں کی تعداد دیکھتے ہیں تو رشک کرتے ہیں اور قیامت میں جب شان شفاعت دیکھیں گے تو پھر بھی رشک کریں گے +

اور اسی باب کے صفحہ ۱۰۲ پر فرمایا اخبرنا ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مهذب القرشی قال اخبرنا الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن النجار البغدادی قراءۃ علیہ وانا اسمع ببغداد قال کتب لی عبد اللہ الجبائی ونقلتہ من خطہ قال لقیت بھمدان رجلا من اهل دمشق

يقال له ظريف قال لي لقيت بشرا القرظي في طريق نيسابورا و قال خوارزم و معه اربعة عشر جملا
سكرا فقال لي نزلنا في برية مخوفة لا يقف فيها الاخ مع اخيه من الخوف فلما حملنا الاحمال
من اوائل الليل فقدنا اربعة جمال محملة فطلبتها فلم اجدها و رحلت القافلة وانقطعت
عنها اطلب الجمال فتعصب لي الجمال ووقف معي و طلبناها فلم نجدها فلما انشق الفجر
ذكرت قول الشيخ يعني الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله عنه ان وقعت في
شدة فنادني فانها تنكشف عنك فقلت يا شيخ عبد القادر جمالي مرت يا شيخ عبد القادر
جمالي مرت ثم التفت الى مطلع الفجر فرايت في ضوء الفجر اول ما انشق رجلا على رابية
عليه ثياب شديدة البياض وهو يشير الي بكمه اي تعال قال فلما صعدنا على الرابية لم
نر احدا ثم راينا الاربعة جمال تحت الرابية باركة في الوادي فاخذناها ولحقنا القافلة قال
ابو المعالي فاتيت الشيخ ابالحسن عليا الخباز رحمه الله وحدثته بهذه الحكاية فقال سمعت
الشيخ ابا القاسم عمر البزار يقول سمعت سيدي الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله عنه
يقول من استغاث بي في كربة كشفت عنه ومن ناداني باسمي في شدة فرجت عنه ومن
توسل بي الى الله عزوجل في حاجة قضيت له ومن صلى ركعتين يقرا في كل ركعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص احدى عشرة مرة ثم يصلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
السلام و يسلم عليه و يذكرني ثم يخطو الى جهة العراق احدى عشرة خطوة و يذكر اسمي
و يذكر حاجته و فانها تقضى باذن الله۔

یعنی خبر دی ہم کو ابو المعالی عبد الرحیم بن مہذب بن مظفر قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو عبد اللہ
محمد بن محمود بن نجار بغدادی نے ان کے سامنے بغداد میں پڑھا جاتا تھا۔ اور میں سنتا تھا وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو
عبد اللہ جبائی نے لکھا اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کر لیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ہمدان میں ایک مرد
سے ملا جو کہ دمشق میں سے تھا جس کو ظریف کہتے تھے وہ کہتا ہے کہ میں بشیر قرظی کو نیشاپور کے راستہ میں
پایا کہا کہ خوارزم کے راستہ میں ملا۔ اس کے ساتھ چودہ اونٹ شکر کے تھے اس نے کہا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے
کہ خوفناک تھا۔ جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے مارے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب ہم نے شروع رات
میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو کہ لدے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا۔
قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کی تلاش کرنے کے لئے قافلہ سے الگ ہو گیا۔ ساربان نے میری حمایت
کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا اور جب صبح ہوئی تو میں نے شیخ یعنی

شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے قول کو ذکر کیا کہ (آپ نے فرمایا تھا) اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکار لیو تو تیری مصیبت جاتی رہے گی۔ تب میں نے کہا اے شیخ عبد القادر میرے اونٹ گم ہو گئے اے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ میرے اونٹ گم ہو گئے۔ پھر میں نے مطلع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب روشنی ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے بڑے سفید کپڑے تھے وہ مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہے۔ کہ اوپر آؤ۔ جب ہم اوپر ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے اُن کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جا ملے +

ابو المعالی کہتے ہیں کہ میں شیخ ابو الحسن نانبائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس حکایت کو میں نے اُن سے بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ میں نے شیخ ابو القاسم عمر بزاز علیہ الرحمۃ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدی شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے اُس کی مصیبت دُور ہو گی (یا میں دُور کروں گا) اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو وہ تکلیف اُس کی جاتی رہے گی (یا کھول دونگا) اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ کیطرف میرا توسل کرے تو اُس کی حاجت پوری ہو گی۔ جو شخص دو ۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ ۱۱ مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت مانگے تو خدا کے حکم سے اُس کی حاجت پوری ہو جائیگی +

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی صلواۃ پڑھنے کے لئے رَبّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ (احزاب ع ۷)۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی صلواۃ پڑھنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ علامہ حضرت مولانا شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی قدس سرہٗ اپنی کتاب مناقب غوثیہ کے باب خاتمہ فی کیفیت اداء الصلوٰۃ الاسرار میں حدیث شریف نقل کرتے ہیں در مکتوب غیاثی آوردہ اند کہ اکثر بزرگان دین ومشائخ اہل یقین فضائل دوگانہ یازدہ گامی کہ مسمّی است بصلوٰۃ الحاجۃ وصلوٰۃ الہدیہ الی الحضرت القادریہ و مابین عشائین میگذارند از جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم استفادہ نمودند و بأدائے آن دوگانہ مامور شدہ اند چنانچہ حضرت شیخ یوسف سجاوندی قدس سرہٗ میفرمایند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول اللہ اگر شخصے را اجل رسیدہ باشد اورا علاجے ہست کہ نمیرد۔ فرمود اگر دوگانہ ولدی سید عبد القادر رضی اللہ عنہ باعتقاد راسخ ادا نماید عمر وی مزید گردد + یعنی مکتوب غیاثی میں مذکور ہے کہ اکثر بزرگان دین ومشائخ صاحبان صدق ویقین نے فضائل دو رکعت نماز یازدہ گامی جو کہ مسمّی بہ صلوٰۃ الحاجت ہے اور صلوٰۃ الہدیہ بھی اس کو بولتے ہیں اور

اس کو مابین مغرب و عشاء پڑھتے ہیں سیدالمرسلین جناب محمدﷺ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کئے ہیں اور منجانب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس دوگانہ کے ادا کرنے کیلئے مامور ہیں چنانچہ حضرت شیخ یوسف سجاوندی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کسی شخص کی اجل آگئی ہو تو اس کے لئے کوئی علاج ہے کہ وہ نہ مرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے فرزند سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا دوگانہ اعتقادِ راسخ سے ادا کرے تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے انتہی۔ کسی صحابی امام یا سابقہ نبی مُرسل کیلئے کوئی حدیث شریف ان کی صلوٰۃ پڑھنے کے لئے نہیں پائی جاتی۔ لہذا میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے+

اور بھجۃ الاسرار کے باب ذکر شیئ من شرائف اخلاقہ رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۱۰۴ پر فرمایا

اخبرنا ابو محمد الحسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد بن الحسین المخزومی الخالدی الشافعی قال سئل الشیخ ابوالحسن علی القرشی رضی اللہ عنہ وانا حاضر عندہ بجبل قاسیون عن صفات الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فقال کان ظاہر الوضاءۃ دائم البشر کثیر البہاء شدید الحیاء رحب الجناب سھل القیاد کریم الاخلاق طیب الاعراق عطوفاً رؤفا شفوقاً یکرم الجلیس ویباسطہ اذا رآہ مغموماً زال غمہ و ما رأیتہ انزہ لساناً ولا اطہر لفظا منہ انبانا ابوالحسن علی بن ازدمر المحمدی قال کتبت عن الشیخ الامام مفتی العراق محی الدین ابی عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد البغدادی التوحیدی من کلامہ باملائہ فی سنۃ ست و ثلاثین و ستمائۃ قال کان الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سریع الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر الھیبۃ مجاب الدعوۃ کریم الاخلاق طیب الاعراق+

یعنی خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد بن حسین مخزومی خالدی شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن علی قرشی رضی اللہ عنہ کے پاس قاسیوں کے پہاڑ پر حاضر تھا۔ اُن سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے کہا آپ ظاہری خوبی والے ہمیشہ کشادہ رُو بڑے خوبصورت۔ شدید الحیاء فراخ درگاہ۔ آسان گرفت والے، کریم الاخلاق، خوشبو دار پسینہ والے مہربان شفیق تھے ہمنشین کی عزت کرتے تھے۔ اور جب اس کو مغموم دیکھتے تو اُس کو خوش کر دیتے اور اس کے غم کو دُور کر دیتے تھے۔ مَیں نے کسی کو آن سے بڑھ کر پاک زبان اور پاک لفظ نہیں دیکھا+

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن از دمر محمدی نے کہا کہ میں نے شیخ امام مفتیٔ عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی توحیدی سے اُس کے کلام کو ۶۳۶ھ میں اُس کے خط سے لکھا تھا وہ کہتے ہیں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جلد رونے والے۔ بڑے خوف کھانے والے۔ بڑی ہیبت والے۔ مقبول الدعاء۔ کریم الاخلاق۔ خوشبودار پسینہ والے تھے۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے سوائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی امام یا سابقہ نبی مُرسل کیلئے یہ امر ثابت نہیں۔ سرکار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار ہونے کے متعلق حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ جلد اوّل میں ایک باب باندھا ہے۔ جس میں اس امر کے متعلق پندرہ احادیث نقل کی ہیں۔ اگرچہ کوئی مسلمان اس حقیقت کا مُنکر نہیں لیکن کتاب کو مُعطّر اور معتبر کرنے کے لئے چند احادیث نقل کی جاتی ہیں (۱)۔ مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس قیلولہ کیا۔ آپؐ کو پسینہ مبارک آ گیا۔ میری ماں ایک بوتل لائی۔ وہ پسینہ مبارک پُونچھ رہی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ نے پُوچھا اے اُمّ سلیم تم یہ کیا کرتی ہو۔ میری ماں نے عرض کیا یہ عرق ہے۔ اس کو ہم اپنی خوشبو کے لئے لیتے ہیں۔ یہ عرق مبارک آپ کا اطیب الطیب ہے۔

(۲)۔ ابن سعد اور ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سامنے سے آتے ہم آپؐ کی خوشبو سے آپ کو پہچان لیتے تھے۔

(۳)۔ دارمی نے ابراہیم النخعیؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔

پس ثابت ہُوا کہ جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طیب الاعراق تھے ایسے ہی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ طیب الاعراق تھے۔ یہ امر اس حقیقت کا کاشف ہے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ اور مظہر اتم ہیں اور یہ کمال سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کسی کو حاصل نہیں۔ لہٰذا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت جُملہ صحابہ آئمہ اور انبیاء سابقہ علیہم السلام پر مُسلمہ ہے۔

اور اسی کتاب کے باب ابو عمرو عثمان بن مرزوق القرشی کے اختتام میں صفحہ ۱۷۳ پر فرمایا

واخبرنا ابو محمد عبد الجبار بن احمد بن علی القرشی المؤذن قال اخبرنا الشیخ الامام

ابوالربیع سلیمان بن احمد المقری المعروف بابن المغربل قال سمعت الشیخ الجلیل ابا اسحٰق ابراھیم ابن مربیل المخزومی یقول سمعت الشیخ اباعمرو عثمان بن مرزوق القرشی رضی اللہ عنہ یقول الشیخ عبد القادر شیخنا و امامنا و سیّدنا و سیّد کل من سلک طریقا الی اللہ عزوجل فی عصرنا ھذا او وھب حالا او قیم مقاما فالشیخ عبد القادر امامہ فی العلم و منازلات الاحوال و امامہ فی المقام بین یدی اللہ عزوجل و اخذ لہ العھد من اولیاء ھذا الزمان و اشتد لہ المیثاق علی جمیع ارباب المراتب فی العصر بالمصیر الی قولہ والرجوع الی امرہ والتادب بمقامہ وما اتخذ اللہ عزوجل ولیا فی ھذا العصر الا واعطی علی یدیہ موھبۃ و مواھبۃ کلھا علی یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ولا اصطفی اللہ سبحانہ و تعالٰی قریبا فی ھذا الوقت الا و للشیخ محی الدین عبد القادر فی احوالہ مشارکۃ و فی مقاماتہ موطی و الی اسرار مطالعۃ ولم یشارکہ فی احوالہ ومقاماتہ واسرارہ سوی الانبیاء علیھم السلام ولیس لاحد علیہ منۃ فی ھذا الطریق سوی اللہ عزوجل و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ وعنھم اجمعین +

یعنی خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالجبار بن احمد بن علی قرشی موذن نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام ابو ربیع سلیمان بن احمد مقری مشہور ابن مغربل نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابا اسحٰق ابراہیم بن مربیل مخزومی سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ حضرت سلطان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ہمارے شیخ امام اور سیّد ہیں بلکہ اُن سب کے سردار ہیں جو کہ اللہ عزوجل کے راستہ پر اس زمانہ میں چلتے ہیں۔ یا جن کو حال عطا کیا گیا ہے یا جن کو مقام نصیب ہے۔ پس شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ علم اور منازلاتِ احوال میں اُن کے امام ہیں بلکہ اللہ عزوجلّ کی بارگاہ میں بھی اُن کے امام ہیں۔ اس زمانہ کے اولیاء سے ان کی بابت عہد لیا اور اس زمانہ کے تمام ارباب مراتب سے اس بات کا سخت عہد لیا۔ کہ ان کے فرمان مبارک کی پیروی کریں اور اُن کے مقام کا ادب کریں +

اللہ تعالٰی نے اس زمانہ میں جس کو ولی بنایا ہے تو ان کے ہاتھ پر اُس کی بخشش دی ہے۔ اُن کی تمام بخششیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھوں پر ہیں۔ اللہ تعالٰی سبحانہ نے جس شخص کو اس وقت کے قریب پسند کیا ہے۔ شیخ محی الدین عبد القادرؓ کو اس کے احوال میں مشارکت اور اس کے مقامات میں ان کا گذر ہے۔ اس کے اسرار کیطرف مطالعہ ہے لیکن ان کے احوال و مقامات و اسرار میں انبیاء علیہم السّلام کے سوا اور کوئی شریک نہیں۔ اس طریق میں ان پر سوائے اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اور کسی کا احسان نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں میرے سلطان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وزیر اعظم ہیں اور جملہ خزائن ظاہری و باطنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تقسیم کرا رہے ہیں۔ پس آپ کی فضیلت جملہ اولیاء صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نُوْرِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ +

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں بارہ عدد آیات بینات آگے پیش کی جا چکی ہیں چند آیات اور لیجئے۔

(۱۳) فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ سو میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی۔ اور رات کی اور جو جلایا گیا ہے۔ اور چاند کی جب پورا بھرے۔ البتہ آپ کو راکب ہو کر طبق بعد طبق اوپر چڑھنا ہے + (سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق)

معراج شریف کی رات جب سرکار دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان پر پہنچے تو براق بھی رہ گیا اور جبرئیل علیہ السلام بھی ٹھہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَۃً لَّاَ حْتَرَقْتُ اگر میں انگلی کے برابر نزدیک ہوں تو جل جاؤں گا ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم | فروغ تجلی بسوزد پرم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال مبارک فرمایا کہ سواری بھی رہ گئی اور خادم بھی راہ میں ہی رہ گیا اور ابھی سفر باقی ہے رب تعالیٰ نے بعد القاب کے فرمایا اے محبوب پاک صلی اللہ علیک وسلم! ہم آپ کو آپ کا ازلی رفیق ازلی محبوب وزیر اعظم سلطان محی الدین سواری کیلئے دیتے ہیں۔ آپ ان کے کندھوں پر راکب ہو کر نور کے طبقات میں سے گذر کر عرش معلی پر تشریف لے آویں۔ براق رہ گیا تو کیا جبرئیل رہ گیا تو کیا یہ آپ کو سواری کا کام بھی دیں گے اور رفاقت کا کام بھی دیں گے۔ ان میں پوری قوت ہے کیونکہ یہ آپ کے مرآت تامہ ہیں۔ یہ آپ کو اٹھا کر نور کے طبقات اور تجلیات میں سے گذر کر آپ کو عرش معلی پر پہنچا دیں گے بِقَوْلِہٖ تعالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے قسم ہے آپ کے چہرہ مبارک کی سرخی کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان پر پہنچے تو یار کا وصل چونکہ عنقریب ہونے والا تھا اسلئے آتش عشق تیز ہو گئی ؎

چوں وعدۂ وصل قریب تر گردد | آتش عشق تیز تر گردد

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے انار کیطرح سرخ ہو گیا۔ رب تعالیٰ نے اس سرخی کو شفق

کیساتھ تشبیہہ دی ہے۔ آگے فرمایا وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ اے حبیب پاک صَلَّی اللہُ علیک وسلّم! قسم ہے آپ کی سیاہ
زُلفوں کی۔ رَبّ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سیاہ زُلفوں کو لَیل کیساتھ تشبیہہ دی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم
کی سیاہ زُلفیں مبارک رَبّ تعالیٰ کو اس قدر محبوب اور پسند ہیں کہ آپؐ کی زُلفوں کو سفید ہونے ہی نہیں دیا۔ اِسی
لئے صحابہ کرام اور آئمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بالوں پہ وسمہ لگاتے تھے تاکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نقل اور نمونہ بن
جائے اور رَبّ تعالیٰ کو اپنے حبیب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نمونہ اور حُلیہ مبارک بہت ہی محبوب اور مقبول ہے۔ آگے
فرمایا وَمَا وَسَقَ۔ وَسْق کے معنی ہیں بوجھ لادنا۔ بوجھ اُٹھانا۔ ہانکنا۔ چلانا۔ جب حضرت سُلطان محی الدین رضی اللہ عنہ
امرِ الٰہی سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سواری کے لئے حاضر ہوئے تو عرض کیا یا حبیب اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! میں آپ
کی خدمت کیلئے حاضر ہُوا ہُوں۔ آپ میرے کندھوں پر بیٹھ جائیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے کندھوں مبارک پر بیٹھ گئے۔ اور اپنے محبوب سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی زُلفیں غلبۂ محبت سے باگ
کی طرح ہاتھ مبارک میں پکڑلیں اور جسطرح اُونٹ کو ہانکا جاتا ہے اور چلایا جاتا ہے اسی طرح محبت سے اور ناز
سے آپ کو چلایا۔ رَبّ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے اُس کی جس پہ لادا گیا اور چلایا گیا یعنی محبوب پاک
صلّی اللہ علیک وسلّم! قسم ہے آپ کی سواری کی یعنی حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی۔ حدیثِ معراج میں رفرف
کا لفظ آیا ہے۔ رفرف نوری سیج کو کہتے ہیں اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَنَا الرَّفْرَفُ وہ رفرف
میں ہی ہوں۔ آگے فرمایا وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم ہے آسمانِ ولایت کے قمر حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی جو
پوری قوت سے آپ کو اُٹھاکر پرواز کرنے کو تیار ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آسمانِ ولایت کے شمس ہیں اور آپ کے محبوب حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ آسمانِ
ولایت کے قمر ہیں اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ (جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام) آسمانِ ولایت کے نجوم ہیں بِقَوْلِہٖ تعالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ۔ آگے فرمایا لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا
عَنْ طَبَقٍ اے حبیب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم! آپ اپنے محبوب سلطان محی الدین کے کندھوں پہ راکب ہو جائیں اور آپ لوگوں کو نور کے طبقات اور تجلیات سے
گزر کر اوپر عرشِ معلّٰی پر پہنچنا ہے۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے محبوبِ ازلی اور وزیرِ اعظم سُلطان محی الدین
رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہوئے اور ساتویں آسمان سے اُوپر عرشِ معلّٰی تک پرواز کرنے کی تیاری کی
تو جُملہ انبیاء و اولیاء و ملائکہ علیہم السّلام نے اپنے اپنے مقامات سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو الوداعی سلام کہا۔ حضور صلّی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلّم بہت مسرور ہوئے اور فرمایا اے میرے محبوب اور اے میرے فرزند عبد القادر! میرے قدم آپ کی
گردن پہ ہیں اور آپ کے قدم جُملہ انبیاء و اولیاء و ملائکہ کی گردنوں پر ہیں۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان اقدس
انبیاء و اولیاء و ملائکہ علیہم السّلام نے سُنا سب نے گردنیں جُھکادیں اور اس امر کی بشارت رَبّ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ
علیہ وسلّم کو پہلے ہی دے دی تھی بِقَوْلِہٖ تعالیٰ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا
خٰضِعِیْنَ۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک نشانی نازل کریں حتّٰی کہ ان کی گردنیں پست ہو جائیں۔ جب حضرت

سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کا دنیا میں ظہور ہوا تو آپ نے امرِ الٰہی سے اپنے نرالے منصب یعنی سلطنت الٰہیہ کے وزیرِ اعظم ہونے کا اعلان کیا اور فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم جملہ اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ آپؓ کے بعض مریدین نے عرض کیا کہ یا حضرت! آپ کے اس اعلان مبارک میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی شامل ہیں یا نہیں۔ آپ نے تخت پر بیٹھ کر پہلے اعلان کی وضاحت میں فرمایا وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ جملہ اکابر محدثین اور علمائے باللہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے اِن اقوال مبارک کی شہادت دی ہے۔ ہماری کتاب تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء پڑھیے اور ایمان کو تازہ کیجیے۔ آپؓ کے اس عظیم الشان منصب کی حقیقت یہ ہے کہ آپؓ کَمَا حَقُّهٗ مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہیں۔ اگرچہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام نے فنا فی الرسول کے مقام سے حظ حاصل کیا ہے لیکن کوئی نبی یا ولی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآتِ تامہ یعنی مظہرِ اتم نہیں ہے۔ سب نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہونے کا دعویٰ سوائے آپ کے کسی نے نہیں کیا۔ آپ کا قول مبارک تَاللّٰهِ هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ اطہر ہے عبد القادر کا وجود نہیں ہے) اس حقیقت کے متعلق دعویٰ ہے۔ اور اس حقیقت پر آپ کے نرالے حالات شاہد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ آپ کے جسم اطہر پر مکھی نہ بیٹھتی تھی اور آپ کا بول و براز زمین نگل جاتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کیطرح آپ کی کرامات حد و حصر سے خارج ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقامِ ناز سوائے آپ کے کسی کو نصیب نہیں +

(۱۴) وَالضُّحٰی ٥ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ٥ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ٥ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ٥ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ٥ قسم ہے دن کی روشنی کی۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جاوے۔ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے نہ بیزار ہوا۔ اور البتہ پچھلا بہتر ہے آپ کو پہلے سے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو دیگا سو آپ خوش ہو جاویں گے (سورۃ الضحیٰ) +

ازل الآزال میں اللہ تعالیٰ تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تھی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس اُس وقت موجود تھی جب عالم کا نام و نشان بھی نہ تھا لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ كُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ میں اُس وقت نبی تھا جب آدم کا پُتلا بھی تیار نہ ہوا تھا۔ الغرض اللہ تعالیٰ تھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ سبحان اللہ! عجیب سماں تھا۔ دیدار اور وصال کی لذت تھی۔ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں

محو اور فنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات میں محو اور فنا تھے۔ رب تعالیٰ کو ظہور کا شوق پیدا ہوا اور جمیع عوالم کی تخلیق کی۔ جب جمیع عوالم کو پیدا کیا تو رب تعالیٰ نے اپنی سلطنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر بڑا بھاری بوجھ پڑا اور دل مبارک کو نہایت تنگی ہوئی کہ اب جمیع عوالم کو فیضان الٰہی تقسیم کرنا پڑیگا۔ ظاہری باطنی خزائن تقسیم کرنے پڑیں گے۔ رب تعالیٰ کے وصال اور دیدار کی لذت سے محروم ہونا پڑیگا۔ آپ کے دل مبارک پر بڑا صدمہ گزرا اور فرمایا یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا کاش محمدؐ کے رب نے محمدؐ کو نہ پیدا کیا ہوتا۔ کجا وصال کی لذت کجا خزائن کی تقسیم۔ رب تعالیٰ نے جب آپ کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا وَالضُّحٰی۔ ضحٰی پہر دن کے وقت کو کہتے ہیں۔ پہر دن چڑھے سورج کی روشنی اور دھوپ میانہ درجہ کی ہوتی ہے۔ آنکھوں کو خوب فرحت دیتی ہے۔ اے حبیب پاک صلی اللہ علیک وسلم! قسم ہے مجھے آپ کے نورانی چہرہ مبارک کی جس کی شعاعیں آنکھوں کو تازگی بخش رہی ہیں وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی قسم ہے آپ کی سیاہ زلفوں مبارک کی جنہوں نے کنڈل مارے ہوئے ہیں مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی اگر آپ ہماری جدائی برداشت نہیں کرتے تو ہم آپ کی جدائی کب برداشت کر سکتے ہیں۔

آپ سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ بنیں اور خزائن کی تقسیم کیلئے ہم آپ کو آپ کے ازلی رفیق حضرت سلطان محی الدین سید عبد القادر جیلانی بطور وزیر اعظم دیتے ہیں جن کی تعیناتی اس منصب پر نہایت موزوں ہے بِقَوْلِهٖ تَعَالٰے الٓمّٓرٰ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ۔ آپ صرف بادشاہ بنیں اور جملہ انتظام و تقسیم خزائن ظاہری و باطنی اپنے وزیر اعظم کے سپرد کریں۔ اور آپ کا یہ منصب پہلے منصب سے بہتر ہے بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ اور جب آپ کو وزیر اعظم دیا گیا اور آپ نے اپنے جملہ اختیارات اُن کو سونپ دیئے تو آپ راضی ہو جائیں گے بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ فَتَرْضٰی۔ القصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امر الٰہی کے مطابق اپنے جملہ اختیارات اپنے محبوب ازلی اور دائمی وزیر اعظم حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کو سونپ دیئے اور خود اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ ہو گئے۔ حضرت سلطان غوث اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم بن گئے اور اپنے رفقا اقطاب کیساتھ جمیع عوالم کا انتظام سنبھالا۔ جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے ولایت کی خلعتیں حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے لی ہیں۔ جملہ خاتم الاولیاء آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ظہور مبارک سے قبل یا وصال مبارک کے بعد سب کے سب آپ کے نائب مناب ہیں چونکہ انبیاء کرام حیات ہیں اور وہ اپنے کمالات میں ترقی کر رہے ہیں اس لئے اب بھی اُن کو ولایت کی نئی نئی خلعتیں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تقسیم ہو رہی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جب شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کا بظاہر بغداد شریف میں ظہور ہوا تو آپ نے تخت مبارک پر بیٹھ کر اعلان کیا

کر جملہ سابقہ انبیاء و اولیاء کو ولایت کی خلعتیں ہمارے دستِ مبارک سے نصیب ہوتی ہیں بقولہٖ رضی اللہ عنہ یا غلام الولایات ھھنا الدرجات ھھنا فی مجلسی تفرق الخلع وما من نبیّ خلقہ اللہ تعالیٰ ولا ولیّ الا وقد حضر مجلسی ھذا الاحیاء بابدانھم والاموات بارواحھم۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا اپنا ایک قول مبارک اس حقیقت پر بھی شاہد ہے کہ آپ ازل میں ہی وزیرِ اعظم کے منصب پر فائز تھے ؎

انا کنت فی العلیا و نور محمد ۔۔۔ بمکنون علم اللہ بنبوتی

مجھے اُس وقت تک سے عالی مراتب حاصل تھے جب جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور مستور تھا اور آپؐ نبوت سے مشرف تھے۔ مراد یہ ہے کہ جب ازل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے میں اُسوقت آپؐ کی بارگاہِ عالیہ میں وزیرِ اعظم کے منصب پر فائز تھا +

(۱۵) الم نشرح لک صدرک ۙ ووضعنا عنک وزرک ۙ الذی انقض ظھرک ۙ ورفعنا لک ذکرک ؕ فان مع العسر یسرا ۙ ان مع العسر یسرا ؕ فاذا فرغت فانصب ۙ والی ربک فارغب ؏ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا۔ پس تحقیق ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے تحقیق ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پھر جب آپ فارغ ہوں تو محنت کریں اور اپنے رب کیطرف توجہ رکھیے (سُورۃ الانشراح) +

سورۃ الضحیٰ کے شانِ نزول میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب ازل میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سلطنتِ الٰہیہ سپرد کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک پر بڑا صدمہ ہوا کہ سلطنت کے انتظام میں مصروف ہونا پڑے گا۔ اور رب تعالیٰ کے وصال کی لذت سے محروم ہونا پڑیگا۔ رب تعالیٰ نے آپ کی خوشنودی کی خاطر آپ کو حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ بطور وزیرِ اعظم دیئے اور آپؐ کو انتظام سے فارغ کر دیا۔ جب آپ سلطنت کے انتظام سے فارغ ہو گئے تو رب تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! الم نشرح لک صدرک کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کے سینہ مبارک کی تنگی دُور نہیں کر دی یعنی ہم نے آپ کی خوشنودی کیخاطر آپ کے سینہ مبارک کی تنگی دُور کر دی ہے ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک اور آپ کے دل مبارک پر سے وُہ بوجھ جس نے آپ کو سخت صدمہ پہنچایا تھا اُتار دیا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک اور اب آپ کی شان پہلے سے بھی بلند کر دی گئی ہے فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا اور اب آپ کی مشکل آسان کر دی گئی ہے کیونکہ اب آپ سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ ہیں۔ جملہ تقسیم کی ذمہ داری اور انتظام کی مشکلات سلطان محی الدین وزیرِ اعظم کے سپرد ہیں پس اب آپ پر کوئی تنگی نہیں۔ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب پس اب آپ

جب کہ جملہ ذمہ داریوں سے فارغ کر دیئے گئے ہیں آپ محنت کریں یعنی ہماری ذات کے علوم و کمالات کے بحار میں غوطہ زن ہو کر علوم و کمالات الٰہیہ میں ترقی کریں کیونکہ ہمارے علوم لامتناہی ہیں اسی لئے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اب کسی ولی کو رب تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے وہ حقائق اور دقائق پڑھائیں جو آج تک کسی ولی کو نصیب نہ ہوئے ہوں تو یہ جائز ہے کیونکہ قرآن مجید بحر بیکراں ہے اور اس سمندر کی تہ میں اسرارات و رموزات کے لعال و جواہر لامتناہی ہیں وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ +

(۱۶) اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۙ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۙ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۙ سورۂ الرحمٰن ع ۱ + (ترجمہ) رحمٰن نے اپنے بندے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور سلطنت الٰہیہ کے جملہ اسرارات کا بیان اُن کو سکھایا۔ شمس اور قمر حساب پہ لگے ہوئے ہیں اور نجم اور شجر اُن کو سجدہ کرتے ہیں +

جب کفار مکہ معظمہ نے یہ بہتان تراشا کہ سرکار دو عالم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بشر قرآن مجید سکھاتا ہے تو رب تعالیٰ نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے سکھایا اور کب سکھایا۔ جب حضرت انسان کامل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک ازل میں پیدا کیا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ میں انسان سے مراد ذات گرامی جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ مطلق سے مراد فرد کامل ہوتی ہے۔ اور اصالتاً انسان کامل کا لفظ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتا ہے +

کفار مکہ معظمہ کے اعتراض کا جواب دینے کے بعد رب تعالیٰ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے انعامات واکرامات کا ذکر کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرالی شانیں بیان کرتا ہے۔ فرماتا ہے اے گروہ کفار! ازل میں جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے جمیع عوالم کو پیدا کیا تو میں نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ علوم سکھا دیئے اور اپنی سلطنت کے جملہ اسرارات پڑھا دیئے بِقَوْلِہٖ تعالیٰ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ۔ سلطنت الٰہیہ کے جملہ اسرارات پڑھانے میں راز یہ تھا کہ آپ سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ بن کر جملہ عوالم کو ظاہری باطنی فیض ان تقسیم کر سکیں۔ آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ عوالم کو فیضان تقسیم کرنے کا ذکر کیا ہے۔ بِقَوْلِہٖ تعالیٰ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ شمس اور قمر اندازے سے فیضان تقسیم کر رہے ہیں۔ چونکہ آسمان ولایت کے شمس جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لہٰذا شمس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قمر سے کون ہستی مراد ہے۔ یہ مسکین سیدی مرشدی ومولائی خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ جلو آنوی رضی اللہ عنہ کی روح پُرفتوح کیطرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ آیت شریفہ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ میں قمر کون سی ہستی ہے۔ فرمایا ھُوَ جواد محبوب محی الدین جیلانی۔ میں نے عرض کیا۔ دلیل۔ فرمایا

وزن تو لو ۔ وزن تو لا تو برابر نکلا ۔ نقشہ ملاحظہ ہو ۔

وزن بحساب ابجد

قسمر	ق	م	ر	میزان
	۱۰۰	۴۰	۲۰۰	۳۴۰
ھوجواد محبوب محی الدین جیلانی	ه و ج و ا د م ح ب و ب م ح ی ا ل د ی ن ج ی ل ا ن ی ۵ ۶ ۳ ۶ ۱ ۴ ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۲ ۴۰ ۸ ۱۰ ۱ ۳۰ ۴ ۱۰ ۵۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰			۳۴۰

یہ بین دلیل ہے کہ قمر سے مراد جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قاسم ہونے پر حدیث ذیل شاہد ہے وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعْطِیْ ۔ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ اسلئے ہے کہ ہر محب اپنے محبوب پر اپنے جملہ خزائن نچھاور کر دیتا ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ۔ یعنی اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم نے جمیع عوالم آپ کے سپرد کر دیئے ہیں ۔ اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس کے دائمی وزیر اعظم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جملہ خزائن ظاہری و باطنی آپ ہی تقسیم کر رہے ہیں لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَا غُلَامُ اَلْوِلَایَاتُ ھٰھُنَا الدَّرَجَاتُ ھٰھُنَا فِیْ مَجْلِسِیْ تَفَرَّقُ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللہُ تَعَالیٰ وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَ قَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ یعنی اے لڑکے ! ولایات یہاں ہیں ۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے ۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ +

ازل ہی سے خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ فیضان الہی کے قاسم ہیں اور جملہ انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے فیضان حضرت سلطان شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے لیا ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۔ نجم سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام و جملہ اولیاء رضی اللہ عنہم) ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ اور شجر سے مراد شجرۃ الکون ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ۔ یعنی جملہ نجوم قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں اور جملہ عوالم نجوم سے فیضان حاصل کرتے ہیں ۔ رب تعالیٰ نے فیضان الہی حاصل کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا اور وہ یہ کہ جمیع عوالم اور جمیع نجوم (سابقہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام) قمر یعنی حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کو سجدۂ تعظیم کرتے ہیں +

کتاب فصوص الحکم [جو بظاہر حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور حقیقت میں خود حضور نبی پاک جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مبارک ہے جیساکہ دیباچہ میں مسطور ہے فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا فِی الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَۃَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ وَ سِتِّمِائَۃٍ بِمَحْرُوْسَۃِ دِمَشْقَ وَ بِیَدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابٌ فَقَالَ لِیْ ھٰذَا کِتَابُ فُصُوْصِ الْحِکَمِ خُذْہُ وَ اخْرُجْ بِہٖ اِلَی النَّاسِ یَنْتَفِعُوْنَ بِہٖ پس تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب کے کہ دکھلایا گیا میں وہ خواب بیچ عشرہ اخیر ماہ محرم کے سنہ ۶۲۷ چھ سو ستائیس ہجری میں بیچ شہر دمشق کے اس حال میں کہ ہاتھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کتاب تھی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے کہ یہ کتاب فصوص الحکم ہے سے تو اس کو اور ظاہر کر تو اس کو اوپر لوگوں کے کہ فائدہ لیویں وہ اس سے] میں مرقوم ہے کہ علم باطن اصالتاً سوائے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم و خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا + اور جملہ رسولوں اور ولیوں نے فیضان ولایت خاتم الاولیاء کے دست مبارک سے لیا ہے۔ اصل کلام مبارک پڑھیئے اور خوشی سے سر دھنیئے وَلَیْسَ ھٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَۃِ اِلَّا لِخَاتَمِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ وَمَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الرَّسُوْلِ الْخَاتَمِ وَلَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِنَ الْاَوْلِیَآءِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الْوَلِیِّ الْخَاتَمِ حَتّٰی اَنَّ الرُّسُلَ لَا یَرَوْنَہٗ مَتٰی رَاَوْہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ فَاِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ اَعْنِیْ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ وَرِسَالَتَہٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَایَۃُ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ کَوْنِھِمْ اَوْلِیَآءَ لَا یَرَوْنَ مَا ذَکَرْنَاہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَاءِ فَکَیْفَ مَنْ دُوْنَھُمْ مِنَ الْاَوْلِیَآءِ وَاِنْ کَانَ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ تَابِعًا فِی الْحُکْمِ لِمَا جَآءَ بِہٖ خَاتَمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِیْعِ فَذٰلِکَ لَا یَقْدَحُ فِیْ مَقَامِہٖ وَلَا یُنَاقِضُ مَا ذَھَبْنَا اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَنْزَلَ کَمَا اَنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَعْلٰی وَقَدْ ظَھَرَ فِیْ ظَاھِرِ شَرْعِنَا مَا یُؤَیِّدُ مَا ذَھَبْنَا اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ عُمَرَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بِالْحُکْمِ فِیْھِمْ وَ فِیْ تَاْبِیْرِ النَّخْلِ فَمَا یَلْزَمُ الْکَامِلَ اَنْ یَّکُوْنَ لَہُ التَّقَدُّمُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَفِیْ کُلِّ مَرْتَبَۃٍ وَاِنَّمَا نَظَرُ الرِّجَالِ اِلَی التَّقَدُّمِ فِیْ رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللّٰہِ ھُنَالِکَ مَطْلَبُھُمْ وَاَمَّا حَوَادِثُ الْاَکْوَانِ فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِھِمْ بِھَا فَتَحَقَّقْ مَا ذَکَرْنَاہُ۔ یعنی ثابت ہوا کہ علم معرفت اصالتاً سوائے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیا رضی اللہ عنہ کے کوئی نبی اور ولی نہیں جانتا اور جملہ رسل اور اولیاء نے علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے پس خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام و جملہ اولیاء رضی اللہ عنہم پر ثابت ہوئی۔ اور یہ جو فرمایا کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی فیضان ولایت خاتم الاولیاء سے حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک بادشاہ اپنے خزانچی سے کوئی رقم لے۔ خزانہ تو بادشاہ کا ہے لیکن ہوتا ہے خزانچی کے پاس۔ اب اگر بادشاہ

کو نقدی کی ضرورت پڑے تو خزانچی ہی سے مانگے گا۔ اس میں بادشاہ کی کوئی توہین نہیں اور نہ ہی خزانچی کی بادشاہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس دقیق نکتہ کا حل آگے یوں فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درجات میں سے ایک درجہ ہے یعنی خاتم الرسل صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی خاتم الاولیاء کی صورت پاک پر جلوہ نما ہے۔ اصل کلام مبارک پڑھیئے فَکُلُّ نَبِیٍّ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ نَبِیٍّ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ یَاْخُذُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاِنْ تَاَخَّرَ وَجُوْدُ طِیْنَتِهٖ فَاِنَّهٗ بِحَقِیْقَتِهٖ مَوْجُوْدٌ وَهُوَ قَوْلُهٗ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا کَانَ نَبِیًّا اِلَّا حِیْنَ بُعِثَ وَکَذٰلِكَ خَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ کَانَ وَلِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَا کَانَ وَلِیًّا اِلَّا بَعْدَ تَحْصِیْلِهٖ شَرَائِطَ الْوِلَایَةِ مِنَ الْاَخْلَاقِ الْاِلٰهِیَّةِ فِی الْاِتِّصَافِ بِهَا مِنْ کَوْنِ اللّٰهِ یُسَمّٰی بِالْوَلِیِّ الْحَمِیْدِ فَخَاتَمُ الرُّسُلِ مِنْ حَیْثُ وِلَایَتِهٖ نِسْبَتُهٗ مَعَ الْخَتْمِ لِلْوِلَایَةِ نِسْبَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ مَعَهٗ فَاِنَّهُ الْوَلِیُّ الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ وَخَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاهِدُ لِلْمَرَاتِبِ وَهُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمِ الْجَمَاعَةِ وَسَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ فِیْ فَتْحِ بَابِ الشَّفَاعَةِ فَعَیَّنَ حَالًا خَاصًّا مَا عَمَّمَ وَفِیْ هٰذِهِ الْحَالِ الْخَاصِّ تَقَدَّمَ عَلَی الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِیَّةِ فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ مَا شَفَعَ عِنْدَ الْمُنْتَقِمِ فِیْ اَهْلِ الْبَلَاءِ اِلَّا بَعْدَ شَفَاعَةِ الشَّافِعِیْنَ فَفَازَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السِّیَادَةِ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ الْخَاصِّ فَمَنْ فَهِمَ الْمَرَاتِبَ وَالْمَقَامَاتِ لَمْ یَعْسُرْ عَلَیْهِ قَبُوْلُ هٰذَا الْکَلَامِ ۔

پس آیات کریمہ میں رب تعالیٰ نے جہاں اپنے محبوب جناب محمدؐ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نرالی شانوں کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب میرے سلطان غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی محبوبیت اور اچنبہ شانوں کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ محض حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی کی خاطر کیا ہے کیونکہ ہر عاشق اپنے معشوق کا ذکر سن کر ذوق حاصل کرتا ہے ۔

از قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادرؓ

اور علامہ شیخ محمد بن یحییٰ التاد فی الحلبی قدس سرہٗ اپنی کتاب قلائد الجواہر کے صد۳ پر فرماتے ہیں و اُمہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ بنت الشیخ عبد اللہ الصومعی الحسینی الزاھد و کان لھا حظ وافر من الخیر والصلاح نقل عنھا انھا کانت تقول لما وضعت ابنی عبد القادر کان لا یرضع ثدیہ فی نھار رمضان وغم علی الناس ھلال رمضان فأتونی وسالونی عنہ فقلت لھم لم

يلتقم اليوم ثد ياثم اتفغم ان ذلك اليوم كان من رمضان واشتهر ذلك ببلاد جيلان انه ولد للاشراف ولد لا يرضع فى نهار رمضان وقيل ان امه حملت به وهى بنت ستين سنة ويقال لا تحمل لستين سنة الا قرشية ولا تحمل لخمسين الا عربية ولما وضعته رضى الله عنه تلقته يد الكمامة وحف بالتوفيق من خلفه وامامه ولم يزل رضى الله عنه +

یعنی آپ کی والدہ ماجدہ کی کُنیت اُم الخیر تھی اور اَمَۃُ الجبار اُن کا لقب اور فاطمہ نام تھا۔ آپ حضرت عبد اللہ الصومعی الزاھد الحسینی کی دختر اور سراپا خیر و برکت تھیں +

آپ فرماتی تھیں کہ میرے فرزند ارجمند عبد القادرؓ جب پیدا ہُوئے تو وہ رمضان کے دنوں میں دُودھ نہیں پیتے تھے۔ پھر انتیس ۲۹ رمضان کو جب مطلع صاف نہ تھا اور بدلی کی وجہ سے لوگ چاند نہ دیکھ سکے تو صبح کو لوگ میرے پاس پوچھنے آئے کہ آج آپ کے صاحبزادے عبد القادرؓ نے دُودھ پیا یا نہیں۔ مَیں نے انہیں کہلا بھیجا کہ نہیں پیا۔ جس سے انہیں معلوم ہُوا کہ آج رمضان کا دن ہے۔ جیلان کے تمام شہروں میں اس بات کی شہرت ہو گئی تھی کہ شرفائے جیلان میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہُوا ہے جو رمضان میں دُودھ نہیں پیتا۔ آپ کی والدہ ماجدہ جب حاملہ ہوئیں تو کہتے ہیں کہ اُس وقت اُن کی ساٹھ برس کی عمر تھی اور ساٹھ برس کی عمر میں کہتے ہیں قریش کے سوا اور پچاس برس کی عمر میں عرب کے سوا کسی عورت کو حمل نہیں رہتا +

اور صہ پر فرمایا قال القاضى ابوسعيد المخزومى المذكور لبس عبد القادرؓ الجيلى منى خرقة ولبست منه خرقة يتبرك كل واحد منا بالآخر +

یعنی قاضی ابوسعید المخزومی موصوف الصدر لکھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے تبرک حاصل کرنے کے لئے مَیں نے شیخ عبد القادرؓ جیلانی کو اور اُنہوں نے مجھ کو خرقہ پہنایا +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی حقیقتاً بیعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور قاضی ابوسعید المخزومی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیعت محض اولیاء اللہ کی تعلیم کے لئے ہے۔ قاضی صاحب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پیر بھی تھے اور مُرید بھی تھے +

اور صٹ پر فرمایا وقال الامام الحافظ ابو عبد الله محمد بن يوسف بن محمد البرزالى الاشبيلى رحمة الله تعالى فى كتاب المشيخة البغدادية للرشيد بن مسلمة عبد القادر الجيلانى فقيه الحنابلة والشافعية ببغداد وشيخ جماعتهما وله القبول التام عند الفقهاء والفقراء والعوام وهو احد اركان الاسلام وانتفع به الخاص والعام وكان مجاب الدعوة سريع الدمعة دائم الذكر كثير الفكر رقيق القلب دائم البشر كريم النفس سخى اليد غزير

العلم شریف الاخلاق طیب الاعراق مع قدم راسخ فی العبادۃ والاجتہاد۔

یعنی امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد البرزالی الاشبیلی رح نے اپنی کتاب "المشیخۃ البغدادیہ" میں بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بغداد شریف میں حنابلہ و شافعیہ کے فقیہ اور ان دونوں مذہب والوں کے شیخ تھے۔ آپ رض کو فقہاء و فقراء خاص و عام غرض سب کے نزدیک قبولیت عامہ حاصل تھی خاص و عام آپ سے مستفید ہوا کرتے تھے۔ آپ رض مستجاب الدعوات اور نہایت رقیق القلب علم دوست نہایت خلیق اور سخی تھے۔ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ ہمیشہ آپ رض ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ عبادت کی محنت و مشقت برداشت کرنے میں آپ رض نہایت مستقل مزاج اور راسخ القدم تھے۔

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا اور یہ خصوصیت کسی صحابی یا سابقہ نبی کو نصیب نہیں۔

اور صفحہ پر فرمایا وقال الشیخ ابو عبداللہ النجار قال لی سیدنا الشیخ عبدالقادر رض کانت ترد علی الاثقال الکثیرۃ لو وضعت علی الجبال تفسخت۔

یعنی شیخ ابو عبداللہ نجار نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر بڑی بڑی سختیاں گذرا کرتی تھیں۔ اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گذرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔

اور اسی صفحہ پر فرمایا وقال الشیخ ابو السعود الحریمی سمعت سیدی الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ یقول اقمت فی صحاری العراق وخرابہ خمسہ وعشرین سنۃ مجردا سائحا لا اعرف الخلق ولا یعرفونی تاتینی طوائف من رجال الغیب والجان اعلمهم الطریق الی اللہ عزوجل۔

یعنی شیخ ابو السعود حریمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ رض نے فرمایا کہ میں پچیس برس تک عراق کے بیابانوں میں تنہا پھرتا رہا۔ اس اثنا میں نہ خلق مجھے جانتی تھی اور نہ میں خلق کو البتہ اس وقت میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے میں انہیں علم طریقت و وصول الی اللہ کی تعلیم دیا کرتا تھا۔

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کسی صحابی یا سابقہ نبی کے لئے یہ امر ثابت نہیں کہ اس نے جنوں کو اسلام کی تعلیم دی ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت جن کام کرتے تھے لیکن وہ مسلمان نہ ہوئے تھے لقولہ تعالیٰ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ

مَالَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ (سباع ۲) - اگر مسلمان ہوتے تو مسجد بیت المقدس کی تعمیر کو عذاب مہین نہ کہتے۔

اور اسی صفحہ پر فرمایا وما آخذت نفسی فی حال البدایة بطریق من طرق المجاهدات الا و لازمته واعتنقته وأخذته بكلتا يدى وأقمت زمانا فی خراب المدن أخذ نفسی بطريق المجاهدات فمكثت سنة آكل المنبوذ ولا اشرب الماء وسنة اشرب الماء وسنة اشرب الماء ولا آكل المنبوذ وسنة لا آكل ولا اشرب ولا أنام۔

یعنی میں نے اپنے نفس کے لئے ریاضت و مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا جسے میں نے اپنے لئے لازم نہ کر لیا ہو اور جس پر ہمیشہ قائم نہ رہا ہوں۔ مدت دراز تک میں شہروں کے ویران اور خراب مقامات میں بسر کرتا رہا اور نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا گیا۔ چنانچہ ایک سال تک میں ساگ وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے بسر کرتا رہا اور اس اثناء میں سال بھر تک میں نے پانی مطلق نہیں پیا۔ پھر ایک سال میں صرف پانی ہی پیا کرتا تھا اور کھاتا کچھ نہیں تھا۔ پھر ایک سال تک کھانا پینا اور سونا مطلق چھوڑ دیا۔

اور ص ۱۲ پر فرمایا قال وقال لی الشیخ عبد القادرؓ كنت أومر وأنهى فی النوم واليقظة وكان يغلب على الكلام ويزدحم على قلبی ان لم أتكلم أكاد أختنق ولا أقدر أن أسكت وكان يجلس عندی رجلان أو ثلاثة يسمعون كلامی ثم تسامع الناس وازدحم على الخلق فكنت أجلس فی المصلى بباب الحلبة وكان الناس يجيئون فی الليل على الشمع والمشاعل يأخذون لهم مواضع ثم ضاق على الناس الموضع فحمل الكرسی الى خارج البلد وجعل فی المصلى وكان الناس يجيئون على الخيل والبغال والحمير والجمال ويقفون بما دار فی المجلس كالسور وكان يحضر المجلس نحو من سبعين الفا رضی الله عنه۔ وقال استاذنا الشيخ عبد القادر رضی الله عنه رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الظهر فقال لی يا بنی لم لا تتكلم فقلت يا ابتاه انا رجل اعجمی كيف أتكلم على فصحاء بغداد فقال لی افتح فاك ففتحته فتفل فيه سبعا وقال تكلم على الناس وَادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فصليت الظهر وجلست وحضرنی خلق كثير فارتج علی فرأيت عليا رضی الله عنه فقال افتح فاك ففتحته فتفل فيه ستا فقلت لم لا تكملها سبعا قال أدبا مع رسول الله ثم توارى عنی فقلت غواص الفكر يغوص فی القلب على درر المعارف فيستخرجها الى ساحل الصدر فينادی عليها سمسار ترجمان اللسان فتشتری بنفائس اثمان حسن الطاعة فی بيوت أذن الله أن ترفع وانشد

علی مثل لیلی یقتل المرء نفسه ویحلولہ مر المنایا و یعذب

یعنی شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آپؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ میں خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں نیک بات بتاتا اور بُرائی سے منع کرتا تھا۔ طاقت لسانی مجھ پر غالب تھی۔ میرے دل میں پے در پے ہر وقت اس امر کا وقوع ہوتا تھا۔ کہ اگر میں اپنی زبان کو روکوں گا تو ابھی میرا گلا گھونٹ دیا جائیگا۔ مجھے اپنی زبان بند کرنے پر مطلق قدرت نہیں ہوتی تھی۔ ابتدا میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے پھر جب لوگوں میں شہرت ہوئی تو اب میرے پاس خلقت کا ہجوم ہونے لگا۔ اُس وقت میں وعظ کیلئے عیدگاہ میں جو کہ (بغداد شریف کے) محلہ حلبہ میں واقع تھی بیٹھا کرتا تھا۔ لوگ شب کو روشنی اور مشعلیں لیکر آتے اور اپنے بیٹھنے کیلئے جگہ مقرر کر جاتے اور اب اس کثرت سے لوگ آنے لگے کہ یہ عیدگاہ لوگوں کیلئے کافی نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے میرا تخت شہر سے باہر بڑی عیدگاہ میں رکھا گیا۔ اور اب اس کثرت سے لوگ آنے لگے کہ بہت سے لوگ گھوڑوں اور خچروں اور سواری کے گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے اور مجلس کے چاروں طرف کھڑے رہتے۔ اُس وقت مجلس میں قریباً ستر ہزار آدمی ہُوا کرتے تھے رضی اللہ عنہ نیز آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے ظہر کے وقت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا میرے فرزند تم وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا۔ میرے بزرگوار والد ماجد میں ایک عجمی شخص ہوں۔ فصحائے بغداد کے سامنے کس طرح سے زبان کھولوں۔ آپ نے فرمایا اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا آپؐ نے سات دفعہ میرے منہ میں تھتکارا۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ تم وعظ و نصیحت کرو اور حکمت عملی سے لوگوں کو نیک بات کیطرف بلاؤ۔ پھر میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھا تو خلقت میرے پاس جمع ہوگئی اور میں کچھ مرعوب سا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا آپؓ نے چھ دفعہ اُس میں تھتکارا۔ میں نے عرض کیا آپؓ پوری سات دفعہ کیوں نہیں تھتکارتے۔ آپؓ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتا ہوں۔ پھر آپؓ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے پھر میں نے دیکھا کہ غواص فکر دل کے دریا میں غوطے لگا لگا کر حقائق و معارف کے موتی نکالنے لگا اور ساحلِ سینہ پر ڈال ڈال کر زبان مترجم و فسانہ گو کو پکارنے لگا۔ لوگ آکر طاعت و عبادت کے بے بہا اور گرانمایہ قیمتیں گذران کر انہیں خریدتے اور خدا کے گھروں کو ذکر الٰہی سے آباد کرتے اور یہ شعر پڑھتے ؎

عَلٰی مِثْلِ لَیْلٰی یَقْتُلُ الْمَرْأُ نَفْسَہٗ
وَیَحْلُوْلَہٗ مُرُّ الْمَنَایَا وَالْعَذْبُ

لیلیٰ جیسے معشوق پر انسان اپنی جان قربان کر دیتا ہے اور اسکی ساری تلخیاں حلاوت سے بدلکر شیریں ہو جاتی ہیں +

اور صلا پر فرمایا ففتح علی فتکلمت علی الناس فجاءنی ابو العباس الخضر علیہ السلام لیمتحنی بما امتحن بہ الاولیاء من قبلی فکشف لی عن سریرتہ نفتح علی بما خاطبتہ بہ ثم قلت لہ وھو مطرق أن یا خضران کنت قلت لموسیٰ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا فانك انت لن تستطیع معی صبرا یا خضران کنت اسرائیلیا فانك اسرائیلی وانا محمدی نہا انا وانت وھذہ الکرۃ وھذا المیدان ھذا محمد وھذا الرحمن وھذا فرسی مسرج ملجم وقوسی موتر وسیفی شاھر رضی اللہ عنہ +

وقال الخطاب خادم سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کان الشیخ یوما یتکلم علی الناس فخطا فی الھواء خطوات وقال یا اسرائیلی قف فاسمع کلام المحمدی ثم رجع الی مکانہ نقیل لہ فی ذلك فقال مرابو العباس الخضر علیہ السلام نخطوت الیہ وقلت لہ ماسمعتم فوقف رضی اللہ عنہ +

فیضی اس فتوحات کے بعد میری زبان میں گویائی پیدا ہو گئی اور میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا۔ اس کے بعد میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام آئے۔ تاکہ جس طرح سے آپ اولیائے کرام کا امتحان لیا کرتے تھے آپ میرا بھی امتحان لیں۔ مجھ پہ آپ کے راز و نیاز کا اور جو کچھ اُس وقت آپ سے میری گفتگو ہوئی تھی اُس کا کشف کر دیا گیا۔ پھر جب کہ آپ ایک سکوت کے عالم میں تھے۔ میں نے آپ سے کہا کہ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تم میرے ہمراہ نہ رہ سکو گے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ نہ رہ سکیں گے۔ اگر آپ اسرائیلی ہیں تو آپ اسرائیلی ہوں گے اور میں محمدی ہوں۔ یہ میں ہوں اور یہ تو ہے اور یہ معرفت کی گیند اور یہ میدان ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ خدا تعالیٰ ہے۔ اور یہ میرا کسا ہوا گھوڑا اور یہ میرا تیر و کمان اور یہ میری تلوار ہے رضی اللہ عنہ +

آپؓ کے خادم خطاب نے بیان کیا ہے کہ آپؓ ایک روز لوگوں سے ہمکلام تھے۔ آپؓ اثنائے کلام میں اٹھ کر ہوا میں چند قدم چلے اور آپؓ نے فرمایا آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی ہوں۔ آپ ذرا ٹھہر کر محمدی کا کلام بھی سُنیں۔ آپؓ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیسا واقعہ تھا۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں سے گذر رہے تھے تو میں انہیں اپنا کلام سنانے کیلئے انہیں ٹھہرانے گیا تھا تو آپ ٹھہر گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور صھا پر فرمایا وقال قیل للشیخ عبد القادر أرأیت ان تسمی لك رجل ولم یأخذ

منك ولم يلبس لك خرقة هل يعد من اصحابك فقال من تسمى لى او انتهى الى قبله الله تعالىٰ ولو كان على سبيل مكروه فهو من جملة اصحابى +

یعنی کسی نے آپؓ سے پوچھا کہ ایسے شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں جو آپ کا نام لے مگر درحقیقت نہ تو اُس نے آپ سے بیعت کی ہو اور نہ آپ سے خرقہ پہنا ہو۔ تو کیا یہ شخص آپ کے مریدوں میں شمار کیا جائیگا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص بھی میرا نام لے اور اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے گو ایک ناپسندیدہ طریقہ سے ہی سہی تو بھی اسے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ وہ شخص میرے مریدوں میں سے شمار ہو گا +

اور صـ۱۹۶ پر فرمایا وقال سهل بن عبد الله التسترى افتقد اهل بغداد سيدى الشيخ عبد القادر رضى الله عنه فقيل لهم توجه نحو الدجلة فانطلقوا يطلبونه فاذا هو يمشى مقبلا الينا على الماء والحيتان ياتونه افواجا افواجا يسلمون عليه فبينما نحن ننظر اليه والى تقبيل السمك يديه وكان قد حان وقت صلوٰة الظهر واذا بسجادة عظيمة خضراء مرصعة بالذهب والفضة عليها مكتوب سطران الاوّل الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون والسطر الثانى سلام عليكم اهل البيت انه حميد مجيد فامتدت السجادة بين السماء والارض فوق الدجلة كانها بساط سليمان عليه السلام فاقبلت رجال كانها الاسود يقدمهم رجل عليه وقار وهيبة عظيمة وسكينة فأتى حتى وقف هو واصحابه مقابل السجادة مطرقين باكين ليس لهم حركة كانهم الجموا بلجام القدرة فلما اقيمت الصلوٰة تقدم الشيخ عبد القادر رضى الله عنه وقد تزرى برداء الهيبة وصلى على السجادة وصلت الرجال وسيدهم واهل بغداد وراء الشيخ فكان كلما كبر كبرت معه حملة العرش وكلما سبح سبحت معه ملائكة السمٰوٰت السبع واذا حمد الله خرج من فمه نور اخضر حتى يبلغ عنان السماء فلما فرغ من الصلوٰة رفع يديه وسمعناه يقول فى دعائه اللهم انى اسالك بحق جدى محمد حبيبك وخيرتك من خلقك وآبائى انك لا تقبض روح مريد او مريدة لا زوايى الا على توبة فسمعنا كيكبة الملائكة على الدعاء واذا النداء من العلا ابشر فانى قد استجبت لك انتهى كلامه ملخصا رضى الله عنه +

یعنی سہیل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ اہل بغداد کی نظر سے آپؓ عرصہ تک غائب رہے۔ لوگوں نے آپؓ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا تھا لوگ آپؓ کو تلاش

کرتے ہوئے دجلہ کیطرف گئے۔ تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آرہے ہیں اور مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آن آن کر آپ کو سلام علیک کرتی جاتی ہیں۔ ہم آپ کو اور مچھلیوں کے آپ کا ہاتھ چومنے کو دیکھتے جاتے تھے۔ اُس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ اسی اثنا میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی۔ یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی۔ اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط لکھا ہوا تھا۔ جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی یہ لوگ سب کے سب سرنگوں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ لوگ ایسے خاموش تھے کہ گویا قدرت نے انہیں ایسا ہی بنایا ہے ان کے آگے آگے ایک ایسے شخص تھے جنکے چہرے سے ہیبت و وقار اور عظمت ظاہر تھی۔ جب تکبیر کہی گئی تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے اُس وقت ایک نہایت عظمت و ہیبت کا وقت تھا۔ غرض کہ اُس وقت ان سب لوگوں نے اور اُن کے سرداروں اور اہل بغداد نے آپؓ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی جب آپ تکبیر کہتے تو حاملان عرش بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے اور جب آپ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمان کے فرشتے بھی آپؓ کے ساتھ ساتھ تسبیح پڑھتے جاتے اور جب آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو آپؓ کے لبوں سے سبز رنگ کا نور نکل کر آسمان کیطرف جاتا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ وَخَیْرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَ اَبَآئِیْ اِنَّکَ لَا تَقْبِضُ رُوْحَ مُرِیْدِیْ وَ مُرِیْدِ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَۃٍ +

(ترجمہ) اے پروردگار! مَیں تیری درگاہ میں تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کی اور میرے مریدوں کے مریدوں کی جو کہ میری طرف منسوب ہوں روح قبض نہ کر مگر توبہ پر +

سہیل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپؓ کی دُعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو آمین کہتے سُنا۔ جب آپؓ دُعا ختم کر چکے تو پھر ہم نے یہ ندا سُنی اَبْشِرْ فَاِنِّیْ قَدِ اسْتَجَبْتُ لَکَ یعنی تم خوش ہو جاؤ مَیں نے تمہاری دعا قبول کر لی +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت سورج کی طرح چمک رہی ہے کیونکہ کسی صحابی یا سابقہ نبی سے ایسی کرامت کا ظہور ثابت نہیں +

اور صہ۱۲ پر فرمایا و قال الشیخ علی بن ادریس الیعقوبی اخذ سیدی الشیخ علی بن الهیتی بیدی و أتی بی الی سیدی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہما سنۃ خمسین وخمسمائۃ وقال لہ ھذا غلامی علی فخلع ثوبا کان علیہ والبسنی ایاہ وقال لی یا علی لبست قمیص العافیۃ فکنت منذ البستہ خمسۃ وستین سنۃ ماحدث لی فیھا الم وقال واتی بی الیہ ایضا سنۃ ستین وخمسمائۃ فاطرق ملیا فرأیت بارقۃ من نور قد برزت عنہ واتصلت بی فرأیت فی الوقت الحاضر اصحاب القبور واحوالھم والملائکۃ ومقاماتھم وسمعت تسبیحھم باختلاف اللغات وقرأت المکتوب علی جبین کل انسان وکشفت لی عن امور جلیلۃ کشفا جلیا فقال الشیخ رضی اللہ عنہ خذھا ولا تخف فقال لہ الشیخ علی یا سیدی انی أخاف علیہ زوال العقل قال فضرب بیدہ علی صدری فوجدت فی باطنی شیئا علی ھیئۃ السندان فلم افزع من شیئ مما رأیت وسمعت تسبیح الملائکۃ علیھم السلام وانا الی الآن استضیئ فی طرق الملکوت من تلک البارقۃ۔

یعنی شیخ علی بن ادریس یعقوبی نے بیان کیا ہے کہ ۵۵۰ھ ہجری میں میرے شیخ شیخ علی ہیتی مجھے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے آپؓ کے جسم مبارک پر ایک کپڑا تھا۔ آپؓ نے اُسے اُتار کر مجھے پہنا دیا۔ اور فرمایا علی تم نے تندرستی کا قمیص پہن لیا۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے مَیں نے اس کپڑے کو پہنا پینسٹھ سال تک مجھے کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی۔

انہیں نے بیان کیا ہے کہ میرے شیخ مجھے ایک دفعہ اور ۵۶۰ھ ہجری میں آپؓ کی خدمت میں لیگئے آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اُس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ آپؓ کے جسم مبارک سے روشنی ظاہر ہو ہو کر میرے جسم میں مل گئی۔ اُس وقت مَیں نے اہل قبور کو اور اُن کے حالات اور اُن کے مراتب و مناصب کو اور فرشتوں کو دیکھا اور مختلف آوازوں میں مَیں نے اُن کی تسبیحیں سنیں اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر جو کچھ لکھا تھا اُس کو مَیں نے پڑھا اور بہت سے واقعات اور امور غریبہ مجھ پر منکشف ہوئے۔ پھر آپؓ نے مجھ سے فرمایا تم انہیں پکڑ لو ڈرو مت۔ تو میرے شیخ نے فرمایا حضرت مجھے اس کی عقل زائل ہونے کا خوف ہے تو آپؓ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے مجھے باطن میں ہتھوڑے کی طرح ایک چیز محسوس ہوئی۔ پھر جو کچھ مَیں نے دیکھا مَیں اُس سے نہیں گھبرایا اور فرشتوں کی تسبیحوں کو مَیں نے پھر سُنا۔ اور اب تک مَیں عالم ملکوت میں اُس روشنی سے مستفید ہوتا ہوں۔

اور صہ۱۸ پر فرمایا و قال سیدنا الشیخ عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ کان والدی یتکلم فی الاسبوع

ثلاث مرات بالمدرسة بكرة الجمعة و عشية الثلاثاء وبالرباط بكرة الاحد و كان يحضره العلماء و الفقهاء و المشائخ و غيرهم و مدة كلامه على الناس اربعون سنة او لها سنة احدى و عشرين وخمسمائة و آخرها سنة احدى و ستين وخمسمائة ومدة تصدره للتدريس والفتوى ثلاث ثلاثون سنة اولها سنة ثمان و عشرين و اخرها سنة احدى و ستين وكان يقرأ في مجلسه اخوان قراءة مرسله مجردة بغير الحان و يقرأ أيضا في مجلسه الشريف مسعود الهاشمي وكان يموت في مجلسه الرجلان والثلاثة ويكتب ما يقول في مجلسه اربعمائة محبرة عالم وغيره وكان كثيرا ما يخطو في الهواء في مجلسه على رؤس الناس خطوات ثم يرجع الى الكرسي رضي الله عنه ۔

یعنی آپؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالوہاب بیان فرماتے ہیں کہ احقر کے والد ماجد ہفتہ میں تین دفعہ وعظ فرمایا کرتے تھے دو دفعہ اپنے مدرسہ میں جمعہ کی صبح اور منگل کی شب کو ایک دفعہ اپنے مہمان خانہ میں بدھ کی صبح کو۔ آپؓ کی مجلس وعظ میں علماء و فقہاء و مشائخ وغیرہ بھی بکثرت ہوتے تھے۔ آپؓ کے واعظ و نصیحت کی کل مدت چالیس سال ہے جس کی ابتداء ۵۲۱ھ ہجری اور انتہا ۵۶۱ھ ہے اور آپؓ کے درس و تدریس اور افتا کی کل مدت تینتیس ۳۳ سال ہے جس کی ابتداء ۵۲۸ھ اور انتہا ۵۶۱ھ ہے۔ دو شخص بھائی بھائی تھے وہ آپؓ کی مجلس میں بدون الحان کے بلند آواز سے قرأت کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی مسعود ہاشمی بھی قرأت کرتے تھے۔ اکثر آپؓ کی مجلس مبارک میں دو تین آدمی مر بھی جایا کرتے تھے۔ آپؓ کی مجلس میں آپؓ کی تقریر لکھنے کے لیئے چارسو دواتیں ہُوا کرتی تھیں۔ اکثر آپؓ اپنی مجلس میں تخت پر سے اُٹھ کر لوگوں کے سروں پر سے ہُوا میں چل کر جاتے اور پھر اپنے تخت پر واپس آجاتے رضی اللہ عنہ ۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ کسی صحابی یا سابقہ نبی کیلئے یہ امر ثابت نہیں کہ اُس کے وعظ کی تاثیر سے لوگوں کے رُوح عالم بالا میں پرواز کر جائیں یا چارصد علماء اُس کی تقریر نقل کرنے کیلئے مجلس وعظ میں بیٹھے ہُوئے ہوں یا وُہ خود اعلانیہ دوران وعظ میں ہُوا میں پرواز کرے۔ یہ مقام ناز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ ہی کو نصیب ہے ۔

اور ص۱۰۸ پر فرمایا وقال سيدنا الشيخ عبد القادر رضي الله عنه بعد علی الکرسی سنة ثمان وخمسين وخمسمائة مكثت خمسا و عشرين سنة متجردا سائحا في براري العراق وخرابه واربعين سنة اصلي الصبح بوضوء العشاء ثم افتتح القرآن و انا واقف على رجل واحد

ویدی فی وتد مضروب فی الحائط خوف النوم حتی انتہی الی آخر القرآن عند السحر وکنت لیلۃ طالعا فی سلم فقالت لی نفسی لو نمت ساعۃ فقمت فوقفت موضع خطر لی ھذا الامر ثم انتصبت علی رجل واحدۃ وافتتحت القرآن حتی اتیت آخرہ وانا علی ھذہ الحالۃ +

وقال رضی اللہ عنہ اقمت فی البرج المسمی الآن ببرج العجمی احدی عشرۃ سنۃ ولطول اقامتی فیہ سمی برج العجمی +

یعنی آپؓ نے ایک دفعہ ۵۵۸ھ میں اثنائے وعظ میں بیان فرمایا کہ پچیس ۲۵ سال تک مَیں بالکل تنہا رہ کر عراق کے بیابانوں اور ویران مقامات میں سیاحت کرتا رہا اور چالیس سال تک مَیں عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا۔ مَیں عشاء کے بعد ایک پاؤں پہ کھڑا ہو کر قرآن مجید شروع کرتا اور نیند کے خوف سے ایک ہاتھ میں میخ پکڑ رکھتا جو دیوار میں گڑی ہُوئی تھی اور اخیر صبح تک قرآن مجید کو ختم کر دیتا۔ ایک روز مَیں شب کو ایک ویران عمارت کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اُس وقت میرے جی میں آیا کہ اگر مَیں تھوڑی دیر کہیں سو رہتا تو اچھا تھا۔ جس سیڑھی پر کہ مجھے یہ خیال گزرا تھا۔ اُسی سیڑھی پر مَیں ایک پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا اور میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور تا اختتام قرآن مجید اسی طرح کھڑا رہا۔ اور گیارہ برس تک میں اُسی بُرج میں جو کہ اب بُرجِ عجمی کے نام سے مشہور ہے رہا کیا۔ اور اسی سبب سے اُسے بُرجِ عجمی کہنے لگے +

(ف) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ربّ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ مکرّم وُہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اس قدر سخت تقویٰ اور مجاہدہ کسی صحابی امام یا نبی سابقہ کے لئے ثابت نہیں۔ لہٰذا یہ امر میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر شاہد ہے +

اور صٰ۹ پر فرمایا وحکی محمد بن الخضر عن ابیہ انہ قال خدمت سیدی الشیخ عبد القادر ثلاث عشرۃ سنۃ فما رأیتہ فیھا تمخط ولا تنخع ولا قعدت علیہ ذبابۃ +

یعنی محمد بن خضر اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں تیرہ سال تک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ نہ تو آپؓ کا بلغم نکلا اور نہ کبھی آپؓ کے جسم اطہر پر مکھی بیٹھی +

(ف) حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد یہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ہی خاصہ ہے کہ آپ کے جسم اطہر پہ مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کے لئے یہ خصوصیت کسی روایت سے ثابت نہیں +

اور صنٰ۲ پر فرمایا وقال مفتی العراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد ابن حامد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کان الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سریع الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر الہیبۃ مجاب الدعوۃ الہیبۃ تلوح من سمتہ کریم الاخلاق طیب الاعراق +

یعنی مفتی عراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن حامد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ رقیق القلب اور نہایت درجہ کے خدا ترس رُعب داو اور مجیب الدعوات شخص تھے۔ آپؓ کی روش سے مکارم اخلاق عیاں تھے۔ آپؓ کا پسینہ مبارک خوشبو دار تھا +

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چودھویں کے چاند کیطرح چمک رہی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے آپ کے کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کے لئے یہ ثابت نہیں کہ اُن کا پسینہ خوشبو دار ہو +

اور صا۲۱ پر فرمایا وقال الشیخ عبد الرحمن ابن ابی الحسن علی البطائحی الرفاعی قدمت بغداد وحضرت الشیخ محی الدین عبد القادرؓ سلام اللہ علیہ فرأیت من حالہ وفراغ قلبہ وخلوسرہ ما اذھلنی فلما رجعت الی ام عبیدہ اخبرت خالی الشیخ احمد عنہ بذلک فقال یا ولدی من یطیق مثل قوۃ الشیخ عبد القادرؓ وما ھو علیہ وما وصل الیہ +

یعنی شیخ عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بطائحی الرفاعی بیان کرتے ہیں کہ جب میں بغداد شریف گیا تو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہُوا۔ اور جب آپؓ کے حال اور آپؓ کی فراغت قلبی وغیرہ کے علاوہ آپؓ کے اور دیگر حالات کو میں نے دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔ جب واپس آیا اور اپنے ماموں بزرگ وار کو اس کی اطلاع دی تو وُہ فرمانے لگے کہ اے میرے فرزند حضرت شیخ عبد القادرؓ جیسی قوت کس کو نصیب ہے اور جس حال پر کہ وُہ ہیں کون رہ سکتا ہے اور جہاں تک کہ وُہ پہنچے ہیں کون پہنچ سکتا ہے +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ولی صحابی یا نبی آپ کے مقام تک نہ پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے +

اور صا۲۲ پر فرمایا وقال الشیخ عدی بن ابی البرکات صخر بن صخر بن مسافر قال ابی صخر قلت لعمی الشیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ اعلمت ان احدا من المشائخ المتقدمین قال قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ غیر الشیخ عبد القادرؓ قال لا قلت فما معناھا قال ھی

مفصحة عن مقام الفردية فی وقته قلت و لکل وقت فرد قال نعم و لکن لم یؤمر أحد أن یقول هذا القول سوی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ قال قلت أو أمر بقولها قال قد أمروا انما وضعت کلهم رؤسهم لمکان الامر الا تری الی الملائکة علیهم السلام لم یسجدوا لآدم الا لورود الامر علیهم بذلک +

یعنی شیخ عدی بن ابو برکات صخر بن صخر بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے عم بزرگ شیخ عدی بن مسافرؒ سے پوچھا کہ اس سے پہلے بجز حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے اور بھی کسی مشائخ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا اس کے معنی کیا ہیں آپ نے فرمایا اس سے محض مقام فردیت مراد ہے میں نے کہا کیا ہر زمانہ میں فرد ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر بجز حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اور کسی فرد کو اس کے کہنے کا حکم نہیں ہوا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہاں وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر جھکائے۔ دیکھو! فرشتوں کو بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تب ہی کیا جب کہ خدائے تعالیٰ نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا +

اور ص۲۱ پر فرمایا وقال الشیخ ماجد الکردی لما قال الشیخ عبد القادرؒ هذه الکلمة لم یبق للہ ولی فی الارض فی ذلک الوقت الا حنی عنقه تواضعاله واعترافا بمکانته ولم یبق نادمن اندیة صالحی الجن فی ذلک الوقت الا وفیه ذکر ذلک وقصدته وفود صالحی الجن من جمیع الآفاق مسلمین علیه وتائبین علی یدیه وازدحموا فی بابه ووافقه الشیخ مطر علی ذلک وقال الشیخ عبد اللہ بن سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنه وسالته هل حضرت المجلس الذی قال فیه والدک قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ قال نعم وکان فی ذلک المجلس زهاد عن خمسین شیخا من الاعیان +

یعنی شیخ ماجد الکردی نے بیان کیا کہ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو اُس وقت کوئی ولی اللہ زمین پر باقی نہ رہا کہ اُس نے تواضع اور آپؓ کے مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ اور اُس وقت صلحائے جنات میں سے کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو۔ تمام آفاق کے صلحائے جنات کے وفد آپؓ کے دروازہ پر حاضر تھے ان سب نے آپ کو سلام علیک کیا اور سب کے سب آپؓ کے ہاتھ پر تائب ہو کر واپس گئے +

شیخ مطر نے شیخ موصوفؒ کے اس قول کی تائید کی ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے آپؓ کے صاحبزادے

حضرت شیخ عبداللہ سے دریافت کیا کہ جس مجلس میں آپ کے والد ماجدؒ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا تھا۔ آپ اُس مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں اُس مجلس میں موجود تھا اور بڑے بڑے پچاس اعیان مشائخ موجود تھے ۔

اور ص۲۴ پر فرمایا وقال الشیخ القدوۃ ابو سعید القیلوی لما قال الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ تجلی الحق عزوجل علی قلبہ وجاءتہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ید طائفۃ من الملائکۃ المقربین البسها بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منہم ومن تاخر الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملائکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الجو صفوفا حتی استد الافق بھم ولم یبق ولی فی الارض الا حنی عنقہ رضی اللہ عنہ ۔

یعنی قدوۃ العارفین شیخ ابوسعید القیلویؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو اُس وقت آپؓ کے قلب پر تجلیاتِ الٰہی ہو رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے آپؓ کو ایک خلعت بھیجا گیا تھا۔ یہ خلعت ملائکہ مقربین نے لاکر جمیع اولیائے کرام کے مجمع عام میں آپؓ کو پہنایا۔ جملہ اولیائے متقدمین اور متاخرین زندہ اپنے اجساد سمیت اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ حاضر تھے۔ اُس وقت ملائکہ و رجال الغیب آپ کی مجلس کے گرداگرد صف بصف ہوا میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے کہ آسمان کے کنارے نظر نہیں آسکتے تھے۔ اُس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا کہ جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ رضی اللہ عنہ ۔

اور ص۲۶ پر فرمایا وکان رضی اللہ عنہ یمشی فی الھواء علی رؤس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی وکذا السنۃ والشھر والایام ویخبرونی بما یجری فیھا وتعرض علی الاشقیاء والسعداء وعینی فی اللوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علمہ ومشاھدتہ انا حجۃ علیکم ونائب رسول اللہ ووارثہ فی الارض وکان یقول کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی صلی اللہ علیہ وسلم وما رفع قدما الا وضعت قدمی فی موضعہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ رضی اللہ عنہ وقال رضی اللہ عنہ انا شیخ الملائکۃ والانس والجن وقال مرۃ علی الکرسی اذا سالتم اللہ تعالی فاسالوہ بی ویا اھل الارض شرقا وغربا تعالوا تعلموا منی یا اھل العراق الاحوال عندی کثیاب معلقۃ فی بیت ایھا شئت لبست فعلیکم بالسلام او لآتینکم بجنود لا قبل لکم بھا یا غلام سافر الف عام تسمع منی کلمۃ یا غلام الولایات ھھنا درجات ھھنا فی مجلسی تفرق الخلع ومَا

مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ يا غلام سل عنی منکرا و نکیرا حین یجیئہما الی قبرک یخبراك عنی۔

یعنی آنحضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ روس الاشہاد مجالس میں ہوا پر چلا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ شمس طلوع نہیں ہوتا مگر یہ کہ وُہ مجھے سلام کرتا ہُوا نکلتا ہے اور اسی طرح سے سال اور مہینے اور دن مجھے سلام کرتے ہیں اور تمام ہونے والے واقعات کی مجھے خبر دیتے ہیں۔ نیک بخت و بد بخت بھی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ میری نظر لوح محفوظ پر ہے اور مَیں اُن کے علوم و مشاہدات کے سمندروں میں غوطہ لگا رہا ہُوں۔ مَیں نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا وارث اور تم پر حجت ہُوں۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور مَیں اپنے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مُبارک پر ہُوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جہاں میں نے اپنا قدم نہ رکھا ہو سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قدم مبارک کے۔ اور فرمایا میں ملائکہ و انس و جن کُل کا شیخ ہُوں۔

ایک دفعہ آپؓ نے اثنائے وعظ میں تخت پر بیٹھ کر فرمایا کہ جب خُداوند تعالیٰ سے دُعا کرو تو مجھے وسیلہ بنا کر دُعا مانگو۔ اَے کُل رُوئے زمین کے باشندو آؤ، میرے پاس آکر مجھ سے علم طریقت حاصل کرو۔ اے اہل عراق میرے نزدیک احوال اس طرح سے ہیں جس طرح سے گھر میں لباس لٹکے رہتے ہیں۔ جونسا چاہتا ہوں پہن لیتا ہُوں۔ تو تمہیں چاہیئے کہ تم سلامتی اختیار کرو ورنہ مَیں تم پر ایک ایسا لشکر لے آؤں گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے لڑکے! ہزار سال سفر کرتا تو مجھ سے ایک کلمہ سُننے۔ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں درجات یہاں ہیں میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ اور کوئی نبی اور ولی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ اے لڑکے قبر میں منکر نکیر سے میرا حال پوچھنا وُہ تجھ کو میری خبر دیں گے۔

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چمک رہی ہے کیونکہ کسی صحابی یا سابقہ نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مَیں جنوں انسانوں اور فرشتوں سب کا شیخ ہُوں اور نہ ہی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میری مجلس میں جملہ انبیاء و اولیاء حاضری دیتے ہیں۔

اور صـ۲۹ پر فرمایا وقال الشیخ عدی بن ابی البرکات قال ابی قال عمی القدوۃ الشیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ امطرت السماء مرۃ والشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یتکلم فتفرق بعض اھل المجلس قال فرفع رأسہ نحو السماء وقال أنا اجمع علیك وانت تفرق علی

كذا قال فسكت المطر عن المجلس وبقى على حاله يقع خارج المدرسة ولا يقطر على المجلس قطرة واحدة رضى الله عنه ومن انشاده رضى الله عنه قوله

ما فى الصبابة منهل مستعذب ۔۔۔ الا ولى فيه الالذ الاطيب
او فى الوصال مكانة مخصوصة ۔۔۔ الا ومنزلتى اعز واقرب
وهبت لى الايام رونق صفوها ۔۔۔ فحلت مناهلها وطاب المشرب
وغدوت مخطوبا لكل كريمة ۔۔۔ لا يهتدى فيها اللبيب فيخطب
انا من رجال لا يخاف جليسهم ۔۔۔ ريب الزمان ولا يرى ما يرهب
قوم لهم فى كل مجد رتبة ۔۔۔ علوية وبكل جيش موكب
انا بلبل الافراح املا دوحها ۔۔۔ طربا وفى العليا باز اشهب
اضحت جيوش الحب تحت مشيئتى ۔۔۔ طوعا ومهما رمته لا يعزب
اصبحت لا املا ولا امنية ۔۔۔ ارجو ولا موعودة اترقب
مازلت ارتع فى ميادين الرضا ۔۔۔ حتى وهبت مكانة لا توهب
اضحى الزمان كحلة مرقومة ۔۔۔ تزهو ونحن لها الطراز المذهب
افلت شموس الاولين وشمسنا ۔۔۔ أبدا على فلك العلا لا تغرب

یعنی شیخ عدی بن ابو البرکات بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے اپنے عم بزرگوار شیخ عدی بن مسافر سے نقل کرکے بیان کیا کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بعض اہل مجلس سے ہمکلام تھے کہ اتنے میں بارش ہونے لگی۔ آپؓ نے آسمان کیطرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ میں تو تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو انہیں بکھیرتا ہے۔ آپؓ کا یہ کہنا تھا کہ بارش کترا کر مدرسہ کے اردگرد برستی رہی اور صرف آپؓ کے مدرسہ میں برسنا موقوف ہوگئی۔ اس مقام پر آپؓ کے چند اشعار نقل کئے گئے ہیں جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہو ہذا

مَا فِى الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ ۔۔۔ اِلَّا وَلِىْ فِيهِ الْاَلَذُّ الْاَطْيَبُ
وادی عشق میں کوئی ایسی نہر نہیں ۔۔۔ جو کہ میری نہر عشق سے زیادہ لذیذ و شیریں ہو۔
اَوْ فِى الْوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ ۔۔۔ اِلَّا وَمَنْزِلَتِىْ وَاَعَزُّ وَاَقْرَبُ
اور نہ مکان وصال میں کوئی خاص مقام ہے ۔۔۔ جو کہ میرے مقام وصال سے زیادہ ذی عزت و قعت یا قریب ہو
وَهَبَتْ لِىَ الْاَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا ۔۔۔ فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
مجھے زمانہ نے اسکی رونق اور صفائی کا موقعہ دیا ہے ۔۔۔ جس وادی عشق کے پانی نہایت شیریں اور خوشگوار ہو گئے ہے

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِكُلِّ كَرِيْمَةٍ ۔۔۔ لَا يَهْتَدِيْ فِيْهَا اللَّبِيْبُ فَيَخْطُبُ

میں ہر ایک بزرگی کیلئے خطاب کیا گیا ہوں کہ جس کی طرف کوئی ہدایت نہیں پاتا اور نہ خطاب کیا جاتا ہے +

أَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يُخَافُ جَلِيْسُهُمْ ۔۔۔ رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يُرٰى مَا يُرْهِبُ

میں ان لوگوں میں سے ہوں جنکے ندیموں پر کوئی خوف نہیں۔ زمانہ خوفزدہ ہوتا ہے مگر خبر نہیں کہ وہ خوفزدہ کیوں ہے۔

قَوْمٌ لَهُمْ فِيْ كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ ۔۔۔ عُلْوِيَّةٌ وَبِكُلِّ جَيْشٍ مَرْكَبُ

میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ جنہیں ہر فضیلت میں ان کا رتبہ عالی اور ہر ایک لشکر میں ان کا گذر ہے۔

أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا ۔۔۔ طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ

میں خوشیوں کا بلبل ہوں اور انکے تنوں کو خوشیوں سے پُر کرتا ہوں اور عالم بالا میں بھی بازِ اشہب ہوں +

أَضْحَتْ جُيُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيْئَتِيْ ۔۔۔ طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهُ لَا يَعْزُبُ

ملک محبت کا تمام لشکر میرے قبضہ تصرف میں ہو کر میرا مطیع ہو گیا ہے جہاں کہیں کہ میں اُسے ڈالدوں وہ وہاں سے ہل نہیں سکتا

مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِيْ مَيَادِيْنِ الرِّضٰى ۔۔۔ حَتّٰى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوْهَبُ

میں ہمیشہ میدانِ رضا میں دوڑتا رہا ہوں۔ یہانتک کہ مجھے وہ مقام دیا گیا جو کہ اوروں کو نہیں دیا جاتا۔

أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ ۔۔۔ تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

زمانہ کی مثال گویا کہ ایک خلعت مرصع کی ہے۔ جو کہ نہایت ہی خوشنما ہو اور ہم گویا اسکے طلائی نقش و نگار ہیں۔

أَفَلَتْ شُمُوْسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ أَبَدًا عَلٰى فَلَكِ الْعُلَا لَا تَغْرُبُ

پہلوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ابد الآباد تک آسمان کی بلندیوں پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہو گا +

(ف) قصیدہ شریف میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مقرب ترین ہستی ہیں۔ جملہ صحابہ وانبیاء علیہم السلام آپ کے دستِ مبارک سے خلعتیں لے رہے ہیں +

اور صفحہ ۳۰ پر فرمایا وقال الشیخ القدوۃ ابو الحسن علی القرشی رضی اللہ عنہ شھدت مجلس سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ مرۃ فی سنۃ تسع وخمسین وخمسمائۃ فأتاہ جمع من الرافضۃ بقفتین مخیطتین مختومتین وقالوا لہ قل لنا ما فی ھاتین القفتین قال فنزل من الکرسی ووضع یدہ علی احدھما وقال فی ھذہ صبی مقعد وامر ولدہ عبد الرزاق بفتحھا قال ففتحھا فاذا فیھا کما قال فمسکہ بیدہ وقال لہ قم باذن اللہ قال فقام یعدو وقال

ووضع یدہ علی الاخری دفی ھذہ صبی لا عاھۃ فیہ وامر بفتحھا ایضا ولدہ فاذا فیھا ولد صغیر فقام یمشی قال فامسکہ الشیخ رضی اللہ عنہ بناصیتہ وقال لہ اقعد فقعد بامر اللہ تعالی قال فتابوا عن الرفض علی یدہ ومات فی المجلس ثلاثۃ نفر۔

یعنی قدوۃ العارفین شیخ ابوالحسن علی القرشی بیان فرماتے ہیں کہ ۵۹۱ہجری کا واقعہ ہے کہ روافض کی ایک بڑی جماعت دو خشک کدو جو کہ سلے ہوئے اور مُہر شدہ تھے لیکر آئے۔ ان لوگوں نے آپؓ سے پوچھا کہ آپؓ بتلائیے کہ ان دونوں کدو میں کیا چیز ہے۔ آپؓ نے اپنے تخت سے اُتر کر ایک کدو پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا اس میں آفت رسیدہ بچہ ہے اور اپنے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق کو اس کدو کے کھولنے کے لئے فرمایا۔ جب وُہ کھولا گیا تو اُس میں وہی آفت رسیدہ بچہ نکلا۔ اُس کو آپؓ نے اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر فرمایا۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وہ خدائی تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؓ نے دوسرے کدو پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا کہ اس میں صحیح وسالم وتندرست بچہ ہے۔ اسے بھی آپؓ نے اپنے صاحبزادے موصوف کو کھولنے کا حکم دیا۔ یہ کدو بھی کھولا گیا اور اُس میں سے ایک بچہ نکلا اور اٹھ کر چلنے لگا۔ آپؓ نے اُس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا بیٹھ جاؤ تو وہ باذنہٖ تعالیٰ بیٹھ گیا۔ آپؓ کی یہ کرامت دیکھ کر اپنے رفض سے تائب ہو گئے۔ نیز اُس وقت آپؓ کی یہ کرامت دیکھ کر مجلس کے تین شخصوں کی روح پرواز ہو گئی۔

(ف) اس میں میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چمک رہی ہے۔ کسی صحابی یا سابقہ نبی سے ایسی کرامت کا ظہور کسی روایت سے ثابت نہیں۔

اور صد ۳۱ پر فرمایا وقال الشیخ ابوالحسن المعروف بابن السلطنۃ البغدادی کنت اشتغل بالعلم علی سیدنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ وکنت اسھر اکثر اللیل اترقب حاجۃ لہ فخرج من دارہ لیلۃ من صفر سنۃ ثلاث وخمسین وخمسمائۃ فناولتہ ابریقا فلم یاخذہ وقصد باب المدرسۃ فانفتح لہ الباب فخرج وخرجت خلفہ وانا اقول فی نفسی انہ لا یشعر بی واغلق باب المدرسۃ ومشی الی قرب من باب بغداد فانفتح لہ الباب فخرج وخرجت خلفہ وعاد الباب مغلقا ومشی غیر بعید فاذا نحن فی بلد لا اعرفہ فدخل مکانا شبیھا بالرباط واذا فیہ ستۃ نفر فبادروا بالسلام علیہ قال فالتجات الی ساریۃ ھناک وسمعت فی جانب ذلک المکان انینا فلم نلبث الا یسیرا

حتی سکت الاثنین ودخل رجل وقصد الی تلک الجهة التی فیها الاثنین ثم خرج یحمل شخصا علی عاتقه ودخل رجل آخر مکشوف الراس طویل شعر الشارب وجلس بین یدی الشیخ فاخذ الشیخ علیه الشهادتین وقص شعر شاربه ورأسه والبسه طاقیة وسماه محمدا وقال لاولئک النفر قد امرت ان یکون هذا بدلا عن المیت فقالوا سمعنا وطاعة ثم خرج وترکهم وخرجت خلفه ما شینا قال فمشینا غیر بعید واذا نحن عند باب بغداد فانفتح الباب کاول مرة ثم اتی المدرسة فانفتح بابها ودخل داره فلما کان من الغد جلست بین یدی الشیخ لاقرأ فاقسمت علیه ان یبین لی ما رایت فقال اما البلد فنهاوند من اقطار البلاد واما الستة الذین رایت فهم الابدال النجباء وصاحب الاثنین هو سابعهم کان مریضا فلما حضرت وفاته جئت لاحضره، واما الرجل الذی اخذت علیه الشهادتین فهو من اهل القسطنطینیة نصرانیا امرت أن یکون بدلا عن المیت فاتی به واسلم علی یدی وهو الآن منهم، واما الرجل الذی دخل وخرج یحمل شخصا علی عاتقه فابو العباس الخضر ذهب به لیتولی امره قال واخذ علی الشیخ رضی اللہ عنہ ان لا تحدث بذلک لاحد حال حیاته وقال احذر من افشاء السر فی حیاتی رضی اللہ عنہ+

یعنی شیخ ابو الحسن المعروف بابن السلطنة البغدادی بیان کرتے ہیں کہ جب کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہ کر آپ سے تحصیل علم کرتا تھا۔ تو اس وقت آپ ہی کا کوئی کام کرنے کی غرض سے اکثر اوقات شب بیداری کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ۵۵۳ھ کا واقعہ ہے کہ ایک شب کو آپ اپنے دولت خانہ سے باہر تشریف لائے۔ میں آپ کی خدمت میں آفتابہ بھر کر لایا۔ مگر آپ نے لیا نہیں اور سیدھے آپ مدرسہ میں تشریف لائے۔ مدرسہ کا دروازہ آپ سے ہی کھلا اور پھر آپ سے ہی بند بھی ہو گیا۔ آپ باہر نکلے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ اس کے بعد آپ بغداد شریف کے دروازے پر پہنچے۔ یہ دروازہ بھی آپ سے ہی کھلا اور آپ سے ہی بند ہو گیا۔ اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچے۔ جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں پہنچ کر آپ مکان میں داخل ہوئے جو کہ آپ کے مسافر خانہ سے شبیہ تھا۔ اس مکان میں چھ اشخاص تھے۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ ذرا آگے چلے گئے اور میں ایک کھمبے کے پاس ٹھہر گیا۔ یہاں سے میں نے نہایت پست آواز سے کسی کے کراہنے کی آواز سنی۔ کچھ منٹ بعد یہ آہٹ

بند ہوگئی۔ اس کے بعد جہاں سے کہ یہ آہٹ سنائی دیتی تھی ایک شخص اُسی طرف گیا اور وہاں سے ایک شخص کو اپنے کندھے پر اُٹھا لایا۔ اُس کے بعد ایک اور شخص جس کی مونچھیں دراز تھیں سر برہنہ تھا آیا اور آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اُس کو کلمہ شہادتین پڑھا کر اُس کی مونچھیں تراشیں اور اُسے ٹوپی پہنائی اور محمدؐ اُس کا نام رکھا اور ان اشخاص سے فرمایا کہ مجھے حکم ہُوا ہے کہ یہ شخص متوفی کا قائم مقام ہوگا۔ ان سب نے کہا سَمْعًا وَّطَاعَۃً (بسر و چشم) پھر آپ وہاں سے روانہ ہُوئے۔ ہم تھوڑی دُور چلے تھے کہ بغداد شریف کے دروازے پر آن پہنچے۔ جسطرح سے کہ پہلی دفعہ دروازہ کھلا اور بند ہُوا اُسی طرح سے اس دفعہ بھی کھلا اور بند ہُوا۔ اُس کے بعد آپ مدرسے تشریف لائے اور اندر مکان میں چلے گئے۔ جب صبح کو مَیں آپ سے سبق پڑھنے بیٹھا تو مَیں نے آپ کو قسم دلا کر پوچھا کہ یہ کیا واقعہ تھا۔ آپؓ نے فرمایا یہ جو شہر تم نے دیکھا یہ نہاوند تھا جو کہ اطراف و جوانب کے بلاد بعیدہ میں سے ایک شہر کا نام ہے اور یہ چھ شخص ابدال و نجباء سے تھے اور ساتویں شخص کہ جن کی آہٹ سُنائی دیتی تھی یہ بھی انہیں میں سے تھے اور اسوقت وہ وفات پانے والے تھے اسلئے میں ان کے پاس گیا اور جس شخص کو کہ میں نے کلمہ شہادتین پڑھایا وُہ نصرانی اور قسطنطنیہ کا رہنے والا شخص تھا۔ مجھے حکم ہُوا تھا کہ یہ شخص اُن کا قائم مقام ہوگا۔ اسی لئے وُہ میرے پاس لایا گیا اور اُس نے اسلام قبول کیا اور اب وہ ابدال و نجباء سے ہے اور جو شخص کہ اپنے کندھے پر ایک شخص کو لایا تھا وُہ ابوالعباس حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ آپؑ اُسے لیکر آئے تھے تاکہ وُہ متوفی کا قائم مقام بنایا جائے یہ بیان فرمانے کے بعد آپؓ نے مجھ سے اس بات کا عہد لیا کہ مَیں آپؓ کی تا زیست اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کروں اور فرمایا کہ تم میری زندگی میں کسی راز کا بھی افشانہ کرنا رضی اللہ عنہ۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ولایت کا خزانہ تقسیم فرما رہے ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام آپؓ کے چپراسی ہیں۔ اور حضرت خضر علیہ السلام وُہ ہیں جنکی فضیلت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ثابت ہے بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قَالَ لَہٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (مُوسیٰ علیہ السلام نے اُس کو کہا کہ اگر تُو کہے تو مَیں تیرے ساتھ رہوں تاکہ تُو مجھے اُس علم میں سے سکھائے جو رب تعالیٰ نے تجھے سکھایا ہے۔ کہف ع ۹) پس ثابت ہُوا کہ میرے سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو حضرت مُوسیٰ علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے +

اور صفحہ ۳۶ پر فرمایا وقال الشیخ علی الخباز رضی اللہ عنہ سمعت الشیخ ابا القاسم عمر یقول سمعت سیدی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ

كشفت عنه ومن نادى باسمي في شدة فرجت عنه ومن توسل الى الله بى فى حاجة
قضيت حاجته ومن صلى ركعتين يقرأ فى كل ركعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدى
عشرة مرة و يصلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد السلام من التشهد احدى
عشرة مرة يسلم على ويذكرني باسمي ويذكر حاجته فانها تقضى ان شاء الله تعالى +

یعنی شیخ علی الخباز بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابوالقاسم عمر قدس سرہٗ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ آپؓ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی مصیبت میں مجھ سے مدد چاہتا ہے یا مجھے پکارے۔ تو میں اُس کی مصیبت کو دُور کروں گا اور جو کوئی کہ میرے توسل سے خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی چاہے گا تو خدا تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرے گا۔ یا جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص (یعنی قل ھو اللہ) پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور مجھ پر بھی سلام بھیجے اور اُسی وقت اپنی حاجت کا نام بھی لے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پُوری ہو گی +

(ف) سابقہ انبیاکرام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے وسیلہ ٹھہراؤ تو تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ یہ امر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر صریح شہادت ہے +

اور ص۳۹ پر فرمایا وقال الشيخ على بن الهيتى زرت مع سيدى الشيخ عبد القادر
رضى الله عنه والشيخ بقا بن بطو قبر الامام احمد بن حنبل رحمة الله عليه فشهدته
خرج من قبره وضم الشيخ عبد القادرؓ الى صدره وقال يا شيخ عبد القادرؓ قد افتقر
اليك فى علم الشريعة وعلم الحقيقة وعلم الحال رضى الله عنهم +

یعنی شیخ علی بن الہیتی قدس سرہٗ بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں اور شیخ بقا بن بطو آپؓ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے مزار پر زیارتِ قبر کیلئے گئے۔ اُس وقت میں نے مشاہدہ کیا کہ امام موصوف علیہ الرحمۃ نے اپنی قبر سے نکل کر آپؓ کو اپنے سینے سے لگایا اور عرض کیا یا شیخ عبدالقادرؓ میں علم شریعت و علم حقیقت و علم حال میں آپ کا محتاج ہوں +

اور ص۳۹ پر فرمایا وقال ابو المظفر بن عمر البغدادى المثنى المعروف بالصحراوى
سمعت ابى يقول استدعيت الجان مرة بالعزائم والطلبات اجابتهم اكثر من عادتى
ثم اتونى وقالوا لا تعد تستدعينا اذا كان الشيخ عبد القادرؓ يتكلم على الناس

فنقلت ولم قالوا انا نحضره قلت وانتم ایضا قالوا ان ازدحامنا بمجلسه اشد من ازدحام الانس وان طوائف منا کثیرۃ اسلمت وتابت علی یدیہ رضی اللہ عنہ +

یعنی ابو النظر بن عمر البغدادی المثنی المعروف بالصحرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک دفعہ بذریعہ عمل جنات کو بلایا۔ تو اس وقت ان کے آنے میں معمول سے زیادہ دیر ہوئی۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہوں اس وقت تم ہمیں نہ بلایا کرو۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کی مجلس میں تم لوگ بھی جایا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی مجلس میں بہ نسبت انس کے ہم لوگ بکثرت ہوتے ہیں اور ہمارے طوائف کثیر نے اسلام قبول کیا ہوا ہے اور آپ کے دست مبارک پہ توبہ کی ہوئی ہے +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے جنوں کو بھی اسلام کی تعلیم بخشی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کیلئے ثابت نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت رب تعالیٰ نے جن کئے ہوئے تھے لیکن آپ کی حسین حیات تک مگر انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لقولہٖ تعالیٰ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (سبا ع ۲) اگر یہ جن مسلمان ہوتے تو مسجد بیت المقدس کی تعمیر کو عذاب مہین نہ کہتے +

اور اسی صفحہ پر فرمایا وقال المشائخ ابوالفرح الدویرۃ وعبدالکریم الاثری ویحیی الصرصری وعلی بن محمد الشہربانی رحمۃ اللہ علیہم کنا عند الشیخ علی بن ادریس الیعقوبی بہا سنۃ عشر وستمائۃ فجاء الشیخ عمر المہیدی المعروف بتربیۃ فقال لہ الشیخ علی بن ادریس اقصص علیہم رویاک فقال رایت فی النوم ان القیامۃ قد قامت والانبیاء وامہم قادمین الموقف و و یتبع بعض الانبیاء الرجلان والرجل الواحد ثم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقدمہ امتہ کالسیل وکاللیل وفیہم المشائخ ومع کل شیخ اصحابہ یتفاوتون عددا ونورا وبہجۃ واقبل رجل فی عددا لمشائخ معہ خلق کثیر یفضلون غیرہم فسالت عنہ فقیل ھذا الشیخ عبدالقادر واصحابہ فتقدمت الیہ وقلت لہ یا سیدی مارایت فی المشائخ ابہی منک ولا فی اتباعہم احسن من اتباعک فانشد :-

اذا کان منا سید فی عشیرۃ — علاھا وان ضاق الخناق حماھا
وما اخترت الاواصبح شیخنا — ولا انتخرت الاوکان فتاھا

وما ضربت بالابرقین خیامنا　　　　　فاصبح مادی الطارقین سواھا

قال فاستیقظت وانا احفظن وکان الشیخ محمد الخیاط الواعظ حاضرا فقال له الشیخ علی ابن ادریس یا محمد انشد ناشیا فی ھذا المعنی علی لسان الشیخ عبد القادرؒ فقال

ھنیئا لصحبی اننی قاصد الرکب　　　　　اسیر بھم قصدا الی منزل المرحب

واکنفھم والکل فی شغل امرہ　　　　　وانزلھم فی حضرۃ القدس من ربی

ولی معھد کل اللطائف دونہ　　　　　ولی منھل عذب المشارب والشرب

واھل الصفا یسعون خلفی وکلھم　　　　　لھم ھمۃ امضی من الصارم العضب

یعنی ابوالفرح الدویرہ وعبدالکریم الاثری ویحیی الصرصری وعلی بن محمد الشھربانی وغیرہ مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ ۶۰۱ھ کا واقعہ ہے کہ ہم لوگ ایک دن شیخ علی بن ادریس الیعقوبی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں شیخ عمر المریدی المعروف تریدہ علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت میں آئے۔ آپؒ ان سے فرمایا کہ تم اپنی خواب بیان کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور انبیاء اور ان کے ہمراہ اُن کی اُمتیں چاروں طرف سے چلی آرہی ہیں۔ کسی کے ہمراہ ایک اور کسی کے ہمراہ دو آدمی ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی تشریف لارہے ہیں اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کی امت دریا کی موجوں یا شب کیطرح چھائی ہوئی چلی آرہی ہے۔ انہیں میں بہت سے مشائخ ہیں اور ہر ایک مشائخ کے ساتھ اُن کے مُرید ہیں جو کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسب مراتب فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر ان مشائخ میں میں نے ایک اور بزرگ کو دیکھا کہ جن کے ہمراہ بہت سی خلقت ہے جو دوسروں پر فضیلت رکھتی ہے۔ میں نے ان کی نسبت پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر آپؓ سے کہا کہ حضرت کل مشائخین میں میں نے آپؓ سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا۔ اور نہ آپؓ کے اتباع سے اُن کے اتباع کو بہتر دیکھا تو آپؓ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھ کر سنائے :-

اِذَا کَانَ مِنَّا سَیِّدٌ فِی عَشِیْرَۃٍ　　　　　عَلَاھَا وَاِنْ ضَاقَ الْخُنَاقُ حَمَاھَا

جس قبیلہ میں کہ ہمارا کوئی سردار موجود ہوگا تو وہ سب پر غالب رہیگا اور اُن پر کوئی سختی آئیگی تو وہ اُن کی حمایت کریگا۔

وَمَا اخْتُبِرَتْ اِلَّا وَاَصْبَحَ شَیْخَنَا　　　　　وَلَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَکَانَ فَتَاھَا

اور وہ ازمائش میں پورا اُترے گا مگر جب سے کہ اُس کا سردار ہے اور نہ وہ کسی بات پر فخر کر سکے گا مگر تب ہی کہ ان میں موجود ہو۔

وَمَا ضُرِبَتْ بِالْاَبْرَقَيْنِ خِيَامُنَا فَاَصْبَحَ مَاْوَی الطَّارِقِيْنَ سِوَاهَا

اور جہاں کہیں بھی خواہ ابرقان ہی میں جب ہمارے خیمے گاڑے تو اُس طرف سے ہر گذرنے والے نے اپنا راستہ موڑا + جب میں بیدار ہُوا تو یہ اشعار میری زبان پر تھے ۔ شیخ محمد الخیاط بھی اُس وقت موجود تھے ۔ شیخ علی بن ادریس موصوف نے آپ سے کہا کہ اسی مضمون سے متعلق آپ کے اشعار اگر آپ کو یاد ہوں تو سُنائیے تو آپ نے مندرجہ ذیل اشعار سُنائے ہے

هَنِيْئًا لِصَحْبِيْ اِنَّنِيْ قَائِدُ الرَّكْبِ اُسَيِّرُهُمْ قَصْدًا اِلٰی مَنْزِلِ الْمَرْحَبِ

میرے احباب کو مبارک ہو کہ مَیں امیرِ لشکر ہُوں میں اُنہیں کیلئے جاتا ہُوں ایک وسیع میدان میں انہیں جا اُتاروں +

وَاَكْنِفُهُمْ وَالْكُلُّ فِیْ شُغْلِ اَمْرِهٖ وَاُنْزِلُهُمْ فِیْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ رَّبِّیْ

وہ سب کے سب اپنے کام میں مصروف ہیں اور اُن کے رہائش مقام کی فکر مجھے ہے ۔ مَیں انہیں لے جاکر مقام حضرت القدس میں جا اُتاروں گا +

وَلِیْ مَعْهَدٌ كُلُّ اللَّطَائِفِ دُوْنَهٗ وَلِیْ مَنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبِ وَالشُّرْبِ

مجھے ایک ایسی منزل معلوم ہے کہ تمام آسائشیں جسکے آگے ہیچ ہیں ۔ جہاں ایسا پانی ہے کہ جو تمام پانیوں سے زیادہ شیریں و خوش مزہ ہے +

وَاَهْلُ الصَّفَا يَسْعَوْنَ خَلْفِیْ وَكُلُّهُمْ لَهُمْ هِمَّةٌ اَمْضٰی مِنَ الصَّارِمِ الْعَضْبِ

اہل باطن میرے پیچھے پیچھے دوڑے چلے آ رہے ہیں اُن کی عالی ہمتی ایسی ہے جو کہ تلوار سے زیادہ کام دیتی ہے +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ قائدالرکب ہیں یعنی امیر لشکر ہیں حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ اور شمسِ احدیت ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور میرے سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم اور آسمانِ ولایت کے قمر ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (اور قسم ہے چاند کی جو آپؐ کے بعد ہیں یعنی جو مرتبہ میں آپ کے دُوسرے نمبر پر ہیں ۔ شمس ع ۱) اور جملہ صحابہ یعنی اولیاء و انبیاء علیہم السلام آپؐ کے وقتی وزیر ہیں اور آسمانِ ولایت کے ستارے ہیں کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۲) مَیں قسم اُٹھاتا ہُوں ستارے ڈوبنے کی جگہوں کی یعنی اولیاء و انبیاء کی مزارات کی ۔ نجوم سے مُراد جمیع صحابہ یعنی اولیاء و انبیاء علیہم السلام ہے +

اور ص۵۷ پر فرمایا وقال رضی اللہ عنہ رأیت فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا وانا ارضع ثدیہا الایمن ثم اخرجت ثدیہا الایسر فرضعتہ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عائشۃ ھذا ولدنا حقا +

یعنی نیز آپؓ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے خواب دیکھی کہ گویا میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں ہوں اور آپؓ کی داہنی جانب کا دودھ پی رہا ہوں۔ پھر آپؓ نے مجھے اپنی بائیں جانب کا دودھ بھی پلایا۔ اتنے میں جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور تشریف لا کر آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ درحقیقت یہ ہمارا فرزند ہے +

(ف) کسی صحابی یا امام کو یہ شرف نصیب نہیں۔ لہٰذا یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے +

اور ص۷۲ پر فرمایا وکان یعد من کراماته ان اقصی من فی مجلسه یسمع صوته کما یسمعه ادناهم علی کثرتهم وکان یتکلم علی خواطر اهل المجلس و یواجههم بالکشف وکان اذا قام فوق الکرسی یقوم الناس لجلالته و اذا قال لهم اسکتوا سکتوا حتی لم یسمع منهم سوی انفاسهم هیبة له وکان الناس یصنعون ایدیهم فی مجلسه فتقع علی رجال بینهم یدرکونهم باللمس ولا یرونهم ویسمعون وقت کلامه فی فضاء حساً وصیاحاً وربما سمعوا وجبة ساقط من الجو الی الارض فی المجلس و ذلك رجال الغیب وغیرهم +

وقال الشیخ ابوسعید القیلوی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وغیره من الانبیاء صلوات اللہ علیهم اجمعین فی مجلس الشیخ عبدالقادرؓ غیر مرة وان السید لیشارت عبده وان ارواح الانبیاء علیهم السلام لتجول فی السموات والارض جولان الریاح فی الافق ورأیت الملائکة علیهم السلام یحضرون طوائف بعد طوائف ورأیت رجال الغیب یتسابقون الی مجلسه ورأیت ابا العباس الخضر علیه السلام یکثر من حضوره فسألته فقال من اراد الفلاح فعلیه بملازمة هذا المجلس انتهی +

یعنی منجملہ آپ کی کرامات کے یہ بات بھی ہے کہ آپ کی مجلس میں باوجود کہ لوگ بکثرت ہوتے تھے۔ لیکن آپ کی آواز جتنی کہ آپ سے نزدیک بیٹھنے والے کو سنائی دیتی اُتنی ہی آپ سے دور آخیر مجلس میں بیٹھنے والے کو سنائی دیتی تھی۔ آپ اہل مجلس کے خطرات و مافی الضمیر بیان کر دیا کرتے تھے۔ جس وقت آپ کرسی پر سے کھڑے ہوتے لوگ بھی آپ کی جلالت کی وجہ سے کھڑے ہو جاتے اور جس وقت آپؓ فرماتے خاموش تو ہیبت کی وجہ سے لوگوں کے صرف سانس سنائی دیتے۔ آپؓ کی مجلس میں جب لوگ زمین پر ہاتھ ٹیکتے تو اُنہیں ان کے سوا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے محسوس ہوتے مگر دکھتے نہیں تھے۔ نیز آپؓ کے اثنائے وعظ میں حاضرین کو فضائے جو میں سے حس و حرکت کی آواز سنائی دیا کرتی تھی اور اکثر اوقات اوپر سے کسی کے گرنے کی آواز بھی معلوم ہُوا کرتی تھی۔ یہ لوگ رجال غیب وغیرہ ہوتے تھے +

ابوسعید قیلوی قدس سرہٗ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کئی دفعہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور دیگر انبیائے علیہم السلام کو آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں رونق افروز ہوتے ہوئے دیکھا۔ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بندہ کو زیارت سے مشرف کراتے ہیں۔ نیز میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ تو میں انبیائے علیہم السلام کے ارواح چاروں طرف ہوا کی طرح گھوم رہے ہیں اور فرشتوں کو تو میں نے دیکھا کہ جماعت کی جماعت آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آیا کرتے تھے۔ اور اسی طرح سے رجال الغیب آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آتے ہوئے ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کو بھی میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بکثرت آتے دیکھا۔ میں نے آپ سے ایک دفعہ آپ کے بکثرت آنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ جسے فلاح مطلوب ہے وہ اس مجلس میں ہمیشہ آئے گا +

(ف) سابقہ انبیاء علیہم السلام کا آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں حاضری دینا اسلئے تھا کہ ولایت کی نئی خلعتیں اُن کو آپ رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہوتی تھیں اور اب بھی نئی خلعتیں انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو آپ رضی اللہ عنہ ہی تقسیم کر رہے ہیں کیونکہ اہل اللہ زندۂ جاوید ہیں اور رب تعالیٰ کے علوم و کمالات غیر متناہی ہیں بقولہٖ تعالیٰ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن ۔ ع۲) یعنی ہر آن اُس کی نئی شان ہے اور غواصانِ بحرِ حقیقت ہر لحہ ترقی کر رہے ہیں كَمَا قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (اور کہو اے رب میرا علم زیادہ کر۔ طٰہٰ ع۶)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے فیوضات حاصل کرتے ہیں اور اپنے وزیرِ اعظم حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے اپنے وزرا (انبیاء و اولیاء علیہم السلام) کو تقسیم فرماتے ہیں +

اور صفحہ ۷۵ پر فرمایا وقال الشیخان ابو عمرو عثمان الصریفینی وعبد الحق الحریمی کان شیخنا محیی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یکثر یقول یارب کیف اھدی لک الروح وقد صح بالبرھان ان الکل لک وربما کان ینشد ھذا البیت رضی اللہ عنہ:

وما ینفع الاعراب ان لم یکن تقی وما ضر ذا التقوی لسان معجم

ونقل عنہ رضی اللہ عنہ انہ کان یوما یتکلم فغفر الناس وانتشی:-

لا تسقنی وحدی فما عودتنی انی اشح بھا علی الجلاس
انت الکریم وھل یلیق تکرما ان یعبر الندماء دون الکاس

فاضطرب الناس ومات فی المجلس واحد واثنان رضی اللہ عنہ +

یعنی شیخ ابو عمرو شیخ عثمان الصریفینی و شیخ عبد الحق حریمی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اکثر اوقات نہایت آبدیدہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ اے پروردگار میں اپنی روح تجھے کیونکر نذر کروں حالانکہ جو کچھ ہے وہ سب تیرا ہی ہے +

نیز آپؓ سے منقول ہے کہ ایک روز آپؓ وعظ فرما رہے تھے کہ لوگوں میں کچھ سستی پیدا ہو گئی۔ اُس وقت آپؓ نے یہ شعر پڑھے ؎

لَا تَسْقِنِیْ وَحْدِیْ فَمَا عَوَّدْتَنِیْ   اَنِّی اَشُحُّ بِھَا عَلَی الْجُلَّاسِ

تُو مجھے اکیلے کو نہ پلا کیونکہ تُو نے مجھے عادی کر دیا ہے کہ میں حریفوں کے ساتھ شراب پینے کا عادی ہوں

اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَھَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا   اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَاءُ دُوْنَ الْکَاسِ

اور تُو کریم ہے اور کریم وسخی کو یہ بات نہیں زیب دیتی کہ حریف بدُون شراب پیئے اٹھ جائیں +

اس پر لوگوں میں ایک اضطراب عظیم پیدا ہو گیا اور دو تین آدمیوں کی روح بھی پرواز ہو گئی رضی اللہ عنہ

(ف) سابقہ انبیاء علیہم السلام یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس وعظ میں سامعین کا شدت محبت کی وجہ سے جان بحق ہونا قرآن مجید اور احادیث شریف سے ثابت نہیں ہے اور میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ہر مجلس وعظ میں آپؓ کی تاثیر سے دو تین آدمیوں کا رُوح پرواز کر جانا ثابت ہے۔ یہ امر آپؓ کی فضیلت پر شاہد ہے +

اور ص۲۶ پر فرمایا وقال الشیخ ابو سلیمان داود المنبجی کنت یوما عند الشیخ عقیل فقیل لہ قد اشتھر ببغداد امر شاب اعجمی شریف اسمہ عبد القادرؓ فقال الشیخ عقیل وان امرہ فی السماء اشھر منہ فی الارض ذلك الفتی الرفیع المدعو فی الملکوت بالباز الاشھب و سینفرد فی وقتہ وسیرد الیہ الامر ویصدر عنہ والشیخ عقیل رضی اللہ عنہ اول من لقب شیخنا وسیدنا الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ بالباز الاشھب فیما ذکر رضی اللہ عنہما +

یعنی شیخ ابو سلیمان المنبجی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت شیخ عقیل کی خدمت میں حاضر تھا اُس وقت آپ سے بیان کیا گیا کہ بغداد شریف میں ایک شریف نوجوان کی جس کا کہ عبد القادرؓ نام ہے بڑی شہرت ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اُس کی شہرت آسمان میں اس سے بھی زیادہ ہے۔ ملائے اعلیٰ میں یہ نوجوان باز اشہب کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ عنقریب زمانہ آتا ہے کہ اُمر ولایت انہیں کیطرف منتہی ہو جائیگا اور انہیں سے صادر ہُوا کرے گا۔ شیخ عقیل پہلے بزرگ ہیں کہ جنہوں نے آپؓ کو باز اشہب کے لقب سے یاد کیا۔ رضی اللہ عنہما +

(ف) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا آسمان میں لقب باز اشہب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ ہیں۔ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ دائمی وزیر اعظم ہیں۔ انبیاء و اولیاء علیہم السلام

وقتی وزرا ہیں اور ملائکہ علیہم السّلام اُن کے خدام ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا لقب بازِ اشہب اِس لئے ہے کہ آپ کو انبیاء اَولیاء وملائکہ علیہم السّلام پر سرداری حاصل ہے۔

اور ص۱۳۶ پر فرمایا: وقال الامام العلامۃ القدوۃ الزاهد الورع العارف باللہ تعالیٰ الشیخ عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ ابن سعد بن علی بن سلیمان بن فلاح الیافعی الیمنی ثم المکی الشافعی فی تاریخہ قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام رکن الشریعۃ وعلم الطریقۃ وموضح اسرار الحقیقۃ حامل رایۃ علماء المعارف والمفاخر شیخ الشیوخ وقدوۃ الاولیاء العارفین الاکابر استاذ الوجود ابو محمد محیی الدین عبد القادر ابن ابی صالح الجیلی قدس اللہ سرہ ونور ضریحہ فحلا رضی اللہ عنہ مجلی العلوم الشرعیۃ ونال لطائفها وتجمل بتیجان الفنون الدینیۃ وحاز شرائفها وهجر فی مهاجرتہ الی الحق کل الخلائق وتزود فی سفرہ الی ربہ حسن الآداب واشرف الخلائق وعقد لہ الولایۃ فوق العلاء وأبہا ورفع لہ منازل جلالہ فی سماء القرب کواکبہا ونظر قلبہ الی رقوم الفتح فی ذیول الکشف عن الاسرار وشخص سرہ الی شموس المعارف من مطالع الانوار وشهدت ببصیرتہ عرائس الحقائق فی مقاصیر الغیوب واسکنت سریرتہ حضرۃ القدس فی خلوۃ وصل المحب بالمحبوب ورفعت اسرارہ الی مشاهد المجد والکمال وادام احضارہ فی معالم العز والجلال هنالک انکشف لہ عن علم السر المصون واتضح لہ حقیقتہ حق الیقین واطلع علی معانی خفایا مکامن المکنونات وشاهد مجاری القدر فی تصاریف المشیآت واخترع الحکم من معادنها واظهر التحف من مکامنها فاتاہ الامر النقی من تدنیس التلبیس بالجلوس للوعظ بالحلیۃ النورانیۃ فی شوال سنۃ احدی وعشرین وخمسمائۃ فجلس مجلسا للہ درہ من مجلس تجللہ الهیبۃ والبهاء وتحف بہ الملائکۃ والاولیاء فقام بنص الکتاب والسنۃ خطیبا علی الاشهاد ودعا الخلق الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ فاسرعوا الی الانقیاد یالہ من داع اجابتہ ارواح المشتاقین ومن منادلبتہ قلوب العارفین ومن حادهیم رکائب النفوس فی فلوات الشوق الی رؤیۃ الجمال ومن هادساق نجائب القلوب الی حمی الوصال ومن ساق روی عطاش العقول من شراب القدس وشوقها الی منادمۃ الحبیب علی بساط الانس وکشف براقع اللبس عن وجوہ المعارف ورفع اغطیۃ الغین عن عین شرائب اللطائف وهز اعطاف القلوب بوصف جمال القدم وارقص اشباح الارواح بسماع نعت کمال الکرم وناغی اطیار الاسرار فی جوامع قد

سما بالحان لذين انسها فطارت من اوكان اطوارها فی حبها الی اوکارها وجلا عرائس المواعظ فی هشت بهجة حسنها العشاق وزف مخدرات المواهب فصيا لمعنی جمالها کل مشتاق بنفائس الحکم من رياض الانس اينعت مروجها وابرز جواهر التوحيد من بحار علوم تلاطمت امواجها يری معانيها من معانيها دررا ویاقوتا ویاخذ من درها درا ومن یاقوتها قوتا ودبج روض الحقائق بحدائق ذات بهجة نيالها للسالکين الی الله سبحانه وتعالی محبة وحجة وبث لآلی الفتح علی بساط الالهام نسايق لا لتقاطها اولوا الالباب والاقلام فتنضد منها فوائد هدی فی اعناق ذوی الهمم العلية يصل المتحلی بها باذن الله تعالی الی المقامات السنية فجال فی النفوس مجال الانفاس فی الصدور وعبق بالقلوب عبق الروض المطور وابرا النفوس من اسقامها وشفی الخواطر من اوهامها فما سمعه الامن اومنح للتوبة رجونة اومن انحل بالبکا جفونه وکم ردالی الله عاصيا وکم ثبت به واهيا وکم اضحی من خمر الهوی سکاری وکم فك من قيد النفوس اساری وکم اصطفی الله به اوتادا وابدالا وکم وهب الله به مقامارجالا ومازالت نجائب المواهب ترهل اليه رحمة الله تبارك وتعالی عليه +

یعنی قدوۃ العارفین شیخ عفیف الدین ابو محمد عبداللہ بن علی بن سلیمان بن فلاح الیافعی الیمنی ثم المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام رکن الشریعۃ و علم الطریقہ و موضع اسرار الحقیقہ حامل رایۃ علماء المعارف والمفاخر شیخ الشیوخ وقدوۃ الاولیاء لعارفین استاذ الوجود ابو محمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی قدس سرہٗ ۔ علم شرعیہ کے لباس اور فنون دینیہ کے تاج سے مزین تھے آپ نے کل خلائق کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف ہجرت کی ۔ اور اپنے پروردگار کی طرف جانے کے لئے سفر کا پورا سامان کیا ۔ آداب شریعت کو بجا لائے اور اپنے تمام خلائق و عادات کو شریعت غرا کے تابع کر کے اس میں کافی سے زائد حصہ لیا ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے ۔ اور اس میں آپ کے مراتب و مناصب اعلیٰ وارفع ہوئے ۔ آپ کے قلب آثار و نقوش فتح کو کشف اسرار کے دامنوں میں اور آپ کے انفاس سر نے معارف و حقائق کے چمکتے ہوئے تاروں کو مطلع انوار سے طلوع ہوتے دیکھا ۔ اور آپ بصیرت نے حقائق معارف کی دلہنوں کو غیب کے پردوں میں مشاہدہ کیا ۔ آپ کا سریر ولایت حضرۃ القدس میں مقام خلوت و وصل محبوب میں ٹھہرا اور آپ کے اسرار مقامات مجد و کمال تک دنو

ہوئے اور مقام عزّ و جلال میں حضور دائمی آپ کو حاصل ہُوا۔ یہاں علم سِرّ آپ پر منکشف ہُوا۔ اور حقیقت حق الیقین آپ پر واضح ہوئی۔ معانی و اسرار مخفیہ سے آپ مطلع ہوئے۔ اور مجاری قضاؤ قدر اور تعریفات و تشینات کا آپ نے مشاہدہ کیا اور معادنِ بے معارف و حقائق سے آپ نے حکمت و اسرار نکالے اور انہیں ظاہر کیا۔ اور اب آپ کو مجلس وعظ منعقد کرنے کا حکم ہُوا اور بمقام حلبۃ النورانیہ سنہ ۵۲۱ھ میں آپ نے مجلس وعظ، جو کہ آپ کی ہیبت و عظمت سے مملو تھی اور جس میں ملائکہ و اولیاء اللہ آپ کو مبارکبادی کے تحفے دے رہے تھے۔ منعقد کی اور علیٰ رؤس الاشہاد کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا وعظ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور خلق کو حق سبحانہٗ تعالیٰ کیطرف بلانا شروع کیا اور وہ مطیع و منقاد ہو کر آپ کی طرف دوڑی۔ ارواح مشتاقین نے آپ کی دعوت قبول کی اور عارفین کے دلوں نے لبیک پکاری۔ سب کو آپ نے شراب محبت الٰہی سے سیراب کیا۔ اور ان کو قرب الٰہی کا مشتاق بنادیا۔ اور معارف و حقائق کے چہروں پر سے شکوک شبہات کے پردے اٹھا دیئے اور دلوں کی پژمردہ شاخوں کے وصف جمال ازلی سے سرسبز و شاداب کر دیا اور ان پر رازو اسرار کے پرندے چہچہاتے ہوئے اپنی خوش، لحانیاں سنانے لگے وعظ و نصیحت کی دلہنوں کو آپ نے ایسا آراستہ پیراستہ کر دیا کہ عشاق جس کے حسن و جمال کو دیکھ کر دہشت کھا گئے۔ اور تمام مشتاق ان کا نظارہ کر کے ان پر آشفتہ و فریفتہ ہو گئے۔ علوم و فنون کے ناپیداکنار سمندر دل اور اس کے کانوں سے توحید و معرفت اور فتوحات رُوحانیہ کے بے بہا موتی و جواہر نکالے۔ اور بساطِ الہام پر اُن کو پھیلا دیا اور اہلِ بصیرت اور ارباب فضیلت آن آن کر انہیں چننے لگے اور اس سے مزیّن ہو کر مقامات عالیہ میں پہنچنے لگے آپ نے ان کے دل کے باغیچوں اور اس کی کیاریوں کو حقائق و معارف کے باران سے سرسبز و شاداب کر دیا۔ اور امراض نفسانی و روحانی کو ان کے جسموں سے دُور کیا۔ اور اُن کے اوہام اور خیالات فاسدہ کو اُن سے مٹایا۔ جس کسی نے بھی کہ آپ کے بیان فیض اثر کو سنا وہی آبدیدہ ہُوا۔ اور تائب ہو کر اُسی وقت اُس نے رجوع الی الحق کیا غرضیکہ تمام خاص و عام آپ سے مستفید ہُوئے۔ اور بیشمار خلقت کو آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی۔ اور اُسے رجوع الی الحق کی توفیق دی۔ اور اس کے مراتب و مناصب اعلیٰ دار فع کئے۔ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلَیْہِ

اور اسی صفحہ پر فرمایا:

عبدلہ فوق المعالی رتبۃ ولہ المحاسن والفخار الافخر	آپ اُن بندگانِ خدا سے ہیں کہ جن کا مرتبہ عالی سے عالی تھا۔ محاسن اخلاق اور فضائل عالیہ آپ کو حاصل ہیں۔

ولہ الحقائق والطرائق فی الھدی
ولہ المعارف کالکواکب تزھر

حقیقت وطریقت کے آپ رہنما ہیں۔ اور آپ کے حقائق ومعارف تاروں کیطرح روشن اور ظاہر ہیں۔

ولہ الفضائل والمکارم والندی
ولہ المناقب فی المحافل تنتشر

آپ صاحب فضائل ومکارم اور صاحب جود وسخا ہیں۔ محفلوں اور مجلسوں میں ہمیشہ آپ کے فضائل ومناقب کا ذکر تذکرہ رہتا ہے +

ولہ التقدم والمعالی فی العلا
ولہ المراتب فی النھایۃ تکثر

مقام بالا میں آپ کو تقدم حاصل ہے اور مقام انتہا میں آپ کے مراتب ومناصب بکثرت ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں آپ کو جمیع اولیاء و انبیاء پر سرداری حاصل ہے +

غوث الوری غیث الندی نور الھدی
بدر الدجی شمس الضحی بل انور

آپ خلق کے معین ومددگار اور اس کے حق میں آپ باران رحمت اور نور ہدایت ہیں۔ آپ چودھویں رات کے چاند اور روشن دن کے سورج سے بھی زیادہ روشن ہیں +

قطع العلوم مع العقول فاصبحت
اطوارھا من دونہ تتحیر

نہایت عقل ودانش کے ساتھ آپ نے جملہ علوم طے کئے۔ جن کے مسائل کہ بدوں آپ کے حل کئے حیرت میں ڈال دیتے تھے +

ما فی علاہ مقالہ لمخالف
فمسائل الاجماع فیہ تسطر

آپ کے مقام ومرتبہ میں کسی کو چون وچرا نہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ باتفاق رائے سب نے آپ کے مقام ومرتبہ کو تسلیم کیا ہے +

اور ص۱۳۷ پر فرمایا وقال افضی الزمان
مشترقۃ مناکبہ والذین شرفت بہ مناصبہ
والعلم عالیۃ بہ مراتبہ والشرع منصورۃ
بہ کتائبہ فانتمی الیہ جمع کثیر من العلماء
وتلمذ لہ خلق کثیر من الفقھاء ولیس عنہ

الغرض زمانہ آپ کی روشنی سے منور ہو گیا دینی عز وجلال دوبالا ہوا۔ علمی ترقی ہوئی اور اس کے مدارج عالی ہوئے۔ شریعت غرا کو آپ سے کافی مدد واعانت پہنچی۔ علماء وفقراء میں سے کثیر التعداد بلکہ بے شمار لوگوں نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا۔

الخرقة خلق لا يحصون من الفقراء والمشائخ
الكبراء والعلماء الخبراء وان جمهور شيوخ
اليمن يرجعون في لبس الخرقة اليه، لبعضهم
لبسها من يده لما قدمت اعلام فضائلة عليهم
والاكثرون من رسول ارسله اليهم، وفيه و
في انتساب معظم شيوخ اليمن المنتسبين في لبس الخرقة اليه قال:

اور آپ سے خرقہ پہنا۔ اور اکابرین علمائے اعلام
ومشائخ عظام آپ کی طرف منسوب ہوئے یمن
کے کل شیوخ میں سے بعض نے خود آپ سے
اور اکثر نے بذریعہ قاصدوں کے آپ سے
خرقہ پہنا ہے

وفي منهج الاشياخ الباس خرقة
ومنشور فضل يرجع الفرع للاصل

چونکہ طریقہ مشائخین خرقہ (خلافت) پہننے اور اجازتِ
فضیلت حاصل کرنے میں فرع کو اصل سے
ملاتا ہے

ولبس اليمانيين يرجع غالبا
الى سيد سامي فخار على الكل

لہذا اکثر یمانیوں کا خرقہ (خلافت) آپ ہی سے
ملتا ہے۔ کیونکہ آپ سید سامی اور فخرِ کل
اولیاء ہیں +

امام الورى قطب الملا قائلا على
رقاب جميع الاولياء قدمي اعلى

آپ امام الوریٰ ہیں اور قطب ملا ہیں اور اس
قول کے قائل ہیں۔ کہ میرا قدم تمام اولیاء کی
گردن پر ہے +

فطاطاله كل بشرق ومغرب
رقابا سوى فرد فعوتب بالعزل

چنانچہ مشرق ومغرب تک کل اولیاء نے اپنی گردنیں
جھکائیں۔ اور صرف ایک فردِ واحد نے اپنی گردن
نہیں جھکائی تو معزول کرکے اس پر عتاب کیا گیا +

مليك له التصريف في الكون نافذ
بشرق وغرب الارض والوعر والسهل

آپ تصریف تام کے مالک ہیں اور آپ کی تصریف تام
مشرق سے مغرب تک زمین کے ہر ایک حصہ میں نافذ
ہوتی ہے +

سراج الهدى شمس على فلك العلا
بجيلان مبداها علاها بلا افل

آپ شمع ہدایت اور مقام بالا کے آسمان کے آفتاب
ہیں۔ وہ آفتاب جو کہ جیلان کے افق سے طلوع
ہو کر پھر نہیں چھپا +

طراز جمال من ذهب فوق حلة

آپ کے حلۂ ولایت پر طرح طرح کے طلائی

غدا الكون فيها الدهر يختال ذا رفل
نقش و نگار جڑے ہوئے ہیں۔ آپ کا حلّہ ولایت وہ ہے جس پر زمانہ ہمیشہ ناز کرتا رہے گا۔

يتيمة درزان عقد ولائه
يهيم على جيد الوجود به محلى
آپ کا عقدِ ولایت مقامات عالیہ کے بے بہا موتیوں سے مزیّن ہے۔ آپ کے عقدِ ولایت سے زمانہ کی گردن مُزَیّب اور منوّر ہے۔

تجد ذاك يا بحر الندا عبد القادر
انا يافعي ذو افتقار و ذو مخل
اے حضرت عبد القادر آپ جود و سخا کے سمندر ہیں اور میں یافعی مسکین اور بیمار ہوں۔ (امام یافعی آپ کے مُرید اور خلیفہ ہیں)

تقاهمنا في رأس نهر عيونهم
ملاها ومن بحر النبوة مستملى
آؤ اور اس نہر کی بہار دیکھو جو فیض نبوت جیسے شیریں چشموں اور دریائے نبوت سے نکلی ہے۔

وسبحانك اللهم ربا مقدسا
وواسع فضل للورى فضله مولى۔
اور اب میں تیری حمد کرتا ہوں اے پاک پروردگار اے وسیع فضل والے مخلوق پر تیرا فضل بے انتہا ہے۔

اور اسی ص۱۳۸ پر فرمایا ثم قال واما كراماته فخارجة عن الحصر وقد اخبرني من ادركت من اعلام الائمة الاكابران كراماته تواترت او قربت من المتواتر ومعلوم بالاتفاق انه لم يظهر ظهور كراماته لغيره من شيوخ الآفاق وقد اشرت في هذه الابيات المختصرة الى محاسن كلامه المشتهرة المنسوجة في الاسلوب الغريب الذى لم ينسج غيره على منواله العجيب انتهى كلامه ملخصا رحمة الله عليه۔

یعنی اس کے بعد شیخ موصوف بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ کی کرامات دائرہ حصر سے خارج ہیں۔ اور اکابرین علمائے اعلام نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ کی کرامات درجہ تواتر کو پہنچ گئی اور باتفاق یہ امر مسلم ہو چکا ہے کہ جس قدر کہ کرامات آپ سے ظہور میں آئی ہیں۔ دیگر شیوخ آفاق سے اتنی کرامتیں ظہور میں نہیں آئیں۔ الغرض بندے نے مندرجہ بالا نثر و نظم میں آپ کے محاسن اور فضائل و مناقب کو مختصراً بیان کیا انتہٰے کلامہ۔

(ف) سبحان اللہ! امام یافعی قدس سرہٗ کیسے احسن پیرایہ سے میرے سلطان غوث الثقلین حضرت

شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت فرماتے ہیں ۔ ولہ التقدم والمعالی فی العلا یعنی عالم بالا میں حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں آپ کو جملہ اولیاء صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر سرداری حاصل ہے۔ اور فرمایا ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظہر ظہور کراماتہ لغیرہ من شیوخ الافاق یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صحابی یا سابقہ نبی سے آپ جتنی کرامات کا ظہور نہیں ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ۔

از تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ

اور شیخ حضرت عبد القادر القادری ابن محی الدین الاربلی رضی اللہ عنہ کتاب تفریح الخاطر میں ص۴ پر فرماتے ہیں (المنقبۃ الاولی فی وضع قدم المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبتہ رضی اللہ عنہ) ذکر صاحب جواہر القلائد آخذ من مجمع الفضائل قال سمعت عن المشائخ الصوفیۃ رضی اللہ عنہم اجمعین أن سیدنا الشیخ عبد القادر الکیلانی ھو الغوث الاعظم لانہ کلما ذکر الغوث فالمراد بہ ھو رضی اللہ عنہ لانہ مخاطب من الحق بہ کذا ذکر فی الغوثیۃ رأی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج وشرف بتشریف الولایۃ المطلقۃ المحمدیۃ وخلعۃ الوراثۃ المحبوبیۃ فی تلک اللیلۃ المبارکۃ کما نقل رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال لما عرج بجدی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المرصاد وبلغ سدرۃ المنتہی بقی جبریل الامین علیہ السلام متخلفا وقال یا محمد لو دنوت انملۃ لاحترقت فارسل اللہ تعالٰی روحی الیہ فی ذلک المقام لاستفادتی من سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام فتشرفت بہ واستحصلت علی النعمۃ العظمی والوراثۃ والخلافۃ الکبری وحضرت وارجدت بمنزلۃ البراق حتی رکب علی جدی رسول اللہ علیہ وسلم دعانی بیدہ حتی وصل فکان قاب قوسین او ادنٰی وقال لی یا ولدی وحدتہ عینی قدمی ھذا علی رقبتک وقدماک علی رقاب کل اولیاء اللہ تعالٰی انتہی (وقال) رضی اللہ عنہ فی بعض اشعارہ

وصلت الی العرش المجید بحضرتی ۔۔۔ فلاحت لی الانوار والحق اعطانی

نظرت لعرش اللہ قبل تخلقی　　فلاحت لی الاملاک واللہ سمانی

وتوجنی تاج الوصال بنظرۃ　　ومن خلعۃ التشریف والقرب اکسانی

یعنی پہلی منقبت آپؓ کی گردن پر جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رکھنے کے بیان میں

صاحب جواہر القلائد نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے تمام مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سنا ہے کہ ہمارے سید سردار حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہی غوث الاعظم ہیں اور جب غوث الاعظم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے (کذا فی الغوثیہ) آپ نے شب معراج میں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کے خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے +

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ اور آپ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام ٹھہر گئے اور کہنے لگے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں اس سے ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔ پس خدا تعالیٰ نے میری روح اس مقام پر بھیجی۔ تاکہ میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفید ہوں۔ سو میں نے آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور نعمت عظمیٰ اور خلافت کبریٰ سے بہرہ ور ہوا۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باگ ہاتھ میں لیکر مجھ پر سوار ہوئے۔ اور قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام پر پہنچ کر مجھے کہا۔ بیٹا! میرے یہ قدم تمہاری گردن پر ہیں اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہیں" حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِیْ　　فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ

یعنی مجھے عرش مجید تک رسائی ہوئی اور انوار الٰہی میرے آگے ظاہر ہوئے اور خدا نے مجھے یہ رتبہ عطا کیا +

نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللہِ قَبْلَ تَخَلُّقِیْ　　فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکَ وَاللہُ سَمَّانِیْ

یعنی میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے خدا کے عرش کو دیکھا۔ تو میرے آگے اسرار الٰہی کے تمام ملک ظاہر ہو گئے اور خدا نے میرا نام غوث الاعظم رکھا +

وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَۃٍ　　وَمِنْ خِلْعَۃِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبَ اَکْسَانِیْ

یعنی خدا نے اپنی نظر عنایت سے وصال کا تاج اور بزرگی و قرب کا خلعت پہنایا +

(ف) معراج شریف کی رات میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ

عرشِ معلیٰ پر جانا قرآن مجید سے ثابت ہے بِقَوْلِهٖ تعالیٰ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی۔ اور قسم ہے اُس رات کی جب رات کو چلے۔ فجر ع ۱) قسم ہے دو کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار ہو کر معراج شریف کی رات عرشِ معلیٰ پر پہنچے تو رب تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جوڑے کی۔ پھر فرمایا قسم ہے ایک کی۔ اس سے رب تعالیٰ کی مُراد یہ ہے کہ یہ دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہے کیونکہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں فنا ہیں اور آپ کی صورتِ پاک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تامہ ہے چنانچہ آپ کا قول مبارک تَاللّٰهِ هٰذَا وَجُوْدُ جَدِّیْ لَا وَجُوْدُ عَبْدُ الْقَادِرْ (تفریح الخاطر ص۲۲) اس حقیقت پر شاہد ہے۔

اور اسی منقبت میں ص۹ پر فرمایا (وقال) الشیخ الاجل العارف باللہ السید نعمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ فی سفینتہ قد سمعت عن بعض سادات الصوفیہ لما بلغ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی مقام سمع عن جناب اللہ تعالیٰ قف یا محمد ان ربک یصلی (شرفا لحالہ خاصہ) فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام (باذن اللہ تعالیٰ) لی مع اللہ تعالیٰ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل فظہر العشق الذاتی علی الہیئۃ الطاوسیۃ من وراء الکبریاء بحضور الختمیۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام فسأل عنہ علیہ الصلاۃ والسلام فالہم ہذا من ولدک ووارث ولایتک ومحیی الدین من بعدک اسمہ عبد القادر وخاطبہ بخطاب الغوث الاعظم فحصل لہ صلی اللہ علیہ وسلم السرور وشکر اللہ الشکور (وکذا) نقل الشیخ قاسم السلیمانی عن بعض المشائخ قدس اللہ اسرارھم (وایضا) نقل الشیخ المذکور عن الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما عرج بحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج استقبل اللہ ارواح الانبیاء والاولیاء علیہم السلام من مقاماتہم لاجل زیارتہ فلما قرب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم الی العرش المجید رآہ عظیما رفیعا لابد للصعود الیہ من سلم ومرقاۃ فأرسل اللہ علیہ روحی فوضعت کتفی موضع المرقاۃ فاذا اراد ان یضع قدمیہ علی رقبتی سال اللہ تعالیٰ عنی فالہمہ ہذا ولدک اسمہ عبد القادر لولا انی ختمت النبوۃ بک لکان ہو اہلا لہا بعد فشکر اللہ تعالیٰ علیہ وقال لی جدی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی طوبی لک رأیتنی ووجدت نعمتی ثم طوبی لمن رآک اورای من راک اورای من رای من راک الی سبعۃ وعشرین وجعلتک وزیری فی الدنیا والاخرۃ ووضعت قدمی ہذہ علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع الاولیاء بلا تفاخر و

لامباهاة ولو كانت النبوة بعدى لنلتها ولا نبى بعدى (وايضا) ذكرنى بعض كتب الكمل من المشائخ الكرام ان نبينا عليه الصلاة والسلام لما وصل الى العرش وقف لحظة يسيرة وفى تلك اللحظة حضرت روح سيدنا الغوث الاعظم رضى الله عنه ووضع كتفه تحت قدمه صلى الله عليه وسلم فقال له من انت فقال انا من ولدك عبد القادر فوضع قدمه المباركة على كتفه شفقة وعناية وقال قدمى هذه على رقبتك وقدماك على رقبة كل ولى الله (وايضا) نقل عن بعض سادات الصوفية انه قال حكى عن سيدى الغوث الاعظم رضى الله عنه انه قال لما شرف الله تعالى روحى برؤية جدى حبيب الله صلى الله عليه وسلم والطلعى على ما الهمه قال يا محمد اعلمت من هذا الرجل فقال يارب انت اعلم منى بذلك فقال سبحانه وتعالى هذا ولدك من نسل الحسن بن على واسمه عبد القادر جعلته محبوبى بعدك وسيكون شانه بين الاولياء كشانك بين الانبياء فقال يا ولدى وقرة عينى قد طاب خاطرى برؤيتك وطاب خاطرك برؤيتى فانت محبوبى بل محبوب الله ووارثى من بعدى فى مقام ولايتى ومحبوبيتى وضعت قدمى هذه على رقبتك وقدماك على رقاب جميع اولياء امتى انتهى (ونقل) ايضا عن بعض المشائخ ان النبى صلى الله عليه وسلم لما ارتقى السبع الطباق ليلة المعراج فراى العرش عظيما رفيعا وسمع صوتا من عالم القدس ارق على العرش يا حبيبى وخطر فى قلبه كيف ارتقى عليه بهذا العظمة والرفعة فحضر فى تلك الحالة شاب حسن وجهه نورانى وادى التحية اللائقة لحضرته صلى الله عليه وسلم وجلس فبلستان الباطن التمس ان يضع قدمه المباركة على رقبته فوضع النبى صلى الله عليه وسلم قدمه على رقبته فقام ونماحتى استوى الى العرش فتوجه الى الشاب وسال عن اسمه فوضع يديه على صدره ووقف بالادب فى حضوره صلى الله عليه وسلم فخطر فى قلبه ان لهذا الشاب رتبة بلانهاية ومقاما ليس من مقامات الولاية فسمع النبى صلى الله عليه وسلم هاتفا من الله يا حبيبى هذا من ولدك وقرة عينك اسمه عبد القادر ومحيى لدينك المبين حين كثر اهل البلاغ الملحدون فيكون مخاطبا بمحيى الدين ففرح النبى صلى الله عليه وسلم بسماع هذا الخطاب ودعاله دعاء كثيرا وقال له يا نور عينى ويا ضياء اهل بيتى كما كانت قدمى على رقبتك تكون قدماك على رقاب جميع الاولياء فمن قبل قدمك فله درجة العظمى ومن لم يقبلها حط عن رتبة الاولياء انتهى +

یعنی شیخ نعمت اللہؒ سفینۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ جب جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں مقام اعلیٰ پر پہنچے۔ تو جناب باری تعالیٰ نے آواز دی۔ محمدؐ ٹھہرو! تمہارا خدا تم پر رحمت بھیجتا ہے۔ پس آپؐ نے فرمایا۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ یعنی مجھے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں میرے ساتھ رہنے کی نہ کسی مقرب فرشتے کو گنجائش ہے نہ کسی پیغمبر کو۔ تو آپؐ کی خاتمیت کے حضور میں عظمت وجبروت کے پیچھے عشق ذاتی طاوسی شکل میں جلوہ گر ہُوا۔ آپؐ نے کہا یہ کیا ہے۔ الہام ہُوا کہ یہ آپؐ کے فرزند۔ آپ کی ولایت کے وارث آپؐ کے بعد آپؐ کے دین کو زندہ کرنے والے کی آتش عشق ہے۔ جس کا نام عبد القادرؒ ہے اُس وقت آپؐ کو غوث الاعظم کے لفظ سے خطاب کیا گیا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال درجہ کی خوشی ہُوئی۔ اور آپؐ نے خدا کا شکریہ ادا کیا+

اسی طرح شیخ قاسم سلیمانیؒ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے۔ نیز شیخ موصوف نے حضرت غوث الاعظم سے نقل کیا ہے۔ کہ آپؓ نے فرمایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہُوئی تو خدا تعالےٰ نے نبیوں کی روحیں آپؐ کے استقبال کیلئے بھیجیں۔ جب آپ عرش مجید کے پاس پہنچے۔ تو اُس کو اُونچا پایا۔ جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ناممکن تھا۔ پس خدا نے مجھے بھیجا اور مَیں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھے جب جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے تو آپؐ نے خدا تعالیٰ سے میری نسبت دریافت کیا۔ خدا نے فرمایا۔ یہ عبد القادرؒ ہے۔ اگر آپؐ خاتم النبیین نہ ہوتے تو آپؐ کے بعد عہدۂ نبوت اسے عطا کیا جاتا+

اس پر آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور مجھے فرمایا۔ اے بیٹا تمہیں مبارک کہ تم نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہُوا۔ پھر اس کو مبارک ہو جو تجھے دیکھے یا تمہارے دیکھنے والے کو دیکھے یا اس کو جو اس کو دیکھے اسی طرح آپؐ نے ستائیس تک فرمایا۔ مَیں نے تم کو دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا اور اپنا قدم تمہاری گردن پر رکھا اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہیں اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو تم ہوتے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں+

نیز بعض مشائخ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عرش مجید کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے۔ اتنے میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک حاضر ہوئی اور آپؓ نے اپنے کندھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم کون ہو۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپؐ کا بیٹا عبد القادر ہُوں تو آپؐ نے اپنے پاؤں حضرت غوث الاعظمؓ کے کندھوں

پر رکھ کر فرمایا میرے قدم تمہاری گردن پر ہیں اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہیں +

بعض صوفی سادات سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ نے میری روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بخشا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا آپؐ اسے جانتے ہیں؟ آپؐ نے کہا نہیں فرمایا! یہ حسنؓ کی اولاد سے آپؐ کا فرزند عبد القادر ہے آپؐ کے بعد یہ میرا محبوب ہوگا اور اس کا مرتبہ ولیوں میں وہ ہوگا جو آپؐ کا مرتبہ نبیوں میں ہے۔ پس آپؐ نے فرمایا! بیٹا!! ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ پس تم میرے بلکہ خدا کے محبوب اور میرے نیچے میری ولایت اور محبوبیت کے مرتبہ کے وارث ہو۔ میں نے اپنے قدم تمہاری گردن پر رکھے اور تمہارے قدم تمام اولیاؤں کی گردن پر ہیں +

نیز بعض مشائخ سے منقول ہے کہ جب جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں سات آسمانوں کو طے کر کے عرش مجید کے پاس پہنچے تو اسے بلند پایا۔ عالم قدسی سے آواز آئی۔ اے میرے دوست عرش پر چڑھ جاؤ۔ آپؐ نے خیال کیا کہ میں اتنے بلند عرش پر کیونکر چڑھ سکتا ہوں۔ اسوقت ایک خوبصورت نوجوان حاضر ہوا اور آپؐ کی ذات اقدس کے مناسب آداب بجا لاکر بیٹھ گیا اور زبان باطن سے عرض کیا میری گردن پر پاؤں رکھ لیجئے۔ آپؐ نے اس نوجوان کی گردن پر پاؤں رکھ لئے۔ وہ شخص آپ کو عرش مجید پر لے گیا۔ آپؐ نے اس نوجوان سے اس کا نام دریافت کیا۔ وہ ہاتھ باندھ کر آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پس آپؐ کو خیال آیا۔ کہ اس نوجوان کا رتبہ مراتب ولایت سے کہیں اعلیٰ وارفع ہے اس وقت جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے آواز آئی۔ اے میرے دوست! یہ تمہارا بیٹا اور تمہاری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اس کا نام عبد القادرؓ ہے تمہارے دین کو زندہ کرے گا۔ جب اہل بدعت اور ملحدوں کی کثرت ہو جائے گی تو یہ محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا) کے لفظ سے پکارا جائے گا۔ پس جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور حضرت غوث الاعظم کیلئے دعا کی اور فرمایا۔ اے میری آنکھوں کے نور اور میرے اہل بیت کے چراغ۔ جیسے میرے قدم تمہاری گردن پر ہیں تیرے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہیں۔ اور جو تمہاری قدم بوسی کرے گا اس کا درجہ بلند کیا جائیگا اور جو انکار کرے گا اسے اولیاء کے رتبہ سے گرایا جائیگا +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرش معلےٰ پر حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انبیاء کرام میں سے کسی نبی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتویں آسمان سے اوپر عرش معلےٰ پر جانا ثابت نہیں۔ یہ امر آپؓ کی نرالی شان پر شاہد

ہے۔ جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السلام کو معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کا امر دیا گیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ عرش معلیٰ پر جانا قرآن مجید کی رُو سے صرف حضرت غوث الاعظم پاکؓ کیلئے ثابت ہے بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (سورہ فجر)۔ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک وَالشَّفْعِ (قسم ہے دو کی) سے مراد یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرش معلےٰ پر پہنچے تو ربّ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کی اور آپ کے محبوب محی الدین کی اور قسم ہے ایک کی یعنی یہ دو وجود دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ ربّ تعالےٰ شہادت دے رہے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرآتِ تامہ آئینہ کمل اور مجلی اعظم ہیں۔ کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کو یہ شرف حاصل نہیں۔ بلکہ وُہ سب شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعیں ہیں اور مثل ستاروں کے ہیں بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب فضائل صحابہ)۔

اور اسی منقبت میں صلا پر فرمایا (وذکر) ایضا الشیخ کمال الدین ابن شیخ المشائخ الشیخ عبداللطیف البغدادی الشاھی الغیاثی فی کتابہ اللطائف اللطیفۃ ان روح الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ لغلبۃ شوقہ الی مشاھدۃ جمال حضرۃ صاحب الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی من مقامہ وھو منتھی مقام الاولیاء و تجسد بجسم لطیف و تشرف برویتہ صلی اللہ علیہ وسلم واستفاض فیضا مخصوصا بمعراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلب وضع قدمہ المبارکۃ علی رقبتہ وقال یا قادر فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدمہ علی رقبتہ۔ وجاء النداء من تیس اللہ عزوجل مخاطبا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تعرف ھذا الجسد صاحب روح ای رجل فقال یارب اراہ مختلطا فی کمال العشق والمحبۃ وانت اعلم باسمہ فجاء النداھذا من ولدک من نسل الحسن بن علی رضی اللہ عنھما وسمیتہ عبدالقادر ولیس مثلہ فی مقام الولایۃ ورتبۃ المعشوقیۃ ولی ھذا محبوب ازلی ومعشوق سرمدی و طفیلک فشکر اللہ تعالےٰ وخصصہ بفیضہ المخصوص وقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ولدی قد طاب خاطری برویتک وطاب خاطرک برویتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی ومریدی وخلیفتی و قدمی علی رقبتک وقدمک علی رقاب اولیاء امتی ویری اثر قدمہ المبارکۃ علی رقبتہ کخاتم النبوۃ بین کتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وذکر) ایضا فی حرز العاشقین لجامع الشریعۃ والحقیقۃ فرید عصرہ ووحید دھرہ الشیخ رشید بن محمد الجنیدی رحمہ اللہ ان لیلۃ المعراج جاء جبریل علیہ السلام ببراق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاھر و نعل رجلۃ کالھلال الباھر و مسمارہ کالانجم الزواھر ولم یاخذہ السکون والتمکین لیرکب علیہ النبی الامین فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم لم تسکن یا براق حتی ارکب علی ظھرک فقال روحی فداء لتراب نعلک

يا رسول الله اتمنى ان تعاهدني ان لا تركب يوم القيامة على غيري حين دخولك الجنة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم يكون لك ما تمنيت فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة
على رقبتي ليكون علامة لي يوم القيامة فضرب النبي صلى الله عليه وسلم يده على رقبة
البراق فرحا حتى لم يسع جسده روحه ونما اربعين ذراعا من فرحة وتوقف في ركوبه
لحظة لحكمة خفية ازلية فظهرت روح الغوث الاعظم رضي الله عنه وقال يا سيدي ضع
قدمك على رقبتي واركب فوضع النبي صلى الله عليه وسلم قدمه على رقبته وركب فقال
قدمي على رقبتك وقدمك على رقبة كل اولياء الله انتهى (فاياك اياك) يا اخي ان تكون
من المنكرين المتعجبين من حضور روحه ليلة المعراج لانه وقع من غيره في تلك الليلة
كما هو ثابت بالاحاديث الصحيحة كرؤيته صلى الله عليه وسلم ارواح الانبياء في السموات وبلا
لا في الجنة واويسا القرني في مقعد الصدق وامراة ابي طلحة في الجنة وسماعه صلى الله عليه وسلم
خشخشة الغميصاء بنت ملحان في الجنة كما ذكرنا قبل هذا (وذكر) في حرز العاشقين وغيره
من الكتب ان نبينا صلى الله عليه وسلم لقي ليلة المعراج سيدنا موسى عليه السلام فقال
موسى مرحبا يا النبي الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتي كانبياء بني اسرائيل اريد ان
يحضر احد من علماء امتك ليتكلم معي فاحضر النبي صلى الله عليه وسلم روح الغزالي
رحمه الله الى موسى عليه السلام وسلما على بعضهما فساله موسى عليه السلام عن اسمه
فقال محمد بن محمد الغزالي فقال موسى عليه السلام سالتك عن اسمك
وما سالت عن اسم والدك وجدك فقال الغزالي في جوابه حين سال الله منك عما بيدك
بقوله عز وجل وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ لم قلت في جوابه هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَ
أَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ فاذا قلت هي عصاي لكان كافيا فقال موسى
عليه السلام في جوابه لما سال الله تعالى بقوله وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ علمت انه عالم الغيب
والشهادة وما هذا السؤال الا لاستئناسي بالمكالمة مع الله فبحسب الحال والمقام زدت الكلمات
لتلذذي واستئناسي فقال الغزالي لما طلبتني للمكالمة زدت الكلمات ايضا لتلذذي ولاستئناسي
بمكالمتي اياك فسكت موسى عليه السلام فاشار النبي صلى الله عليه وسلم بعصا في يده الى الغزالي
وقال ما راعيت الادب مع موسى عليه السلام وكان اثر العصا في جسد الغزالي ظاهرا (وفي كتاب)
رفيق الطلاب لاجل العارفين الشيخ محمد الچشتي نقلا عن شيخ الشيوخ قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی رایت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج ارانیھم اللہ تعالیٰ فی مقامی والمقام المحمود وھو الذی لا یشارکہ فیہ غیرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الانبیاء والرسل والاولیاء امتہ انتھی (وقال الشیخ) نظام الدین الگنجوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم راکبا علی البراق وغاشیتہ علی کتفی انتھی (وقال) عمدۃ المحدثین الامام نجم الدین الغیطی فی کتاب المعراج ثم رفع الی سدرۃ المنتھیٰ فغشیتہ سحابۃ فیھا من کل لون فتاخر جبرئیل علیہ السلام ثم عرج بہ لمستوی سمع فیہ صریف الاقلام ورای رجلا مغیبا فی نور العرش فقال من ھذا املک قیل لا قال انبی قیل لا ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ وقلبہ متعلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط فرای ربہ فخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا وکلمہ ربہ عند ذلک فقال لہ یا محمد لبیک یا رب قال سل تعط الخ (واعلم) ان اویسا القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان نائما فی مقعد الصدق ولم یکن لہ نصیب فی رؤیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتاخر عن مقام او ادنیٰ (فحصلت) النعمۃ العظمیٰ والرتبۃ العلیا للغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ فلھذا قال السید محمد المکی فی بحر المعانی ان سلطان الاولیاء السید عبد القادر الکیلانی فی مقام المحبوبیۃ لہ شھرۃ عظیمۃ وغیرہ من المحبوبین لیسوا کذلک فاویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من المحبوبین المستورین تحت قباب العزۃ واشتھار محبوبیۃ الغوث الاعظم کاشتھار محبوبیۃ حبیب اللہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکونہ علی قدمہ المبارکۃ +

یعنی نیز شیخ کمال الدین شیخ عبد اللطیف بغدادی نے اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں لکھا ہے کہ شیخ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے مشاہدہ کے ازحد اشتیاق کے باعث اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اوپر پہنچکر ایک لطیف جسم بن گئی اور آپ کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہو کر اس فیض سے مستفیض ہوئی۔ جو آپ کو معراج کے وقت عطا کیا گیا تھا۔ اور جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اپنے پاؤں کو میری گردن پر رکھ دیجئے۔ آپؐ نے جب غوث الاعظم کی گردن پر پاؤں رکھے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئی کہ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں آپؐ نے کہا الٰہی اس کا نام تو نہیں جانتا ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ عشق و محبت میں سرمست ہے خدا نے کہا یہ حسن بن علی کی اولاد سے آپؐ کے فرزند ہیں۔ جس کا نام عبد القادرؒ ہے۔ ولایت و معشوقیت میں یکتا ہونے کے علاوہ میرا قدیمی محبوب ہے آپؐ نے خدا کا شکریہ ادا کیا اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو اپنے فیض سے بہرہ ور کیا۔ اور فرمایا "بیٹا !

میں تجھے دیکھ کر خوش ہُوا اور تم مجھے دیکھ کر خوش ہُوئے۔ تم خدا کے محبوب ہو اور میرے پیارے مُرید اور خلیفہ ہو۔ میرا قدم تمہاری گردن پر ہے اور تمہارے قدم میری امت کے تمام ولیوں کی گردن پر ہیں۔" جیسے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی ویسے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی گردن پر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں کا نشان تھا۔

حضرت شیخ رشید بن محمّد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حرز العاشقین میں لکھتے ہیں کہ جس رات حضور سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معراج ہُوئی اُس رات حضرت جبریل علیہ السلام بُراق آپؐ کی سواری کے لیئے لائے۔ جو برق و باد سے تیز تھا۔ اُس کے پاؤں میں نعل لگے ہُوئے تھے۔ جن کی میخیں ستاروں کیطرح چمک رہی تھیں۔ بُراق کُودنا چاہتا تھا اور تھمتا نہ تھا تاکہ آپؐ اس پر سوار ہوں پس جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے کہا، اے براق! تم کیوں نہیں تھمتے ہو۔ اُس نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں آپؐ کی خاکِ پا پر قربان ہُوں میں اس بات کی آرزو رکھتا ہوں کہ آپؐ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپؐ قیامت کے روز جنت کی طرف تشریف لے جاتے وقت میرے بغیر کسی اور پر سوار نہ ہوں گے۔ آپؐ نے اُس کی التجا منظور کی۔ پھر اُس نے کہا اپنا ہاتھ میری گردن پر ماریئے تاکہ وہ قیامت کے روز میرے لیئے نشان ہو۔ آپؐ نے اُس کی گردن پر ہاتھ مارا تو وہ مارے خوشی کے چالیس گز بڑھ گیا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے براق پر سوار ہونے میں ذرا توقف کیا جس میں کوئی خاص ازلی حکمت تھی۔ اتنے میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح حاضر ہُوئی اور کہا کہ اے میرے آقا و مولا۔ میری گردن پر پاؤں رکھ کر سوار ہوجیئے پس آپؐ سوار ہو گئے اور فرمایا میرا پاؤں تمہاری گردن پر ہے اور تمہارے پاؤں تمام ولیوں کی گردن پر ہیں۔

پس اے میرے بھائی! معراج میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح کے حاضر ہونے کا انکار نہ کرنا کیونکہ آپؐ کی رُوح کے سوا دوسروں کی روحیں بھی اُس رات حاضر ہُوئی تھیں۔ اگر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح حاضر ہُوئی تو کونسی قباحت ہے۔ چنانچہ احادیث صحیح سے ثابت ہے کہ جناب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نبیوں کی روحوں کو آسمانوں میں، بلالؓ کو جنت میں، اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مقعد صدق کے مقام میں، اور ابوطلحہ کی عورت کو جنّت میں دیکھا، اور غمیصاء بنت ملحان کی جوتیوں کی آواز جنت میں سُنی۔

حرز العاشقین وغیرہ کتب تصوف میں لکھا ہے کہ جناب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی، موسیٰ نے کہا "مرحبا اے نیکوکار نبیؐ اور نیکوکار بھائی" آپؐ نے فرمایا ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ (میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے ہم پلّہ ہیں) میں چاہتا

ہوں کہ آپ کی اُمت کا ایک عالم میرے پاس آکر مجھ سے گفتگو کرے۔ پس جناب نبی علیہ السلام نے امام غزالیؒ کی رُوح پیش کی۔ حضرت موسیٰؑ اور غزالیؒ نے ایک دوسرے پر سلام کہا، پھر حضرت موسیٰؑ نے غزالیؒ سے نام پوچھا۔ انہوں نے کہا محمّد بن محمّد بن محمّد الغزالیؒ، موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نے تو تم سے صرف تمہارا نام دریافت کیا ہے نہ تمہارے باپ دادے کا نام۔ امام غزالیؒ نے کہا کہ جب خدا تعالےٰ نے آپ سے سوال کیا تھا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ (اے موسیٰؑ تمہارے داہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے) تو آپ نے اُس کا جواب اِس طرح کیوں دیا "هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ یعنی یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اِس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کے) پتے جھاڑتا ہوں اور اِس (لاٹھی) میں میری اور اغراض ہیں"۔

اگر صرف اتنا کہہ دیتے کہ "یہ میری لاٹھی ہے" تو کیا کافی نہ تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کے جواب میں فرمایا، کہ جب خدا نے مجھ سے میری لاٹھی کے بارہ میں سوال کیا تھا، تو میں جانتا تھا، کہ وہ غیب و شہادت سب کا عالم ہے۔ اس کا یہ سوال محض اس غرض سے ہے کہ مجھے ہمکلامی کا شرف بخشے، تو میں نے لذّت اور اُنس حاصل کرنے کے لئے کلام کو طول دیا۔ غزالیؒ نے کہا، جب آپ نے مجھ کو اپنے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے طلب کیا ہے تو میں نے بھی لذّت اور اُنس حاصل کرنے کیلئے اپنے نام کے علاوہ باپ دادے کا نام لے لیا ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک لاٹھی کے ساتھ جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ امام غزالیؒ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تم نے حضرت موسیٰؑ سے گفتگو کرنے میں اُن کے ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا۔ چنانچہ جب امام غزالیؒ پیدا ہوئے تو لاٹھی کا نشان آپ کے بدن پر موجود تھا۔ شیخ محمّد چشتی نے اپنی کتاب "رفیق الطلاب" میں حضرت شیخ الشیوخ سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میں نے اپنی اُمّت کے بہت سے آدمی معراج کی رات مقام محمود میں دیکھے۔ (مقام محمود وہ مقام ہے جو صرف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ مخصوص ہے)۔

شیخ نظام الدین گنجوی فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم براق پر سوار تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھوں پر تھا۔ امام نجم الدین خیطی نے "کتاب المعراج" میں لکھا ہے کہ پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں آپؐ کو ایک بادل نے (جو مختلف رنگوں کا تھا) ڈھانک لیا اور جبرئیل وہیں ٹھہر گئے پھر آپؐ نے ایک شخص دیکھا جو نور کے پردوں میں چھپا ہوا تھا، آپؐ نے فرمایا: یہ فرشتہ ہے؟ جواب ملا نہیں، کہا نبی ہے؟ جواب ملا نہیں۔ یہ ایک شخص ہے جو دنیا میں خدا کے ذکر سے رطب اللسان رہتا تھا اور اُس نے اپنے والدین کو کبھی سست نہیں کہا تھا۔ اسی سبب سے اسے آج خدا کا

دیدار نصیب ہُوا پس حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سجدے میں گر پڑے۔ اس وقت خدا نے فرمایا۔ اے مُحمّد کہا "لَبَّیْکَ" فرمایا مانگ! جو مانگو گے دیا جائیگا + جاننا چاہیئے کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ مقعد صدق کے مقام میں سوتے رہے اور جناب نبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم کا دیدار بہجت آثار نصیب نہ ہُوا اور اَدْنیٰ کے مقام سے پیچھے رہ گئے اور مراتب عالیہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مل گئے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ٥ اسی لئے سیّد مکّی نے بحر المعانی میں فرمایا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مقام محبُوبیّت کے مقام میں وُہ شہرت حاصل ہے جو اوروں کو حاصل نہیں ہے پس اویس قرنی رضی اللہ عنہ اُن محبُوبوں سے ہیں جو عزّت و احترام کی قبا میں چھپے ہوئے ہیں اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی محبُوبیّت ایسی ہی مشہور و معروف ہے جیسی حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبوبیّت مشہور ہے کیونکہ غوث الاعظم آپ کے قدموں پر ہیں +

(ف) حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کے مکالمہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام مغلوب ہو گئے۔ اگر ایسے علماء ربانی کے سردار حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ یہ دعویٰ کریں کہ ہم انبیاء سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے +

اور صـ۱۵ پر فرمایا المنقبۃ الثانیۃ فی ولادتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:-

ولد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اللیلۃ الاولیٰ من رمضان سنۃ اربعمائۃ و سبعین من ھجرۃ سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و للہ درّ من قال مشیرا لولادتہ و عمرہ و وفاتہ حیث قال

ان باز اللہ سلطان الرجال　　　جاء (فی عشق) توفی فی (کمال)

(وظھرت) لیلۃ ولادتہ خمسۃ اشیاء (احدھا) أن والدہ الماجد نور الحق والدین السید ابوصالح موسی جنکی دوست رای النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم مع جمیع الصحابۃ الکرام وائمۃ الھدی والاولیاء العظام وقال لہ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ولدی یا اباصالح اعطاک اللہ ابنا وھو ولدی و محبوبی و محبوب اللہ تعالیٰ و سیکون لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل (وثانیھا) ان جمیع الانبیاء والرسل بتبعیۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم بشروا والدہ فی المنام ان جمیع الاولیاء یکون تحت طاعتہ و لذلک ھذا ولیّ قدمہ علی اعناقھم و تکون طاعتھم لہ سببا لترقی درجاتھم ومن ینحرف عن طاعتہ یقع من ذروۃ القرب الی اسفل البعد والحرمان (وثالثھا) ما ولد فی تلک اللیلۃ مَن

کیلان الاذکور وهم الف و مائة ولد وکلهم صاروا من الاولیاء ورجال الله المتصرفین کما نقل عن ملفوظ الشیخ محمد عیسی برهان پوری ان ذرة النطفة الغوثیة لما انتقلت من صلب والده الناسك بالشریعة النبوة واستقرت فی رحم صدف والدته الزکیة وتنورت الاکوان بولادته البهیه اخرج الله رعایته لحضرته العلیه اکثر اولیائه من اصلاب آبائهم الی ارحام امهاتهم واظهرهم فی الوجود لیستفیضوا من فیوضه الخصوصیه رضی الله تعالی عنه خالق البریه (ورابعها) انه لم یمص فی رمضان من الفجر الی الغروب ثدی والدته ولم یرضع الاوقت الافطار وقال رضی الله تعالی عنه مشیرا الی هذا

بدایة امری ذکره ملاء الفضا وصومی فی مهدی به کان شهرتی

(وخامسها) یری علی کتفه المبارك اثر قدم المصطفی صلی الله علیه وسلم حین وضع قدمه لیلة المعراج علی رقبته کما ذکرنا فی المنقبة الاولی (وولد) رضی الله تعالی فی کیلان ویقال بقلب الکاف جیما جیلان وبیاء النسبة جیلی (وبلغت) والدته الشریفه الی سن الایاس عن الولادة لان عمرها ستون سنة فهذا خارقة للعادة (ولد) رضی الله عنه نورانیا مهیبا لایطیق احد ان یری وجهه وینظر الیه البهجة وهیبته (واعطیت) له الاخلاق المحمدیة والحسن الیوسفی والصدق الصدیقی والعدل العمری والعلم العثمانی والعلم والشجاعة والقوة الحیدریة رضی الله تعالی عنه +

دوسری منقبت آپکی پیدائش کے بیان میں

یعنی آپ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ کسی شاعر نے بیت میں آپ کی پیدائش اور وفات کے سن کو جمع کیا ہے سہ

ان باز الله سلطان الرجال جاء فی عشق توفی فی کمال

یعنی خدا کے باز اور مردانِ خدا کے بادشاہ (غوث الاعظم) عشق میں پیدا ہوا اور کمال میں فوت ہوا +

جس رات آپؓ پیدا ہوئے اس رات پانچ باتیں وقوع میں آئیں اوّل آپؓ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور آئمہ اور اولیاء کی زیارت خواب میں ہوئی اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو فرمایا بیٹا! تمہیں خدا نے فرزند عطا کیا ہے جو میرا بیٹا اور خدا کا محبوب ہے۔ اس کا مرتبہ اولیاء اللہ میں وہ ہوگا۔ جو میرا مرتبہ انبیاء میں ہے دوسرے یہ کہ تمام انبیاءؑ نے آپؓ کے والد بزرگ کو خواب میں خوشخبری دی کہ تمام اولیاء تمہارے اس فرزند کے مطیع ہوں گے۔ اس کے پاؤں اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اس کی اطاعت اُن کے درجات کی ترقی کا باعث ہوگی جو اس کی اطاعت سے منحرف ہوگا وہ قربِ الٰہی کی بلندی سے بُعد اور محرومی کے گڑھے میں گرایا جائے گا۔ تیسرے اس رات گیلان میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے لڑکی پیدا نہ ہوئی یعنی اس رات گیارہ سو بچے پیدا ہوئے جو اولیاء اور مردانِ خدا ہوئے +

شیخ محمدؒ عیسیٰ برہانپوری کے ملفوظات سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نطفہ آپؓ کے باپ کی پشت سے نکل کر والدہ کے رحم میں متمکن ہوا تو خدا تعالےٰ نے آپ کی خاطر بہت سے اولیاء اللہ کے نطفے اپنے باپوں کی پشتوں سے نکال کر ماؤں کے رحموں میں متمکن کئے جو بعد میں لوگوں کے ہادی بنے۔ چوتھے آپؓ نے تمام ماہ رمضان میں فجر سے لیکر شام تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں ؎

بدایۃ امری ذکرہ ملاء الفضاء   وصومی فی مھدی بہ کان شھرتی

یعنی میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے دنیا پُر ہے۔ اور بچپن ہی میں میرا روزہ دار ہونا میری شہرت کا باعث ہے

پانچویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو معراج کی رات کو آپؓ کے کندھے پر پاؤں مبارک رکھا تھا اس کا نشان آپؓ کے کندھے پر موجود تھا۔ آپؓ شہر گیلان میں پیدا ہوئے (گیلان کے گاف کو جیم سے بدل کر جیلان پڑھتے اور یائے نسبت کیساتھ جیلی پڑھتے ہیں) اس وقت آپؓ کی والدہ ساٹھ سال کی تھیں اس لئے ایک بڑھیا کے بطن سے آپؓ کا پیدا ہونا کرامت ہے۔

پیدائش کے وقت آپؓ کی شکل ہیبت ناک تھی کہ کوئی شخص آپؓ کو دیکھ نہ سکتا تھا آپؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا خُلق، حضرت یوسفؑ کا حُسن، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صداقت، حضرت عمرؓ کا عدل حضرت عثمانؓ کا حلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا علم اور شجاعت اور طاقت عطا کی گئی تھی۔

(ف) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ میں ایک باب باندھا ہے جس میں وہ معجزات اور خصائص درج کئے ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیدا ہونے کی رات میں ظاہر ہوئے۔ وہ معجزات شمار سے باہر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک پر جتنی کرامات کا ظہور ہوا اتنی کرامات کا ظہور کسی صحابی یا سلسلہ

نبی کی ولادت پر نہیں ہُوا۔ اس سے ثابت ہُوا کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد محبوب ترین ہستی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔

اور صلا۲ پر فرمایا۔ المنقبۃ الثالثۃ فی شھادۃ المشائخ علی علو مرتبتہ علی سائر الاولیاء ذکر الامام الاورع الازھد محمّد بن سعید بن احمد بن سعید بن زریع الزنجانی فی کتابہ المسمی بروضۃ النواظر ونزھۃ الخواطر فی مناقب الشیخ عبد القادر فی الباب السادس فی ذکر المشائخ الذین بشروا فردا فردا برتبتہ السنیۃ فی قطبیتہ رضی اللہ عنھم اجمعین (شعر)

شَھِدَتْ بِرُتْبَتِہٖ جَمِیْعُ مَشَائِخٍ
فِیْ عَصْرِہٖ کَانُوْا بِغَیْرِ تَنَاکُرٖ

یعنی تمام مشائخ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بلند مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا
بِقُدُوْمِہِ الْمَیْمُوْنِ اَکْرَمَ طَائِرٖ

کَالْعَالِمِ الْبَصْرِیْ ھُوَ الْحَسَنُ الَّذِیْ
عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِکِیْنَ لِسَائِرٖ

مِنْ عَصْرِہِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِ الشَّرِیْفِ
الْقُطْبِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرٖ

تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ جیسے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ عالیہ سے لیکر سیدنا قطب الاقطاب حضرت میراں محی الدین شیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدوم میمنت لزوم (بابرکت تشریف آوری) کی خوشخبری دی ہے۔

مَامِنْ رَئِیْسٍ کَانَ صَدْرَ زَمَانِہٖ
اِلَّا وَبَشَّرَھُمْ بِاَکْرَمِ طَائِرٖ

اپنے وقت کے ہر قطب نے اس مبارک ہستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی۔

وَالْکُلُّ کَانُوْا قَبْلَہٗ حُجَّابَہٗ
فَتَقَدَّمُوْا لَہٗ وَکَانُوْا کُلَّ عَسَاکِرٖ

جملہ اقطاب و اولیاء جو آپ سے پہلے آئے سب کے سب آپ کے دربان تھے اور شہنشاہ کی آمد کی خبر دینے کے لئے لشکریوں کیطرح آپ سے پہلے آئے۔

وَاَتٰی کَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشُہٗ
شَمْسًا تُغَیِّبُ کُلَّ نَجْمٍ زَاھِرٖ

آپ ایک بادشاہ کیطرح تشریف فرما ہوئے جس کے آگے آگے اس کا لشکر چلا۔ جسطرح سورج کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب آپ کا آفتاب ولایت بلند ہوا تو آسمانِ ولایت کے سارے روشن ستارے مدھم پڑ گئے۔

ھُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ
رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَہٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرٖ

آپ وہ صاحب قدم ہیں کہ جن کے پائے مبارک کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جھک گئیں۔

اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اَکَابِرٖ
خَضَعَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَھُمْ
لِجَلَالِہٖ بَادِیْھِمْ وَالْحَاضِرٖ

جب آپ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا "میرا قدم جملہ اکابر اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے" تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء حاضر و غائب نے اپنے سر جھکا دیئے۔

لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَھَا
عَنْ حَالِہٖ مِنْ اِصْفَھَانَ مُکَابِرٖ
قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا
بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرٖ
لٰکِنَّہٗ غَلَبَتْ عَلَیْہِ شَقَاوَۃٌ
سَبَقَتْ کَاِبْلِیْسِ اللَّعِیْنِ الْکَافِرٖ

اصفہان کے ایک متکبر شخص کے سوا کسی نے انکار نہ کیا جو آپ کے حال سے بے خبر تھا۔ اولیاء اللہ میں علم اور عمدہ حال کے باعث اُس کی بڑی تعظیم و توقیر تھی۔ لیکن اس پہ شقاوت (بدبختی) غالب آگئی (اور آپکے قدم مبارک کے آگے اپنی گردن نہ جھکائی) جس طرح شیطان ملعون کو ملائکہ میں عزت حاصل تھی لیکن بدبختی اس کے شاملِ حال ہوئی۔ سب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ ابلیس نے اس نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں جلوہ گر تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار بنا۔

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ظہور کی بشارت حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لیکر آپ کے زمانہ مبارک تک ہر قطب زمان دیتا چلا آیا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے خلیفہ تھے پس معلوم ہُوا کہ یہ بشارت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیطرف سے ہے کیونکہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ اقدس کے مطابق آپ ہی نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں مبارک پر اٹھایا تھا جیساکہ حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ اپنی کتاب محک الفقر اکلاں ←——→ کے ص۱۰۱ پر حدیث شریف نقل کرتے ہیں +

اور ص۱۷ پر فرمایا (المنقبۃ الرابعۃ فی ھلاکٔ من ذکر اسمہ بغیر طہارۃ ثم عفی عنہ)

ذکر فی کتاب کلزار المعانی ان صفۃ الجلالیۃ کانت غالبۃ علیہ فی بدایۃ حالہ فبسبب غلبتھا من ذکر اسمہ بغیر وضوء یفارق راسہ جسدہ فیموت فرای جدہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اترک ھذہ الحالۃ وسیجی زمان یذکرون اسم اللہ واسمی بغیر ادب وحرمۃ فترکھا رحمۃ للامۃ (وقال) بعضھم لما اشتھرت ھذہ الحالۃ ولم یطق احد ذکر اسمہ الشریف بغیر وضوء مخافۃ علی نفسہ اجتمع اولیاء بغداد والتجا والحضرتہ ان یعفوا الناس من ھذہ الشدۃ رحمۃ للعباد فقال انی لا احب ھذہ الحالۃ لکن خاطبنی الحق جل جلالہ انت عظمت اسمی فعظمناک ومن عزز عزز بلا محالۃ (وذکر) المشائخ ان من ذکر اسمہ الشریف بغیر وضوء یضیق علیہ الرزق (ومن) نذر ھدیۃ الی حضرتہ فلابد من الوفاء لئلا یقع فی الجفاء (ومن) اھدی لیلۃ الجمعۃ حلوا الی حضرۃ روحہ وقرا الفاتحۃ وقسمہ علی الفقراء واستمد من حضرتہ یمدہ بامدادات کثیرۃ (ومن) قرا الفاتحۃ لحضرتہ فی بعض الاحیان علی طعامہ من مالہ فتح لہ عقد الدارین (ومن) ذکر اسمہ الشریف علی وضوء بالاخلاص التام فانہ یکون مسرورا فی ذلک الیوم ویمحو اللہ سیئاتہ (وقال) بعضھم سمعت عن مشائخی ان سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ کان مشتغلا بقراءۃ الیمانی المسمی بحزب المرتضوی فی بسیف اللہ ومن کثرۃ اشتغالہ بقراءتہ غلبت علیہ صفۃ الجلالیۃ فی بدء حالہ فصارت صفۃ الجلالیۃ لہ کالسیف البائتر اعناق المنکرین والسھم الصائب اکباد المعاندین نعم ذلک من ذکر اسمہ الشریف بغیر وضوء من المنکرین الجاحدین فانہ یفارق راسہ جسدہ بسیف قدرۃ رب العالمین فرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاشفہ فقال لہ انت صرف سیفا لا تحتاج الی قراءتہ فترکھا مدۃ بامرہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم عاد الیھا

باشارته صلی اللہ علیہ وسلّم (وبعد) ھذا الکلام ماحکی ان رجلا من اھل الولایۃ استشفع الیہ ان یعفوا الناس من ھذہ الخطرۃ العظیمۃ والورطۃ الجسیمۃ فامرہ بالمراقبۃ فرای فی اثنائھا سیفا معلقا تحت العرش والذبان یضربن انفسھن بالسیف و یقعن نصفین فحین مشاھدتہ ھذہ الحالۃ امرہ الشیخ بفتح عینیہ وقال لہ اذا حاربت الذبان السیف لا یرون الا قطع رؤسھن فالمحبون المخلصون یذکرون اسمی بالادب والحرمۃ فی کل حال ویتشبثون بذیل العفو والمغفرۃ فی جمیع الاحوال والمنکرون المخالفون لعدم رعایۃ الآداب یقعون فی الھلاک والاستئصال وقال رضی اللہ عنہ انا سیفی مشھور وقوسی موتور وسھامی صائبۃ و فرسی مسروج انا نار اللہ الموقدۃ (وبعد) استشفاع جمیع اھالی بغداد رفعت تلک الحالۃ عن اھل العناد +

چوتھی منقبت اس امر کے بیان میں کہ پہلے جو شخص آپؓ کا نام بے وضو لیتا ہلاک ہو جاتا پھر آپؓ نے معاف کر دیا

یعنی گلزار معانی میں لکھا ہے کہ ابتداء میں آپؓ پر جلالیت کی صفت غالب تھی اس واسطے جو شخص بے وضو آپؓ کا نام لیتا ہلاک ہو جاتا ایک روز آپؓ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے خواب میں فرمایا کہ اس حالت کو ترک کر دیجئے۔ کیونکہ ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ میرا اور خدا کا نام بے وضو لینگے۔ پس آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی امت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا +

بعض علماء کہتے ہیں کہ جب آپؓ کی یہ حالت لوگوں میں مشہور ہوئی اور کوئی شخص موت کے خوف سے آپؓ کا نام بے وضو نہ لیتا تو بغداد شریف کے اولیاء نے آپؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں پر رحم کیجئے اور ان کو اس سختی سے چھڑائیے۔ آپؓ نے فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا مگر خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تم نے میرے نام کی تعظیم کی تو ہم نے تمہارے نام کو عظمت بخشی + مشائخ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپؓ کا نام بے وضو لے وہ تنگدستی اور مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو آپؓ کے نام کی نذر مانے اُسے فوراً ادا کر دینی چاہیئے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کی رات کو حلوا پر سورہ فاتحہ پڑھ کر فقیروں کو کھلا دے اور آپؓ سے مدد مانگے آپؓ اس کی مدد کریں گے۔ جو طعام پر سورہ فاتحہ پڑھ کر آپؓ کو ہدیہ کرے۔ اس کی دین و دنیا کی مشکلیں

حل ہو جاتی ہیں +

جو آپؓ کا نام اخلاص کے ساتھ باوضو سے وُہ تمام دن خوش وخرم رہے گا اور خدا اُس کے گناہ بخش دے گا +

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر جلالیت کی صفت کے غالب آنے کی یہ وجہ ہے کہ آپؓ اکثر حرز یمانی کا (جسے حرز مرتضوی اور سیف اللہ بھی کہتے ہیں) ورد کیا کرتے تھے۔ بس آپؓ کی یہ صفت منکروں اور دشمنوں کے لئے سیف وسنان کا کام دینے لگی۔ اِسی واسطے منکرین میں جو آپؓ کا نام بے وضو لیتا تھا خدا کی قدرت کی تلوار سے اس کا سر بدن سے الگ ہو جاتا تھا پس جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے عالم مکاشفہ میں آپؓ کو فرمایا تم خود تلوار ہو گئے ہو، تمہیں سیف اللہ ورد کرنے کی حاجت نہیں۔ اس واسطے آپؓ نے اس حالت کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس حالت کو اختیار کر لیا +

اس بات کی تائید اس حکایت سے بھی ہوتی ہے جو اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ایک بزرگ نے آپؓ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؓ اِس مصیبت سے لوگوں کو نجات دلائیے (یعنی جلالیت کو ترک فرمائیے) آپؓ نے اسے مراقبہ کرنے کا امر کیا۔ اُس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی دیکھی، جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ جب وُہ اس حالت کو دیکھ چکا تو آپؓ نے اُسے آنکھ کھولنے کا امر کیا پھر کہا کہ مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ہر ایک کا سر دھڑ سے جُدا ہو جاتا ہے۔ یہی حال میرے دشمنوں کا ہے۔ کہ میرے نام کا ادب نہ کرنے کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں اور میرے بعض دوست میرا نام ادب واحترام سے لیتے ہیں اور اُن کے گناہ بخشے جاتے ہیں +

آپؓ فرمایا کرتے تھے "میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چڑھی ہُوئی ہے۔ میرا تیر نشانہ پر لگا ہُوا ہے میرا گھوڑا زین سے کسا ہوُا ہے۔ مَیں خُدا کی بھڑکتی ہُوئی آگ ہُوں +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جُملہ صحابہ وسابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر کسی کیلئے ثابت نہیں کہ اُن کا بے وضو نام لینے سے خلقت ہلاک ہُوئی ہو۔ یہ مقام معشوقیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد سوائے آپ کے کسی کو نصیب نہیں +

اور صد 19 پر فرمایا (المنقبۃ الخامسۃ فی احیائہ صاحب قبر فی مجادلۃ العیسوی مع المحمّدی)

(ذکر) فی کتاب اسرار الطالبین اُن الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر یوما فی محلۃ فرای مسلما ونصرانیا یتجادلان فسال عن مجادلتھما فقال المسلم یقول ھذا العیسوی ان نبینا افضل من نبیکم وانا اقول بل نبینا افضل فقال الغوث للنصرانی بای دلیل تثبت فضیلۃ نبیکم عیسی علیہ السلام علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال العیسوی ان نبینا کان یحیی الموتی فقال الغوث انی لست بنبی بل من اتباع نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان احییت میتا اتؤمن بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم فقال ارنی قبرا دارسا رمیما لتری فضل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فاراہ قبرا عتیقا فقال للعیسوی ان نبیکم بای کلام کان یخاطب المیت حین احیائہ فقال فی جوابہ کان یخاطبہ بقولہ قم باذن اللہ فقال لہ الغوث ان صاحب ھذا القبر کان مغنیا فی الدنیا ان اردت ان احییہ مغنیا فانا مجیب لک فقال نعم فتوجہ الی القبر وقال قم باذنی فانشق القبر وقام المیت حیا مغنیا فلما رای النصرانی ھذہ الکرامۃ وفضل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسلم علی ید الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنا ببرکاتہ اجمعین۔

پانچویں منقبت ایک مسلمان اور عیسائی کے جھگڑے کے فیصلہ کیلئے آپؓ کے ایک مردہ کو زندہ کرنے کے بیان میں

یعنی اسرار الطالبین میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک محلہ سے گزرے۔ اور آپؓ کی نظر ایک عیسائی اور ایک مسلمان پر پڑی۔ جو کسی بات میں جھگڑ رہے تھے۔ آپؓ نے جھگڑے کا سبب دریافت کیا۔ مسلمان نے کہا "یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ تمہارے نبیؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں ہمارے نبیؐ افضل ہیں۔" آپؓ نے عیسائی کو فرمایا۔ کونسی دلیل کے ساتھ تم عیسیٰؑ کو ہمارے نبیؐ پر فضیلت دیتے ہو۔ اُس نے کہا حضرت عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا میں نبی نہیں ہوں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہوں۔ اگر میں مردہ کو زندہ کردوں تو کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ گے اس نے کہا، ہاں! اس کے بعد آپؓ نے فرمایا، مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ۔ تاکہ اُس کا مُردہ زندہ کیا جائے۔ اور تمہیں ہمارے نبیؐ کی فضیلت معلوم ہو۔ اُس نے آپؓ

کو ایک پرانی قبر دکھائی۔ آپؒ نے فرمایا تمہارے نبی مُردے کو زندہ کرتے وقت کیا کہتے تھے اُس نے کہا
قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (خدا کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ) پھر آپؒ نے عیسائی کو فرمایا یہ شخص دنیا میں کلاونت تھا۔ اگر تم چاہو
کہ یہ گاتا ہُوا قبر سے باہر نکلے تو مَیں یہ بھی کر سکتا ہُوں۔ اُس نے کہا ہاں یہی چاہتا ہُوں۔ آپؒ قبر کیطرف متوجہ
ہُوئے اور کہا قُمْ بِاِذْنِیْ (میرے حکم سے کھڑے ہو جاؤ) پس قبر پھٹ گئی اور مُردہ گاتا ہُوا قبر سے نکل آیا۔ عیسائی
آپؒ کی یہ کرامت دیکھ کر مُسلمان ہو گیا۔ اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا یقین ہو گیا +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ وسابقہ انبیا علیہم السلام
پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی صحابی یا سابقہ نبی کیلئے یہ امر ثابت نہیں کہ اُس
نے مُردوں کو قُمْ بِاِذْنِیْ کہہ کر زندہ کیا ہو۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اِذن سے مُردے زندہ کرتے
تھے بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ (مَیں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی
کو چنگا کرتا ہُوں اور اللہ تعالیٰ کے اِذن سے مُردے زندہ کرتا ہُوں۔ آل عمران ع ۵) اس سے معلوم ہُوا کہ حضرت
عیسٰی علیہ السلام صاحب تصرّف نہیں صاحب اِذن ہیں لیکن صاحب اختیار نہیں۔ مُردے زندہ کرنے کی قوت ہے
لیکن جہاں امر ہو وہاں تصرّف کر سکتے ہیں۔ اپنے اختیار سے کسی جگہ تصرّف نہیں کر سکتے۔ اور حضرت ابراہیم
علیہ السلام میں مُردے زندہ کرنے کی قوت ہی نہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی
(اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے رب دکھا مجھ کو تو کیسے مُردے زندہ کرے گا۔ بقرہ ع ۳۴) پس ثابت ہوا کہ آپ
صاحب تصرّف ہی نہیں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ صاحب تصرّف ہیں صاحب اِذن ہیں اور صاحب
اختیار ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحب تصرّف ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی +

اور صفحہ ۲۰ پر فرمایا (المنقبۃ السادسۃ فی اخبار کون اسمہ الشریف کالاسم الاعظم)

(ذکر) فی رسالۃ حقیقۃ الحقائق ان امراۃ غرق ولدھا فی الیم وجاءت الی الغوث الاعظم وقالت
ان ولدی غرق فی البحر واعتقادی جازم بانک تقدر علی ردّ ولدی الی حیا فقال لھا رضی اللہ عنہ
ارجعی الی بیتک تجدی ولدک فراحت ولم تجدہ فجاءت ثانیۃ وتضرعت فقال لھا الغوث
وانحنی براسہ ثم رفع راسہ فقال لھا ارجعی الی بیتک تجدی ولدک فی البیت فراحت فی البیت
فقال الغوث الاعظم بطریق المحبوبیۃ یارب لم اخجلتنی مرتین عند تلک المراۃ فجاءہ الخطاب من
الملک الوھاب ان کلامک حین قلت لھا کان صدقا ففی المرۃ الاولی جمعت الملائکۃ اجزاءہ و
المتفرقۃ وفی المرۃ الثانیۃ احییتہ وفی الثالثۃ اخرجتہ من الیم واوصلتہ الی دارھا فقال الغوث
یارب خلقت الاکوان بامر کن) ولم یسبق زمان ولا آن ووقت البعث تجمع اجزاءھم المتفرقۃ

التی لا نہایة لھا وتحشرھم فی طرفة عین وجمع اجزاء جسد واحد داحیاوہ و بعثہ الی دارھا شئ جزئی ما الحکمة فی ھذا التاخیر فجاء الخطاب من الرب القدیر اطلب ما تطلب فقد اعطیناک عوضا عن انکسار قلبک فتضرع الغوث ووضع وجھہ علی التراب وقال یارب انا مخلوق فبقدر مخلوقیتی یلیق بی الطلب وانت خالق فبقدر عظمتک وخالقیتک یلیق بک العطآء فجاءہ الخطاب کل من یراک یوم الجمعة یکون ولیا مقربا واذا نظرت الی التراب یکون ذھبا فقال یارب لیس لی نفع من ھذین اعطنی شیئا اعظم منھما ویبقی بعدی لینفع فی الدارین فجاء الخطاب من اللہ العزیز القدیر جعلت اسماءک مثل اسمائی فی الثواب والتاثیر ومن قرأ اسما من اسمائک فھو کمن قرا اسما من اسمائی +

چھٹی منقبت آپؓ کے نام کے اسم اعظم کے برابر ہونیکے بیان میں

یعنی حقیقة الحقائق میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا لڑکا دریا میں غرق ہوگیا۔ وُہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی۔ اور کہا۔ میرا بچہ دریا میں ڈوب گیا ہے اور مجھے یقین ہے آپؓ اتنی قدرت رکھتے ہیں کہ میرا بچہ مجھے زندہ ملادیں۔ آپؓ نے اُسے فرمایا گھر جا۔ وُہ گھر گئی مگر بچہ نہ پایا۔ پھر آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر رونے لگی۔ آپؓ نے فرمایا! جاؤ! لڑکا گھر میں موجود پاؤ گی۔ مگر لڑکا گھر میں نہ پاکر واپس آئی اور رونے لگی۔ پس آپؓ نے مراقبہ کرکے فرمایا جا، تمہارا بیٹا گھر میں موجود ہوگا۔ جب گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو موجود پایا۔ آپؓ نے محبوبیت کی حالت میں آکر خدا تعالیٰ کو کہا، الٰہی! تم نے مجھے کیوں دو دفعہ اس عورت کے آگے شرمندہ کیا ہے۔ جواب آیا تم سچے تھے۔ مگر پہلی دفعہ فرشتوں نے اس کے اجزاء کو اکٹھا کیا اور دوسری مرتبہ ہمیں نے اسے زندہ کیا، تیسری بار اسے دریا سے نکال کر گھر میں پہنچایا گیا۔ آپؓ نے فرمایا تم نے ساری دنیا کو کلمہ کن سے پیدا کیا ہے اور اس میں دیر نہیں لگی اور قیامت کے دن بیشمار اجسام کی اجزاء کو ایک لحہ میں زندہ کروگے تو اس ایک جسم کے اجزاء کو جمع کرنے اور اُسے زندہ کرکے گھر میں پہنچانے میں اتنی دیر کیوں لگی ہے خدا کی طرف سے جواب آیا۔ جو مانگتا ہے مانگ۔ کیونکہ ہم تمہارے اس انکسار کے باعث تجھے دینے کو تیار ہیں۔ پس حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنا سر زمین پر رکھ دیا۔ اور کہا الٰہی میں مخلوق ہوں تو میری طلب بھی مخلوقیت کے موافق ہونی چاہیئے۔ اور تو خالق ہے تو تمہاری عطا بھی تمہاری عظمت اور خالقیت کے مطابق ہونی ضروری ہے۔ پس خدا نے فرمایا جو جمعہ کے دن تمہاری زیارت کرے گا وُہ ولی ہوجائیگا اور اگر تم مٹی پر نظر ڈالوگے تو سونا ہوجائیگی۔ آپؓ نے کہا، الٰہی! مجھے اِن دونوں باتوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے

مجھے کوئی ایسی چیز عنایت فرما جو ان سے اعلیٰ ہو اور میرے مرنے کے بعد باقی رہے اور لوگوں کو دنیا اور آخرت میں نفع دے۔ پس آواز آئی میں نے تمہارے ناموں کو ثواب اور تاثیر میں اپنے ناموں کے برابر کر دیا ہے پس جس نے تمہارے ناموں سے کوئی نام لیا گویا اس نے میرا نام لیا +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف کی رو سے کسی کیلئے یہ خصوصیت ثابت نہیں کہ اس کا نام بطور اسم اعظم پڑھا جائے +

اور صت۲۱ پر فرمایا (المنقبۃ السابعۃ فی تخلیصہ الارواح من قبضۃ ملک الموت)

(روی) عن السید الشیخ الکبیر ابی العباس احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال توفی احد خدام الغوث الاعظم وجاءت زوجتہ الی الغوث فتضرعت والتجات الیہ وطلبت حیاۃ زوجھا فتوجہ الغوث الی المراقبۃ فرای فی عالم الباطن ان ملک الموت علیہ السلام یصعد الی السماء ومعہ الارواح المقبوضۃ فی ذلک الیوم فقال یا ملک الموت قف واعطنی روح خادمی فلان وسماہ باسمہ فقال ملک الموت انی اقبض الارواح بامر الٰہی واودیہا الی باب عظمتہ کیف یمکننی ان اعطیک روح الذی قبضتہ بامر ربی فکرر الغوث علیہ اعطاء روح خادمہ الیہ فامتنع من اعطائہ وفی یدہ ظرف معنوی کہیئۃ الزنبیل فیہ الارواح المقبوضۃ فی ذلک الیوم فبقوۃ المحبوبیۃ جر الزنبیل واخذہ من یدہ فتفرقت الارواح ورجعت الی ابدانہا فناجی ملک الموت علیہ السلام ربہ وقال یارب انت اعلم بما جری بینی وبین محبوبک وولیک عبد القادر فبقوۃ السلطنۃ والصولۃ اخذ منی ما قبضتہ من الارواح فی ھذا الیوم فخاطبہ الحق جل جلالہ یا ملک الموت ان الغوث الاعظم محبوبی ومطلوبی لم لا اعطیتہ روح خادمہ وقد راحت الارواح الکثیرۃ من قبضتک بسبب روح واحد فتندم ھذا الوقت +

ساتویں منقبت آپؓ کے ارواح کو ملک الموت سے چھڑانے کے بیان میں

یعنی شیخ ابو العباس احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت غوث الاعظمؓ کا ایک خدمت گار فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی نے آپؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے خاوند کو زندہ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ آپؓ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ میں دیکھا کہ اس روز ملک الموت نے جتنی ارواح قبض کی تھیں وہ ان کو آسمان کی طرف لے جا رہا ہے۔ آپؓ نے ملک الموت کو ٹھہر جانے کا امر فرمایا اور اپنے خادم کا نام لے کر کہا،

اس شخص کی رُوح مجھے دیدو۔ ملک الموت نے کہا میں خدا کے امر سے روحوں کو قبض کر کے اس کی درگاہ میں پیش کرتا ہوں تو ایک ایسے شخص کی رُوح جس کو میں خدا کے حکم سے قبض کر چکا ہوں آپؓ کو کیونکر دیدوں آپؓ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نے نہ مانا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلی تھی جس میں اس نے وُہ رُوحیں ڈالی ہوئی تھیں جو اُس دن قبض کی تھی۔ آپؓ نے محبوبیت کی قوت سے اس سے تھیلی چھین لی۔ رُوحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو گئیں ملک الموت نے خدا کی جناب میں شکایت کی کہ اے اللہ! مجھ میں اور تمہارے محبوب عبد القادرؓ میں جو تکرار ہوئی ہے وُہ تمہیں معلوم ہے۔ آج جو روحیں میں نے قبض کی تھیں تمہارے محبوب نے مجھ سے چھین لی ہیں۔ جواب ملا، غوث الاعظم میرا محبوب ہے تم نے اُسے اُس کے خادم کی رُوح کیوں نہ دے دی۔ اگر دے دیتے تو ایک رُوح کی وجہ سے کئی رُوحیں اپنے ہاتھ سے نہ دے دیتے اور نہ پچھتاتے۔

(ف) یہ کرامت میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر بیّن دلیل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی صحابی یا سابقہ نبی کیلئے یہ امر ثابت نہیں کہ اُنہوں نے ملک الموت کے ہاتھ سے ارواح کی زنبیل چھین لی ہو۔ یہ شانِ معشوقیت و محبوبیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد سوائے آپؓ کے کسی کو نصیب نہیں ہوئی نہ ہو گی۔

اور ص۲۲ پر فرمایا (المنقبۃ الثامنۃ فی جعلہ الانثی ذکرا)

(قال الراوی) وھو مولف ھذہ المناقب بالفارسیۃ سمعت عن شیخی الشیخ داود القادری الشیر کبیر انہ قال جاء رجل الی الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ وقال ھذا الباب العالی قبلۃ الحاجات و ملجا النجاۃ فانا التجی الیہ واطلب ولدا ذکرا فقال لہ الغوث طلبت من اللہ ان یعطیک ما ترید فیعطیک فلازم ذلک الرجل حضورہ کل یوم فی مجلسہ فبحکم القادر المطلق ولدت لہ بنت فاخذھا الرجل واداھا الی الغوث وقال کلامنا علی ولد ذکر وھذہ بنت فقال لہ الغوث ادھا الی البیت وتری مایظھر من وراء استار الغیب فلفھا واخذھا وادھا الی البیت فاذا ھی ولد ذکر بقدرۃ اللہ تعالیٰ۔

یعنی راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت شیخ داوُد قادری شیر کبیر سے سُنا ہے کہ ایک شخص نے حضرت غوث پاکؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یہ بلند دروازہ حاجات کا قبلہ اور بے پناہوں کی پناہ ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈھ کر فرزند ارجمند کا خواستگار ہوں" حضرت غوث پاک نے اُسے فرمایا میں نے خدا سے تمہارے حق میں دُعا کی ہے وہ تمہیں فرزند عطا کرے گا۔ یہ سُن کر وُہ شخص ہر روز آپ کی خدمت میں آنے لگا۔ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکی کو آپؓ کے پاس لایا اور کہا آپؓ نے فرمایا تھا کہ

لڑکا پیدا ہوگا اور یہ لڑکی ہے۔ آپؓ نے اُسے کہا اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور دیکھ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے وُہ اسی کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گیا اور دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چمک رہی ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیثِ شریف سے ایسی کرامت کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کیلئے ثابت نہیں۔

اور ص۲۹ پر فرمایا (المنقبة الثامنة عشر فی نعله المرصع)

(قالوا) کان نعلة الشریف باللعل والزمرد والیواقیت ومسامیرا سفله کانت فضة رضی الله تعالیٰ عنه۔

اٹھارھویں منقبت۔ آپؓ کی جڑاؤ جوتی کے بیان میں

یعنی کہتے ہیں کہ آپؓ کی جوتی لعلوں اور زمردوں اور یاقوتوں سے جڑی ہوتی تھی اور اس کے نیچے چاندی کی میخیں لگی ہوتی تھیں۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو وُہ مقام ناز نصیب ہے جو کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کے لئے قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے ثابت نہیں۔ تاج ول پر لعل تو ہو سکتے ہیں لیکن جوتی پر لعل نہ کسی کے لگے نہ لگیں گے۔

اور ص۳۰ پر فرمایا (المنقبة العشرون فی مدح الخضر علیه السلام حضرة الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه) (قال) فی حقه ما کان ولی فی مقام المعشوقیة تحت السماء مثل الغوث الاعظم ولا یکون (وقال) الشیخ ابومدین المغربی رضی الله تعالیٰ عنه لقیت الخضر علیه السلام فسألته عن مشائخ المشرق والمغرب فی عصرنا وسألته عن الفرد الاخمد والغوث الاعظم فقال هو امام الصدیقین وحجة العارفین وروح المعرفة وشانه عظیم بین الاولیاء رضی الله تعالیٰ عنهم۔

بیسویں منقبت حضرت خضر علیہ السّلام کی آپؓ کی مدح کے بیان میں

یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے آپؓ کے حق میں فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو محبُوبیت کا جو مقام حاصل ہے، دُنیا میں نہ کسی کو حاصل ہُوا نہ ہوگا۔

شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپؑ سے اپنے زمانہ کے تمام مشائخ کے بارہ میں سوال کیا اور جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت پُوچھا۔ تو

آپؑ نے کہا، وُہ صدیقوں کے پیشوا، عارفوں کی محبّت اور معرفت کی رُوح رواں ہیں اور تمام ولیوں میں اُن کا مرتبہ بلند ہے +

(ف) حضرت خضر علیہ السّلام کا فتویٰ یہ ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد ایسا مقامِ محبُوبیت آج تک کسی صحابی یا امام یا سابقہ نبی کو نصیب نہیں ہُوا اور نہ کسی کو ہوگا +

اور مٹ۲۶ پر فرمایا (المنقبۃ السادسۃ والعشرون نجاۃ نصف الامۃ بشفاعتہ)

(قال) فی منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء ان خاتم الاولیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم امر سیدنا عمر وعلیاً المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بروا حہما الی طاوس الیمن ای اویس القرنی وباخذہما معہما قمیصہ المبارک الیہ وابلاغہما السلام علیہ وسوالہما منہ الدعا لامتہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعد انتقالہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ توجہ الامامان المعظمان واخذا معہما قمیص سید ولد عدنان ولقیاہ فی وادی الاراک وجداہ ساجداً ومتضرعاً الخالق الافلاک فرفع راسہ من السجدۃ وسلما علیہ فرد علیہما السلام وصافح ایدیہما بیدیہ واخذ بالادب التام من ایدیہما قمیص خیر الانام ووضعہ اوّلا علی راسہ ثم لبسہ امتثالا لامرہ وبلغاہ سلامہ منہ الدعا علیہ سالا لامتہ نسجد للہ وطلب الغفران لامتہ من اللہ ثم رفع راسہ وقال لہما دعوت اللہ ان یغفر لجمیع الامتہ فجاء الخطاب من کاشف الغمہ ان ارفع راسک فقد غفرت لنصف الامۃ بشفاعتک واغفر لنصفہا الاخر بشفاعۃ محبوبی الغوث الاعظم وسیجی من بعدک فقلت یارب محبوبک الاعظم من ھو واین ھو حتی اراہ فجاء الخطاب من الملک القدیر ھو مستریح فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ھو فی مقام دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وھو محبوبی ومحبوب حبیبی وحجتنا علی اھل الارض الی یوم القیامۃ وقدماہ علی رقاب الاقطاب والاولیاء الاوّلین والاخرین ومن یقبلہ یکن من احبابی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فقال اویس وانا ایضاً قبلتہ وحنوت راسی لہ وصدقت بولایتہ وشکرت اللہ تعالیٰ +

چھبّیسویں منقبت۔ آپؓ کی شفاعت سے نصف اُمّت کے نجات پانیکے بیان میں

یعنی منازل الاولیاء میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمرؓ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیّت کی اور فرمایا کہ اویس قرنیؓ کو میرا سلام کہنا اور میرا یہ قمیص دے دینا اور میری اُمّت کے لئے اُن سے دعا کرانا۔ چنانچہ حضرات عمرؓ و علیؓ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی وفات کے بعد آپؐ کا قمیص مبارک لے کر اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ایک وادی میں آپؓ سے ملاقات کی۔ آپؓ اس وقت سر بسجود تھے اور بارگاہ الٰہی میں تضرع و خضوع خشوع کر رہے تھے جب آپؓ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے آپؓ پر سلام کہا اور آپؐ کی امت کیلئے دعا مانگنے کا سوال کیا۔ پس اویس قرنیؓ سجدہ میں گر پڑے اور اُمت محمّدیہ کی مغفرت کیلئے دعا مانگی مگر خدا کی طرف سے جواب آیا کہ میں نے آدھی امت تمہاری شفاعت سے بخش دی اور آدھی اپنے محبوب غوث الاعظم کی (جو تمہارے بعد پیدا ہوگا) شفاعت سے بخش دوں گا۔ میں نے کہا اے اللہ! تمہارا محبوب اعظم کون ہے اور کہاں ہے۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ جواب ملا وہ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ اور دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام میں ہے۔ وہ میرا محبوب اور حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہے اور یوم قیامت تک زمین پر ہماری حجت ہے۔ اسکا قدم تمام اولیاء اوّلین و آخرین کی گردنوں پر ہے جو اس کی ولایت کو قبول کرے گا اُسے میں دوست رکھوں گا۔ پس اویسؓ قرنی نے کہا میں نے اُس کی ولایت کو تسلیم کرلیا اور اس کے آگے اپنی گردن جھکائی اور خدا کا شکر کیا۔

(ف) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے آگے سر جھکانا اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہؓ پر فضیلت حاصل ہے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں چنانچہ علامہ حضرت قاضی عالم الدین نقشبندی اپنی کتاب فیض الکریم کے صـ۹۶ پر فرماتے ہیں: جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت میں قطب ارشاد تھے اور خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی وقت میں قطب ابدال تھے۔

اور صـ۳۵ پر فرمایا (المنقبة السابعة والعشرون فی اظهار الشیخ احمد الفاروقی الترمذی السرهندی کمال رتبة الغوث الاعظم رضی الله عنهما)

(قال) فی مکتوباته ان الطریق الموصل الی الله طریقان احدهما طریق النبوة والواصلون من هذا الطریق هم الانبیاء بالاصالة وقد ختم بخاتم الانبیاء صلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم اجمعین والثانی طریق الولایة والواصلون من هذا الطریق هم الواصلون بالواسطة وهم الاقطاب والاوتاد والابدال والنجباء وعامة الاولیاء والواسطة فی هذا الطریق سیدنا علی کرم الله وجهه وتعلق هذا المنصب العالی بحضرته وکان قدما النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا المقام علی فرقه المبارك کرم الله وجهه وفاطمة والحسنان رضی الله تعالیٰ عنها وعنهما مشترکون معه فی هذا المقام واظن ان سیدنا علیا قبل نشأة عنصریته کان ملازما هذا المقام کما کان ملازما بعد نشأة عنصریته ومن وصل الیه الفیض فانما یصل

بواسطتہم الیہ لان مبدا و منتہی نقطۃ ھذا الطریق و مرکز دائرۃ ھذا المقام تعلقت بہم ولما تم دور سیدنا علی فوض ھذا المنصب العالی الی الحسنین و بعدھما الی الائمۃ الاثنی عشر علی الترتیب و فی عصر کل واحد منہم تصل الفیوضات الی اولیاء عصرہ بواسطتہ وکان ملجا لہم وملاذا ولما جاءت نوبۃ سلطان الاولیاء و برہان الاصفیاء غوث الارض والسماء و غوث الکل محیی الدین ابی محمد السید عبد القادر الکیلانی رضی اللہ عنہ و انا من علینا برہ و فیوضہ فوض ھذا المنصب العالی الی حضرتہ ولم یتیسر لاحد بعد حضرات المذکورین سواہ فوصول الفیض الالٰہی للاقطاب والنجباء والاولیاء بواسطتہ فی عصرہ و فی غیر عصرہ ابدا والی ھذا اشار بقولہ

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔۔ اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

والشموس جمع شمس والمراد من الشمس شمس فیضات الہدایۃ والارشاد ومن الافول انعدام الفیضات المذکورۃ و تعلق بہ ما کان متعلقا بالاولین وھو واسطۃ لایصال الفیض الالٰہی الیہم اجمعین ومادام ایصال الفیض علینا فبتوصیلۃ یصل الینا +

ستائیسویں منقبت۔ آپ رضؓ کے کمال کو احمد فاروقی ترمذی سرہندی کے ظاہر کرنیکے بیان میں

یعنی شیخ موصوف کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ خدا کو پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک نبوت کا طریقہ یہ طریقہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور یہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ ختم ہو گیا ہے۔ دوسرا ولایت کا طریقہ یہ طریقہ اقطاب۔ اوتاد۔ ابدال اور عامہ اولیاء کا ہے۔ اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ اور یہ عالی منصب آپ کی ذات والا سے تعلق رکھتا ہے اس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سر پر تھے اور حضرت فاطمہؓ اور حضرات امامین حسنؓ حسینؓ بھی اس مقام میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ میرے خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہ مقام حاصل تھا جس آدمی کو یہ فیض پہنچتا ہے انہی بزرگوں کی وساطت سے پہنچتا ہے اس متبرک مقام کا مبدا اور منتہی انہی کے ساتھ متعلق ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فوت ہونے کے بعد یہ منصب حضرت امام حسنؓ اور ان کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کو عطا ہوا اور ان کے بعد ترتیب وار اماموں کو یہ منصب ملتا رہا ان اماموں میں سے ہر ایک امام اپنے زمانہ میں لوگوں کو اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور کرتا رہا۔ جب حضرت غوث الاعظم سلطان محی الدین شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وقت آیا تو یہ منصب آپؓ کو عطا ہوا اور آپؓ کے ذریعہ آپؓ کے وقت کے قطبوں اور ولیوں کو فیض پہنچا

رہا اور آپؓ کے بعد بھی قیامت تک پہنچتا رہے گا اسی لئے آپ نے فرمایا ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے ہیں۔ اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے آسمان پر رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا۔

آپؓ کے اس شعر میں لفظ شمس سے ہدایت کا سورج مراد ہے اور افول یعنی غروب ہونے سے فیضان کا منقطع ہونا مراد ہے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ جو اوّلین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا ہے اور آپؓ اوّلین کیطرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے ہیں اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے آپ ہی کے توسل و توسط سے ہے۔

(ف) حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے خاتم الاولیاء یعنی ولایت کے قاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے آئمہ اطہار علیہم السلام ہوتے رہے ہیں چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک خاتم الاولیاء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور سے لیکر ابد الاباد تک یہ منصب اب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ہی سپرد رہے گا۔ اس مسکین کی تحقیق یہ ہے کہ دائرہ ولایت کا مرکز ازل سے لیکر ابد تک ایک ہی ہے اور وہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں اور ازل سے لیکر ابد تک جملہ خاتم الاولیاء آنحضرت کے نائب ہیں۔ آج اگر صحابہ کرام اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں وزیر اعظم کے منصب پر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فائز ہیں اور ابد الاباد تک رہیں گے تو یقین جانیئے کہ اس منصب پر ازل سے آپ ہی فائز ہیں بقولہٖ تعالیٰ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا (یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اُن لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سُنت آپ بدلتی نہ پائیں گے۔ احزاب ع ۸)

اور ص۳۳ پر فرمایا (المنقبۃ الرابعۃ والثلاثون فی قولہ رضی اللہ عنہ ھذا الوجود وجود جدی صلی اللہ علیہ وسلم لا وجود عبد القادرؓ)

(ذکروا) ان حضرت الغوث توجہ یوما الی البیت وتبعہ ولدہ الشیخ عبد الجبار وقبل الدخول الی البیت لم یرا الغوث فدخل البیت وقال لوالدتہ کنت مع الغوث الی الباب ولم ارہ دخل البیت فقالت والدتہ منذ خمسۃ عشر یوما ما دخل فی البیت فلما سمع ھذا الکلام توجہ الی الحجرۃ المطھرۃ التی یشتغل فیھا الغوث فی اللیالی بالعبادۃ فرای باب الحجرۃ مغلقا من الداخل فعلم ان حضرۃ الغوث فیھا فوقف قائما متادبا واضعا احدی یدیہ علی الاخری عند باب الحجرۃ

الی نصف اللیل فلما تجاوز نصف اللیل فتح الغوث باب الحجرۃ فقال لولدہ الشیخ عبد الجبار انت کل وقت تلاحظ فی نفسك ان عدم رواحی الی البیت کان احسن فان کان الامر کما لاحظت دتعطلت صورۃ التوالد والتناسل لکن فی الحقیقۃ اجی الی الحجرۃ وفی نظر الخلائق انہم یرونی اروح الی البیت کما رایت فسرا لشیخ عبد الجبار بھذا الکلام فسالہ الشیخ عبد الجبار ان النبیؐ المختار صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قضی حاجتہ تبتلع الارض ما برز منہ ویفوح عرقہ کالعطر ولا یقع علیہ الذباب فھذہ من خاصۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآن نری ھذہ الخاصۃ من حضرتکم فقال لہ الغوث ان عبد القادر صار فانیا وباقیا فی ذات جدہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال الغوث تاللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادرؓ فسالہ ایضا کان صلی اللہ علیہ وسلم یظلہ السحاب ولا مانع من تظلیل حضرتکم فقال الغوث ترکتہ عمدا والا یظنوا انی نبی رضی اللہ عنہ +

چونتیسویں منقبت۔ آپؓ کے اس قول میں کہ یہ وجود میرے نانے صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے نہ عبد القادرؓ کا

یعنی کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے گئے آپؓ کے بیٹے حضرت شیخ عبد الجبار بھی آپؓ کے پیچھے ہوئے۔ مگر آپ کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی حضرت غوث الاعظم کہیں غائب ہو گئے۔ آپ نے گھر جا کر اپنی والدہ سے کہا کہ میں گھر کے دروازے تک حضرت غوث الاعظم کے ساتھ تھا۔ مگر میں نے انہیں گھر میں داخل ہوتے نہیں دیکھا۔ والدہ نے کہا۔ وُہ پندرہ دن سے نہیں آئے۔ یہ بات سُنکر آپ حجرے میں گئے۔ جہاں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔ حجرے کو اندر کی طرف سے بند پایا۔ جس سے آپ کو یقین ہو گیا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اندر ہیں۔ آپ آدھی رات تک حجرے کے دروازے پر مؤدبانہ کھڑے رہے آدھی رات کے بعد حضرت غوث پاک نے حجرے کا دروازہ کھولا اور فرمایا کہ تو مجھے ہمیشہ اندر گھر داخل ہوتے دیکھتا ہے یہ طالبانِ خدا کی تعلیم کیلئے سے جو گھر بار ترک کر دیتے ہیں اور توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن حقیقت میں جیسا کہ تو نے دیکھا ہے میں حجرہ میں آتا ہوں لیکن لوگوں کی نظروں میں اندر گھر داخل ہوتا ہوں۔ شیخ عبد الجبار یہ بات سُن کر خوش ہوئے اور کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قضا حاجت کرتے تھے تو آپؐ کا پاخانہ مبارک زمین نگل لیتی تھی اور آپؐ کا پسینہ مبارک مشک کیطرح خوشبودار تھا اور آپؐ پر مکھیاں نہیں بیٹھتی تھیں۔ یہ سب باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ خاص تھیں مگر ہم آپؓ میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں آپؓ

نے فرمایا میں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو گیا ہوں اور مجھے بقا بالنبی کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپؓ نے (اپنے آپ کیطرف اشارہ کرکے) فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے نہ عبدالقادرؓ کا۔ آپ نے عرض کیا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت بادل سایہ کئے رہتا تھا آپؓ میں یہ بات کیوں نہیں پائی جاتی۔ فرمایا اس امر کو میں نے عمداً ترک کیا ہے اس لئے کہ لوگ مجھے نبی نہ کہنے لگیں۔

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت اظہر من الشمس عیان ہے کیونکہ صحابہ یا سالقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا تَاللّٰہِ هٰذَا وَجُوْدُ جَدِّیْ (قسم ہے اللہ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے) اور کر کس طرح سکتے ہیں۔ ستارہ شمس ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ ہیں اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کمالات آپ میں پائے جاتے ہیں۔

اور صفحہ ۴۸ پر فرمایا (المنقبة الاربعون فی نیل کل ولی رتبة الولایة بتجویزه رضی اللہ عنہ)

(ذکروا) ان شاہ ہاشم رحمہ اللہ کتب فی رسالته اذا اراد اللہ ان یجعل احدا من عباده ولیا امران یاخذه الی حضور المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فحین یحضر بحضرته صلی اللہ علیہ وسلم یامر صلی اللہ علیہ وسلم فیقول خذه الی ولدی السید عبدالقادر لیری لیاقته واستحقاقه بمنصب الولایة فیاخذه الی حضرته رضی اللہ عنہ فان رآه لائقا لمنصب الولایة یثبت اسمه بالدفتر المحمدی و یختم بخاتمه المبارک ویعرض ذلک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فموجب رسالته الغوث یرقم علیها الامر النبوی من حضرته صلی اللہ علیہ وسلم فتطلع له خلعة الولایة فتعطی بید الغوث فیوصلها الیه ففی عالم الغیب والشهادة یکون ذلک الولی مقبولا و مسلما فهذا العهدة متعلقة بحضرة الغوث الی یوم القیامة ولیس لاحد من الاولیاء الکرام مماثلة و مشارکة مع الغوث فی هذا المقام ففی کل عصر و زمان تستفیض من حضرته الاقطاب والغوث وجمیع الاولیاء رضی اللہ عنہ۔

چالیسویں منقبت آپؓ کی تجویز سے ہر ایک ولی کو رتبہ ولایت کے ملنے کے بیان میں

یعنی کہتے ہیں کہ حضرت شاہ ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی آدمی کو ولایت کا مرتبہ عنایت کرنا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے

جاؤ۔ جب وُہ آپؓ کے حضور میں حاضر کیا جاتا ہے تو آپؓ حکم دیتے ہیں کہ اسے میرے بیٹے سید عبد القادرؓ کے پاس لے جاؤ تاکہ وُہ معلوم کرے کہ یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا نہیں۔ وُہ آپؓ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ پس اگر آپؓ اُسے منصب ولایت کے لائق سمجھتے ہیں تو دفتر محمدیؐ میں اس کا نام لکھ کر اس پر آپؓ کی مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر اُسے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آگے پیش کیا جاتا ہے اور حضرت غوث الاعظمؓ کی چِٹھی پر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم صادر ہوتا ہے کہ آپؓ کو ولایت کا خلعت دیا جائے۔ پس آپؓ کو خلعت دیا جاتا ہے اور آپؓ وُہ اُس کو دیدیتے ہیں اور اُسے عالم غیب و شہادت میں قبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ غرض یہ عہدہ قیامت تک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے اور یہ عہدہ صرف آپؓ کی ذات کیساتھ مختص ہے اور ہر زمانے میں قطب اور غوث اور تمام اولیاء اللہ آپؓ سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی آپ ہی ہیں +

اور صفحہ ۵۲ پر فرمایا (المنقبة الرابعة والاربعون فی ایصاله جما غفیرا الی الله بنظر واحد رضی الله عنه)

(ذکروا) ان الغوث رضی الله عنه امر من الله یوما ان یوصل الی الله فیه سبعمائة رجل وخمسمائة امراة فجمع الرجال فی ناحیة و النساء فی ناحیة و نظر الیهم بنظرة الاکسیری فصار نحاس انفسهم ابریزا خالصا فوصلوا الی الله بنظره رضی الله تعالیٰ عنه +

چوالیسویں منقبت آپؓ کی ایک نظر سے لوگوں کی جماعت کو واصل باللہ کرنے کے بیان میں

یعنی روایت ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو خدا کیطرف سے سات سو مردوں اور پانچ سو عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا امر ہُوا تو آپؓ نے مردوں کو ایک طرف اور عورتوں کو دوسری طرف کر کے ان پہ اپنی کیمیائی نظر ڈالی۔ وُہ سب کے سب واصل باللہ ہو گئے +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چمک رہی ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کیلئے یہ کمال ثابت نہیں کہ ایک نظر سے بارہ سو آدمیوں کو واصل باللہ کر سکے +

اور صفحہ ۵۳ پر فرمایا (المنقبة السابعة والاربعون فی کون العقارب فی حبسه رضی الله عنه)

(ذکروا) ان فی زمن سیدنا سلیمان علیہ السلام کانت الجن والشیاطین مسلطة علی الخلائق فتفکر یوما ان الناس فی عہدی یتضررون من الجن والشیاطین بتسلیطہم علی العباد واذیاتہم والحال انہم تحت طاعتی فکیف یکون حال الخلائق بعدی فہتف بہ ہاتف الغیب انی اختم النبوة فی آخر الزمان بحبیبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویجیئ رجل من نسلہ وسلالتہ مسمی بالسید عبد القادر تکون الجن والشیاطین تحت حکمہ وطاعتہ وفی حبسہ ففرح سیدنا سلیمان علیہ السلام بھذا الکلام وشکر اللہ الملک العلام فامر بقیدھم والقائھم فی البحر وقال یحل فی آخر الزمان قیدھم فیکونون تحت حکم الغوث وامرہ وحبسہ ویرجفون من مخافتہ فی مسکنھم فانہ شیخ الانس والجن والملائکة وھم الآن فی طاعة خلفائہ ومریدیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین +

سینتالیسویں منقبت جنوں کے آپ کے فرمانبردار ہونیکے بیان میں

یعنی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جن اور شیاطین لوگوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام کو خیال پیدا ہوا کہ جب میرے زمانہ میں لوگوں کو جنوں اور شیطانوں سے اذیت پہنچتی ہے حالانکہ یہ سب میرے ماتحت ہیں تو میرے فوت ہونے کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ آپؑ اس فکر میں تھے کہ ہاتف غیب نے آواز دی کہ آخیر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے جن پر نبوت کا خاتمہ ہوگا اُن کی نسل پاک سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام عبد القادرؓ ہوگا۔ جن اور شیاطین اس کے ماتحت ہونگے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اُس کا کلام سن کر خوش ہوئے اور خدا کا شکر یہ ادا کیا اور جنوں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر سمندر میں ڈال دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آخیر زمانہ میں اُن کے زنجیر کھلیں گے اور یہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہونگے آپؓ انہیں قید کریں گے۔ کیونکہ آپؓ آدمیوں۔ جنوں اور فرشتوں کے شیخ ہونگے چنانچہ جنات اور فرشتے اب آپؓ کے مریدوں کے فرمانبردار ہیں +

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو حضرت سلیمان علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنوں پر حکومت تا حین حیات دی تھی بقولہ تعالیٰ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ (اور جنوں میں سے کتنے لوگ جو محنت کرتے اُس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے۔ سبا ع ۲) اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی حکومت جنوں پر انسانوں پر اور فرشتوں پر تا ابدالآباد قائم رہے گی بقولہٖ رضی اللہ عنہ ؎

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا ۔۔۔ فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ (القصیدۃ الغوثیہ)

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

اور ص۵۷ پر فرمایا المنقبۃ الحادیۃ والخمسون فی تکلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالکلام العظیم)

(ذکر) فی بھجۃ الاسرار تکلم الشیخ صدقۃ البغدادی بکلام انکر علیہ بطریق الشرع فطولع بہ الخلیفۃ فامر باحضارہ الی باب المتولی وتعزیرہ فلما احضر کشفوا راسہ فصاح خادمہ واشیخاہ فشلت ید الذی ھم بضربہ والقی اللہ سبحانہ الھیبۃ لہ فی قلب المتولی فطالع الوزیر بذلک فالقی اللہ سبحانہ الھیبۃ لہ فی قلب الخلیفۃ فامر باطلاقہ فدخل الی رباط الغوث فوجد المشائخ والناس جلوسا ینتظرون خروج الغوث لیتکلم علیھم فجاء وجلس بین المشائخ فلما صعد الغوث الکرسی لم یتکلم ولم یامر القاری بالقراءۃ واخذ الناس وجد عظیم وداخلھم امر جلیل فقال الشیخ صدقۃ فی نفسہ الغوث لم یتکلم والقاری لم یقرا فمم ھذا الوجد فالتفت الغوث الی جھتہ وقال یا ھذا جاء مریدی من البیت المقدس الی ھنا فی خطوۃ وتاب علی یدی والحاضرون الیوم فی ضیافۃ فقال الشیخ صدقۃ فی نفسہ من کانت خطوۃ من البیت المقدس الی بغداد فمم یتوب وما احتیاجہ الی الشیخ فالتفت الغوث الی جھتہ فقال یا ھذا یتوب من الخطو فی الھواء فلا یرجع الیہ ویحتاج ان اعلمہ الطریق الی محبۃ اللہ عزوجل ثم قال انا سیفی مشھور وقوسی موتور ونبالی مفوقۃ وسھامی صائبۃ ورمحی منصوب وفرسی مسروج انا نار اللہ الموقدۃ انا سلاب الاحوال انا بحر بلا ساحل انا دلیل الوقت انا المتکلم فی غیری انا المحفوظ انا الملحوظ انا المحظوظ یا صوام یا قوام یا اھل الجبال دکت جبالکم یا اھل الصوامع ھدمت صوامعکم اقبلوا الی امر من اللہ انا امر من اللہ یا بنات الطریق یا رجال یا ابطال یا ابدال یا اطفال ھلموا وخذوا عن البحر الذی لا ساحل لہ یا عزیز انت واحد فی السماء انت الکبیر الجبار المتکبر وانا الحقیر الفقیر الذلیل لا الہ الا انت یقال لی بین اللیل والنھار سبعین مرۃ وانا اخترتک لنفسی ولتصنع علی عینی یقال لی یا عبد القادر تکلم یسمع منک یقال لی یا عبد القادر بحقی علیک کل بحقی علیک اشرب امنتک من الردی (وفی البھجۃ) ایضا کان الغوث یمشی فی الھواء علی روس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی وتجی السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری فیھا ویجی الشھر الی ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجی الاسبوع الی ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجی الیوم الی ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیا لیعرضون علی وان لولو عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجۃ اللہ علیکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض (وکان) یقول علی الکرسی فی مدرسۃ کل ولی

على قدم نبي وانا على قدم جدي صلى الله عليه وسلم وما رفع المصطفى صلى الله عليه وسلم قدمه الا وضعت قدمي في الموضع الذي رفع قدمه منه الا ان يكون قدما من اقدام النبوة فانه لاسبيل الى ان يناله غير نبي (وكان) يقول الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ والملائكة لهم مشائخ وانا شيخ الكل (وقال) لاولاده في مرض موته بيني وبينكم بعد ما بين السماء والارض فلا تقيسوني باحد ولا تقيسوا على احد (وقال) لولده عبد الجبار انت نائم او متنبه موتوا في وقد انتبهم (وكان) يقول انا من ورا امور الخلق انا من وراء عقولكم كل رجال الحق اذا وصلوا الى القدر امسكوا الا انا فانا وصلت اليه و فتح لي روزنة فولجت فيها ونازعت اقدار الحق بالحق للحق فالرجل هو المنازع للقدر لا الموافق له (وكان) يقول طوبى لمن رأني اورأى من رأني اورأى من رأى من رأني اورأى من رأى من رأى من رأى من رأني وانا حسرة على من لم يرني (وكان) يقول على الكرسي اذا سالتم الله تعالى فاسئلوه بي يا اهل الارض شرقا وغربا ويا اهل السماء قال الله تعالى وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ انا مما لا تعلمون يا اهل الارض شرقا وغربا تعالوا تعلموا مني يا اهل العراق الاحوال عندي كثياب معلقة في بيت ايها شئت لبست فعليكم بالسلامة اولا تينكم بجنود لا قبل لكم بها (يا غلام) سافر الف عام تسمع مني كلمة (يا غلام) الولايات ههنا الدرجات ههنا في مجلسي تفرق الخلع وما من نبي خلقه الله تعالى ولا ولي الا وقد حضر مجلسي هذا الاحياء بابدانهم والاموات بارواحهم (يا غلام) اسال عني منكرا ونكيرا عند مجيئهما الى قبرك يخبرانك عني (وكان) اذا تكلم رضي الله عنه بكلام عظيم يقول عقبيه بالله عليكم قولوا صدقت انما اتكلم عن يقين لا شك فيه النطق فانطق واعطى فافرق واومر فافعل ولكن يبكم لي سم ساعة لاديانكم وسبب لذهاب دنياكم واخراكم انا سياف انا قتال وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ لولا لجام الشريعة على لساني لاخبرتكم بما تاكلون وما تدخرون في بيوتكم انتم بين يدي كالقوارير ارى ما في ظواهركم وبواطنكم لولا لجام الشريعة على لساني لنطق صاع يوسف بما فيه لكن العلم مستجير بذيل العالم كيلا يبدي مكنونه رضي الله تعالى عنه +

۵۱ ویں منقبت۔ آپؓ کے کلمات عظیم کے بیان میں

یعنی بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ صدقہ نے (جو بغداد میں رہتے تھے) چند کلمات کہے جو بظاہر شرع کے خلاف تھے۔ خلیفہ کو کسی نے اس بات کی خبر کر دی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ آپ کو قاضی کی عدالت میں

حاضر کر کے تعزیر لگائی جائے۔ جب آپ قاضی کے پاس آئے تو آپ کے سر سے پگڑی ٹوپی اتاری گئی۔ یہ دیکھ کر آپ کا ایک مرید چیخ اٹھا۔ جب قاضی آپ کو تعزیر لگانے لگا۔ تو اُس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ اس کے دل میں آپ کی ہیبت بیٹھ گئی۔ وزیر نے یہ حالت دیکھی تو اُس پر بھی رعب چھا گیا۔ خلیفہ بھی ڈر گیا۔ بغرض آپ کو رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ حضرت غوث پاک کے دربار میں آئے تو بڑے بڑے مشائخ کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی انتظار میں بیٹھے پایا کہ آپ تشریف لاکر وعظ فرمائیں گے۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حلقہ مشائخ میں بیٹھ گئے پھر منبر پر چڑھے مگر نہ آپ نے کچھ فرمایا اور نہ قاری کو قرآن پڑھنے کا امر فرمایا۔ اگرچہ آپؓ چپ چاپ منبر پر بیٹھے تھے مگر لوگوں پر وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا کہ نہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ کہا نہ قاری نے کچھ پڑھا تو یہ وجد کیسا۔ آپ نے شیخ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میرے ایک مرید نے ایک لمحہ میں بیت المقدس سے آکر میرے ہاتھ پر توبہ کی اور یہ لوگ اس کے مہمان ہیں۔ شیخ نے اپنے دل میں کہا جو شخص ایک لمحہ میں بیت المقدس سے بغداد شریف پہنچ سکتا ہے اُسے توبہ کی کیا ضرورت ہے اور شیخ کی کیا حاجت۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ وہ ہوا میں چلا ہے اور اب اُس نے توبہ کی ہے کہ آئندہ ایسا نہ کرے گا۔ اور وہ اس بات کا محتاج ہے کہ میں اُسے خدا کی محبت کا رستہ دکھاؤں۔ اس کے بعد آپؓ نے فرمایا میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چڑھی ہوئی ہے۔ میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے۔ میرا نیزہ ہر وقت گڑا رہتا ہے۔ میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں خدا کی بھڑکتی آگ ہوں۔ مجھ پر مختلف حالات ظاہر ہوتے ہیں میں دریائے بیکنار ہوں۔ اپنے وقت کا رہنما ہوں۔ اپنے غیر میں کلام کرتا ہوں۔ تمام آفتوں سے محفوظ ہوں۔ خدا کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں۔ اے ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔ اے رات کو جاگنے والے۔ اے پہاڑ میں رہنے والو۔ تمہارے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اے گرجاؤں میں رہنے والو! تمہارے گرجے گر گئے۔ خدا کے فرمان کیطرف آجاؤ۔ میں خدا کیطرف سے تمہیں حکم کرتا ہوں۔ اے مردانِ خدا! اے بہادرو اے ابدالو۔ اے لڑکو آؤ اور میرے بحرِ ذخار سے اپنا اپنا حصّہ لو۔ اے خدائے برتر! تو ایک ہے۔ بڑا ہے۔ جبّار ہے۔ متکبّر ہے۔ اور میں حقیر محتاج اور ذلیل ہوں۔ تو ہی معبودِ برحق ہے۔ مجھے دن اور رات میں ستر دفعہ یہ آواز آتی ہے کہ عبدالقادر! میں نے آپؓ کو اپنے لئے چن لیا۔ پس تم میرے سامنے جو چاہو کرو۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ عبدالقادر! مانگ! جو مانگو گے تم کو دیا جائیگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو میرا تجھ پر حق ہے اُسکے ساتھ جو چاہو کھاؤ، پیو۔ میں نے تجھے ہلاکت سے بے خوف کر دیا ہے۔ بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے ہوا پر چلتے اور فرماتے جب سورج چڑھتا ہے تو مجھ پر سلام

کرتا ہے۔ سال میرے پاس آتا ہے اور سلام کرتا ہے اور جو باتیں اُس میں ظاہر ہونے والی ہوں وُہ مجھے بتا دیتا ہے۔ اس طرح مہینے۔ ہفتے اور دن مجھے اُن اُمور سے آگاہ کر دیتے ہیں جو اُن میں وقوع پذیر ہونے والے ہوں۔ خدا کی قسم قیامت کے دن نیک و بد سب میرے آگے پیش کیئے جائیں گے۔ مَیں ہر وقت لوحِ محفوظ کو دیکھتا رہتا ہوں۔ مَیں نے خُدا کے عِلم اور اُس کے مشاہدہ کے دریا میں غوطہ لگایا۔ مَیں لوگوں پر خُدا کی حجت ہُوں۔ مَیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور آپؐ کے کمالات کا وارث ہُوں +

آپؒ اپنے مدرسہ میں منبر پہ بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور مَیں اپنے نانے یعنی جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہُوں۔ آپؐ نے جہاں سے قدم اُٹھایا میں نے وہاں اپنا قدم رکھا۔ مگر نبوت کے قدم کی جگہ پر مَیں اپنا قدم نہیں رکھ سکا۔ کیونکہ یہ مقام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مخصوص ہے +

آپؒ کا قول ہے کہ انسانوں، جنوں، اور فرشتوں کے مشائخ ہیں اور مَیں سب کا شیخ ہُوں۔ آپؒ نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد سے کہا۔ مجھ میں اور تم میں زمین و آسمان کا فرق ہے سو تم میرے بعد مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا۔ اپنے بیٹے عبد الجبار کو فرمایا تم سوتے ہو یا بیدار ہو مجھ میں فنا ہو جاؤ بیدار ہو جاؤ گے +

فرماتے تھے میرا مقام خلقت کے امور اور تمہاری عقلوں سے بالاتر ہے۔ اولیا و اللہ جب عالم قدر پر پہنچتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں اور جب مَیں اس مقام پر پہنچا تو میرے لیئے ایک کھڑکی کھولی گئی جس سے مَیں نے گذر کر حق کا حق کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو تقدیر کا مقابلہ کرے +

فرمایا سعادت مند وہ شخص ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا اُس کو دیکھا جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور بد نصیب ہے وُہ جس نے مجھے نہیں دیکھا +

آپ تخت پہ بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلہ سے سوال کرو۔ اے اہلِ زمین مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے اہلِ آسمان! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَیَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جو تم نہیں جانتے) اَفَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ اس آیۂ کریمہ کا مصداق مَیں ہُوں کیونکہ مَیں وُہ ہُوں جس کو تم نہیں جانتے۔ اے اہلِ زمین مشرق میں ہو یا مغرب میں! آؤ مجھ سے علم حاصل کرو۔ اے اہلِ عراق احوال میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے کپڑے گھر میں لٹکائے ہوتے ہیں جو نسا چاہتا ہُوں پہن لیتا ہُوں۔ تم کو چاہیئے میرے ساتھ سلامتی اختیار کرو ورنہ مَیں تم پہ ایسا لشکر لاؤں گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے لڑکے! ہزار سال سفر کرتا کر تو مجھ سے ایک کلمہ سُن سکے۔ اے لڑکے! ولایات اس جگہ ہیں درجات اس جگہ ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کیساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ اے لڑکے! میری بابت منکر نکیر سے سوال کرنا جب تیرے پاس

قبریں آئیں گے وہ تجھے میری خبر دیں گے۔ اور جب آپ کوئی کلام عظیم فرماتے تو اُس کے بعد اُن کا یہ بھی ارشاد ہوتا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جب تم میرے کلام کو سنو تو صدّقت کہا کرو کیونکہ میں ایسی سچی بات کہتا ہوں جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب مجھ سے کہلاتے ہیں تو میں کہتا ہوں۔ اور مجھے دیتے ہیں تو میں تقسیم کرتا ہوں اور جو فرماتے ہیں وہ کرتا ہوں۔ میری باتوں کو جھٹلانا تمہارے دین کے لئے زہرِ قاتل ہے اور تمہاری دنیا و آخرت کے کھوئے جانے کا سبب ہے۔ میں سیاف اور قتال ہوں وَ یُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتے ہیں اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمکو خبر دیتا جو تم کھاتے ہو اور جو تم گھروں میں رکھتے ہو۔ تم میرے سامنے مثل شیشوں کے ہو میں تمہارے ظواہر اور بواطن کو دیکھتا ہوں۔ اگر شریعت کا لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کے پیمانہ کی طرح تمہارے سارے حالات بیان کر دیتا لیکن علم معرفت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت مثل آفتاب کے چمک رہی ہے۔ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کے ایسے حالات قرآن مجید اور احادیث شریف سے نہیں پائے جاتے۔ اور حضور علیہ السلام نے کوئی ایسی چیز نہیں جو احادیث پاک میں بیان نہ فرمائی ہو۔ جب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں آیۂ کریمہ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (قسم ہے چاند کی جو شمس کے پیچھے ہے۔ شمس) نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کی خاطر فرمایا کہ سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ ہونے کی حیثیت سے ہم شمس احدیت ہیں اور غوث الاعظم ہمارے مرآتِ تامہ اور وزیرِ اعظم ہونے کی حیثیت سے مثلِ قمر کے ہیں اور جملہ انبیاء و صحابہ ہمارے وزیر ہیں اور ہمارے وزیرِ اعظم کے ماتحت ہیں اور چونکہ وہ سب فیضانِ ولایت آپ ہی سے لیتے ہیں اس لیے مثل ستاروں کے ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب و فضائل صحابہؓ)۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جب قرآن مجید نازل ہوا تو حضرت غوث الاعظم پاک اُس وقت موجود نہ تھے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وزیرِ اعظم کا منصب آپ کو ازل سے ہی نصیب رہا ہے لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (القصیدۃ الروحی)

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ   بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتب علیہ حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت تھا اور حضور علیہ السلام نبوت سے مشرف تھے +

اور ص۲ پر فرمایا (المنقبۃ الثانیۃ والخمسون فی اول تکلمہ علی الناس علی الکرسی رضی اللہ عنہ)

(ذکر) فی بہجۃ الاسرار قال رضی اللہ عنہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الظہر من یوم

الثلاثاء السادس عشر من شوال سنة احدی و عشرین و خمسمائة فقال یا بنیّ لم لا تتکلم قلت یا ابتاہ انا رجل اعجمی کیف اتکلم علی فصحاء بغداد فقال افتح فاك ففتحته فتفل فیه سبعا فقال لی تکلم علی الناس وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فصلیت الظهر وحضرنی خلق کثیر فارتج علی فرأیت علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه قائما بازائی فی مجلس فقال لی یا بنی لم لا تتکلم فقلت یا ابتاہ قد ارتج علی فقال لی افتح فاك ففتحته فتفل فیه ستا فقلت لم لا تکملها سبعا فقال ادبا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم تواری عنی (فقلت) غواص الفکر یغوص فی بحر القلب علی درر المعارف فیستخرجها الی ساحل الصدر فینادی علیها سمسار ترجمان اللسان وتشتری بنفائس اثمان حسن الطاعة فی بیوت اذن الله ان ترفع قالوا هذا اول کلام تکلم به علی الناس علی الکرسی رضی الله عنہ

۵۲ ویں منقبت۔ آپؓ کے ان کلمات میں جو آپؓ نے پہلے پہل فرمائے

یعنی بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ۱۶ شوال ۵۲۱ھ ہجری کو منگل کے دن ظہر سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا وعظ کیوں نہیں کیا کرتے۔ میں نے عرض کیا میں عجمی ہوں۔ بغداد کے فصحاء و بلغاء کے سامنے کیسے کلام کروں۔

فرمایا منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا تو آپؐ نے میرے منہ میں سات دفعہ اپنی لب مبارک ڈالی اور فرمایا لوگوں کو وعظ کیا کر اور انہیں راہ ہدایت دکھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز پڑھی۔ خلقت کا ہجوم ہو گیا۔ وعظ کرنے لگا۔ مگر زبان رک گئی۔ اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور فرمایا بیٹا! وعظ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا وعظ کرنے کیلئے منبر پہ بیٹھا ہوں مگر زبان رک گئی ہے۔ فرمایا منہ کھول میں نے منہ کھولا تو آپ نے اس میں چھ دفعہ اپنی لب مبارک ڈالی۔ میں نے کہا آپ نے سات دفعہ لب مبارک کیوں نہ ڈالی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ کہکر آپ غائب ہو گئے اور میں نے اسطرح وعظ کرنا شروع کیا غواص الفکر یغوص فی بحر القلب علی درر المعارف فیستخرجها الی ساحل الصدر فینادی علیها سمسار ترجمان اللسان وتشتری بنفائس اثمان حسن الطاعة فی بیوت اذن الله ان ترفع قالوا هذا اول کلام تکلم به علی الناس علی الکرسی رضی الله عنه (گویا غواص فکر دریائے قلب میں دُرِ معارف کیلئے غواصی کرتا ہے تاکہ اُن کو سینے کے کنارے پر لائے پھر داستان ترجمان زبان کو آواز کرتا ہے۔ تو اُن کو حسن طاعت کی راہ چلنے والوں کے نفائس کے عوض ان گھروں میں خریدا جاتا ہے کہ اذن اللہ ان ترفع یعنی خداوند تعالیٰ نے اجازت دی کہ وہ بلند کئے جاویں) لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اوّل کلام ہے جو آپؓ نے ممبر پر کہی ہے۔

اور صـ۶۳ پر فرمایا (المنقبة السادسة والخمسون فی افتراس کلب باب اصطبله اسد ارضی اللہ عنہ)

(ذکروا) ان الشیخ احمد زندہ کان یرکب الاسد ویدور علی الاولیاء وینزل عندھم فیعطی المضیف لاکل اسدہ بقرۃ ففی یوم جاء الی بغداد ونزل عند الغوث فقالوا لحضرۃ الغوث ان لہ عادۃ عند من ینزل عندہ ان یعطی لاکل اسد بقرۃ فما تامر حضرتکم فقال اعطوہ بقرۃ من دولاب الساقیۃ فجاءوابھا من الاصطبل وکان فی باب الاصطبل جروکلب فتبعھا فقربوھا الی الاسد واراد ان یفترسھا فھجم علیہ الجرو المذکور وافترسہ فجا الشیخ المذکور الی حضرۃ الغوث وقبل یدہ المبارکۃ وتاب علی یدیہ رضی اللہ عنہ +

۵۶ ویں منقبت آپ رضی اللہ عنہ کے اصطبل کے ایک کتّے کا شیر پر حملہ آور ہونے کے بیان میں

یعنی روایت ہے کہ حضرت شیخ احمد زندہ شیر پر سوار ہو کر اولیاء اللہ کے پاس جایا کرتے تھے جس ولی کے پاس جاتے وہ آپ کے شیر کے کھانے کے لئے ایک گائے دیتا۔ ایک روز آپ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا میں جس کے ہاں جاتا ہوں وہ میرے شیر کو کھانے کیلئے ایک گائے دیتا ہے۔ آپ نے اپنے خادموں کو فرمایا۔ شیخ صاحب کو ایک گائے دے دو۔ اصطبل سے ایک گائے لائی گئی۔ اصطبل میں ایک کتا رہتا تھا جو گائے کے پیچھے ہو لیا۔ جب گائے شیر کے آگے لائی گئی اور وہ اس پر لپٹنے لگا تو کتے نے شیر کو پھاڑ ڈالا۔ شیخ احمد زندہ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آکر توبہ کی +

(ف) حقیقت یہ ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی حقیقت کو سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں جانتا کیونکہ ازل میں جب سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ اور مختار حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنائے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا اور جملہ خزائن آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد کئے۔ اور جملہ اسرارات میں آپکو شریک ٹھہرایا اور یہ ہی وجہ ہے کہ معراج شریف کی رات کو بھی حضور علیہ السلام اپنے محبوب محی الدین رضی اللہ عنہ کو مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی میں ساتھ لے گئے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ (قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی اور قسم ہے اس مبارک رات کی جس میں چلے۔ فجر ع ۱)۔ معراج شریف کی رات مقام ادنٰی میں سوائے آپ رضی اللہ عنہ کے کوئی صحابی امام یا نبی شریک نہیں ہوا +

اور صـ۶۳ پر فرمایا (المنقبة السابعة والخمسون فی استطالتہ وقدرتہ علی کل شئی سوی اللہ (رضی اللہ عنہ)

(وقال) الشیخ الاکبر فی الفتوحات فی الباب الثالث والسبعین ومنھم رضی اللہ عنھم رجل واحد و قد تکون امراۃ فی کل زمان آیتہ وھو القاھر فوق عبادہ لہ الاستطالۃ علی کل شئی سوی اللہ

شهم شجاع مقدام کثیر الدعوی بحق یقول حقا و یحکم عدلا و کان صاحب هذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة و الاستطالة بحق علی الخلق کان کبیر الشان اخباره مشهورة لم القه و لکن لقیت صاحب زماننا فی هذا المقام و لکن کان عبد القادر اتم فی امور اخر من هذا الشخص الذی لقیته و قد درج الآخر و لا اعلم لی بمن ولی بعده هذا المقام الی الآن رضی الله عنهما ۔

منقبت ۵۲ ۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر و غالب ہونیکے بیان میں

یعنی حضرت شیخ الاکبر فتوحات کے جزو ثانی باب ۲۲ میں فرماتے ہیں ۔ اولیاء میں سے ایک ولی ہر زمانہ میں ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے اور پُر زور دعاوی کرتا ہے مگر اُس کا دعوےٰ اور قول بالا سچا ہی ہوتا ہے ۔ ایسا ہی حکم اُس کا بھی عدل و انصاف سے ہوتا ہے ۔ اس مقام کے صاحب بغداد شریف میں عالیجناب ہمارے شیخ عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ گویا آیۃ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ کا مظہر ہیں ۔ آپکا دبدبہ اور ہیبت خلق پر طاری ہے ۔ شان جناب الٰہی میں نہایت ہی عظیم ہے ۔ کرامات تواتر کا حکم رکھتی ہیں اور شہرت کے ڈنکے اَرْضِیْن وَسَمٰوٰت میں بج رہے ہیں ۔ مَیں نے آپ کی بظاہر زیارت نہیں کی لیکن مَیں اُس شخص سے ملا ہُوں جو ہمارے زمانہ میں اس مقام کا صاحب تھا لیکن حضرت سلطان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کئی وجوہات کے باعث اُس سے افضل ہیں ۔ مَیں نہیں جانتا اُس کے بعد یہ مقام کسی کو ملا لیکن آجکل اس منصب پر مَیں فائز ہوں ۔

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جملہ خزائن ظاہری و باطنی میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تقسیم فرما رہے ہیں ۔ یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہیگا ۔ جملہ خاتم الاولیاء جو آپ کے ظہور مبارک سے پہلے گذرے ہیں یا بعد میں ہونگے سب کے سب آپ کے نائب ہیں ۔ جملہ انبیاء و اولیاء نے منبع فیضان ولایت آپ کے دست مبارک سے حاصل کی ہیں ؎

سگِ درگاہِ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی ۔۔۔ کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم شمس احدیت ہیں اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب دائمی وزیر اعظم ہونے کے باعث قمر محمدی ہیں اور جملہ انبیاء و صحابہ و اولیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتی وزیر ہونے کے باعث آسمانِ ولایت کے ستارے ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳) میں قسم کھاتا ہُوں ستاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی یعنی اولیاء و صحابہ و انبیاء کے مزارات کی ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اولیاء ہی ہیں اور جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان اور خادم ہیں اور آپ کی صحبت

سے مشرف ہیں لہٰذا وہ بھی لفظ صحابہ میں داخل ہیں۔ اسی لئے مفسرین نے نجوم سے مراد جمیع اولیاء و انبیاء لی ہے لیکن یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو رب تعالیٰ نے شمس اور قمر سے بالترتیب یاد کیا ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ۱۶)۔

اور ص۶۵ پر فرمایا (المنقبۃ الستون فی اخلاقہ رضی اللہ عنہ)

(ذکروا) انہ کان رضی اللہ عنہ سریع الدمع شدید الخشیۃ کثیر الھیبۃ مجاب الدعوۃ کریم الاخلاق طیب الاعراق ابعد الناس عن الفحش اقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتھکت محارم اللہ لا یغضب لنفسہ ولا ینتصر لغیر ربہ ولا یرد سائلا ولو باحد ثوبیہ کان التوفیق ردائہ و التایید معاضدہ والعلم مھذبہ والقرب مودبہ والمحاضرۃ کنزہ والمعرفۃ خدمتہ والخطاب مشیرہ واللحظ سفیرہ والانس ندیمہ والبسط شیمتہ والصدق رایتہ والفتح بضاعتہ والحلم صناعتہ والذکر وزیرہ والفکر سمیرہ والمکاشفۃ غذاہ والمشاھدۃ شفاہ وآداب الشریعۃ ظاھرہ داوصاف الحقیقۃ سرائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

۶۰ ویں منقبت۔ آپ کے اخلاق کے بیان میں

یعنی آپ بہت جلد رونے والے۔ خدا سے بہت ڈرنے والے۔ باہیبت مستجاب الدعا اور کریم الاخلاق تھے۔ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ تمام لوگوں سے زیادہ برائیوں سے دور رہنے والے تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے مقرب تھے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے محارم کی ہتک کرتا تو ان کیساتھ سخت لڑائی کرتے۔ اپنے نفس کے لئے غصہ نہ کرتے تھے۔ جس کام میں کسی کی مدد کرتے اس سے آپ کو رضا الٰہی مدِ نظر ہوتی۔ سائل کو خالی ہاتھ جانے نہ دیتے۔ توفیق الٰہی اور تائیدِ ایزدی آپ کے ساتھ تھی۔ علم اور قرب کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ حضوری آپ کا خزانہ۔ معرفت آپ کی خدمت گذار۔ خطاب آپکا مشیر۔ دیدار آپکا سفیر۔ اُنس آپکا رفیق۔ بسط آپکی خوشبو و صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح آپ کا سرمایہ تھا۔ علم۔ ذکر فکر۔ ان سب اوصاف سے آپ متصف تھے۔ مکاشفہ آپ کی غذا۔ مشاہدہ شفا۔ آداب شریعت آپ کا ظاہر اور آداب حقیقت آپ کا باطن تھے +

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طیب الاعراق یعنی خوشبودار پسینہ والے صرف آپ ہی ہیں کسی صحابی امام یا نبی کیلئے یہ خصوصی کمال قرآن مجید اور احادیث شریف سے ثابت نہیں۔ یہ اس امر پہ بیّن دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام کے خصوصی کمالات صرف آپ ہی میں پائے جاتے ہیں۔ یہ رب تعالیٰ کا فضل ہے کہ

میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو وہ استعداد کاملہ بخشی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ ٹھہرے اور رب تعالیٰ نے آپ کو قمرِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب دیا اور دیگر جملہ انبیاء و اولیاء کو نجوم کا خطاب دیا۔

آور صفحہ ۶۵ پر فرمایا (المنقبۃ الثانیۃ والستون فی اعطا اللہ لہ سجلاً فیہ اسماء اصحابہ و مریدیہ الی یوم القیامۃ رضی اللہ عنہ) (ذکر) فی بھجۃ الاسرار قال الغوث رضی اللہ عنہ اعطیت سجلاً مدّ البصر فیہ اسما اصحابی و مریدی الی یوم القیامۃ وقیل لی قد وھبوا لک وسالت مالکا خازن النار ھل عندک احد من اصحابی فقال لا وعزۃ ربی وجلالہ ان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض ان لم یکن مریدی جید افانا جید وعزۃ ربی وجلالہ لابرحت قدمای من بین یدی ربی حتی ینطلق بی وبکم الی الجنۃ (وقال) الشیخ القطب ابن اشرف الرومی فی کتابہ مزکی النفوس کان الغوث یقول اذا لم یکن مریدی جیدا فانا جید وعزۃ ربی لا تزال یدی علی راس مریدی فی المغرب وانا فی المشرق وان کشفت عورتہ امددت یدی من المشرق وسترتھا وعزۃ ربی لا تقف یوم القیامۃ علی باب جھنم حتی یعبرھا کل مریدی فان اللہ تعالیٰ اعطانی ان لا یدخل لی مریدا النار فمن انتسب الی قبلتہ والیہ اقبلتہ وقد اخذت العھد علی منکر ونکیران لا یروعا مریدی فی القبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶۲ ویں منقبت آپکو خدا تعالیٰ کا ایک کتاب (جسمیں آپکے تمام مریدوں کے نام درج تھے) دینے کے بیان میں

یعنی بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کاغذ دیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اسمیں میرے سب مریدوں کے نام درج ہیں۔ خدا نے مجھ سے فرمایا یہ تمام آدمی تمہارے لئے بخش دیئے گئے۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا دوزخ میں میرا کوئی مرید ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید کو اس طرح حاوی ہے جیسے آسمان زمین کو حاوی ہے میرا مرید اگر کامل نہیں میں تو کامل ہوں۔ خدا کی بارگاہ سے اُس وقت تک نہ ہٹوں گا جب تک اپنے مریدوں کو جنت میں نہ لے جاؤں۔ شیخ رومی اپنی کتاب مزکی نفوس میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر میرا مرید کامل نہیں ہیں تو کامل ہوں۔ خدا کی قسم میرا مرید مجھ سے خواہ کتنا دور ہو میرا ہاتھ اُس کے سر پر ہے اگر اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو میں اس کے قصور پر پردہ ڈالتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ پر اُس وقت تک کھڑا رہوں گا جب

تک میرے سب مرید اس سے گذر نہ لیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے کسی مرید کو دوزخ میں نہ ڈالے گا پس جو میرا مرید بننا چاہے مَیں اُسے بخوشی مرید بناؤں گا۔ مَیں نے منکر و نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وُہ میرے مُریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں گے۔

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی یہ شان ہے کہ آپ کے اصحاب و مریدوں کی تعداد اسقدر ہے کہ اُن کا اندراج اتنے لمبے کاغذ پر ہے جہاں تک نگاہ پہنچے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ صاحب کتاب رسول ہیں لیکن آپ کی امت بھی بالکل قلیل ہے۔ سابقہ انبیاء کا حضور علیہ السلام کی امت کے کمل افراد سے رشک کرنے کی ایک وجہ یہ ہی ہے کہ اُن کی امتیں بالکل قلیل ہیں اور ان میں سے بعض کی کی امت ایک آدمی ہے لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ (مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلام علیہ) اور ان افراد کے مریدوں کی تعداد بے شمار ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بھی کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اُن کے اِس قدر مُرید ہوں۔ اسی لیے ربّ تعالیٰ نے میرے سلطان غوث الثقلین کو قمر کا خطاب دیا ہے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شمس ع ۱) اور سابقہ انبیاء و صحابہ کو نجوم کا خطاب دیا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳)۔

اور ص۶۷ پر فرمایا (المنقبۃ الخامسۃ والستون فی نسبہ من الطرفین)

(امّا) نسبہ من طرف والدہ فھو السید عبد القادر ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبد اللہ بن یحیی الزاھد بن محمد بن داود بن موسیٰ الثانی بن عبد اللہ الثانی بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ المحض ابن حسن المثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ ورضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین (وامّا) نسبہ من طرف والدتہ فھی ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ بنت السید عبد اللہ الصومعی الزاھد ابن ابی جمال الدین السید محمد ابن السید محمود ابن الامام ابی العطا السید عبد اللہ ابن الامام السید کمال الدین عیسیٰ ابن الامام ابی علاء الدین محمد الجواد ابن الامام علی الرضاء ابن الامام موسیٰ الکاظم ابن الامام جعفر الصادق ابن الامام محمد الباقر ابن الامام زین العابدین ابن ابی عبد اللہ الحسین ابن الامام علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ ورضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

۶۵ ویں منقبت آپ کے نسب کے بیان میں

یعنی آپ کا نسب والد کی طرف سے اس طرح پر ہے۔ سید عبد القادر بن ابی صالح موسیٰ

جنگی دوست بن عبداللہ بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔ والدہ کیطرف سے یُوں ہے فاطمہ بنت سید عبداللہ بن ابی جمال الدین سید محمد بن سید محمود بن عبداللہ بن کمال الدین عیسیٰ بن امام محمد جواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔

اور صٓ پر فرمایا (المنقبة الثامنة والستون فی صلوة الحاجة والاستمداد من حضرت رضی اللہ عنہ)

(ذکر) فی بہجة الاسرار وتکملہ الیافعی قال رضی اللہ عنہ من استغاث بی فی کربة کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدة فرجت عنہ ومن توسل بی فی حاجة قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرة مرة ثم یخطو الی جہة العراق احدی عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی انتہی وانا ابین تفصیلا کیفیتہا لمن یصلیہا بان یقول نویت ان اصلی رکعتین صلاة الاسرار وصلاة قضاء الحاجة تقربا الی اللہ تعالی وانقطاعا عن غیرہ الی جہة الکعبة الشریفة اللہ اکبر ثم بعد قراءة الفاتحة یقرأ سورة الاخلاص احدی عشرة مرة وفی الرکعة الثانیة یقرأہا بعد الفاتحة احدی عشرة مرة ثم بعد السلام یسجد ویقول احدی عشرة مرة یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب سبحانی یا محیی الدین ابا محمد السید عبد القادر الجیلانی اغثنی وامدنی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات ثم یقوم ویخطو الی جہة العراق احدی عشرة خطوة ویقول فی کل خطوة یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی ابا محمد السید عبد القادر الجیلانی ثم یضع قدمہ الیمین علی قدمہ الیسری ویصلی اولا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرة مرة ثم یقرأ الفاتحة والاخلاص واذا جاء نصر اللہ کل واحدة احدی عشرة مرة ثم یقول یا جنود اللہ ویا عباد اللہ اغیثونی وامدونی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات امین امین یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محیی الدین ابا محمد السید عبد القادر الجیلانی ثم یشتغل بالمراقبة ویقعد فی مصلاہ ویذکر کلمة التوحید لا الہ الا اللہ مائة وثمانیة ثم یسجد للہ تعالی ویقول فی سجدتہ یا روح القدس ویا جنود اللہ ویا عباد اللہ اغیثونی وامدونی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات امین امین ویجہر فی اول شروعہ بالتطیب ثم یتصدق علی احد عشر فقیرا (رضی اللہ تعالی عنہ)۔

۶۸ ویں منقبت۔ نماز حاجت اور آپ سے مدد مانگنے کے بیان میں

یعنی بہجۃ الاسرار اور تکملۃ الیافعی میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت مجھے پکارتا ہے میں اُس سے اُس کی مصیبت رفع کروں گا۔ جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے میں اُس سے سختی کو دُور کروں گا جو اپنی کسی حاجت کے وقت میرے وسیلہ سے خدا سے دُعا مانگے اس کی حاجت روا ہوگی جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درُود شریف پڑھے۔ پھر گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے اور میرا نام لیکر اپنی حاجت بیان کرے۔ اُس کی حاجت روا ہوگی۔ نماز حاجت کی ترکیب یہ ہے۔ کہ دو رکعت نفل کی نیت کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔ سلام کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے۔ یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابا محمد سید عبد القادر الجیلانی اغثنی وامدنی فی قضاحاجتی ھذہ یا قاضی الحاجات +

پھر کھڑے ہوکر گیارہ قدم بغداد کیطرف چلے اور قدم کے ساتھ یہ کلمات کہے یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی ابا محمد السید عبد القادر الجیلانی۔ پھر مراقبہ کرے اور ایک سو اسی دفعہ کلمہ توحید پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے۔ یا روح القدس ویا جنود اللہ وعباد اللہ اغیثونی وامدونی فی قضاحاجتی ھذہ یا قاضی الحاجات امین امین۔ ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے خوشبو کی دھونی دھکائے اور گیارہ مساکین کو صدقہ دے +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت مثل چودھویں کے چاند کے چمک رہی ہے۔ صحابہ یا سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے وسیلہ بناؤ۔ یہ مقام ناز ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ کو نصیب ہے لِقَوْلِهٖ تعالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱) قسم ہے شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قسم ہے آپ کے فیضان کی شعاعوں کی۔ اور قسم ہے قمر محمدی محی الدین کی جو مرتبہ میں قرب میں محبوبیت میں معشوقیت میں مقام ناز میں آپ کے بعد ہیں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ سید عبد القادر جیلانی کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹۰ ہیں اور ولی مرشد کے اعداد بھی ۵۹۰ ہیں نقشہ ملاحظہ ہو۔

الفاظ	اعداد بحساب ابجد	میزان
سید عبد القادر جیلانی	س ی د ع ب د ا ل ق ا د ر ج ی ل ا ن ی ۶۰ ۱۰ ۴ ۷۰ ۲ ۴ ۱ ۳۰ ۱۰۰ ۱ ۴ ۲۰۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰	۵۹۰
ولیِ مُرشِد	و ل ی م ر ش د ۶ ۳۰ ۱۰ ۴۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴	۵۹۰

(۱) ولی مرشد سے مراد حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں کیونکہ ربّ تعالیٰ کے ولیِ اوّل حضور علیہ السّلام ہیں اور مُرشدِ اوّل حضور علیہ السّلام ہیں۔ جُملہ اولیاء اللہ ومرشدین حضور علیہ السّلام کے نائب مناب ہیں۔ ولی مرشد کے اعداد ۵۹۰ اور سیّد عبد القادر جیلانی کے اعداد بھی ۵۹۰ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ حضرت محی الدّین حضور علیہ السّلام کے مرآتِ تامّہ اور مظہرِ اتم ہیں یعنی حضور علیہ السّلام کے جُملہ کمالات آپؓ میں پائے جاتے ہیں۔

(۲) سیّد عبد القادر جیلانی کے اعداد کی جمع الجمع ۱۴ ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب آپ فنا فی الرّسُول ہو کر مقامِ محمّدی سے مشرف ہُوئے تو چودھویں کے چاند کیطرح چمکنے لگے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

از کتاب نزھۃ الخاطر الفاطر فی ترجمہ سیّد الشریف عبد القادر

اور علامۃ المحقق المدقق الفہامۃ ذی الفضل الشہیر الساری فی الملا مولٰنا علی بن سلطان محمد القاری اپنی کتاب نزھۃ الخاطر الفاطر کے باب اما بیان نسبہ الشریف اجمالا کے تحت صـ ۵ پر فرماتے ہیں فقد ذکر مولانا نور الدین عبد الرحمٰن الجامی قدس اللہ سرہ السامی فی نفحات الانس من حضرات القدس ان سیدنا الشیخ السید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سید ثابت النسب الجامع بینہ وبین الحسب فانہ علوی حسنی من جانب الاب وھو من جانب الام سبط السید ابی عبد اللہ الصومعی الزاھد الحسینی احد المشائخ العظام والاولیاء الکرام لہ الاحوال السنیۃ والکرامات الجلیۃ ۔

(واما تفصیلا)

فقال الشیخ القدوۃ الامام عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد الیافعی الیمنی الشافعی رضی اللہ عنہ فی تتمۃ روض الریاحین لحکایات الصالحین ۔ ان سیدنا السید محی الدین ابو محمد عبد القادر

ابن السید ابی صالح موسی جنگی دوست ابن السیّد عبد اللہ ابن السیّد یحیی الزاہد ابن السیّد محمد ابن السید داؤد ابن السیّد موسی الثانی ابن السیّد عبد اللہ ابن السید موسی الجون (بضم الجیم یعنی الابیض لقب بہ) ابن السیّد عبد اللہ المحض (وھو لقب ومعناہ الخالص) ابن السیّد الامام حسن مثنی ابن السیّد الامام الھمام الحسن السبط ابن امام الھمام امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط ابی عبد اللہ الصومعی الزاھد الحسینی و بہ یعرف حین کان بجیلان علیہ الرحمۃ والرضوان۔ قال وامہ (ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ) بنت ابی عبد اللہ الصومعی الزاھد وکان لھا حظ وافی من الخیر والصلاح (وعمتہ) المرأۃ الصالحۃ الشریفہ (عائشۃ) بنت السیّد عبد اللہ ذات الکرامات الظاھرۃ والمقامات الباھرۃ۔ قال ولقب السیّد عبد اللہ جدہٗ بالمحض لان اباہ الحسن المثنی ابن الحسن السبط ابن سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ وامہ فاطمۃ بنت الحسین ابن سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ وھی نسبۃ سالمۃ من الموالی وخالصۃ فی الشرف العالی انتھی۔

(واما نسبہ الشریف لامہ مفصلا)

فھو متصلا بالامام الھمام سیّد الشھدا ابی عبد اللہ الحسین (ابن) سیّدنا علی (ابن) ابی طالب رضی اللہ عنھما کما ذکرہ غیر واحد من العدول والثقاۃ علی ھذا الوجہ والمنوال۔ وھو ان السیّد الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر (ابن) السیّدۃ ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ (بنت) السیّد عبد اللہ الصومعی الزاھد (ابن) السیّد ابی جمال الدین محمد (ابن) السیّد محمود (ابن) السیّد ابی العطا عبد اللہ (ابن) السید کمال الدین عیسی (ابن) السیّد الامام ابی علاؤ الدین محمد الجواد (ابن) الامام السید علی رضا (ابن) الامام موسی الکاظم (ابن) الامام جعفر الصادق (ابن) الامام محمد الباقر (ابن) الامام زین العابدین علی ابن الامام الھمام سیّد الشھداء ابی عبد اللہ الحسین (ابن) الامام الھمام امیر المومنین سیدنا علی (ابن) ابی طالب رضی اللہ عنہ وعنھم اجمعین وبہ تبین ان حضرۃ سیّدنا الشیخ السیّد عبد القادر الکیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سیّد شریف الطرفین صحیح النسبین من الابوین للامامین الاحسنین الحسن والحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنھما) لحسب الابتداء الذی علیہ مدار الانتھا متواتر صحیح ثابت ظاھر کظھور الشمس فی رابعۃ النھار لا یقبل الجمجمۃ و النزاع والتاویل والدفاع کما علیہ الاجماع رغما للمبتدعۃ الرفضۃ اھل الزیغ والنفاق والشقاق والحسد حفظنا اللہ والمسلمین من کید الحاسدین الضالین المضلین الذین یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ وھو ارحم الراحمین فلا حاجۃ لاقامۃ الدلیل علی ھذا النسب الشریف

الواضح البرہان الثابت البنیان المشہور فی کل مکان کما قال الشاعر

فلا یصح فی الاذہان شئ — اذا احتاج النہار الی دلیل

یعنی مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس اللہ سرہ السامی نے اپنی کتاب نفحات الانس من حضرات القدس میں ذکر کیا ہے کہ سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسب نسب کے سید ہیں، والد پاک کیطرف سے آپ علوی حسنی ہیں اور والدہ ماجدہ کیطرف سے آپ سید ابو عبداللہ صومعی زاہد حسینی کے نبیرہ ہیں۔ جو مشائخ عظام و اولیاء کرام میں یکتا ہیں۔ آپ کے احوال سنیہ و کرامات جلیہ ہیں +

آپ کے نسب شریف کی تفصیل ذیل ہے۔ شیخ قدوۃ امام عفیف الدین عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی شافعی رضی اللہ عنہ تمہ روض الریاحین لحکایات الصالحین میں فرماتے ہیں کہ سیدنا سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست ابن سید عبداللہ ابن سید یحیی زاہد ابن سید محمد ابن سید داؤد ابن سید موسیٰ ثانی ابن سید عبداللہ ابن سید موسیٰ الجون (جیم پر پیش یعنی سفید رنگ والا یہ سید موسیٰ کا لقب ہے) ابن سید عبداللہ محض (یہ آپکا لقب ہے یعنی خالص) ابن سید امام حسن مثنی ابن سید امام ہمام حسن سبط ابن امام ہمام امیرالمومنین سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا ابوعبداللہ صومعی زاہد حسینی کے نبیرہ ہیں اور جب آپ جیلان شریف میں تھے آپ ایسے ہی مشہور تھے۔ اور فرمایا آپ کی والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ حضرت سید ابوعبداللہ صومعی زاہد کی صاحبزادی ہیں اور آپ خیر و صلاح میں حظ وافی رکھتی تھیں اور آپ کی پھوپھی صاحبہ صالحہ اور نیک بخت بی بی تھیں۔ آپ کا نام عائشہ تھا۔ آپ سید عبداللہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی کرامات سب پر ظاہر تھیں۔ آپ کا مقام نہایت عالی ہے۔ اور فرمایا آپ کے جدا مجد سید عبداللہ کا لقب محض (یعنی خالص) اسلئے ہے کہ آپ کے والد ماجد سید امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن سبط ابن سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت امام حسین ابن سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور چونکہ آپکا نسب غلاموں سے محفوظ ہے اور آپ خالص حسنی و حسینی سید ہیں لہذا آپ کا لقب محض (یعنی خالص) مشہور ہے +

(آپ کے نسب شریف منجانب والدہ محترمہ کی تفصیل) والدہ محترمہ کیطرف سے آپ کا نسب شریف امام ہمام سید الشہداء ابوعبداللہ حسین ابن سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے جیسا کہ متعدد عدول و ثقات نے ذکر کیا ہے اور اس کی تفصیل ذیل ہے۔ سید شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابن سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی زاہد ابن سید ابوجمال الدین محمد ابن سید محمود ابن سید ابوالعطا عبداللہ ابن سید کمال الدین عیسیٰ ابن سید امام ابوعلاؤالدین محمد الجواد ابن امام سید علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم

ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین علی ابن ہمام سیدالشہداء ابوعبداللہ حسین ابن امام ہمام امیرالمومنین سیدنا علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین +

نسب نامہ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا شیخ سید عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ سید شریف الطرفین صحیح النسبین والد پاک کیطرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کیطرف سے حسینی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما. آپ کا یہ نسب نامہ متواتر صحیح ثابت ظاہر مثل ظہور آفتاب نصف النہار ہے۔ اس میں کسی شک وشبہ نزاع وتاویل ودفاع کی گنجائش نہیں کیونکہ جمہور علمائے کرام ومشائخ عظام کا اجماع اسی پر ہے۔ اس نسب نامہ نے بدعقیدوں رافضیوں اہل زیغ ونفاق وشقاق کے سروں پر خاک ڈال دی ہے۔ رب تعالیٰ مسلمانوں کو حاسدوں گمراہوں ازلی بدنصیبوں کے حسد وبغض سے محفوظ رکھیں اور وہ ارحم الراحمین ہیں۔ اس نسب شریف واضح برہان ثابت بنیان مشہور فی کل مکان پر دلیل پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں جیسا کہ کسی شاعر کا مقولہ ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب +

اور صٓا پر فرمایا (وبلدہ) کیلان بکسر الکاف وعرب بالجیلان وقد یقصر ویقال الجیلی (وولادتہ) سنۃ اربعمائۃ وسبعین و (وفاتہ) ببغداد عام احدی وستین وخمسمائۃ (نعمرہ) احدی وتسعین سنۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (وقد ورد السعید من سعد فی بطن امہ) وھو یحتمل ان یکون باعتبار الانتہاء وان یکون من اول الابتداء کالانبیاء وبعض الاولیاء ومنہم سیدنا الشیخ السید عبدالقادر رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ فان امہ (ام الخیر الملقبۃ بامۃ الجبار فاطمۃ) حکت ان ولدھا (السید عبدالقادر) لما تولد لم یشرب فی نہار رمضان من لبنھا حتی وقع اشتباہ من جہۃ الغمام فسئلت امہ فقالت انہ لم یشرب فتبین فی آخرہ ان ذلک الیوم کان من اول رمضان قالت واشتہر ببلدنا فی ذلک الوقت انہ ولد للاشراف ولد لا یرضع فی نہار رمضان +

یعنی (اور آپ کا شہر مبارک) گیلان شریف ہے اور گیلان کا گ مکسور ہے اور معرب کر کے جیلان کہتے ہیں اور جیلان کو قصر کر کے آپ کو جیلی کہتے ہیں۔ (اور آپ کی ولادت مبارک) ۴۷۰ھ ہے اور (آپ کا وصال مبارک) بغداد شریف میں ۵۶۱ھ میں ہوا۔ (پس آپ کی عمر شریف) ۹۱ برس ہے رضی اللہ عنہ۔ حدیث شریف میں وارد ہوا اَلسَّعِیْدُ مَنْ سَعُدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ سعید وہ ہے جو ماں کے شکم میں ہی سعید کیا گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اُس کا انجام اچھا ہوتا ہے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ مثل انبیاء وبعض اولیاء اس کی عمر کے ابتدا میں ہی سعادت کے آثار نمایاں ہوں۔ اور اُن میں سے سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں رب تعالیٰ ہم کو آپ سے نفع پہنچائے کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ ام الخیر الملقبہ بہ امۃ الجبار فاطمہ سے روایت

ہے کہ جب آپ کے فرزند سید عبدالقادر تولد ہوئے تو ماہِ رمضان شریف میں دن کیوقت دُودھ نہ پیتے تھے حتیٰ کہ بادل کی وجہ سے اشتباہ واقع ہُوا۔ لوگوں نے جناب کی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جناب نے دُودھ نہیں پیا۔ بعد میں ظاہر ہو گیا کہ وُہ دن رمضان مبارک کی پہلی کا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ اسوقت ہمارے شہر میں مشہور ہو گیا کہ سادات خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہُوا ہے جو رمضان مبارک میں دن کیوقت دُودھ نہیں پیتا۔

اور ص۲۱ پر فرمایا و توفی سیدنا ومولانا الشیخ رضی اللہ عنہ فی ربیع الآخر ولعل الحکمۃ وتاخرہ من ربیع الاول اشعار ابان الولی احط رتبۃ من النبی بدرجۃ واحدۃ واما کون وفاتہ فی لیلۃ الحادیۃ عشر او یومہ من ربیع الآخر فلم ارہ منقولا وان کان یقتضی جعلہا معقولا۔

یعنی سیدنا و مولانا شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ماہ ربیع الآخر میں ہُوا اور حضور نبی کریم جناب محمدِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصال مبارک ربیع الاول میں ہُوا۔ اس تاخیر میں حکمت یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ نے ہر کسی کو سمجھا دیا ہے کہ جناب غوثِ پاک رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایک درجہ کم ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک گیارہ ربیع الآخر کو ہُوا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصال مبارک ربیع الاوّل کی بارہ کو ہُوا۔ اس میں بھی یہ ہی حکمت ہے۔ اگرچہ یہ نقلی دلیل نہیں لیکن نہایت احسن عقلی دلیل ہے۔

(ف) حضرت مُلّا علی قاری قدس سرہٗ کی یہ تحقیق کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مقرب ترین ہستی میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہی ہیں عین قرآن مجید کے مطابق ہے لِقَولِہٖ تَعَالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شمس ع۱) قسم ہے شمس احمدیت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اور آپ کے انوارات کی اور قسم ہے آپ کے قمر محی الدین کی جو آپ کے بعد ہیں یعنی مرتبہ میں آپکے بعد ہیں۔ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی قمر کے ساتھ تشبیہہ دیئے جانے کی چند وجوہات ہیں۔

(۱) آپ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب ہیں اسلئے آپ کے چاند ہیں۔ (۲) آپ آسمانِ ولایت پر مثل چاند کے ہیں اور صحابہ یعنی جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السّلام مثل ستاروں کے ہیں لِقَولِہٖ تَعَالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع۳)۔ (۳) حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کیلئے مرآت تامہ ہیں لِقَولِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدَ عَبْدِ الْقَادِرِ (تفریح الخاطر ص۲۴) اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جملہ کمالات آپ میں چمک رہے ہیں لہٰذا آپ مثل قمر کے ہیں (۴) شمس احدیت

صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شعاعوں کی سوزش قلب قمر میں جذب ہوکر ٹھنڈی ہوجاتی ہے اور پھر وہ ٹھنڈی شعاعیں ایک ایک ہوکر ستاروں میں داخل ہورہی ہیں۔ ستارہ شمس کی سوزش کی تاب نہیں رکھتا۔ اسی لئے رب تعالےٰ نے ستاروں اور شمس میں قمر کا واسطہ رکھا ہے۔ قمر شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اور نجوم قمر سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ازل سے ابد تک جاری ہے بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً (یہ اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے اُن لوگوں میں جو آگے ہوچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سُنّت آپ بدلتی نہ پائیں گے۔ احزاب ع ۸)۔ جُملہ نجوم یعنی صحابہ مثل ستاروں کے ہیں۔ صحابہ سے مُراد جمیع اولیاء و انبیاء ہے کیونکہ اُن سب کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دربانی خدمت اور صحبت کا شرف حاصل ہے پس حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم شمس احدیت ہیں حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ قمر آسمانِ ولایت ہیں اور جمیع صحابہ (اولیاء و انبیاء علیہم السّلام) مثل نجوم کے ہیں اور قمر سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے اس نرالے منصب کا اعلان تخت پر بیٹھ کر کیا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ (زبدۃ الاسرار صفحہ) بعض اولیاء نے خیال کیا کہ خُلفائے راشدین اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام اِس قول سے مُستثنےٰ ہیں اس لئے آپ نے اپنے اس قول مبارک کی وضاحت میں فرمایا وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلَسِیْ ھٰذَا اَلْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ (اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے ابدان کیساتھ اور وصال شُدہ اپنی ارواح کیساتھ)۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرّہٗ آپ کا یہ قول مبارک اپنی کتاب زبدۃ الاسرار کے صفحہ ۵۸ پر درج فرماتے ہیں۔

(۵) شمس کی ایک ایک شعاع قمر کے واسطہ سے ستاروں کو پہنچ رہی ہے اسی لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے صحابہ کو ایک ایک خاص وصف سے گردانا ہے بِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا مَدِیْنَۃُ الصِّدْقِ وَ صِدِّیْقٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعَدْلِ وَ عُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَ عُثْمَانُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحِلْمِ وَ حَسَنٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الصَّبْرِ وَ حُسَیْنٌ بَابُھَا۔ پس صحابہ کی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ وہی نسبت ہے جو دروازہ کو شہر کے ساتھ ہے یا ستارہ کو شمس کیساتھ ہے اور میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو آپ کے ساتھ وُہ ہی نسبت ہے جو قمر کو شمس کیساتھ ہے بِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَاللّٰہِ ھٰذَا وَجُوْدُ جَدِّیْ لَا وَجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ۔

(۶) حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ ہیں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ آپ کے دائمی وزیر اعظم ہیں اور جُملہ صحابہ (یعنی انبیاء و اولیاء) آپ کے وقتی وزیر تھے، ہیں اور ہوتے رہیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ خزائن ازل ہی سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے تقسیم فرما رہے ہیں
بقولہ رضی اللہ عنہ ؎

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا دُنُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِي

(قصیدہ رُوحی) یعنی مجھے اُسوقت مراتب علیا حاصل تھے جب حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور ثابت تھا اور آپ نبوت کیساتھ مشرف تھے۔

اور ص۲۲ پر فرمایا (ومن كلامه المشهور) انا لب بلا قشور (ومن كلامه تحدثا بنعم الله تعالى عليه) بيني وبينكم وبين الخلق كلهم بعد ما بين السماء والارض فلا تقيسوني باحد ولا تقيسوا على احداً ه يعنى فلا يقاس الملوك بغيرهم وهذا كله من فتوح الغيب المبراء من كل عيب۔

یعنی اور آپ کی کلام مشہور میں سے ایک یہ کلمہ ہے کہ میں مغز بلا چھلکا ہوں۔ میرے درمیان اور تمہارے درمیان اور جملہ خلائق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان پس مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو یعنی دوسرے لوگوں کو بادشاہوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کی یہ کلام مبارک فتوح الغیب میں سے لی گئی ہے جو تمام عیوب سے مبرا ہے۔

(ف) اس میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جملہ اولیاء و انبیاء میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کیلئے مثل رعایا کے ہیں اور آپ اُن کے بادشاہ ہیں لہٰذا رعایا کو بادشاہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اور ص۲۴ پر فرمایا (وروى باسانيد معتبرة) ان سيدنا غوث الثقلين السيد الشيخ محى الدين عبد القادر رضى الله عنه قال وهو على الكرسى مكثت خمساً وعشرين سنة متجرداً سائحاً فى صحارى العراق وخرابه واربعين سنة اصلى الصبح بوضوء عشاء وخمسة عشر سنة اصلى العشاء ثم استفتح القرآن وانا واقف على رجل واحدة ويدى فى وتد مضروب فى حائط خوف النوم حتى انتهى الى آخر القرآن عند السحر۔

یعنی (اور اسانید معتبرہ سے روایت کیا گیا ہے) کہ حضرت سیدنا غوث الثقلین سید شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میں پچیس سال عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں تن تنہا پھرتا رہا ہوں۔ اور چالیس سال میں نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے اور پندرہ سال عشاء کی نماز پڑھ کر قرآن مجید اسطرح پڑھنا شروع کرتا تھا کہ میں ایک پاؤں پر کھڑا رہتا تھا اور ایک ہاتھ میرا کھونٹی پر ہوتا تھا جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی تاکہ نیند نہ آئے حتیٰ کہ صبح تک سارا قرآن مجید ختم کر دیتا تھا۔

اور ص۵۳ پر فرمایا (وعن) الشريف الحسينى الموصلى قال خدمت سيدنا الشيخ السيد

عبد القادر (قدس سرہ) ثلث عشر سنة فما رایته قط فیها تمخط و لا تنخم ولا تعدت علیه ذبابة +

یعنی شریف حسینی موصلی سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا شیخ سید عبد القادر قدس سرہٗ کی تیرہ ۱۳ سال خدمت کی ہے۔ میں نے آپ کو نہ ناک صاف کرتے دیکھا نہ کھنگورتے دیکھا اور نہ آپ پر مکھی بیٹھتی +

اور صفحہ ۵۵ پر فرمایا (وعن) الشیخ ابی عبد اللہ السید عبد الوھاب ابن سیدنا السید الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہما ان مدۃ کلام والدہ علی الناس اربعین سنة وکان یکتب ما یقول فی مجلسہ اربعمائة محبرۃ عالم وغیرہ وکان کثیرا ما یخطو فی الھوآء فی مجلسہ علی رؤس الناس خطوات ثم یرجع الی الکرسی وکان یموت فی مجلسہ الرجلان والثلثة +

یعنی شیخ ابو عبد اللہ سید عبد الوہاب ابن سیدنا سید شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کے والد ماجد کے خلقت پر وعظ کرنے کی مدت چالیس سال ہے۔ اور آپ کی مجلس مبارک میں چار سو علماء آپ کا کلام مبارک نقل کیا کرتے تھے۔ اکثر آپ مجلس مبارک میں لوگوں کے سروں کے اوپر چند قدم ہوا میں اُڑا کرتے تھے اور پھر آکر تخت پر بیٹھ جاتے تھے اور آپ کی مجلس مبارک میں دو تین آدمی فوت ہو جاتے تھے +

اور صفحہ ۵۹ پر فرمایا (وعن) ابی صالح السید نصر قاضی القضاۃ قال اخبرنی ابی السید تاج الدین عبد الرزاق وعمی السید سیف الدین عبد الوھاب ابن السید الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وقال کلاھما انہ قال طوبی لمن رانی ورای من رانی ورای من رای من رانی وانا حسرۃ لمن لم یرانی +

یعنی ابو صالح سید نصر قاضی القضاۃ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ مجھے میرے باپ سید تاج الدین عبد الرزاق و میرے چچا سید سیف الدین عبد الوہاب ابن سید شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہم نے خبر دی اُن سب نے کہا کہ آپ نے فرمایا خوشخبری ہے واسطے اُس کے جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور مجھے اس شخص پر حسرت ہے جس نے مجھے نہیں دیکھا +

اور صفحہ ۶۶ پر فرمایا (ثم قال رضی اللہ عنہ) انا سیفی مشھور وقوسی موتور ونبالی مفوقة وسھامی صائبة ورمحی منصوب و فرسی مسرج انا نار اللہ الموقدۃ انا سلاب الاحوال انا بحر بلا ساحل انا المحفوظ انا الملحوظ یا صوام یا قوام یا اھل الجبال دکت جبالکم یا اھل الصوامع ھدمت صوامعکم اقبلوا الی امر من اللہ انا امر من اللہ یا بینات الطریق یا رجال یا ابطال یا ابدال یا اطفال ھلموا وخذوا

عن البحر الذی لاساحل له یقال لی یا عبد القادر تکلم نسمع منك یا عبد القادر بحق علیك کل بحق علیك اشرب بحق علیك تکلم و امنتك من الرد (و یقول) ما تطلع الشمس حتی تسلم علی و تخبرنی بما یجری فیها و یجی الشهر الی و یسلم علی و یخبرنی بما یجری فیه و یجی الاسبوع الی و یسلم علی یخبرنی بما یجری فیه و یجی الیوم الی و یسلم علی و یخبرنی بما یجری فیه وعزة ربی ان السعداء و الاشقیاء لیعرضون علی وان لولو عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم الله و مشاهدته انا حجة الله علیکم جمیعکم انا نائب رسول الله صلی الله علیه وسلم و وارثه فی الارض و یقول الانس لهم مشائخ و الجن لهم مشائخ والملئکة لهم مشائخ وانا شیخ الکل رضی الله عنه و نفعنا به +

یعنی (پھر آپ نے فرمایا) میری تلوار مشہور ہے اور میری چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہوا ہے۔ میرا تیر صائب ہے۔ میرا نیزہ بے خطا ہے۔ میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔ میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔ میں بحر بلا ساحل ہوں۔ میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں۔ اے ہمیشہ کے روزہ دارو۔ اے رات کو قیام کرنے والو۔ اے پہاڑوں میں رہنے والو۔ تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اے گرجوں والو۔ تمہارے گرجے گر پڑیں۔ تم خدا کے حکم کیطرف آؤ۔ میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم ہوں۔ اے رستہ دکھانے والو۔ اے مردو۔ اے جوانو۔ اے ابدالو۔ اے بچو۔ آؤ اور اس بحر ذخار سے اپنا حصہ لیجاؤ۔ مجھ کو کہا جاتا ہے اے عبد القادر کلام کر تاکہ تیری کلام سنیں۔ اے عبد القادر تجھے میرے حق ہونے کی قسم کھا۔ تجھے میرے حق ہونے کی قسم پی۔ تجھے میرے حق ہونے کی قسم کلام کر۔ آپ کو ہم نے رد ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔ (اور آپ فرماتے تھے) سورج طلوع نہیں کرتا جب تک مجھے سلام نہ کرے اور ہونے والے واقعات کی خبر دیتا ہے۔ اور اسی طرح مہینے اور ہفتے اور دن میرے پاس آتے ہیں اور مجھے سلام کرتے ہیں اور ہونے والے واقعات کی مجھے خبر دیتے ہیں۔ اور مجھے رب تعالیٰ کی عزت کی قسم نیکبخت اور بدبخت میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور میری آنکھ ہر وقت لوح محفوظ میں ہے میں اللہ تعالیٰ کے علم کے سمندروں اور اس کے مشاہدہ میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم سب پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں آپ کا وارث ہوں۔ (اور فرمایا) انسانوں کے مشائخ ہیں اور جنوں کے مشائخ ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہیں لیکن میں کل کا شیخ ہوں۔ رضی اللہ عنه ونفعنا به +

اَنَا الْحَسَنِیْ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

از کتاب روض الریاحین فی حکایات الصّلحین

از امام ابی محمد عبداللہ اسعد الیافعی الیمنی الشافعی قدس سرہ کتاب روض الریاحین فی حکایات الصالحین کے صفحہ ۲۲۸ پر فرماتے ہیں (حکی ان الشیخ الامام استاذ الاکابر الجامع بین العلم الباطن والظاهر الحسیب النسیب والشریف النبوی الفاخر السید الجلیل عبد القادر الجیلانی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ طلب من بعض الناس ودیعۃ کانت عندہ لبعض الغائبین فامتنع من تسلیمها الیه وقال له لوا ستفیتک فی مثل هذا ما افتیتنی بتسلیمها الی غیر صاحبها فلما کان بعد ذلک بزمن لیسیر جاء کتاب صاحبها الی المودع المذکور وهو یقول سلم الودیعۃ الی الشیخ عبد القادر فقد صارت للفقراء فسلمها الیه فعتب علیه الشیخ وقال تتهمنی فی مثل هذا رضی اللہ تعالی عنه ونفعنا به (قلت) والیه ینسب اکثر شیوخ الیمن ومنهم من ینتسب الی الشیخ الکبیر العارف الشهیر ابی مدین قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ هذا الشیخ المغرب والاول شیخ الکل عنی الشیخ عبد القادر وهو القائل رضی اللہ تعالی عنه +

یعنی شیخ امام اکابر علمائے ظاہر و باطن کے اُستاد آلِ حضور نبی پاک فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سید جلیل حضرت عبدالقادر جیلانی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کے متعلق روایت ہے۔ کہ ایک شخص کے پاس کسی شخص کی امانت تھی۔ جو اُسوقت وہاں سے غائب تھا۔ کسی دوسرے شخص نے آکر اُس سے وُہ امانت طلب کی۔ اُس نے اُس دوسرے شخص کو امانت دینے سے انکار کیا اور کہا کہ کیا تو فتویٰ دیتا ہے کہ کسی شخص کی امانت دوسرے کو دی جائے۔ کچھ مدت کے بعد وُہ شخص صاحب امانت کا رُقعہ لیکر آیا اور مودع مذکور کو دیا۔ اُس نے کہا۔ امانت حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتے ہیں اور مال حضور کے درویشوں کے کام آئیگا۔ پس اُس نے وُہ امانت جناب کے سپرد کی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو عتاب کیا اور فرمایا تو ہمیں ایسا مال دے کر تہمت لگاتا ہے +

(اور فرمایا) اکثر شیوخ یمن کی نسبت آپ سے ہے اور اُن میں سے عارف شہیر ابو مدین قدس سرہٗ کی نسبت بھی آنجناب سلطان الاقطاب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ وُہ شیخ المغرب ہیں اور حضرت شاہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ شیخ الکل ہیں اور یہ قصیدہ مبارک بھی جناب کا ہے +

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
اِلَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

وادیٔ عشق میں کوئی ایسی نہر نہیں جو کہ میری
نہر عشق سے زیادہ لذیذ و شیریں ہو +

اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَةٌ مَخْصُوْصَةٌ
اِلَّا وَ مَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَ اَقْرَبُ

اور نہ مکانِ وصال میں کوئی خاص مقام ہے۔ جو کہ جو کہ میرے مقامِ وصال سے زیادہ ذی عزت یا زیادہ قریب ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں کسی شخص کی عزت یا قرب مجھ سے زیادہ نہیں۔ اس شعر سے جملہ اولیاء و صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر آپ کی فضیلت ثابت ہے +

وَهَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا
فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَ طَابَ الْمَشْرَبُ

مجھے زمانہ نے اُس کی رونق اور صفائی کا موقعہ دیا ہے جس سے وادیِ عشق کے پانی نہایت شیریں اور خوش مزہ ہو گئے +

وَ غَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِکُلِّ کَرِیْمَةٍ
لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ وَ یَخْطُبُ

میں ہر ایک بزرگی کیلئے خطاب کیا گیا ہوں کہ جسکی طرف کوئی دانا ہدایت نہیں پاتا اور نہ خطاب کیا جاتا ہے۔ اس شعر میں بھی آپ کی فضیلت صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے +

اصبحت لا ملا ولا امنیۃ
ارجو ولا موعودۃ اترقب

میں صبح کرتا ہوں تو نہ کوئی امید ہوتی ہے نہ آرزو کہ جس کی میں اُمید رکھوں۔ نہ کوئی وعدہ ہوتا ہے کہ جس کا میں انتظار کروں۔ یعنی میرے مقام اور منصب سے کوئی بلند مقام یا منصب ہے ہی نہیں جس کی میں تمنا کروں۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں آپ مقرب ترین ہستی ہیں اسلئے آپ سے بلند مقام یا اعلیٰ منصب کسی ہستی کا ہے ہی نہیں جس کی آپ تمنا کریں۔ اس شعر سے آپ کی فضیلت چمک رہی ہے +

اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُهُمْ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَ لَا یَرٰی مَا یَرْهَبُ

میں اُن لوگوں میں سے ہوں کہ جن کے ندیموں پر کوئی خوف نہیں۔ زمانہ خوف زدہ ہو رہا ہے مگر خبر نہیں کہ وہ خوفزدہ کیوں ہے +

قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ
عُلْوِيَّةٌ وَّبِكُلِّ جَيْشٍ مَرْكَبُ

میں اُن لوگوں میں سے ہوں کہ جنہیں ہر فضیلت میں اُن کا رُتبہ عالی اور ہر لشکر میں اُن کا گذر ہے +

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَأُ دَوْحَهَا
طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ

میں خوشنودی کا بلبل ہوں اور اُن کے تنوں کو خوشیوں سے بھرتا ہوں اور آسمانوں میں میرا لقب بازِ اشہب ہے +

اَضْحَتْ جُيُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيْئَتِيْ
طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهُ لَا يَعْزُبُ

مُلکِ محبت کا تمام لشکر میرے قبضۂ تصرف میں ہو کر میرا مطیع ہو گیا ہے جہاں کہیں کہ میں اُسے ڈال دوں وہ وہاں سے ہل نہیں سکتا۔ یہ شعر بھی آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے کیونکہ جُیُوْشُ الْحُبِّ میں اولیاء صحابہ سابقہ انبیاء سب کے سب داخل ہیں +

مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِيْ مَيَادِيْنِ الرِّضَا
حَتّٰى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوْهَبُ

میں ہمیشہ میدانِ رضا میں دوڑتا رہا ہوں یہاں تک کہ مجھے وہ مقام دیا گیا ہے جو کسی کو نہیں دیا گیا۔ اس شعر سے آپ کی فضیلت جملہ اولیاء و انبیاء پر اظہر من الشمس عیاں ہے +

اَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ
تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

زمانہ کی مثال گویا ایک خلعتِ مرصع کی ہے جو کہ نہایت ہی خوشنما ہو لیکن ہم اس پر سنہری حاشیہ ہیں +

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ +

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا۔ لفظ اوّلین میں صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں +

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ دَائِمًا اَبَدًا +

از مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان

اور حضرت امام ابی محمد عبداللہ بن اسعد الیافعی کتاب مرآۃ الجنان جز ثالث کے صفحہ ۳۵۰ پر آپ کا مشہور قصیدہ شریف درج کرتے ہیں جسکا پہلا مصرع ہے ما فی الصبابۃ منھل مستعذب اور آخری شعر ہے

افلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی فلک العلیٰ لا تغرب +

اور اسی کتاب مرآۃ الجنان جز ثالث کے صفحہ ۳۵۶ پر فرمایا واما کراماتہ رضی اللہ عنہ فخارجۃ عن الحصر وقد ذکرت شیئاً منھا فی کتاب نشر المحاسن وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ الاکابر ان کراماتہ تواترت او قریب من التواتر ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظھر ظھور کراماتہ لغیرہ من شیوخ الافاق وھا انا اقتصر فی ھذا الکتاب علی واحدۃ منھا وھی ماروی الشیخ الامام الفقیہ العالم المقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبدالقادر بسندہ من خمس طرق عن جماعۃ من الشیوخ الاجلۃ اعلام الھدی العارفین المتقین للاقتداء قالوا جاءت امرأۃ بولدھا الی الشیخ عبدالقادر فقالت لہ یا سیدی انی رایت قلب ابنی ھذا شدید التعلق بک وقد خرجت عن حقی فیہ للہ عزوجل ولک فقبلہ الشیخ وامرہ بالمجاھدۃ وسلوک الطریق فدخلت امہ علیہ یوما فوجدتہ نحیلا مصفرا من اثار الجوع والسھر ووجدتہ یاکل قرصا من الشعیر فدخلت الی الشیخ فوجدت بین یدیہ اناء فیہ عظام دجاجۃ مسلوقۃ قد اکلھا فقالت یا سیدی تاکل لحم الدجاج ویاکل ابنی خبز الشعیر فوضع یدہ علی تلک العظام وقال قومی باذن اللہ تعالی الذی یحیی العظام وھی رمیم فقامت دجاجۃ سویۃ وصاحت فقال الشیخ اذا صار ابنک ھکذا فلیاکل ما شاء +

عبارت مندرجہ بالا کا ترجمہ پہلے درج کیا جاچکا ہے +

از کتاب الفتوحات المکیۃ

اور حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ فتوحات مکیہ جز اوّل باب ۱۴ کے صفحہ ۱۵۱ پر فرماتے ہیں وقد ورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علماء ھذہ الامۃ انبیاء بنی اسرائیل یعنی

المنزلة التی اشرنا الیها فان انبیاء بنی اسرائیل کانت تحفظ علیهم شرائع رسلهم وتقوم بها فیهم و کذالك علماء هذه الامة وأئمتها یحفظون علیها احکام رسولها صلی الله علیه وسلم کعلماء الصحابة ومن نزل عنهم من التابعین واتباع التابعین کالثوری وابن عتبة وابن سیرین والحسن ومالك وابن ابی رباح وأبی حنیفة ومن نزل عنهم کالشافعی وابن حنبل ومن جری مجری هولاء الی هلم جرا فی حفظ الاحکام (وطائفة اخری) من علماء هذه الامة یحفظون علیها احوال الرسول صلی الله علیه وسلم واسرار علومه کعلی وابن عباس وسلمان وابی هریرة وحذیفة ومن التابعین کالحسن البصری ومالك بن دینار وبنان الحمال وایوب السجستانی ومن نزل عنهم بالزمان کشیبان الراعی وفرج الاسود المعمر والفضیل بن عیاض وذی النون المصری ومن نزل عنهم کالجنید والتستری ومن جری مجری هولاء من السادة فی حفظ الحال النبوی والعلم اللدنی والسر الالهی+

یعنی اور حدیث شریف میں نبی علیہ السلام سے وارد ہوا ہے ان علما ھذہ الامة انبیاء بنی اسرائیل یعنی اس اُمت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کیطرح ہیں۔ یعنی وہ مرتبہ و منزلت جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اُن کو حاصل ہے۔ کیونکہ انبیاء بنی اسرائیل اپنے رسولوں کی شریعت کی حفاظت کرتے اور شریعت کو اُمت پر قائم رکھتے تھے اور اسیطرح اس اُمت کے علماء و آئمہ احکام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر اقامت کرتے اور اُن کی حفاظت فرماتے ہیں۔ جیساکہ علماء صحابہ کرام اور جو کوئی تابعین و تبع تابعین میں سے اُن کی منزلت پر تھا۔ مثلاً سُفیان ثوری و ابن عتبۃ و ابن سیرین و حسن و مالک و ابن ابو رباح و ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور جو کوئی اُن کی منزلت پر تھا۔ مثلاً شافعی و ابن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ اور جو کوئی ان کے قائم مقام حفاظت شریعت میں تھا۔ ایک دوسرا طائفہ اسی اُمت کے علماء میں سے ہے جو اُمت کے لئے احوالِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے علوم کے اسرار کی حفاظت کرتا ہے جیساکہ حضرت علی و ابن عباس و سلمان و ابو ہریرہ و حذیفہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے مثلاً حسن بصری و مالک بن دینار و بنان حمال اور ایوب سجستانی رحمہم اللہ تعالیٰ اور جو کوئی ان کی منزلت پر اُن کے زمانہ میں تھا۔ مثلاً شیبان راعی و فرج اسود معمر و فضیل بن عیاض اور ذو النونِ مصری رحمہم اللہ تعالیٰ اور جو کوئی ان کی منزلت پر تھا۔ مثلاً جنید اور تستری رحمہما اللہ تعالیٰ اور جو کوئی اُن کے قائم مقام اُن بزرگوں میں سے حفظِ حالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و علم لدنی و اسرارِ الٰہی میں تھا+

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ مرتبہ ومنزلت میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کے برابر ہیں۔ یہ تو عام اولیاء کا حال ہے۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اولیاء کے سردار ہیں اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟

اور اسی صفحہ نمبر ۱۵۱ پر فرمایا ولھذا الروح المحمدی مظاھر فی العالم اکمل مظھرہ فی قطب الزمان وفی الافراد وفی ختم الولایۃ المحمدی وختم الولایۃ العامۃ الذی ھو عیسیٰ علیہ السلام۔

یعنی اس روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عالم میں بہت مظاہر ہیں۔ اس کا اکمل ظہور قطب زمان میں و افراد میں اور خاتم ولایت محمدی میں ہوتا ہے اور خاتم ولایت عامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

(ف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں نزول بطور ولی تابع شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث پاک سے ثابت ہے لیکن جب وہ نازل ہونگے تو ولایت عامہ کے خاتم ہوں گے نہ کہ ولایت محمدی کے اور یہ منصب ان کی استعداد و مرتبہ کے لائق ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ قطب زمان و افراد و خاتم ولایت محمدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرتبہ میں افضل ہیں۔

اور فتوحات کے جزء اول باب ۱۲ کے صفحہ ۱۶۰ پر فرمایا ولکل وتد رکن من ارکان البیت فالذی علی قلب آدم علیہ السلام لہ الرکن الشامی والذی علی قلب ابراھیم لہ الرکن العراقی والذی علی قلب عیسیٰ علیہ السلام لہ الرکن الیمانی والذی علی قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لہ الرکن الحجر الاسود وھو لنا بحمد اللہ۔

یعنی اور ہر ایک وتد کیلئے ارکان بیت اللہ سے ایک رکن ہوتا ہے۔ پس جو حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کیلئے رکن شامی ہے اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کے لئے رکن عراقی ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کیلئے رکن یمانی ہوتا ہے۔ اور جو کوئی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر ہوتا ہے اس کا رکن حجر اسود ہے اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے لئے حاصل ہے۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے۔ کہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کو حضرت آدم علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

اور فتوحات کے جزء اول باب ۴۳ کے صفحہ ۲۴۴ پر فرمایا

انا ختم الولایۃ دون شک	میں بیشک ختم الولایۃ المحمدی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم اور میں حضور
لورث الھاشمی مع المسیح	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہوں۔
کما انی ابو بکر عتیق	میرا درجہ مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے۔ اور
اجاھد کل ذی جسم و روح	میں تیز اور بہت لمبی برچھیوں کیساتھ جملہ جسمانیوں و

بارماح متقفة طوال ٭ روحانیوں کیساتھ جنگ کرنے والا ہوں یعنی جملہ عوالم میں
وترجمة بقرآن فصیح میں متصرف ہوں اور قرآن مجید کا میں فصیح مترجم ہوں +

(ف) حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ ہے کہ وہ مرتبہ اور منزلت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل ہیں۔ اور شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے غلام ہیں لہذا حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہے +

اور فتوحات کے جزء اول باب ۶۹ کے صفحہ ۵۳۶ پر فرمایا واما قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوم یوم القیمة تنصب لهم منابر یوم القیامة لیسوا بانبیاء ولا شهداء تغبطهم الانبیاء والشهداء ویعنی بالشهداء هنا الرسل فانهم شهداء علی اممهم فلا نرید بهؤلاء الجماعة من ذکرنا هم وغبطهم ایاهم فیما هم فیه من الراحة وعدم الحزن والخوف فی ذلک الموطن والانبیاء والرسل وعلماء هذه الامة الصالحون الوارثون درجات الانبیاء خائفون وجلون علی اممهم واولئک لم یکن لهم امم ولا اتباع وهم آمنون علی انفسهم مثل الانبیاء علی انفسهم آمنون وما لهم امم ولا اتباع یخافون علیهم فارتفع الخوف عنهم فی ذلک الیوم فی حق نفوسهم وفی حق غیرهم کما قال تعالٰی لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ یعنی علی نفوسهم وغیرهم من الانبیاء والعلماء ولکن الانبیاء والعلماء یخافون علی اممهم واتباعهم ففی مثل هذا تغبطهم فی ذلک الموقف فاذا دخلوا الجنة واخذوا منازلهم تبینت المراتب وتعینت المنازل وظهر علو لاولی الالباب فهذه مسئلة عظیمة الخطر جلیلة القدر لم نر احدا ممن تقدمنا تعرض لها ولا قال فیها مثل ما وقع لنا فی هذه الواقعة الا ان کان وما وصل الینا فان للہ فی عباده اخفیاء لا یعرفهم سواه واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل +

یعنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جماعت کے متعلق ارشاد گرامی ہے یوم القیامة تنصب لهم منابر یوم القیامة لیسوا بانبیاء ولا شهداء تغبطهم الانبیاء والشهداء یعنی ایک جماعت ہے جنکے قیامت کے دن بڑے عالیشان منصب ہونگے۔ وہ نور کے منابر پر بیٹھیں گے اور نہ وہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء اُن پر رشک کریں گے۔ شہداء سے آپ کی مراد رسل ہے کیونکہ وہ اپنی اُمتوں پر شاہد یعنی گواہ ہوں گے۔ اس جماعت مذکورہ پر انبیاء اور رسل رشک کریں گے کیونکہ اس جماعت کے افراد اُس دن راحت میں ہوں گے نہ ان کو کوئی خوف ہوگا نہ غم اور انبیاء اور رسل اور اس امت کے علماء ربانی جو انبیاء کے درجات کے وارث ہیں سب اپنی امتوں کے متعلق خوف زدہ ہوں گے اس جماعت کے افراد ایسے ہیں کہ اُن کی اُمتیں کوئی نہیں اور اپنی ذات کے متعلق اسطرح امن میں ہیں جسطرح انبیاء اپنی ذاتوں کے متعلق امن میں ہیں۔ اور امتیں ہیں ہی نہیں جن پر وہ خوف

کریں لہٰذا اس دن وہ بالکل بے خوف ہوں گے نہ اپنا غم نہ کسی کا غم جیسا رب تعالیٰ کا ارشاد ہے لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (اس بڑی گھبراہٹ میں اُن کو غم نہ ہو گا۔ انبیاء ع ۷)۔ لیکن انبیاء اور علماء اپنی اُمتوں اور تابعین پر خوف زدہ ہوں گے۔ پس اس موقف میں اُن کو اسی حالت میں دیکھنے سے انبیاء اور رُسل علیہم السلام اُن پر رشک کریں گے۔ جب وُہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اپنے مقامات حاصل کریں گے تو اُن کے عالی مراتب اور مدارج عقلمندوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اس مسئلہ عظیمہ کو ہم سے پہلے کسی شخص نے بیان نہیں کیا۔ اس گروہ کے متعلق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارت دی ہے کہ اولیاء اللہ میں سے بعض اولیاء مستور ہیں جن کو سوائے رب تعالیٰ کے کوئی شناخت نہیں کر سکتا۔ اور رب تعالیٰ حق بیان کرتے ہیں اور سیدھے رستے کیطرف ہدایت کرتے ہیں +

(ف) حدیث شریف اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّهَدَآءُ (اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے بعض ایسے ہیں جن پر انبیاء اور رسول بھی رشک کرتے ہیں) میں اشارہ اُن افراد کی طرف ہے جو ولایت خاصہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہیں جیسا کہ حضرت شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہٗ اپنی کتاب انسان کامل کے باب ۶۰ میں فرماتے ہیں قَدْ جَرَتْ سُنَّتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا یَزَالُ یَتَصَوَّرُ فِیْ كُلِّ زَمَانٍ بِصُوْرَةِ اَكْمَلِهِمْ لِیُعْلِیَ شَانَهُمْ وَیُقِیْمَ مَیْلَانَهُمْ فَهُمْ خُلَفَاؤُهٗ فِی الظَّاهِرِ وَهُوَ فِی الْبَاطِنِ حَقِیْقَتُهُمْ یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہمیشہ سے یہ عادت جاری ہے کہ آپؐ ہر زمانہ میں اکملین کی صورت پر متصور ہوتے ہیں تاکہ اُن کی شان کو بلند کریں اور اُن کی خواہش کو قائم فرمادیں۔ پس وُہ ظاہر میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلفاء ہیں اور باطن میں آپؐ اُن کی حقیقت ہیں۔ یہ افراد دو قسم کے ہیں۔ ایک مستور ہیں دوسرے مشاہیر ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان اقدس کے مطابق یہ افراد اکملین امت محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سابقہ انبیاء اور رُسل علیہ السلام پر فضیلت رکھتے ہیں۔ افرادِ مستور وہ ہیں جن کے سپرد عالم کا نظام ہے اور ان کو تلقین ارشاد سے کچھ واسطہ نہیں اور افراد مشاہیر وُہ ہیں جنکے سپرد تلقین ارشاد کا منصب بھی ہے۔ افرادِ مستور پر انبیاء اور رُسل علیہم السلام کے رشک کرنے کی وجہ مفصل بیان کی گئی ہے لیکن افراد مشاہیر پر بھی وُہ رشک کرتے ہیں اور کریں گے کیونکہ جو علوم اور کمالات اِن کو حاصل ہیں اُن کو نہیں۔ نیز قیامت کے روز اِن کمل افراد کے تابعین کی تعداد لاکھوں ہو گی اور سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کی امت ایک یا دو آدمی ہونگے لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ شریف، باب فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ) یعنی اور انبیاء میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔ اِن کمل افراد کے سردار حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ اُن کو سابقہ انبیاء پر فضیلت حاصل ہے تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟

اور فتوحات کے جزء ثانی باب ۳۱ کے صفحہ ۱۶ پر فرمایا ومنهم رضی الله عنهم رجل واحد وقد تکون امرأة فی کل زمان آیته وهو القاهر فوق عباده له الاستطالة علی کل شئ سوی الله شهم شجاع مقدام کبیر الدعوی بحق یقول حقا ویحکم عدلا کان صاحب هذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة والاستطالة بحق علی الخلق کان کبیر الشان اخباره مشهورة +

یعنی اولیاء میں سے ایک ولی ہر زمانہ میں ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے اور بہ زور دعا دی کرتا ہے مگر اُس کا دعویٰ اور اس کا بول بالا سچا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی حکم اس کا بھی عدل و انصاف سے ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب بغداد شریف میں عالیجناب ہمارے شیخ عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ گویا آیۃ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کا مظہر ہیں۔ آپ کا دبدبہ اور ہیبت خلق پر طاری ہے۔ شان جناب الٰہی میں نہایت ہی عظیم ہے کرامات تواتر کا حکم رکھتی ہیں اور شہرت کے ڈنکے ارضین و سمٰوٰت میں بج رہے ہیں +

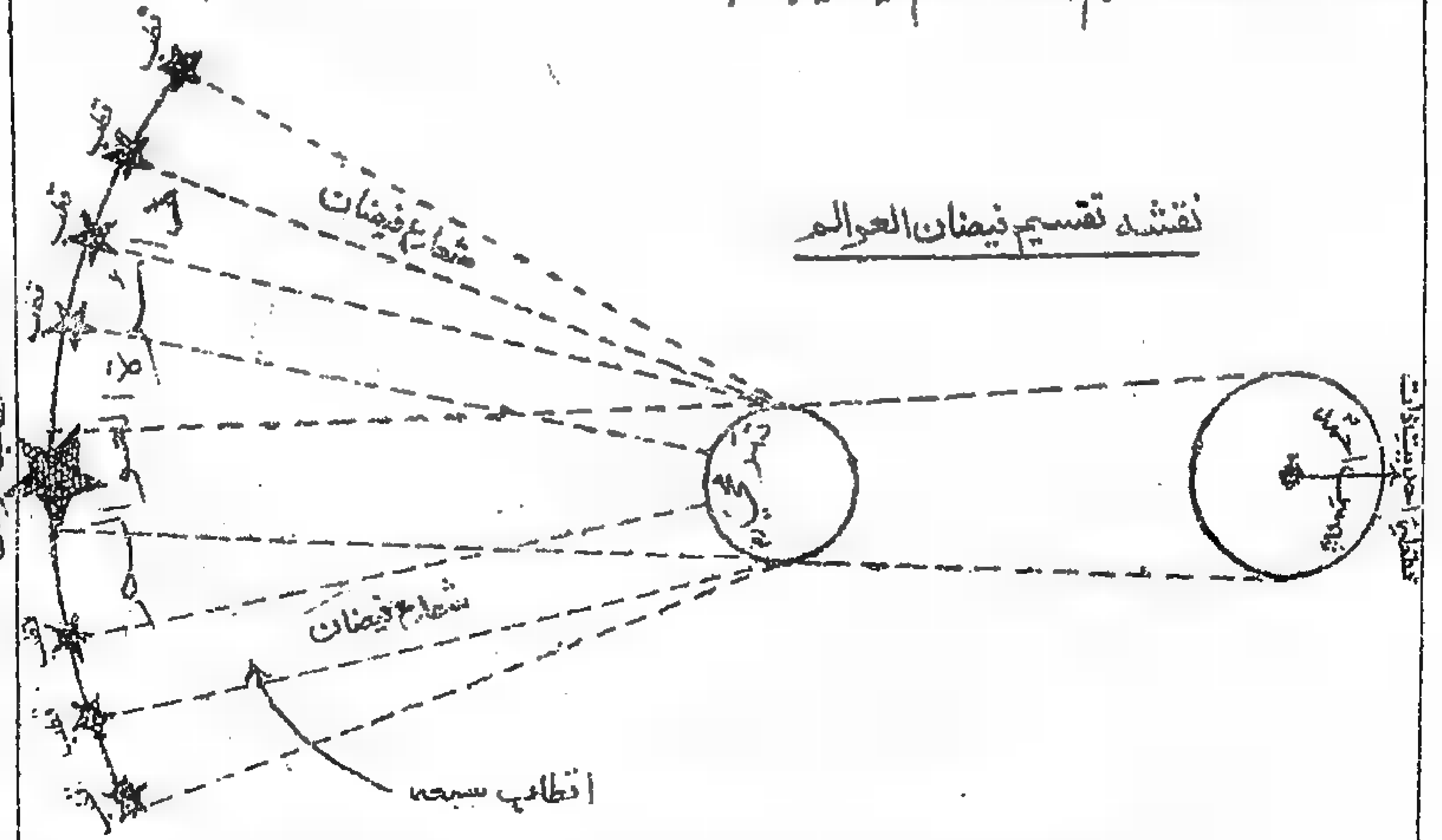
(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ آیہ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ حضرت سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے۔ لفظ عِباد میں صحابہ کرام آئمہ اطہار سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں۔ حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسا ولی ہر زمانہ میں ہوتا ہے مُراد یہ ہے کہ یہ خلافت کبریٰ کا منصب اصالتاً حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ہی سپرد ہے اور ہر زمانہ کے افراد آپؓ کے ظہور مبارک سے قبل اور وصال مبارک کے بعد آپ ہی کے نواب ہوتے ہیں بحقیقتاً رب تعالیٰ نے جملہ عوالم کی سلطنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ازل میں کی بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ (جاثیہ ع ۲) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازل میں ہی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا اور جملہ خزائن کی تقسیم آپ کے سپرد کی۔ ایک قصیدہ شریف میں آپ اپنے اِس منصب کیطرف اشارہ فرماتے ہیں:۔

نَعَمْ نَشَاتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمٍ وَقَرَّبَنِی الْمَوْلٰی فَفُزْتُ بِدَوْ لَتِیْ	میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل عشق الٰہی میں پرورش پائی ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھے ازل ہی میں اپنے قرب کی دولت سے نوازا +
اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِیْ	مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت تھا اور آپ منصب نبوت پر فائز تھے +

پس ثابت ہوا کہ رب تعالیٰ کی سلطنت کے بادشاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آپ کے دائمی وزیرِ اعظم ہیں اور دیگر جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام آپ کے وقتی وزیر تھے اور ہیں اور ہوتے

رہیں گے لقولہٖ تعالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع۱) قسم ہے شمس کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی یعنی قسم ہے اسے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اور آپ کے انوارات کی اور قسم ہے قمر کی جو اس کے پیچھے ہے یعنی اسے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ کے محبوب محی الدین کی قسم جو آپ کے بعد ہیں یعنی مرتبہ میں آپ کے بعد ہیں اور ظہور عنصری میں بھی آپ کے بعد ہیں رب تعالیٰ کی کلام میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا چاند سورج سے فیض حاصل کرتا ہے ایسے ہی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء علیہم السلام ازل سے لیکر ابد تک آپ کے دربان خادم اور اصحاب ہیں اور مثل ستاروں کے ہیں لقولہٖ علیہ السلام اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین) حضور علیہ السلام نے اشارہ فرمادیا ہے کہ جیسے ستارے چاند سے فیض حاصل کرتے ہیں اور چاند سورج سے فیض حاصل کرتا ہے ایسے ہی جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو خلعت ولایت ہماری طرف سے حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ تقسیم کرتے ہیں۔ اور جسطرح نجوم کا قمر سے فیض حاصل کرنا اور قمر کا شمس سے فیض حاصل کرنا ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا اسیطرح انبیاء و اولیاء علیہم السلام کا حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کرنا اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرنا ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہیگا لقولہٖ تعالیٰ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ان لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سنت آپ بدلتی نہ پائیں گے۔ احزاب ع ۸)

وضاحت کیلئے نقشہ تقسیم فیضان العوالم پیش کیا جاتا ہے۔



(۱) شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نقطۂ احدیت ذات چھپا ہوا ہے اس سے مُراد یہ ہے کہ آپ کی حقیقت عین اللہ تعالیٰ کی حقیقت ہے بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِيْمٍ (میں وہ احمد بے میم ہوں یعنی احد ہوں۔ رسالہ اسرارِ حقیقی مصنفہ خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ)۔ جب وہ بصورت صورت پر جلوہ نما ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک کو اپنے لئے پسند فرمایا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ (صٓ سے مراد صورت محمدیہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو صورتِ الٰہیہ ہے اور قرآن سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت ہے جو حقیقتِ احد ہے)۔ پس جب وہ ذاتِ احد مرتبۂ احدیت سے تنزل فرما کر مرتبۂ وحدت میں حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پر ظاہر ہوئی بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالظَّاهِرُ تو ارشاد فرمایا وَالشَّمْسِ یعنی قسم ہے ہمیں شمس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ہمارے انوارات کے مظہر ہیں۔ جب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی صفات بلکہ اپنی ذات کے خلعت پہنائے بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (اور بیشک ہم نے آپ کو اپنی سات صفات حیات علم قدرت ارادہ سمع بصر اور کلام عطا کیں اور اپنی ذات جو تمام صفات کی جامع ہے وہ بھی عطا فرمائی۔ سورہ حجر) تو ارشاد فرمایا اے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جملہ عوالم آپ کے سپرد ہیں اور ہم جملہ اختیارات آپ کو سونپتے ہیں جملہ عوالم میں فیضان ظاہری و باطنی کی تقسیم آپ کے سپرد ہے۔ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ جب رب تعالیٰ نے جملہ عوالم کی سلطنت اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی تو آپ نے اپنی سلطنت کیلئے اپنے محبوب حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کو وزیر اعظم مقرر کیا اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو اپنے وزراء مقرر کیا +

(۲) شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شعاعیں قمرِ محی رضی اللہ عنہ میں داخل ہو رہی ہیں اور وہاں سے نکل کر ستاروں یعنی اقطاب میں داخل ہو رہی ہیں +

(۳) شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک شعاع قمر محی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ستاروں تک پہنچ رہی ہے ستاروں سے مراد انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہے بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ نیز حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ اس حقیقت کی وضاحت اپنے ایک قول مبارک میں فرماتے ہیں وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا اَلْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ (اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے ابدان کیساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ بهجة الاسرار ومعدن الانوار صفحہ ۲۴) +

(۴) شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ شعاعیں قمر محی رضی اللہ عنہ میں داخل ہو رہی ہیں اور قمر محی الدین رضی اللہ عنہ کی جملہ شعاعیں قطبِ زمان کے ستارہ ممتاز میں داخل ہو رہی ہیں۔ مُراد یہ ہے کہ قطبِ زمان عالم میں حضرت غوث الاعظم

پاک رضی اللہ عنہ کا ہر زمانہ میں نائب ہوتا ہے اور اُسے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی دائمی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ دیگر جملہ اقطاب قطبِ زمان کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جملہ عوالم میں فیضان کی تقسیم کے متعلق ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱) اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے آپ کی کیونکہ شمسِ احدیت آپؐ کی صورتِ پاک پر طلوع ہے اور قسم ہے اس کے فیضان کی شعاعوں کی جو جملہ عوالم کو منوّر کر رہی ہیں۔ اور قسم ہے قمر کی یعنی قسم ہے آپؐ کے محبوب حضرت محی الدین کی جو آپؐ کے بعد ہیں یعنی آپؐ کے وزیرِ اعظم ہیں اور جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور آپؐ کے درمیان واسطہ ہیں کیونکہ شمسِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب براہِ راست کوئی ستارہ برداشت نہیں کر سکتا۔ شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعوں کی سوزش قمر محی الدین رضی اللہ عنہ میں جذب ہو کر ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور پھر وہ ٹھنڈی شعاعیں ستارے ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی شعاعِ شمس براہِ راست ستارہ تک پہنچ جائے تو ستارہ جل جائے۔ اسی لئے ستارے رات کے وقت چاند کیساتھ چمکتے ہیں اور چاند کے ساتھ سہاتے ہیں لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؎

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا ۔۔۔ بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

یعنی میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔ (القصیدۃ الغوثیہ) پس اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ کوئی ستارۂ آسمانِ ولایت (نبی یا ولی) فیضانِ ولایت براہِ راست شمس احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرتا ہے یا کیا ہے تو یہ صریح حقیقت کیخلاف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ خزائن حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے تقسیم فرما رہے ہیں +

(۵) لفظ صحابہ سے مراد جمیع انبیاء و اولیاء ہے کیونکہ ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری و صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اسی لئے حدیث شریف اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں) میں اصحاب سے مراد جمیع انبیاء و اولیاء ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳) میں قسم اٹھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی یعنی اولیاء علیہم السلام کے مزارات کی +

(۶) پس ثابت ہوا کہ سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آسمانِ ولایت کے شمس ہیں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیرِ اعظم ہیں اور آسمانِ ولایت کے قمر ہیں اور صحابہ (یعنی جمیع اولیاء و سابقہ انبیاء) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتی وزیر تھے، ہیں اور ہوتے رہیں گے اور آسمانِ ولایت کے نجوم یعنی ستارے ہیں +

اور اسی باب کے ص ۵۳ پر فرمایا وهم العلماء بالله من اهل الله الذين اقامهم الحق مقام الرسل فى الدعوة الى الله بلسان حق عن نبوة مطلقة اعنى بهم فى ان و صفهم بهاالانبوة

الشرائع بل نبوة حفظ لامر مشروع علی بصیرۃ من الحافظ لا عن تقلید +

یعنی اہل اللہ میں سے علمائے باللہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں جن کو حق تعالیٰ نے دعوت الی اللہ میں رسولوں کے مقام پہ قائم کیا ہوا ہے۔ وُہ بسانِ حق کیساتھ نبوّتِ مطلقہ سے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اُن کی نبوت شرائع کی نبوّت نہیں بلکہ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے امور کی علیٰ بصیرت حفاظت کی نبوّت ہے۔ وُہ امور شرعی کو تقلیدی طور پہ نہیں بلکہ علیٰ بصیرت جانتے ہیں +

(ف) اِس میں صریح دلالت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے عُلماء باللہ مثل سابقہ رُسل کے ہیں اِن عُلماء باللہ کے سردار حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ وُہ سابقہ رُسل علیہم السّلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟

اور اسی بابؑ کے صنؔ پر فرمایا ولقد حدثنی ابو البدر التماشکی البغدادی رحمۃ اللہ عن الشیخ بشیر من ساداتنا بباب الازج عن امام العصر عبد القادر انہ قال مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اُوْتِیْتُمُ اللَّقَبَ وَ اُوْتِیْنَا مَالَمْ تُوْتَوْہُ اما قولہ اوتیتم اللقب ای حجر علینا اطلاق لفظ النبی وان کانت النبوۃ العامۃ ساریۃ فی اکابر الرجال و اما قولہ و اوتینا مالم توتوہ هو معنی قول الخضر الذی شھد اللہ تعالیٰ بعدالتہ و تقدمہ فی العلم و اتعب الکلیم المصطفیٰ المقرب موسیٰ علیہ السلام فی طلبہ مع الخلم بان العلماء یرون ان موسی افضل من الخضر فقال لہ یا موسیٰ انا علی علم علمنیہ اللہ لا تعلمہ انت فھذا عین معنی قولہ اوتینا مالم توتوہ وان اراد رضی اللہ عنہ بالانبیاء ھنا انبیاء الاولیاء اھل النبوۃ العامۃ فیکون قد صرح بھذا القول ان اللہ قد اعطاہ مالم یعطھم فان اللہ قد جعلھم فاضلا ومفضولا فمثل ھذا لا ینکر +

یعنی اور تحقیق ابو البدر تماشکی بغدادی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے بیان کیا کہ اُنہوں نے ہمارے باب الازج کے سادات میں سے شیخ بشیر قدس سرہٗ سے سُنا۔ اُنہوں نے بیان کیا کہ حضرت سلطان غوث الاعظم عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے" اے انبیاء کے گروہ! تم کو لقب عطا کیا گیا ہے اور ہم کو وُہ چیز عطا ہوئی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوئی"۔ آپ کے قول مبارک اُوْتِیْتُمُ اللَّقَبَ (تم کو لقب عطا کیا گیا ہے) سے مُراد یہ ہے کہ آپ نے ہم کو لفظ نبی کے اطلاق سے منع فرمایا ہے اگرچہ نبوّت عامہ اکابر رجال میں جاری وساری ہے۔ اور آپ کے قول مبارک وَ اُوْتِیْنَا مَا لَمْ تُوْتَوْہُ (اور ہم کو وُہ چیز عطا ہوئی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوئی) سے مُراد وُہی ہے جو حضرت خضر علیہ السّلام نے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہی تھی۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کی عدالت اور علم میں فضیلت کی شہادت دی ہے۔ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کا باوجود کلیم اللہ ہونے اور عالم ہونے کے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس تعلیم کیلئے جانے کی شہادت دی ہے۔ حالانکہ علماء کرام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام سے افضل جانتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا "اے موسیٰ! میں وہ علم جانتا ہوں جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے اور تو اسکو نہیں جانتا۔" پس آپؓ کے قول مبارک اُوْتِيْنَا مَالَمْ تُوْتُوْهُ سے بعینہ یہ مراد ہے۔ اگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی انبیاء سے مراد یہ انبیاء الاولیاء اہل نبوت عامہ یعنی صاحب ارشاد اولیاء ہوتی تو آپ صاف فرماتے کہ اگرچہ وہ فاضل و مفضول ہیں لیکن ہم کو وہ چیز عطا کی گئی ہے جو اُن کو عطا نہیں ہوئی اور اس قول کا کوئی انکار نہ کرتا + (ف) اس میں حضرت خضرؑ کی حضرت موسیٰؑ پر فضیلت ثابت ہے جو میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے چہرہ اسی طرح

اور اسی باب ۷۳ کے صفحہ ۱۲۵ پر فرمایا (السوال السادس والاربعون ومائة) ان لله عبادا ليسوا با نبياء يغبطهم النبيون بمقاماتهم وقربهم الى الله تعالى +

الجواب يريد ليسوا با نبياء تشريع لكنهم انبياء علم و سلوك اهتدوا فيه بهدى انبياء التشريع وقد ذكرنا مقامهم ومعنى النبوة وتفاصيلها فى هذا الباب وفى غيره من هذا الكتاب غير انهم ليس لهم اتباع لوجهين الواحد نعنا ئهم فى دعائهم الى الله على بصيرة عن نفوسهم فلا تعرفهم الاتباع وهم المسودون الوجه فى الدنيا والاخرة من السودة عند الرسل والانبياء والملائكة و من السواد لكونهم مجهولين عند الناس فلم يكونوا فى الدنيا يعرفون ولا فى الآخرة يطلب منهم الشفاعة فهم اصحاب راحة عامة فى ذلك اليوم والوجه الآخر انهم لما لم يعرفوا يكن لهم اتباع فاذا كان فى القيامة جاءت الانبياء خائفة يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ على اممهم لا على انفسهم وجاء غير الانبياء خائفين يحزنهم الفزع الاكبر على انفسهم وجاءت هذه الطائفة مستريحة غير خائفة لا على نفوسهم و لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ على اممهم اذ لم يكن لهم امم ونبهم قال الله تعالى لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ان يرفع الحزن والخوف فيه عنكم فى حق انفسكم وحق الامم اذ لم تكن لكم اُمّة ولا تعرفتم لامة مع انتفاع الامة بكم ففى هذا الحال تغبطهم الانبياء المتبوعون اولئك المهيمون فى جلال الله العارفون الذين لم تفرض عليهم الدعوة الى الله +

یعنی سوال نمبر ۱۴۶ حدیث شریف ان لله عبادا ليسوا با نبياء يغبطهم النبيون بمقاماتهم وقربهم الى الله تعالى (تحقیق اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں جو انبیاء نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

ہیں اُن کو وُہ مقامات و قربِ حاصل ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی رشک کرتے ہیں) سے کیا مُراد ہے ؟

الجواب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ وُہ انبیاءِ تشریع نہیں ہیں بلکہ انبیاء علم وسلوک ہیں اور انبیاءِ تشریع کی ہدائیت کی پیروی کرتے ہیں۔ اور تحقیق ہم نے اُن کے مقام اور نبوّت کے معنی اور اُس کی تفاصیل کا ذکر اِس باب میں اور اِسی کتاب کے دوسرے ابواب میں کیا ہے۔ انبیاءِ تشریع اُن پر رشک کرتے ہیں کیونکہ اُن کا اتباع کرنے والے لوگ کوئی نہیں اور پھر اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وُہ خلقت کو دعوتِ حق دینے سے مستغنی ہیں حالانکہ ربّ تعالیٰ نے اُن کو بصیرت عطا کی ہوئی ہے۔ اِتباع کرنے والے لوگ اُن کو شناخت نہیں کر سکتے۔ رسولوں اور انبیاء اور ملائکہ علیہم السّلام پر سرداری کیوجہ سے دنیا وآخرت میں اُن کے چہرے نشانہ نہیں۔ اُس ملکہ کیوجہ سے جس سے وہ لوگوں میں مستور ہیں لوگ اُن کو دُنیا میں شناخت نہیں کر سکتے اور نہ ہی آخرت میں اُن سے کوئی شفاعت طلب کرے گا۔ پس وُہ آج دارِ دُنیا میں بالعموم اصحاب راحت ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ وہ شناخت ہی نہیں ہو سکتے اُن کا اتباع کرنے والے کوئی آدمی نہیں۔ پس جب قیامت برپا ہوگی تو انبیاء علیہم السّلام خوف زدہ حالت میں آئیں گے۔ اُس بڑی گھبراہٹ میں اُن کو اپنی اُمتوں پر غم ہوگا نہ کہ اپنے نفسوں پر۔ اور انبیاء کے سوا یعنی اُن کی اُمتیں اُس بڑی گھبراہٹ میں اپنے نفسوں پر خوفزدہ حالت میں آئیں گی اور اولیاء کا یہ طائفہ بالکل آرام کیحالت میں داخل ہوگا کیونکہ اُس بڑی گھبراہٹ میں نہ اُن کو اپنے آپ کا خوف ہوگا اور نہ ہی اپنی اُمتوں کا غم کیونکہ اُن کی اُمتیں ہے ہی نہیں۔ اسی طائفہ کے اولیاء کے متعلق ربّ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (اُن کو اُس بڑی گھبراہٹ میں غم نہ ہوگا اور اُن کو فرشتے لینے آویں گے اور کہیں گے آج دن تمہارا ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یعنی آج کے دن تم سے خوف اور غم اٹھا لیا گیا ہے نہ تمہیں اپنے آپ کا غم اور نہ ہی کسی اُمت کا غم کیونکہ اُمتیں تمہاری ہیں ہی نہیں۔ انبیاء ع ۷) اور اگرچہ اُمت اُن کو شناخت نہیں کرتی لیکن امت کے بعض امور اُن سے باطنی طور پر وابستہ ہونے کیوجہ سے امت اُن سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ پس اُن کی یہ شان دیکھ کر انبیاء علیہم السّلام اُن پر رشک کرتے ہیں یہ وُہ عارفین باللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جلال میں مہیمن ہیں اور اُن پر دعوت الی اللہ فرض نہیں۔

(ف) حدیث شریف ان للہ عبادا لیسوا بانبیاء یغبطھم النبیون بمقاماتھم وقربھم الی اللہ تعالیٰ (تحقیق اولیاء اللہ میں سے بعض ایسے ہیں جن کو جناب الٰہی میں وُہ قرب اور مقامات حاصل ہیں کہ انبیاء بھی اُن پر رشک کرتے ہیں) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شرح فرما دی ہے کہ بعض کمل افراد ایسے ہیں کہ اُن کو ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں وُہ قُرب حاصل ہے جو سابقہ انبیاء علیہم السّلام کو حاصل نہیں اور اُن کو وُہ مقامات اور مناصب حاصل

ہیں جو سابقہ انبیاء علیہم السّلام کو حاصل نہیں۔ یعنی بعض کمل افراد سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اُن افراد کے مقامات عالی پر انبیاء علیہم السّلام بھی رشک کرتے ہیں۔ لیکن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ قید نہیں لگائی کہ وہ افراد مستورین میں سے ہوتے ہیں۔ تو پس یہ کمل افراد جو سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت رکھتے ہیں مستورین بھی ہو سکتے ہیں اور مشہورین بھی سکتے ہیں +

جیسا کہ نقشہ تقسیم فیضان العوالم (ص ۲۸۷) پر واضح کیا گیا ہے ازل سے لیکر ابد تک حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم جملہ خزائن حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم کر رہے ہیں۔ یعنی سلطنتِ الٰہیہ جو حقیقتاً سلطنتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے کے بادشاہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور دائمی وزیرِ اعظم جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور انبیاء اور اولیاء علیہم السّلام اپنے اپنے وقت کے وزیر تھے اور ہیں اور ہوتے رہیں گے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر تو ظاہر ہے لیکن حدیث شریف کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی اولیاء سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت رکھتے ہیں میرے نزدیک یہ وہ کمل افراد ہیں جو خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہوتے ہیں اور ولایت کا خزانہ تقسیم کرتے ہیں یہ خاتم الاولیاء ہر زمانہ میں حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا نائب ہوتا ہے۔ چونکہ سابقہ انبیاء بھی فیضان ولایت خاتم الاولیاء کے ہاتھ سے لیتے تھے۔ اس لئے باوجود نبی اور رسُول ہونے کے خاتم الاولیاء کے محتاج ہوتے تھے اور اسکے اس منصب اور کمال پر رشک کرتے تھے۔ یہ خاتم الاولیاء ضروری نہیں کہ مستورین میں سے ہو کیونکہ بعض خاتم الاولیاء ایسے بھی ہیں جن کے سپردِ تلقین ارشاد کا منصب بھی ہے۔ اس لئے رشک کرنے کی دوسری وجہ بھی معلوم ہوگئی اور وہ یہ کہ اِن خاتم الاولیاء میں سے جو قطب ارشاد بھی ہوتے ہیں کا فیضان اسقدر وسیع ہے کہ اُن کے تابعین کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہے اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام میں سے بعض کی اُمت ایک آدمی ہے بِقَولِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ شریف بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ) یعنی اور انبیاءؑ میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔ اسلئے انبیاء علیہم السّلام جب اُن کا یہ فیضان دیکھتے ہیں تو رشک کرتے ہیں +

ان خاتم الاولیاء کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم کو سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟

از فصوص الحکم

اور حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کتاب فصوص الحکم کے دیباچہ میں فرماتے ہیں اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا فِی الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَۃَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ وَسِتِّمِائَۃٍ بِمَحْرُوْسَۃِ دِمَشْقَ وَبِیَدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابٌ فَقَالَ لِیْ ھٰذَا کِتَابُ فُصُوْصِ الْحِکَمِ خُذْہُ وَاخْرُجْ بِہٖ اِلَی النَّاسِ یَنْتَفِعُوْنَ بِہٖ +

یعنی پس بہ تحقیق میں نے جناب رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خواب میں زیارت کی۔ مجھے آپ کی یہ زیارت مبارک ماہ محرم شریف کے اخیر عشرہ ۶۲۷ھ بیچ شہر دمشق کے اس حال میں نصیب ہوئی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھ مبارک میں ایک کتاب تھی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا "یہ کتاب فصوص الحکم ہے۔ اس کو لے اور اس کو لوگوں تک پہنچا تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کریں"

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ کتاب فصوص الحکم حقیقتاً سرکارِ دو عالم جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کو پڑھائی ہے اور یہ الہامی کلام ہے۔ اسلئے ہر مومن پر فرض ہے کہ جو اسرارات اس مقدّس کتاب میں درج ہیں سب کو قبول کرے ورنہ ہلاکت کے چاہ میں جا گریگا +

اور اسی کتاب کی فص شیثی میں فرمایا فَمِنَّا مَنْ جَھِلَ فِیْ عِلْمِہٖ فَقَالَ وَالْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ وَمِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ یَقُلْ بِمِثْلِ ھٰذَا وَھُوَ اَعْلَی الْقَوْلِ بَلْ اَعْطَاہُ الْعِلْمُ السُّکُوْتَ کَمَا اَعْطَاہُ الْعَجْزُ وَھٰذَا ھُوَ اَعْلٰی عَالِمٍ بِاللّٰہِ وَلَیْسَ ھٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَۃِ اِلَّا لِخَاتَمِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ وَمَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الرَّسُوْلِ الْخَاتَمِ وَلَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِّنَ الْاَوْلِیَآءِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ فَاِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ اَعْنِیْ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ وَرِسَالَتَہٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَایَۃُ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ کَوْنِھِمْ اَوْلِیَاءَ لَا یَرَوْنَ مَا ذَکَرْنَاہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَاءِ فَکَیْفَ مَنْ دُوْنَھُمْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَاِنْ کَانَ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ تَابِعًا فِی الْحُکْمِ لِمَا جَآءَ بِہٖ خَاتَمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِیْعِ فَذٰلِکَ لَا یَقْدَحُ فِیْ مَقَامِہٖ وَلَا یُنَاقِضُ مَا ذَھَبْنَا اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَنْزَلَ کَمَا اَنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَعْلٰی وَقَدْ ظَھَرَ فِیْ ظَاھِرِ شَرْعِنَا مَا یُؤَیِّدُ مَا ذَھَبْنَا اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ عُمَرَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بِالْحُکْمِ فِیْھِمْ وَفِیْ تَاْبِیْرِ النَّخْلِ فَمَا یَلْزَمُ الْکَامِلَ اَنْ یَّکُوْنَ لَہُ التَّقَدُّمُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَفِیْ کُلِّ مَرْتَبَۃٍ وَاِنَّمَا نَظَرُ الرِّجَالِ اِلَی التَّقَدُّمِ فِیْ رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللّٰہِ ھُنَالِکَ مَطْلَبُھُمْ وَاَمَّا حَوَادِثُ الْاَکْوَانِ فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِھِمْ بِھَا فَتَحَقَّقْ مَا ذَکَرْنَاہُ وَلَمَّا مَثَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّۃَ بِالْحَائِطِ مِنَ اللَّبِنِ وَقَدْ کَمُلَ سِوٰی مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ

واحدة وكان صلى الله عليه وسلم تلك اللبنة غير أنه صلى الله عليه وسلم لا يراها إلا كما قال
لبنة واحدة وأما خاتم الأولياء فلا بد له من هذه الرؤيا فيرى ما مثل به رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويرى في الحائط موضع لبنتين اللبن من ذهب وفضة فيرى اللبنتين فيكون خاتم
الأولياء تينك اللبنتين فيكمل الحائط والسبب الموجب لكونه رآها لبنتين أنه تابع لشرع
خاتم الرسل في الظاهر وهو موضع اللبنة الفضية وهو ظاهره وما يتبعه فيه من الأحكام كما هو آخذ
عن الله في السر ما هو بالصورة الظاهرة متبع فيه لأنه يرى الأمر على ما هو عليه فلا بد أن يراه
هكذا وهو موضع اللبنة الذهبية في الباطن فإنه أخذ من المعدن الذي يأخذ منه الملك
الذي يوحي به إلى الرسول فإن فهمت ما أشرت به فقد حصل لك العلم النافع فكل نبي من
لدن آدم إلى آخر نبي ما منهم أحد يأخذ إلا من مشكاة خاتم النبيين وإن تأخر وجود طينته
فإنه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين الماء والطين وغيره من الأنبياء ما كان نبيا إلا حين بعث وكذلك خاتم الأولياء
كان وليا وآدم بين الماء والطين وغيره من الأولياء ما كان وليا إلا بعد تحصيله شرائط الولاية من الأخلاق الإلهية في الاتصاف
بها من كون الله يسمى بالولي الحميد فخاتم الرسل من حيث ولايته نسبته مع الختم للولاية نسبة الأنبياء والرسل معه فإنه
الولي الرسول النبي وخاتم الأولياء الولي الوارث الآخذ عن الأصل المشاهد للمراتب وهو
حسنة من حسنات خاتم الرسل محمد صلى الله عليه وسلم مقدم الجماعة وسيد ولد آدم في
فتح باب الشفاعة فعين حالا خاصا ما عمم وفي هذه الحال الخاص تقدم على الأسماء الإلهية فإن
الرحمن ما شفع عند المنتقم في أهل البلاء إلا بعد شفاعة الشافعين ففاز محمد صلى الله عليه وسلم
في السيادة في هذا المقام الخاص فمن فهم المراتب والمقامات لم يعسر عليه قبول مثل هذا الكلام +

یعنی پس ہم عارفین میں سے بعض وہ شخص ہے جو اُس کی معرفت میں متحیر ہوا اور کہا "ذاتِ حق کے ادراک میں ادراک کا عاجز ہو جانا ہی ادراکِ حق ہے" اور ہم میں سے بعض وہ عارف ہے جسکو معرفت الٰہی نصیب ہے اور وہ ایسی کلام نہیں کرتا۔ اُس کا قول اعلیٰ ہے یعنی مرتبہ میں اُس سے برتر ہے۔ اِس کو اس کے علم نے سکوت عطا کیا ہے جیسا کہ عاجز کو اُسکے علم نے عجز عطا کیا ہے اور یہ ساکت علمائے باللہ میں سے اعلیٰ مرتبہ کا ہے۔ اور یہ علم معرفت اصالتاً سوائے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء اور رُسل میں سے کوئی بھی براہِ راست بغیر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوٰۃ کے حقتعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح اولیاء میں سے بھی کوئی براہِ راست بغیر خاتم الاولیاء کے مشکوٰۃ کے حقتعالیٰ کو نہیں دیکھتا کیونکہ رسالت اور نبوت یعنی نبوت ظاہر شریعت اور رسالت ظاہر شریعت دونوں منقطع ہو جاتی ہیں اور ولایت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ لہٰذا جملہ رسل باعتبار اولیاء ہونے کے بغیر خاتم الاولیاء

کے مشکوٰۃ شریف کے حقائق کو نہیں دیکھتے۔ پس اولیاء میں سے اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو درجہ میں رسولوں سے کمتر ہے۔ اگرچہ خاتم الاولیاء احکام شریعت میں خاتم الرسل کا تابع ہے لیکن یہ پیروی اُس کے مرتبہ میں ضرر نہیں کرتی اور نہ ہی اُس چیز کی مخالفت کرتی ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ وُہ ایک درجہ سے کمتر مرتبہ والا ہے جیساکہ تحقیق وُہ ایک درجہ سے برتر مرتبہ والا ہے۔ اور تحقیق ہماری ظاہر شریعت میں وُہ چیز ظاہر ہوئی جو ہمارے اس قول پر مؤید ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق اور درخت خرما کے بارآور کرنے کے متعلق مشورہ دینے میں فضیلت حاصل ہے۔ پس یہ کامل کیلئے لازم نہیں کہ اُس کو ہر شئے میں اور ہر مرتبہ میں تقدم حاصل ہو اور سوائے اس کے نہیں کہ کاملین کی نظر معرفت باللہ کے مراتب میں تقدم کیطرف ہے اور تقدم سے اُن کی یہ ہی مُراد ہے ورنہ دنیاوی امور میں اُن کو تقدم حاصل نہیں کیونکہ اُن کے دلوں کو اُن امور کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا وُہ چیز ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا تھا +

اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو اینٹوں کی دیوار کے ساتھ مثال دی تو تحقیق وُہ دیوار سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے مکمّل تھی اور وُہ اینٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور جیساکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپؐ اُس اینٹ کو تحقیق ایک ہی اینٹ دیکھتے ہیں اور ضروری ہے کہ خاتم الاولیاء بھی اس خواب کو دیکھے پس وُہ اُس چیز کو دیکھتا ہے جسکے ساتھ جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دی۔ اور خاتم الاولیاء اُس دیوار میں دو اینٹوں کی جگہ دیکھتا ہے ایک اینٹ سنہری اور دوسری اینٹ روپہلی۔ پس وُہ دیکھتا ہے کہ نبوت کی دیوار بغیر ان دونوں اینٹوں کے ناقص رہتی ہے اور اُن کے ساتھ مکمّل ہوتی ہے۔ وہ ایک اینٹ سنہری ہے اور دوسری اینٹ روپہلی۔ اور ضروری ہے کہ خاتم الاولیاء بھی اپنے آپ کو اُن دونوں اینٹوں کی جگہ چسپاں دیکھے پس خاتم الاولیاء وُہ دونوں اینٹیں ہونگے اور تب دیوار مکمل ہوگی۔ اور خاتم الاولیاء کا ایک اینٹ کو دو اینٹیں دیکھنا اس سبب سے ہے کہ وُہ تحقیق ظاہر میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہے اور خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر شرع روپہلی اینٹ کی جگہ ہے۔ ظاہر شرع شریف خاتم الاولیاء کا ظاہر ہے اور خاتم الاولیاء نے ظاہر میں احکام شریعت کو خاتم الرسُل کی شرع سے لیا ہے۔ لیکن باطن میں خاتم الاولیاء وہی احکام شریعت اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے کیونکہ خاتم الاولیاء احکام مذکورہ کو دیکھتے ہیں جیسے کہ نفس الامر میں ہیں یعنی اعیانِ ثابتہ میں پس ضرور ہے کہ خاتم الاولیاء امر الٰہی کو ایسے ہی دیکھے اور وہی اخذ اور نزدیت نفس الامری باطن میں سنہری اینٹ ہے اس لئے کہ تحقیق خاتم الاولیاء نے اُس معدن سے لیا ہے جس سے وُہ فرشتہ لیتا ہے جو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُس کے ساتھ وحی کیا جاتا ہے۔ پس اگر تُو نے اُس چیز کو سمجھا جسکی طرف مَیں نے اِشارہ کیا ہے تو تحقیق تجھے علم نافع حاصل ہُوا +

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی تک جملہ انبیاء علیہم السلام سے نورِ نبوت خاتم الانبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم کے مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے اگرچہ جناب کے وجود عنصری کا ظہور بعد میں ہوا۔ کیونکہ قبل پیدائش جملہ انبیاء جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روحانیت کے ساتھ موجود تھے جس پر آپ کا قول مبارک کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (میں اسوقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے) شاہد ہے۔ اور انبیاء میں سے آپ کے بغیر کوئی نبی نہ تھا جب تک کہ مبعوث نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ اُس وقت ولی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور اولیاء میں سے آپ کے بغیر کوئی ولی نہ تھا جب تک کہ شرائطِ ولایت حاصل نہ کرے۔ اور شرائطِ ولایت یہ ہیں کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کیساتھ متصف ہو۔ اُسوقت وہ اسم ولی کا مظہر ہوگا اور ولی حقتعالیٰ کے اسماء خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کیساتھ باعتبار اپنی ولایت کے وہ ہی نسبت ہے جو دیگر انبیاء اور رسل کو خاتم الاولیاء کے ساتھ ہے۔ خاتم الرسل تحقیق ولی رسول اور نبی ہیں اور خاتم الاولیاء ولی وارث اصل معدن سے لینے والے اور مراتب کے دیکھنے والے ہیں۔ اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم الرسل جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات حسنات میں سے ایک درجہ حسنہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ قیامت شفاعت کا دروازہ کھولنے میں محشر انبیاء اور اولادِ آدم پر تقدم اور سرداری حاصل ہے۔ پس حقتعالیٰ نے آپ کی سیادت کیلئے ایک حالِ خاص کو تعین کیا ہے اور نہیں عام کیا اِس کو اور بیچ اس حالِ خاص کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسماءِ الٰہیہ پر بھی تقدم حاصل ہے اسلئے کہ تحقیق اسم رحمٰن نے اسم منتقم کے نزدیک اہلِ بلا کے حق میں شفاعت نہیں کی مگر بعد شفاعت تمامی شفاعت کرنیوالوں کے۔ پس جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام خاص میں سیادت حاصل ہے لہٰذا جس شخص نے مراتب اور مقامات کو سمجھ لیا اس کیلئے ایسی کلام کو قبول کرنا دشوار نہیں ہے ٭

(ف) کلام مندرجہ بالا میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں عجیب اسرارات پر دے گئے ہیں لیکن خاتم الاولیاء کی تخصیص نہیں کی گئی میرے دل میں تردد پیدا ہوا کہ خاتم الاولیاء سے کون ہستی مراد ہے۔ اسکے بعد چند مبشرات نصیب ہوئیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں :۔

(۱) ایک رات یہ مسکین سرکارِ دو عالم جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا "اولیائی صحابی انبیاء صحابی غوث الاعظم کالقمر وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰھَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا علی مرتضیٰ اسلئے تم نہیں ہیں کہ اُن کا ظہور ہمارے ساتھ ہے" ٭

(۲) ایک رات سرکارِ دو عالم جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک آراستہ ہے۔ رسل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے کمل افراد حاضر خدمتِ اقدس ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسکین کیطرف اشارہ کرکے ارشاد مبارک فرمایا "اس شخص نے قرآن مجید کے وہ حقائق اور دقائق بیان کئے ہیں جو آج تک کسی نے بیان نہیں کیے" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ مبارک سے جملہ حاضرین نے مجھ کو گھیر لیا اور اس مسکین کو دیکھ کر ہنستے تھے حاضرین

میں سے سیّد الکونین حضرت امام حسن پاک علیہ السّلام میرے سامنے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا "اپنی کتاب میں یہ بھی لکھو قمر وُہ ہے جسکا ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد ہے"۔ سبحان اللہ! کلام امام امام کلام ہے۔ آپ کی کلام مبارک میں غور کیجئے کُوزہ میں سمندر بند ہے۔ میرے دل میں اُسی وقت القا ہو گیا کہ امام پاک اُن عُلماء کرام کے عقاید کی تردید سمجھا رہے ہیں جن کے نزدیک حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتبہ سابقہ رسل کا ہے یا حضرت صدیق اکبر کا ہے یا حضرت علی مرتضیٰ کا ہے علیہم السّلام۔ گویا آپ آیۂ کریمہ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا سے استنباط سمجھا رہے ہیں کہ شمس احدیت صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتبہ قمر کا ہے لیکن ربّ تعالیٰ فرماتا ہے اُس چاند کی قسم جب سُورج سے پیچھے آوے یعنی قمر سے مراد وُہ ہستی ہے جس کا ظہور عنصری حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے بعد ہوگا۔ اس لئے کوئی سابقہ رسول یا صحابی قمر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا لامحالہ قمر سے مُراد میرے سُلطان غوث الاعظم ہیں رضی اللہ عنہ ۔

(۳) ایک رات مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا "ہم غوث الاعظم پاک کے خادم ہیں" ۔

پس ثابت ہوا کہ خاتم الرسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتبہ خادم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا ہے اور جملہ انبیاء سابقہ اور اولیاء علیہم السّلام خاتم الاولیاء سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ لیکن حدیث شریف اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ سے اولیاء کی ایک جماعت ثابت ہوتی ہے جو درجہ کے لحاظ سے سابقہ انبیاء و رسل پر فضیلت رکھتی ہے۔ مُراد یہ ہے کہ محبوب سُبحانی حضرت سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور عنصری سے پہلے کے اقطاب یا آپ کے وصال مبارک کے بعد کے اقطاب جو خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں سب کے سب آپ کے نائب ہیں۔ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم کیطرح واحد ہے اور وُہ میرے سلطان حضرت محی الدین شاہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں ۔

یہ مسکین اعلیٰ حضرت خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی سیدی مرشدی خاتمۃ المفسرین مولانا پیر غلام محمد حسین قبلہ جلو آنوی رضی اللہ عنہ کی رُوح پر فتوح کیطرف متوجہ ہُوا اور عرض کیا کہ خاتم الاولیاء کے متعلق جو اسرارات حضرت شیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر نے فص شیثی میں پردے ہیں ان پر قرآن مجید کی کونسی آیات دال ہیں۔ آپ نے آیات بیان فرمائیں جو تفسیر جلوی کے دُوسرے ایڈیشن میں درج کر دی گئی ہیں اور اس کتاب میں مناقب غوث کے تحت درج کی جائیں گی۔ یہاں صرف ایک پر اقتصار کرتا ہوں وھُوَ ھٰذا : حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (شوریٰ) اب جناب کی پڑھائی ہوئی تفسیر سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ حٰمٓ میں ح سے مراد حقتعالیٰ ہے۔ مٓ (ح پر الف) مرتبہ احدیت ذاتیہ کیطرف اشارہ کر رہا ہے

م سے مراد جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لہٰذا حم سے مراد ہے اَیِ الْحَقُّ ظَھَرَ بِمُحَمَّدٍ یعنی حقتعالیٰ نے مرتبہ احدیت ذاتیہ سے تنزل فرما کر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ پاک پر جلوہ آرائی کی۔ م پر لمبی مد (ـــ) اشارہ کر رہی ہے کہ میم ح کا ظلِ کامل ہے یعنی مرآت تامہ ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم الرسل کا لقب پایا اور آپ ابوالارواح ٹھہرے لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک سے عالم ارواح بنایا تو خیال فرمایا کہ ان ارواح میں سے ایک ایسی روح ہونی چاہیئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ ہو اور آپ سے فیض حاصل کر کے جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو فیضان پہنچائے۔ رب تعالیٰ نے جملہ ارواح میں نظر کی تو میرے سلطان غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی استعداد کامل ترین پائی اسی لیے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ خزائن آپ کے سپرد کئے بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی عٓسٓقٓ اَیْ ظُہُوْرُ عِلْمِہٖ بِسَلَامَۃِ قَمَرِہٖ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کا ظہور آپ کے قمر سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی سلامتی کیساتھ ہے۔ ع سے مراد علم ہے س سے مراد سلامتی ہے اور ق سے مراد قمر ہے۔ آگے ارشاد ہوا کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ اسی طرح وحی کرتے ہیں ہم آپ کیطرف یعنی آپ کو بھی ہم خاتم الاولیاء کے ہاتھ مبارک سے فیض پہنچاتے ہیں اور وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور ان لوگوں کیطرف بھی جو آپ سے پہلے گذرے ہیں یعنی سابقہ انبیاء ورسل علیہم السلام کو بھی فیضان ذات خاتم الاولیاء کے مشکوٰۃ سے پہنچاتے ہیں۔

از کتاب الناموس الاعظم

نیز امام ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی قدس سرہ کتاب الناموس الاعظم والقاموس الاقدم فی معرفت قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیسویں جزو مسمی بقاب قوسین و ملتقی النامو سین کے باب ششم فی کیفیتہ التعلق بجنابہ والعکوف علی بابہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:۔ (اِشَارَۃٌ) اُوْصِیْکَ یَا اَخِیْ بِدَوَامِ مُلَاحَظَۃِ صُوْرَتِہٖ وَمَعْنَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ کُنْتَ مُتَکَلِّفًا مُسْتَحْضِرًا فَعَنْ قَلِیْلٍ تَتَاَنَّسُ رُوْحُکَ بِہٖ فَیَحْضُرُ لَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیَانًا تَجِدُہٗ وَتُحَدِّثُہٗ وَتُخَاطِبُہٗ فَیُجِیْبُکَ وَیُحَدِّثُکَ وَیُخَاطِبُکَ فَتَفُوْزُ بِدَرَجَۃِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَتَلْحَقُ بِہِمْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

یعنی (اشارہ) برادرم میں تجھ کو ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور معنی کے ملاحظہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر تو تکلف سے حاضر کرنے والا ہے تو عنقریب تیری روح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الفت پکڑے گی اور آپ تیرے لئے ظاہر میں حاضر ہوں گے۔ اور تو آپ کو موجود پائے گا اور آپ کے ساتھ کلام اور خطاب کرے گا اور حضور صلی اللہ

علیہ وسلم تجھ کو جواب دیں گے اور تجھ سے کلام اور خطاب فرمائیں گے اور تو انشاء اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درجے پر فائز ہو کر اُن میں شامل ہو جائے گا +

(ف) اِس میں صریح دلالت ہے کہ جو ولی ترقی کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہو جائے وہ جنابؐ کی دائمی صحبت سے ہمیشہ فیض حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے +

نیز حضرت شیخ عبد الکریم الجیلی قدس سرہٗ کتاب النّاموس الاعظم کی گیارھویں جزءٔ المُسمّٰی بِالنُّورِ التَّمکِینِ فِی مَعنٰی قَولِہٖ اَلمُؤمِنُ مِرآۃُ المُؤمِنِ میں فرماتے ہیں (اَلبَابُ الاَوَّلُ) فِی ذِکرِ الحَقِیقَۃِ المُحَمَّدِیَّۃِ الَّتِی لَهَا العُلُوُّ المُطلَقُ فِی الوُجُودِ وَفِی الاِهتِدَاءِ بِهَا صُورَۃً عِلمًا وَّعَمَلًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا صُورَۃً وَّمَعنًی۔ اِعلَم وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاكَ وَلَا اَخلَانَا عَنهُ وَلَا اَخلَاكَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِکسِیرَ السَّعَادَۃِ الکُبرٰی وَاُنمُوذَجًا لِلطَّائِفَۃِ صُورَۃً وَّمَعنًی فَجَعَلَ مَرتَبَتَہٗ فِی الوُجُودِ المَرتَبَۃَ العَلِیَّۃَ الَّتِی لَیسَ فَوقَهَا مَرتَبَۃٌ لِمَوجُودٍ کَمَا قَالَ عَلَیهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الوَسِیلَۃَ اَعلٰی دَرَجَۃٍ فِی الجَنَّۃِ وَاِنَّهَا لَا تَکُونُ اِلَّا لِرَجُلٍ وَّاحِدٍ وَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَاَرجُو اَن اَکُونَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ وَرَجَاؤُہٗ مُحَقَّقٌ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَد وَعَدَہٗ بِهَا فَجَمِیعُ اَحوَالِہٖ وَاَقوَالِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِمَّا یُوَافِقُ لِتِلكَ المَرتَبَۃِ العُلیَا وَالمَکَانَۃِ الزُّلفٰی۔ وَلِهٰذَا کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ هِدَایَۃً مَّحضَۃً یَهدِی اِلَی السَّعَادَۃِ المُطلَقَۃِ قَولًا وَّفِعلًا وَّحَالًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا لِاَنَّ ذَاتَہٗ لَا تَقتَضِی خِلَافَ ذٰلِكَ وَضَرُورَۃً مَن اٰمَنَ بِہٖ اَو سَلَكَ طَرِیقَہٗ اَو حَذَا حَذوَہٗ اَو اَحَبَّہٗ اَن یَّسعَدَ لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِکسِیرُ السَّعَادَۃِ المُطلَقَۃِ فَکُلُّ مَن تَبِعَہٗ اَو خَالَطَہٗ اَو خَالَطَہٗ اَو مَادَحَہٗ اَو قَارَبَہٗ بِوَجہٍ مِّنَ الوُجُوہِ سَعِدَ سَعَادَۃً اَبَدِیَّۃً عَلٰی قَدرِ ذٰلِكَ الاِتِّبَاعِ وَالمُخَالَطَۃِ۔ اَلَا تَرٰی اَنَّ مَن اٰمَنَ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَاتَ مِن وَّقتِہٖ کَیفَ یُحکَمُ لَہٗ بِدُخُولِ الجَنَّۃِ عَلٰی اَنَّہٗ لَم یَفعَل شَیئًا مِّنَ الاَفعَالِ الصَّالِحَۃِ وَلَم یَتَّبِعهُ فِی شَیءٍ مِّنَ الاَقوَالِ وَالاَحوَالِ اِذ هُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نُورٌ مَّحضٌ وَّالنُّورُ یَهدِی اِلَی الجَنَّۃِ وَالقَلِیلُ مِنَ النُّورِ کَافٍ اَلَا تَرٰی اِلٰی نُورِ الشَّمعَۃِ کَیفَ تَهدِیكَ فِی اللَّیلِ المُظلِمِ اِلٰی بَیتِكَ کَمَا یَهدِیكَ ضَوءُ الشَّمسِ فِی النَّهَارِ وَلِهٰذَا کَانَت اَهلُ السَّعَادَۃِ تَابِعَۃً لَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ تَقَدَّمَ ظُهُورُهُم عَلٰی زَمَانِ ظُهُورِہٖ اَم تَاَخَّرَ وَکُلُّ نَبِیٍّ مِّنَ الاَنبِیَاءِ المُتَقَدِّمِینَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیهِم تَابِعٌ لَّہٗ فِی بَاطِنِہٖ وَظَاهِرِہٖ وَمِن ثَمَّ کَانُوا نُوَّابَہٗ وَکَانَتِ الاَولِیَاءُ خُلَفَاءَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَهُم اَسعَدُ الخَلقِ لِاَنَّهُم فَازُوا بِالاَکمَلِیَّۃِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا فَسَایَرُوہُ بَاطِنًا فِی الکَمَالَاتِ الاِلٰهِیَّۃِ وَالمَعَارِفِ اللَّدُنِّیَّۃِ وَسَایَرُوہُ ظَاهِرًا فِی النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَالهِدَایَۃِ وَفِی الدَّعوَۃِ

المشروعة الخاصة بطريق كل منهم وكذالك من الاولياء المحمديين رضوان الله عليهم تبع له صلى الله عليه وسلم في الكمالات الالهية باطنا وفي الاحوال والاقوال والافعال ظاهرا فهم اكمل اتباع محمدي بعد الانبياء صلى الله عليه وعليهم انما انحطوا عن درجة الانبياء لانهم يدعون الى الله تعالى على الشرع المحمدي وكل من الانبياء والرسل انما يدعوا على شرعه المختص به فمزية الانبياء صلوات الله عليهم على الاولياء بالتشريع فقط ـ ولهذا قال صلى الله عليه وسلم علماء امتي كانبياء بني اسرائيل يريد العلماء بالله الذين هم العارفون بجمال الله وجلاله فمن كان له من الاولياء اتباع كان خليفة عن الرسل ومن لم يكن له منهم اتباع كان خليفة عن الانبياء الذين لم يرسلوا فالانبياء والرسل صلوات الله وسلامه عليهم كانوا للمحمدي صلى الله عليه وسلم كالحجاب لمرورهم قبله في العالم الدنياوي كما يمر الحاجب قبل الملك والاولياء المحمديون رضوان الله عليهم هم للمحمدي صلى الله عليه وسلم كالخدم والخواص الذين يكونون حول الملك على خزائنه ومراتبه ومن ثم قال الشيخ ابو الغيث بن جميل رضي الله عنه خضنا بحرا وقف الانبياء على ساحله يريد بحر القرب المحمدي والاختصاص بشرعه صلى الله عليه وسلم في الحقائق الباطنة والدقائق الظاهرة وليس للانبياء صلوات الله عليهم من شرعه الا حكم كونهم اتباعا له في الحقيقة فالاولياء المحمديون مطلعون على الاسرار المحمدية خائضون في بحر الكمال المحمدي الذي وقف الانبياء على ساحله لانهم كانوا مشرعين لانفسهم فما خاضوا بحر الشرع المحمدي الذي خاضته الاولياء الكمل من امته صلى الله عليه وسلم ـ ومن ثم قال سيد الاولياء محي الدين الشيخ عبد القادر الكيلاني معاشر الانبياء اوتيتم اللقب واوتينا مالم تؤتوه ؎

یعنی (باب اوّل) حقیقتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم جس کے لئے وُجُود میں عُلُوِ مطلق ہے اور اس سے علم اور عمل اور ظاہر اور باطن اور صورت اور معنی میں ہدایت حاصل کرنے کے ذکر میں۔

جاننا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق بخشے اور ہمیں اور تمہیں اس سے خالی نہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سعادتِ کبریٰ کی کیمیا اور صورت و معنی میں اپنی خوبیوں کا نمونہ پیدا کیا ہے اور وجود میں آپ کا مرتبہ اتنا بلند فرمایا ہے جس کے اوپر کسی موجود کا مرتبہ نہیں ہے چنانچہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ وسیلہ بہشت میں اعلیٰ درجہ ہے اور وہ ایک ہی مرد کے لئے ہے اور فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں گا۔ اور آپؐ کی امید تحقیق شدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ اس مرتبہ کا وعدہ کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے تمام اقوال اور افعال اس مرتبۂ اعلیٰ اور مکاناتِ زُلفیٰ کے موافق ہیں۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ہدایتِ محض ہیں۔ آپ اپنے قول اور فعل اور حال اور ظاہر اور باطن سے سعادتِ مطلق کیطرف ہدایت کرتے ہیں اس لئے کہ آپؐ کی ذاتِ مقدس اس کے خلاف

تقاضا نہیں کرتی۔ اور بالضرور جو شخص آپؐ پر ایمان لایا اور آپؐ کے طریقے پر چلا اور آپؐ کی برابر پیروی کی اور آپؐ سے محبت رکھی وُہ سعادت حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سعادتِ مطلق کی کیمیا ہیں۔ پس جس نے آپؐ کی پیروی کی یا آپؐ سے محبت رکھی یا آپؐ سے ملا یا کسی وجہ سے آپؐ کے قریب ہوُا اُس نے اپنے اتباع اور محبت کے اندازے پر سعادتِ ابدی حاصل کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لایا پھر اُسی وقت مر گیا تو کس طرح اس کیلئے بہشت میں داخل ہونے کا حکم کیا جاتا ہے حالانکہ اُس نے نیک عملوں میں سے کوئی عمل نہیں کیا اور آپؐ کے اقوال اور اعمال میں سے کسی شے کی پیروی نہیں کی۔ اور یہ اس لئے ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نورِ محض ہیں اور نور جنّت کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ اور نوُر سے تھوڑا سا بھی کافی ہے کیا تو چراغ کے نوُر کو نہیں دیکھتا کہ کس طرح وہ اندھیری رات میں تجھے آپنے گھر کیطرف ہدایت کرتا ہے جیسا کہ دن میں سُورج کی روشنی تجھ کو ہدایت کرتی ہے اسی لئے اہلِ سعادت خواہ ان کا ظہوُر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور کے زمانہ سے پہلے ہو یا آخر سب آپؐ کے تابع ہیں اور انبیاء متقدمین علیہم الصلوٰۃ والسّلام میں سے ہر نبی اپنے ظاہر اور باطن میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تابع ہے۔ اسلئے انبیاء آپؐ کے نواب ہیں اور اولیاء آپ کے خلفاء ہیں پس انبیاء ساری مخلوق سے زیادہ سعید ہیں کیونکہ وہ ظاہر و باطن میں اکملیت پر فائز ہیں پس وہ باطن میں آپؐ کے ساتھ کمالاتِ الٰہیّہ اور معارفِ ربانیّہ میں سیر کرتے ہیں اور ظاہر میں آپؐ کے ساتھ نبوّت اور رسالت اور ہدایت اور دعوتِ شرعیہ میں جو اُن میں سے ہر ایک کے طریقہ کے ساتھ مخصوص ہے سیر کرتے ہیں اور اسی طرح اولیاء محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم از روئے باطن کمالاتِ الٰہیّہ میں اور از روئے ظاہر احوال اور اقوال اور افعال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے تابع ہیں پس وہ انبیاء علیہم السّلام کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اکمل تابعین ہیں اور وہ انبیاء سے درجہ میں اسلئے کم ہیں کہ وہ لوگوں کو خدا کیطرف سے شرعِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم پر بلاتے ہیں۔ اور انبیاء و مرسلین میں سے ہر ایک اس شریعت پر بلاتا ہے جو اُسی سے مخصوص ہے۔ پس انبیاء علیہم السّلام کی فضیلت اولیاء کرام پر فقط تشریع کیوجہ سے ہے اِسی لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں۔ اِس سے آپؐ کی مراد وہ علماء باللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال کے عارف ہیں پس وُہ اولیاء جن کے لوگ تابعدار ہیں وُہ رسُولوں کے خلیفے ہیں اور جن کے لوگ تابع نہیں ہیں وہ اُن انبیاء کے خلیفے ہیں جو رسول نہیں ہیں پس انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین جناب محمّدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیلئے مثل دربانوں کے ہیں کیونکہ وُہ عالمِ دُنیا میں آپؐ سے پہلے گذرے ہیں جیسے دربان بادشاہ سے پہلے گذرتا ہے اور اولیائے محمّدی علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مثل خدام اور خواص کے ہیں جو بادشاہ کے گرداگرد خزائن اور مراتب پر قائم ہوتے ہیں اسی لئے حضرت شیخ ابو الغیث بن جمیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ خُضْنَا بَحْرًا وَقَفَ الْاَنْبِیَاءُ عَلٰی سَاحِلِہٖ یعنی ہم اس سمندر میں غوطہ زن ہیں جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السّلام کھڑے ہیں۔ اس سے اُن کی مراد قربِ محمّدی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور حقائقِ باطنی و دقائقِ ظاہری

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کیساتھ خاص ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کیلئے آپ کی شرع شریف سے درحقیقت تابع ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پس اولیائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اسرار محمدی پر مطلع اور کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس سمندر میں غوطہ زن ہیں جس کے کنارے پر انبیاء کھڑے ہیں۔ کیونکہ وہ بذات خود مُشترع ہیں۔ پس انہوں نے شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سمندر میں غوطہ نہیں لگایا جس کے غواص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیائے کاملین ہیں۔ اور اسی لئے اولیاؤں کے سردار محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اُوْتِیْتُمُ اللَّقَبَ وَاُوْتِیْنَا مَالَمْ تُؤْتَوْہُ یعنی اے گروہ انبیاء تم کو لقب عطا کیا گیا ہے اور ہم کو وہ چیز عطا ہوئی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوئی +

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا فرمان مبارک مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اُوْتِیْتُمُ اللَّقَبَ وَاُوْتِیْنَا مَالَمْ تُؤْتَوْہُ (اے گروہ انبیاء تم کو لقب عطا کیا گیا ہے اور ہم کو وہ چیز عطا ہوئی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوئی) صریح دلالت کرتا ہے کہ آپ کو وہ منصب نصیب ہے جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کو نصیب نہیں کیونکہ جملہ انعام اکرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے انبیاء کرام علیہم السلام کو آپؓ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہوتے رہے ہیں لِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ (القصیدۃ الروحی)

نَعَمْ نَشَاتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمٍ ۔۔۔ وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی نَفُوْقَتُ بِدَوْلَتِیْ

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

یعنی میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے عشق الٰہی میں پرورش پائی اور رب تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب کی دولت سے نوازا ہوا تھا۔ مجھے اسوقت عالی مراتب حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون ومستور تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے مشرف تھے +

اَزل سے سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دائمی وزیر اعظم جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتی نواب اور وزراء تھے۔ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرتے تھے اور انبیاء کرام کو تقسیم کرتے تھے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شمس) قسم ہے شمس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُس کے فیضان کی شعاعوں کی اور قسم ہے قمر محی الدینؓ کی جو آپ کے بعد یعنی آپ سے مرتبہ کے لحاظ بعد میں ہیں اور آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور انبیاء کرام کو تقسیم کرتے ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین) میرے اصحابہ مثل ستاروں کے ہیں چونکہ ستارے قمر سے نور حاصل کرتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دربانی حاصل تھی اس لئے سب آپ کے صحابہ ہیں +

انبیاء کرام علیہم السلام چونکہ زندہ ہیں اس لئے ظاہری باطنی رزق دیئے جاتے ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ شریف باب الجمعہ) باطنی رزق سے مراد یہ ہے کہ وہ روحانی ترقی بدستور کرتے رہتے ہیں اور اُن کو نئی نئی خلعتیں اب بھی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے نصیب ہوتی ہیں لقولہ رضی اللہ عنہ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ (اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے ابدان کیساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ زبدۃ الاسرار مصنفہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ص۵۸)۔

وَمَا قُلْتُ ھٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَاِنَّمَا ۔۔۔ اُدِیَ الْاِذْنُ حَتّٰی یَعْرِفُوْنَ حَقِیْقَتِیْ

از طبقات الکبریٰ

اور عارفِ ربانی سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کتاب طبقات الکبریٰ جزو اوّل المسماۃ با واقح الانوار فی طبقات الاخیار کے ص۱۲۶ پر فرماتے ہیں (ومنھم ابو صالح سیدی عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وھو ابن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ الزاھد بن محمد بن داود بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون ابن عبداللہ المحض بن الحسن المثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ ولد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنۃ سبعین واربعمائۃ وتوفی سنۃ احدی وستین وخمسمائۃ ودفن ببغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد افردہ الناس بالتالیف ونحن نذکران شاء اللہ تعالیٰ ملخص ما قالوہ مما بہ نفع و تأدیب للسامع فنقول وباللہ التوفیق کان رضی اللہ عنہ یقول عثر الحسین الحلاج فلم یکن فی زمنہ من یاخذ بیدہ وانا لکل من عثر مرکوبہ من اصحابی ومریدی ومحبی الی یوم القیامۃ اخذ بیدہ یا ھذا فرسی مسرج ورمحی منصوب وسیفی شاھر وقوسی موتر لحفظک وانت غافل وحکی عن امہ رضی اللہ عنھا وکان لھا قدم فی الطریق انھا قالت لما وضعت ولدی عبدالقادر کان لا یرضع ثدیہ فی نھار رمضان ولقد غم علی الناس ھلال رمضان فاتونی وسالونی عنہ فقلت لھم انہ لم یلتقم الیوم لہ ثدیا ثم اتضح ان ذالک الیوم کان من رمضان واشتھر ببلدنا فی ذلک الوقت انہ ولد للاشراف ولد لا یرضع فی نھار رمضان وکان رضی اللہ عنہ یلبس لباس العلماء ویتطیلس ویرکب البغلۃ وترفع الغاشیۃ بین یدیہ ویتکلم علی کرسی عال وربما خطی فی الھوا خطوات علی رؤس

الناس ثم یرجع الی الکرسی +

یعنی (اور اُن میں سے ابو صالح سیدی عبد القادر جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں) آپ ابن موسیٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ جون ابن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ۴۷۰ھ میں ہوئی اور آپ کا وصال مبارک ۵۶۱ھ میں ہوا اور آپ کو بغداد شریف میں دفن کیا گیا۔ لوگوں نے آپ کو اپنی تالیفات میں یگانہ ثابت کیا ہے لیکن ہم انشاء اللہ تعالیٰ سامعین کے نفع اور تادیب کیلئے اُن تالیفات میں سے قدرے ملخصاً بیان کریں گے اور رب تعالیٰ ہی توفیق دینے والے ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے حسین حلاج سے لغزش اس لئے سرزد ہوئی کہ اُس زمانہ میں کوئی آدمی اُس کا بازو پکڑنے والا نہ تھا۔ میرے اصحاب و مریدوں و محبوں میں سے قیامت تک جس کسی سے کوئی لغزش سرزد ہو میں اُس کا مرکوب ہوں کیونکہ میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ اے لڑکے! میرے گھوڑے پر زین کسی ہوئی ہے۔ میرا نیزہ گڑا ہوا ہے۔ میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے۔ میں تیری حفاظت کرتا ہوں اور تو مجھ سے غافل ہے +

اور جناب کی والدہ ماجدہ جنکا اس طریق میں قدم نہایت راسخ تھا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے اپنے فرزند عبد القادر کو جنا تو ماہ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔ ایک دفعہ بادل کی وجہ سے لوگوں کو رمضان کا چاند نظر نہ آیا۔ لوگ میرے پاس آئے اور آپ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے کہا آج دن کے وقت میرے فرزند نے دودھ نہیں پیا۔ بعد میں واضح ہو گیا کہ وہ دن رمضان مبارک کا تھا۔ اُس وقت ہمارے شہر میں مشہور ہو گیا کہ خاندان سادات میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو ماہ رمضان مبارک میں دن کیوقت دودھ نہیں پیتا +

اور آنحضرت عالمانہ لباس زیب تن کیا کرتے تھے اور طیلسان اوڑھا کرتے تھے۔ آپ خچر کی سواری کرتے تھے اور زین پوش امراء اور سلاطین اٹھایا کرتے تھے۔ اور تخت پر بلند آوازی سے نہایت ہی عمدہ وعظ فرماتے تھے اور بعض اوقات لوگوں کے سروں کے اوپر سے چند قدم ہوا میں چلتے اور پھر اپنے تخت پر آ بیٹھتے تھے +

اور ص۱۴۳ پر فرمایا وَكَانَ الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول اقمت فی صحرا العراق وخرابہ خمسا وعشرین سنة مجردا سائحا لا اعرف الخلق ولا یعرفونی یاتینی طوائف من رجال الغیب والجان اعلمهم الطریق الی اللہ عزّوجلّ +

یعنی حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں عراق کے صحرا اور ویرانوں میں پچیس سال تن تنہا پھرتا رہا ہوں۔ نہ خلق مجھے جانتی تھی نہ میں اُنہیں جانتا تھا۔ البتہ رجال الغیب اور جن میرے پاس آیا کرتے تھے اور میں اُن کو اللہ تعالیٰ کا رستہ بتلاتا تھا +

از کتاب الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر

اور امام عارف ربانی سیدی عبدالوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ کتاب الیواقیت والجواھر جز اول کے صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں (فان قیل) فھل وقعت رؤیۃ اللہ تعالیٰ یقظۃ فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الارث له فی المقام (فالجواب) کما قاله الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنه لم یبلغنا وقوع ذلك فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل له ان فلانا یزعم انه یری اللہ تعالیٰ بعینی راسه فارسل الشیخ خلفه وقال له أحق ما یقول ھؤلاء عنك فقال نعم فانتھرہ الشیخ وزجرہ عن ھذا القول واخذ علیه العھد ان لا یعود علیه فقیل للشیخ امحق ھذا الرجل ام مبطل فقال ھو محق ملبس علیه وذلك انه شھد ببصیرتہ نور ذلك الجمال البدیع ثم خرق من بصیرتہ الی بصرہ منفذ فرای ببصرہ بصیرتہ حال اتصال شعاعھا بنور شھودہ فظن ان بصرہ الظاھر رای ما شھدته بصیرته وانما رای بصرہ حقیقۃ بصیرته فقط من حیث لا یدری قال تعالیٰ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ وکان جمع من المشائخ حاضرین فاعجبھم ھذا الجواب واطربھم ودھشوا من حسن افصاحه رضی اللہ عنه عن حال ذلك الرجل +

یعنی اگر تو سوال کرے کہ کیا کسی شخص کو سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ دنیا میں یقظہ کی حالت میں رؤیت باری تعالیٰ نصیب ہو سکتی ہے جب کہ وہ شخص آپ کا وارث فی المقام ہو۔ اس کا جواب وہی ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کی مقدور نہیں کہ ربّ تعالیٰ کا دیدار دارِ دنیا میں سر کی آنکھوں سے کر سکے۔ آپؓ سے بیان کیا گیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ میں اپنی انہیں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے اُس کو بُلوا کر دریافت کیا کہ یہ جو تمہاری نسبت بیان کیا گیا سچ ہے۔ اُس نے عرض کیا سچ ہے تو آپ نے اُس کو بہت جھڑکا اور تنبیہ کی اور اُس سے عہد لیا کہ آیندہ تم ایسا نہ کہنا۔ اس کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آیا یہ اپنے قول میں حق بجانب ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا حق بجانب ہے مگر اس کا حق بجانب ہونا ابھی اس پر ملتبس ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی بصیرت سے اُس ذاتِ بدیع کے نورِ جمال کا مشاہدہ کیا ہے اور چونکہ اسکی بصیرت کی شعاعیں اس کے نورِ شہود سے متصل ہیں اس کو گمان ہوا کہ اس نے اپنی بصارت سے دیکھا ہے۔ حالانکہ اس کی بصارت نے صرف بصیرت کو دیکھا اور اس کو اس امر کی خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ (رحمٰن ع ۱) اللہ تعالیٰ نے دو دریا نکالے جو ملتے ہیں اور پھر بھی ایک دوسرے کی حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اُس وقت آپ کی خدمت میں بہت سے مشائخ حاضر تھے۔ سب کے سب آپ کی اس فصیح تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے اور ساتھ ہی آپ کی اس حُسنِ بیانی سے کہ آپ نے کس خوبی سے اُس شخص کا حال بیان فرمایا

مرعوب بھی ہو گئے +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی علمی فضیلت چمک رہی ہے۔ رُویت باری تعالیٰ کے متعلق ایسا واضح فیصلہ کسی سابقہ نبی یا صحابی سے ثابت نہیں +

از کتاب الکبریت الاحمر (بر حاشیہ کتاب الیواقیت والجواہر)

اور امام ربانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ الکبریت الاحمر جزو اوّل کے صفحہ ۲۲ پر فرماتے ہیں

وقال فیہ کما تعبد اللہ تعالیٰ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بشریعۃ ابراہیم علیہ السلام قبل نبوۃ عنایۃ من اللہ تعالیٰ لہ حتی فجئہ الوحی وجاءتہ الرسالۃ فکذلک الولی الکامل یجب علیہ معانقۃ العمل بالشریعۃ المطہرۃ حتی یفتح اللہ تعالیٰ لہ فی قلبہ عین الفہم عنہ فیلہم معانی القرآن ویکون من المحدثین بفتح الدال ثم یردہ اللہ تعالیٰ بعد ذلک الی ارشاد الخلق کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ارسل واللہ اعلم +

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از اعلانِ نبوت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کرنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ رسالت سے مشرف ہوئے پس اسی طرح ولی کامل پہلے شریعت مطہرہ کا اتباع کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اُس کے قلب میں فہم کی آنکھ کھول دیتے ہیں۔ اور معانیِ قرآن اُس کو الہام کر دیتے ہیں اور وُہ محدثین میں سے ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد اللہ تعالیٰ اسکو ارشادِ خلق کے منصب پر فائز کرتے ہیں جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(ف) حدیث شریف میں وارد ہوا رِجَالٌ فِی اُمَّتِی مَنْزِلَتُھُمْ کَمَنْزِلَتِی میری اُمت میں ایسے بھی مرد ہیں جن کی منزلیں مثل میری منزلوں کے ہیں۔ حضرت مولانا رُوم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اوّل میں اس کا ترجمہ پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمتم — کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم

یہ وُہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کا گروہ ہے جو مقام محمدی سے مشرف ہیں۔ ان میں سے بعض ختم الولایۃ المحمدی کے منصب پر فائز ہیں جو ہر زمانے میں فیضانِ ولایت تقسیم کرتے ہیں۔ خاتم الاولیاء کا منصب ازل سے آرہا ہے اور ابد تک جائیگا۔ اور جملہ خاتم الاولیاء میرے محبوب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے نائب تھے اور ہوتے رہیں گے۔ چونکہ سابقہ انبیاء کرام بھی فیضانِ ولایت خاتم الاولیاء سے لیتے تھے اسی لئے یہی وہ گروہ ہے جو سابقہ انبیاء پر فضیلت

رکھتا ہے بقولہٖ علیہ السلام قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فی الحب اللہ)

اور جزو اوّل کے ص۳۲۳ پر فرمایا وقال فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حق قوم ینصب لھم یوم القیامۃ منابر فی الموقف لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء المراد بالشھداء ھنا الرسل اذھم شھداء علی اممھم وانما کانوا یغبطون ھؤلاء القوم لماھم فیہ من الراحۃ وعدم الحزن والخوف فی ذلک الموطن لانھم لم یکن لھم امم ولا اتباع کالانبیاء والرسل والائمۃ المجتھدین فھم آمنون علی انفسھم والانبیاء والائمۃ خائفون علی اممھم واتباعھم فلذلک ارتفع الخوف والحزن عن ھؤلاء القوم فی ذلک الیوم فی حق غیرھم والانبیاء تخاف علی اممھا دون انفسھا قال وھذہ مسالۃ عظیمۃ الخطب جلیلۃ القدر لم نر احدا ممن تقدمنا تعرض لھا ولا قال فیھا مثل ماقلنا الا ان کان وما وصل الینا۔

یعنی حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ایک قوم ہے جن کے لئے قیامت کے دن موقف میں نور کے ممبر ہونگے۔ نہ وُہ انبیاء ہیں نہ شہدا مگر انبیاء اور شہدا اُن پر رشک کرتے ہیں" کی شرح میں فرمایا۔ شہدا سے مراد رسل ہے کیونکہ وُہ اپنی اُمتوں پر شہدا یعنی گواہ ہیں۔ اور اس قوم پر رشک کیا جائیگا کیونکہ وُہ اس دن راحت میں ہوں گے نہ ان کو کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم کیونکہ انبیاء و رسل و ائمہ مجتہدین کی طرح نہ اُن کی کوئی امتیں ہیں نہ اتباع کرنے والے لوگ جن کے لئے وُہ خوف زدہ ہوں۔ اور اپنے نفسوں کے متعلق وہ امن میں ہیں۔ لیکن انبیاء اور آئمہ اپنی اُمتوں پر اور اپنے تابعین پر خوف زدہ ہوں گے اگرچہ اپنے نفسوں کے متعلق وُہ امن میں ہوں گے۔ یہ مسئلہ بڑا عظیم القدر ہے اور ہم سے پہلے کسی نے اِس کی شرح نہیں کی۔

(ف) اس حدیث شریف کی شرح اس مسکین سے سنیئے۔ قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء (ترمذی شریف) میں یغبطھم مضارع کا صیغہ ہے حال اور مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے وہ ایک ایسی قوم ہے جن پر انبیاء اور شہداء اب بھی رشک کرتے ہیں اور قیامت کو بھی رشک کریں گے۔ رسُول چونکہ نبی بھی ہیں اسلئے لفظ النبیون میں داخل ہیں اور الشھدا سے مراد وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہُوئے۔ الشھدا میں بعض صحابہ اور آئمہ رضی اللہ عنہم بھی داخل ہیں۔ نیز رشک ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ کا ہوتا ہے۔ ایک صوبے کا گورنر جب اپنے ملک کے بادشاہ کی شان و شوکت دیکھتا ہے تو اس کا دُوسرا لازمی طور پر رشک کرتا ہے لیکن ایک ضلع کے حاکم اعلیٰ کا وُہ ہرگز رشک نہیں کرے گا۔ پس ثابت ہُوا کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم ایک ایسے گروہ کی خوشخبری دے رہے ہیں جو انبیاء اور شہداء سے بھی درجہ میں کمال میں علم میں اور قرب میں افضل ہیں اور انبیاء اور شہداء آج اُن کی فضیلت کے قائل ہیں اور رشک کرتے ہیں اور قیامت میں ان کے لئے خاص طور پر نور کے منابر ہوں گے تاکہ ان کی عظمت ہر کسی پر ظاہر ہو جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اولیاء اللہ میں سے وہ کون سے افراد ہیں جو انبیاء اور شہداء پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(۱) جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور خلفاء ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ یعنی میں اُسوقت نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے اور انبیاء علیہم السلام کو آپ ہی اپنا نائب بنا کر بھیجتے رہے ہیں۔ ازل میں جب رب تعالیٰ نے جملہ عوالم کو پیدا کیا تو فرمایا اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ عوالم کی بادشاہی آپ کے سپرد ہے كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (جاثیہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک پر بڑا بھاری بوجھ پڑا کہ رب تعالیٰ کے وصال اور مشاہدہ سے محروم ہونے کا امکان ہے کیونکہ جملہ عوالم کو خزائن ظاہری و باطنی تقسیم کرنے کے لئے توجہ اسطرف پھیرنی پڑے گی۔ اس لئے فرمایا یالیت رب محمد لم یخلق محمدا (کاش ربِ محمدؐ نے محمدؐ کو نہ پیدا کیا ہوتا۔ فیہ ما فیہ مولانا روم ص ۱۵۵) جب رب تعالیٰ نے آپ کا یہ حال دیکھا تو فرمایا وَالضُّحٰى وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى (اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اسوقت کی جسوقت آپ کے چہرہ مبارک کے انوارات چمکتے ہیں اور قسم ہے آپ کی زلفوں کی جو آپ کے چہرہ مبارک پر کُنڈل مارتی ہیں آپ کے رب نے آپ کو جدا نہیں کیا اور نہ بیزار ہوا۔ ضحیٰ ع۱) اگر آپ کو اس سلطنت کے انتظام سے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو آپ اپنا ایک نائب وزیر اعظم چُن لیں۔ آپ نے جملہ عوالم میں سے حضرت غوث الاعظم پاک رُوح مبارک کو پسند فرمایا اور جملہ خزائن ظاہری و باطنی آپ کے سپرد کئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو رب تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ سے وُہ بوجھ جس نے آپ کی پیٹھ مبارک کو جھکا دی تھی اُتار دیا ہے كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور اب آپ کی شان بہت ہی بلند کر دی گئی ہے وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ آپ ہمیشہ کیلئے میری ذات کے وصال اور مشاہدہ کیلئے فارغ رہیں اور میرے ساتھ ہی دل لگائیں فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ اب آپ کی تکلیف دور کر دی گئی ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ آپ صرف احکام آگے اپنے وزیر اعظم محی الدین کو جاری کر دیا کریں وُہ سلطنت کا سارا کام نبھائیں گے اور اب آپ کا منصب پہلے منصب سے بہتر ہے وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ نیز آپ کا سینہ مبارک فراخ کر دیا گیا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی شان ہم نے بہت ہی بلند بنا دی ہے۔ آپ باوجود ہمارے ساتھ مشغول ہونے کے جملہ عوالم کے انتظام کی دیکھ بھال بخوبی کر سکیں گے۔ القصہ جب جملہ عوالم کو فیضان کی تقسیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے شروع کی تو رب تعالیٰ دیکھ کر محظوظ ہوئے اور فرمایا

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا قسم ہے ہم کو شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپؐ کے فیضان کی شعاعوں کی اور قسم ہے آپؐ کے چاند محی الدین کی جو آپ کے وزیرِ اعظم ہیں اور مرتبہ میں آپؐ کے بعد ہیں۔ جملہ انعام اکرام اور خلعتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین کے دستِ مبارک سے تقسیم فرماتے تھے۔ میرے سلطان غوث الثقلین اپنے اس منصب کا اظہار ایک قصیدہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ　　بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور ثابت تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے۔ حضرت محبوبِ سبحانی محی الدین وزیرِ اعظم تھے۔ آپ نے ہر زمانے میں خاتم الاولیا مقرر کئے جو ولایت کا خزانہ تقسیم کرتے تھے اور وُہ افراد آپ کے نائب ہوتے تھے۔ ہر نبی کا چونکہ ولی ہونا لازمی ہے اسلئے جملہ انبیاء علیہم السلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نے فیضان ولایت خاتم الاولیاء سے لیا ہے۔ وہ نہ نبی تھے نہ رسول تھے لیکن اُن کا منصب انبیاء اور رسل سے اعلیٰ تھا اسلئے انبیاء اور رُسل اُن پر رشک کرتے تھے اور رشک کرتے ہیں اور کل قیامت کو بھی رشک کریں گے نیز اُن کی اُمم میں شہید بھی تھے وُہ بھی اُن پر رشک کرتے تھے اور کرتے ہیں اور کل قیامت کو بھی کریں گے۔ وُہ خاتم الاولیاء منصبِ اعلیٰ پر فائز تھے اور اُن کا علم انبیا اور رُسل علیہم السلام سے بھی زیادہ تھا۔ مثال کے طور پر حضرت خضر علیہ السلام کو لیجئے۔ حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فتوحات کے باب ۱۶ میں فرماتے ہیں ان مقام الخضر بین الصدیقیۃ والنبوۃ یعنی حضرت خضر علیہ السلام کا مقام صدیقیت اور نبوت کے درمیان ہے اور وہ مقام فرویت ہے۔ افراد کا وہ گروہ ہے جو قطب کے دائرہ تصرف سے خارج ہوتے ہیں پس ثابت ہُوا کہ خضر علیہ السلام نبی نہیں ہیں نیز قرآن مجید بھی اس بات پر شاہد ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم سکھایا تھا۔ کہف ع ۹) یہاں جبرائیل علیہ السلام کا ذکر نہ فرمایا جو انبیاء کے علم کے لئے لازمی ہے۔ قرآن مجید شہادت دے رہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا علم حضرت مُوسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر تھا لِقَوْلِهٖ تعالیٰ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر آپ کہیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں تاکہ آپ مجھے اپنے اُس علم سے جو آپ کو سکھایا گیا ہے کچھ سکھا دیں۔ کہف ع ۹) اور فضیلت ساتھ علم کے ہے کیونکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ربّ تعالیٰ نے جملہ عوالم کا سردار ٹھہرایا تو فرمایا اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم! ربّ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ آپؐ کا علم زیادہ کرے وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ ع ۶) اور جب ربّ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت ملائکہ پر ثابت کرنی چاہی تو اُن پر حضرت آدم علیہ السلام کا علم پیش کیا لِقَوْلِهٖ تعالیٰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (بقرہ ع ۴)۔ پس سابقہ انبیاء و رسل اور اُن

کی اُمتوں کے شہدا اُن افراد پر رشک کرتے تھے جو خاتم الاولیا کے منصب پر مامور تھے اور فیضانِ ولایت کیلئے اُن کے محتاج تھے اور نیز خاتم الاولیاء کا علم اُن سے بڑھکر تھا۔ وُہ جُملہ اولیائے مستورین میں تھے۔ اور قیامت میں بھی اُن پر رشک کریں گے کیونکہ اُن کیلئے خصوصی نور کے منابر ہوں گے جو انبیاء کو نصیب نہ ہونگے نہ شہداء کو۔ حدیث شریف میں صرف اُنہی کے منابر کا ذکر ہے لھم منابر من نور۔

(۲) جب نبی الانبیاء جناب محمد پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا دنیا میں ظہور ہُوا اور قرآن مجید نازل ہوا تو سابقہ انبیا کی کتب اور شریعتیں اس طرح منسوخ ہو گئیں جسطرح سُورج کے سامنے ستارے سب غائب ہو جاتے ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی۔ واقعہ ع ۳) مفسّرین کے نزدیک نجوم سے مُراد سابقہ انبیاء وصحابہ کرام و اولیاء ہے اور اُن کے غروب ہونے کی جگہوں سے مُراد ان کی مزارات ہے۔ قرآن مجید چونکہ جُملہ آسمانی کتب کی حاوی ہے کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ (نحل رکوع ۱۲) اسلئے جب سرتاج الانبیا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قرآن مجید کی تعلیم دی تو آپ کی امّت کے بعض عُلماء کے علوم تو مثل سابقہ انبیاء کے ہو گئے اور بعض کے عُلوم اُن سے بھی ترقی کر گئے کیونکہ سابقہ انبیاء کرام میں سے کسی کو بھی قرآن مجید پر عبور نہیں وہ اپنی اپنی کتابوں کے ماہر تھے اور چونکہ قرآن مجید جملہ آسمانی کُتب کا حاوی ہے اسلئے آپؐ کی اُمت کے بعض افراد جو قرآن مجید کے حقائق اور دقائق سے واقف ہیں وہ سابقہ انبیا علیہم السلام سے سبقت لےگئے اور فضیلت علم سے ہے لہٰذا آپکی اُمّت کے جو عُلماء علم میں سابقہ انبیاء کے برابر تھے اُن کے متعلق اِرشاد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ میری امّت کے عُلماء مثل بنی اسرائیل کے انبیاء کے ہیں۔ اور جو اُن سے سبقت لے گئے اُن کے حق میں ارشاد ہُوا قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھدا۔ یہ افراد کا گروہ ہے جن کے مناصب اور عُلوم انبیاء کرام وشہدا سے افضل ہیں اور یہ خاتم الاولیاء کا گروہ ہے اور وہ دو قسم ہیں۔ ان میں سے بعض کے ذِمّہ ارشادِ خلق کا منصب بھی ہے اور بعض مستورین میں ہیں۔ مستورین پر تو رشک اس لئے کرتے ہیں کہ اُن کے علوم اور مناصب سابقہ انبیاء ورُسل وشہدا کے علوم اور مناصب سے اعلیٰ ہیں اور قیامت میں اسلئے رشک کریں گے کہ ان افراد کیلئے خصوصی نور کے منابر ہوں گے جو اُن کو نصیب نہ ہوں گے۔ وُہ افراد جن کے تابعین بھی ہیں اُن پر رشک کرنے کی ایک وجہ زائد ہے اور وُہ یہ ہے کہ ان کے تابعین کی تعداد بیشمار ہے اور سابقہ انبیاء ورُسل میں سے بعض کی اُمّت ایک آدمی بعض کی دو یعنی بالکل قلیل ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖٓ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ شریف بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ)۔

(۳) اِن خاتم الاولیاء کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم جملہ اولیاء وانبیاء

سابقہ سے افضل ہیں تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب زبدۃ الاسرار کے صہ ۵۵ پر آپ کا قول نقل کرتے ہیں وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَ قَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کیساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ صحابہ و آئمہ علیہم السلام لفظ ولی میں شمار ہیں۔ اگر حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کو آپ کے اس قول مبارک میں ذرہ بھر شک ہوتا تو وہ ہرگز اپنی کتاب میں اس کو نقل نہ کرتے + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ +

حِصّۂ فارسی

از مکتوبات عارف باللہ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی قدس سرہٗ

اور قطب الموحدین غوث المحققین حضرت شاہ فقیر اللہ علوی قدس سرہٗ اپنے مکتوبات کے مکتوب ہشتم صفحہ پر فرماتے ہیں «باید دانست انکہ ظہور ولایت انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام بہ وجہ اتم در حضرت علی کرم اللہ وجہہ معلوم میگردد بعد ازاں در حضرت فاطمۃ الزہراءؓ وحضرات حسنین ودر اصحاب دیگر ایضاً علی حسب مراتبہم و اختلاف درجاتہم رضوان اللہ علیہم اجمعین و بعد ازاں در بقیہ آئمہ اثنی عشر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و بعد ازاں در حضرت غوث الثقلین محی الدّین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بعد ازاں در دیگرے اگرچہ ظہور نمودہ است بتوسط اوست اما با وجود آں مرتبہ در کمال غوثیت نماندہ بلکہ با امامت رسیدہ باشد یا بخلافت یا بکمالات ایں ہر دو مرتبہ و جناب حضرت غوث الثقلین با وجود مرتبہ ولایۃ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غوثیت بہ ثقلین دارند و ایں معاملہ دیگرے را میسر نیست و ازینجاست کہ فرمودہ اند

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا　　　اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ +

یعنی اور جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی ولایت کا ظہور بوجہ اتم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میں معلوم ہوتا ہے اور آپ کے بعد سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرات حسنین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں اور اُن کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بھی علی حسب مراتب اور اختلاف درجات اور اُن کے بعد بقیہ آئمہ اطہار علیہم السّلام میں اور اُن کے بعد اس مرتبہ کا ظہور حضرت غوث الثقلین محی الدین سید عبد القادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔ اور آپ کے بعد اس مرتبہ کا ظہور اگرچہ دوسروں میں ہوا ہے لیکن آپ کے توسط سے ہوا ہے اور اس مرتبہ کی وجہ سے وہ ہستی کمال میں صرف غوثیت تک نہیں رہتی بلکہ امامت تک پہنچ جاتی ہے یا خلافت تک یا امامت اور خلافت دونوں تک پہنچ جاتی ہے اور جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتبہ ظہورِ ولایتِ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ غوثیتِ ثقلین کے منصب پر بھی فائز ہیں اور یہ منصب آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں اور اسی خاص شرف کی وجہ سے آپ نے فرمایا ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا　　　اَبَداً عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہیگا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔

(ف) علامہ اجل حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے ص۳۱۵ پر فرماتے ہیں غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوئے پناہ جویند۔ یعنی عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الثقلین اس لئے کہتے ہیں کہ تمام جن اور انسان آپ کی پناہ اور حمایت کے طالب ہیں چنانچہ حضرت شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر کے ص۲۳ پر ذکر کرتے ہیں اخبرنا الشیخ العارف ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی بہا سنۃ سبع عشرۃ وستمائۃ قال سمعت الشیخ عبد القادر (رضی اللہ عنہ) یَقُوْلُ الْاِنْسُ لَهُمْ مَشَائِخُ وَ الْجِنُّ لَهُمْ مَشَائِخُ وَ الْمَلٰئِكَةُ لَهُمْ مَشَائِخُ وَ اَنَا شَیْخُ الْكُلِّ ہم کو خبر دی شیخ ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی نے ۶۱۷ھ میں کہا میں نے شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں، اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور میں سب کا شیخ ہوں۔

انسانوں اور جنوں پر ابدالآباد کی حکومت کا دعویٰ کسی ولی صحابی اور نبی نے نہیں کیا۔ یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔ رب تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنوں پر حکومت صرف آپ کی حین حیات تک دی تھی بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ (اور جنوں میں سے کتنے لوگ جو محنت کرتے اُنکے سامنے رب کے حکم سے۔ سبا ع ۲) لیکن جب آپ کا وصال ہوا سب بھاگ گئے اور آپ کی قید میں نہ رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت جنات انسانوں کے سامنے علم غیب کا دعویٰ کرتے تھے اور کفار لوگ حیات النبی کے مسئلہ کے منکر تھے۔ رب تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ فیصلہ کیا ہم آپ کو حیات النبی کی برہان بنانا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی جنوں کو علم غیب کے غلط دعویٰ کی سزا دینا چاہتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اسوقت مسجد بیت المقدس کی تعمیر جنوں سے کرا رہے تھے۔ آپ نے اپنے نواب انسان اور جن بلائے اور فرمایا کہ ہم عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اس لئے تم لوگ اپنا اپنا کام سنبھالو۔ آپ نے اپنی موت کا راز کسی بشر

پر حتیٰ کہ اہل و عیال پر بھی فاش نہ کیا۔ اور آپ اپنے دیوان خانے میں داخل ہو گئے جسکے دروازوں میں شیشے جڑے ہوئے تھے بقولہٖ تعالیٰ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ط (کہا یہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اسمیں شیشے ، نمل رکوع ۳)۔ آپ نے اندر داخل ہو کر دروازے بند کر لئے اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اسی دیوان خانہ میں آپ کا تخت تھا اور آپ کا عصاء مبارک سامنے کی دیوار کے ساتھ ایک کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ چند ایام آپ عبادت میں مشغول رہے اور آپ کی موت کا وقت آن پہنچا۔ آپ قبل از موت اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھ گئے حتیٰ کہ آپ کا رُوح مبارک اسی حالت میں قبض کیا گیا۔ اِنسان اور جن جو گاہے آپ کے دیوان خانے کے پاس سے گزرتے آپ کو تخت پر آرام فرما دیکھتے لیکن چہرہ مبارک پر چونکہ ذرّہ بھر بھی موت کے آثار نہ تھے اسلئے اُن کو موت کا شائبہ ہی نہ گزرا اور یہی حیات النبی کی دلیل ہے۔ اگر کسی دوسرے آدمی کا رُوح قبض کیا جاتا تو فوراً موت کے آثار ظاہر ہو جاتے خون کی حرکت بند ہو جاتی۔ چہرے پر مُردگی طاری ہو جاتی۔ چہرہ دور سے ہی بھدا اور بدزیب معلوم ہوتا۔ مُنہ کھل جاتا اور مکھیاں اندر آتی جاتی نظر آ جاتیں غرضیکہ میّت کی لاش دُور سے ہی معلوم ہو جاتی ہے لیکن آپ کے پاس سے لوگ سال بھر گزرتے رہے اور کسی کو موت کا شُبہ بھی نہ پڑا کیونکہ آپ کے چہرہ مبارک پر انوارات الٰہیہ بدستور چمک رہے تھے۔ رَبّ تعالیٰ نے ایک عام انسان کی موت اور نبی کی موت میں بیّن فرق جتوا دیا اور تمام خلائق کو تعلیم دے دی کہ نبی کی موت اور حیات میں اُس کے جسم اطہر پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وُہ رُوحانی اور ربّانی لوگ ہیں اُن کے اجساد ہم جیسے نہیں چنانچہ حضرت محی الدین شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ بَیَانِ رُجُوْعِ الْاِنْسَانِ اِلٰی وَطَنِهِ الْاَصْلِیِّ میں صفحہ ۳ پر ارشاد فرماتے ہیں فَالْاِنْسَانُ عَلٰی نَوْعَیْنِ جِسْمَانِیٌّ وَّرُوْحَانِیٌّ فَالْجِسْمَانِیُّ اِنْسَانٌ عَامٌّ وَّالرُّوْحَانِیُّ اِنْسَانٌ خَاصٌّ یعنی انسان دو قسم کے ہیں جسمانی اور رُوحانی۔ جسمانی قسم کے اِنسان عام ہیں اور رُوحانی اِنسان خاص ہیں۔ ربّ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مَوت کے بعد ایک سال دُنیا پر ہی رکھا اور دکھا دیا کہ حالتِ موت وارد ہونے کے بعد بھی اِن کے اجساد اطہر پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک عام انسان کی میّت ایک سال بھر اگر باہر پلنگ پر رکھی جاتی تو گل سڑ جاتی لاش میں کیڑے پڑ جاتے اور حلیہ ہی بدل جاتا یعنی گوشت گھل جاتا اور ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ جاتا۔ پس رَبّ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حیات النبی کی دلیل بنا دیا اور قصہ قرآن مجید میں نازل فرما دیا تاکہ مومنین ابدالآباد تک کفار کو یہ دلیل پیش کر سکیں اور رَبّ تعالیٰ کے نزدیک حیات النبی کا منکر کافر ہے بقولہٖ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ٥ (ممتحنہ ع ۲) یعنی جو شخص اصحاب القبور کے فیض کا منکر ہے اور اُن کی حیات کا مُنکر ہے وُہ کافر ہے۔ انبیاء اولیاء

اور صالحین کے اجسادِ اطہر کو قبر میں مٹی نہیں کھاتی جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے باب الجمعہ میں حدیث شریف موجود ہے
إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) لیکن عام انسانوں کے جسم گل جاتے ہیں اور اُن کو لطیف رُوحانی جسم عطا کر دیئے جاتے ہیں جس سے وُہ قبر میں عذاب اور راحت حاصل کرتے ہیں۔ علمائے ربانی اس لطیف جسم کو مثالی جسم کہتے ہیں۔ یہ وُہ ہی جسم ہے جو ہر انسان کو خواب میں عطا کیا جاتا ہے اُس کا اپنا جسم پلنگ پر ہوتا ہے اور یہ جسم چلتا پھرتا اور کہیں کہیں کی سیر کرتا ہے حضرت مولانا رُوم علیہ الرحمۃ اس مثالی جسم کی شرح مثنوی شریف دفتر سوم میں بیان فرماتے ہیں

تا بدانی کہ تن آمد چوں لبیس — رو بجو لابس لباسی رامیلس!
رُوح را توحید اللہ خوشتر ست — غیر ظاہر دست و پائے دیگر ست
دست و پا در خواب بینی وائتلاف — آں حقیقت دان مدانش از گزاف
آں توئی کہ بی بدن داری بدن — پس مترس از جسم جان بیرون شدن

(ترجمہ) تاکہ تُو جان لے کہ تن مثل لباس کے ہے اِس لیئے لباس پر مفتون نہ ہو بلکہ لباس والے کو تلاش کر۔
حضرت رُوح کیلئے اللہ تعالیٰ کی توحید غذا ہے۔ اور اُس کیلئے اِن ظاہری ہاتھ پاؤں کے علاوہ اور ہاتھ پاؤں ہیں۔ خواب میں تو اُن ہاتھ پاؤں کو دیکھتا ہے اور اُس جسم کیساتھ کسی کے ساتھ تو الفت بھی کرتا ہے۔ اُس خواب والے جسم کو حقیقت سمجھ اور اُسے بیہودہ مت خیال کر۔ اے انسان! تُو وہ چیز ہے کہ اس بدن کے علاوہ بھی تیرا ایک بدن ہے۔ پس جسم سے جان کے نکل جانے کا خوف نہ کر۔

پس ربّ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کو ایک سال موت وارد کرنے کے بعد دُنیا پر رکھا لیکن کسی کو آپ کی موت کا پتہ نہ چلا حالانکہ لوگ آپ کو دیکھتے رہے اور شیشے والوں دروازوں کا مقصد یہ ہی تھا کہ لوگ آپ کو دیکھتے رہیں۔ اگر آپ کے عصاءِ مبارک کو ربّ تعالیٰ گھُن نہ لگاتا اور وہ عصاءِ مبارک گھن کے کھائے جانے سے نہ گرتا تو لوگوں کو آپ کی موت کا شُبہ بھی نہ پڑتا۔ اگر عصاءِ مبارک یونہی گر پڑتا اور سلامت ہوتا تو بھی لوگوں کو کوئی شبہ نہ پڑتا۔ ربّ تعالیٰ نے گھُن اس لئے لگایا کہ گھُن کھا کر عصاءِ مبارک کو مثل مٹی کے کر دیگا جب عصاء گر یگا تو مٹی کی ڈھیری زمین پر لگ جائیگی اور لوگوں کو شبہ پڑ جائیگا کہ عصاءِ مبارک مٹی کی ڈھیری کیسے بن گیا۔ پس عصاءِ مبارک کے اس حالت میں گرنے سے لوگوں نے دلیل پکڑی کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کا ہے اس عصاء کو دیکھا ہوتا یا پکڑا ہوتا تو اس کی یہ حالت نہ ہوتی لہٰذا اِسی واقعہ سے اُنہوں نے آپ کی موت کا شک کیا۔ جب اندر داخل ہوئے تو واقعی آپ کا رُوح مبارک قبض ہو چکا تھا اور لوگ ایک سال کے بعد آپ کے دیوان خانہ میں داخل ہوئے۔ اور گھُن سے اندازہ لگایا کہ گھُن تقریباً ایک سال آپ کے عصاءِ مبارک کو

کھاتا رہا ہے لہٰذا پورے ایک سال سے آپ کا رُوح مبارک قبض ہو چکا ہے۔ لیکن چہرہ مبارک پر چونکہ تجلیات اور انوارات الٰہیہ چمک رہے تھے اسلئے آپ کے چہرہ مبارک سے موت کے آثار معلوم نہ ہوتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام تو ایک سال موت کے بعد دنیا پر رہے حضرت عزیر علیہ السلام موت کی حالت میں سو سال دُنیا پر رہے اور آپ کا جسم اطہر سالم اور محفوظ رہا۔ اُن کا ذکر خیر اس قصّہ کے بعد بیان کیا جائیگا۔ ربّ تعالےٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ (پھر جب تقدیر کی ہم نے اُس پر موت نہ جایا اُن کو اُس کا مرنا مگر گھُن کے کیڑے نے جو کھاتا رہا اُس کا عصاء پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذِلّت کی تکلیف میں۔ سبا۔ ع ۲)۔ ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ یعنی لوگوں نے آپ کی موت پر دلالت گھُن کے کیڑے سے پکڑی جو آپ کے عصا مبارک کو کھاتا رہا کیونکہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام بظاہر حیات ہوتے تو اس عصاء مبارک کو گاہے دیکھتے اور پکڑتے اور گھن کا تدارک کرتے اگرچہ حقیقت میں اور باطن میں حضرت سلیمان علیہ السلام دیکھ رہے تھے لیکن ربّ تعالیٰ اور اُن کے درمیان یہی راز تھا کہ عصاء کو گھن لگے سال بھر کھائے اور پھر یہ عصاء خستہ حالت میں گرے تاکہ لوگ آپ کی موت پر دلالت پکڑیں اور یہ بھی دلالت پکڑیں کہ چونکہ تقریباً ایک سال سے عصاء مبارک کو گھن کھاتا رہا ہے لہٰذا حضرت سلیمان علیہ السلام کا روح مبارک بھی ایک سال سے قبض ہو چکا ہے۔

ایک سال کے عرصہ میں مسجد بیت المقدس جس کی تعمیر جن کر رہے تھے مکمل ہو گئی اور اب آپ کی موت کا راز جنوں پر بھی فاش ہو گیا اور کہنے لگے أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ اگر ہم غیب کی خبر رکھتے تو نہ رہتے ذلّت کی تکلیف میں۔ پس اُن کے غلط دعویٰ کی تردید بھی کر دی گئی کہ ہم غیب کا علم رکھتے ہیں اور اس دعویٰ کی سزا میں بیگار بھی لی گئی یعنی مسجد کی تعمیر کی تکمیل بھی کرا لی گئی۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ اگر جنوں کو آپ کی موت کا علم ہو جاتا تو اُسی وقت کام چھوڑ کر چلے جاتے لہٰذا جب آپ کی موت کا راز ان پر فاش ہو گیا تو وہ سب چلے گئے اور آپ کی قید میں نہ رہے۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ربّ تعالیٰ نے جنوں پر حکومت عین حیات تک دی تھی اور نہ کے بعد اور عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی جنوں پر بھی حکومت ابد الآباد تک رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا لقب غوث الثقلین ہے۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں ؎

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ أَبَداً عَلَى أُفُقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سُورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور

کبھی غروب نہیں ہوگا +

اب ہم پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کیطرف رجوع کرتے ہیں ۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۔ یہ بندہ مسکین اس قصہ کی حکم بیان کرتا ہے ۔

۱ ۔ سب سے مقدم حکمت یہ تھی کہ حیات النبی کی مبنی بُرہان کفار کو پیش کی جائے +

۲ ۔ جنوں کے عالم الغیب ہونے کے غلط دعویٰ کی تردید کی جائے +

۳ ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی جنوں پر حکومت تا حین حیات کی دلیل قائم ہو جائے +

۴ ۔ انبیاء کرام کا رب تعالیٰ کے اسرارات کا امین ہونا مومنین کیلئے مشعل راہ بن جائے ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے موت جیسے اہم واقعہ کا راز نہ اہل خانہ کو دیا نہ اراکین سلطنت کو دیا اور نہ ہی جنوں کو دیا بلکہ رب تعالیٰ کے فرمان کے آگے سَر جھکا دیا +

۵ ۔ مسجد بیت المقدس کی تعمیر کی تکمیل بھی جنوں سے کرا لی گئی +

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر پر میرے بعض احباب نے اعتراض کیا کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْکُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ ۔ خَرَّ فعل مذکر کیلئے ہے لہٰذا اس کا فاعل بھی مذکر ہونا چاہیئے حالانکہ مِنْسَاَتَهٗ یعنی عصا مؤنث ہے جواب دیا کہ مِنْسَاَتَهٗ یا عصاء اسم آلہ ہے اور اسم آلہ کیلئے مذکر و مؤنث کی کچھ تفریق نہیں +

اس آیۂ کریمہ کی مکمل تفسیر پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گجرات شہر میں چند بد اعتقاد علماء نے مسئلہ حیات النبیؐ پر چند اعتراضات لکھ کر رسالہ کیصورت میں علمائے اہلسنت والجماعت کے پاس بھیجے لیکن اس فقیر نے محسوس کیا کہ ان کے جواب بالکل ٹھیک اور تسلی بخش کوئی عالم نہیں دے سکتا لہٰذا انسب خیال کیا کہ ان اعتراضات کے جواب اِسی کتاب میں درج کر دیئے جائیں تاکہ علمائے ظاہر اور باطن محظوظ ہوں +

اعتراض (۱) اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں ہمارے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا وقت موت قریب آن پہنچا تو اُس وقت مسجد بیت المقدس کی تعمیر بذریعہ جنات ہو رہی تھی ۔ آپ نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا کہ عنقریب میں فوت ہونے والا ہوں ۔ آپ مجھے فوت ہونے کے بعد عصاء پر کھڑا کر دیں تاکہ میں جنوں سے مسجد کی تعمیر مکمل کرا لوں ۔ آپ کو موت کے بعد عصاء پر کھڑا کر دیا گیا اور آپ جنوں پر نگرانی کرتے رہے عصاء کو گھن لگا اور گر پڑا ۔ عصاء کے گرنے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی نعش مبارک گر پڑی اور جنوں پر آپ کی موت کا راز فاش ہو گیا ۔ بعض مفسرین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو نہلا دُھلا کر کفن پہنا کر انسانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور پھر عصاء پر آپ کی ہدائت کے مطابق آپ کو کھڑا کر دیا گیا اور برس تک آپ نگرانی کرتے رہے ۔ جب عصاء گرا آپ بھی گر پڑے ۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام گنبد کے

دروازے پر جو شیشے سے بنا تھا اپنا عصا ٹیکے ہوئے کھڑے تھے اُس وقت ملک الموت آ حاضر ہوئے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا آپ ملاقات کے لئے آئے ہیں یا رُوح قبض کرنے کو؟ جواب دیا آپ کی رُوح قبض کرنے کو آیا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو ذرا پانی پینے کی مہلت دو۔ ملک الموت نے کہا کہ اب میں دیر نہیں کر سکتا ہوں۔ پس جسطرح آپ عصا پر سہارا کئے ہوئے کھڑے تھے اُسی ہیئت پہ ان کی جان قبض کر لی۔ ایک برس تک آپ کی نعش عصا کی ٹیک پر کھڑی رہی اور ان کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی۔ سب دیو ایک سال تک بیت المقدس کا کام سرانجام دیتے رہے یہاں تک کہ عصا کو گھن کھا گیا اور نعش زمین پر گر پڑی۔ تب لوگوں کو اور دیوؤں کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام اسقدر عرصے سے بے جان کھڑے تھے۔ غرضیکہ تمام تفاسیر میں سوائے چند اختلافات کے یہ چیز تسلیم کی گئی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو موت کے بعد عصا مبارک پر کھڑا کر دیا گیا تاکہ آپ مسجد بیت المقدس کی تکمیل جنوں سے کرا سکیں۔ ایک سال تک آپ عصا مبارک پر کھڑے رہے۔ عصا مبارک کو گھن کا کیڑا کھاتا رہا حتیٰ کہ عصا گرا اور آپ کی نعش مبارک زمین پر گر پڑی۔ آپ کی نعش مبارک گرنے سے جنوں پر آپ کی موت کا راز فاش ہو گیا اور وُہ بھاگ گئے۔

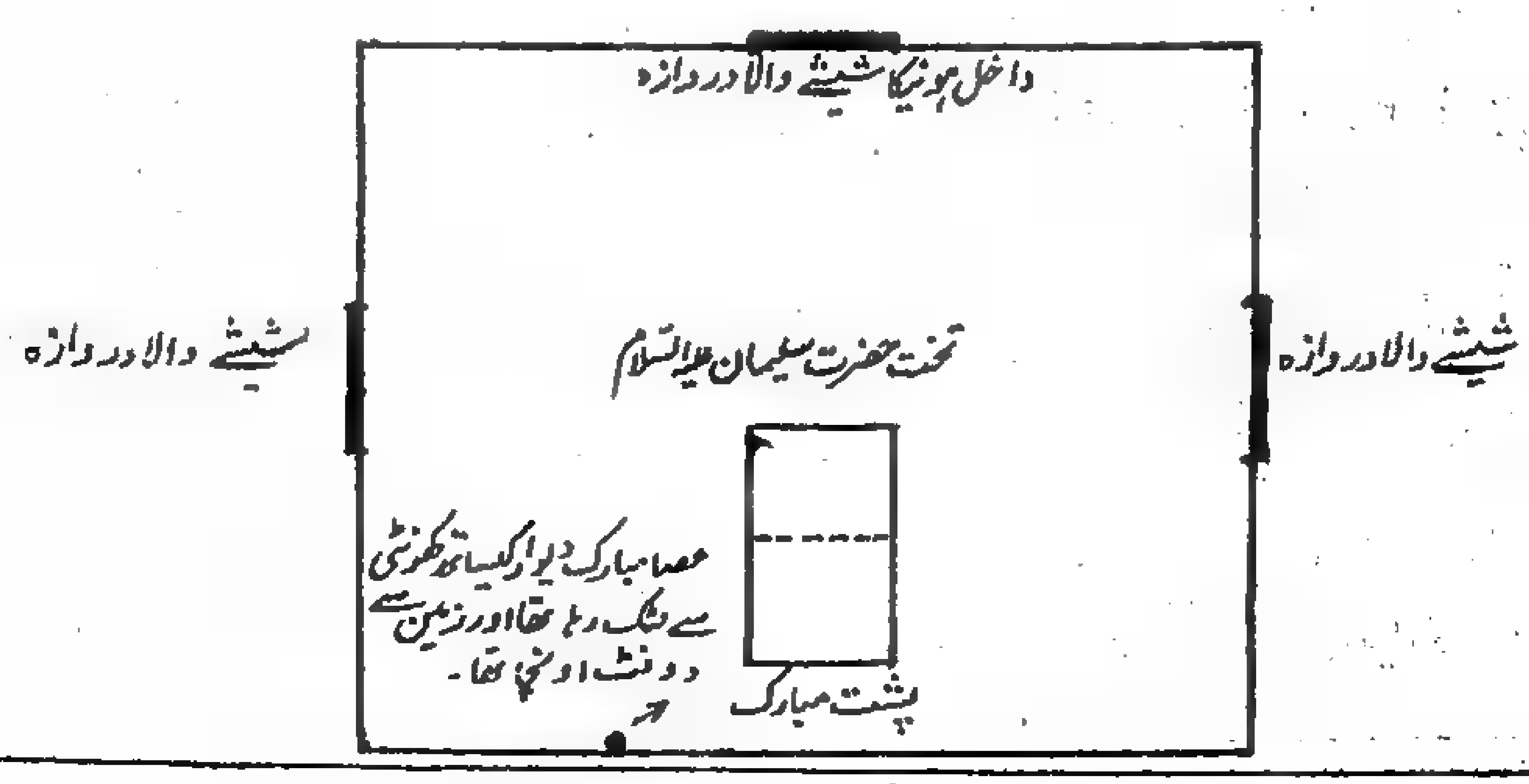
اب بداعتقاد لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام قبروں میں بمعہ اجساد زندہ ہیں اور قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کو موت کے بعد عصاء کی ٹیک پر کھڑا کیا گیا۔ جب عصا گرا تو وہ بھی گر پڑے۔ معلوم ہوا اُن میں حیات نہ تھی بلکہ عصاء میں جب تک حیات تھی آپ کو عصاء نے سہارا دیا۔ آپ سے تو پھر عصاء افضل ہے اور اُس میں حیات کا ثبوت پایا جاتا ہے لیکن جب وُہ گھن نے کھا لیا اور گرا تو آپ بھی ساتھ ہی گر پڑے۔ اگر آپ میں حیات کا اثر باقی ہوتا تو ہرگز نہ گرتے اور اگر یہاں موت کے بعد بغیر عصاء کے کھڑے نہیں رہ سکتے تو قبر میں جا کر کیسے قیام کریں گے اور کیسے نمازیں پڑھیں گے؟

جواب جب آیۂ کریمہ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ .... الخ (سورۃ سبا۔ ع ۲) کی تفسیر متعدد تفاسیر میں سے پڑھی۔ میرے دل نے کسی تفسیر کو قبول نہ کیا اور ہر تفسیر پر سَو سَو اعتراض دل میں پیدا ہوئے۔ یہ تفاسیر سب علماء ظواہر کی تھیں۔ علمائے ربانی کی تفاسیر مثلاً تفسیر حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تفسیر عرائس البیان وغیرہ یہ مسکین مطالعہ نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اُن مفسرین پر جو بغیر تحقیق کے قصے پرانی تفاسیر سے نقل کر دیتے ہیں اور نیز بغیر علم باطن حاصل کرنے کے جو قرآن مجید کے حقائق اور دقائق حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے تفاسیر لکھنے لگ جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیات بینات ہر چار علوم کے متعلق نازل کی گئی ہیں علم شریعت، علم طریقت، علم حقیقت اور علم معرفت۔ پس جو شخص صرف علم شریعت یا

علم طریقت رکھتا ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھے اور لوگوں کو گمراہ کرے۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سر الاسرار کے الفصل الثالث والعشرون صـ۲۴۲ پر فرماتے ہیں اَمَّا اَهْلُ الْفِقْهِ وَالْاِرْشَادِ فَهُمْ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ اَقَلُّ مِنَ الْقَلِیْلِ وَیُعْلَمُ بِعَمَلِ الْحَقِّ بِشَاهِدَیْنِ اَحَدُهُمَا ظَاهِرًا وَّالثَّانِیْ بَاطِنًا فَالظَّاهِرُ اِلٰی سْتِحْكَامُ عَلَى الشَّرِیْعَةِ اَمْرًا وَّ نَهْیًا كَمَا لَا یَخْفٰی وَالْبَاطِنُ اَنْ یَكُوْنَ سُلُوْكُهٗ عَلٰی مُشَاهَدَةِ الْبَصِیْرَةِ فَیَرٰی مَنْ یَقْتَدِیْ بِهٖ وَهُوَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی اہلِ اجتہاد اور صاحب ارشاد اس زمانہ میں قلیل سے بھی کم ہیں۔ شاہدین فقہا کو اُن کے ظاہری عمل حق سے اور اہلِ ارشاد کو ان کے باطن سے پہچانتے ہیں۔ اہلِ فقہ استحکام شریعت پر امر و نہی کے معاملات میں پورے طور پر مستعد ہوتے ہیں جیسا کہ کسی سے مخفی نہیں ہے اور صاحب باطن وہ ہے جسکو راہِ سلوک میں بچشم بصیرت ایسا مشاہدہ حاصل ہو کہ وہ اپنے مقتدیٰ یعنی حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذاتِ اقدس کو دیدۂ دل سے دیکھے۔

پس صاحب ارشاد وہ شخص ہے جسکو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ القصہ جب تفاسیر سے اِس مسکین کی تسلی نہ ہوئی تو یہ مسکین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دیکھتے دیکھتے ایک کپڑے کی لپیٹی ہوئی ریل کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ ریل خود بخود کھلنی شروع ہو گئی۔ اُس ریل میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام باہر نکلے اور اِس مسکین کے قریب ہوئے اور غصے سے فرمایا "ہم کو تخت پر سے نہ کسی نے اٹھایا نہ کھڑا کیا نہ عصا کی ٹیک دی اور نہ ہی ہم گرے" اور باقی قصہ اُسی وقت میرے دل میں القا کر دیا۔ پھر میرے سامنے آپ کا دیوان خانہ آ گیا اور میرے روبرو حضرت سلیمان علیہ السلام اُس میں داخل ہوئے اور تخت پر بیٹھے۔ آپ کی پشت کی جانب کھونٹی کیساتھ آپ کا عصا مبارک لٹک رہا تھا۔ جو زمین سے تقریباً دو فٹ اونچا تھا۔ یہ اُس دن کا نقشہ ہے جسدن آپ کی روح مبارک قبض کی گئی دیوان خانہ کا نقشہ ذیل ہے۔

نقشہ دیوان خانہ جسمیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی رُوح قبض کی گئی۔ آپ تخت پر آرام فرما تھے۔



پس جو تفسیر اس مسکین نے پیش کی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھائی ہوئی تفسیر ہے اور آپ ہی کے فرمانِ اقدس سے لکھ رہا ہوں واللہ اس مسکین نے اپنی طرف سے ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ اب مخالف لوگوں کا اعتراض خود بخود ختم ہو گیا۔

اعتراض (۲) حضرت سلیمان علیہ السلام رُوح قبض ہونیکے بعد ایک سال دُنیا پر رہے۔ کیا انہوں نے اس سال میں نمازیں پڑھیں اور اگر نہیں پڑھیں تو پھر قبر میں جا کر کیسے پڑھیں گے؟

جواب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سِرّ الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار الفصل الثامن فی بیانِ شرائطِ الذکر صفحہ ۷۰ پر حدیث شریف بیان فرماتے ہیں اَلْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ کَمَا یُصَلُّوْنَ فِیْ بُیُوْتِہِمْ یعنی انبیاء اور اولیاء اپنی قبروں میں ایسے نمازیں پڑھتے ہیں جیسے اپنے گھروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ رُوح قبض ہونے کے بعد گھر اور قبر کے درمیانی فاصلہ میں بھی وہ نمازیں پڑھتے ہیں بلکہ جب قبر میں پہنچتے ہیں تو پھر نمازیں شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی نبی یا ولی رُوح قبض ہونے کے بعد بسترِ مرگ پر اُٹھ کر نماز پڑھنی شروع کر دے تو اس کو کون کفن دفن کرے گا اسلئے وہ اپنا رازِ حیات جو رازِ ولایت ہے چھپائے رکھتے ہیں اور رُوح کے قبض ہونے کے بعد قبر میں پہنچنے تک وہ کسی قسم کی حرکت نہیں کرتے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی حَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا "انسان میرا راز ہے اور میں اُس کا راز ہوں"۔ پس اسی قاعدہ کے تحت حضرت سلیمان علیہ السلام رُوح قبض ہونے کے بعد تا دفن در قبر مبارک نمازیں نہیں پڑھتے تھے تاکہ اُن کا رازِ ولایت اور رازِ حیات فاش نہ ہو جائے۔ جب قبر شریف میں دفن کئے گئے پھر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔

اعتراض (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ مبارک تین دن ہوتا رہا اور تین دن کے بعد آپؐ کو قبر شریف میں دفن کیا گیا۔ کیا وہ تین دن آپؐ نے نمازیں پڑھیں۔ اگر آپؐ حیات تھے تو ان دنوں میں نمازیں کیوں نہ پڑھیں اور اگر نہ پڑھیں تو حیات النبیؐ کا ثبوت نہیں پایا جاتا۔ اور اگر یہاں نہ پڑھیں تو قبر شریف میں نمازیں پڑھنے کا کیا ثبوت ہے؟

جواب سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اور ایمان دیکھئے اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کی جلدی نہ کی بلکہ تین دن تک آپؐ کو پلنگ مبارک پر رکھا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ آپؐ سراپا نور ہیں اور آپ کا جسمِ اطہر و مقدس و معنبر سراپا نور ہے اور آپؐ کا جسم اطہر بھی ہماری ارواح سے کئی لاکھ گنا لطیف ہے لہٰذا اُن کو آپؐ کے جسم اطہر و مقدس و معنبر پر پورا اعتماد تھا کہ تین دن تو کیا اگر صد سال بھی آپؐ کو دفن نہ کیا جائے تو

آپؐ کے جسمِ اطہر پر موت کے آثار ظاہر نہ ہوں گے۔ وُہ آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ جس چہرہ مبارک کے انوارات کی تجلیات آنکھوں کو چُوندھا دیتی تھیں رُوح مبارک قبض ہونے کے بعد بھی تجلیاتِ انواراتِ الٰہیہ اس تاب سے چمک رہی ہیں کہ کسی کی کیا مجال کہ نظر بھر کر دیکھے بلکہ سُورج اور چاند بھی آپؐ کے چہرہ مبارک کے انوارات حسن دیکھ کر شرما رہے تھے نیز وُہ خوشبو مُبارک جو آپؐ کے جسمِ اطہر و معنبر سے حین حیات مبارک میں آتی تھی رُوح مبارک قبض ہونے کے بعد بھی بدستور دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔ پس وُہ دیکھ رہے تھے کہ آپؐ کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ اولیاء کے افسر ہیں لہٰذا اپنے علم غیب سے آجکل کے مسلمانوں کے عشق کو جانتے تھے۔ اسی لئے اُنہوں نے آپ کے دفن شریف میں تاخیر کی تاکہ آپؐ کے حیاۃ النبیؐ ہونے پر کسی کو شائبہ نہ پڑے اگر آپؐ کو اُسی دن دفن کر دیا جاتا تو بد اعتقاد لوگوں کے لئے شکایت کا زیادہ موقع تھا۔ وُہ کہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رُوح مُبارک قبض ہونے کے بعد فوراً ہی دفن کر دیا گیا کیونکہ خطرہ تھا کہ جسمِ اطہر پر موت کے آثار ظاہر نہ ہوں خلفائے راشدین اولیاء کے سردار ہیں اور مومنین کے پیشوا ہیں وُہ جانتے تھے کہ آخیر زمانہ میں مسلمانوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ رہے گی اپنے زمانہ کے اقطاب عارفین سے دُور رہیں گے۔ قرآن مجید اور احادیث پاک سمجھنے کی اُن میں اہلیت نہ ہوگی کیونکہ اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک سُن رکھا تھا غَمِّی لِاَجۡلِ اُمَّتِیَ الَّذِی فِی آخِرِ الزَّمَانِ (سر الاسرار ص۲) مجھے اپنے اُن اُمتیوں کا غم ہے جو آخیر زمانہ میں آنے والے ہیں"۔ لہٰذا وُہ جانتے تھے کہ آخیر زمانہ کے مسلمان حیاۃ النبیؐ کے قائل نہ ہوں گے اسی لئے اُنہوں نے اپنے عقیدہ کی عملی بُرہان پیش کر دی کہ اُن کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں پس اُنہوں نے عمداً اور ارادتاً آپؐ کو تین دن رُوح مبارک قبض ہونے کے بعد دفن کیا +

باقی رہا آپؐ کا ان تین دنوں میں نمازیں پڑھنا اگر آپؐ رُوح مبارک کے قبض ہونے کے بعد اُٹھ کر بظاہر نمازیں پڑھتے تو کوئی مسلمان آپؐ کا کفن دفن نہ کرتا۔ نیز آپؐ اپنی اُمت کے اولیاء کیلئے سُنت قائم کر گئے کہ خبردار رُوح قبض ہونے کے بعد آنکھیں مت کھولنا اور کسی قسم کی حرکت مت کرنا تاکہ موت کا راز فاش نہ ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو درکنار آپؐ کے غلامان غلام یعنی انبیاء اور اولیاء علیہم السلام بھی قبروں میں اپنے اجساد سمیت زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ آج کل کے بد اعتقاد لوگ قرآن مجید اور احادیث پاک کے مُنکر ہیں اور صرف عقلی دلائل مانگتے ہیں لہٰذا آیات قرآن مجید اور احادیث پاک پیش نہیں کی گئیں۔ صرف ایک بُرہان جو آثار سے ہے پیش کی جاتی ہے۔ خاتمۃ المحدثین علامہ حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ کے باب معجزات غزوۂ اُحد ص۲۱۹ پر فرماتے ہیں واخرج البیھقی عن جابر بن عبداللہ قال اخرج ابی من قبرہ فی خلافۃ معاویۃ فاتیتہ فوجدتہ علی الحو الذی ترکتہ لم یتغیر منہ شئ فوادیہ +

واخرج ابن سعد والبیہقی والبو نعیم من آخر عن جابر قال استصرخنا الی قتلانا یوم احد وذلک حین اجری معاویۃ العین فاتیناہم فاخرجناہم رطابا بانثنی اطرافہم علی راس اربعین سنۃ واصابت المسحاۃ قدم حمزۃ فانثعبت دماء واخرجہ البیہقی من طریق اخری + ومنہا طریق الواقدی عن شیوخہ وفیہ فوجد عبداللہ والد جابر ویدہ علی جرحہ فامیطت یدہ عن جرحہ فانبعث الدم فردت الی مکانہا فسکن الدم قال جابر فرایت ابی فی حفرتہ کانہ نائم والنمرۃ التی کفن فیہا کما ھی والحزمل علی رجلیہ علی ھیئتہ وبین ذلک ست واربعون سنۃ واصابت المسحاۃ رجل رجل منہم فانثعبت دما فقال ابوسعید التراب نحفر واثرۃ من تراب فاح علیہم ریح المسک +

یعنی بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا باپ معاویہؓ کی خلافت میں اپنی قبر سے نکالا گیا۔ مَیں اُس کے پاس گیا مَیں نے اُس کو اُسی حالت پر پایا جس حالت میں مَیں نے اُس کو چھوڑا تھا۔ اُس کے جسم کی کوئی شئے متغیر نہیں ہوئی تھی۔ مَیں نے اُس کو دفن کر دیا +

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے لوگ جو یوم احد میں قتل ہو گئے تھے اُن کی فریاد چاہی گئی اور یہ واقعہ اُس وقت ہُوا کہ معاویہؓ نے ایک چشمہ کو جاری کیا تھا ہم اپنے مقتولین احد کے پاس آئے اور ہم نے اُن کو قبروں میں سے ایسے حال میں نکالا کہ وُہ تر و تازہ تھے اُن کے ہاتھ پیر مڑ جاتے تھے یعنی اُن کے ہاتھوں پیروں میں ایسی نرمی تھی کہ جسطرف چاہتے مڑ جاتے تھے اور یہ واقعہ چالیسویں سال کے آغاز میں واقعہ ہُوا اور حمزہؓ کے قدم پر پھاوڑا لگا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ اور اِس حدیث کی روایت بیہقی نے دوسرے طریق سے کی ہے اور اسی طریق سے واقدی کا طریق واقدی کے شیوخ سے ہے۔ اِس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جابرؓ کے والد عبداللہ ایسے حال میں پائے گئے کہ اُن کا ہاتھ اُن کے زخم پر تھا۔ اُن کا ہاتھ اُن کے زخم سے علیحدہ کیا گیا تو اُس زخم سے خون جاری ہو گیا۔ عبداللہ کا ہاتھ پھر اُن کے زخم پر رکھ دیا گیا تو خون ٹھہر گیا۔ جابرؓ نے کہا مَیں نے اپنے باپ کو اُن کی قبر میں دیکھا گویا وُہ سو رہے تھے اور جس نمرہ میں اُن کو کفن دیا گیا تھا جیسا کہ تھا ویسا ہی تھا اور جو شے اُن کے دونوں پاؤں پر تھی اپنی ہیئت پر تھی اور اِس واقعہ کے درمیان چھیالیس سنہ ہوئے تھے اور اُنہیں مقتولین میں سے ایک مرد کے پاؤں پر پھاوڑا لگا اُس سے خون بہنے لگا۔ ابوسعیدؓ الخدری نے کہا ہے کہ اِس کے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا اور آدمی مٹی کھود رہے تھے جو مٹی کھودی اُن کو مشک کی بو مہکنے لگی + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَ كَمَالِهٖ +

اعتراض (۴) ربّ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ نف وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ لا قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ (سورۃ بقر۔ ع ۳۵)۔ بداعتقاد لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام روح قبض ہونے کے بعد سو سال دُنیا پر ہی رہے اور سو سال کے بعد رب تعالیٰ نے آپ کو پھر زندہ کیا۔ رب تعالیٰ نے زندہ کرنے کے بعد پوچھا آپ موت کی حالت میں کتنا عرصہ رہے آپ نے جواب دیا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ایک دن یا دن سے کچھ کم۔ رب تعالیٰ نے فرمایا بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ بلکہ تو رہا سو برس۔ اگر روح قبض ہونے کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام میں حیات کے آثار ہوتے تو اُن کو علم ہوتا کہ میں اس حال میں سو سال رہا ہوں اُن کو اس عرصہ کا کچھ شعور ہی نہیں وُہ سو سال کو ایک آدھ دن بتا رہے ہیں۔ اور آپ کا دعویٰ ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام موت کے بعد اجساد سمیت زندہ ہیں۔ اگر حضرت عزیر علیہ السلام کے جسم میں روح کے قبض ہونے کے بعد حیات کے آثار ہوتے تو اُن کو اُس درمیانی عرصہ جو موت اور دوبارہ زندگی میں گذرا تھا کے متعلق پتہ ہوتا کہ وہ عرصہ سو سال ہے لیکن اُن کو تو اُس عرصہ کا کچھ شعور ہی نہیں۔ معلوم ہُوا کہ اُس عرصے میں حضرت عزیر علیہ السلام کے جسد اطہر میں حیات کے آثار نہ تھے۔

جواب اس آیۂ کریمہ میں رب تعالیٰ نے اپنی قدرت کا طرح طرح سے اظہار کیا اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام رب تعالیٰ کے محبوب ہیں اور اُس کے رازوں کے امین ہیں۔ حقتعالیٰ نے اُن کو اپنی قدرت کا نشانہ بنایا ہے اور اپنی صفاتِ کاملہ سے اُن کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق ملبوس کیا ہے لہٰذا اُن کو اپنی حیات یعنی حیاتِ ابدی سے بھی مشرف فرمایا اور اُن کو لطیف نورانی اجساد عطا کئے جنکو وجود موہوب الٰہی کہا جاتا ہے اب ذرا آیت کریمہ پر غور کیجئے۔ بخت نصر بادشاہ نے جب بیت المقدس کو ویران کیا اور حضرت عزیر علیہ السلام پاس سے گزرے تو تعجب کیا کہ یہ شہر اب کیسے آباد ہوگا۔ رب تعالیٰ نے اُن کی رُوح مبارک قبض کر لی۔ انبیاء علیہم السلام کی رُوح مبارک قبض ہونے کے بعد اُن کی کیا حالت ہے؟ رب تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ لا فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ٥ (قمر۔ ع ۳) یعنی میرے دوست باغوں میں اور نہروں میں مزے اڑاتے ہیں اور گا ہے قدرت والے بادشاہ کے پاس اُن کو بیٹھک بیٹھک نصیب ہوتی ہے۔ پس حضرت عزیر علیہ السلام پر جب موت کی حالت طاری ہُوئی تو اُن کو رب تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گیا اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کیلئے رب تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں۔ حتیٰ کہ عرصہ صد سال کا گزر گیا اور اتنے میں شہر بیت المقدس بھی آباد ہو گیا۔ رب تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو واپس خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجا جائے تو آپ کو جدائی کا صدمہ محسوس ہونے لگا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اے دوست ہم آپ کو واپس بنی اسرائیل کیطرف نبی بنا کر مبعوث

کرتے ہیں۔ آپ رُویت الہٰی کے نشہ میں محو و مستغرق تھے اور واپس خلقت کیطرف لوٹنے سے گریز کیا۔ ربّ تعالےٰ نے کہا آپ کو ہماری بارگاہ میں حاضر ہوئے کافی عرصہ گذر گیا ہے اب آپ واپس خلقت کیطرف لوٹیں اور جب اُن کا ارادہ خلاف معلوم کیا تو پُوچھا اے عزیر! بتائیے آپ کو ہمارے پاس کتنا عرصہ گذرا۔ آپ دیدار کے نشہ میں مست تھے اس لئے عرض کیا مجھے تو ایک آدھ دن معلوم ہوتا ہے کیونکہ عاشق کو معشوق کے وصال میں سو سال بھی ایک گھڑی معلوم ہوتی ہے۔ وُہ جانتے تھے کہ عرصہ تو سو سال گذر گیا لیکن وصالِ یار میں اُن کو سو سال ایک دن بلکہ آدھا دن ہی معلوم ہُوا۔ نیز اس جواب سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ دیدارِ یار سے سیراب نہیں ہُوئے اور اُن کو کچھ اور مُہلت دی جائے۔ بہر حال حضرت عزیر علیہ السلام اپنے جسم سمیت زندہ تھے اور اُن کو سو سال کے عرصے کا پورا پتہ تھا۔ اب جواب میں ایک آدھا دن بتانا اس وجہ سے نہیں کہ اُن کو اُس مُدت کا شعور نہیں تھا کہ وُہ جسدِ بے جان ہو چکے تھے۔ کیونکہ اگر وُہ بے جان ہوتے اور ربّ تعالیٰ اُن کے جسدِ اطہر کو نئے سِرے سے بناتے اور دوبارہ زندہ کرتے تو فرماتے ثُمَّ اَحْیَاهُ لیکن فرمایا ثُمَّ بَعَثَهٗ۔ بعثت کے معنی اس جگہ بھیجنا ہے نہ کہ زندہ کرنا۔ زندہ تو آپ تھے ہی ایک کیفیت تھی وُہ بدل دی گئی اور نبی بنا کر واپس خلقت کی طرف مبعوث کئے گئے۔ نیز ربّ تعالیٰ کا سوال قَالَ کَمْ لَبِثْتَ صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ اُس عرصہ میں زندہ تھے۔ ربّ تعالیٰ نے پوچھا آپ کتنی دیر رہے"۔ اگر اُس سو سال کے عرصہ میں آپ بے جان تھے اور پھر سو سال کے بعد ربّ تعالیٰ نے آپ میں جان ڈالی تو ربّ تعالےٰ کا سوال اُس عرصہ کے متعلق جبو قت وہ تھے ہی بے شعور مہمل معلوم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس ایک عصا سو سال سے ہے وُہ سو سال کے بعد عصا کو زندہ کر لیتا ہے۔ اب اُس سے دریافت کرتا ہے کہ تُو میرے پاس کتنے عرصہ سے ہے۔ یہ سوال بالکل مہمل ہے کیونکہ عصا کو اُس عرصہ کا شعور کیسے ہو سکتا ہے جبوقت وُہ خود بے شعور تھا۔

ربّ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو حیاۃ النبی کی ایسی بُرہان بنایا ہے کہ قرآن مجید میں ایسی بُرہان نہ ملیگی ربّ تعالیٰ نے آپ کو روح قبض کرنے کے بعد سو سال دُنیا پر ہی رکھا اور آپ کی آغوشِ قدرت میں پرورش بھی کی اور حفاظت بھی کی۔ اور سو سال کے عرصہ میں آپ کے جسدِ اطہر پر کوئی نقصان لاحق نہ ہُوا اور چونکہ انبیاء کرام کے اجساد کو مٹی نہیں کھاتی اور اجساد ہوتے بھی زندہ ہیں اسلئے اُن کے لئے خوراک بھی لازمی ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے باب الجمعہ میں حدیث شریف موجود ہے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ (رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ) پس ثابت ہُوا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو ربّ تعالیٰ خوراک بھی دیتے تھے اور خوراک بھی وُہ دیتے رہے جو آپ کو مرغوب تھی اور آپ کے پاس تھی اسی لئے ارشاد ہُوا اے ہمارے محبوب دیکھ لے ہم آپ کو خوراک وُہ ہی دیتے رہے ہیں جو آپ کو مرغوب تھی اسی لئے آپ کا کھانا اور پینا سٹر نہیں گیا کیونکہ

ہم اپنی قدرت سے اسی میں سے آپ کو کھلاتے پلاتے رہے ہیں اور یہ پھر اتنے کا اتنا ہی ہے بِقَوْلِہٖ تعالیٰ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔ پس رب تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار کیا اور تمام خلائق کو ابدالآباد تک آگاہ کر دیا کہ ہمارے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور فرمایا کہ چونکہ عوام الناس کی نگاہ قبروں تک نہیں پہنچتی اس لئے ہم اُن پر موت کی حالت وارد کر کے دُنیا پر سو سال رکھ کر لوگوں کو بتائے دیتے ہیں کہ (۱) انبیاء کرام موت کی حالت کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں (۲) اُن کے رُوح قبض ہونے کے بعد بھی اُن کے اجساد اطہر کو مٹی نہیں کھاتی ۔ (۳) موت وارد ہونے کے بعد بھی چونکہ وُہ زندہ ہیں اسلئے رزق دیئے جاتے ہیں پس حضرت عزیر علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حیاۃ النبی کی ایسی بُرہان بنایا جس کی مثال نہیں ملتی بِقَوْلِہٖ تعالیٰ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور اے میرے نبی! ہم آپ کو خلقت کے لئے نمونہ بنانا چاہتے ہیں ۔ مار کر زندہ کرنے میں کونسا کمال ہے اور اِس کو کون نہیں جانتا کہ رب تعالیٰ مارتے ہیں اور زندہ کرتے ہیں ۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کو خلقت کیلئے حیاۃ النبی کا نمونہ آیت دلیل اور برہان بنا دیا ہے +

پھر ارشاد ہُوا کہ اپنے گدھے کی طرف دیکھ اور اپنی طرف بھی دیکھ اور میری ذات کا شکریہ ادا کر کہ تیرا گدھا تو گل سڑ گیا صرف ہڈیاں باقی ہیں اور تُو جسم سمیت زندہ ہے اور تجھے ہم خوراک بھی دیتے رہے ہیں اور خوراک بھی وہ جو تو ساتھ لایا تھا اور تجھ کو مرغوب تھی اور تیری سو سال حفاظت بھی کی اور تجھ کو ہم نے لوگوں کیلئے حیات النبی کی علمی بُرہان بنا دیا ہے ۔ اب تیرا گلا سڑا گدھا نئے سرے سے زندہ کرتے ہیں اُس پر سوار ہو کر خلقت کی طرف جا اور اُن کو ہدایت کا رستہ بتا اور کسی سے خوف مت کر اور میری قدرت پر پُورا پُورا اعتقاد رکھ بِقَوْلِہٖ تعالیٰ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ الخ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ +

وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلْقُرْاٰنِ ظَهْرًا وَّ بَطْنًا یعنی قرآن مجید مشتمل بر الفاظ و معانی ظاہری اور اسرار و رموز باطنی ہے ۔ رب تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں خبر دی ہے کہ انبیاء کرام کے اجساد اطہر کو مٹی نہیں کھاتی یعنی علمائے ربانی اور صالحین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں اُن کے اجساد اطہر بھی قبروں میں محفوظ رہیں گے کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی ہماری اُمت کے عُلماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں (سر الاسرار ص) نیز خبر دی کہ گدھے گل سڑ جاتے ہیں اور اُن کی ہڈیوں پر نیا گوشت پہنا کر اُن کو زندہ کر دیا جاتا ہے تاکہ وُہ اپنا بوجھ اٹھا سکیں یعنی وُہ بد اعتقاد لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاۃ النبی ہونے کے قائل نہیں جب قبر میں دفن کئے جاتے ہیں اُن کے اجساد گل سڑ جاتے ہیں رب تعالیٰ اُن کو نیا جسم عطا کر دیتے ہیں تاکہ عذاب کا ذائقہ چکھ سکیں لِقَوْلِہٖ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (جمعہ ع ۱) +

اور اسی مکتوب کے صد۴۳ پر فرمایا وقطب الاقطاب مدار کہ کار بار زمانہ با و تعلق دارد در ہر عصر بطلق ولایتہ خاصہ وبظاہر ولایتہ خاص الخواص نائب مناب حضرت غوث الثقلین است رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ ہر دو قطب الاقطاب دیگر ہم کہ قطب الاقطاب اوتاد وقطب الاقطاب افراد باشد نائب جناب حضرت غوث اند و دیگر ہم اقطاب ارشاد ومدار واوتاد وافراد کہ ہزاراں توانند بود در ہر زمانہ نائب مناب حضرت غوث اند و دیگر ہمہ اقطاب ارشاد و مدار واوتاد وافراد کہ ہزاراں توانند بود در ہر زمانہ نائب مناب آں ہر چہار قطب الاقطاب اند علیٰ حسب اختلاف درجاتہم وغوث ازیں ہر چہار فائق واو گوئیا وزیر است ومدار المہام در انجاح مرام گویا مطلق التوسط است وآں ہر چہار گوئیا ارکان دولت اند وگوئیا ایشان نیز مطلق العنان اند امور دینیہ و دنیویہ بتصرف وبرکات ایشان جاریست +

یعنی اور قطب الاقطاب مدار جسکے ساتھ زمانہ کا کاروبار تعلق رکھتا ہے ہر زمانہ میں بطلق ولایتہ خاصہ وبظاہر ولایتہ خاص الخواص عالی سرکار جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ کا نائب مناب ہوتا ہے بلکہ دوسرے دو قطب الاقطاب بھی جو قطب الاقطاب اوتاد وقطب الاقطاب افراد ہوتے ہیں حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب مناب ہوتے ہیں غرضیکہ جملہ اقطاب ارشاد و مدار واوتاد وافراد جو ہر زمانہ میں ہزاروں ہوتے ہیں آپ ہی کے نائب مناب ہیں +

نیز ہر زمانہ میں جملہ اقطاب ارشاد و مدار واوتاد وافراد جو ہزاروں ہوتے ہیں علیٰ حسبِ اختلاف درجات اُن چار قطب الاقطاب کے نائب مناب ہوتے ہیں اور غوث اُن چاروں پر فائق ہے۔ وہ گویا آپ کا وزیر ہے اور مدار المہام ہے۔ یعنی مقاصد کے پورا کرنے میں مطلق التوسط ہے اور وہ چار اقطاب ارکانِ دولت ہیں اور گویا وہ بھی مطلق العنان ہیں۔ امورِ دینی اور دُنیوی اُن کی برکات وتصرّف سے جاری ہیں +

(ف) ہر زمانہ میں جملہ اولیاء ابدال اقطاب اغواث عالی سرکار حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ جناب کے ظہور سے پہلے آپ کی رُوح مبارک کام کرتی تھی اور انتقال کے بعد بھی آپ کی رُوح مبارک کام کر رہی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ منصب کسی صحابی یا نبی کے سپُرد نہیں کیا۔ پس یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ ہیں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آپ کے ازل سے ابد تک دائمی وزیرِ اعظم ہیں۔ جملہ انبیاء واولیاء آپ کے وقتی وزیر تھے ہیں اور ہوتے رہیں گے +

اور مکتوب چہل ونہم صد۲۰۲ پر فرمایا وایں طریقہ صحیحہ سلیمہ دائرہ بر کتاب وسنت بحضرت غوث الثقلین قدس سرہ رسیدہ است وباوجود ایں طریقہ علیہ جناب ایشان بے توسط مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالاصالۃ از جاء خود

حضرت سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت یافتہ اند و لہذا فرمودہ اند لیس علی لاحد منتنا بعد اللہ جل مجدہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم در منتخب قلائد الجواہر آوردہ است و شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ ایضا در شرح فتوح الغیب ازالہ نقل کردہ کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ فرمودہ اند کہ دیدم خود را در خواب در دست ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا و عن ابیہا و پستان مبارک او در دہن من و از ہر دو پستان مبارک خود مرا شیر دادہ پس آمد سید من سید الخافقین صلی اللہ علیہ وسلم و گفت اے عائشہ ایں پسر ما پان است بر حق بعد ازاں پوشید مرا ثبوت ایں رویا قریب بحد تواتر رسیدہ است و محال میداند عقل تواتر مردم بر کذب و پوشیدہ نیست بر ذوی العرفان والاتقان کہ رویاء انبیاء و اولیاء در حکم یقظہ است حتی کہ اگر بچیزے مامور شوند در خواب واجب میگردد بر ایشان امتثال آں و اگر از چیزے نہی کردہ شوند لازم میگردد بر ایشان اجتناب ازاں چنانکہ در سیئر ایشان مبین است پس ثابت شد بسبب ارضاع حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مر حضرت غوث الثقلین را و بسبب قول حضرت سر اللہ الاعظم علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کہ ایں پسر ما پان است بر حق حضرت ایشان پسر حضرت خاتم قفص رسالۃ اند بلا واسطہ و وارث مرکز کمالات و لایۃ اند کہ منضم است بکمالات نبوت و مرکز آں و لہذا فرمودہ اند کہ جناب ایشان امام صدیقین اند و ہمام محبوبین و در رسالہ شرف غوث الثقلین قدس سرہ می آرد کہ در ارضاع از پستان مبارک سر عظیم است و آں آنست کہ چوں حضرت حق سبحانہ تعالی خواہد کہ ولے کہ بدرجہ او ولی دیگر نرسد از اولاد پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کند پدر او بلا واسطہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام میگرداند و مادر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا و مرتبہ او و لایۃ خاصہ محمدیہ و محبوبیۃ احمدیہ میگرداند انتہی و خوردن شیر در خواب نزد طائفہ صوفیہ معبر بعلم لدنی کہ محیط است بر جمیع مکنونات و معینات و احکام شرائع و آنچہ در بطون کائنات است و ظواہر آں و علمے را کہ بغیر کسب حاصل میشود علم لدنی گفتہ اند اخذ ازیں قول خدائے تعالی است کہ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا است کردہ اند و دریں اشارۃ است بانکہ حضرت سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم او را بلا توسط مشائخ تربیت کردہ است چنانچہ جناب ایشان خود خبر دادہ اند انا ماربانی احد الاجدی مرا نکردہ است تربیت مگر جد من ازینجا ظاہر شد کہ جناب ایشان دو نسبت دارند نسبتے است بالواسطہ و نسبتے است بلا واسطہ بایں خصوص پس بایں دو نسبت رتبہ او از مشائخ دیگر عالی تر آمد و لہذا فرمودہ است۔

مَقَامُکُمْ اَعْلٰی جَمِیْعًا وَّ لٰکِنْ ۔۔۔ مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

یعنی اور یہ طریقہ صحیحہ سلیمہ دائرہ بر کتاب و سنت عالی سرکار جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچتا ہے لیکن باوجود اس طریقہ عالیہ کے جناب نے بے توسط مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالی بالاصالۃ اپنے جد امجد حضور نبی کریم سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی ہے۔ لہذا آپ کا ارشاد

ہے کہ اللہ تعالیٰ اور جناب رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سوا کسی کا مجھ پر کوئی احسان نہیں۔ قلائدُ الجواہر میں روایت ہے جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ بھی اپنی کتاب شرح فتوح الغیب میں نقل کرتے ہیں کہ جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا ہے اور جنابہؓ کا پستان مبارک میرے مُنہ میں ہے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے اپنے دونوں پستان مبارک سے دُودھ پلایا۔ اوپر سے میرے جدِ امجد سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ: یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے"۔ اس کے بعد میری نظر سے غائب ہو گئے۔ اس رویا کا ثبوت تقریباً حدِ تواتر تک پہنچ چکا ہے اور لوگوں کے تواتر کو عقل کذب پر حمل نہیں کر سکتی۔ صاحب عرفان و اتقان پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ انبیاء اور اولیاء علیہم السّلام کے خواب یقظہ کے حکم میں داخل ہیں چنانچہ خواب میں اگر اُن پر کسی چیز کے متعلق امر کیا جائے تو اُس امر کی تعمیل اُن پر واجب ہو جاتی ہے اور اگر کسی چیز سے نہی کا حکم ہو تو اُس سے اجتناب اُن پر لازم ہو جاتا ہے جیسا کہ اُنکے حالات اِس امر پر شاہد ہیں۔ پس ام المؤمنین جنابہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو اپنا شیر مبارک پلانے سے اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمانے سے کہ یہ ہمارے حقیقی فرزند ہیں ثابت ہوا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ بلا واسطہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرزند اور وارث ہیں اور کمالاتِ ولایت اور نبوت کے مرکز ہیں لہٰذا بزرگانِ دین نے آپ کو امام صدیقین و ہمام محبوبین کا لقب دیا ہے۔ رسالہ شرفِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے کہ پستان مبارک سے ارضاع میں ایک سرِ عظیم ہے اور وُہ یہ کہ حبیب حق تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ ایک ایسا ولی بنایا جائے جس کے درجہ کو کوئی ولی نہ پہنچے تو اُن کو ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اولاد سے پیدا کیا اور اُن کے باپ بلا واسطہ جناب رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم بنائے اور اُن کی والدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُن کا مرتبہ ولایت خاصہ محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم و محبوبیت احمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ٹھہرایا۔ انتہیٰ طائفہ صوفیہ کے نزدیک خواب میں دُودھ پینا علم لدنی کیساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ جو جمیع مکنونات معنیات احکام شرائع اور کائنات کے ظواہر و بواطن پر محیط ہے۔ علم لدنی اُس علم کو کہتے ہیں جو بغیر کسب کے حاصل ہو اور اس کا ثبوت رب تعالیٰ کا قول عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود بلا توسط مشائخ جناب کی تربیت کی ہے چنانچہ جناب نے خود اس امر کی خبر دی ہے انا ما دیانی احد الاحدی یعنی میری تربیت سوائے میرے جدِ امجد کے کسی نے نہیں کی۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی دو نسبتیں ہیں ایک نسبت بالواسطہ اور دوسری نسبت ان خصائص کیساتھ بلا واسطہ ہے پس ان دو نسبتوں کیوجہ آپ کا رتبہ تمام مشائخ سے عالی تر ہے جسکی خبر آپ نے خود ہی دی ہے ۔ (القصیدۃ الغوثیہ)

مَقَامُكُمْ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ   مَقَامِیْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلندتر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ و انبیاء سابقہ پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ اُن کو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دودھ مبارک پینا خواب میں نصیب ہُوا ہو +

اور اسی مکتوب کے صفحہ ۲۰۴ پر فرمایا و حضرت سید الواصلین قدوۃ المحققین المنصف من الرجال حضرت سید آدم بنوری روح اللہ روحہ در خلاصۃ المعارف و نکات الاسرار آوردہ اند کہ ظہور ولایۃ انبیاء در حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ علی الوجہ الاتم الاکمل معلوم بعد ازاں در حضرت فاطمۃ الزہرا و حضرات حسنین و در اصحاب دیگر ہم علی حسب اختلاف مراتبہم رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین بعد ازاں در ہشت امام دیگر یعنی از آئمہ اثنی عشر بعد ازاں نوبت بحضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلی علی حسب استعداد ہ رسیدہ است و بازید گیرے تا مدت مدید کمتر رسیدہ و اگر ہم نصیب نادرے باشد اما او باوجود آں مرتبہ در کمال غوثیت نماندہ بلکہ بامامت معروف باشد یا بخلافت یا بکمالات این ہر دو مرتبہ و حضرت غوث الثقلین باوجود آں مرتبہ ولایۃ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غوثیت بر ثقلین دارند و ایں معاملہ بایں حیثیت در دیگرے کمترے نماید و بدانند کہ در حضرت غوث الثقلین ظاہر ولایۃ خاص الخواص کہ ولایۃ انبیاء باشد نسبت بباطن ایں ولایۃ بغایۃ ظہور اظہر کردہ و غالب الظہور آمدہ حتٰی کہ بعض خصائص ظاہر ایں ولایت بر ایشان نسبت باہل بیت ہم رضی اللہ تعالٰی عنہم ظہور غالب نمودہ و ظہور باطن ایں ولایۃ در آنحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نسبت بآں ظاہر کہ دراں حضرت واقع شدہ است نسبت بآں کہ در آئمہ اثنی عشر من حیث کمال کاملہ باطن ایں ولایۃ بظہور غالب اغلب واقع گشتہ قلیل آمدہ چنانچہ از مضمون قول او رضی اللہ تعالٰی عنہ مفہوم میگردد

شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

و قطب الاقطاب مدار کہ کار دبار زمانہ باو تعلق دارد در عنصر مطلق ولایۃ خاصہ و بظاہر ولایۃ خاص الخواص نائب مناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ است بلکہ ہر دو قطب اقطاب دیگر ہم کہ قطب اقطاب اوتاد و قطب اقطاب افراد باشند نائب مناب اویند و دیگر ہر ہمہ اقطاب ارشاد و مدار و اوتاد و افراد کہ ہزاراں توانند بود در ہر زمانہ نائب مناب آں ہر چہار قطب الاقطاب اند علی حسب اختلاف درجاتہم و غوث از ایں ہر چہار فائق است و او گویا وزیر است و در مدار مہام و انجاح مرام گویا مطلق التوسط است و آں ہر چہار گویا ارکان دولت اند و گویا ایشان نیز در ملک مطلق العنان ہستند و در کار دینی و دنیوی براہ تصرف و برکت شان اکثر روان است +

یعنی اور حضرت سیّد الواصلین قدوۃ المحققین المنصف من الرجال حضرت سیّد آدم بنوری روح اللہ روحہٗ اپنی کتاب خلاصۃ المعارف و نکات الاسرار میں بیان کرتے ہیں کہ ظہورِ ولایت انبیاء علیہم السّلام علی الوجہ الاتم الاکمل حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ میں معلوم ہوتا ہے اور آپ کے بعد حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا السّلام اور حضرات امامین حسنین شریفین علیہما السّلام میں معلوم ہوتا ہے اور اُن کے ساتھ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی حسب اختلاف مراتب معلوم ہوتا ہے۔ اُن کے بعد اس مرتبہ کا ظہور آئمہ اثنا عشر میں سے بقیہ آٹھ اماموں میں ہُوا۔ اُن کے بعد اس مرتبہ کا ظہور حضرت غوث الثقلین شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں آپ کی استعداد کے مطابق ہُوا۔ آپ کے بعد یہ کمال شاذ و نادر کسی ہستی کو نصیب ہُوا۔ اور اس مرتبہ کی وجہ سے وہ ہستی کمال میں صرف مرتبہ غوثیت تک نہیں رہتی بلکہ مرتبۂ امامت سے معروف ہوتی ہے یا مرتبۂ خلافت سے یا ان ہر دو مراتب کے کمالات سے مشرف ہوجاتی ہے اور جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مرتبہ ظہورِ ولایت انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ غوثیتِ ثقلین کے منصب پر بھی فائز ہیں اور یہ خاص شرف اس خصوصی حیثیت کے ساتھ کسی دوسرے کو میسّر نہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ میں ظاہر ولایتِ خاص الخواص جو انبیاء علیہم السّلام کی ولایت ہے کا ظہور نسبتاً اس ولایت کے باطن کے سخت شدید ہُوا حتیٰ کہ اس ولایت کے بعض ظاہر خصائص کا ظہور آپ میں حضرات اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بہ نسبت بھی زیادہ غالب ہُوا اور اس ولایت کے باطن کا ظہور جناب میں اُس ظاہر کی نسبت جو حضور میں واقع ہُوا ہے قلیل ہے اور آئمہ اثنا عشر میں من حیث کمال کاملہ اس ولایت کا باطن ظہور پر غالب اغلب واقع ہُوا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ قول مبارک اِس امر پر دلالت کرتا ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سُورج غروب ہوگئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا +

اور قطب الاقطاب مدار جسکے ساتھ زمانہ کے کاروبار کا تعلق ہے ہر زمانہ میں مطلق ولایت خاصہ و بظاہر ولایت خاص الخواص عالیجناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا نائب مناب ہوتا ہے بلکہ دوسرے دو قطب اقطاب بھی جو قطب اقطاب اوتاد و قطب اقطاب افراد ہوتے ہیں آپ ہی کے نائب مناب ہوتے ہیں اور دیگر جملہ اقطاب ارشاد و مدار و اوتاد و افراد جو کہ ہر زمانہ میں ہزاروں ہوتے ہیں علیٰ حسب اختلافِ درجات اُن چار قطب الاقطاب کے نائب مناب ہوتے ہیں اور غوث اُن چاروں پر فائق ہوتا ہے اور وہ گویا جنابؓ کا وزیر ہے اور مدار مہام و انجاحِ مرام میں مطلق التوسط ہوتا ہے۔ وُہ چار قطب الاقطاب گویا ارکانِ دولت ہیں اور وہ بھی

ملک ہیں مطلق العنان ہوتے ہیں۔ جملہ دینی و دُنیوی کام اُن کی برکت اور تصرف سے جاری ہوتے ہیں +

(ف) حضور نبی کریم جناب محمّد پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں محبوبیت کی وہ شان بخشی ہے جو کسی ولی صحابی امام اور نبی کو نہیں بخشی۔ جب آسمان ولایت پر آپ کے کمال کا بدر چمکا تو جملہ نجوم (اولیاء وانبیاء کے کمالات) غروب ہو گئے۔ اب توسط ہے تو جناب کا۔ صلوٰۃ غوثیہ ہے تو جناب کی نذر و نیاز ہے تو جناب کی۔ گیارھویں شریف ہے تو جناب کی۔ ذکر ہے تو جناب کا۔ چرچا ہے تو جناب کا۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ہ ایعزیز! اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ کسی صحابی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ متقدمین اور متاخرین کے کمالات پر پانی پھیر دیا ہو لیکن جناب منبر پر اعلانیہ فرما رہے ہیں ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا — اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اور اسی مکتوب کے صفحہ ۲۱ پر فرمایا در کتاب منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء کہ تصنیف ابی عبداللہ محمد بن علی اعدل است قدس سرہٗ آوردہ است کہ چوں حضرت عمر فاروق و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما برسانیدن خرقہ باویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از جناب حضرت رسول اکرمؐ مامور گشتند کہ بعد از انتقال من بدار البقا او برسانید و برائے امتِ من دعائے مغفرت از و طلب نمایند آں ہر دو اصحاب کبار بسوئے او رفتند پس ناگاہ او در وادی اراک ساجد بود متفرع و مبتہل چوں ہر دو بر وے سلام کردند سر از سجدہ بر داشت و رد سلام نمود و قمیص مبارک بر سر نہادہ پس گفت من در سجدہ بودم مغفرت میخواستم برائے عصاۃ امت بامر سلطان الانبیاءؐ پس حق تعالیٰ گفت یا اویسؓ بخشیدم نصف امت را بدعائے تو و نصف را باقی گزاشتم بر شفاعت محبوب خود غوث الاعظم سید عبدالقادرؓ گفتم یا رب محبوب تو عبدالقادرؓ فرمود مستریح است فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ وَھُوَ قَرِیْبٌ مِّنْ مَّقَامِ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وھو خلاصۃ خواص اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو حجۃ اللہ علی الارض و قدمہ علی اعناق الاولیاء الاولین والآخرین الی یوم القیامۃ۔ پس من ہم سرنگوں کردم و تصدیق نمودم و شکر الٰہی بر افزودم للہ الحمد +

یعنی حضرت ابی عبداللہ محمد بن علی اعدل قدس سرہٗ کتاب منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیا میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم جناب محمّد پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مامور کیا کہ ہمارے انتقال شریف کے بعد ہمارا خرقہ مبارک (بدار البقا) اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو پہنچایا جائے اور اس سے ہماری امت کیلئے دعائے مغفرت طلب کی جائے۔ ہر دو اصحاب کبار رضی اللہ عنہما اُن کے پاس گئے۔ وہ آگے ہی وادیٔ اراک میں تفرع اور ابتہال کی حالت میں سربسجود تھے۔ جب دونوں نے اُن سے سلام کہا اُنہوں نے سر سجدہ سے اٹھایا اور سلام کا جواب دیا۔ خرقہ مبارک سر پر رکھا اور کہا "میں سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے امت

کے عاصیوں کیلئے سجدہ میں مغفرت طلب کر رہا تھا تو حق تعالیٰ نے کہا۔ اے اویس! تیری دُعا سے میں نے نصف نصف اُمّت کو بخش دیا اور باقی نصف میں نے اپنے محبوب غوث الاعظم سیّد عبد القادر جیلانی کی شفاعت کیلئے رکھی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ الٰہی وہ تیرے محبوب عبد القادرؓ کہاں ہیں؟ ربّ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے حضور میں آرام فرما ہیں اور اُن کو دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کا مقام حاصل ہے۔ اور وہ خلاصۂ خواص اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اور اُن کا قدم تمام اولیاء اوّلین و آخرین تا یوم قیامت کی گردنوں پر ہے۔ پس میں نے بھی سر جُھکایا اور تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ بجالایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جُملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ جملہ سابقہ انبیاء اولیاء اوّلین میں داخل ہیں +

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب جناب محمّد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور ثابت تھا اور آپؐ نبوّت سے مشرف تھے یعنی میں ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر اعظم اور مشیر اعلیٰ تھا + (القصیدۃ الروحی)

از کتاب مُناقب غوثیہ

اور زبدۃ العارفین علامہ حضرت مولانا شیخ محمّد صادق شہابی سعدی قادریؒ قدس سرہٗ اپنی کتاب مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں امابعد میگوید بندہ ضعیف گنہ گار محتاج رحمت پروردگار فقیر محمدؐ صادق شہابی سعدی قادری کان اللہ لہ کما کان لمشایخہ ہرگاہ کہ بود حضرت سلطان الاولیاء غوث اعظم رضی اللہ عنہ بر قدم اعلیٰ جدِ خود صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ مذکور است در بہجۃ الاسرار از شیخ امام و قطب ہمام شیخ شہاب الدین بن عمر بن محمدؐ السہروردی رحمۃ اللہ علیہ گفت شنیدم شیخ محی الدین سیّد عبد القادر رضی اللہ عنہ کہ میگفت بر کرسی در مدرسۂ خود ہر ولی بر قدم نبی است و من بر قدم جدِ خودم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و نہ برداشت محمدؐ مصطفےٰ صلعم قدمی را مگر آنکہ نہادم قدم خود در موضعی کہ برداشت از آں موضع قدم خود را مگر آنکہ بود قدمی از قدم نبوّت زیرانکہ نیست راہے بجز نبیؐ این کہ نیا بد آں اقدام نبوت را غیر نبی انتہی گشت قدم او بر گردن ہای سائر اولیاء چنانچہ بوَد قدم محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر گردن ہائے سائر انبیاء و کشف و کرامات و مراتبِ او بے نہایت و بی شمار چنانچہ ذکر کردہ است صاحب المقامات العلیہ والکرامات الجلیہ المخدوم الشہیر گنج بخش حضرت شیخ احمد کھتو قدس اللہ اسرارہٗ در رسالۂ خود کہ مناقب مشائخ مقربین نوشتہ اند کہ مناقب شیخ عبد القادر جیلانی

رضی اللہ عنہ ظاہر است نمی گنجد آنرا اوراق ریاحین وتمام نے سازد آنرا شاخہای بستانین ومراتب علیہ او باہر است نزدیک نیست کہ مطلع شوند بر آں صنادید عارفان واحاطہ نمے تواں کرد عبارات اسالیب واصفان اگر بنویسد آنرا زبانہاء قلم ہر آئینہ قاصر آید واگر بنویسد آنرا انگشتہاء خلق ہر آئینہ عاجز آید لیکن مذکور میشود اینجا اندکی از حدود انہا و قطرۂ از بحور آنہا انتہی وعمدۃ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ در تکمیل الایمان مے آرد کہ وجود کرامات از بعضے صحابہ واولیاء امت بطریق وشہرت وتواتر ثبوت یافتہ کہ تردد وانکار را درانجا مجال نیست خصوصاً از بعضے اعاظم اولیاء چنانچہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ وامام عبداللہ یافعی گفتہ است کراماتہ بلغت حد التواتر ومعلوم بالاتفاق نیست مثلہ من احد من شیوخ الآفاق شہر منہ چنانکہ بود معجزات خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی نہایت و بی شمار گشت شیخ الثقلین بلکہ شیخ الکل چنانکہ بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الثقلین بل نبی الکل وبود ولی پیش از تعلق ببدن گلبن چنانچہ بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی وآدم بین الماء والطین چنانکہ می آرد در مناقب معراجیہ کہ مگس نمے نشست بر بدن مبارک او صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبود عرق بدن وی رضی اللہ عنہ معطر وخوشبودار چنانکہ عرق بدن مبارک او صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وچوں در بیت الخلا میرفت بول وغائط او را زمین فرو میبرد چنانچہ بول وغائط او زمین فرو میبرد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وپرسیدہ شد حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ ازیں حالت پس گفت باللہ ہذا وجود جدی لا وجود عبدالقادر ودریں کلام اشارت است بسوی فنا اتم حضرت غوثیہ در حضرت نبویہ ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً وحالاً وکمالاً پس معلوم شد کہ رتبہ آنحضرت اعلیٰ است از رتبہ سائر اولیاء وتصرفات و افاضات وی بسیار تر است از دیگر اصفیا۔

یعنی بعد حمد ونعت کے کہتا ہے بندۂ گنہگار محتاج رحمت پروردگار فقیر محمد صادق شہابی سعدی قادری اللہ مددگار ہو اُس کا جیسا کہ تھا مددگار اُس کے مشائخ کا کہ حضرت سلطان الاولیاء غوث اعظم رضی اللہ عنہ قدم پہ اپنے جدِ امجد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے چنانچہ بہجۃ الاسرار میں شیخ امام قطب انام حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سُنا میں نے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اپنے مدرسہ میں کرسی پر رونق افروز، ہوکر کہ ہر ولی بالضرور کسی نبی کے قدم پہ ہوتا ہے اور میں اپنے جدِ امجد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں نہیں اٹھایا جدِ امجد نے کوئی قدم مگر رکھا آپ کے نقش قدم پہ میں نے قدم اپنا سوائے قدم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو راہ نہیں۔ انتہی اسیوجہ سے قدم مبارک جناب حضرت غوث اعظم بر گردن سائر اولیائے کرام ہوا جیسا کہ قدم اشرف الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر گردن کل انبیائے عظام تھا اور آپ کے کرامات ومناقب حسب ذکر صاحب مخدوم گنج بخش لکھنو قدس سرہٗ کہ بے حد وبے شمار ہیں نہ کسی زبان کو طاقت بیان کی ہے نہ کسی قلم کو قوت تحریر کی اور عمدۃ المحدثین

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب تکمیل الایمان میں ذکر کیا ہے کہ وجود کرامت بعض صحابہؓ اور اولیائے امت سے بطریقِ تواتر و شہرت ثابت ہے کہ منکر کو ہرگز جائے انکار نہیں خصوصاً بعض اولیائے اعاظم مثل حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ امام ابوعبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خبر کرامات جناب غوث پاک متواتر ہیں اور معلوم بالاتفاق کہ شیوخ الآفاق میں سے کسی ہستی کی آپؓ سے زیادہ شہرت نہیں اور چونکہ کرامات و خوارق عادات جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ بیحد تھے جیساکہ معجزات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بے شمار تھے لہذا آپ شیخ الثقلین بلکہ شیخ الکل ہوئے جیساکہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ثقلین بلکہ نبی کل تھے۔ نیز آپ اس نازک بدن کے تعلق سے پہلے ہی ازلی ہی ولی تھے جیسے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نبی تھے جسوقت حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا ابھی تیار نہیں ہوا تھا۔ مناقب سراجیہ میں فرماتے ہیں کہ جسطرح بدن مبارک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر قعود مگس وغیرہ کو نہیں تھی اسی طرح آپ کے جسم مبارک پر بھی مجالِ جلوس مکھی وغیرہ کو نہیں تھی اور جسطرح پسینہ مبارک حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خوشبودار ہوتا تھا اُسی طرح عرقِ جسد مبارک حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ بھی معطر و معنبر ہوتا تھا اور جسطرح زمین بول و براز حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نگل لیتی تھی اسی طرح پیشاب پاخانہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی زمین کھا جاتی تھی چنانچہ جب آپؓ سے پوچھا گیا آپؓ نے قسمیہ فرمایا کہ یہ وجودِ عبدالقادرؓ نہیں بلکہ وجودِ جدّا امجد ہے پس کلام ہذا سے اشارتاً مفہوم ظاہر ہوتا ہے کہ جناب حضرت غوث الاعظم پاکؓ بحسب ذات و صفات و اقوال و افعال و حالات و کمالات حضرت صاحب نبوت علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام میں فانی تھے اور اسکو فنائے اُتم بولتے ہیں اور چونکہ فنا فی الرسول کا عمدہ و اعلیٰ حصہ جناب ہی کی ذات میں متحقق تھا لہذا مراتب و تصرفات و فاضات جناب حضرت غوث الاعظم پاک بنسبت اولیائے دیگر بیشتر ہوئے۔

(ف) (۱) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی کہ نہیں اٹھایا میرے جدّا امجد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قدم جہاں میں نے قدم نہ رکھا ہو سوائے آخری قدم جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے اور جہاں سوائے آپؐ کے کسی دوسرے کو راہ نہیں" میں قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ یعنی مرتبہ میں میرے اوپر سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا نہیں۔

(۲) نیز جناب کا ارشاد گرامی "تاللّٰہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادر" ایسا دعویٰ ہے جو کسی ولی صحابی امام اور نبی نے نہیں کیا۔ اگرچہ خلفائے راشدین اور سابقہ انبیاء علیہم السلام نے فنا فی الرسول کے مقام سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حظ حاصل کیا لیکن حظِ تام سے آپ کے سوا کوئی دوسرا مشرف نہیں ہوا۔ اسی لئے آپؓ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی پسینہ مبارک خوشبودار تھا، بول براز زمین نگل جاتی تھی۔ کرامات مثل حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے معجزات کے حد حصر سے باہر تھیں۔

(۳) اصل حقیقت یہ ہے کہ جسطرح رب تعالی کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرآت تامہ ہیں ایسے ہی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تامہ ہیں۔

المنقبة الاولی فی وضع المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدمہ علی رقبتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی لیلة المعراج

ذکر صاحب جواہر القلائد کہ اخذ است از مجمع الفضائل قال سمعت عن المشائخ الصوفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ان سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رای نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلة المرصاد وشرف بتشریف الولایة المطلقة المحمدیة وخلعة الوراثة المحبوبیة فی تلک اللیلة المبارکة کما نقل عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لما عرج جدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلة المرصاد وبلغ سدرة المنتهیٰ بقی جبرائیل الامین متخلفا وقال یا محمد لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ فارسل اللہ تعالیٰ روحی الیہ فی ذالک المقام لاستفاد تی عنہ سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوٰة والسلام فتشرفت بہ واستحصلت علی النعمة العظمیٰ والوراثة والخلافة الکبریٰ وحضرت داوجدت بمنزلة البراق حتی رکب علی جدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وعنانی بیدہٖ حتی وصل مقام فکان قاب قوسین او ادنیٰ وقال لی یا ولدی وحدقة عینی قدمی ھذہٖ علی رقبتک وقدمک علی رقبة کل ولی اللہ انتہیٰ وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بعض اشعارہٖ

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِیْ ۔۔۔ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ
نَظَرْتُ بِعَرْشِ اللّٰہِ قِیْلَ تَخَلُّقِیْ ۔۔۔ فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکُ وَاللّٰہُ سَمَّانِیْ
وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ ۔۔۔ وَمِنْ خِلْعَةِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبِ اَکْمَانِیْ

(وقال) الشیخ الاجل العارف باللہ السید نعمة اللہ فی سفینة قد سمعت عن بعض سادات الصوفیة لما بلغ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی اَوْ اَدْنیٰ سمع عن جناب اللہ تعالیٰ تف یا محمد ان ربک یصلی (شرفالمحالہ خاصة) فقال علیہ الصلاة والسلام (باذن اللہ تعالیٰ) لِیْ مَعَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ فظہر العشق الذاتی علی الهیئة الطاوسیة من وراء الکبریاء بحضور الختمیة علیہ الصلوٰة والسلام فسال عنہ علیہ الصلوٰة والسلام فالهم

هذا من ولدك و وارث ولايتك ومحي الدين من بعدك اسمه عبد القادر وخاطبه بخطاب الغوث الاعظم فحصل له صلى الله عليه وسلم السرور وشكر الله الشكور +

(وايضاً) نقل الشيخ القاسم السليمانی قدس سرہٗ عن بعض المشائخ وهم عن سیّدی غوث الاعظم رضی الله عنه انه قال لما عرج جدی حبیب الله صلّی الله علیه وآله وسلّم لیلة المرصاد استقبل الیه ارواح الانبیاء والاولیاء من مقاماتهم لاجل زیارته فاذا اقرب نبیّنا صلّی الله علیه وآله وسلّم من العرش المجید رآه رفیعاً عظیماً لابد للصعود الیه من سلم ومرقاة فارسل الله تعالیٰ الیه روحی فوضعت کتفی موضع المرقاة فاذا اراد ان یضع قدمیه علی رقبتی سال الله تعالیٰ عنی فالهمه ان یا محمد هذا ولدك اسمه عبد القادر لولاختمت النبوة علیك لکان هو اهلا لها بعدك فشکر الله تعالیٰ علیه وقال لی جدی صلی الله علیه واله وسلم یا بنی طوبی لك رایتنی ووجدت نعمتی ثم طوبی لمن رآك اورآی من رآك الی سبعة و عشرین وجعلتك وزیری فی الدنیا والآخرة ووضعت قدمی هذه علی رقبتك وقدماك علی رقاب جمیع الاولیاء ولاافتخر ولامباهاة ولوکانت بعدي نبوة نعلتها ولانبی بعدی +

(وایضاً) بعضی ازمشائخ کبار چنیں نوشته اند که چوں سیّد عالم صلّی اللّٰه علیه وآله وسلّم درشب معراج بالاء عرش رفتند لحظه استادگی نمودند دریں اثنا روح حضرت غوث الاعظم رضی اللّٰه عنه بقدم مبارک حضرت رسالت پناه صلّی اللّٰه علیه وآله وسلّم تکیه کناں ظاهر آمد از زبان گوهر نثار صادر شد که من انت فقال الغوث الاعظم فی جوابه ان ولدك عبد القادر آنگاه آنحضرت از روی عنایت وشفقت قدم مبارک خود را بر دوش ایشاں نهادند وفرمودند قدمی هذه علی رقبتك وقدمك علی کل ولی الله +

(وایضاً) عن بعض السادات الصوفیه رحمة الله علیه انه قد حکي عن سیدی غوث الاعظم رضی الله عنه انه قال لما شرف الله تعالیٰ روحی فی لیلة المعراج برویة جدی حبیب الله صلّی الله علیه وآله وسلم واطلعنی علی ما الهمه الله قال یا مُحَمَّد اعلمت من هذا الرجل فقال یارب انت اعلم منی بذلك فقال سبحانه تعالیٰ هذا ولدك من نسل الحسن بن علی واسمه عبد القادر جعلته محبوبی بعدك وسیکون شانه بین الاولیاء کشانك بین الانبیاء فقال لی یا ولدی وقرة عینی قد طاب خاطری بروبیتك وطاب خاطرك برویتی فانت محبوبی بل محبوب الله ووارثی من بعدی فی مقام ولایتی ومحبوبیتی وضعت قدمی هذه علی رقبتك وقدماك علی رقاب جمیع اولیاء امتی +

(وایضاً) بعضی مشایخ چناں نقل میکنند کہ چوں سلطان الانبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در
شب معراج طبقات سموات طی نمودہ نزد عرش عظیم رسیدند عرش را بسیار بزرگ و بلند یافتند آوازی از مقام
در آمد کہ اے محبوب من بالائی عرش بیای رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خاطر مبارک آورد کہ عرش سخت بلند
چگونہ بالا روم دریں اثنا جوانے بصورت حسن کہ نور رویش عرش را منور ساختہ پیدا و نزد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آمدہ تسلیمات بجا آوردہ نشست وبزبان التماس نمود کہ قدم مبارک بر گردن من نہید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر دو قدم بر گردن ایشان نہادند وآں برخواست گردنش تا عرش رسید حبیب ازلی ومحبوب لم یزلی بالاء عرش
سوار شدہ نامتوجہ بجواں شدہ پرسیدند کہ شاب را مرتبہ بنہائت عظیم ومقامی بغائت فخیم کہ دراں ہست از مقامات
از اہل ولایت نیست مگر رتبہ نبوت باشد ہاتف آواز داد ای حبیب خسروای محبوب من ایں جوان نور دیدہ و
تست و فرزند برگزیدہ تو نامش عبدالقادر است چوں دین متین از دست ملحدان بشابہ ممات خواہد رسید ایں
زندہ خواہد کرد و مخاطب بخطاب محی الدین خواہد گشت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از استماع ایں کلام
فرحان وشادان شدند ودعاء بسیار فرمودہ گفتند اے نور دیدہ من و اے روشنائی خواندن من قدم من گردن
تو رسیدہ وہر دو قدم تو بر گردن جمیع اولیا خواہد رسید ہر کہ قدم ترا قبول کند درجہ عظمی خواہد یافت وہر کہ انکار خواہد
نمود از ولایت معزول خواہد گشت انتہی باید دانست کہ حضرت مقدسہ غوثیہ را رتبہ قبولیت از روز ازل است
وہر چہ ہست قبولیت است ۔ بیت

قبولیت ہر کرا محکم کند پای   مگس بر فرق سیمرغاں زند پای

(وایضاً) در کتاب اللطائف اللطیفہ عمدۂ خلفاء غیاثہ شاہیہ خواجہ کمال الدین بن شیخ المشائخ خواجہ عبداللطیف
البغدادی الشاہی الغیاثی آوردہ اند کہ مرویست از غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہ در شب معراج روح پر فتوح
حضرت سلطان محبوباں غوث اعظم رضی اللہ عنہ بغلبہ شوق مشاہدہ جمال حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از مقام خویش کہ منتہاء مقامات اولیاء بودہ انتقال نمودہ متجسد لطیف گشتہ بملازمت آنحضرت صلعم در عین معراج
مشرف شد وقدم مبارک آں حضرت را بر رقبہ خود گرفت وفیوض مخصوص کہ بمقام معراج نبوی استفاضہ کردہ
آں حضرت اسم یا قادر گفتہ بر رقبہ وی قدم نہادہ عروج فرمود از حضرت ندا رسید کہ یا رسول اللہ میدانی کہ روح
کیست ونامش چیست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کہ الہی ایں روح را با خود اختلاط جزئیہ با کمال
عشق ومحبت می یابم ونامش تو نیکو میدانی ندا آمد کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایں از فرزندان تست از نسل
حسن بن علی کرم اللہ وجہہ ونامش عبدالقادر نہادم ولایت در رتبہ معشوقیت مثل او ہیچ ولی را نیست وایں محبوب
ازلی ومعشوق لم یزلی بطفیل تست انگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر حق تعالی را بجا آوردند وبفیض مخصوص

خود ممتاز ساختند فرمودند یا ولدی قد طاب خاطری بروئیتک وطاب خاطرک برویتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی ومریدی وخلیفتی و قدمی علی رقبتک وقدمک علی رقاب اولیا را منتی آوردہ اند کہ چوں حضرت غوثیہ دریں عالم بجسد عنصری ظہور نمودند اثر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر رقبہ ایشان نمایان بود مانند اثر مہر نبوۃ کہ بر کتف حضرت سید عالم صلعم نمایاں بود۔ بیت

مصطفےٰ پای مبارک بنہد بر دوشش	پس چرا تو نہ نہی بر سر ابابِ ولا

منقبت اوّل شب معراج میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی گردن پر اپنا قدم مبارک رکھنا

صاحب جواہر القلائد بحر مجمع الفضائل سے اخذ کی گئی ہے نے لکھا ہے کہ میں نے صوفیۂ کرام سے سُنا کہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ شب معراج زیارت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہُوئے اور اسی مبارک شب میں آپ کو ولایۂ مطلقہ محمّدیہ عطا ہوئی اور محبوبیت کی وراثت کی خلعت سے سرفراز ہُوئے۔ چنانچہ آپؓ سے منقول ہے کہ جد امجد معراج میں سدرۃ المنتہیٰ تک بمعیت جبرئیل علیہ السلام تشریف لے گئے بعد ازاں جب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ؎

اگر یک سرِ موئی برتر پرم	فروغِ تجلّی بسوزد پرم

تب رب تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا تا کہ آپ کے شرفِ قدم سے مشرف ہُوں پس حاصل کی میں نے وراثت اعلیٰ اور خلافت کبریٰ اور سوار ہُوئے سرورِ کائنات میرے کندھے پر پس پہنچ گئے آپ مقام قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدنیٰ تک اور فرمایا اے میرے لخت جگر جیسا کہ میرے دونوں قدم تیری گردن پر ہیں اسیطرح کل اولیاؤں کی گردن پر میرا قدم ہے۔ چنانچہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اشعار میں اس واقعہ کو بیان فرمایا ہے ترجمۂ اشعار

۱۔ مجھے عرش مجید پر ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں باریابی نصیب ہوئی۔ انوارات الٰہیہ میرے لئے ظاہر ہوئے اور حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا+

۲۔ میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا میرے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام خزائن کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوث الاعظم رکھا+

۳۔ خداوند تعالیٰ نے مجھے اپنی نظرِ عنایت سے وصال کا تاج پہنایا اور بزرگی و قُرب کا خلعت پہنایا+

حضرت سید نعمت اللہ قادری بنگالی قدس سرہٗ نے سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ میں نے بعض سادات سے سُنا کہ جب پہنچے آپؐ شب معراج میں مقام اودنیٰ تک خدا کی درگاہ سے سُنا کہ اے محمّد توقف کیجئے کیونکہ آپ کا رب صلوٰۃ میں ہے اور آپ کو بشرف خاص مشرف فرمائیگا پس یہ وُہ مقام ہے جس کیطرف اشارہ حدیث لِیْ مَعَ اللّٰہِ الخ میں ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ فرشتہ مقرب سما سکتا ہے نہ نبی مرسل ۔ پس عشق ذاتی طاؤسی شکل میں عظمت وجبروت کے پردوں سے آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جلوہ گر ہوُا ۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہیں الہام ہوُا کہ یہ آپ کے فرزند آپ کی ولایت کے وارث آپ کے بعد آپ کے دین کو زندہ کرنے والے کی آتشِ عشق ہے ۔ جس کا نام عبدالقادر ہے ۔ اس وقت آپ کو غوث الاعظم کے لقب سے خطاب کیا گیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے اور آپ نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔

اِسی طرح شیخ قاسم سلیمانی قدس سرہٗ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے ۔ نیز شیخ موصوف نے سیدی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نے فرمایا کہ جب جدامجد صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج میں تشریف لیگئے تو ارواح کل اولیاء وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کی زیارت کے لئے اپنے اپنے مقام سے تشریف لائیں جب ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرشِ معلیٰ کے قریب پہنچے تو اُس کو بہت اونچا پایا جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ناممکن تھا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری رُوح کو آپ کی طرف بھیجا اور مَیں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھے ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے تو آپؐ نے خداوند تعالیٰ سے میری نسبت دریافت کیا ۔ ارشاد ہوُا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا فرزند ہے نام اس کا عبدالقادر ہے ۔ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو آپ کے بعد عہدہ نبوت اسے عطا کیا جاتا ۔ اس پر آپ نے خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ۔ اور مجھے فرمایا ۔ اے میرے فرزند ! تمہیں مبارک ہو کہ تم نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوئے پھر اس کو مبارک ہو جو تجھے دیکھے یا تمہارے دیکھنے والے کو دیکھے ۔ یا اُس کو جو اُس کو دیکھے ایسا ہی آپ نے ستائیس تک فرمایا ۔ مَیں نے تم کو دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا اور اپنا یہ قدم تمہاری گردن پر رکھا ۔ اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہیں ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو تم ہوتے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نیز بعض مشائخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شب معراج میں جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرش مجید پر پہنچے تو تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر گئے ۔ اتنے میں حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح مبارک حاضر ہوئی اور آپ نے اپنے کندھے جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے رکھے ۔ جناب نے اپنی زبان دُرفشاں سے فرمایا تم کون ہو ۔ غوث الاعظم پاک نے عرض کیا مَیں آپ کا بیٹا عبدالقادر ہوں ۔ اُس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے از روئے عنایت وشفقت اپنے قدم مبارک آپ کی گردن مبارک پر رکھے اور فرمایا ۔ میرے یہ قدم تمہاری گردن پر ہیں

اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہیں ۔

نیز بعض سادات صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب معراج کی رات رب تعالےٰ نے میری رُوح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بخشا تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا آپ اسے جانتے ہیں جواب دیا اللہ تعالیٰ مجھ سے بہتر جانتا ہے ۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کا بیٹا حسنؓ بن علیؓ کی اولاد سے ہے اور ان کا نام عبد القادر ہے اور آپ کے بعد یہ میرے محبوب ہیں اور ان کی شان درمیان اولیاء ایسی ہے جیسا کہ آپ کی شان درمیان انبیاء کے ہے ۔ پس آپ نے فرمایا ۔ بیٹا ! ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوئے پس تم میرے محبوب ہو بلکہ رب تعالےٰ کے محبوب ہو اور میرے بعد میری ولایت اور محبوبیت کے مرتبہ کے وارث ہو ۔ میں نے اپنے قدم تمہاری گردن پر رکھے اور تمہارے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں ۔

اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ شب معراج میں جب سلطان الانبیاء جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم طبقات سموات طے کر کے عرش معلےٰ کے قریب پہنچے تو اس کو نہایت بلند پایا ۔ ایک آواز مقام قدس سے آئی کہ اے میرے محبوب ! عرش کے اوپر آئیے ۔ آپ نے خیال کیا کہ عرش نہایت بلند ہے کیونکر جاؤں ۔ یکایک ایک حسین جوان جس کے چہرے کے نور مبارک نے عرش کو منور کر دیا نے ظاہر ہو کر آداب بجالا کر عرض کیا کہ میری گردن پر قدم مبارک رکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قدم مبارک اُن کی گردن پر رکھے جوان کھڑا ہو گیا آپ عرش پر پہنچ گئے حبیب ازلی اور محبوب لم یزلی عرش معلی پر سوار ہوئے اور پوچھنے لگے اے سعادتمند جوان تمہارا کیا نام ہے اس جوان نے دست بستہ کھڑے ہو کر کچھ جواب نہ دیا آپ کو خیال ہوا کہ یہ جوان نہایت عظیم الشان ہے اور اس کا مقام مقام نبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ جہاں یہ کھڑا ہے یہ مقام از مقامات نبوت ہے غیب سے آواز آئی نہیں یہ جوان تمہارا لخت جگر نور بصر ہے اس کا نام عبد القادر ولقب محی الدین ہے تمہارے دین کو جب ملحدوں کے ہاتھ سے درجۂ ممات پر پہنچے گا یہ زندہ کرے گا لہٰذا اس لقب سے ملقب ہوگا ۔ آپ بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں کیں اور فرمایا کہ اے قرۃ العین اور اے میرے اہل بیت کے چراغ ! میرے دونوں قدم تیری گردن پر اور تیرے قدم جمیع اولیاء کی گردن پر ہوں گے اس اور جو تیرے قدم کو قبول کرے گا وُہ درجۂ عظیم پائے گا اور جو انکار کرے گا ولایت سے معزول کیا جائیگا انتہی ۔ پس جاننا چاہیئے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا رتبہ قبولیت روز ازل سے ہے اور جو کچھ ہے قبولیت ہے سے جسکو قبولیت نصیب ہو جاتی ہے اگرچہ وُہ مگس ہو سیمرغوں کے سر پر قدم رکھتا ہے ۔

اور کتاب اللطائف اللطیفہ میں خواجہ کمال الدین بن خواجہ عبد اللطیف البغدادی الغیاثی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شب معراج میں روح پر فتوح حضرت سلطان محبوبان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ بغلبۂ شوق مشاہدۂ جمال باکمال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے جو کہ منتہائے مقام ولایت

تھا منتقل ہو کر مجسم ہوئی اور شرف زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئی اور آپ کے قدم مبارک کو اپنی گردن پر سے لیا اور جو فیض کہ مخصوص بمقام نبوت تھا اس کو حاصل کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باسم قادر کہکر آپ کی گردن پر قدم رکھ کر عُروج کیا۔ درگاہ الٰہی سے ندا آئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں یہ کس کی رُوح ہے اور اُس کا نام کیا ہے آپ نے عرض کیا پروردگار اس رُوح میں اپنا اختلاط جزئیت و عشق و محبت باکمال پاتا ہوں نام اُس کا تجھے معلوم ہے۔ آواز آئی کہ اس کا نام عبد القادر ہے اور مقام ولائیت و رتبۂ معشوقیت میں کوئی اولیاؤں میں سے اُس کے برابر نہیں اس کی قبولیت ازلی و معشوقیت لم یزلی بطفیل آپ کے ہے تب آپ شکر الٰہی بجالائے اور اپنے فیوض مخصوصہ سے آپ کو ممتاز فرمایا اور ارشاد فرمایا اے فرزند! میرا دل تیرے دیدار سے خوش ہُوا اور تُو میرے دیدار سے خوش ہو تو محبوب خدا ہے اور میرا محبوب اور مُرید اور خلیفہ ہے اور میرا قدم تیری گردن پر اور تیرے دونوں قدم اولیاء کی گردن پر ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ جب غوث الاعظم بعالم ناسوتی مجسم ہو کر ظاہر ہوئے تو اثر قدمِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی گردن پر نمایاں تھا جیسا کہ مُہرِ نبوت شانہ مبارک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نمایاں تھی۔ بیت

مصطفٰے پائے مبارک بنہد بر دوشت | پس چرا نہ نہی بر سرِ احباب قدم

یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے کندھوں پر قدم مبارک رکھے پس آپ کیوں اولیاء اللہ کے سروں پر قدم نہ رکھیں +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ولایت اور محبوبیت کے وارث حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور جناب کا قدم مبارک تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ ہر نبی کا ولی ہونا چونکہ لازمی ہے لہٰذا اولیاء میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ صحابہ اور انبیاء سابقہ علیہم السلام پر ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۰

اور اسی منقبت کے تحت فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ ایں ابیات در علو شان خود فرمودہ قصیدہ ص۲۱۲ تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار

علی الاولیاء القیت سری و برھانی | میں نے اپنا راز اور کمال اُولیا کو جتایا۔ وہ اس کی وجہ
فھاموا بہ فی سرسری و اعلانی | سے ظاہر باطن میں مجھ پر فریفتہ ہو گئے۔ وہ راز یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آنحضرت رضی اللہ عنہ مقرب ترین ہستی ہیں +

فاسکرھم کاسی فھاموا بخمرتی | میرے پیالہ نے اُن کو مست کر دیا اور وہ میری مستی پر

سکاری حیاری من وجودی وعرفانی

فریفتہ ہو گئے اور میری حقیقت اور میری ذات کے عرفان میں حیران رہ گئے یعنی جملہ اولیاء و انبیاء سابقہ میری حقیقت کو نہ پا سکے ۔

انا کنت قبل القبل قطبا منجلا
تطوف بی الاکوان والرب اسمانی

مَیں ازل میں روشن قطب تھا۔ جُملہ عوالم میرا طواف کرتے ہیں اور ربّ تعالےٰ نے میرا نام غوث الاعظم رکھا۔

خرجت جمیع الحجب حتی وصلته
مقاما به قد کان جدی له دانی

میرے لئے سب حجاب اٹھا دیئے گئے حتیٰ کہ مجھے رَبّ تعالیٰ کا وصال نصیب ہو گیا۔ اور مجھے وہ مقام نصیب ہو گیا جو میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہے۔ مُراد یہ ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے کَمَا حَقُہٗ مشرف ہیں ۔

وقد کشف الاستار عن نور وجهه
ومن خمرة التوحید بالکاس اسقانی

پردے اٹھائے جانے کے بعد مجھے ربّ تعالےٰ کا مشاہدہ نصیب ہوا اور توحید کے مٹکا سے پیالہ کے ساتھ مجھے شراب پلائی ۔

انا درة ابیضا وانا سدرة الرفیع
ونادانی ربی حقیقا وناجانی ،

مَیں سفید موتی ہوں۔ میں سدرۂ رفیع ہوں۔ رَبّ تعالیٰ نے مجھے لائق کہکر پکارا اور میں نے مناجات کی یعنی ازل میں رَبّ تعالےٰ نے فرمایا کہ میری بارگاہ میں وزیر اعظم کے منصب کے لائق آپ ہی ہیں تو میں نے شکریہ ادا کیا۔

وصلت الی العرش المجید بحضرة
فلاحت لی الانوار والحق اعطانی

معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عرش مجید پر رَبّ تعالیٰ بارگاہ میں پہنچا۔ میرے لئے انوارات الٰہیہ ظاہر ہو گئے۔ اور رَبّ تعالےٰ نے مجھے جُملہ اولیاء و انبیاء پر سرداری عطا کی ۔

نظرت بعرش الله واللوح قطرة
فلاحت لی الاملاک والله سمانی

مَیں نے اللہ تعالےٰ کے عرش اور لوح کو ایک قطرہ کیطرح دیکھا۔ اللہ تعالےٰ کے تمام خزائن میرے لئے ظاہر کر دیئے گئے اور رَبّ تعالےٰ نے میرا نام غوث الاعظم رکھا۔

وتوجنی تاج الوصال بنظرۃ
ومن خلع التشریف والتقریب اکسانی
انا قطب اقطاب الوجود باسرھا
انا بازھم وا لکل بید عی بغلمانی

رَبّ تعالےٰ نے نظرِ رحمت سے میرے سَر پر تاجِ وصال پہنایا اور اپنے قُرب و بزرگی کی خلعتیں پہنائیں +
میں قطب الاقطاب وجود ہُوں اور سب سے زیادہ مسرور ہوں۔ مَیں اُن میں مثل باز کے ہُوں اور جُملہ عشاقِ ربّ میرے غلام ہیں۔ وجود سے مراد ذاتِ حق ہے یعنی مَیں جُملہ اقطاب متقدمین ومتاخرین (سابقہ انبیاء واولیاء) کا سردار ہوں +

ولوا ننی القیت سری لدجلۃ
لغارت وراح الماء فی سرا علانی

اگر مَیں اپنا راز دریائے دجلہ پر ڈالوں تو وہ خشک ہو جائے اور اس کا پانی چلنے سے ٹھہر جائے + یہ دعوےٰ کسی صحابی یا سابقہ نبی نے نہیں کیا۔ اس سے آپ کی فضیلت ثابت ہے +

ولوا ننی القیت سری الی لظی
لاخمدت النیران من عظم سلطانی

اگر میں اپنا راز دوزخ پر ڈالوں تو میری بادشاہت کے دبدبہ سے اُس کی آگ بُجھ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ مقامِ ناز کسی صحابی یا سابقہ نبی کو نصیب نہیں +

ولوا ننی القیت سری لمیت
لقام باذن اللہ فی الحال نادانی

اگر مَیں اپنا راز مُردے پر ڈالوں تو میرے پکارنے پر وُہ فوراً کھڑا ہو جائے کیونکہ مجھے ربّ تعالےٰ نے اپنا تصرّف استعمال کرنے کا اِذن دیا ہوُا ہے +

سلوا عنی المسری سلوا عنی المنا
سلوا عنی القاصی سلوا عنی الدانی

مجُھ سے کوئی راز کی بات پوچھو۔ اپنی کوئی آرزو مجھ سے دریافت کرو۔ کوئی دور کی چیز مجھ سے پوچھو۔ کوئی نزدیک کی چیز مجھ سے پوچھو۔ مُراد یہ ہے کہ آپ کا عِلم ہر شئے پر محیط ہے +

سلوا عنی العلا سلوا عنی الثری
وما کان تحت التحت والانس والجان

مجُھ سے آسمانوں کے متعلق کوئی سوال کرو۔ مجُھ سے زمینوں کے متعلق کوئی سوال کرو۔ اور جو کچھ زمینوں کے نیچے ہے اسکے متعلق سوال کرو اور انسانوں اور جنوں کیمتعلق جو دل چاہے سوال کرو +

فیا معشر الاقطاب لموا لحضرتی
وطوفوا بخاناتی واسعوا الی مکانی

اے گروہِ اقطاب! میری بارگاہ کا عزم کرو اور میرے گھر کا طواف کرو اور میرے ارکین سلطنت میں شامل ہو جاؤ۔ اس میں تصریح ہے کہ آپ حضور علیہ السّلام کے دائمی وزیر اعظم ہیں اور جملہ اقطاب (اولیاء و انبیاء) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وقتی وزیر تھے۔ ہیں اور ہوتے رہیں گے +

وغوصوا بحاری تظفروا بجواهری
وتبری ویاقوتی ودری ومرجانی

میرے سمندروں میں غوطے لگاؤ۔ اور مجھ سے جواہر حاصل کرو سونا حاصل کرو یاقوت حاصل کرو اور مرجان حاصل کرو۔ مُراد یہ ہے کہ جملہ خزائن ظاہری و باطنی میرے سپرد ہیں ہم ہی اُن کے تقسیم کرنے والے ہیں +

وقفت علی الانجیل جمعا شرحته
اخی ورفیقی کان موسی بن عمرانی

مَیں ساری انجیل سے واقف ہُوا اور مَیں نے اس کی شرح کی۔ مُوسیٰ بن عمران میرے بھائی اور میرے رفیق تھے +

کذا سبعة الالواح جمعا فهمتها
فسرت زبورا کاملا ثم قرانی

اِسی طرح توریت کی سات الواح مَیں نے ساری سمجھیں۔ پھر مَیں نے پوری زبور پڑھی اُور پھر قرآن مجید پڑھا +

وحیلت رمزا کان عیسی یحمله
به کان یحیی الموتی والرمز سریانی

اُور جو راز عیسٰی کو حاصل تھا اور جس سے وُہ مُردے زندہ کرتا تھا وُہ بھی مَیں نے پایا۔ نیز سریانی زبان سے بھی مَیں واقف ہُوا +

وخضت بحارا لعلم من قبل نشاتی
وفککت فی التوراة رمزة عبرانی
فمن فی رجال الله نال مکانتی
وجدی رسول الله فی الاصل ربانی

مَیں نے قبل از پیدائش علمِ الٰہی کے سمندروں میں غوطے لگائے اور عبرانی زبان کی رمز کو مَیں نے توراۃ سے حاصل کیا+ اللہ تعالےٰ کے رجال میں سے کون ہے جو میرے مقام تک پہنچا ہے اور میری تربیت حقیقت میں میرے نانا پاک جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود کی ہے۔ اس میں تصریح ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں آپ مقرب ترین ہستی ہیں اور جملہ اولیاء و انبیاء پر آپ کو سرداری حاصل ہے +

ووالدتی الزھرا بنت محمّدٍ
ابوھا رسول الخلق عز بھم شانی

اور میری دادی حضرت زہرا علیہا السلام جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی ہیں۔ اُن کے باپ جمیع خلائق کیطرف رسول ہیں اور اُن کی شان خلقت میں بہت ہی بلند ہے۔

انا الکوکب الدری انا شمس خانھا
انا الفرد قد البست فی الحب تیجانی

مَیں کوکبِ دُرّی ہُوں۔ مَیں سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہرا کے گھر مبارک کا شمس ہُوں۔ مَیں بجوش الحب میں فرد ہُوں تحقیق میرے سَر پر سرداری کا تاج پہنایا گیا ہے۔ اس میں توضیح ہے کہ آپ کو جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے۔

انا قادری الوقت عبد القادر
واسمی محی الدین والاصل کیلانی

مَیں عبدالقادر یکتائے زمانہ ہُوں۔ میرا اسم محی الدین ہے اور میرا اصل وطن گیلان ہے۔

(ف) ومن النظم المنسوب الیہ رضی اللہ عنہ ونفعنا بہٖ ص۳۱۷ تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار

دنوت من المحبوب اعلی المراتب
فاوھبنی بالقرب ازکی المواھب

مَیں اعلیٰ مراتب والے محبوب یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہُوا۔ آپؐ نے مجھے اپنا قرب بخشا جو تمام مواہب سے لذیذ تر ہے۔

وتوجنی تاجا علی خلع الرضی
بسنی ملابیس فنلت مآربی

آپؐ نے مجھے رضا کی خلعتیں اور سرداری کا تاج پہنایا۔ مَیں نے آپؐ کے جملہ کمالات کی پوشاکیں پہنیں اور آپؐ سے جملہ مقاصد حاصل کئے۔

وقلدت تصریف الوجود باسرہ
خلیفۃ بالکرسی جلست نائبی

آپؐ نے بہت مسرور ہو کر تصرف فی الاکوان کا ہار میرے گلے میں ڈالا اور اپنی بارگاہِ عالیہ میں مجھے اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر تخت پر بٹھا دیا۔ اس میں دلالت ہے کہ جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء پر میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو فضیلت حاصل ہے۔

ونادانی من غیر واسطۃ وقد
بدا لی حجر الاحجاب وحاجب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی واسطہ کے مجھے اپنے پاس بلایا اور تحقیق مجھے آپ کی دائمی حضوری

انا خادم فی حضرۃ نبویۃ
قریب لہ قربا کقوس حواجب

حاصل ہے۔ میرے اور آپ کے درمیان نہ کوئی پردہ ہے نہ دربان +

مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں خادم ہوں اور مجھے آپ کی بارگاہ میں وہ قرب حاصل ہے جو دونوں ابروؤں کی قوسوں کو حاصل ہے۔ مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مَیں مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہوں۔ آپ کے جملہ صحابہ (انبیاء و اولیاء) میرے ماتحت ہیں اور مجھ سے فیض حاصل کرتے ہیں +

خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل شمس کے ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آسمانِ ولایت کے قمر ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور آپ کے صحابہ (جملہ اولیاء اور انبیاء) آسمانِ ولایت کے ستارے ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ۳۴) +

اور اسی منقبت کے تحت فرمایا بدانکہ در حضور رُوح شریف حضرت غوث الاعظم و متجسد شدن بجسد لطیف و مرکوب گشتن وی بجہۃ عروج و صعود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنہار استغراب نمائی کہ مثل این واقعہ از دیگراں ہم در شب معراج ظہور یافتہ چنانکہ در مقدمہ از احادیث صحیحہ ثبوت یافتہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ در شب معراج پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در بہشت سیر کردہ اند ذکر فی نہایۃ ابن الاثیر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبلال ما دخلت الجنۃ الا سمعت خشخشۃ فقلت من ھذا فقالو بلال (الخشخشۃ حرکۃ ماصوت کصوت اسلح) وحضرت اویس قرنی را در مقام مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ خوابیدہ یافتہ اند و لاشک ایں ہر دو واقعہ بتروح اجساد بودہ و ہمچنیں است دیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج غمیصا بنت ملحان را وزن ابی طلحہؓ در بہشت و دیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارواح انبیاء را علیہم الصلوٰۃ والسلام در سمٰوٰت کہ بعضے ایشان استادہ نماز میگذاردند +

در حرز العاشقین وغیرہ آوردہ اند کہ در شب معراج با سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ علیہ السلام ملاقات کرد و گفت یا اخی الصالح انت قلت عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فرمود آیا آری باشد کہ یکے از علماء امت شما دریں وقت حاضر شود و با من ہم سخن گردد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح امام محمد غزالی را پیش موسیٰ علیہ السلام حاضر آوردہ پیشتر عروج فرمودہ و میان ایشان سلام واقع شد موسیٰ علیہ السلام فرمود ما اسمک گفت محمد بن محمد بن محمد الغزالی موسیٰ علیہ السلام گفت من اسمک تو پرسیدم نہ از پدر

وجدت محمد غزالی گفت حق تعالیٰ پرسید مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى شما گفتید هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى اگر میگفتید هِيَ عَصَايَ هر آئینه کافی می بودی موسیٰ علیه السلام جواب داد که چوں حق تعالیٰ فرمود مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى دانستم که ایں سوال از عالم الغیب والشهادة هست مگر بجهة استیناس دل من پس باقتضاء حال و مقام آں کلمات زیاده کردم محمد غزالی گفت که چون مرا برای مکالمه طلبید ایں کلمات زیاده کردم حضرت موسیٰ علیه السلام باستماع این سخن سکوت فرمود حضرت رسول صلی الله علیه وسلم از مقام خود بعصائ مبارک خود بمحمد غزالی اشارة فرمود که باموسیٰ علیه السلام ایں قدر چرا بی ادبی کردی گویند که چوں محمد غزالی در دنیا ظهور نمود اثر آن عصا بر بدن مبارک محمد غزالی نمایاں بود +

و در رفیق الطلاب اجل العارفین شیخ محمد چشتی از شیخ الشیوخ نقل میکنند که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند انی رایت رجالا من امتی فی لیلة المعراج یریهم الله تعالیٰ فی مقامی و در ذکر مقام محمود میفرمائند المقام المحمود هو المقام الذی لا یشارك له فیه غیره علیه الصلوٰة والسلام من الانبیاء والرسل والاولیاء الامة انتهی +

وحضرت نظامی گنجوی گوید در شب معراج آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر براق سوار بودند و غاشیه آنحضرت بر دوش من بوده انتهی و شک نیست که ایں بتجسد ارواح بود و بادشاہاں اینجهاں اگرچه طاقت سیر ممالک خود داشتند لیکن بجهة احتشام بی اعانت مرکوب اصلا سیر نمیکنند و دریں صورت در عظمت واقتدار شاں نقصان راه نمی یابد بلکه در سیر پیادگی عیب و عار لازم می آید همچنیں آں بادشاه هر دو جهان صلی الله علیه وسلم چوں بسیر ملک و ملکوت مامور گشتند حق تعالیٰ بجهة تعظیم وتکریم آنحضرت صلی الله علیه وسلم از مکه معظمه تا بیت المقدس برکوب براق سیر کنانیند و از انجا تا سدرة المنتهی بمعارج وسلالم که کیفیت آنها حق تعالیٰ نیکو میداند رسانید و چوں حضرت جبرئیل علیه السلام در سدرة المنتهی توقف وتاخر نمود وگفت لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ بمراکب روحانیه عروج فرمود الی ماشاء الله تعالیٰ وحضور و رفع حضرت سلطان الاولیاء غوث اعظم رضی الله عنه در مقامی که حضرت جبرئیل علیه السلام عاجز آمد و عروج آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم سوی مستوی هیچ عجب نیست زیرا که شخصے را از اولیاء امت آنجا دیده اند چنانچه عمدة المحدثین امام نجم الدین الغیطی در کتاب المعراج نبشته اند بایں عبارت ثم رفع الی سدرة المنتهی فغشیه سحابة فیها من کل لون فتاخر جبرائیل ثم عرج به حتی یظهر مستوی سمع فیه صریف الاقلام ورای رجلا مغیبا فی نور العرش فقال من هذا املك قیل لا قال من هو قیل هذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطبا من ذکر الله وقلبه معلق بالمساجد ولم ینسب لوالدیه فرای ربه سبحانه وتعالیٰ فخر النبی صلی الله علیه وآله وسلم ساجدا وکلمه ربه تعالیٰ عند ذلك فقال له یا محمد قال لبیك یا رب قال سل تا آخر قصه +

و بدآنکہ در شب معراج حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ در مَقْعَدِ صِدْقٍ در خواب شد واز لقائی محمدی در مقام اَوْ اَدْنٰی باز مانده اند دولت عظمٰی ورتبہ علیا نصیب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بود کہ آنحضرت را دراں مقام عالی دیدند واز اسرار آن قرب خاص شنیدند و دمساز و ممتاز گردیدند وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ است واز اینجہ است کہ سیدمکی در بحر المعانی گفتہ اند کہ حضرت سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی در مقام محبوبیہ شہرت دارند دیگر محبوبان نہ پس ازیں جا معلوم شدہ کہ سلطان اویس قرنی در مقام محبوبیہ اقامت دارند لیکن بشان مستوران جناب محبوبیۂ آنحضرت حبیب اللہ رضی اللہ عنہ شہرت تمام دارد مانند اشتہار محبوبیۂ حضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکونہ علی قدمہ +

یعنی خبردار! عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روح شریف کے حاضر ہونے اور جسد لطیف کیصورت پر متجسد ہونے اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عروج وصعود کی خاطر عرش معلٰے تک ہمرکاب ہونے کا ہرگز ہرگز انکار نہ کرنا کیونکہ شب معراج میں اس واقعہ کی مثل کئی اور واقعات ظہور میں آئے ہیں جیساکہ مقدمہ میں احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیاہے کہ شب معراج میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آگے بہشت میں سیر کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا کہ جہیں داخل ہوا میں جنت میں گر سنی میں نے ایک کھڑکھڑاہٹ میں نے پوچھا یہ کون ہے جواب آیا بلال ہے (الخشخشۃ ایک ایسی آواز کا نام ہے جو کہ مثل آواز اسلحہ ہو) اور حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مقام مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ میں سوتے ہوئے پایا اور زوجہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں دیکھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دونوں واقعات کا ظہور اجساد کے ساتھ تھا۔ ایسے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں غمیصا بنت ملحان اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کے ارواح کو آسمانوں میں دیکھا کہ بعض ان میں سے کھڑے نماز گزار رہے تھے +

حرز العاشقین اور دیگر کتب تصوف میں مذکور ہے کہ شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقی ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے ہم پلہ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اچھا کسی ایک عالم کو بلائیے جو میرے ساتھ کلام کرے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش معلٰے پر عروج کرنے سے پیشتر روح امام محمد غزالی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا ان دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے عرض کیا محمد بن محمد بن محمد الغزالی کلیم اللہ نے کہا میں نے تمہارا نام پوچھا ہے تم نے اپنے باپ دادوں کا نام کیوں لیا۔

امام نے جواب دیا خداوند تعالیٰ نے آپ سے پوچھا تھا کہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے آپ نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ میری لکڑی ہے اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کو اس سے ہانکتا ہوں اور بہت سے کام اس سے نکلتے ہیں۔ آپ نے فقط ہی عصای یعنی میری لکڑی ہے کیوں نہ کہا اتنا لمبا چوڑا جواب کیوں دیا کلیم اللہ نے کہا کہ جناب باری نے پوچھا کہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ باوجودیکہ جو سائل ہے تو نہیں ہے مگر محض بخیال و لحاظ استیناس مکالمہ ہے پس حسب اقتضائے حال و مقام ان کلمات کو میں نے زیادہ کیا۔ امام والا مقام نے جواب دیا جو آپ کا جواب ہے وہی میرا بھی جواب ہے۔ آپ نے بھی مجھے واسطے مکالمہ طلب فرمایا ہے لہذا حسب مقام و مقتضائے حال الفاظ زیادہ کئے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساکت ہوئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر اپنے عصائے مبارک سے امام والا مقام کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ اس قدر بے ادبی تو نے کیوں کی۔ بیان کرتے ہیں جب امام والا مقام پیدا ہوئے تو نشان عصائے مبارک آپکے بدن پر تھا۔

اور کتاب رفیق الطلاب میں شیخ الشیوخ سے شیخ محمد چشتی ناقل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبِ معراج میں چند لوگوں کو امت محمدیہ سے دیکھا کہ دکھا دیگا مجھے ان کو اللہ تعالیٰ نے میرے مقام میں اور مقام محمود کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایسا مقام ہے جو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے نہ کوئی نبی رسول اور ولی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔

حضرت نظامی گنجوی علیہ الرحمتہ نے کہا کہ شب معراج میں جب جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے تو آپ کا غاشیہ میرے کندھوں پر تھا اور یہ حالات کچھ عجیب نہیں کہ یہ تجسّد و تمثّل و تشکّل ارواح ہوئے ہوں اور دلیل عقلی یہ ہے کہ سلاطین ممالک بذات اپنے ہر ملک کی سیر کر سکتے ہیں لیکن واسطے حفظ صورت احتشام و شوکت بلا سواری کہیں آتے جاتے نہیں کیونکہ رفتار پیادگی میں بظاہر کسر شان و داغ عیب و عار ہے اسی طرح جناب سرورِ کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم جب بہ سیر ملک و ملکوت مامور ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعظیم و تکریم کیلئے مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک بسواری براق سیر کرایا اور بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک بمعارج و زینے بعد ازاں بذریعہ مراکب روحانیہ الیٰ ماشاء اللہ عروج کرایا اور حاضر ہونا روح جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ بشبِ معراج اور مرکب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے مقام پر جہاں جبرائیل علیہ السلام عاجز آ گئے کچھ جائے تعجب نہیں کیونکہ بعد از تاخیر جبرئیل امین عروج ہونا مستوی کیطرف اور اس مقام میں اولیائے امت سے ایک شخص کو دیکھنا عند المحدثین ثابت ہے چنانچہ عمدۃ المحدثین امام نجم الدین الغیطی نے کتاب المعراج میں لکھا ہے کہ پھر بلند کئے گئے سدرۃ المنتہیٰ تک پس دیکھا اس میں ہر رنگ پس ٹھہر گئے جبرئیل علیہ السلام پھر بلند ہو کر مقام مستوی میں پہنچے پس سُنی اس میں قلم چلنے کی آواز۔ ایک شخص کو دیکھا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا ہے پس فرمایا آپ نے یہ کون ہے کوئی نبی

ہے یا فرشتہ آواز آئی نہیں فرمایا پھر کون ہے آواز آئی یہ ایک ایسا آدمی ہے جو دنیا میں خدا کے ذکر سے رطب اللسان رہتا تھا اور اُس کا دل مسجدوں میں لگا تھا اور اپنے والدین کے حقوق کو فراموش نہیں کیا تھا۔ اس سبب سے اُسے آج خدا کا دیدار نصیب ہوا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر پڑے۔ اُس وقت رب تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ آپ نے فرمایا لبیک حق تعالیٰ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہو دیا جاوے گا آخر حدیث تک +

جاننا چاہیئے کہ شب معراج میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مقام مَقْعَدِ صِدْقٍ میں سو گئے اور مقام اَوْ اَدْنٰی میں لقائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے اور وہ رتبۂ عالی اور دولتِ عظمیٰ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے نصیب ہوئی کیونکہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اُس عالی مقام میں کی اور قربِ خاص کے اسرارات سے مشرف ہوئے اور اُس قربِ خاص میں دمساز اور ممتاز ہوئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ اسی وجہ سے سید محمد مکی بحر المعانی میں لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مقام محبوبیت میں وہ شہرت حاصل ہے جو اوروں کو حاصل نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مقام محبوبیت حاصل ہے لیکن وہ اولیائے مستورین میں سے ہیں اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی محبوبیت ایسی ہی مشہور و معروف ہے جیسی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت مشہور رہے کیونکہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ آپ کے قدموں پر ہیں +

المنقبۃ الثانیہ فی تولد المبارک

چو ںمبارک ولادت باسعادت حضرت غوثیہ محبوبیہ سال چہار صد و ہفتاد است و آں شب تولد اوّل شب ماہ مبارک رمضان بود و پنج چیز ظاہر شد یکی آنکہ ہماں شب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با جمیع صحابہ و آئمہ الہدیٰ باسائر اولیاء امت در واقعہ طلب الکائنات و غوث الموجودات سلطان المفردین نور الحق والدین سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ آمدند و مبارک باد دادند و آنحضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام فرمودند یا ولدی یا ابا صالح اعطاک اللّٰہ ابناً وہو ولدی و محبوبی و محبوب اللّٰہ تعالیٰ سبحانہ و سیکون لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی فی الانبیاء والرسل + دوم آنکہ آں شب ہیچ دختری در گیلان متولد نشدہ مگر پسران کہ آں ہمہ اولیاء و رجال اللہ داخل خدمات بوجود آمدند و آں یک ہزار و یک صد کس بودند از بندگی حضرت شیخ محمد علیی برہانپوری در ملفوظ او منقول است کہ حضرت مقدسہ غوثیہ محبوبیہ از صلب پدر در رحم مادر آمدند برای رعایت حضرت الیشان رضی اللہ عنہ بسیارہ اولیاء نیز از صلب اب در رحم ام بیروں آوردن را حکم شد تا لائق صحبت حضرت کردند۔ سوم آنکہ

بفرمانِ الٰہی ارواح سائر انبیاء و رسل بمتابعت سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم در رویای حضرت سیّد ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدند بشارت دادند کہ ہمہ اولیاء اولین و آخرین در اطاعت ایں فرزند ارجمند شما باشد و قدمش را بآرزوی برگردن ہا خود بنہند و قبول کنند و ازاں ترقی درجات انہا گردد و ہر کہ انحراف نماید از ذروۂ قرب بیفتد و در پستی بعد و حرمان بماند۔

چہارم تا تمامی ماہ رمضان المبارک بجز وقت افطار روزہ پستانِ والدہ ماجدہ خود را در دہن نمی گرفتند و ہم بریں معنے کلام آں جناب مشعر است۔ بیت ؎

بدایۃ امری ذکرہ ملاء الفضاء ۔۔۔ وصومی فی مہدی میاد شہرتی۔

پنجم آنکہ بر کتف مبارک آنحضرت نقش قدم مبارک محمّدی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کہ در شب معراج بر دوش آنحضرت نہادہ اند منقوش بود و مبرہن میشد اما ولادت باسعادت آنحضرت در شہر مبارک گیلا نست و آں قریہ است بہ ساحل بحر ۳ روزہ راہ از بغداد ست و در بعضے نسخہ آنحضرت را جیلی می نویسند مراد از جیل گیلان است نہ انکہ بعضے را توہم افتادہ مراد جیل کہ نزدیک بغداد است چنانکہ صومعہ دیہی است نزدیک شہر از آذربیجان و جدی مادری آنحضرت کہ سیّد عبد اللہ الصومعی است از انجا است و حالا اولاد ایشان این جا باشند و خانقاہ بارونق دارند و والدۂ ماجدہ آنحضرت گفتہ کہ چوں فرزندم سیّد عبد القادر تولد شد ہرگز در روزہ رمضان شیر نخوردہ اینست دولت مادر زاد بمقتضائے حدیث نبوی اَلسَّعِیْدُ مَنْ یَسْعَدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ تربیت الٰہی چنین است و آں نشانہ وراثت کاملہ است و وقت تولد شریف والدہ ماجدہ ایشان قدوۃ العارفات سیدۃ الصالحات حضرت بی بی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت حضرت سیّد ابو عبد اللہ الصومعی الزاہدی الحسینی رضی اللہ عنہما شصت سالہ بودند دریں سن ایاس تولد آنحضرت را خرق عادت تواں گفت و روی مبارک آنحضرت چناں درخشاں و تاباں و با مہابت و صلابت بود ہر کہ برائے دیدن می آمد او را تاب دیدن نمی ماند و چشمہا خیرہ می شد حسن یوسف و اخلاق محمّد و صدق صدیق و عدل عمرؓ و حلم عثمانؓ و علم و شجاعت و فتوات حیدریؓ داشتہ رضی اللہ عنہم۔

منقبت دوم آپ کی تولید مبارک کے بیان میں

ولادت باسعادت جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالےٰ ۴۷۰ھ ہجری میں واقع ہوئی ہے اور وہ شبِ تولد شب غرۂ ماہ رمضان المبارک تھی۔ عند الولادت پانچ خوارق عادات و کرامات ظہور میں واقع آئیں۔

اوّل یہ کہ اسی شب کو سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم بمعہ جمیع صحابہ و آئمہ و اولیاء امت رضوان اللہ علیہم اجمعین طلب الکائنات و غوث الموجودات سلطان المفردین نور الحق والدین سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کے

پاس خواب میں تشریف لائے اور مبارکباد دی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے فرزند اے ابو صالح! تم کو اللہ تعالےٰ نے ایسا بیٹا عطا کیا ہے جو میرا فرزند ہے میرا محبوب ہے بلکہ رب تعالےٰ کا بھی محبوب ہے۔ اُسکی شان اولیاء واقطاب میں ایسی ہوگی جیسی میری شان انبیاء و رُسل میں ہے +

دوسرے یہ کہ اُس رات گیلان شریف میں کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ سب کے سب لڑکے پیدا ہوئے جو اولیاء اللہ رجال الغیب اور صاحب تصرّف بنے اور وُہ تعداد میں گیارہ سو تھے۔ اور حضرت شیخ محمد عیسیٰ برہانپوری قدس سرہٗ کے ملفوظات میں منقول ہے کہ جب ذات مقدسہ حضرت محبوب پاک رضی اللہ عنہ صلب پدر سے رحم مادر میں جلوہ گر ہوئے تو بپاس خاطر جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ بہت سے اولیاء اللہ اصلاب پدران سے ارحام مادران میں متمکن کئے گئے تاکہ آپ کی صحبت کے لائق ہوں +

تیسرے یہ کہ تمام ارواح انبیاء و رُسل علیہم السّلام حسب الحکم خداوندی بمتابعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید ابی صالح رضی اللہ عنہ کے پاس خواب میں تشریف لائے اور بشارت دی کہ جملہ اولیائے اوّلین وآخرین تمہارے اس فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور اُس کے قدم کو بآرزوئے تمام اپنی گردن پر رکھیں گے اور قبول کریں گے اور اس امر سے اُن کے درجات کی ترقی ہوگی۔ اور جو کوئی انحراف کرے گا ذروۂ قرب سے گر پڑے گا اور بُعد وحرمان کی پستی میں ہلاک ہوگا +

چوتھے سارے ماہ رمضان شریف میں سوائے وقت افطار روزہ آپ اپنی والدہ صاحبہ کا دُودھ مبارک نہیں پیتے تھے اور اس حقیقت پر آپ کا یہ شعر دال ہے ؎

بدایۃ امری ذکرہ ملاء الفضاء   وصومی فی مہدی مبادِ شہرتی

(ترجمہ) میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے دنیا پُر ہے اور جھُولے ہی میں میرا روزہ دار ہونا میری شہرت کا باعث ہے +

پانچویں دوش مبارک پر نقش قدم مبارک آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں آپ کے کندھوں پر رکھے تھے منقوش اور مبرہن تھے۔ اور مولد خاص جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ شہر گیلان ہے اور گیلان ایک مقام طیب دریا واقع ہے اور بغداد شریف سے تین دن کی راہ ہے اور بعضوں نے آپ کو جیلی لکھا ہے اور مراد جیل سے گیلان ہے نہ جیسا کہ گمان بعض ہے کہ مراد جیل سے قرب بغداد ہے جیسا کہ صومعہ ایک گاؤں نزدیک شہر گنجہ آذربائیجان کے ہے اور نانا صاحب سید عبداللہ الصومعی یہین کے تھے آپ بھی اور آپ کی اولاد بھی وہیں رہتی ہیں۔ اور آپ کی خانقاہ بھی وہیں پر ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا کبھی رمضان میں دن کو دُودھ نہیں پیا اور اسی کو سعادت مادر زاد بحکم حدیث اَلسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ کہتے ہیں اور یہ نشان وراثت کا ملہ ہے + آپ کے تولد شریف کے وقت آپ کی والدۂ ماجدہ

قدوۃ العارفات سیدۃ الصالحات حضرت بی بی ام الخیر امۃ الجبار بنت حضرت سید عبداللہ الصومعی الزاہدی الحسینی رضی اللہ عنہا کی عمر شریف ساٹھ برس کی تھی۔ اس کبر سنی یاس و ناامیدی میں جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا آپ سے پیدا ہونا از جملہ کرامات ہے۔ روئے مبارک جناب غوث پاکؓ ایسا تاباں و درخشاں و متین و سیح تھا جو کوئی آپ کی طرف نظر اٹھاتا تھا اس کو تاب نظر نہیں ہوتی تھی بلکہ آنکھیں چوندھیا جاتی تھیں حُسنِ یوسفی و اخلاقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و صدقِ صدیقیؓ و عدلِ عمریؓ و حیائے عثمانیؓ و شجاعت و فتوحاتِ حیدریؓ سب کچھ آپ رکھتے تھے۔

بیت

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری | آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے آپ کے کسی کی ولایت پر اتنی کرامات کا ظہور کسی روایت سے ثابت نہیں۔

المنقبۃ الخامسۃ فی علو استعدادہ رضی اللہ عنہ

از اہلِ عرفان منقول است کہ چوں ارواح اولاد آدم صلی اللہ علیہ السلام روزِ میثاق در پیش درگاہ کبریا احدیت جل قدسہ حاضر آوردند فرمان شد جملہ را سہ صف ترتیب دہند صف اول ارواح طیبہ انبیاء صلوات اللہ علیہم دوم ارواح مطہرہ اولیاء رضی اللہ عنہم سوم ارواح سائر عوام غفر اللہ لہم روح پر فتوح حضرت غوث الثقلین در صف دوم رتبہ صدارت داشت لیکن ہر مرتبہ بمقتضائے استعداد فطری وکمال استعدادی ازلی از مکان خود انتقال نمودہ در صفِ انبیاء قرار میگرفت پیش گاران جناب قدس از آنجا باز آوردہ در صف دوم السلاک میدادند تاکرت ثالثہ این حقیقت را بجناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض داشتند کہ روح عبدالقادر در صف اولیاء قرار نگیرد و در صف انبیاء داخل میشود۔ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شنیدن ایں تبسم شدند وازروی شفقت دست آنحضرت گرفتہ در صف محبوبان و صدیقان جائے دادند و فرمودند کہ ای فرزند من امروز مکان تو اینجا بہ امر معبود است و لیکن بشارت باد کہ روزِ محشر مقام تو در جنت من مقام محمود است۔

منقبت پنجم آپ کی بلندی استعداد کے بیان میں

اہل عرفان بیان کرتے ہیں کہ بروز میثاق جب سب ارواح انبیاء و اولیاء و عوام قطار باندھ کر کھڑی ہوئیں

توسب تین قطاریں تھیں قطار اوّل ارواح انبیاء قطار دوم ارواح اولیاء قطار سوم ارواح عوام۔ روح پر فتوح جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گو رتبہ صدارت قطار دوم رکھتی تھی مگر علوِ استعدادی و بلندی حوصلہ سے اپنے مقام سے منتقل ہو کر بار بار صف اوّل میں جا کھڑی ہوتی تھی اور کارکنان قضا و قدر ہر بار صف اول سے صف دوم لاکر کھڑا کر دیتے تھے۔ آخر مجبور ہو کر بحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عرض کیا گیا کہ روح غوث الاعظم پاکؓ قرار نہیں پکڑتی صف اوّل ہی کو چلی جاتی ہے آپؐ نے مسکرا کر دست شفقت سے پکڑ کر مقام صدیقین و محبوبین میں کھڑا کیا اور فرمایا کہ آج کے دن تمہارا مقام یہ ہے اور کل کو آپ میرے ہمراہ جنت میں بمقام محمود ہو جیئے گا۔

(ف) عمدۃ المحدثین علامہ حضرت شیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب تفریح الخاطر میں صـ۱۴ پر حدیث شریف نقل کرتے ہیں (وفی کتاب) رافیق الطلاب لاجل العارفین الشیخ محمد الجشتی نقلا عن الشیخ الشیوخ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی رایت رجالا من اُمّتی فی لیلۃ المعراج ارایھم اللہ تعالیٰ فی مقامی والمقام المحمود وھوالذی لا یشارکہ فیہ غیرہٗ علیہ الصلوٰۃ والسّلام من الانبیاء والرسل والاولیاء امتہ انتھی۔ یعنی اجل العارفین شیخ محمد چشتی نے اپنی کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا میں نے اپنی امّت کے بہت رجال معراج کی رات مقام محمود میں دیکھے۔ مقام محمود وہ ہے جسمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سوا کوئی نبی رسول یا ولی شریک نہیں ہو سکتا۔ پس یہی کمّل افرادِ اُمت محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گروہ ہے جنؒ کو سابقہ انبیاء و رسل علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے۔ خصائص الکبریٰ جز اوّل باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ صـ۱۶۸ پر حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ ان کمّل افراد نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ معراج شریف کی رات میں بیت المعمور میں نماز پڑھی فصلیت انا ومن معی من المومنین فی البیت المعمور اسیئے انبیاء علیہم السلام نے ان پر رشک کیا بِقَوْلِہٖ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون و الشھداء (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزھد باب ماجاء فی الحب اللہ صـ۶۲) لہٰذا ان کمّل افراد کے سلطان حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء و رسل علیہم السّلام پر احادیث پاک سے ثابت ہے۔

المنقبۃ السادسہ فی احیاء الغرق فی البحر

آوردہ اند کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بر سبیل سیاحت سیر کناں برلب دریا رسیدند بجری دیدند کہ

درجوش وخروش از دل عارفان دم میزد و در جدهٔ و صفا از باطن اہل جذب و محبت نشان میداد ساعتی آن دریا دل
قرب منازل برگذرگاه آں رود قرار گرفت ناگاں طائفهٔ زناں شہری که برساحل آن دریاء عظیم بود بطلب آب در
رسیدند وازپیش گذر آں مواج کرامت مستقر ساخته بود عبور نموده کوزہای آب پُر نمودند و برسم و عادت
معهود برگشتند۔ مگر پیره زالی شکسته حالی خود را از جماعتهٔ آں زنان کناره کشیده وظرف خود را از آب پرکرده
ور زمین نهاده برکناره دریا بایستاده وچادری برخود کشیده یکبارگی چون ماتمیاں شیونیان درگریه شد چنداں
قلق واضطراب ونوحه وزاری نمود که دربیان نیاید آنحضرت رضی الله عنه از معائنه این حال متعجب شدند که آیا ہیچکس
بر وی دست تعدی دراز کرده و احدے برکوزه وسبوی او سنگها انداخته نالش او از چه روست وشیون او بچه وجه۔
شخصے را برای استفسار حقیقت حال آں پیره زال فرمود آں مرد آمده جواب داد که ای شاه عالم پناه چگویم از واقعه
این عجوزه که قضیه او در حکایت پرسش و عرصه جانگاه تر و دل سوز تر است۔ پسرے داشت جوان یوسف طلعت
روزی بعزم عروسی بکمال حشمت وشوکت وثروت ومکنت که اشارت از تهیا و اسباب وانواع آرائش واقسام
لوازم روز شادی باشد و با تزک وحشم وخیل وخدم با قارب وجمهور خلائق وعموم سکنه بلاد آنطرف دریا بودند۔ وبعد
از حصول مقاصد و مآرب که عبارت از تقدیم مراسم مناکحت وازدواج تواند بود جوان مذکور با جماعتهٔ مرد و زن بکمال
فرح وسرور چنانچه خمار شبینه در سر وعروس یکشنبه در بر خورم و خنداں درکشتی در آمد و متوجه خانه شد۔ نزدیک
بود که بساحل مراد برسد یک مرتبه دریا بشورید و موجی هایل برخواست۔ ہر چند ملاحاں دست و پا زدند تا از ال
ورطهٔ ہلاکت نجات یابند سود نکرد۔ چوں قضاء الہی بر قضاء آں گروه رفته بود کشتی بچرخ در آمد و ہمانجا که پیره زال
گریه میکند آں زورق فرو نشست و عالمی تلف شد چنانکه یک کس از انجماعتهٔ بغیر ازیں عجوزهٔ غم زده زنده نماند۔
و متنفسے ازاں تہلکه بدر ول این خان و مان خرابه خلاصی نیافت۔ بیک ساعت ہمه در قعر فرو رفتند طعمهٔ مور و ماہی
شدند و مرداں شهر بوقوع این حادثه شنیعه چوں ماتمیاں ومصیبت زدگان یکچند سوز و افغاں داشتند۔ لیکن این
بیوه زن را مدت دوازده سال است که ہر روز بطلب آب برلب دریا میرسد وجائی که کشتی پسر و عروس با جماعته
غرق شده ایستاده میشود وگریه وزاری برمیدارد وبعد ازاں بخانه میرود۔ از استماع این واقعه عجیب وحادثه غریبه آنحضرت
را حالی رو داد رضی الله عنه یکبارگی دریاء شفقت بجوشش آمد و بزبان الہام بیان فرمودند که ای جوان برو وآں ضعیفه
را از گریه باز دار و بگو که خاطر خود را جمع دارد وہر چه دولت خواہد ومطلوب تو باشد ہماں باشد۔ آں مرد نزد آں زن آمد
ومطابق فرمودہ دلاسا کردن گرفت۔ زن باور نداشت ہماں طور در گریه وزاری واشک ریزی وخوں خواری بود۔
چوں باز بخدمت آنحضرت رضی الله عنه رسید گفت اے مرہم پاش زخم دل فگاری وای راحت بخش جان دردمندان
قلق واضطرابی که بر جان مستمند از فراق فرزند استیلا یافته باین دلداریها زبانی کم نشود وفتوری نپذیرد۔ آنحضرت

رضی اللہ عنہ بار دیگر بتاکید و تہدید فرمودند کہ برو و او را ازین جزع و فزع باز دار و بگو کہ پسر تو و عروس او ہمان جماعۃ الناس و انام و تزک و احتشام باہمگین دبدبہ شان و شوکت و طنطنہ شادی و عزت کہ درین دریا غرق شدہ و بموج فنا فرو رفتہ ناظر و حاضر باشد کہ بحکم قادر علی الاطلاق ہمین زمان از بحر عدم بر ساحل وجود می شتابد و ہمین ساعت دیدہ بی نور و مہجور ترا منور میسازد۔ از اصغاء این کلمات قدسی سمات مستمع را یکبارگی ابواب صدق و صفا مفتوح گشت و متحقق شد کہ چندین کسان این ضعیفہ را بزرق و تملق دلاسا میکردند و عاقبت کار حوالہ بمشیت و تقدیر الٰہی مینمودند انفاس تقدس اساس این مسیح دم خضر قدم کہ توام اعجاز است یقین میدانم کہ مشعر بصدق است و مقرون بحق اعتقاد درست نزد ضعیفہ آمد و آنچہ از حضرت رضی اللہ عنہ شنیدہ بود یک بیک باز نمود۔ از اثر آن پیغام صداقت انجام آن پیرہ زن را تسکین خاطر ردی دادہ حسرت زدہ انتظار ظہور آثار آن شد۔ ہمدرین اثنا آنحضرت رضی اللہ عنہ بدرگاہ واہب کبریائی المتعال توجہ نمود لمحہ گذشت اثر ظہور نہ بخشید۔ بار دیگر متوجہ شد لحظہ بران نیز گذشت اثر نیافت۔ آن محبوب خدا خاصہ حضرت جل و علا چون برتبۂ محبوبیت و خصوصیت مختص بود بوقوع این بارہ درنگ بجوش آمد و برنگ محبوبان ناز و نیاز عتاب آمیز با حضرت حق آغاز کرد الٰہا! در کار عبد القادرؒ ہم درنگ و تعویق؟ از حضرت عزۃ ندا رسید کہ ای محبوب من در کار تو نہ از راہ تغافل بود بلک این ہمہ از لطف و حکمت بود۔ میدانی کہ کارش ہمہ بہ تمہیل است نہ بتعجیل۔ اگر میخواستم زمین و سماء را در یک طرفۃ العین می آفریدم لیکن در شش روز آفریدم تا بدانند کہ در حضرت عزت ما عجلت را بار نیست۔ این دو لمحہ کہ در کار تو درنگ کردم ہیچ میدانی چہ صنعتہا کردیم۔ دوازدہ سال است کہ این کشتی غرق شدہ و اہل کشتی بہ ہزاران واسطہ طعمہ ماران و نہنگان و ماہیان گشتہ۔ برای خاطر تو ہمہ ذرات و اجزاء مبلوعہ چندین سالہ را بحکمت بالغہ خود منجمد کردم۔ بحکم ناطقہ اجسام و اجساد ہر یک را با رگ و پوست و گوشت و استخوان و عضلات و اعضاء و امعا مرتب گردانیدم و روح انسانی و حیوانی و نباتی و جمادی در قالب ہر یک دمیدم و اموات چندین سالہ را از سر نو کسوت حیات پوشانیدم و زندہ گردانیدم۔ اکنون معائنہ کن قدرت و لطف مرا۔ یک مرتبہ دریا بجوشید و از ہمانجا کہ کشتی غرق شدہ بود ہمان شوکت و حشمت و سامان و سلوت و دبدبہ شادی و طنطنہ از روی کشتی پسر آن بیوہ زال با محافہ عروس و طائفہ انام و دواب و انام و آنچہ درین بود صحیح و سالم برآمدند۔ ہمہ مردم متعجب ماندند۔ پیرہ زال از شادی بیہوش شدہ اسلامیان را صدق و صفا از معائنہ اینحال افزون گشت و اکثر کفرہ رو باسلام آوردند۔ چون ہا و ہوئے مردم فرو نشست ہر چند ملاحظہ کردند آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ را نیافتند۔ بیت

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آن کنی مردہ را جانی بہ بخشی زندہ را بے جان کنی

منقبت چھٹی دریا میں غرق شدہ کشتی کے افراد کے زندہ کرنیکے بیان میں

مشائخ عظام سے منقول ہے کہ عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیر و تفریح کرتے ہوئے دریا کے کنارہ پر پہنچے۔ وہ دریائے پُر آب جوش و خروش میں عارفوں کے دل سے مطابقت رکھتا تھا اور حدۃ وصفا میں اہل جذب و محبت کے باطن سے نشان دیتا تھا۔ لحظہ بھر اُس دریا دل محبوب لم یزلی نے اُس دریا کی گزرگاہ پر آرام فرمایا کہ ناگہاں ایک شہر جو اُس دریائے عظیم کے ساحل پر واقعہ تھا کی چند عورتیں پانی لینے کے لئے آئیں اور اُس موج کرامت کے سامنے سے گزر کر اپنے اپنے گھڑے پانی سے بھرے اور اپنی رسم و عادت معہود کے مطابق واپس لوٹ گئیں مگر ایک عورت پیر سالہ شکستہ حال نے عورتوں کی اس جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا سبوچہ پانی سے پُر کر کے زمین پر رکھ دیا اور دریا کے کنارے پر کھڑی ہو کر اور چادر منہ پر ڈال کر یکبارگی ماتمیوں کیطرح نالہ جانکاہ شروع کیا۔ اسقدر قلق و اضطراب و نوحہ اور زاری کی کہ بیان سے باہر ہے۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بملاحظہ حال پُر ملال اُس دل کباب کے حیرت مند ہوئے کہ کس ظالم نے اُس پر دست ظلم دراز کیا اور کس سنگ دل نے سنگ ستم اُس کے سبوچہ دل پر مارا ہے کہ یہ پیرزال بدیں حال پامال ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے ایک اصحاب کو اُس پیرزال کی حقیقت حال کی دریافت کیلئے ارشاد فرمایا۔ اُس شخص نے واپس آکر عرض کیا کہ اے شاہ عالم پناہ! اس عجوزہ کا واقعہ کیا بیان کروں اس کا قصہ حضرت یونس علیہ السلام کیطرح سخت جانکاہ اور نہایت دردناک ہے۔ اس کا ایک لڑکا تھا حُسن میں یوسف ثانی تھا۔ ایک روز یہ عورت اپنے فرزند دلبند کی شادی کر کے اپنے گھر کو آتی تھی جب دریا کے کنارے پر پہنچی تو مع دولہا و دولہن و براتیاں بکمال حشمت و شوکت و ثروت و مکنت بمعہ اسباب و انواع آرائش و اقسام لوازم شادی با تزک و حشم و خیل و خدم کشتی پر سوار ہوئی۔ جب کشتی دریا سے گذر کر کنارے کے قریب پہنچی تو اچانک دریا میں طغیانی آگئی اور کشتی بھنور میں آگئی ہر چند ملاحوں نے کوشش کی کہ کشتی کو ورطہ ہلاکت سے نجات دلائیں لیکن بے سُود۔ چونکہ قضاء الٰہی میں اُس گروہ کی قضا مقدر تھی اس لئے کشتی جگر کھا کر اُس جگہ پر جہاں اب پیرہ زال نوحہ کر رہی ہے دریا کی تہ میں بیٹھ گئی۔ سوائے اس غمزدہ پیرزالہ کے کوئی شخص اُس جماعت سے زندہ نہ نکلا۔ سب قعر دریا میں غرق ہو گئے اور طعمہ موراں و ماہیاں ہو گئے۔ اس حادثہ شنیعہ کے وقوع پر شہر کے لوگوں نے اکٹھے ہو کر نہایت دردناک ماتم کیا لیکن یہ بیوہ عورت بارہ سال ہوئے ہر روز پانی کے لئے آتی ہے اور دریا کے کنارہ پر جس جگہ دولہا دولہن اور براتی غرق ہوئے تھے کھڑی ہو کر ماتم و زاری کرتی ہے اور پھر واپس گھر چلی جاتی ہے۔ اس واقعہ عجیبہ اور حادثہ غریبہ کے استماع سے آنحضرت رضی اللہ عنہ پر سخت گہرا اثر ہوا۔ یکبارگی دریائے شفقت جوش میں آیا اور زبان الہام بیان سے ارشاد فرمایا کہ اے جوان! جا اور اس ضعیفہ کو گریہ زاری

سے روک لو اور کہہ کہ تسلی رکھے جو چاہتی ہے دیا جائیگا۔ وہ شخص اس پیرہ زال کے پاس آیا اور فرمان کے مطابق دلاسہ دینا شروع کیا۔ لیکن اُس عورت نے باور نہ کیا اور اُسی طرح گریہ زاری و خون خواری کرتی رہی۔ جب وہ شخص واپس آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا تو عرض کیا اے مرہم پاشِ زخمِ دل فگاراں و اے راحت بخشِ جانِ دردمنداں! آتشِ فراق فرزند جو مجمرِ سینہ میں اس مہجورہ کے مشتعل ہے تسلّی ہائے زبانی سے فرو نہیں ہوتی۔ جب تک آپ آبِ الطاف و مہربانی اس کی سوزشِ نہانی و شعلۂ جانی کو سرد نہیں کریں گے اس کا نوحہ جانکاہ موقوف نہیں ہوگا۔ باستماع ایں سخن آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارِ دیگر تاکید اور تہدید سے فرمایا کہ جاؤ اور اُس بڑھیا کو اِس جزع فزع سے باز رکھو اور کہو کہ تیرا لڑکا بمعہ عروس و براتیاں اُسی تزک و احتشام و دبدبہ شان و شوکت و طنطنۂ شادی و عزت کیساتھ جو اس دریا میں غرق ہو چکے ہیں اور موجِ فنا میں بہہ چکے ہیں حاضر و ناظر ہُوا چاہتا ہے اور اس قادرِ مطلق کے حکم سے اسی وقت بحرِ عدم سے ساحلِ وجود پہ آیا چاہتا ہے اور اسی گھڑی تیرے دیدۂ بے نور اور مہجور کو منوّر کیا چاہتا ہے۔ ان کلمات قدسی سمات کے استماع سے اس جوان کے یکبارگی ابوابِ صدق و صفا مفتوح ہو گئے اور متحقق ہو گیا کہ کئی لوگوں نے اِس پیرہ زال کو زرق و تملق سے دلاسے دیئے لیکن بالآخر معاملہ مشیت و تقدیرِ الٰہی کے سپرد کر دیا۔ اس مسیح دم خضر قدم کے انفاسِ تقدس اساس سے جو اعجاز کا حکم رکھتے ہیں اُس جوان کو یقین ہوگیا کہ آپؓ کا ارشاد مبارک بالکل حق ہے اسلئے اعتقادِ درست کیساتھ اُس ضعیفہ کے پاس آیا اور جو کچھ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زبانِ گوہر فشان سے سنا تھا من و عن پہنچا دیا اُس پیغامِ صداقت انجام کے اثر سے اُس پیرہ زال کو تسکینِ خاطر ہوئی اور اُن آثار کے ظہور کی منتظر ہو گئی۔ اِسی اثناء میں آنحضرت رضی اللہ عنہ اُس واہبِ کبریا کی درگاہِ متعال میں متوجہ ہوئے۔ ایک لمحہ گذر گیا لیکن کوئی اثر ظہور میں نہ آیا دوسری بار پھر متوجہ ہوئے۔ پھر ایک لمحہ گذر گیا لیکن کوئی اثر ظہور پذیر نہ ہُوا۔ چونکہ آپ محبوبِ سبحانی ہیں اور رُتبۂ محبوبیت و خصوصیت سے مختص ہیں اسلئے دوسری دفعہ توجہ پر تاخیر ہونے پر جوش میں آگئے اور محبوبوں کی طرح ناز و نیاز عتاب آمیز ربّ تعالیٰ کیساتھ شروع کر دیئے اور فرمایا "الٰہی! عبد القادر کے کام میں بھی درنگ و تعویق" حضرتِ عزت سے ندا آئی کہ اے محبوبِ من! آپ کے کام میں تاخیر از راہِ تغافل نہ تھی بلکہ لطف و حکمت پر مبنی تھی۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ہمارے ہر کام میں تمہیل ہے نہ کہ تعجیل۔ اگر ہم چاہتے تو ارضین و سموٰت کو ایک طرفۃ العین میں پیدا کر دیتے لیکن ہم نے چھ دن میں پیدا کیئے تاکہ ہماری مخلوق کو پتہ چل جائے کہ ہماری بارگاہِ عزت میں عجلت کو دخل نہیں۔ یہ دو لمحہ جو آپ کے کام میں تاخیر کی ہے آپ جانتے ہیں کہ ہم نے کیا کچھ کیا ہے۔ بارہ سال ہوئے یہ کشتی غرق ہوئی تھی اور اہلِ کشتی ہزاروں واسطہ سے طعمۂ ماراں و نہنگاں و ماہیاں ہو چکے تھے۔ آپ کی خاطر کئی سالوں کے جملہ ذرات و اجزاء مبلوعہ اپنی حکمت

بالغہ سے منجمد کئے ہیں اور بحکم ناطقہ جملہ اجسام واجساد کو بارگ و پوست و گوشت واستخواں وعضلات واعصاب وامعاء مرتب کیا ہے۔ اور رُوح انسانی وحیوانی ونباتی وجمادی کو ہر ایک چیز کے قالب میں پھونکا اور سالوں کے اموات کو از سر نو کسوتِ حیات پہنایا ہے اور زندہ کیا ہے اب ہماری قدرت اور لطف کا معائنہ کیجئے یکمرتبہ دریا میں طغیانی آگئی اور اُسی جگہ سے جہاں کشتی غرق ہوئی تھی نمودار ہوئی اور اُس بیوہ زال کا لڑکا بمعہ محافۂ عروس وطائفہ انام و دواب وانعام اور جو کچھ اس میں تھا اُسی شوکت وحشمت وسامان وسطوت و دبدبۂ شادی وطنطنۂ کیساتھ صحیح وسالم کشتی سے باہر نکل آیا۔ تمام لوگ حیران رہ گئے پیرہ زال خوشی سے بیہوش ہوگئی۔ اِس کرامت کے معائنہ سے مسلمانوں کے دلوں میں صدق وصفا اور بڑھ گیا۔ اکثر کفار نے اسلام قبول کرلیا۔ جب لوگوں کا غوغہ بند ہُوا ہر چند آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کیا گیا لیکن آپ کو نہ پا سکے ؎

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آنکنی　　　مُردہ را جانے بہ بخشی زندہ را بے جاں کنی

(ترجمہ) اے قادرِ مطلق! تو اپنی قدرت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ میّت کو زندہ کرتا ہے اور زندہ کو مارتا ہے۔

(فٓ) ایسی کرامات کا ظہور کسی صحابی امام یا نبی سے نہیں ہُوا یہ مقام ناز ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ ہی کو نصیب ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ فتوحات شریف باب ۱۲ میں فی مقام ترک الادب فرماتے ہیں ان منھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم من ھو مقام فی الادلال کالشیخ عبد القادر الجیلی ببغداد یعنی اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے جسکو مقام ناز نصیب ہوتا ہے جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شہنشاہ بغداد شریف رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر کسی ولی کو مقام ناز نصیب ہوتا ہے تو وُہ آپ ہی کا نائب مناب ہوتا ہے۔ اصالتاً ناز کا کمال آپ ہی کی ذات پر ختم اور اتم ہے کیونکہ آپ محبوب محبوب رب العلمین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید اور احادیث شریف سے صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کیلئے مقام نیاز ثابت ہے پس صاحب نیاز کو ناز حاصل کرنے کیلئے صاحبِ ناز کے آگے نیاز کرنے سے کوئی عار نہیں۔ الحمد للہ رب العلمین۔

(فٓ۲) آپ کی یہ کرامات آپ کے خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ اپنی تصنیف لطیف خلاصۃ القادریہ میں درج فرماتے ہیں۔ نیز آپ کے خلیفہ امام یافعی آپ کی یہ کرامات تکملہ روض الریاحین میں درج فرماتے ہیں۔

المنقبۃ الثامنۃ فی شہادۃ المشائخ علی علو مرتبۃ علی سائر الاولیاء

وذکر الامام الاورع الازھد محمد بن　　　امام الاورع الازھد محمد بن سعید بن احمد بن سعید

سعید بن احمد بن سعید بن ذریخ الزنجانی
فی کتابہ المسمی بروضۃ النواظر فی مناقب الشیخ
عبد القادر فی الباب السادس فی ذکر المشائخ
الذین بشروا واقروا بمرتبۃ السنیۃ فی القطبیۃ
لہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ابیات :-

شَہِدَتْ بِرُتْبَتِہٖ جَمِیْعُ مَشَائِخٍ
فِیْ عَصْرِہٖ کَانُوْا بِغَیْرِ تَنَاکُرٖ
اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا
بِقُدُوْمِہِ الْمَیْمُوْنِ اَکْرَمَ طَائِرٖ

کَالْعَالِمِ الْبَصْرِیْ ھُوَ الْحَسَنُ الَّذِیْ
عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِکِیْنَ لِسَائِرٖ
مِنْ عَصْرِہِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِ الشَّرِیْفِ
اَلْقُطْبِ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرٖ
مَا مِنْ رَئِیْسٍ کَانَ صَدْرَ زَمَانِہٖ
اِلَّا وَ بَشَّرَھُمْ بِاَکْرَمَ طَائِرِہٖ
یا شیخ محی الدین صدر زمانہ
الجامع الفرد الفرید الامر
وَالْکُلُّ کَانُوْا قَبْلَہٗ حُجَّابَہٗ
فَتَقَدَّمُوْاہُ وَکَانُوْا کُلَّ عَسَاکِرٖ

وَاَتٰی کَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشُہٗ
شَمْسًا تُغَیِّبُ کُلَّ نَجْمٍ زَاھِرٖ

بن ذریخ زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کتاب روضۃ النواظر ونزھۃ الخواطر فی مناقب الشیخ عبد القادر کے چھٹے باب میں جس میں اُن مشائخ کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں آپ کے قطب لاثانی اور جمیع اولیاء سے افضل ہونے کی بشارت دی ہے یہ اشعار لکھے ہیں:۔

تمام مشائخ نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے بلند مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں +

تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ جیسے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ عالیہ سے لیکر سیدنا قطب الاقطاب حضرت میراں محی الدین شیخ سید عبد القادر الجیلانی قدس سرہٗ النورانی کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدوم میمنت لزوم کی خوشخبری دی ہے +

اپنے وقت کے ہر رئیس الاولیاء یعنی قطبِ زمان نے اس مبارک ہستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی +

یا حضرت شیخ سلطان محی الدین! آپ سارے عالم کے صدر ہیں۔ سید الافراد ہیں اور آپ کا حکم سارے عالم میں جاری ہے +

جُملہ اقطاب جو آپ سے پہلے آئے وہ سب کے سب آپ کے دربان تھے اور شہنشاہ کی آمد کی خبر دینے کیلئے لشکریوں کیطرح آپ سے پہلے آئے +

آپ ایک بادشاہ کیطرح تشریف فرما ہوئے جس کے آگے آگے اُس کا لشکر چلا۔ جسطرح سورج کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہو جاتے ہیں اسی طرح جب آپ کا آفتاب ولایت بلند ہُوا تو آسمان ولایت کے سارے روشن ستارے مدھم پڑ گئے +

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ لِهَا
بُ الْاَوْلِیَاءِ لَهٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرٖ
اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اَکَابِرٖ
نَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَهُمْ
اِجْلَالِهٖ بَادِیْهِمٖ وَالْحَاضِرٖ
لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَمَا
عَنْ حَالِهٖ مِنْ اَصْفَهَانَ مُکَابِرٖ

آپ وُہ صاحبِ قدم ہیں کہ جن کے پائے مبارک کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جُھک گئیں۔
جب آپ نے بحکمِ الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا "میرا قدم جملہ اکابر اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے" تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے سر جُھکا دیئے۔
اصفہان کے ایک متکبر شخص کے سوا کسی نے انکار نہ کیا جو آپ کے حال سے بے خبر تھا۔ اولیاء اللہ میں علم اور عمدہ حال کے باعث اس کی بڑی تعظیم و توقیر تھی لیکن اس پر شقاوت غالب آگئی اور ابلیس ملعون پر سبقت لے گیا۔

قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا
بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرٖ

لٰکِنَّهٗ غَلَبَتْ عَلَیْهِ شَقَاوَةٌ
سَبَقَتْ کَاِبْلِیْسِ اللَّعِیْنِ الْکَافِرٖ

ان اشعار میں اصفہان کے جس بزرگ کا ذکر کیا گیا ہے اُن کا نام شیخ صنعان ہے۔ انہوں نے سیدنا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کا انکار کیا تھا۔ بعد میں تائب ہوئے حضور سلطان الاولیاء قدس سرہٗ نے اُن کو معاف کر دیا اور سلب شدہ حالات و درجات واپس مرحمت فرما دیئے۔

وقد سبق القول فی الباب الخامس من کتاب روضة النواظر ان علماء التواریخ ذکروا ان من لدن ابی علی الحسن بن یسار البصری رحمة الله الی ظهور الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه ما قعد شیخ فی مجلس ولا جلس علی سجادة الاولیاء لظهور الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی الله عنه واخبر بانه قطب زمانه۔

اور اسی کتاب روضۃ النواظر کے پانچویں باب میں مذکور ہے کہ علمائے تواریخ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت سے تا زمانۂ ظہور حضرت سلطان شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کوئی سجادہ نشین ایسا نہیں گزرا جس نے کہ آپ کی آمد کی بشارت نہ دی ہو اور آپ کے سلطان الاسلاطین ہونے کی خبر نہ دی ہو۔

المنقبة التاسعة فی طلوعه علی الشمس فی طلوع عمرہ رضی اللہ عنہ

آوردہ اند کہ حضرت سلطان المعشوقین غوث الاعظم رضی اللہ عنہ در کنارہ دایہ گرامایہ بودند ناگاہ از کنار بافتاب جہانتاب برجستند و بر دو متمکن گشتند و برق دار درکنار اومی درخشیدند باز بکرم الٰہی و فضل نامتناہی در کنار او رسیدند آں وقت کہ آنجناب در بغداد شریف متوطن شد آں دایہ از گیلان ببغداد شریف بملازمت علیا مشرف شد و زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ عرض نمود وقتی کہ حضرت ایشاں در طفلے از کنار من درہوا شدہ بافتاب رفتہ بودند اما آنچناں احوال گاہی اکنوں ہم میشود۔ آں حضرت رضی اللہ عنہ تبسم کردہ فرمودند کہ دریں وقت بالطاف الٰہی وافضال نامتناہی بیشتر از بیشتر مرتبت و منزلت است آں زماں وجود من تاب آں تجلیات نداشت اکنوں قوت تمام گرفتہ است صد ہزار مثل آں آفتاب تاب سے اندازند پیش من می آیند و می گنجند و در من گم میشوند و من از جای خود نمی جہم و مرا از جا بروں نہ برد۔ بیت

کعبہ سنگی ز آستانہ تو — قبلہ راہی بسوئے خانۂ تو

تو ورق ناتوشتہ میخوانی — سخنے ناشنیدہ میدانی

روی من سوئی تست از ہمہ سوئی — روی تو سوئی من از ہمہ روئی

منقبت نہم آپ کا بحالت طفولیت آفتاب کی گود میں بیٹھنے کے بیان میں

نقل کرتے ہیں کہ ایک بار آپ دایہ کی گود میں رونق افروز تھے کہ یکایک بجلی کیطرح آفتاب عالم تاب کی گود میں پہنچ گئے پھر بکرم الٰہی و فضل نامتناہی دایہ کی گود میں آگئے۔ جب جوان ہو کر بغداد شریف میں متوطن ہوئے تو وہی دایہ گیلان شریف سے بغداد شریف بارگاہ عالیہ میں ملازمت کے لئے حاضر ہوئی اور جناب کی قدم بوسی کر کے عرض کیا کہ جب میری گود میں رہتے تھے تو آفتاب پہ برق وار جست کر کے پہنچتے تھے اب بھی وہی حالت ہے یا نہیں؟ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم کر کے فرمایا وہ وقت ابتدا تھا اور اس زمانہ میں میرا وجود اُن تجلیات کی تاب نہ رکھتا تھا۔ اب مجھے قوتِ تام حاصل ہے اور الطاف الٰہی و افضال نامتناہی سے زیادہ سے زیادہ مرتبہ و کمال حاصل ہے۔ اب اس آفتاب کی مثل لاکھوں آفتاب میرے دل پر تجلی کرتے ہیں۔ میرے پاس آتے ہیں۔ مجھ میں سما جاتے ہیں بلکہ مجھ میں گم ہوجاتے ہیں لیکن مجھے ذرا بھر جنبش بھی نہیں ہوتی + ــ

ا۔ یا غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کعبہ آپ کے آستانہ مبارک کا ایک پتھر ہے اور قبلہ آپ کے آستانہ مبارک کی طرف راہ ہے +

۲۔ آپ نانوشتہ ورق پڑھ سکتے ہیں اور ہر ناشنیدہ سخن جانتے ہیں +

۳۔ میرا چہرہ سب اطراف سے پھر کر آپ کی طرف ہے اور الحمدللہ کہ آپ کا چہرہ مبارک ہر طرف سے پھر کر میری طرف ہے +

(ف) سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی یا سابقہ نبی کیلئے بچپن میں آفتاب تک پرواز کرنا ثابت نہیں +

المنقبة العاشرة فی جمعہا فی الایمة التسعہ من الکرامات

صاحب رسالہ فرزانہ از ملفوظ مخدوم ابراہیمیہ القادریہ نقل میکنند کہ آوردہ اند روزی حضرت امیر المومنین ابی محمد الحسن المجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناجات کردند کہ ای خداوند مرا در لوح محفوظ چناں می نماید کہ در حسینیاں نہ امام شوند پس در اولاد ما افضل در رتبۂ امامت برکدام شخص باشد ندا از جناب تقدس و تعالیٰ در رسید کہ شاہ حسن مجتبیٰ در اولاد تو ایں چنیں در یتیمی پیدا میکنم کہ آنچہ بزرگی در مرتبہ ولایت و مقام امامت نہ تن بنی حسین راست آنجملہ در وجمع باشد و نام او سید عبدالقادر باشد و مشہور بہ محی الدین بود و کنیت او ابو محمد و لغوث اعظم و غوث الثقلین مخاطب کردو امام حسن رضی اللہ عنہ شکر و سپاس بیقیاس حق سبحانہ و تعالیٰ بجا آوروند و فرمودند کہ فرزندم محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کہ در زمان آئندہ ظاہر شدنیست و در آئمہ حسینیاں چوں ماہتاب فی برم در آسمان باشد +

منقبت دہم آئمہ تسعہ کی کرامات کا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس میں جمع ہو جانا

مولف رسالہ فرزانہ ملفوظات حضرت مخدوم ابراہیم قادری قدس سرہٗ سے ناقل ہے کہ ایک دن حضرت امام حسن علیہ السلام نے دعا کی اے خداوند تعالیٰ مجھے لوح محفوظ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو امام ہونگے پس میری اولاد سے کون ایسا ہوگا جو کہ لائق فضل و رتبۂ امامت ہوگا۔ جناب باری سے ندا آئی کہ اے حسن مجتبیٰ میں تیری اولاد میں ایک ایسا دُرِّ یتیم پیدا کروں گا کہ جو کمالات و فضائل ان نو آئمہ میں ہوں گے وہ سب کے سب اُس ایک میں جمع ہوں گے۔ اس کا نام سید عبدالقادر ہوگا لقب محی الدین ہوگا کنیت ابو محمد ہوگی اور خطاب غوث الاعظم و غوث الثقلین ہوگا۔ حضرت امام حسن پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق تعالیٰ کا شکریہ بجا لائے اور فرمایا کرتے تھے کہ میرا فرزند محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جو آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہے آئمہ میں ایسا ہوگا جیسے آسمان پر ستاروں میں چاند ہوتا ہے +

(ف) یہ منقبت اس امر پر شاہد ہے کہ آئمہ اطہار اہل بیت پر علیہم السلام پر حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے ستاروں پر چاند کو یعنی آپ مثل چاند کے ہیں اور آئمہ اطہار اہل بیت علیہم السلام بمثل

ستاروں کے۔ میرے نزدیک آئمہ اطہار اہل بیت علیہم السلام، صحابہ کرام اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سے مرتبہ میں کم نہیں ہیں۔

المنقبة الحادی عشر فی ریاضة الشاقته

در ملفوظ غیاثی آوردہ اند کہ حضرت غوث رضی اللہ عنہ تا دوازدہ سال بر یکپائی نہادہ بشغل باطن مے بودند و بعضے میگویند تا یازدہ سال مشغول بودند فرمان شد کہ ای غوث اعظم چرا یکپای استید۔ عرضہ داشتند کہ بر روئی زمین اینقدر از دوستان تو اند کہ گنجائش نہادن پائے ندارم۔ ہماں وقت فرمان شد یا غوث الاعظم اخضع قدمالک علی رقاب جمیع الاولیاء بعد ازاں آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امتثال امر نمودند و اقدام مبارک را بر رقاب اولیاء نہادند و جمیع طبقات اولیاء بقبول نمودن قدم آنجناب نیز مامور و ماذون گشتند رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

منقبت یازدہم آپکی ریاضت شاقہ کے بیان میں

ملفوظ غیاثی میں ہے کہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ اپنے ایک پاؤں مبارک پر کھڑے ہو کر بارہ برس تک بشغل باطن مشغول رہے اور بعض نے گیارہ برس نقل کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ ای غوث الاعظم آپ ایک پاؤں پر کیوں کھڑے رہتے ہیں؟ عرض کیا الٰہی! روئے زمین پر تیرے اس قدر دوست ہیں کہ دوسرا پاؤں رکھنے کی گنجائش نہیں۔ فرمان ہوا یا غوث الاعظم! جمیع اولیاء کی رقاب پر اپنے قدم مبارک رکھ دیجئے۔ بعد ازاں آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امتثال الامر اپنے قدم مبارک جمیع اولیاء کی گردنوں پر رکھے کیونکہ جملہ طبقاتِ اولیاء آنجناب کے قدم مبارک قبول کرنے میں مامور اور ماذون تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(ف) گیارہ بارہ برس ایک قدم پر کھڑے رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہنا کسی صحابی امام اور سابقہ نبی کیلئے ثابت نہیں۔ یہ امر آپ کی فضیلت پر منصوص ہے بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (ربّ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مُکرّم وُہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ حجرات۔ ع ۲)

المنقبة الثانیة عشر فی ہلاک من ذکر اسمہ بغیر طہارة ثم عفا عنہ

در کتاب گلزار معانی آوردہ اند کہ در عہد دولت حضرت سلطان المحبوبین غوث اعظم رضی اللہ عنہم چناں بود کہ ہر کہ نام مبارک آنحضرت رضی اللہ عنہ را بے طہارت بر زبان میراندے سر از تن او جدا گشتی۔ روزی جدِ امجد خود سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ را در مشاہدہ دیدند کہ بایشان فرمودند کہ ای فرزند ترک جلالیت کن کہ بعد زین عہد زمانہ خواہد آمد کہ نام

حضرت ذوالجلال و نام مرا بنهایت بے ادبانہ خواہند گرفت۔ ازاں باز آنحضرت رضی اللہ عنہ ترک جلالیت کردند و معاف داشتند۔ و گویند در اوایل حال بود کہ ہر کہ نام آنحضرت رضی اللہ عنہ بے وضو بزبان میراند سر از تن او جدا می شدی و از ترس جان مردم بے وضو نام نمی گرفتند و ادب میداشتند۔ بعد از جمیع اولیاء بغداد و در آں وقت ملتجی شدند۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرمودند مرا نیز ایں سخن دشوار می آمد کہ خلق خدا خراب و ضائع میشوند۔ آں گاہ از درگاہ الٰہ جل سلطانہ فرمان شد کہ تو نام مرا تعظیم دادی ما نیز نام تیرا معظم داشتم مَنْ عَزَّزَ عُزِّزَ ٭

منقبت دوازدہم اس امر کے بیان میں کہ پہلے جو شخص آپکا نام مبارک بے وضو لیتا ہلاک ہوجاتا پھر آپ نے معاف کردیا

کتاب گلزار معانی میں منقول ہے کہ سلطان المحبوبین حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد دولت کے ابتداء میں یہ حالت تھی کہ جو کوئی بلا وضو آپ کا نام مبارک لیتا اُس کا سر اُس کے تن سے جُدا ہوجاتا تھا۔ ایک روز آپ نے مشاہدہ میں اپنے جدِ امجد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے فرزند! اس جلال کو چھوڑ دے کیونکہ بعد میں ایسا زمانہ آئیگا کہ رب تعالیٰ کا نام اور میرا لوگ نہایت بے ادبی سے لیں گے جب آپ نے اُس جلال کو ترک کردیا اور لوگوں کو معاف کردیا۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شروع حال میں جو کوئی آپ کا نام بے وضو لیتا فوراً اُس کا سر تن سے جُدا ہوجاتا۔ جان کے خطرہ سے لوگ آپ کا نام بے وضو نہ لیتے تھے اور سخت ادب نگاہ رکھتے تھے۔ بعد میں بغداد شریف کے جمیع اولیاء نے التجا کی۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے بھی یہ امر بُرا معلوم ہوا کہ خلق خدا خراب و ہلاک ہو خداوند تعالیٰ کی درگاہ سے آواز آئی کہ آپ نے ہمارے نام کی تعظیم کی ہم نے بھی آپ کے نام کی تعظیم کرائی مَنْ عَزَّزَ عُزِّزَ یعنی جو تعظیم کرتا ہے تعظیم کیا جاتا ہے ٭

المنقبۃ الرابعۃ عشر فی احیاء و کون اسمہ کاسم الاعظم

در رسالہ حقیقت الحقائق می آرند کہ بیوہ زنی را پسری در دریا غرق شدہ آں پیرہ زن در خدمت عالی مرتبت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ آمدہ عرض کرد کہ اعتقاد من آنست کہ ترا قدرت آں ہست کہ پسر را بمن باز دہی۔ آنحضرت فرمودند برو پسر تو بخانہ آمدہ است۔ آں بیوہ زن بخانہ خود رفتہ پسر را ندید تضرع کناں باز بخدمت آنحضرت رضی اللہ عنہ باز آمدہ۔ باز فرمودند کہ پسر تو بخانہ آمدہ است۔ بیوہ زن بخانہ رفت پسر را نیافت باز الحاح و زاری کناں بملازمت عالیہ

حضرت غوثیہ محبوبیہ رسید ور وی برخاک نہادہ زاری و تضرع نمودہ۔ حضرت غوثیہ مقدسہ رضی اللہ عنہ مراقبہ رفتہ سر بالا کردند و فرمودند برو پسر تو بخانہ آمدہ است۔ دریں مرتبہ کہ بیوہ زن بخانہ رفتہ پسر را حاضر یافت۔ وآں حضرت رضی اللہ عنہ روی نیاز محبی و ناز محبوبی بدرگاہ حضرت جل شانہ آوردہ موسیٰ علیہ السلام وار گستاخانہ عرض نمودند کہ چرا پیش آں مرا شرمسار کردی۔ فرمان از حضرت شدہ کہ سخن تو راست بودہ مرتبہ اول ملائکہ اجزاء متفرقہ او را آوردہ جمع ساختند مرتبہ دوم حیات دادیم مرتبہ سوم از دریا برآوردہ بخانہ پیرہ زن رسانیدیم۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ بار دیگر عرض نمودند کہ الٰہی تو ہمہ را بیک حرف کُن موجود ساختی کہ زمانی و آنی برو نگذشت و در آخرت اجزاء متفرقہ بلا نہایت را در طرفۃ العین جمع آوردہ حشر اجساد خواہی کرد و در حیات بخشیدن و خانہ رسیدن یک تن پیش تو تاخیر چہ گنجائش دارد۔ فرمان رب العزۃ جل شانہ رسید کہ در عوض ایں قدر آزردگی خاطر ہر چہ میخواہی بخواہ۔ غوثیہ محبوبیہ رحمۃ اللہ علیہ روی برخاک نہادہ عرض نمودند کہ الٰہی من مخلوقم خواست و دانش من در خور من خواہد بود تو کہ خالقی در خور خود عطا بکن۔ حکم شد کہ در ہر جبہ بر سر کہ نظر تو افتد ولی اللہ شود و بر ہر زمینی کہ نظر کنی طلا گردد۔ حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ گفتند دریں ہر دو من چیزی بالاتر ازیں کرم کن کہ بعد از من نیز بماند۔ حکم رب العزۃ جل جلالہ شدہ کہ اسماء تو در فائدہ و تاثیر مانند اسماء من باشد۔ ہر کسی کہ اسمی از اسماء تو بخواند آں قدر ثواب و درجہ یابد کہ گویا اسمی از اسماء اللہ خواندہ۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ بادب تمام سر بسجدہ آوردہ شکرانہ الٰہی بتقدیم رسانید اِسْمِیْ کَاِسْمِ الْاَعْظَمِ کنایہ ازانست +

آوردہ کہ عورتی را بیست دختر متولد شدند شوہرش خواست کہ وی را طلاق دہد آں عورت در جناب فیض آیات حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ فریاد کناں آمدہ عرض نمود کہ از من پسری نمی زاید و شوہرم میخواہد کہ طلاق دہد۔ فرمودند کہ برو بعد ازیں فرزند نرینہ زود سے شود و شوہرت طلاق ندہد۔ آں عورت در خاطر آوردہ کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ برائی من بدرگاہ الٰہی دعا نکردند از خود میفرمائند شاید ایں حرف برائے تسلی فرمودند۔ بار دیگر فرمودند زود برو بخانہ خود کہ ہمہ دختر تو فرزند نرینہ شدند۔ عورت بخانہ آمد چہ بیند کہ ہمہ دخترانش پسران گشتند بامر اللہ و توجہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ +

منقبت چہار دہم اس امر کے بیان میں کہ آپکا اسم مبارک اسم اعظم ہے

رسالہ حقیقت الحقائق میں ہے کہ ایک بیوہ عورت کا لڑکا دریا میں غرق ہو گیا۔ وہ پیرہ زال جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا اعتقاد ہے کہ رب تعالےٰ نے آپ کو وہ قدرت عطا کی ہے کہ آپ میرا لڑکا مجھے واپس دلا سکتے ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جا تیرا لڑکا

گھر آ گیا ہے وہ بیوہ عورت واپس گھر آئی مگر لڑکے کو نہ پایا پھر گریہ زاری کرتی ہوئی حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی درگاہ اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا جا تیرا بیٹا گھر آ گیا ہے جب وہ گھر گئی تو لڑکے کو نہ پایا۔ پھر تیسری بار درگاہ عالیہ میں پہنچ کر سر زمین پر رکھ کر زار زار رونے لگی آپؓ نے لحظہ بھر مراقبہ کرنے کے بعد سر مبارک اٹھایا اور فرمایا جا تیرا لڑکا گھر آ گیا ہے اس دفعہ جب وہ بیوہ عورت گھر آئی لڑکے کو موجود پایا۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوبانہ ناز سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرح گستاخانہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی تو نے مجھے اس عورت کے سامنے کیوں شرمسار کیا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا آپ نے درست کہا ہے لیکن پہلی بار اس کے اجزائے متفرقہ کو ملائکہ نے لا کر جمع کیا دوسری بار ہم نے اس کو زندہ کیا۔ تیسری بار دریا سے نکال کر پیرہ زال کے گھر پہنچا دیا۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا کہ اے خداوند تو نے تمام عالم کو ایک کن سے موجود کیا اور اس پر کوئی آن و زمان نہ گذرا اور آخرت میں اجزائے متفرقہ غیر متناہی کو ایک دم میں جمع کر کے حشر کے میدان میں کھڑا کرے گا۔ ایک آدمی کو زندہ کرنے اور گھر پہنچانے میں تیرے لئے تاخیر کی کیسے گنجائش ہے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوبِ پاک! اس قدر آزردگی خاطر شریف کے عوض جو مانگنا ہو مانگ لیجئے۔ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے سر بسجود ہو کر عرض کیا الٰہی! میں مخلوق ہوں میری خواست اور دانش میرے لائق ہو گی تو خالق ہے اپنی شان کے مطابق خود ہی عطا فرما دیجئے۔ حکم ہوا کہ ہر جمعہ کے دن جس پر آپ کی نظر پڑے گی وہ ولی اللہ ہو جائیگا اور جس مٹی پر آپ نظر ڈالیں گے وہ زرِ خالص ہو جائے گی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ان دونوں سے بڑھکر کوئی اور چیز عنایت فرماویں جو کہ میرے بعد بھی رہے رب العزت کا ارشاد ہوا کہ آپ کے اسماء مبارک فائدہ و تاثیر میں میرے اسماء کی مانند ہوں گے۔ جو کوئی آپ کے اسماء سے کسی اسم کا ورد کریگا اس کو اسی قدر ثواب درجہ ملیگا جتنا ہمارے اسماء میں سے کسی اسم کے ورد کرنے کا ملتا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ باادب سر بسجود ہو کر شکر خداوندی بجالائے اور بعد ازاں فرمایا کہ اِسْمِیْ کَالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ یعنی نام میرا مثل اسم اعظم ہے۔

نقل ہے کہ ایک عورت کی بیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ اس کے شوہر نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا۔ وہ عورت روتی ہوئی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے ہاں سب لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں کوئی لڑکا اب تک پیدا نہیں ہوا اسی وجہ سے میرا مرد ارادہ طلاق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جا اس بار لڑکا ہوگا۔ اس عورت نے خیال کیا کہ آپ نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا تو کی نہیں اپنی طرف سے فرمارہے ہیں شاید یہ کلمات میری تسلی کے لئے فرمائے ہیں۔ آپ نے جوش میں آکر دوسری طرف فرمایا کہ جا تیری سب لڑکیاں لڑکے ہو گئے۔ جب گھر میں آئی دیکھا کہ سب لڑکیاں لڑکے ہو گئے ہیں۔

(ف) (۱) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کسی صحابی

امام یا نبی کا اسم بطور اسم اعظم ورد نہیں کیا جاتا۔ یہ امر آپ کی فضیلت پر شاہد ہے +

(۲) بیس لڑکیوں کو لڑکے بنا دینا کسی صحابی امام اور سابقہ نبی سے ثابت نہیں +

المنقبة الخامسة عشر فی تخلیصة الارواح من قبضة ملک الموت

از شیخ ابوالحسن احمد الرفاعی منقول کہ روزی یکے از خادمان جناب فیض مآب حضرت غوث الثقلین سلطان محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فوت شدہ بود۔ عیال او پیش آں حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ جزع و فزع بسیار نمودند۔ آنحضرت قطب العالم قدس اللہ سرہٗ الاکرم در مراقبہ شدند۔ در عالم باطن ملک الموت را یافتند فرمودند یا ملک الموت استادہ شو شخصی از خادمان فلاں نام فوت شدہ روح او بمن بازدہ۔ ملک الموت مضائقہ کرد کہ من بی امر الٰہی بشما چگونہ روح بدہم۔ حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ چند نوبت فرمودند کہ ما چوں میگوئیم باید کہ جان خادم ما واپس بدہ۔ ہیچ وجہ ملک الموت قبول نہ کرد۔ ملک الموت یک زنبیل طور چیزے داشت کہ در و تمامی ارواح کہ دراں روز جانہای بشر وغیرہ قبض کردہ بود پر کردہ بدرگاہ الٰہی می برد۔ از قوت محبوبیہ آنحضرت رضی اللہ عنہ آں زنبیل را از دست ملک الموت بر در گرفتہ ہمہ ارواح را بکشادند۔ راوی می گوید کہ دراں روز ہر کہ مردہ بود زندہ شد۔ ملک الموت ببارگاہ حضرت اعلیٰ فریاد کرد و تسلط و صولت حضرت غوثیہ محبوبیہ قدس اللہ سرہٗ کہ برخود واقع شدہ بود عرض نمود۔ از حضرت جل شانہٗ خطاب رسید کہ یا ملک الموت غوث اعظم شیخ محی الدین سید عبدالقادر محبوب من است۔ برای خاطر وی جان خادم وی را چرا ندادی کہ ہمہ ندامت کشیدی و تمام ارواح از دست دادی رضی اللہ عنہ وارضاہ +

منقبت پانزدہم ملک الموت کے ہاتھ سے ارواح کو چھڑانے کے بیان میں

شیخ ابوالحسن احمد الرفاعی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ایک روز جناب فیض مآب حضرت غوث الثقلین سلطان محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اُس کے اہل و عیال نے حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بہت جزع فزع کی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ مراقبہ میں ہو گئے اور عالم باطن میں ملک الموت کو مل کر فرمایا اے ملک الموت! ٹھہر جا۔ ہمارا ایک خادم فلاں نام والا فوت ہو گیا ہے اُسکی رُوح ہمیں واپس دے۔ ملک الموت نے مضائقہ کیا کہ امر الٰہی کے بغیر اُس کی رُوح آپ کو کیسے دے دوں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے چند دفعہ فرمایا کہ ہم جو فرما رہے ہیں تم کو چاہیئے کہ ہمارے خادم کی رُوح واپس کر دے۔ ملک الموت نہ مانا۔ ملک الموت کے پاس زنبیل تھی جس میں اُس دن کے تمام قبض کردہ ارواح بند کر کے

وہ رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں لیجا رہا تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی قوت محبوبیت سے وُہ زنبیل ملک الموت کے ہاتھ سے چھین کر تمام ارواح آزاد کر دیں۔ اُس دن جتنے لوگ مرے تھے سب زندہ ہو گئے۔ ملک الموت نے رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی اور جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے تسلط اور صولت کی شکایت کی۔ رَبّ تعالیٰ نے فرمایا اے ملک الموت! غوثِ اعظم شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی میرے محبوب ہیں۔ اُن کی خاطر اُن کے خادم کی رُوح کیوں نہ واپس کی کہ تو نے اِتنی ندامت اٹھائی اور تمام ارواح بھی اپنے ہاتھ سے دے دیں۔ رضی اللہ عنہ وارضاہُ۔

(ف) حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو وُہ شانِ محبوبیت عطا کی ہے جو کسی صحابی امام اور نبی کو عطا نہیں کی کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے ملک الموت کے ہاتھ سے ارواح کی زنبیل زبردستی چھین لینا کسی ہستی کیلئے ثابت نہیں۔ قطب الموحدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ اپنی اپنی کتاب الفتوحات المکیۃ باب ۲۳ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ (انعام ع ۲) حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہے۔

المنقبۃ الثانیہ والعشرون فی کرامتہ الحائک من خدمہ

در مقامات غیاثیہ آوردہ اند کہ حضرت سلطانِ محبوبان خداوندم غوثِ اعظم قدس اللہ سرہٗ الاکرم از گیلان بقصدِ سیر در نواحی آن کہ جای خوش و مقامی دلکش بودہ نزول اجلال فرمودہ۔ آنجا شخصے سفید بافی کہ خدمتِ بادشاہ زمانہ میکرد یک تھان سفید بافتہ در ہر سال بجہتِ او ساختہ میگذرانید۔ چوں بشرفِ ملازمت سراسر سعادتِ آں حضرت عالی مرتبت مشرف گردید و خود را در سلک غلامی منسلک گردانید۔ دست انابت داد و مرید گشت ہم در انجا یک کلبہ حجرہ خلوت آراست چنانچہ در آنجا حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند روز سکونت فرمودہ۔ ازاں سپس آں سفید باف دو تھان می بافت اوّل در خدمت مقدسہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ میگذرانید دو تھان دویم بہ بادشاہ میرسانید ظاہرا کسی این حقیقت را بسمع بادشاہ عہد رسانید کہ فلاں سفید باف دو تھان می باف اوّل بخدمت پیر دستگیر خود خود میگذراند دوم بشما۔ از استماع ایں کیفیت سلطان دقت بر سفید باف معترض شد و از تقصیرش در گذشت۔ چوں سفید باف غلامی در مقام سامی داشت اعتراض سلطان بخاطرین آورد و گفت چہ معنی دارد کہ سلطان ازیں امر بر من متعرض گردد و زاں جناب عرض کرد کہ تا سلطان از جلال و قہرمان مقام فقر چیزے بہ بیند و بسزائی خود رسد۔ آنحضرت فرمودند در گذر باید نمود کہ ما فقیریم و تو در خدمت ما میباشی ایں قدر خشم نشاید۔ او ہر وقت و ہر ساعت این مقدمہ

رالعرض حضرت می رسانند ظاہر۔ آنحضرت در غلبۂ وقت بودند فرمودند کہ بزیر پیالہ خود بنویس۔ آنکس ہمچناں کرد ہماں لحظہ سلطان زیر پیالہ بہمہ تمامی ملک و لشکر پوشیدہ شد۔ ناگاہ مادرش ہمدراں سال از طواف حضرت کعبہ شریف مشرف شدہ بوطن خود می آمد۔ ہرگاہ بسرحدِ سلطنت پسرِ خود رسید از شہر پسر خود نشانِ مملکت ہیچ ندید۔ بلکہ بجائی آں کوہہا و درختہا نمایاں بود۔ حیران شدہ بازگشت۔ اتفاقاً درویشے در راہ آمد شد ان ضعیفہ دید و پرسید چہ صورت روئداد است۔ آن ضعیفہ ماجرائے خود عرض درویش کرد۔ آں درویش اسم اعظم نوشتہ داد کہ در سرپیچیدہ بخوابید۔ از برکت اسم اعظم آنچہ مخفی بود بر تو آشکار و ظاہر کرد و آں ضعیفہ ہمچناں کرد۔ چہ بیند کہ حکم می شود کہ بروضۂ حضرت سیّد الاولیاء علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بروی و التماس حقیقت پسرِ خود بکنی کہ از انجا آشکارا گردد ضعیفہ آنچناں کرد۔ باز از آنجا بشارت یافت کہ بروضۂ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ برو کہ سرّ از انجا معلوم گردد۔ او ہمچناں کرد۔ باز از انجا ہمیں بشارت جانب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب شد و نیز از انجا بشارت حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شد۔ از انجا نیز معلومش گردید کہ متوجہ بروضۂ منوّرہ حضرت نبویہ مصطفویہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم شوی و التماس و استفسار احوال پسر خود نما تا مشکلت آسان گردد۔ ضعیفہ ہم دراں مقام خجستہ فرجام مشرف شدہ الحاح و زاری تمام کردن گرفت و در عالم باطن کمال جہان آرای حضرت مقدسہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام مشرف گردیدہ عرض احوال خود نمود۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بجناب حضرت ایزدی جل شانہٗ متوجہ شدند کہ الٰہی آن کدام از مقربان تست کہ چنیں درجہ دارد۔ دراں اثنا از جناب الٰہی (اعلیٰ) ندا در رسید کہ یا رسول اللہ این بندہ الیست کہ محبوبِ من و مقربِ من از فرزندانِ شما خطابش غوثِ اعظم و نام او سیّد عبد القادر است۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بسیار خوش وقت و شادمان شدند و شکر بدرگاہ حضرت تقدس و تعالیٰ بجا آوردند۔ فرمان شد یا محمد! آں محبوبِ من است، ناز برداریٔ او ما میکنیم و شما متوجہ شوید و بسیّد عبد القادر بگوید کہ از سر تقصیرِ فرزند ضعیفہ در گذرد و بخشد۔ چوں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بجانب فرزند خود حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ متوجہ شدند چنانچہ آنحضرت رضی اللہ عنہ از راہ مکاشفہ خود بسرعت تمام آوردہ بشرفِ زیارت روضۂ منوّرہ حضرت محمد صلّی علیہ وآلہ وسلّم حاضر شدند و عرض نمودند کہ یا جدّی این فقیر از کمترین فرزندان آنجناب است چہ حاجت قدم رنجہ بود۔ بلال را رضی اللہ عنہ حکم میکردید کہ بہ بندہ رساند۔ ما فرمان بردار حاضر تیم۔ فرمودند یا فرزندی تو محبوب حضرت سبحانی و فرمان چنانست کہ ناز برداری محبوب من بکند و تقصیر پسرِ ضعیفہ را معاف کنید۔ خداوندم غوثِ اعظم فی الفور عرض نمودند کہ یا جدّی ما بران خلیفہ اعتراض نکردہ ام این سفید باف کہ ہمراہ من است کردہ باشد۔ فرمودند صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پس ازیں شخص بخشائید۔ سفید باف در قدم مبارک حضرت نبویہ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم افتاد و بسرعت تمام آں پیالہ را وا کرد۔ ازیں معاملہ حضرت مقدسہ نبویہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم را بسیار خوشوقتی روئداد کہ

الحمد للہ فرزندِ من سید عبدالقادر مقام قربت و محبوبیت دارد۔ پس آں ضعیفہ را حضرت فرمودند کہ برو۔ چوں آن ضعیفہ آن تاریخ را نوشتہ نزد خود داشت و روانہ شد بعد از چند روز بسرحد سلطنت پسر خود بفضلِ الٰہی و امدادِ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسید آنجا ہمہ ملک و حشم پسر خود صحیح و سلامت یافت۔ پسر خود را در کنار گرفت و گفت ترا بچندیں محنت یافتم۔ آں خلیفہ از استماعِ ایں ماجرا در ہماں ساعت خواست کہ در سلکِ غلامان حضرت مقدسہ قادریہ منسلک گرداند چنانچہ مادرش بوسیلہ سفید باف اہل و عیال او را قدم آنحضرت انداختہ بسیار مہربانے والطاف نمودند و تقصیرش معاف فرمودند و ہمہ مادر و فرزندان مرید شریف خود ساختند۔ خلیفہ مادرِ خود را احوال شش ماہ کہ برسراو گذشتہ بود ظاہر نمود کہ بجائے آسمان ان پیالہ معالی کردآمدہ و عاجز گردیدہ و مادر ضعیفہ کہ تاریخ نوشتہ بود پیش خود داشت تاریخ خلاصی وی ہمان یافت بتوجہ او صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بیت

ہرکہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعدِ سیمین خود را رنجہ کرد

منقبت بست و دوم اس امر کے بیان میں کہ ایک نور باف یعنی جولاہا آپکی توجہ سے کرامت ظاہر کرنے لگا

کتاب مقامات غیاثیہ میں مذکور ہے کہ ایکبار جناب سلطان محبوبان حضرت الاعظم پاک رضی اللہ عنہ گیلان شریف سے بقصد سیر ایک قریب کے مقام میں جو نہایت دلکش تھا تشریف مبارک لے گئے۔ اتفاقاً وہاں ایک جلاہا رہتا تھا جو ہر سال بادشاہ کو ایک سفید تھان بن کر بھیجتا تھا۔ وہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ کا مرید ہوگیا۔ اُس نے آپ کے واسطے ایک حجرہ وہیں تیار کرایا چنانچہ چند روز آپ وہاں مقیم رہے اُس کے بعد وہ سفید باف دو تھان بنانے لگا۔ پہلا تھان جناب کی نذر گذارتا اور دوسرا بادشاہ کو بھیجتا۔ کسی شخص نے یہ حقیقت بادشاہ وقت تک پہنچائی۔ بادشاہ نے مارے رشک کے سفید باف کو منع کیا اور بہت کچھ تنبیہ کی مگر عاشق صادق تھا اُس نے ایک بھی نہ سُنی آخر جب بادشاہ نے بہت تنگ کیا تو جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ سے التجا کی کہ بادشاہ کو کچھ سزا دینی چاہیئے آپ نے فرمایا کہ ہم لوگ فقیر ہیں اور تو ہماری خدمت میں رہتا ہے اسقدر غصہ نہیں کرنا چاہیئے وہ بار بار یہ معاملہ جناب کی خدمت میں عرض کرتا رہتا تھا بالآخر آپ نے فرمایا کہ اپنے پیالہ کے نیچے اُس کو بند کر دے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ ملک معہ مملکت ولشکر پیالہ کے نیچے چھُپ گیا۔ اتفاقاً بادشاہ کی والدہ اُسی سال حج کرکے واپس لوٹیں دیکھا نہ کوئی بادشاہ نہ لشکر نہ گھوڑا نہ فوج جنگل اور پہاڑ نظر آتے ہیں لوٹنے کا ارادہ کیا۔ راستہ میں ایک مجذوب ملا پوچھا کیا حال ہے سب بیان کیا۔ درویش نے اسم اعظم بتا دیا اور کہا اس کو تعویذ بنا کر اپنے سرہانے رکھ کر سو جا جو کچھ حال حقیقت ہے خواب میں نظر آجائیگا چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ خواب میں حکم ہُوا کہ تو حضرت سید الاولیاء علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو اور اپنا حال عرض کر وہ وہاں گئی حکم ہوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر پہ جا وہاں سے حکم

ہوا کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مرقد پر حاضری دے۔ وہاں گئی حکم ہوا کہ خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے التجا کر۔ وہاں التجا کی حکم ہوا کہ روضۂ مبارک جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم سے ملتجی ہو وہاں جاکر وُہ ضعیفہ حال پُر ملال عرض کرنے لگی ؎

یَاحَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ مَالِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ

چنانچہ شرفِ زیارت جمالِ جہان آرا سے مشرف ہوئی۔ آپ لعل لب سے فرمانے لگے اے خداوندا اس کے لڑکے کو کس نے بند کیا ہے۔ حکم ہوا کہ ایک میرا خاص بندہ اور محبوب ہے اُس کا خطاب غوثِ اعظم اور نام سیّد عبد القادر اور آپ کی اولاد سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نہایت خوش ہوئے اور شکرِ الٰہی بجالائے۔ حکم ہوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم وُہ میرا محبوب ہے۔ ہم تو اس کی ناز برداری کرتے ہیں۔ آپ توجہ فرماویں اور سیّد عبد القادر سے فرماویں کہ اس ضعیفہ پر رحم کریں اور اس کے لڑکے کا گناہ معاف کردیں۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے مکاشفہ سے دریافت فرماکر فوراً روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف ہوکر عرض کرنے لگے کہ اے جدِّ امجد! یہ فقیر آنجناب کے کمترین فرزندوں میں سے ہے آپکے قدم رنجہ فرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت بلالؓ کو حکم دیتے وُہ جناب کا فرمان پاک اس غلام کو پہنچادیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے فرزند سعادتمند! تم محبوب سبحانی ہو اور فرمان واجب الاذعان ربّ المنان یہ ہے کہ ہم تمہاری ناز برداری کریں لیکن اس ضعیفہ کے لڑکے کا گناہ معاف کردو۔ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں نے نہیں بند کیا بلکہ اس سفید باف نے جو کہ میرے ساتھ ہے بند کیا ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اچھا اس سے معاف کراؤ اُسی وقت وُہ جولاہا آپ کے قدموں پر گر پڑا اور فوراً پیالہ کو اٹھادیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ الحمد للہ میرا فرزند سیّد عبد القادر مقام قرب و محبوبیت پر فائز ہے۔ اُس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ضعیفہ کو بامراد کرکے واپس جانے کا ارشاد فرمایا۔ اُس ضعیفہ نے اس بشارت کو سُن کر اُس تاریخ کو لکھ لیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوئی۔ یہاں آکر لڑکے کو بمعہ خدم و حشم صحیح سلامت پایا اور لڑکے کو بغل میں لیکر سارا ماجرا بیان کیا۔ بادشاہ نے ارادہ کیا کہ آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہوجائے تو عین سعادت ہے۔ اُس کی والدہ اُسی سفید باف کے وسیلہ سے بمعہ اہل و عیال آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ جناب نے بہت مہربانی فرمائی۔ بادشاہ کا قصور معاف کیا اور اُس کو بمعہ اہل و عیال اپنے سلسلہ میں داخل فرمایا۔ بادشاہ نے اپنے چھ ماہ کا حال ذکر کیا کہ وُہ اپنے سر پر بجائے آسمان کے ایک پیالہ دیکھتا تھا اور عاجز ہوجاتا تھا۔ خلیفہ کی والدہ کے پاس وہ تاریخ خواب تحریر تھی۔ جب ملائی تو وہی خلاصی کی تاریخ نکلی ؎

(ترجمہ) جو کوئی بازوئے فولاد کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ وُہ اپنی ساعدِ سیمین کو مضروب کر لیتا ہے +

(ف) اس کرامت سے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت صاف چمک رہی ہے +

المنقبة الثامنة والعشرون فی جمعه ما جمعه الائمة المعصومون

وآوردہ اند کہ سید المرسلین وامام المتقین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واولیائہ الکرام طرف خانہ سیدة النساء فاطمة الزہرا روزی تشریف فرمودند۔ قدری آرد گندم شخصے بخدمت حضرت خاتون جنت فرستادہ بود۔ ازبس خوش وقتیے تشریف فرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تخمیر آن مشغول شدند تا چند قرص نان بپزند۔ چون حضرت امامین مقبولین شریفین امام حسن حسین رضی اللہ عنہما دراں وقت بایکدیگر بازی میکردند حضرت نبویہ مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم بر امام حسن شفقت وعنایت فرمودند چنانچہ حضرت فاطمة الزہرا آں شفقت ملاحظہ کرد۔ درخاطر آوردند کہ دریں وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسن را در بغل گرفتہ عنایات فرمودند و امام ثانی از دور می بیند وادرانہ طلبیدند ایا دریں چہ سر است۔ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از راہ اشراف بر خطرہ ایشان فرمودند کہ یا فاطمہ درخاطر چنین رسیدہ کہ توجہ من دربارہ امام حسن وعدم التفات دربارہ امام حسین از چہ رہ گذاشت۔ خاتون جنت عرض داشت اللہ ورسولہ اعلم۔ حضرت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند کہ ہر دو جگر گوشہ من اند یکے را از دیگری دوستتر دارم امادرین وقت معلوم گشتہ کہ نہ تن از اولاد امام حسینؓ پیدا خواہد شد کہ استحکام دین مومنین وانضباط یقین مسلمین بوجود آں رواج خواہد یافت وآن نہ تن زین العابدین بن حسین بن علی ومحمد باقر وجعفر صادق وموسی الکاظم وعلی الرضا ومحمد نقی وعلی النقی وحسن العسکری ومحمد المہدی۔ بمجرد استماع این کلمہ از زبان وحی ترجمان حبیب الرحمان بخاطر حضرت سیدہ جہان خطور نمود کہ امام حسن پسر کلاں منست کاشکے از اولاد او چنین نہ تن پیدا می شد۔ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خطرہ حضرت زہرا مشرف شدہ فرمودند کہ اکنوں درخاطر شما این عبور نمودہ کہ این نہ تن از اولاد حسن کاش کسے می شد۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گفت اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمودند کہ یا فاطمہ ازیں امید بجود الہی مبرکہ در وسط سید عبد القادر نامی بوجود خواہد آمد کہ ازین نہ تن اشہر خواہد بود رضی اللہ عنہ بسوی ہمان معنی حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ در ملفوظ شریف خود اشارة فرمودہ اند کہ اگر شخصے دہ فرزندان دارد و درخاطر او این باشد کہ ترکہ ونعمت او نوبت بنوبت بہمہ شود پس حق تعالیٰ ہر نہ را بتدریج متوفی ساخت وہمہ ترکہ ونعمت او نوبت بنوبت باو رسید۔ اما درین آہنگے عجیب است ظاہر این کلمات قدسیہ در جواب شخصے فرمودند کہ جمیع کمالات نہ امام در ذات در ذات شریف حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ چگونہ جمع شوند ندانست کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ +

والیضاً در مجمع الفضائل آورده که حضرت سلطان الانبیاء برهان الاصفیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشسته بودند که امیر المومنین امام حسن المجتبیٰ و امام حسین شهید کربلا آمدند۔ امام اوّل را فرمودند که بیائید یا امام الامام و امام حسن رضی اللہ عنہ عرض کردند که یا ابی مرا امام الامام خواندید و برادرم امام حسین را امام الائمہ خواندید دریں چه سِر است۔ فرمودند که از پشت ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہٗ امام آمد نیست و از پشت شما یک امام پیدا شود که در مرتبه و مقام آن ہٗ امام گردد۔ امام حسن رضی اللہ عنہ پرسیدند که نام آن چه باشد۔ فرمودند نامش سید عبد القادر و لقبش محی الدین و کنیة ابو محمد و خطابش غوث اعظم بود و او یک اعظم اقطاب عالم و غیاث اعظم و محبوب اکرم شود و در وسط قرن خامس ظاهر گردد رضی اللہ عنہ و افاض علینا فیوضه +

والیضاً آورده اند که وقتی سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت و ناف مبارک امام حسن رضی اللہ عنہ را بوسه دادند۔ ایشان عرضداشتند که یا جدّی بر پشت و ناف من چرا بوسه دادید۔ فرمودند یا ولدی از پشت تو فرزندی پیدا شود که مرتبه اُو در اولیاء چنانچه مرتبه من در انبیاء باشد صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ +

والیضاً آورده اند که روزی امیر المومنین امام حسن و امیر المومنین امام حسین رضی اللہ عنہما در خدمت پُر عظمت و برکت حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشسته بودند که یک مرتبه حضرت نبویه مصطفویه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر مبارک طرف امام حسین نمودند که اگر کسے با تو بدی سازد و تو با وی چه معامله کنی۔ عرض نمودند که یک دو نوبت درگذرم و نوبت سیوم انتقامی نمائیم فرمودند که حسین بدین سبب بسیاری از نسل تو از ابطان جاریات بوجود آیند۔ بعد زان روئی بجانب امام المشارق والمغارب حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ نموده پرسیدند که تو با او چه معامله نمائی عرض نمودند که در تقابل آن جزنیکی پیش نیاورم۔ فرمودند که بدین علاقه در نسل تو یک فرزندی کریم الطرفین و صحیح النسبین بعد ایام ایاس در حمل مادر بماند و در ایام شصت سالگی که ایام یاس و نا امیدیست پیدا آید و آُو حجة اللہ باشد و وارث من بر روی زمین و نام سید عبد القادر بن ابی صالح باشد رضی اللہ عنہما و او را شانے باشد در فرزندان چون شان ما در انبیاء ما تقدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علیہم السلام رضی اللہ عنہ و اولاده العظام +

والیضاً در ملفوظ مخدوم الزمان قطب الوقت شیخ محمد بن ابراهیم البدری قدس اللہ سره که عالم مدقق و عارف محقق بود از شیخ محمد بن فیروز آورده که روزی در مجلس بابرکت و باعظمت شیخی و قطبی متع اللہ الطالبین بدوام حیاته فرمودند که این فقیر از حضرت ابی العباس خضر علیہ السلام استماع دارد که وقتی امیر المومنین ابی محمد الحسن المجتبیٰ الزکی بن علی المرتضیٰ الرّجیٰ کرم اللہ وجهه مناجات بدرگاه واهب العطیات نموده که یا رب العزة چنان می بینم که از ذریت برادرم ابی عبد اللہ الحسین برگزیدی نه تن را پس در اولاد من کیست که اُو را مثل ایشان فضل و منزلت باشد ندا در بانی بگوش حق نیوش

امام ثانی رسید کہ در اولاد امجاد ذریت نیک نہاد تو دُری یتیم پیدا گردانم کہ انچہ بزرگی وفضل وشرف دران مُزتن باشد این ہمہ در وی جمع شود و او یکی از محبوبان من و غوث الاعظم ومحی الدین محمّدی بود صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ونام او ابو محمّد سیّد عبد القادر چون امام ثانی نوید یزدانی شنید شکر الٰہی برافزود ومیان محفلے شریف بگفت کہ ولدی سیّد ابو محمّد سید عبد القادر بن ابی صالح موسیٰ الجیلے در اولاد ما ظاہر خواہد شد کہ مکنی بکنیت ما بود و او بدر آسمان ہدایت وشیخ امت جدی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم انتہی مخدوم الزمان متع اللہ الطالبین بطول حیاتہ دیدۂ پرآب گردد فرمودا ری اشتہار حضرت سلطان السادات واولیا غوث الارض والسما شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ امام وقت است کہ حضرت جدش امام ثانی حسن بن علی بشیخ امت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تجاذہ است و بعضے اکابر مشایخ نوشتہ کہ در اجداد حضرت غوثیہ محبوبیہ سیّد عبد القادر مخاطب شیخ عبد اللہ کردہ اند رضی اللہ عنہما ونیز در حرمین الشریفین بدین علم شریف مشہور اند و در دیار دکہن بحضرت سلطان جیو ومیرانجیو دارند و در دیار پورب بحضرت پیر دستگیر این نیز برہان قاطع ومعجزہ ساطعہ حضرت نبویہ مصطفویہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم است کہ ہیچکس بسبب لقب مشیخیت سخن در سیادت آنجناب کردن نتواند کہ بحد شہرت وبحد تواتر وصحت سیادت کریم الطرفین وصحیح النسبین کالشمس فی وسط السما واست حضرت پیر شہرت دارند +

وایضاً در ملفوظ شیخ محمد بن ابراہیم البدرے منقول است کہ آنحضرت مخدوم الزمان شیخ محمد پرسیدند کہ مخدوما یک شجرۂ حضرت مشرفہ علیہ قادریہ بلا واسطہ سائر حضرات مانخست از حضرت امام زین العابدین مینویسند کہ این حضرت غوثیہ ومحبوبیہ رضی اللہ عنہ اویسیہ از حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رسیدہ است فرمودند ازاں چہ عجب باشد این فقیر از بعضے اکابر سادات وافاضل سعادات قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم استماع دارد کہ حضرت امام السجادہ زین العابدین خرقۂ خلافت ونعم ملبوسات امانت وعنایت حضرت مرتضویہ رضی اللہ عنہ وحسین سلام اللہ تعالیٰ علیہما انہ خود برائی حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ در وقت انتقال بہ ابی العباس خضر علیہ السلام سپردند ومبشر گشتند کہ در عراق از ذریتہ صلب علم من ابی محمّد الحسن بن علی عالی المنزلۃ عند اللہ وعند رسولہ السید عبد القادر بن ابی صالح رضی اللہ عنہما پیدا شود وفخر ما وفخر ابا واجداد ما بود و در رتبہ امامت و وراثت چنانچہ ما وفرزندان ما بدعوۃ ولایت ونیابت نبوۃ مامور یم او نیز می باشد واولیا امت محمّدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم زیر قدم او باشند سلام ما برسانید وامانت او بوی سپارید گویند حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ در دوازدہ سالگی آن تبرکات خلافت وملبوسات نعمت وامانت از پیش خضر علیہ السلام طلب کردہ گرفتند ومشرف بسلام ابا واجداد تمام گردیدند +

وایضاً مخدوم الزمان شیخ محمد بن ابراہیم البدری قدس اللہ سرہ در ملفوظ خود میفرمایند کہ ای عزیز بشنو میزان دو کفہ دارد اگر در یک پلہ جمیع سادات بنی حسین رض در آرند و در دوم از سادات بنی حسن رضی اللہ عنہم اجمعین فقط میانگان

منظر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ باشد بایقین ایں گفتہ را نچہ آید بر آں گفتہ دا لتفاق است کہ اشتہار حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ در مقام ولایت بہ نسبت ہُن تن فیض مآب زیادہ تر است وافاضۂ آفتاب ہدایت او فائق تر +

ایضاً عارف با آگاہی مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس اللہ سرہ السامی در کتاب شواہد النبوۃ در اتمام احوال دوازدہ امام می نویسند می باید کہ فضائل وکمالات اہلِ بیت بیشتر بودہ است چنانچہ حضرت سلطان الاولیاء غوث الارض والسماء محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ بیت

چوں محمد انبیاء را سرور است … غوث اعظم اولیاء را رہبر است +

منقبت بست وہشتم اس امر کے بیان میں کہ آئمہ معصومین کے کل کمالات جناب حضرت غوث الاعظم پاک میں جمع تھے

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سید المرسلین وامام المتقین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ میں تشریف لائے۔ حضرت خاتونِ جنت صلواۃ اللہ علیہا اسی وقت گندم کا آٹا گوندھنے میں مشغول ہو گئیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چند روٹیاں پکائیں۔ اُس وقت دونوں شہزادے نورالعین حضرات امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما آپس میں کھیل رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن پاک رضی اللہ عنہ کو بلاکر نہایت شفقت وعنایت فرمائی چنانچہ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا نے وہ آپ کی شفقت ملاحظہ کی دل میں خیال گزرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کو بغل میں لیکر نہایت مہربانی فرمائی ہے اور امام ثانی دور سے دیکھ رہے ہیں اُن کو بُلایا تک نہیں۔ اس میں کیا راز ہے۔ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمال سے جناب سیدۃ النساء کا ما فی الضمیر جان کر فرمایا یا سیدۃ النساء! آپ کے دل میں یہ خیال گزرا ہے کہ امام حسنؓ کیساتھ شفقت اور امام حسینؓ کیساتھ عدم التفات کی کیا وجہ ہے۔ حضرت جنت خاتون صلواۃ اللہ علیہا نے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں میرے لختِ جگر اور حدقۃ العینین ہیں مگر اسوقت ایسا معلوم ہوا کہ امام حسینؓ کی اولاد سے نو امام ایسے ہونگے جنکے وجود باوجود سے استحکام دین اور انضباطِ یقین مسلمین رواج پائیگا اور وہ نو تن یہ ہیں زین العابدین[1] محمد باقر[2] جعفر صادق[3] موسیٰ کاظم[4] علی رضا[5] محمد تقی[6] علی نقی[7] وحسن عسکری[8] و محمد مہدی[9]۔ جب جناب خاتون علیہا السلام نے یہ کلام مبارک سنی اُسی وقت آرزو کی کہ کاش ایسے ہی نو امام میرے بڑے بیٹے امام حسنؓ کی اولاد سے بھی ہوتے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آپ کے خیال سے مطلع ہو کر فرمایا کہ اے لختِ جگر!

آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ کاش ایسے ہی نو امام میرے حسنؓ کی اولاد سے بھی ہوتے۔ جناب سیدہ پاک صلوٰۃ اللہ علیہا نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا فاطمہ! اللہ تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجیئے۔ وسط قرن خامس میں امام حسنؓ کی اولاد سے سید عبد القادر کا ظہور ہوگا جو ان نوتن سے زیادہ مشہور ہوگا۔ اسی حقیقت کیطرف جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات شریف میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ کسی شخص کے دس لڑکے تھے اور اس کا ارادہ یہ ہوا کہ اُس کی وراثت و نعمت ساری کی ساری نوبت بنوبت دسویں لڑکے کو ملے۔ حق تعالےٰ نے بتدریج پہلے نو۹ لڑکوں کو فوت کر دیا پس کل وراثت و نعمت نوبت بنوبت اُس تک پہنچ گئی۔ آپ نے یہ کلام اُس شخص کے اعتراض کے جواب میں فرمائی جو کہتا تھا کہ جملہ اماموں کے کمالات حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ میں کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ اُس نے یہ نہ جانا کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ +

اور اسی طرح کتاب مجمع الفضائل میں منقول ہے کہ حضرت سلطان الانبیاء برہان الاصفیا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسینؓ کو امام الائمہ اور امام حسنؓ کو امام الامام کہکر پکارا حضرت امام حسنؓ نے عرض کیا بابا جان آپ نے امام حسینؓ کو امام الائمہ اور مجھے امام الامام پکارا اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ امام حسین کی اولاد سے نو۹ امام ہوں گے اور تمہاری پشت سے ایک امام ظاہر ہوگا جو کہ مرتبہ و مقام میں اُن نو۹ اماموں کے برابر ہوگا۔ پھر پوچھا کہ نام کیا ہوگا۔ آپنے فرمایا اُس کا نام سید عبد القادر و لقب محی الدین و کنیت ابو محمدؐ اور خطاب غوث اعظم ہوگا۔ اور وہ اقطاب عالم کا سرتاج و غیاث اعظم و محبوب اکرم ہوگا اور ظہور اس کا وسط قرن خامس میں ہوگا رضی اللہ عنہ وافاض علینا فیوضہ +

نیز بیان فرماتے ہیں کہ ایکدن سید المرسلین خاتم النبیین جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کی پشت و ناف پر بوسہ دیا۔ امام حسنؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے میری پشت و ناف پر کیوں بوسہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ اُس کا مرتبہ اولیاء میں ایسا ہوگا جیسا میرا مرتبہ انبیاء میں ہے صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ +

نیز بیان کرتے ہیں کہ ایک روز امیر المومنین امام حسن و امیر المومنین امام حسین رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر بیٹھے تھے کہ آپ نے ایکبار حضرت امام حسینؓ کیطرف نظر مبارک کی اور فرمایا کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی بدی کرے تو تم کیا کرو گے۔ عرض کیا کہ ایک دو بار معاف کروں گا تیسری بار ضرور بدلہ لوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسینؓ! اسی وجہ سے تمہاری بہت سی نسل لونڈیوں کے شکم سے ہوگی بعد ازاں امام حسن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم اُس کے ساتھ کیا معاملہ کرو گے۔ آپ نے جواب دیا کہ سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ کرونگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تیری نسل سے ایک شخص کریم الطرفین نجیب النسبین بعد از ایام یاس اپنی ماں کے رحم میں رہے گا اور ساٹھ برس کی ضعیفہ سے پیدا ہوگا وہ حجۃ الاسلام اور روئے زمین پر میرا وارث ہوگا نام اُس کا سید عبد القادر بن ابو صالح رضی اللہ عنہما ہوگا اور اُس کی شان میرے فرزندوں میں ایسی ہوگی جیسا کہ ہماری شان سابقہ انبیاء میں ہے صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم السلام +

اور علامہ حضرت شیخ محمدؐ ابراہیم البدری قدس سرہٗ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ ایک دن میرے مرشد

حضرت محمدؒ بن فیروز قدس سرہما نے فرمایا کہ اس فقیر نے حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام سے سُنا کہ ایک دن امیرالمومنین حضرت امام حسنؓ نے رب تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کیا یا رَبّ العزۃ! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بھائی امام حسینؓ کی اولاد سے نو۹ شخص برگزیدہ پیدا ہوں گے پس میری اولاد سے کون ایسا ہو گا جو فضل و منزلت میں ان کی مثل ہو گا۔ آواز آئی اے امام حسنؓ تمہاری اولاد سے ایک ایسا دُرِّ یتیم پیدا کروں گا کہ وہ مراتب اور درجات جو اُن نو میں ہونگے سب کے سب اُس ایک میں جمع ہوں گے اور وہ محبوبِ من و غوثِ اعظم و محی الدین محمدی ہو گا صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام سید عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہوگی۔ جب امام حسن علیہ السلام نے یہ مژدہ الٰہی سنا تو شکرِ الٰہی بجالائے اور مجلس مبارک میں فرمایا کہ میرا فرزند دلبند ابو محمد سید عبدالقادر بن ابو صالح موسیٰ الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما میری اولاد سے ہو گا اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی وہ آسمان ہدایت کا بدر اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا شیخ ہو گا اور میرے مرشد مخدوم زمانہ خوشی میں آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ شہرت اور فضیلت حضرت سلطان السادات و اولیاء غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ برحق ہے کہ حضرت عدیش امام ثانی حسن بن علی المرتضیٰ علیہما السلام نے آپ کو شیخ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا لقب دیا ہے +

اور بعض اکابر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ اجداد حضرت غوث الاعظم پاک نے جناب محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو مخاطب بخطاب شیخ عبداللہ کیا ہے اور حرمین شریفین میں اسی علم سے آپ مشہور ہیں اور ملک دکن میں حضرت سلطان جیو میراں جیو کے ساتھ اور پورب میں بحضرت پیر دستگیر کے اسماء گرامی سے مشہور ہیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ساطعہ ہے کہ کوئی شخص بوجہ لقب مشیخیت کے آپ کی سیادت میں کلام نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کی کریم الطرفین اور صحیح النسبین سیادت کی صحت اِس طرح شہرت اور تواتر کا حکم رکھتی ہے جیسے سورج آسمان پر نصف النہار اپنے ذروہ کمال پر چمکتا ہے +

نیز اسی ملفوظ میں منقول ہے کہ قطب الموحدین حضرت شیخ محمدؒ البدری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد سے پوچھا کہ ہمارے پیرانِ طریقت ایک شجرہ قادریہ بلا واسطہ پیرانِ طریقت جناب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ناقل ہیں اور لکھتے ہیں جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو فیض بطریق اویسیہ جناب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے پہنچا ہے۔ فرمایا کہ کچھ تعجب کی بات نہیں اس فقیر نے بعض اکابر اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم سے سُنا ہے کہ حضرت امام السجاد زین العابدین علیہ السلام نے خرقۂ خلافت و امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرات حسنین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خود جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے واسطے بروقت انتقال حضرت خضر علیہ السلام کے سپرد کی تھیں اور بشارت دی تھی کہ میرے چچا حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے سید عبدالقادر بن ابو صالح رضی اللہ عنہما ملک عراق میں پیدا ہوں گے۔ وہ ہمارے آبا و اجداد کا فخر ہوں گے اور

مرتبۂ امامت و وراثت و نیابتِ نبوت میں ہماری طرح اور ہمارے فرزندوں کیطرح مامور ہوں گے اور اولیاء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اُن کے زیرِ قدم ہوں گے۔ اُن کو ہمارا سلام پہنچانا اور یہ انکی امانت اُن کے سپرد کر دینا۔ بیان کرتے ہیں کہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال کی عمر شریف میں وُہ تبرکاتِ خلافت و ملبوساتِ نعمت و دیگر امانتیں حضرت خضر علیہ السلام سے لیں اور اپنے آباؤ اجداد کے سلام سے بھی مشرف ہوئے۔

اور قطب زماں شیخ محمد بن ابراہیم البدری قدس سرہٗ اپنے ملفوظ میں فرماتے ہیں کہ اے عزیز غور سے سن! ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ اگر ایک پلڑا میں جمیع سادات بنی حسینؓ لائے جائیں اور دوسرے پلڑا میں جمیع سادات بنی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ان سب میں معظم حضرت غوث الاعظم پاک ہیں رضی اللہ عنہ اور دُوسرا پلڑا پہلے پر غالب ہے۔ نیز مقام ولایت میں حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شہرت جملہ آئمہ اطہار سے زیادہ ہے اور آپ کے آفتاب ہدایت کا فیضان اُن پر سخت فائق ہے۔

اور کتاب شواہد النبوۃ کے باب احوال دوازدہ امام اہل بیت کے آخر میں حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ فضائل و کمالاتِ اہلِ بیت صرف ان بارہ حضرات میں منحصر نہیں بلکہ بہت حضرات ایسے ہیں جن میں آئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کے کمالات پائے جاتے ہیں مثلاً عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک محبوبِ سبحانی محی الدین شیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں بلکہ آپ کو جملہ آئمہ اطہار اہلبیت پر فضیلت حاصل ہے ؎

چون محمدؐ انبیاء را سرور است ۔۔۔ غوث اعظم اولیاء را رہبر است

(ف) یہ جملہ احادیث پاک اِس امر پر موید ہیں کہ عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو جملہ فرزندانِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آئمہ اطہار پر فضیلت حاصل ہے۔ اگر امام اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی فضیلت حاصل ہے تو اِس میں دلالت ہے کہ آپ کو جملہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت حاصل ہے۔ علامۂ اجل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۱ پر ان احادیث پاک کا ترجمہ پیش فرماتے ہیں

غوثِ اعظمؓ دلیلِ راہِ یقین ۔۔۔ بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں

جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہِ یقین کی دلیل اور بلا شک وشبہ اکابر دین کے رہبر ہیں۔

شیخِ دارینؓ ہادیٔ ثقلین ۔۔۔ زُبدۂ آلِ سیدالکونین

آپ مرشدِ ہردو جہان انسانوں اور جنوں کے ہادی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام آل سے افضل

وبرگزیدہ ہیں۔ صحابہ کرام اور آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم سب کے سب لفظِ آل میں داخل ہیں۔

المنقبۃ الرابعۃ والثلثون فی بشارۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بظہورہٖ فی اعلا مراتب

آوردہ اند کہ روزی سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم وآلہٖ واصحابہ واولادہ واولائہ در مدینہ منوّرہ در حجرہ شریف خود بعد اداءِ چاشت بقیلولہ آسودہ بودند۔ در رویا دیدند کہ علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا و حسن المجتبیٰ و حسین الشہید الکربلا رضی اللہ عنہم وعنہا بالای قلعۂ نشستہ اند و از میان ایشان مشعلہا نورانی برمی خیزند چنانچہ بہ عدد عشرہ رسیدند و از ان جملہ نُہ مشعل یکطرف و یک مشعل یک طرف علی المرتضیٰ و فاطمہ و حسن و حسین آن نُہ مشعلہ را اشارت کردند کہ از نورِ خود ہا بدین یک مشعل عطا نمائید چنانچہ لمعہ از ہر نُہ مشعلہ جدا شدہ در آں یک مشعل رفتہ یکے گردیدند آں مشعل مثل ماہتاب روشن گشتہ و تمامی عالم از نورِ وی منوّر گشتہ چوں از آں رویا بیدار گشتند در خاطرِ عاطر آوردند کہ این چہ سر خواہد بود فی الفور فرمان از ربّ العزّت رحمان در رسید کہ یا محمّد ایں دہ مشعلہا نور دیدگان حسنؓ و حسینؓ بودند نُہ از ان فرزندان حسینؓ بن علیؓ کہ ہر یک با مامت ظہور خواہند نمود ہر یک امام عصر خواہد بود و آں مشعلہ کہ جدا بود فرزند ارجمند از اولادِ حسن المجتبیٰ خواہد شد کہ نامش سیّد عبدالقادر و لقبش محی الدّین است و کنیت او ابو محمّد و خطابش غوث اعظم قدس سرہٗ الاکرم و مولدش در گیلان باشد و در بغداد ظہور خواہد گردد ارشاد و تصرف او تا قیامت بہ عالم جاری و باقی خواہد بود و ہر کرا نسبت بوی باشد ہدایت و سعادت بردہ نجات یابد و مشعل او تا ابد روشن خواہد بود رضی اللہ عنہ افاض علینا و فیوضہ منہ۔ بیت

چراغی را کہ ایزد برفروزد — کسی کو تف زند ریشش بسوزد

منقبت سی و چہارم اس امر کے بیان میں کہ جناب سرورِ کائنات حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپ کے ظہور اور اعلیٰ مراتب کی بشارت دی ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جناب سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مدینہ منورہ میں اپنے حجرہ شریف میں بعد از نماز چاشت آرام فرما رہے تھے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خواب مبارک میں دیکھا کہ حضرت علی مرتضیٰ و حضرت بی بی فاطمہ زہرا و حضرت حسن مجتبیٰ و حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قلعہ پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان سے نورانی مشعلیں ظاہر ہونے لگیں حتیٰ کہ دس مشعلیں یکے بعد دیگرے نکلیں از انجملہ نو تو ایک طرف ہوئیں

اور ایک مشعل ایک طرف۔ اُن تمامی حضرات نے اُن نو مشعلوں کی جانب اشارہ کیا کہ اپنے اپنے نور میں سے اس ایک کو عطا کرو چنانچہ ان سب میں سے ایک نور کا شعلہ نکل کر اس اکیلی مشعل سے مل گیا اور وہ مشعل مثل چاند کے ہو گئی اور تمام عالم اُس سے منور ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے خیال مبارک کیا کہ اس کی کیا تاویل ہے تو اُسی وقت جناب باری سے حکم ہوا کہ اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دس مشعلیں حضرت حسنین شریفین رضی اللہ عنہما کی اولاد سے ہیں نو تو اُن میں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے صلب سے ظاہر ہوں گے اور ہر ایک اُن میں کا امام ہو گا اور دسواں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا نام اُس کا عبد القادر لقب محی الدین کنیت ابو محمد اور خطاب غوث اعظم ہو گا۔ مولد اُس کا گیلان شریف اور ظہور بغداد شریف میں ہو گا۔ اُس کا ارشاد و تصرف قیامت تک عالم میں جاری و باقی رہیگا۔ جو کوئی اُس کی طرف منسوب ہو گا ہدایت وسعادت حاصل کر کے نجات پا جائے گا۔ اور اُس کی مشعل تا ابد الآباد روشن رہے گی۔ رضی اللہ عنہ افاض علینا فیوض منہ۔ بیت

چراغے را کہ ایزد بر فروزد — کسی کو تف زند ریشش بسوزد

جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن کرتا ہے جو اس کو بجھانے کی کوشش کرتا ہے چراغ اس کی داڑھی جلاتا ہے +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ آئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام مثل مشعلوں کے ہیں اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ مثل چاند کے ہیں۔ آئمہ اطہار رضی اللہ عنہم کا فیضان اپنے اپنے زمانہ مبارک میں تھا اور حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا فیض ابد الآباد تک رہیگا +

المنقبة الرابعة والاربعون فی نعله المرصع

آوردہ اند کہ نعلین مبارک آنحضرت بلعل و زمرد و یاقوت مرصع کردہ بودند و از پایان آن میخہائی نقرہ زدہ بودند +

منقبت چہل و چہارم آپ رضی اللہ عنہ کی جڑاؤ جوتی مبارک کے بیان میں

نقل کرتے ہیں کہ آپ کی جوتی مبارک میں لعل و یاقوت اور زمرد جڑے رہتے تھے اور اس کے نیچے چاندی کی میخیں لگی ہوتی تھیں +

(ف) اس منقبت میں حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی محبوبیت اور فضیلت مثل آفتاب چمک رہی ہے یہ امر کسی صحابی امام اور سابقہ نبی کیلئے قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے ثابت نہیں +

المنقبة الاحدی والخمسون فی شفاعة نصف الامته بشفاعته رضی اللہ عنه

درکتاب منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیا للشیخ عبد اللہ محمد بن علی الاہدی آوردہ اند کہ حضرت امیر المومنین عمر و امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما چون از حضور سرور انبیاء احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور شدند کہ بعد از انتقال ما پیشِ طاؤس یمنی اویس قرنی روید و پیراہن ما را کہ سپر امانت اوست بسپارید و برائی امت من از وے دعا خواہید بموجبِ امر شریف حضرت مقدسہ مصطفویہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو صحابہ کبار بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم آن جانب شدند و پیراہن مبارک را خود بردند چون بوادی اراک رسیدند دیدند کہ خواجہ اویس رضی اللہ عنہ در سجدہ است و متضرع و ابتہال مشغول است بعد از ساعتے ہر دو صحابہ سلام دادند خواجہ سر از سجدہ برداشت و جواب سلام بایشان داد و ہمدیگر ملاقات نمودند۔ پیراہن مبارک را بادب تمام از دستِ ایشان گرفت و بر سر گذاشتہ در بر کرد و گفت بحسب فرمودۂ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سجدہ بودم و در خواست استشفاع تمامی امت نمودندم۔ ناگاہ فرمان رب العزة جل شانہ در رسید ای اویس اکنون نصف امت حبیب خود را بالتماس تو بخشیدم و نصف امت حبیب خود را موقوف بر شفاعت محبوب معظم غوث اعظم سید عبد القادر رضی اللہ عنہ گذاشتہ ام عرض کردم خدایا! محبوب تو سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کیست و وی کجا است کہ ما او را ببینیم فرمان ربانی شد کہ در مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ استراحت میکند و در دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی قامت دارد و خلاصہ محبوب ازلی و معشوق لم یزلی مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ و حجت ما باشد و بر روئی زمین تا روز قیامت قدم او بر دوش اقطاب واغیاث واولیاء اولین و آخرین دوستان ما گردد پس من ہم سر نگون کردم و تصدیق نمودم و شکر الٰہی بر افزودم للہ الحمد +

منقبت اکاون اس امر کے بیان میں کہ نصف امت کی بخشش آپکی شفاعت سے ہوگی

حضرت شیخ عبد اللہ محمد بن علی الاہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی کتاب منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیا میں نقل کرتے ہیں کہ حضور سرورِ انبیاء احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ارشاد فرمایا کہ ہمارے وصال مبارک کے بعد اویس قرنی کے پاس جائیے ہمارا پیراہن مبارک اس کی امانت ہے اس کے سپرد کیجئے اور ہماری امت کی بخشش کیلئے دعا کرائیے۔ سرکار دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ پاک کے مطابق ہر دو اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب کی رحلت مبارک کے بعد اُس طرف تشریف لے گئے اور پیراہن مبارک ساتھ لے گئے۔ جب وادیِ اراک میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت

اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر بسجود ہیں اور تضرع و ابتہال میں مشغول ہیں۔ ایک ساعت کے بعد ہر دو اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلام دیا۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر سجدہ سے اٹھا کر سلام کا جواب دیا اور آپس میں ملاقات کی۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے بڑے ادب سے پیراہن مبارک اُن سے لیا بوسہ دیکر سر پر رکھا اور پھر بغل میں لیکر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ اقدس کے مطابق مَیں نے ساری امت کی بخشش کیلئے شفاعت کی لیکن رب تعالیٰ کیطرف سے حکم ہُوا کہ اے اویس! اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نصف امّت ہم نے تیری شفاعت سے بخش دی ہے اور نصف امّت کی بخشش محبوب معظم غوثِ اعظم سیّد عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفاعت پر موقوف رکھی ہے۔ مَیں نے عرض کیا الٰہی! تیرا محبوب سیّد عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہے اور کس جگہ ہے تاکہ ہم انہیں دیکھ سکیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ میں استراحت فرمارہے ہیں دَدَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى میں اقامت رکھتے ہیں۔ اور محبوبِ ازلی و معشوق لم یزلی جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا خلاصہ اور زمین پر ہماری حجت ہیں۔ اُن کا قدم مبارک تمام اقطاب اغواث اور اولیاء اولین و آخرین کی گردن پر قیامت تک رہے گا۔ پس میں نے بھی سر جھکایا اور رب تعالیٰ کے فرمان کی تصدیق کی اور رب تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(ف) اِس میں صریح دلالت ہے کہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے آگے سر جھکایا پس آپ کی فضیلت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ثابت ہوئی۔ علامہ حضرت قاضی عالم الدین صاحب خلیفہ قطب زمان حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فیض الکریم کے صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں" جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت میں قطب الارشاد تھے اور خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت قطب ابدال تھے"۔ قطب ابدال چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم میں نائب مناب ہوتا ہے لہٰذا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی حضوری او صحبت نصیب ہوتی ہے اگرچہ عوام الناس کی عقول اس امر کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے جب حضرت عمر فاروق و حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیراہن مبارک لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہُوئے تو آپ نے اُن دونوں اصحاب کبار رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ آپ دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف سایہ مبارک دیکھا ہے جیسا کہ حضرت سید ابوالعباس التجانی رضی اللہ عنہ کتاب جواہر المعانی میں فرماتے ہیں وَكَذَا قَالَ الشَّيْخُ مَوْلَانَا عَبْدُ السَّلَامِ فِيْ صَلَاتِهٖ وَلَهٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ۔ وَفِيْ هٰذَا۔ يَقُوْلُ اُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِسَيِّدِنَا عُمَرَ وَسَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ تَرَيَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ظِلَّهٗ قَالَا وَلَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ قَالَ وَلَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَلَعَلَّهٗ غَاصَ لُجَّةَ الْمَعَارِفِ طَالِبًا لِلْوُقُوْفِ عَلٰى عَيْنِ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا اَمْرٌ تَعْجِزُ عَنْهُ اَكَابِرُ الرُّسُلِ

وَالنَّبِیّٖنَ فَلَا مَطْمَعَ لِغَیْرِهِمْ فِیْهِ وَالسَّلَامُ اِنْتَہٰی ۔ یعنی اور اسی طرح حضرت عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ نے اپنی صلوٰ
میں فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عقلیں عاجز ہیں۔ پس آپ کا ہم میں سے کسی سابق اور لاحق نے
ادراک نہیں کیا۔ اور اسی مرتبہ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرؓ و سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو فرما
کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف سایہ دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں دیکھا شاید حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے معارف
کی گہرائی میں عین حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقف ہونے کی غرض سے غوطہ لگایا اور آپ کو کہا گیا کہ یہ وہ
ہے جس سے اکابر مرسلین اور انبیاء علیہم السلام بھی عاجز ہیں۔ پس اُن کے غیر کیلئے اس میں کوئی جائے طمع نہیں ہے
والسلام انتہیٰ ۔ (تحقیق العارفین فی حقیقۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حصہ دوم ص۴۲) ۔

ذرا غور فرمائیے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ آپ دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف سایہ مبارک دیکھا ہے تو اُنہوں نے ہرگز انکار نہیں کیا کیونکہ وہ
حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باطنی شان یعنی دائمی حضوری اور صحبت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے
واقف تھے۔ بعض علماء کرام نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تابعین میں لکھا ہے حالانکہ آپ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضورؐ کی دائمی صحبت سے مشرف تھے بلکہ معراج شریف جیسی مبارک شب کو بھی حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک سے عرش معلّٰی پر مشرف ہوئے جیسا کہ علامہ حضرت
الشیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی قدس سرہٗ اپنی کتاب تفریح الخاطر کے ص۔ پر فرماتے ہیں (فایاک ایاک
یا اخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحہ لیلۃ المعراج لانہ وقع من غیرہ فی تلک اللیلۃ کما
ھو ثابت بالاحادیث الصحیحۃ کہ رؤیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ارواح الانبیاء فی السموات وبلالا فی الجنۃ و
اویسا القرنی فی مقعد الصدق یعنی پس اے میرے بھائی: معراج شریف میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی
رُوح مبارک حاضر ہونے کا انکار نہ کرنا۔ کیونکہ آپ کی رُوح کے سوا دوسروں کی روحیں بھی اس رات حاضر ہوئی تھیں
اگر جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح مبارک حاضر ہوئی تو کونسی قباحت ہے۔ چنانچہ احادیث صحیح سے ثابت ہے
کہ جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیوں کی رُوحوں کو آسمانوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جنت میں اور حضرت
اویس رضی اللہ عنہ کو مقعد صدق کے مقام میں دیکھا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں اور اُنہوں نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے آگے سر جھکایا ہے لہٰذا
آپ کی فضیلت جملہ صحابہ اور آئمہ اطہار پر ثابت ہوئی ۔

المنقبة الثانیه والخمسون فی اظهار الشیخ احمد الفاروقی کمال رتبة الغوثیة

شیخ احمد فاروقی السرهندی قدس سره در مکتوبات خود نوشته اند راههائی که بجانب قدس الٰهی موصلند دوگانند راهی است بقرب نبوت تعلق دارد علی اربابها الصلوٰة والسّلام وموصل اصل الاصل است۔ واصلان این راه بالاصالت انبیاء اند علیهم الصلوٰة والتسلیمات وصحابه ایشان واز سائر امتان تاکرا باین دولت نوازند اگرچه قلیل بودند بل اقل ودرین راه توسط وحیلوله نیست هرکه ازین واصلان فیض میگرد بی توسط احدے از اصل اخذ می نماید هیچ دیگری حائل نیست وراهیست بقرب ولایت تعلق دارد اقطاب و اوتاد وابدال ونجباء وعامه اولیاء اللّٰه بهمیں راه واصلند و راه سلوک عبارة ازیں راهست بلکه جذبه متعارفه نیز داخل همیں است وتوسط وحیلوله درین راه است وپیشوائی واصلان این راه وسرگروه اینها ومنبع فیض این بزرگواران حضرت علی مرتضی کرم اللّٰه وجهه است واین منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد ودرین مقام گویا هردو قدم مبارک حضرت سلطان الانبیاء صلّی اللّٰه علیه وآله وسلّم برفرق مبارک اوست کرم اللّٰه وجهه وحضرت فاطمه وحضرت حسنین رضی اللّٰه عنهم درین مقام بایشان شریک بودند و انگارم که حضرت امیر قبل از نشاء عنصری نیز ملاذ این مقام بوده اند چنانچه بعد از نشاء عنصری وهرکرا فیض وهدایت ازین راه میرسید بتوسط ایشان میرسید که ایشان سر نقطه منتهی این راه اند وچون دوره حضرت امام تمام شد این منصب عظیم القدر بحضرت حسنین رضی اللّٰه عنهما مفوض ومسلم شد وبعد از ایشان هریکے از آئمه اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار یافت۔ در اعصار این بزرگواران وهم چنین از ارتحال ایشان هرکرا فیض وهدایت میرسید بتوسط این بزرگوان بوده وبحیلوله ایشان هرچند اقطاب ونجباء وقت بوده باشند ملاذ وملجا همه ایشان بودند چه اطراف را بغیر لحوق بمرکز چاره نیست تاآنکه نوبت بحضرت سلطان الاولیاء برهان الاصفیاء غوث الارض والسماء وغوث الکل محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰه عنه وافاض علینا فیوض منه رسید وچون نوبت این بزرگوار شد منصب مذکور بآنحضرت مفوض گشت ومابین آئمه مذکورین وحضرت شیخ هیچکس برین مرکز مشهود نمیگردد و وصول فیض وبرکات بهرکه باشد از اقطاب ونجباء بتوسط شریف آن حضرت مفهوم میشود چه این مرکز جز اورا میسر نشد ازین جا است که فرموده ست:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔۔ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

مراد از شمس آفتاب فیضان هدایت وارشاد است واز افول آن عدم فیضان مذکور وچون بوجود شریف حضرت غوثیه محبوبیه رضی اللّٰه عنه معامله که باوّلین تعلق داشت باو قرار گرفت واو واسطه وصول در رشد وهدایت گردید چنانچه پیش ازوی اولین بودند ونیز تا معامله توسط فیضان برپا است بتوسل اوست ناچار راست آمد که اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اِلٰی آخِرِہٖ ۔ (مکتوبات امام ربّانی جلد سوم مکتوب ۱۲۳ ص ۲۴۷)

یعنی وہ راز جو جناب قدس جل شانہٗ کی طرف پہچاننے والے ہیں، دو ہیں۔ ایک وہ راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور اصل الاصل تک پہنچانے والا ہے۔ اس راہ کے پہنچنے والے بالاصالت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے اصحاب اور اُمتوں میں سے بھی جس کسی کو چاہیں اس دولت سے سرفراز کرتے ہیں مگر یہ لوگ قلیل بلکہ اقل ہیں۔ اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ نہیں۔ ان واصلان میں سے جو کوئی فیض حاصل کرتا ہے کسی کے واسطہ کے بغیر اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی ایک دوسرے کا حائل نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ راستہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام اقطاب اوتاد ابدال نجبا اور عام اولیاء اللہ سب اسی راستہ سے واصل ہوئے ہیں۔ راہ سلوک اسی راہ سے مراد ہے بلکہ جذبہ متعارفہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ ثابت ہے اس راہ کے واصلوں کے پیشوا اور ان کے سرگروہ اور ان بزرگواروں کے فیض کا سرچشمہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں اور یہ عظیم الشان مرتبہ انہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہیں، اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ میرے خیال میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ وجود عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کی پناہ ہی رہے ہیں جیسے کہ وجود عنصری کے بعد ہیں اور اسی راہ سے جس کسی کو فیض ہدایت پہنچا تھا انہی کے وسیلہ سے پہنچا تھا کیونکہ اس راہ کا آخری نقطہ یہی ہیں، اور اس مقام کا مرکز انہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جب حضرت امیرؓ کا دورہ تمام ہوا یہ عظیم الشان مرتبہ ترتیب وار حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے سپرد ہوا اور ان کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ترتیب وتفصیل وار قرار پایا۔ ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور ایسے ہی ان کے انتقال فرما چکنے کے بعد جس کسی کو فیض وہدایت پہنچتا رہا انہی بزرگواروں کے واسطہ اور حیلولہ سے ہی پہنچتا رہا۔ اگرچہ وقت کے اقطاب ونجباء بھی ہوتے تھے لیکن سب کے ملجاء وماویٰ یہی بزرگوار ہوئے ہیں کیونکہ اطراف کو مرکز کے ساتھ ملحق ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ حتیٰ کہ سلطان غوث الثقلین محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی نوبت آپہنچی اور منصب مذکور آپ کے سپرد ہوا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے مابین اور کوئی شخص اس مرکز پر نہیں آتا۔ اس راستہ میں تمام اقطاب ونجبا کو فیوض وبرکات کو پہنچنا شیخ قدس سرہٗ ہی کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہوا۔ اسی واسطے حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے۔ شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہو گا۔

شمس یعنی آفتاب سے مراد ہدایت وارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے سے مراد

فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ جو اوّلین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپؓ اوّلین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت شیخ قدس سرہٗ کے توسل و توسط ہی سے ہے اِس لیے وہ سنت ہوا کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا الخ ۔

(ف) حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ فتوحات مکیہ کے جزاوّل باب ۱۲ میں ص۱۴۵ پر فرماتے ہیں قَالَ النَّابِغَۃُ فِیْ مَدْحِہٖ ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَعْطَاکَ سُوْرَۃً ۔۔۔ تَرٰی کُلَّ مَلِکٍ دُوْنَہَا یَتَذَبْذَبُ

بِاَنَّکَ شَمْسٌ وَّالْمُلُوْکُ کَوَاکِبُ ۔۔۔ اِذَا طَلَعَتْ لَمْ یَبْدُ مِنْھُنَّ کَوْکَبُ

وَھٰذِہٖ مَنْزِلَۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْزِلَۃُ مَاجَآءَ بِہٖ مِنَ الشَّرْعِ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَشَرَائِعِھِمْ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ فَاِنَّ اَنْوَارَ الْکَوَاکِبِ انْدَرَجَتْ فِیْ نُوْرِ الشَّمْسِ فَالنَّھَارُ لَنَا وَاللَّیْلُ وَحْدَہٗ لِاَھْلِ الْکُتُبِ ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نابغہؓ نے کہا ؎ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ شرف عطا فرمایا ہے جس کے سامنے ہر بادشاہ کانپتا ہے کیونکہ آپ آفتاب ہیں اور تمام بادشاہ ستارے ہیں۔ جب آفتاب طلوع کرتا ہے تو کوئی ستارہ ظاہر نہیں ہوتا ۔

یہ محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت اور آپ کے مقابلہ میں دوسرے انبیاء علیہم السلام اور اُن کی شریعتوں کی منزلت ہے۔ کیونکہ ستاروں کے انوارات کے نور میں غائب ہوجاتے ہیں پس دن ہمارے لئے ہے اور رات اکیلی سب اہل کتاب کیلئے ہے ۔

عالی سرکار حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ چونکہ سرکار دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآت تام ہیں اسلئے اپنی دائمی شان کا لسان حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے اظہار فرما رہے ہیں ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی ہمارے شمس فیضان کا جس وقت بظاہر دنیا میں طلوع ہوا تو اوّلین یعنی سابقہ انبیاء کرام و صحابہ و آئمہ علیہم السلام کے شموس فیضان سب غروب ہوگئے کیونکہ جملہ متقدمین کے شموس کمالات ہمارے شمس کمال کے بالمقابل ستاروں کا حکم رکھتے ہیں اور اب ہمارا شمس فیضان ابد الآباد تک بلندی کے افق پر جمیع عوالم کو منور کرتا رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔ پس آپ کی فضیلت جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے ۔

المنقبة السادسة والخمسون فی عدم امتنانه لاحد من البشر الا بجری النبوة والفتوة

شیخ داؤد قیصری در دیباچہ شرح فصوص الحکم گفتہ بان القطب والابدال والاوتاد لایکون علیھم مذلة خدمة البشر واحوال سیدی عبد القادر کذلک حتی ما نقل تلقینه واسترشاده وخدمته لاحد من المشائخ بل ھو اخذ من مجری النبوة الفتوة ولو کان لنقل ولمین نسق شیخ ملا علی قاری در اخر شرح المشکات گفتہ و قدسرت احوال الغیوثات وھو القطب من الخاصة والعامة غایره من علیه نقل السیوطی من الیافعی الاسعدی عبد القادر رضی اللہ عنہ کان قطبا و فردا بل مجاوزا عنھما الاقدم النبوة +

منقبت ۵۶ اس امر کے بیان میں کہ جناب غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ پر سوائے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کا کوئی احسان نہیں

حضرت شیخ داؤد قیصری علیہ الرحمۃ شرح فصوص الحکم کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ گروہ اقطاب و ابدال و اوتاد کو کسی بشر کی خدمت کی ذلت نہیں اٹھانی پڑتی چنانچہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی شیخ کی خدمت یا اُس سے تلقین وارشاد حاصل کرنے کی کوئی روایت نہیں پائی جاتی بلکہ آپ نے جملہ فیوضات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست حاصل کئے ہیں اور اس امر پر روایات پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح حضرت شیخ ملا علی قاری قدس سرہ شرح مشکوٰۃ کے آخر میں فرماتے ہیں کہ آپ کے حالات گروہ اغواث سے بہت ہی بلند ہیں۔ آپ قطب خاص الخاص ہیں اور آپ کے سوا جملہ اقطاب آپ کے بالمقابل عام کا حکم رکھتے ہیں۔ اسی طرح حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت امام یافعی الاسعدی قدس سرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کا مقام اقطاب وافراد سے بہت ہی بلند ہے اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام مبارک کے نیچے آپ ہی کا مقام ہے +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کے آگے صرف حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔ قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ یعنی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ کے لحاظ سے آپ ہی مقرب ترین ہستی ہیں۔ پس آپ کی فضیلت جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے +

المنقبة السابعة والخمسون فی مضغ ثدی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فی المنام وقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ هذا ولدنا حقا

در تلخیص جواہر القلاید آوردہ اند کہ فرمودند حضرت سلطان الاولیاء والاقطاب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہ دیدم من در خواب خود را در کنار ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کہ میکشیدم پستان راست او را بعدہ می آوردم پستان چپ را ناگاہ در آمدند جدی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بحضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا خطاب کردند و فرمودند یا عائشہ هذا ولدنا حقا۔

منقبت پنجاہ وہفتم اس امر کے بیان میں کہ حضرت جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پستان مبارک سے خواب میں دودھ پیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا ولد فرمایا۔

تلخیص جواہر القلائد میں منقول ہے کہ حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود مبارک میں دیکھا کہ آپ کے پستان راست کو چوس کر پستان چپ چوس رہا ہوں کہ یکایک میرے جدامجد حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ یا عائشہ هذا ولدنا حقا یعنی اے صدیقہ رض یہ میرا حقیقی فرزند ہے۔

(ف) قرآن مجید اور احادیث پاک سے یہ شرف کسی ولی صحابی امام اور نبی کیلئے ثابت نہیں پس یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔

المنقبة التاسعة والخمسون فی مکالمتہ مع خضر علیہ السلام وفرارہ عنہ

آوردہ اند کہ حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ فرمودند کہ روزی بیامد پیش من ابو العباس خضر علیہ السلام تا بیازماید مرا بکیزی چنانچہ پیشتری آزمودہ اولیاء را پس از باطن ذی مرا ظاہر شد و بر من کشاد کلامی کہ بادی کہ دم گفتم با او در حالی

کردی روان شد یا خضر ان قلت لموسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا فانک اسرائیلی وانا محمدی فہا انت وھذا المیدان ھذا محمد وھذا الرحمن ای خضر تو گفتہ بودی بموسیٰ علیہ السلام کہ طاقت صبر نداری با من ہمچنیں ترا طاقت صبر نیست با من تو اسرائیلی ہستے و من محمدی اینک من و تو و ایں گوی و میدان و ایں محمد و ایں رحمن و اینک اسپ من بازین و لگام و کمان من بازه و تیغ من برہنہ +

منقبت پنجاہ ونہم جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خضر علیہ السلام کا مکالمہ اور خضر علیہ السلام کے بھاگنے کے بیان میں

نقل کرتے ہیں کہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز خضر علیہ السلام امتحاناً میرے پاس آئے جیسا کہ اور اولیاؤں کے نزدیک امتحاناً گئے تھے۔ میں نے نور باطن سے دریافت کیا کہ ان کا ارادہ امتحان کا ہے۔ پہلے میں نے در سخن کھولا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس وقت میں نے کہا اے خضر تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ اے موسیٰ تم میرے ساتھ صبر کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔ اسی طرح تم کو میرے ساتھ صبر کی طاقت نہیں ہے۔ تم اسرائیلی ہو اور میں محمدی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب ہم ہیں اور تم ہو اور یہ میدان اور یہ محمد حبیب سبحان اور یہ رحمٰن اور یہ میرا گھوڑا زین دار با لگام اور میری کمان کھچی ہوئی ہے اور تلوار برہنہ ہے +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ جناب غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے +

المنقبۃ الخامسۃ والستون فی قولہ ھذا وجہ جد لا وجہ عبد القادر رضی اللہ عنہ

آوردہ اند کہ روزی حضرت غوثیہ محبوبیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ طرف خانہ شریف تشریف میفرمودند شیخ الابرار حضرت سید عبد الجبار رضی اللہ عنہ نیز ہمراہ بودند و ندیدند چوں در خانہ رسیدند از والدۂ ماجدہ خود پرسیدند کہ حضرت در خانہ نیامدند من با قدم مبارک ہمراہ بودم گفت پانزدہ روز است کہ آنحضرت اندرون تشریف نیاوردند شیخ الابرار بعد استماع بحجرہ کہ حضرت غوثیہ محبوبیہ رضی اللہ عنہ شب درانجا بعبادت مشغول مے بودند رفتند دیدند کہ اندرون حجرہ زنجیری دارد و حجرہ بند است ایشان معلوم کردند کہ آنحضرت اندرون ہستند دست بستہ پیش حجرہ ایستادند ہر گاہ کہ شب

از نصف تجاوز کرد آنحضرت در حجرہ را کشادند و فرمودند که اندرون رفتن خانہ مرا تو ہمیشہ ملاحظہ میکردی اکثر ہمچنیں کہ در نظر خلق برای این معنی کہ بند۔ ہای خدا بر راہ رفتن با خانہای ترک دہند و صورت توالد و تناسل معطل بماند چنانچہ دیدی فی الحقیقت بحجرہ می آیم و در نظر خلایق اندرون خانہ میروم شیخ الابرار خوش وقت شدہ باز ملتمس گشتند کہ چون آنحضرت بہ بیت الخلاء میروند بول و غائط را زمین خسف میکند و در وقت عرق کردن کوچہا از خوشبوی معطر میشود و مگس بر بدن مبارک نمی نشیند این ہمہ خاصہ وجود محمدیست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ درین وقت از وجود شریف آنحضرت ظاہر میشود۔ فرمودند کہ عبدالقادرؓ فانی و باقی شدہ است در وجود جدّ خود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبدالقادر باز عرض نمود کہ اگر ہمچنین ابر سایہ میکرد چہ می شد فرمودند کہ بندہای خدا در اشتباہ می افتادند و مرا بہ نبوت می پرستیدند بنابریں عمداً این نوع را ترک دارم۔

منقبت شصت و پنجم اس امر کے بیان میں کہ آپ نے فرمایا کہ یہ وجود جد امجد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ وجود عبدالقادرؓ

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ گھر مبارک کو تشریف لے جا رہے تھے اور آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبار رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ جب گھر میں گئے تو جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کو نہ پایا۔ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت گھر میں تشریف نہیں لائے ہیں تو آپ کے قدم مبارک کے ہمراہ تھا۔ جناب ام المومنین بائی صاحبہ نے فرمایا کہ پندرہ روز ہوئے کہ آپ اندر تشریف نہیں لائے۔ شیخ الابرارؓ نے اس حجرہ مبارک میں کہ جہاں جناب غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہتے تھے اور شب کو عبادت کرتے تھے جا کر دیکھا کہ حجرہ میں ایک زنجیر ہے اور حجرہ بند ہے شیخ موصوف نے معلوم کیا کہ آپ حجرہ مبارک میں ہیں دست بستہ کھڑے رہے۔ جب آدھی رات گزر گئی آپ نے دروازہ کھولا اور فرمایا کہ تم بظاہر مجھے گھر جاتے ہوئے دیکھتے ہو مگر حقیقتاً میں حجرہ میں داخل ہوتا ہوں اور خلائق کی نظروں میں گھر میں رہتا ہوں۔ شیخ الابرار خوشوقت ہو کر ملتمس ہوئے کہ جناب بیت الخلاء میں جاتے ہیں تو پیشاب پاخانہ جناب کا زمین نگل لیتی ہے اور آپ کا پسینہ مبارک مثل عطر خوشبودار ہوتا ہے اور مکھی آپ کے بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی یہ خاصہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جناب کے وجود باوجود سے ظاہر ہو رہا ہے آپ نے فرمایا کہ عبدالقادرؓ فانی باقی بوجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے واللہ باللہ یہ وجود میرا وجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ وجود عبدالقادرؓ۔ پھر شیخ الابرار نے عرض کیا کہ اگر ابر بھی سایہ کرتا تو خوب ہوتا آپ نے فرمایا کہ بندگان خدا کو اشتباہ ہو جاتا

اور لوگ مجھے عین رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تصور کرتے ۔ لہٰذا یہ عمداً متروک ہُوا ۔

(ف) اس میں دلیل ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآتِ تامہ ہیں ۔ کسی ولی صحابی امام نبی کو یہ شرف حاصل نہیں ۔ صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام سبھی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کیا ۔ کسی ہستی نے مظہرِ اتم اور مرآتِ تامہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ۔ آپ کا دعویٰ مبارک بھی ہے اور دعویٰ مبارک کیساتھ براہین اور دلائل بھی ہیں ۔

المنقبة الثانية والسبعون في نيل كل ولى الله منصب الولاية بتجويزه رضى الله عنه

آوردہ اند کہ شاہ ہاشم علوی بیجاپوری در رسالہ خود مینویسد کہ در ہر وقت و ہر زمان شخصے راکہ بمنصب ولایۃ سرافراز میکنند فرمانِ خداوند متعال میشود کہ بہ پیشگاہ تختِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببرند و ازانجا امر میشود کہ بولدی سید عبد القادر رضی اللہ عنہ ببرند تا اولیاء وقت در استحقاق او منصب ولایت تجویز نمائند و مقرر گردانند چون آنحضرت اورا لائق آن منصب می یابند تصدیق مبارک خود می دہند و در دفتر محمدی نامش ثبت میگردد ۔ بعد ازاں برسالۃ آنحضرت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترقیم می یابد و خلعت ولایت از حضرت قادریہ در حق آن ولی عطا میشود و ولایۃ در عالم غیب وشہادت مسلم می سازند و ایں عہدہ متعلق بحضرت علیہ غوثیہ است تا قیامت و ہیچ یکے از اولیاء اللہ تعالیٰ را درین مقام رفیع ومنصب منیع باآنحضرت مشارکت و مماثلت نیست و نخواہد بود ۔ در ہر عصر و در ہر زمان قطب و غوث را توسل و استفادہ و نیابت آنحضرت می باشد ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

منقبت ہفتاد و دوم اس امر کے بیان میں کہ ولایت ہر ولی کو آپکی تجویز سے عطا ہوتی ہے

حضرت شاہ ہاشم علوی بیجاپوری قدس سرہٗ اپنے رسالہ میں ناقل ہیں کہ ہر زمانہ میں جس کسی کو منصب ولایت سے سرفراز کیا جاتا ہے ربّ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا جائے وہاں سے امر ہوتا ہے کہ میرے فرزند سعادتمند سید عبد القادرؓ کے پاس لے جاؤ وہ حسب لیاقت واستعداد منصبِ ولایت تجویز کریں گے ۔ چنانچہ آنحضرت رضی اللہ عنہ جس منصب کے لائق سمجھتے ہیں اس منصب کی تصدیق فرما دیتے ہیں اور اس کا نام دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں درج کر دیا جاتا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے حکم جاری کر دیتے ہیں اور جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ سے اس ولی کو خلعتِ ولایت عطا کیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد اس کی ولایت کی عالم غیب اور عالم شہادت میں منادی کی جاتی ہے یہ

عہدہ قیامت تک جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے۔ اولیاء اللہ میں سے کسی کو بھی اس مقام رفیع و منصب منیع میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشارکت و مماثلت نہیں ہے اور نہ ہوگی۔ ہر عصر و ہر زمانہ میں جملہ اقطاب و اغواث کیلئے آپ کا توسل و ترسل و استفادہ و نیابت لازمی ہے۔

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس آپؓ کی فضیلت جملہ اولیاء صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔

المنقبۃ الثانیہ والثمانون فی کون العفاریت فی حبسہ رضی اللہ عنہ

آوردہ اند کہ دیوان و شیطان را تا زمان قیامت مرگ نیست بلکہ در ہر زمان افریدہ میگردند و جنہ را مرگ ہست یکے میرد و دیگری میزاید و در عہد مہتر سلیمان علیہ السلام دیوان و شیطان سرکش بسیار بودند مہتر سلیمان علیہ السلام متفکر شد کہ با وجود من ایشان سرکشی میکنند بعد از من حال خلق بس دشوار خواہد بود ہماں وقت ہاتف آواز داد کہ پیغمبر آخرالزمان ختم پیغمبران محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہد شد یک مرد از فرزندان سید عبد القادرؓ نام او غوث الثقلین باشد پیدا شود چنانچہ دیوان و شیطان در بند تو ہستند ہمچناں در بند آں مرد باشند تا روز قیامت۔ مہتر سلیمانؑ خوشحال شد و شکرانہ الٰہی بجا آوردند بعد از اں فرمود تا ہمہ دیوان و شیطان را سرکش بودند بستند و در دریا انداختند پس فرمودند کہ در آخرالزمان بند ہائی ایشان کشادہ کردد و در بعضے کتب مسطور است کہ دیوان و جنیان خلق را مضرت می رسانند اما چون دیوان مسلط میشوند و این ہیچ سبب و تعویذی از اں دور نشود و آں دیوان و شیاطین را کہ در عہد مہتر سلیمان علیہ السلام بستند دیوان خواہند بود و ایشان در آخرالزمان در بند قطب المحبوبین غوث اعظم سلطان محی الدین سید عبد القادر رضی اللہ عنہ خواہد بود الحق چنیں بود کہ دیوان و شیاطین در فرمان شیخ الجن والانس تکیہ میتوانند واز ہیبت آنحضرت در مسکنہائے خود می لرزند بل نظر در بند مریدان آنجناب ہستند۔

رُباعی

بہ بندند دیوان بزنجیر آہن ... مریدان درگاہ غوث زمانی
کشائید زبستہ مرادات ایشان ... بانفاس خاص و دعائی نہانی

رُباعی

ای برادر گر ہمی خواہی بعقبیٰ سروری ... باش در دنیا تو کلب آستان قادری
بالیقین یابد نجات و گردد از اہل بہشت ... ہر کہ او باشد مرید خاندانِ قادری

منقبت ہشتاد و دوم اس امر کے بیان میں کہ سب جن سرکش آپ کی قید میں ہیں

بیان کرتے ہیں کہ دیوان وشیاطین کو قیامت تک موت نہیں ہے بلکہ ہر زمان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور جنوں کیلئے موت ہے ایک مرتا ہے دوسرا پیدا ہو جاتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں دیو سرکش بہت تھے آپ نے خیال کیا کہ میرے ہوتے ہوئے یہ سرکش ہیں میرے بعد تو خلقت کو بہت تکلیف ہوگی۔ اسی وقت ہاتف نے آواز دی کہ پیغمبر آخرالزمان ختم المرسلین جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے ان کی اولاد سے ایک ایسے محبوب پیدا ہوں گے جن کا اسم شریف سید عبد القادر ہوگا اور وہ غوث الثقلین ہوں گے۔ اور جسطرح دیوان وشیاطین آپ کی قید میں ہیں اسی طرح اُن کی حراست و قید میں تا قیامت رہیں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجالائے۔ اُس کے بعد آپ کے فرمان کے مطابق سب سرکش دیو وشیطان باندھ کر دریا میں ڈال دیئے گئے۔ پھر فرمایا کہ آخر زمانے میں ان کی بیڑیاں کھول دی جائیں گی۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو دیو وجن خلق کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور مسلط ہو جاتے ہیں اور کسی حیلہ سے اور کسی تعویز سے دُور نہیں ہوتے یہی وہی دیو ہیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھے تھے۔ اور یہ بالآخر حضرت سلطان محی الدین محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قید میں ہوں گے۔ اور معاملہ واقعی ایسا ہے کہ سب دیو وشیطان شیخ الجن والانس کے فرمان کے تحت ہیں بلکہ آپ کا سہارا لیتے ہیں۔ اور آپ کی اسقدر ہیبت ہے کہ جن اور دیو اپنے اپنے مساکن میں آپ کے خوف سے لرزتے ہیں بلکہ آنجناب کے مریدوں کی قید میں ہیں۔

رباعی (۱) جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی درگاہ اقدس کے مریدان دیوان کو آہنی زنجیر سے باندھ دیتے ہیں اور دُعاء نہانی سے لوگوں کی مرادیں پوری کر دیتے ہیں۔

(۲) اے بھائی اگر تو عقبیٰ کا طالب ہے تو دُنیا میں جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی دہلیز مبارک کا سگ بن جا۔ جو کوئی آپ کے سلسلہ قادریہ کا مُرید ہو جاتا ہے بالیقین نجات پا جاتا ہے اور جنتی ہو جاتا ہے۔

(ف) حضرت سلیمان علیہ السلام کی جنوں پر حکومت صرف آپ کی حین حیات تک تھی بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ (اور جنوں میں سے کتنے لوگ جو محنت کرتے اُس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے۔ سپارہ ۲۲) لیکن جب آپ کا وصال ہوا سب بھاگ گئے اور آپ کی قید میں نہ رہے بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْہِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِہٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ (سپارہ ۲۲)۔ اور اپنی شانِ محبوبیت کا اظہار کرتے ہوئے جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوگئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔ مُراد یہ ہے کہ متقدمین کے کمالات اُن کے حین حیات تک تھے اور ہمارے کمالات کا شمس ابدالآباد تک چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔ اور اپنی سلطنت کے متعلق فرماتے ہیں ؎ بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور اُن پر میری حکومت ہے۔ جن بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کی زمینوں پر رہتے ہیں اس لئے اُن پر بھی جنابؓ کی حکومت ہے اور چونکہ جناب کا ہر کمال ابدی ہے لہٰذا آپ کی حکومت جنوں پر بھی ابدی ہے۔ پس آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت حضرت سلیمان علیہ السلام پر ثابت ہے۔

خاتمہ فی کیفیت اداء الصلوٰۃ الاسرار

در مکتوب غیاثی آوردہ اند کہ اکثر بزرگان دین و مشائخ اہل یقین فضائل دوگانہ یازدہ گامی کہ مسمی است بصلوٰۃ الحاجۃ وصلوٰۃ الہدیہ الی الحضرت القادریۃ وما بین عشائین میگذارند از جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نمودند و بآداء ان دوگانہ مامور شدہ اند چنانچہ حضرت شیخ یوسف سجاوندی قدس سرہٗ میفرمانید کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دیدم پرسیدم کہ یا رسول اللہ اگر شخصے را اجل رسیدہ باشد او را علاجی ہست کہ نمیرد فرمود اگر دوگانہ ولدی سید عبد القادر رضی اللہ عنہ باعتقاد راسخ ادا نماید عمرش مزید گردد از حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ در فضائل صلوٰۃ الحاجت در بہجۃ الاسرار وتکملہ یافعیہ نقل میکند کہ فرمودند مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادَانِیْ بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ وَمَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِہَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ خُطْوَۃً وَیَذْکُرُ فِیْہَا اِسْمِیْ وَیَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّہَا تُقْضٰی انتہی۔

خاتمہ کیفیت ادائے صلوٰۃ الاسرار

ملفوظ غیاثی میں ہے کہ اکثر بزرگان دین و مشائخ صاحبان صدق ویقین نے فضائل دو رکعت نماز یازدہ گامی جو کہ مسمّٰی بہ صلوٰۃ الحاجت ہے اور صلواۃ الہدیہ الی حضرت القادریہ بھی اس کو بولتے ہیں اور اس کو مابین مغرب وعشا پڑھتے ہیں سید المرسلین جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کئے ہیں اور منجانب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس دوگانہ کے ادا کرنے کے لئے مامور ہیں چنانچہ حضرت شیخ یوسف سجاوندی

قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کسی شخص کی اجل آگئی ہو تو اُس کے لئے کوئی علاج ہے کہ وہ نہ مرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے فرزند سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کا دوگانہ اعتقادِ راسخ سے ادا کرے تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

بہجۃ الاسرار اور تکملہ امام یافعی میں لکھا ہے کہ جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت مجھے پکارتا ہے میں اُس سے اُس کی مصیبت دفع کر دیتا ہوں اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے میں اس سے سختی کو دُور کر دیتا ہوں اور جو اپنی کسی حاجت کے وقت میرے وسیلہ سے خدا سے دُعا مانگے وُہ حاجت اُس کی پُوری ہو گی۔ جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلے اور میرا نام لیکر اپنی حاجت بیان کرے بیشک اُس کی حاجت روا ہو گی۔

(ف) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوات رب تعالیٰ پڑھتے ہیں ملائکہ پڑھتے ہیں اور مومنین پڑھتے ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب ع۷) وَقَالَ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ (احزاب ع۶) وَقَالَ تَعَالٰی قِفْ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ (حدیث معراج فتوحات مکیہ جز ثالث باب ۳۷۷ ص۱۲۱) ۔ اب صلواۃ الغوثیہ پڑھنے کیلئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ملفوظ غیاثی میں منقول ہے اور نیز جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی بہجۃ الاسرار و تکملہ امام یافعی میں اسی حدیث پاک کی توضیح و تصریح ہے۔ کسی ولی صحابی امام یا سابقہ نبی کی صلواۃ پڑھنے کیلئے کوئی حدیث شریف موجود نہیں لہٰذا میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ صحابہ آئمہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر اظہر من الشمس ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(فائدہ) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں ۱۶ عدد آیات آگے پیش کی جا چکی ہیں چند آیات اور دیکھیے:-

(۱۷) الٓرٰ قف تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۝ الٓر قف یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں (سورہ یونس)۔

ا (الف) سے مُراد مرتبہ احدیت ذاتیہ ہے۔ یہ ذاتِ حق کی کُنہ ہے۔ یہ بطون اور بطون مرتبہ ہے اور سقوط الاعتبارات کا مرتبہ ہے۔ وُہ مرتبہ جب ذات حق سے کسی چیز کا ظہور نہ ہُوا تھا یعنی جب ذات حق ازل الآزال میں تمام اشیاء سے اوّل تھی بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ھُوَ الْاَوَّلُ۔

ل (دوم) جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ کنزِ مخفی سے ظاہر ہو اور چاہا کہ اپنی معرفت کے لئے عالم کونی کو پیدا کرے کَمَا وَرَدَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ تو سب سے

پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا رُوحِ مبارک پیدا کیا اور جملہ عوالم کو آپؐ کے نورِ مبارک سے پیدا کیا کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ یعنی میں اللہ کے نور سے ہُوں اور سب مومن میرے نور سے ہیں۔ لام (لں) کی شکل میں غور کیجئے۔ لں کا ایک قائمہ ہے وُہ اَلِف ہے اور ایک دامن ہے وہ نُون ہے۔ اَلِف سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور نون سے مُراد نورِ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔ پس اَلِف سے سب سے پہلے جو چیز پیدا ہُوئی وُہ نُون ہے۔

لمرٰ حروف لام را کیطرف غور کیجئے۔ جیساکہ پہلی چیز جو اَلِف سے پیدا ہُوئی وُہ نُون ہے اَیسے ہی سب سے پہلی چیز جو نُون سے پیدا ہُوئی وُہ (ر) ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ را سے کیا مُراد ہے۔ یہ مسکین قبلۂ کونین وکعبۂ دارین سیّدی مُرشدی وسندی اعلیٰ حضرت خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی خاتمۃ المفسرین مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ جلوآنوی رضی اللہ عنہ کی روحِ مبارک کیطرف متوجہ ہُوا۔ میں نے عرض کیا را سے کیا مُراد ہے۔ فرمایا قمر۔ عرض کیا قمر سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ھُوَ سَیِّدٌ محبوب محی۔ عرض کیا دلیل؟ فرمایا وزن تولو۔ وزن تولا تو برابر نکلا۔ نقشہ ملاحظہ ہو

وزن بحساب ابجد

					میزان
را		ر ۲۰۰	ا		۲۰۱
ھُوَ سیّد محبوب محی	ھ و ۵ ۶	س ی د ۶۰ ۱۰ ۴	م ح ب و ب ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۲	م ح ی ۴۰ ۸ ۱۰	۲۰۱

پس یہ بیّن دلیل ہے کہ را سے مُراد خاتم الاولیاء حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ ہے۔ لہٰذا نُون سے مُراد خاتم الرسل ہے صلی اللہ علیہ وسلّم اور را سے مُراد خاتم الاولیاء ہے رضی اللہ عنہ۔ نُون اور رے کے عین درمیان میں الف کھڑا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خاتم الرسل اور خاتم الاولیاء مقامِ ولایت میں مشترک ہیں اور دونوں کا معدن ایک ہے کَمَا صَرَّحَ بِهٖ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْفُصُوْصِ الْحِکَمِ فِی الْفَصِّ شِیْثِیَّۃِ بِقَوْلِہٖ بِاَنَّہٗ اَخَذَ مِنَ الْمَعْدَنِ الَّذِیْ یَاْخُذُ مِنْہُ الْمَلَکُ الَّذِیْ یُوْحِیْ بِہٖ اِلَی الرَّسُوْلِ۔ بیشک تحقیق خاتم الاولیاء نے لیا ہے اُس معدن سے کہ لیتا ہے اُس سے وُہ فرشتہ کہ وحی کیا جاتا ہے ساتھ اُس کے طرف رسول کے (وَقَالَ) فَاِنَّہُ الْوَلِیُّ الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ وَخَاتِمَۃُ الْاَوْلِیَآءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاھِدُ لِلْمَرَاتِبِ پس تحقیق خاتم الرسل ولی اور رسول اور نبی ہے اور خاتم الاولیاء ولی اور وارث اور لینے والے اصل معدن سے اور دیکھنے والا مرتبوں کا ہے۔ رے کے سر پر نُون کے پاؤں ہیں نیز رے کے سَر پہ اَلِف کھڑا ہے۔ اِس میں یہ اشارہ ہے کہ خاتم الاولیاء ظاہر میں تابع شریعت خاتم الرسل کے ہیں اور باطن میں اخذِ اسرار اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ نیز نُون اور رے کے درمیان جو اَلِف کھڑا ہے وُہ احد کیطرف اِشارہ کرتا ہے یعنی خاتم الاولیاء خاتم الرسل کی طرح ایک ہے۔ نیز نون اور رے

کے درمیان کھڑا اَلِف اصل کیطرف اشارہ کر رہا ہے کہ بِالاَصَالَت علمِ باطن خاتم الرسُل اور خاتم الاَولیا ہی جانتے ہیں کَمَا صَرَّحَ بِهٖ اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَیْسَ هٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَةِ اِلَّا لِخَاتِمِ الرُّسُلِ وَخَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ اور نہیں ہے یہ علم دراصل واسطے کسی کے مگر واسطے خاتم الرسُل اور خاتم الاَولیاء کے۔

لہٰذا الٓرٰ میں حکمت والی کتاب کی آئتیں ہیں یعنی خاتم الاَولیاء کے وجود مبارک کے اسرارات ہیں۔

(۱۸) الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ الٓرٰ یہ کتاب ہے جس کی آئتیں مضبوط ہیں۔ پھر حکمت والے خبردار کیطرف سے کھولی گئی ہیں (سورہ ہود)۔

(۱) اَ (اَلِف) سے مُراد ذاتِ احد ہے۔ ل (دوم) کا ایک قائمہ ہے وہ اَلِف ہے اور ایک دامن ہے وہ نُون ہے۔ ل کی شکل میں غور کیجئے۔ نُون ازل سے اَلِف کیساتھ ملا ہوا ہے یعنی نُون کا وجود قدیم ہے۔ مُراد یہ ہے کہ خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک قدیم ہے۔ رٰ سے مُراد قمر جناب خاتم الاولیا حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہے۔ دلیل پہلی آیت میں پیش کی جا چکی ہے۔

(۲) لَمْ۔ حروف لام رٰ کیطرف غور کیجئے۔ لٓ (لام) پر لمبی مد (~) اِس امر کی طرف اِشارہ ہے کہ نُون پر اَلِف کا ہمیشہ سے ظِل ہے۔ مُراد یہ ہے کہ خاتم الرسُل کا وجود مبارک قدیم ہے۔ ایسے ہی رے پر اَلِف کھڑا ہے۔ اسمیں یہ راز ہے کہ خاتم الاَولیاء کے وجود مبارک پر بھی اَلِف کا ہمیشہ سے ظِل ہے یعنی خاتم الاولیاء کا وجود مبارک بھی قدیم ہے کَمَا صَرَّحَ بِهٖ اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْفُصُوْصِ الْحِکَمِ بِقَوْلِهٖ فَکُلُّ نَبِیٍّ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ نَبِیٍّ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ یَاْخُذُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوةِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَاِنْ تَاَخَّرَ وُجُوْدُ طِیْنَتِهٖ فَاِنَّهٗ بِحَقِیْقَتِهٖ مَوْجُوْدٌ وَهُوَ قَوْلُهٗ كُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا كَانَ نَبِیًّا اِلَّا حِیْنَ بُعِثَ وَكَذٰلِكَ خَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ كَانَ وَلِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَا كَانَ وَلِیًّا اِلَّا بَعْدَ تَحْصِیْلِهٖ شَرَائِطَ الْوِلَایَةِ مِنَ الْاَخْلَاقِ الْاِلٰهِیَّةِ فِی الْاِتِّصَافِ بِهَا مِنْ كَوْنِ اللّٰهِ یُسَمّٰی بِالْوَلِیِّ الْحَمِیْدِ فَخَاتِمُ الرُّسُلِ مِنْ حَیْثُ وِلَایَتِهٖ نِسْبَتُهٗ مَعَ الْخَتْمِ لِلْوِلَایَةِ نِسْبَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ مَعَهٗ فَاِنَّهُ الْوَلِیُّ الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ وَخَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاهِدُ لِلْمَرَاتِبِ وَهُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمِ الْجَمَاعَةِ وَسَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ فِیْ فَتْحِ بَابِ الشَّفَاعَةِ یعنی خاتم الاولیاء کا وجود خاتم الرسُل کیطرح قدیم ہے اور جملہ رُسل نے فیضانِ ولایت خاتم الاولیاء سے لیا ہے حتیٰ کہ خاتم الرسُل نے بھی فیضانِ ولایت خاتم الاَولیاء سے لیا ہے اور خاتم الاولیاء خاتم الرسُل صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات حسنہ میں سے ایک درجہ ہے۔

لہٰذا ربّ تعالیٰ فرماتا ہے الٓرٰ ایک کتاب ہے یعنی الٓرٰ میں خاتم الاَولیاء کے اسرارات وکمالات کا

ذکر ہے۔ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ اس کی آیتیں مضبوط ہیں یعنی خاتم الاولیاء کے کمالات نہایت ہی عظیم ہیں اور خاتم الاولیاء کے یہ اسرارات وکمالات حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ یعنی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کو پڑھائے ہیں۔

میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قصیدہ شریف میں حجلۂ رسل کی مدد کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ ہمارے ملک میں اس کو قصیدہ رُوحی کہتے ہیں۔ نیز اُس میں اپنے قدیم ہونے کا بھی ذکر فرماتے ہیں ؎

نَعَمْ نَشَاَنِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ   وَقَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی نَفَرْتُ بِدَوْ لَتِیْ

مَیں نے آدم علیہ السلام سے پہلے عشق الٰہی میں پرورش پائی ہے۔ مجھے اُسوقت مولا تعالیٰ کا قرب حاصل تھا اور مَیں اس خاتم الاولیاء کے منصب پر اُس وقت بھی فائز تھا۔

(۱۹) الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ ال راتف یہ کتاب مُبین کی آیتیں ہیں (سُورہ یوسف)۔

ا (اَلِف) سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے۔ ل (دوم) اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ اَلِف کا نُون کیصورت پر ظہور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیصورتِ پاک پر ظہور فرمایا ہے۔ لٓ پر لمبی مد (۳) اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ نون پر اَلِف کا ظِلّ ہے یعنی نون اَلِف کیلئے مرآتِ تامّہ ہے۔ را سے مُراد قمر یعنی خاتم الاولیا حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ ہے۔

لٓرٰ (لام را) کیطرف غور کیجئے۔ نُون رے سے ملا ہُوا ہے۔ یہ اس امر پر دلیل ہے کہ رے کیصورت پر نون ہی کا ظہور ہے۔ پھر رے پر اَلِف اس امر کیطرف اِشارہ ہے کہ نُون کا ظہور رے کیصورت پر اکمل ہے نیز نُون اور رے کے عین درمیان کھڑا اَلِف اَحد کیطرف اِشارہ ہے یعنی نُون اور رے کا وجود واحد ہے یعنی خاتم الاولیاء خاتم الرسل ہی کا ایک وجود ہے جیسا کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تَاللّٰهِ هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ۔ پس خاتم الاولیاء خاتم الرسل ہی کی باطنی جہت ہے اور خاتم الرسل ہی کا ظہور ہے كَمَا قَالَ الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ فِی الْفُصُوْصِ وَخَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ الْوَلِيُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاهِدُ لِلْمَرَاتِبِ وَهُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور خاتم الاولیاء ولی اور وارث اور لینے والا اصل معدن سے اور دیکھنے والا مرتبوں کا ہے اور وہ خاتم الرسل جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات حسنات میں سے ایک درجہ حسنہ ہے۔

لہٰذا الٓرٰ میں کتابِ مُبین جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کمالات اور اسرارات کا بیان ہے بیان کرنے والی کتاب سے مُراد وجود قائم ولایت ہے۔

(۲۰) الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ ال راتف یہ کتاب ہے جو ہم نے

آپؐ کی طرف نازل کی تاکہ آپؐ لوگوں کو اندھیرے سے اُجالے کیطرف لے آئیں (سورہ ابراہیم) +

ا (اَلِف) سے مراد ازل الآزال ہے۔ لؔ (لام) کا ایک قائمہ ہے اور وُہ اَلِف ہے۔ اس اَلِف سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے۔ لام کا ایک دامن ہے۔ وُہ نُون ہے۔ نُون سے مراد نورِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لؔ پر مد (ٓ) اس امر کیطرف اِشارہ ہے کہ ازل میں جب اللہ تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا تو اَلِف نے اپنا ظل نون پر ڈالا یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم کی سلطنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی۔ الٓرٰ (لام را) میں رے قمر کی طرف اِشارہ ہے۔ قمر سے مراد نورِ خاتم الاولیاء سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ ہے۔ سلطنتِ الٰہیہ کو فیضان تقسیم کرنے کیلئے ربّ تعالیٰ نے خاتم الاولیاء کو خاتم الرسلؐ کی خدمتِ اقدس میں بھیجا۔ جب خاتم الاولیاءؓ خاتم الرسلؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؓ کو سجدہ تعظیمی کیا۔ دیکھئے رے کے سر پر نون کے پاؤں ہیں۔ خاتم الرسلؐ نے مسرور ہو کر آپ کو وزیرِ اعظم کا لقب دیا۔ رے کے سر پر الِف اعظم کیطرف اِشارہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع خزائن ظاہری و باطنی خاتم الاولیاءؓ کے سپرد کئے اور خود فارغ ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے بِقَوْلِهٖ تعالیٰ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ پس خاتم الرسلؐ خاتم الاولیاءؓ کے توسط سے عالم کو فیض پہنچا رہے ہیں اور یہ سلسلہ ازل سے ابد تک جاری ہے جیسا کہ قمر شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اور جملہ نجوم قمر سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ لؔ سے قبل اَلِف ازل کی طرف اشارہ ہے اور لؔ سے بعد اَلِف ابد کی طرف اشارہ ہے۔ نیز رے سے اِشارہ رَیّ کیطرف ہے۔ رَیّ کے لغوی معنی سیراب کرنے کے ہیں یعنی قمر عالم کو فیضانِ الٰہی سے سیراب کر رہا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓرٰ میں خاتم الاولیاءؓ کا ذکر ہے جو خاتم الرسلؐ جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں وزیرِ اعظم مقرر ہیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الاولیاءؓ کے توسط سے جمیع عوالم کو فیضان پہنچائیں اور اُن کے قلوب کو ظلمتِ کفر و شرک سے پاک کر کے نورِ توحید و عرفان سے منور کر دیں۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس منصب کا اظہار اپنے ایک قصیدہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

اَنَا كُنْتُ فِی الْعَلْیَا وَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ۔۔۔۔ بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللهِ بِنُبُوَّتِیْ

یعنی مجھے اُس وقت عالی مراتب حاصل تھے جب جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور مستور تھا اور آپؐ نبوت سے مشرف تھے۔ مُراد یہ ہے کہ میں سرکارِ دو عالم جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ازلی رفیق ہوں اور ازل ہی سے میں آپؐ کی بارگاہِ عالیہ کا وزیرِ اعظم ہوں +

(۲۱) الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ٥ الٓرٰ یہ کتاب اور قرآنِ مبین کی آیتیں ہیں (سورہ حجر) +

ا (اَلِف) سے مُراد احمدِ پاک ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ لؔ سے مراد رسول ہے۔ لؔ (لام) کے اوپر لمبی مد (ٓ) اوپر کی کشش کی طرف اِشارہ ہے۔ رؔ سے مراد وزیر ہے اور رؔ (رے) کے اوپر ا (اَلِف) اعظم کیطرف اِشارہ ہے۔ الٓرٰ میں معراج شریف کا راز پوشیدہ ہے۔ معراج شریف کی رات جب جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں

آسمان پر پہنچے تو براق بھی رہ گیا اور جبریل علیہ السلام بھی رہ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیران ہوئے کہ ابھی عرشِ معلیٰ تک سفر باقی ہے۔ رفیق کے بغیر سفر کیا لطف دے گا۔ ربّ تعالیٰ نے آپؐ کے محبوب اور وزیرِ اعظم حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کے رُوح مبارک کو آپ کی سواری اور رفاقت کے لئے مامور فرمایا۔ حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپؐ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیے۔ غرضیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں پہ سوار ہو گئے۔ دیکھئے ل کے قدم م کے کندھوں پر ہیں۔ حروف الٓمٓ کیطرف غور سے دیکھئے۔ م (میم) ل (لام) کو اٹھا کر اوپر کو پرواز کر رہا ہے کیونکہ ل کو اوپر کی کشش ہے۔ لمبی مد (ــ) کشش کی طرف اشارہ ہے۔ بعض احادیث پاک میں ذرف ف کا ذکر آیا ہے حضرت سلطان غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَنَا الرَّفرف وہ رفرف میں ہوں رب تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسم احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی لئے یاد فرمایا ہے کہ آپؐ کا اسم مبارک آسمانوں میں احمد ہے کما وردَ فِی الحدیث اُسمّی عَلَی الاَرضِ بِمُحَمَّدٍ وَفِی السَّمَاءِ بِاَحمَدَ وَفِی الثّریٰ بِمَحْمُودٍ وَعَلَی العَرشِ بِاَحَدٍ۔ اسمِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کرنے سے ربّ تعالیٰ نے اشارہ فرما دیا ہے کہ آپ اُس وقت آسمان پر تھے اور حروف الٓمٓ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمانوں پر سیر کرنے کے واقعات مندرج ہیں۔ غرضیکہ حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں مبارک پر اٹھا کر اپنی رُوحانی طاقت سے ایک آن میں عرشِ معلیٰ پر پہنچا دیا۔ ربّ تعالیٰ نے اِس نرالے جوڑے کا استقبال کیا اور فرمایا وَالفَجرِ وَلَیَالٍ عَشرٍ وَّالشَّفعِ وَالوَترِ وَاللَّیلِ اِذَا یَسرِ هَل فِی ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِی حِجرٍ ۝ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! قسم ہے مجھے آپ کے نورانی چمکتے چہرہ مبارک کی جس کی نورانی شعاعوں نے رات کو فجر میں تبدیل کر دیا ہے اور قسم ہے مجھے آپ کی سیاہ زُلفوں مبارک کی جو گنتی میں دس ہیں یعنی اُس وقت آپ کے ماتھے مبارک پر دستار مبارک سے نیچے زلفوں مبارک کے پانچ کنڈل ایک طرف اور پانچ کنڈل دوسری طرف عجب سُہار ہے تھے۔ اور قسم ہے مجھے جوڑے کی یعنی قسم ہے آپ کی اور آپ کے محبوب محی الدین کی اور قسم ہے ایک کی۔ ربّ تعالیٰ نے اِشارہ فرما دیا ہے کہ یہ دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی خاتم الاولیاءؓ کا وجود خاتم الرسلؐ ہی کا وجود ہے۔ اور قسم ہے مجھے اس مبارک رات کی جس میں جناب تشریف لائے ہیں۔ تحقیق ان چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کے لئے اشارے ہیں یعنی اِن آیات کو سوائے اقطاب عارفینؒ جن کو عقلِ کل سے حصّہ نصیب ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

لہٰذا ربّ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الٓمٓ کتاب اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں۔ کتاب سے مُراد وجود خاتم الاولیاءؓ ہے اور قرآن مبین سے مُراد وجودِ خاتم الرسلؐ ہے۔ آیات سے مُراد اسرارات اور کمالات ہے یعنی الٓمٓ میں خاتم الاولیاءؓ اور خاتم الرسلؐ کے اسرارات اور کمالات کا بیان ہے۔

میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس واقعہ کا ایک قصیدہ شریف میں ذکر فرماتے ہیں ؎

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ وَفِیْ قَابَ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ اَحِبَّۃٖ

یعنی قاب قوسین میں جب دوستوں کا اجتماع ہُوا تو اُس بلند مقام میں جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ انور کیساتھ ہم بھی موجود تھے +

(۲۲) طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ طاسین قف یہ قرآن اور کتاب مبین کی آئتیں ہیں ۔ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے (سورہ نمل) +

طؔ سے اِشارہ طٰہٰ کیطرف ہے ۔ طٰہٰ کے اعداد بحساب ابجد (ط ۹ + ۵ ۵) ۱۴ بنتے ہیں پس طٰہٰ سے مُراد چودھویں کا چاند ہے ۔ اور چاند سے مُراد خاتم الاولیاء حضرت سُلطان محی الدین رضی اللہ عنہ ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا +

سؔ رسل کی طرف اِشارہ ہے ۔ اور سؔ پر لمبی مد (ـــ) ظل کیطرف اِشارہ ہے یعنی س پہ طا کا ظل ہے ۔ مُراد یہ ہے کہ جملہ رُسل خاتم الاولیاء سے فیضانِ ولایت حاصل کرتے ہیں کَمَا قَالَ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ فِی الْفُصُوْصِ الْحِکَمِ وَلَیْسَ ہٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَۃِ اِلَّا لِخَاتِمِ الرُّسُلِ وَخَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ وَمَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الرَّسُوْلِ الْخَاتِمِ وَلَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الْوَلِیِّ الْخَاتِمِ حَتّٰی اَنَّ الرُّسُلَ لَا یَرَوْنَہٗ مَتٰی رَاَوْہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ فَاِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ اَعْنِیْ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ وَرِسَالَتَہٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَایَۃُ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ کَوْنِہِمْ اَوْلِیَاءَ لَا یَرَوْنَ مَا ذَکَرْنَاہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ فَکَیْفَ مَنْ دُوْنَہُمْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَاِنْ کَانَ خَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ تَابِعًا فِی الْحُکْمِ لِمَا جَاءَ بِہٖ خَاتِمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِیْعِ فَذَالِکَ لَا یَقْدَحُ فِیْ مَقَامِہٖ وَلَا یُنَاقِضُ مَا ذَہَبْنَا اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَنْزَلَ کَمَا اَنَّہٗ مِنْ وَجْہٍ یَکُوْنُ اَعْلٰی وَقَدْ ظَہَرَ فِیْ ظَاہِرِ شَرْعِنَا مَا یُؤَیِّدُ مَا ذَہَبْنَا اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ عُمَرَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بِالْحُکْمِ فِیْہِمْ وَفِیْ تَاْبِیْرِ النَّخْلِ فَمَا یَلْزَمُ الْکَامِلَ اَنْ یَکُوْنَ لَہُ التَّقَدُّمُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَفِیْ کُلِّ مَرْتَبَۃٍ وَاِنَّمَا نَظْرُ الرِّجَالِ اِلَی التَّقَدُّمِ فِیْ رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللّٰہِ ہُنَالِکَ مَطْلَبُہُمْ وَاَمَّا حَوَادِثُ الْاَکْوَانِ فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِہِمْ بِہَا فَتَحَقَّقْ مَا ذَکَرْنَاہُ +

(وقال) فَخَاتِمُ الرُّسُلِ مِنْ حَیْثُ وِلَایَتِہٖ نِسْبَتُہٗ مَعَ الْخَتْمِ لِلْوِلَایَۃِ نِسْبَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ مَعَہٗ فَاِنَّہُ الْوَلِیُّ الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ وَخَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاہِدُ لِلْمَرَاتِبِ وَہُوَ حَسَنَۃٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الْمُرْسَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ +

کلامِ فصوص سے واضح ہے کہ علم معرفت اصالتاً سوائے خاتم الرُّسل اور خاتم الاولیاء کے کوئی نہیں

جانتا اور جملہ رسل اور اولیاء فیضانِ ولایت مشکوٰۃ خاتم الاولیاء سے اخذ کرتے ہیں۔ جملہ رسولوں میں خاتم الرسل بھی شامل ہیں۔ یہ کلمہ اگرچہ بظاہر سخت معیوب معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں کوئی معیوب نہیں کیونکہ خاتم الرسل اور خاتم الاولیاء کیصورت پہ وجودِ واحد کا ظہور ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ خاتم الاولیاء کیصورت پہ خاتم الرسل ہی کا ظہور ہے اور خاتم الاولیاء خاتم الرسل کے درجات حسنہ میں سے ایک درجہ ہے۔ پس خاتم الرسل کا خاتم الاولیاء سے فیضانِ ولایت حاصل کرنا ایسا ہے جیسے بادشاہ اپنے خزانچی سے کوئی رقم حاصل کرے۔ اس میں خزانچی کی فضیلت نہیں پائی جاتی۔ لیکن سابقہ رسولوں کی یہ شان نہیں۔ اُن کو علمِ ولایت بغیر خاتم الاولیاء کے حاصل نہیں ہو سکتا اُن کے لئے مشکوٰۃ خاتم الاولیاء معدنِ فیضان ہے۔ پس علم باطن میں خاتم الاولیاء ان کے پیر و مرشد ہیں جیساکہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں یَا غُلَامُ اَلوِلَایَاتُ ھٰھُنَا اَلدَّرَجَاتُ ھٰھُنَا فِی مَجْلِسِیْ تَفَرَّقُ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیًّا اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا اَلْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ۔ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کیساتھ۔ آپ کا یہ قول مبارک جملہ اکابر محدثین نے اپنی تصانیف میں درج کیا ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ جناب کا یہ ارشاد مبارک اپنی کتب اخبار الاخیار فارسی زبدۃ الآثار فارسی زبدۃ الاسرار عربی تینوں میں نقل کرتے ہیں +

کتاب فصوص الحکم کے دیباچہ میں حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب فصوص الحکم ہم کو خواب میں خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی۔ اسی لئے کتاب فصوص الحکم کو اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مبارک سمجھتے ہیں +

لہٰذا رب تعالیٰ فرماتا ہے طٰسٓ تِلْکَ یہ قرآن اور کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔ قرآن سے مراد خاتم الرسل ہر کیونکہ جیسے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم میں جمیع کمالات حقی اور کمالات خلقی جمع ہیں ایسے ہی قرآن مجید میں جملہ علوم ظاہری باطنی کے خزائن جمع ہیں۔ کتاب مبین سے مراد خاتم الاولیاء ہے کیونکہ جملہ خزائن کے تقسیم کرنے والے آپ ہی ہیں۔ پس طٰسٓ میں خاتم الرسل اور خاتم الاولیاء کے اسرارات اور کمالات کا بیان ہے۔ مومنین ان پہ ایمان لاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں +

از زبدۃ الآثار بر حاشیہ زبدۃ الاسرار

از حضرت شیخ عبد الحق دہلوی القادری الشاذلی البخاری قدس اللہ سرہ العزیز کتاب

زبدۃ الآثار میں صـ۲ پر فرماتے ہیں حمد نا محدود وسپاس بے قیاس مر خدائے را کہ کشف کرد بر اولیاء خود را چیزیکہ احاطہ می کنند بعلم آن عقل و قیاس و رسانید محبان و معتقدان ایشان را بانچہ ممکن نیست رسیدن سائر الناس و صلوٰۃ و سلام بر حبیب مصطفٰے و رسول مجتبٰی کہ ممکن نیست عروج بمراتب علا مگر بمتابعت شریعت و اقتدا بطریقت آں مقتدی پس ہر کہ متابعت او کرد فضل وی اعظم و او فر اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ و علی آلہ و اصحابہ نجوم الھدی لمن اقتدی بی و جمیع متبعیہ اہل المجد و الکرم و التقی ہداۃ طریق الحق و محی دین اللہ اما بعد این جملہ از مناقب غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و عن جمیع الاولیاء منتقط از کتاب بہجۃ الاسرار بطریق انتخاب و اختصار و ایں کتاب بہجۃ الاسرار کتابی عظیم و شریف مشہور است و مصنف آں از علمائے قرأت مشہور و معروف و احوال شریف وی در کتب مذکور و مسطور ذہبی کہ از اعاظم و اکابر از علماء حدیث است و اورا محک الرجال گویند و محک بمعنی معیار است یعنی چنانچہ طلاء بمعیار می کشند و بدال حقیقت او را می شناسند وی احوال رجال حدیث و رواۃ آنرا می شناسد در طبقات المقرئین در تعریف بہجۃ الاسرار می نویسد علی بن یوسف بن جریر اللخمی الستطنوفی الامام الاوحد المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریہ ابو الحسن اصل وی از شام است و مولد وی بقاہرہ کہ نام تختگاہ مصر است سنہ اربع و اربعین و ستمایہ و تصدر وی برای اقراء و تدریس در جامع ازہر کہ مشہور است در مصر ذہبی میگوید کہ رسیدم من در مجلس اقراء وی پس خوش آمد مرا سمت وی و سکوت وی و میگوید بود وی در غایت عشق و غرام با شیخ عبد القادرؓ جیلانی و جمع کردہ است اخبار و مناقب وی رضی اللہ عنہ در مانند سہ مجلد ایں عبارت ذہبی است در طبقات مقرئین و گفتہ است شیخ محمد بن محمد بن محمد جزری کہ از اعاظم علماء قرأت و حدیث و صاحب حصن حصین است در تذکرہ کہ در احوال قراء نوشتہ مانند کلام ذہبی و گفتہ است کہ من خواندم این کتاب را یعنی بہجۃ الاسرار را بمصر بر شیخ عبد القادر وسطوطی و بود وی از اجلہ مشائخ مصر و اجازت داد مرا و میان صاحب بہجۃ الاسرار و میان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ دو واسطہ است و وی داخل است در بشارت وی رضی اللہ عنہ طُوبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی الَّذِیْ رَاٰنِیْ و شیخ امام عبد اللہ یافعی شیخ مکہ نیز کتابی دارد مسمٰی بہ خلاصۃ المفاخر نام و ایں تکملہ کہ مشہور است میان خلق تالیف بعضی از مریدان مخدوم جہانیان است رحمۃ اللہ علیہ کہ فارسی ساختہ است آنرا ہمچنیں علماء دیگر مثل مجد الدین شیرازی صاحب قاموس کہ از اعاظم علماء و مشاہیر افاضل است کتابی دارد مسمٰی بہ روضۃ الناظر فی مناقب الشیخ محی الدین عبد القادر

رضی اللہ عنہ و قسطلانی شارح صحیح البخاری و مصنف مواہب اللدنیہ نیز کتابی دارد مسمیٰ بالروضة الزاہر فی مناقب
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ وَقَدْ سَمِعْنَا مِنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ کہ گفت دیدم من دوازدہ کتاب در مناقب آنحضرت
رضی اللہ عنہ کہ بہجۃ الاسرار یکی از آں کتب است و این بہجۃ الاسرار کتابی عظیم الشان است مشتمل بر مناقب حضرت
غوث الثقلین و مشائخ دیگر و ذکر کلمات ایشان کہ در آں مدح حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کردہ اند و آنہا
کہ متقدم بودند ایشان خود بوجود و قدوم ایشان بعرصہ وجود دادہ اند و کاتب حروف آنرا اختصار کردہ و بر
مناقب آنحضرت اختصار نمودہ و نام آں زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار کردہ و نیت وی آن است کہ نام وی
از زمرۂ واصفان و محبان و مریدان و طالبان آنحضرت نوشتہ شود و ہمچنین است حال مہجوران و محرومان از
جناب قرب و وصال کہ اگرچہ مہجور مانند از مشاہدہ جمال محبوب از مطالعہ اوصاف آن جمال و کمال محروم نمانند
و بدانکہ مناقب شیخ و فضائل وی رضی اللہ عنہ بیرون از حد حصر و احصار است و ممکن نیست استیفای آن بالا
و آنچہ نوشتہ شدہ است قطرہ از بحور و ذرہ ای است از حدود و امام اجل کبیر شیخ الحرمین عبداللہ یافعی گفتہ است
کہ مناقب وی روشن و جلیہ است گنجائش ندارد آن را اوراق ریاحین و اغصان بساتین و مراتب وی
علیہ است کہ اطلاع ندارد بر آن صنادید عارفین و محیط نمی توانند شد بدان اساتیب واصفین اگر بنویسند آنرا
السنۂ اقلام کوتاہ آید از آن و اگر املا کنند سر انگشتان انام عاجز آیند از آن این کلام امام یافعی تلمیح است بمضمون
آیت کریمہ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ الخ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ الخ و نزد
محققین این بیان نعمار و الاحق است کہ براولیا و اصفیا کہ بندگان خاص اویند افاضہ فرمودہ و عطا نمودہ است
والاسماء و صفات الٰہی و شیونات غیر متناہی وی عز شانہ منزہ است از انکہ بغیر از آن باین تمثیل و تنظیر کہ ناظر در
متناہی و تحدید است توان کرد و این کلام امام ہمام حق است بیشک و شبہ و دلیل بر آن است کہ حضرت وی
در زمان ولادت و رضاع و صبا مظہر خوارق و آثار ولایت بود کہ در نہار رمضان پستان مادر نمی چکید و شیر نمی
می خورد تا مشہور شد کہ در خانہ اشراف پسری بوجود آمدہ است کہ در نہار رمضان شیر نمی خورد و پستان
نمی چکد و روایت کردند کہ از حضرت وی پرسیدند کہ از کی باز شناختی تو کہ ولی خدائی فرمودہ بودم من کہ
میرفتم بمکتب ملائکہ را میدیدم کہ گرد من میرفتند و چوں بمکتب می در آمدم آواز می شنیدم کہ می گفتند جای فراخ
کنید مر ولی خدا را تا بہ نشیند و بود عمر شریف وی رضی اللہ عنہ نود سال و بود ظہور کرامات از وی دائم در ہر
زمان و متوالی و گفتہ است شیخ جلیل کبیر علی بن الہیتی کہ ندیدم من ہیچ یکی را از اہل زمان خود از اولیا اکثر
کرامت از شیخ محی الدین عبدالقادر ہر کہ میخواست در ہر وقت کہ میخواست کہ ببیند کرامت از وی میدید
و بود کرامات کہ ظاہر می شد گاہی از وی و گاہی در وی با ختیار و بے اختیار۔ و روایت است از شیخ

شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کہ گفتہ بود شیخ عبد القادرؒ در سلطان الطریق و المتصرف فی الوجود علی التحقیق و نقل است از شیخ ابوسعید احمد بن ابی بکر الحریمی و شیخ ابی عمرو عثمان الصریفینی کہ گفتند مر او را دستی فراخ در تصرف و فعل خارق دائم و بود کرامات وی مثل عقدہای کہ می آمد در پی یکدیگر پس بنگر تا کجا میرسد عدد خوارق و کرامات وی در نیمدت نود سال با دوام و اتصال و تفاصیل علوم و اعمال و احوال و طاعات و عبادات و ریاضات و مجاہدات و اقسام فضل و کمال ثابت باسانید صحیحہ از مشائخ وقت و شیوخ آفاق زیادہ از حد عدد و حصر و احصار امام یافعی گفت کرامات وی رسیدہ است بحد تواتر و معلوم باتفاق کہ نرسیدہ است از شیخ یکی از شیوخ آفاق +

یعنی حمدِ نا محدود و سپاسِ بے قیاس اُس ربّ ذو الجلال کیلئے ہے جس نے اپنے اولیاء پر اُن چیزوں کا انکشاف کیا ہے جو حیطۂ عقل و قیاس سے باہر ہیں اور اُن کے معتقدوں اور محبوں کو اُس مقام پر پہنچایا ہے جہاں عوام الناس کا پہنچنا ناممکن ہے اور درود و سلام ہو حبیبِ مصطفےٰ اور رسولِ مجتبےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جنکی شریعت کی متابعت اور طریقت کی اقتداء کے بغیر مراتب علیہ تک عروج ممکن نہیں پس جس کسی نے آپؐ کی متابعت کی اُس کو بزرگیِ اعظم وافر نصیب ہوئی لِقَوْلِہٖ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور اُن کی آل پاک پر اور صحابہ کرام پر جو معتقدیوں کے لئے ہدائیت کے ستارے ہیں اور آپؐ کے جمیع متّبعین پر جو بزرگ مکرّم متقی طریق الحق کے ہادی اور اللہ تعالےٰ کے دین کو زندہ کرنے والے ہیں +

اما بعد یہ کتاب حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و عن جمیع اولیاء کے مناقب شریف پر مشتمل ہے اور یہ بطریقِ انتخاب و اختصار کتاب بہجۃ الاسرار سے مُلتقط ہے۔ کتاب بہجۃ الاسرار نہایت عظیم مستند اور مشہور ہے۔ اِس کا مُصنّف علمائے قرأت میں مشہور و معروف اور اُس کے احوال شریف کتب میں مذکور اور مسطور ہیں۔ ذہبی جو اعاظم و اکابر علمائے حدیث میں سے ہے اور اُس کو محک الرجال کہتے ہیں (محک یعنی کسوٹی ہے جیسا کہ سونے کو کسوٹی پر رگڑتے ہیں اور اُس سے اس کی حقیقت کو شناخت کر لیتے ہیں ایسے ہی وُہ حدیث اور روایت کے رجال کے احوال شناخت کر لیتا ہے) اپنی کتاب طبقات المقرئین میں مصنف بہجۃ الاسرار کی تعریف میں لکھتا ہے کہ امام الاوحد نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی شیخ القراء بالدیار المصریہ کا اصل ملک شام ہے اور مولد قاہرہ ہے جو مصر کا دار الخلافہ ہے۔ اور آپکا سن ولادت ۶۴۴ھ ہے۔ جامع ازہر مصر میں آپ اقراء و تدریس کے صدر تھے۔ ذہبیؒ کہتا ہے کہ میں آپ کی مجلس اقراء میں حاضر ہُوا مجھے آپ کی سمت اور سکوت بہت ہی پسند آئی۔ آپ کو حضرت سلطان شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ غایت محبت اور عشق

تھا اور آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اخبار و مناقب شریف تین جلدوں میں جمع کئے ہیں۔ یہ ذہبی کی عبارت طبقات المقربین میں درج ہے۔ اور شیخ محمد بن محمد بن محمد جزری جو کہ اعاظم علمائے قرأت اور حدیث میں سے ہیں اور کتاب حصن حصین کے مصنف بھی ہیں نے تذکرہ میں جو احوالِ قراء میں لکھا ہے ذہبیؒ کے مانند کلام کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب بہجۃ الاسرار شیخ عبدالقادر دمطوطیؒ جو مصر کے اجلاء مشائخ میں سے تھے کے سامنے پڑھی۔ آپ نے اس کی صحت کی تائید کی اور مجھے اس کتاب کی اجازت دی۔ مصنف بہجۃ الاسرار اور سلطان حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف دو واسطے ہیں گویا وہ آنحضرتؓ کی اس بشارت میں داخل ہے "خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا"۔

اور شیخ امام عبداللہ یافعی شیخ مکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک کتاب روض الریاحین لکھی ہے اور تکملہ جو بڑی مشہور کتاب ہے مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے کسی نے اس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے علماء نے بھی مثلاً شیخ مجدالدین شیرازی علیہ الرحمۃ صاحب قاموس جو کہ اعاظم علماء اور مشاہیر افاضل سے ہیں نے ایک کتاب مسمیٰ بہ روض المنازل فی مناقب الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ تصنیف کی ہے اور امام قسطلانی شارح صحیح بخاری و مصنف مواہب اللدنیہ نے بھی ایک کتاب مسمیٰ بہ الروضۃ الزاہری فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصنیف کی ہے۔ میں نے بعض علمائے کرام سے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مناقب شریف میں بارہ مستند کتب دیکھی ہیں جن میں سے ایک بہجۃ الاسرار ہے۔

یہ کتاب بہجت الاسرار نہایت عظیم الشان ہے اور حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب شریف و دیگر مشائخ عظام کے حالات و کلمات طیبات جو انہوں نے آنحضرتؓ کی مدح مبارک میں فرمائے ہیں پر مشتمل ہے۔ مصنف بہجت الاسرار نے یہ کتاب خود اپنے وجود مبارک سے سفر کر کے اسنادِ صحیحہ کے ساتھ تیار کی ہے لیکن کاتب حروف نے اس کتاب مبارک میں سے مختصر اقتباسات لے کر بطریق آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب شریف پر اقتصار کرتے ہوئے ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار رکھا گیا ہے۔ اور اس کتاب کی تصنیف میں میری غرض یہ ہے کہ میرا نام بھی حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واصلان محبان مریدان اور طالبان کے زمرہ میں درج کیا جائے۔

قرب اور وصال مہجوران اور محرومان کا یہ حال ہے کہ اگرچہ وہ مشاہدۂ جمالِ محبوب سے مہجور ہوتے ہیں لیکن

اپنے محبوب کے اوصافِ جمال وکمال کے مطالعہ سے وُہ حظ وافر اٹھاتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل حدِ حصر واحصار سے باہر ہیں اور اُن کا تحریر میں لانا ممکن نہیں ہے جو کچھ کتب میں درج ہے وُہ آپؓ کے کمالات کے بحور میں سے ایک قطرہ اور مُدور میں سے ایک ذرّہ ہے۔ امام اجلّ حضرت شیخ الحرمین عبداللہ یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؓ کے مناقب شریف اِس قدر روشن وجلی ہیں کہ اوراقِ ریاحین واغصانِ بساتین میں اُن کی گنجائش نہیں اور آپؓ کے مراتب اس قدر عُلیہ ہیں کہ صنادیدِ عارفین کو ان کی خبر تک نہیں اور اسالیب واصفین اُن پر محیط نہیں ہو سکتے۔ وہ السنۂ اقلام اور سرانگشتانِ انام کے حیطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ حضرت امام یافعیؓ کی مُراد یہ ہے کہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن آیات بینات قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (کہف ع ۱۲)○ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ (لقمان ع ۳) کے مصداق ہیں۔ محققین کے نزدیک کلمات سے مُراد ربّ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جو اُس نے اپنے خواص بندوں اولیاء واصفیا کو عطا فرمائی ہیں نیز کلمات سے مُراد ربّ تعالیٰ کے اسماء صفات اور شیونات ہیں جو غیر متناہی ہیں اور حیطۂ تمثیل وتنظیر سے مُنزّہ اور مُبرّا ہیں۔

امام ہمام کی یہ کلام بیشک وشبہ حق ہے اور اُس پر دلائل یہ ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانِ ولادت ورضاع وصبا میں ہی مظہرِ خوارق وآثارِ ولایت تھے چنانچہ زمانِ شیر خوارگی میں ماہ رمضان شریف میں دن کے وقت آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ مبارک نہیں پیتے تھے حتیٰ کہ آپؓ کی شہرت ہو گئی کہ خاندانِ سادات میں ایک ایسا فرزند تولد ہوا ہے جو رمضان شریف میں دن کیوقت دودھ نہیں پیتا۔ دیگر روایت ہے کہ آنحضرتؓ سے پُوچھا گیا کہ آپؓ نے کب سے اپنے آپ کو ولی اللہ شناخت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں مکتب میں جاتا تھا اپنے اِردگرد ملائکہ کو چلتے دیکھتا تھا اور جب میں مکتب میں داخل ہوتا تو ان کی آوازیں سنتا تھا وہ کہتے تھے ولی اللہ کے لئے جگہ فراخ کردو تاکہ وہ بیٹھ جائے۔ دیگر آپؓ کی عمر مبارک نوّے سال تھی اور آپؓ سے کرامات کا ظہور ہر زمانہ میں دائم اور متوالی تھا۔ حضرت شیخ جلیل کبیر علیؓ بن الہیتی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ مَیں نے اپنے زمانہ کے اولیاء میں سے کسی کی کرامات حضرت سُلطان شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نہیں دیکھیں۔ آپؓ سے جس کسی نے جس وقت جو کرامت دیکھنی چاہی دیکھ لی۔ آپؓ سے جو کرامات ظہور میں آتی تھیں گاہے آپ سے ہوتی تھیں گاہے آپ کے متعلق ہوتی تھیں گاہے باختیار وگاہے بے اختیار۔ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان الطریق والمتصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔ اور شیخ ابوسعید احمد بن ابی بکر الحریمیؒ و

شیخ ابی عمر اور عثمان الصریفینی رحمہم اللہ تعالےٰ سے منقول ہے اُنہوں نے فرمایا کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف میں دست مبارک فراخ تھا فعل خوارق دائم اور کرامات مثل تاروں کی لڑیوں کے پے در پے تھیں پس اب اندازہ کر لینا چاہیے کہ نوّے برس کی مدت شریف میں آپؓ کے خوارق و کرامات کی تعداد با دوام و اتصال کہاں تک پہنچی ہے۔ اور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم و اعمال و احوال و طاعات و عبادات و ریاضات و مجاہدات کی تفاصیل اور اقسام فضل و کمال جو مشائخ وقت اور شیوخ آفاق سے اسانید صحیحہ کیساتھ ثابت ہیں حد عد و حصر و احصار سے باہر ہیں۔ حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کرامات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں اور سب کا اِس امر پر اتفاق ہے کہ آج تک شیوخ آفاق میں سے کسی بزرگ کی کرامات آپؓ کا مقابلہ نہیں کرتیں +

اور صلے پر فرمایا یکی از مناقب عظیمہ وی رضی اللہ عنہ این کلمہ شریف است کہ مذکور در آفاق و مشہور و معروف است میان عظمای آئمہ باطلاق و خبر دادہ بودند مشائخ متقدمین و انقیاد و اطاعت نمودہ معاصرین و گردن نہادند تمام مشائخ شرقاً و غرباً و حاضراً و غائباً و تصدیق کردند او را ارباب احوال درین مقال +

یعنی حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب عظیمہ میں سے ایک آپؓ کا یہ کلمہ مبارک ہے قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ جو آفاق میں مذکور و مشہور ہے اور اُئمہ عظام میں بالطلاق معروف ہے۔ مشائخ متقدمین آپؓ کے اِس کلمہ مبارک کی ہر زمانہ میں بشارت دیتے آئے ہیں اور آپؓ کے ہمعصر مشائخ نے آپ کی غلامی اور اطاعت قبول کی۔ جملہ مشائخ شرقاً و غرباً حاضراً و غائباً نے آپ کے سامنے گردنیں جھکا دیں اور ارباب احوال نے آپ کے اِس قول مبارک کی تصدیق کی +

اور صلہ پر فرمایا و خبر دادہ اند جمعی کہ از آنجملہ ایشان شیخ عدی بن مسافر است و حضرت غوث الثقلین در شان وی مدح گفتہ اند کہ اگر نبوت بمجاہدہ یافتہ میشد ہر آئینہ می یافت آن را شیخ عدی بن مسافر و ثنا میکرد بر وی بسیار و گواہی میداد او را بسلطنت پرسیدہ شد شیخ عدی بن مسافر را میدانی کہ ہیچ یکی از مشائخ متقدمین گفتہ است این را کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ غیر شیخ عبد القادر گفت لا گفتم پس چیست معنی این قول گفت وی منفصح است از مقام فردیت در وقت خود گفتہ شد پس ہر وقت را فردی است چرا نگفت گفت امر کردہ نشد ہیچ یکی این قول را پس نگفت غیر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ گفتم آیا امر کردہ شد وی باین قول گفت بلی امر کردہ شد و نہادن اولیا ہمہ رؤس خود را بجہۃ امر است چنانکہ ملائکہ سجدہ کردہ اند آدم را از جہت ورود امر بر ایشان ■

یعنی مشائخ کی ایک جماعت نے خبر دی ہے جن میں سے شیخ عدی بن مسافر بھی ہیں۔ حضرت سلطان

غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی بہت تعریف کی ہے اور اُن کی شان میں فرمایا کہ اگر نبوت مجاہدہ سے حاصل ہوتی تو شیخ عدی بن مسافر ضرور ہی حاصل کر لیتے۔ الغرض آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی بہت ہی تعریف کی ہے اور اُن کی باطنی سلطنت پر گواہی دی ہے۔ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ سوائے سلطان حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متقدمین مشائخ میں سے کسی نے بھی یہ کلمہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا ہے کہا نہیں۔ مَیں نے کہا پھر اس قول کے کیا معنی ہیں۔ کہا یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ آپؓ اپنے وقت کے فرد ہیں۔ مَیں نے پوچھا ہر زمانے میں ایک فرد ہوتا ہے پھر کیوں کسی نے یہ کلمہ نہ کہا۔ کہا سوائے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کوئی بھی اُن میں اس کلمہ کے کہنے پر مامور نہیں ہوا۔ مَیں نے پوچھا کیا آپؓ کو اِس امر کا حکم ہوا تھا۔ اُنہوں نے کہا کیوں نہیں آپؓ کو حکم ہوا تھا۔ اور جملہ اولیاء کرام نے اپنے سَروں کو امر ہی کی وجہ سے جھکایا تھا۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو امر کے سوا سجدہ نہیں کیا +

اور صث ۱۲ پر فرمایا بدانکہ مناقب و محامد و فضائل و کمالات آنحضرت رضی اللہ عنہ کہ در تمیز تصدیق و تسلیم این کلمہ شریفہ وارد شدہ است و مشائخ وقت از متقدمین و متاخرین خبر دادہ نیز بسیار است و خارج از حد حصر و شمار است از آن جملہ نقل است از شیخ قدوۃ ابو محمد شبلی گفت شیخ ابوبکر بن مزار را یاد میکرد شیخ عبدالقادر را و میگفت نزدیک است کہ بیرون آید در عراق وسط قرن خامس و تخصیص میکرد بر فضل و کرامت و کشف کردہ می شد مقامات اقطاب و وی در صدد ایشان است و کشف کردہ میشد مراتب مقربین و وی از اعلاء ایشان است و کشف کردہ میشد اطوار مکاشفین و وی اجل و اکرم ایشان است و میفرمود سرانجام است کہ بر دارد و بلند گرداند خدا تعالیٰ خلق را از بندگان خود بوی بدرجات علا و میگفت کہ وی از بندگان است کہ مباہات و مفاخرت میکند حق سبحانہ تعالیٰ بوی امتعار ابروز قیامت و از آنجملہ آں است کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ عزاز لبطائحی کہ میگفت در سن سبع و ثمانین اربعمائۃ بتحقیق در آمدہ است بغداد را جوانی عجمی شریف اسم وی عبدالقادرؒ ظاہر میگردد در تہنیت وی مقامات وی پیدا میگردد در جلالت وی کرامات و غلبہ میکند بعزت حال و بلند میگردد در رفعت محبت و سپردہ می شود بوی کون و جمع کردہ میشود کسیکہ در آنست از فاضل و مفضول نزدی و مراورا قدم راسخ است در تمکین کہ تقدم کردہ است بدان در قدم دید بیضا است در حقائق ممتاز شدہ است بان در ازل و مراو را شان است در حضرت قدس و وی از ارباب مراتب است کہ فوت شدہ است چنداں مراتب بسیار از اولیاء را رضی اللہ عنہ ‌۔

یعنی جاننا چاہیئے کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و محامد و فضائل و کمالات جو اس کلمہ مبارک

کی تصدیق و تسلیم میں وارد ہوئے ہیں اور جو متقدمین اور متاخرین مشائخ نے بیان کئے ہیں حدِ حصر و شمار سے خارج ہیں۔ ازاں جملہ شیخ ابوبکر بن مزار رحمۃ اللہ علیہ شیخ قدوۃ ابو محمد شبلی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت سلطان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو یاد کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عنقریب آپؓ کا ظہور ملک عراق میں وسط قرن خامس میں ہوگا اور آپ کے فضل و کرامات پر نص پیش کرتے تھے۔ آپؓ پر مقاماتِ اقطاب کشف کر دیئے جائیں گے اور آپ اُن کے صدر ہوں گے اور آپ پر مراتبِ مقربین کشف کر دیئے جائیں گے اور آپؓ اُن میں سب سے اعلیٰ مرتبہ پر ہوں گے اور آپؓ پر اطوارِ مکاشفین کشف کر دیئے جائیں گے اور آپؓ اُن سب میں اَجل و اکرم ہوں گے اور فرماتے تھے کہ آپؓ کے طفیل ربّ تعالیٰ اپنے بندوں کو درجاتِ علیہ عطا کر کے سرفراز اور عالیشان کرے گا۔ اور فرماتے تھے کہ بروزِ قیامت حق سبحانہٗ تعالیٰ اُمتوں کے سامنے آپ پر فخر کرے گا +

اور نیز شیخ عزاز بطائحی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ آپ ۵۴۷ھ میں فرمایا کرتے تھے کہ بغداد شریف میں ایک سیّد عجمی جوان مُسمّٰی بہ عبدالقادرؓ تشریف لائے ہیں اُن کو عالی مقامات عطا کئے گئے ہیں۔ اُن کی جلالت کی وجہ سے کرامات کا ظہور ہوگا۔ خلقت پر اُن کا دبدبہ ہوگا۔ ربّ تعالیٰ کے وہ محبوب ہوں گے۔ سارا عالم اُنکے سپرد کیا جائیگا۔ علماء اور فضلاء متبحر اُن کے دروازے مبارک پر جمع کئے جائیں گے۔ مقامِ تمکین میں راسخ القدم ہونے کی وجہ سے وُہ سب پر سبقت لے گئے ہیں۔ حقائق میں یدِ بیضاء رکھتے ہیں۔ ازل میں وہ سب پر ممتاز ہیں۔ حضرتِ قدس میں اُن کی نرالی شان ہے اور آنجنابؓ کو وُہ مراتب عطا کئے گئے ہیں جو دوسرے اولیاء اللہ کو نصیب نہیں +

اور صفحہ ۱۵ پر فرمایا نقل کردہ شدہ است از شیخ خلیفہ نہر ملکی کہ گفت شیخ عبدالقادرؓ سپردہ شدہ است بوی امر در اولیاء و ابدال و غیر ایشان سپردنی کہ عام است احوال ایشاں را و اسرار ایشاں را و نظر می کند دی بجہتی از جہات ارض مگر آنکہ می ترسند ساکنان آن قطر تا نہایت زمین از ہیبت نظر او و امید میدارند زیادت از برکت نظر وے و می ترسند سلب احوال را سطوت ہیبت وی و از انجملہ آنست کہ نقل کردہ شد از شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی کہ گفت گرفت شیخ محی الدین عبدالقادرؓ عہد بر ہر ولی کہ در زمان او بود کہ تصرف نکند بحال خود در ظاہر یا باطن مگر باذن وی و وی از جملہ آن مردان است کہ ایشان را کلام است در حضرت قدس مطہر باذن خدا و از آنہا کہ دادہ شدہ اند تصرف در اکوان بعد از موت چنانچہ بود مر او را پیش از موت و از انجملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ ابی محمد قاسم بن علیہ بصری کہ گفت پرسیدم ابوالعباس خضر را از شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ گفت خضر وی فرد احباب است در ایں وقت و نرسانید خدا یتعالیٰ ہیچ ولی را بمقامی مگر آنکہ بود مر شیخ عبدالقادرؓ را گوارا تر از آں و نہ بخشید خدا یتعالیٰ مر شیخ مقربی را

جائے مگر آنکہ بود مرشیخ عبد القادر رابزرگ تر ازان ونگرفت۔ خدائے تعالیٰ ہیچ ولی را مگر آنکہ وی ادب دارندہ است درسرخود کہ با خدا دارد با شیخ عبد القادر وازان جملہ آن است کہ نقل کردہ شدہ از شیخ ابو مدین کہ گفت ملاقات کردم ابوالعباس خضر را تا سہ سال پس پرسیدم او را از مشائخ مشرق و مغرب و پرسیدم از شیخ عبد القادر پس گفت وی امام صدیقان است و حجت است بر عارفان وی روح است در معرفت وشان او غریب ونادر است میان اولیاء باقی نماند میان وی و میان خلق مگر نفس واحد و مراتب اولیاء از ورای آن نفس است و من تصدیق میکنم مراتب اولیاء را از ورای اشارت او و نشنیدم خضر را کہ گفتہ باشد مثل این درحق غیر وی رضی اللہ عنہ +

یعنی شیخ خلیفہ نہر ملکی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے فرمایا کہ حضرت سلطان سیّد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سپرد جملہ اولیاء و بدلا کا معاملہ کیا گیا ہے۔ آنجناب اُن میں احوال اور اسرار کے قاسم ہیں۔ اہلِ زمین آپؓ کی ہیبت سے لرزاں ہیں اور آپؓ کی نظرِ رحمت سے زیادتی برکت کے اُمیدوار ہیں۔ اولیاء آپؓ کی سطوتِ ہیبت سے سلبِ احوال کے خطرہ سے تھرتھرا رہے ہیں +

اور دیگر شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ سُلطان حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جملہ اولیاء سے عہد لیا ہوا ہے کہ وُہ ظاہر یا باطن میں سوائے آنحضرتؓ کے اِذن مبارک کے تصرّف نہیں کرسکتے اور آنحضرتؓ اُن مردانِ حق میں سے ہیں کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں ان کو کلام کرنے کا اِذن ہے اور اُن کو انتقال کرجانے کے بعد اکوان میں تصرّف ویسا ہی حاصل ہے جیسے عینِ حیات میں +

اور دیگر شیخ ابی محمّد قاسم بن عبیہ بصری علیہ الرحمۃ سے منقول ہے فرمایا میں نے ابوالعباس خضر علیہ السّلام سے حضرت سلطان شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دریافت کیا۔ خضر علیہ السّلام نے فرمایا آپ اس وقت محبوبوں کے سرتاج ہیں۔ ربّ تعالیٰ نے آج تک کسی ولی کو وُہ مقام عطا نہیں کیا جو آپؓ کو عطا کیا ہے اور آج تک کسی شیخ مقرب کو وُہ منصب عطا نہیں کیا جو آپ کو عطا کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے آج تک کسی کو ولی نہیں بنایا جب تک اُس کے قلب اور سِر میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب نہ

اور دیگر حضرت غوث ابو مدین قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ میں تین سال حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات کرتا رہا۔ میں نے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ مشائخ مشرق و مغرب کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صدیقوں کے امام ہیں۔ عارفوں پر حجّت ہیں۔ معرفت کی روح ہیں۔ جملہ اولیاء علیہم السّلام میں آپ کی شانِ اقدس بے مثل و بے نظیر ہے۔ جملہ خلائق میں کوئی شخص آپ کی مثل

نہیں۔ اُولیاء کو مراتب آپ کے یدِ مبارک سے تقسیم کیے جاتے ہیں اور میں آپ کے اشارہ کے ماتحت اولیاء کے مراتب کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے آپؓ کے سوا کسی ہستی کے متعلق ایسے کلمات نہیں سُنے۔

اور صد ۱۶ پر فرمایا واز آنجملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ ابی السعود احمدؒ کہ گفت بتحقیق آمد شیخ بن ہیتی یکباری بزیارت شیخ ما محی الدین عبد القادرؓ پس یافت اورا درخواب پس خواستم کہ بیدار کنم اورا پس منع کرد مارا شیخ علی پیشتر گفت واللہ واللہ واللہ نبود در حوارین مانند شیخ عبد القادرؓ پس چوں بیدار شد وی رضی اللہ عنہ بیرون آمد و گفت من محمدی ام و حوارین عیسوی اند پیشتر تکلم کرد وی رضی اللہ عنہ در معارف پس گفت شیخ علی نمی آید ہیچ یکی بعد از شیخ عبد القادر کہ تکلم کند مثل این کلام و از ان جملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ ابو محمدؒ ابن علی بن ادریس کہ گفت مرشیخ شہاب الدین سہروردی را حکایت کن برائے ما خواب صالح را پس گفت دیدم من قیام ساعت را و دیدم انبیاء و اولیاء را کہ سیر میکنند بسوی موقف پس پیش آید پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم و بادی امت است مانند سیل در کثرت و دیدم دران است شیوخ متفاوت در عدد و انوار و دیدم یک شیخ را میان ایشان فاضل تر از ہمہ پس گفتم من کیست این شیخ گفت شیخ عبد القادرؓ و از آنجملہ آنست کہ نقل کردہ شد از شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی کہ گفت در آمدم ہمراہ عم خود ابو النجیب سہروردی در سنہ پانصد و شصت بسوی شیخ محی الدین عبد القادرؓ در پس ادب و نزدیدم عم من بادی ادب عظیم و نشست پیش وی گوش دبیزبان پس چوں برگشتم بسوی نظامیہ پرسیدم مرعم را از آنچہ کرد از ادب گفت چگونہ ادب نکنم بادی دحالانکہ مرا وراست وجود و بتحقیق تصرف دادہ شدہ است بوی در وجود دمیا ہات کردہ شدہ است بوی در وجود ملکوت و چگونہ ادب نکنم باکسی کہ تصرف دادہ است اورا مالک من در قلب من و حال من و در قلوب اولیاء و احوال ایشاں اگر خواہد نگاہ دارد و اگر خواہد بفرستد۔

یعنی اور دیگر شیخ ابی السعود احمدؒ قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ ایک دفعہ شیخ علی بن ہیتی قدس سرہٗ ہمارے شیخ سلطان حضرت محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور آنجنابؓ کو سوتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کو بیدار کرنا چاہا لیکن شیخ علیؒ نے منع فرمایا اور کہا واللہ واللہ واللہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام جیسا حوارین میں سے ایک بھی نہ تھا۔ پس جب آپؓ بیدار ہوئے تو باہر تشریف لائے اور فرمایا "میں محمدی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم اور حوارین عیسوی ہیں" اس کے بعد آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معارف میں کلام فرمائی۔ شیخ علیؒ نے کہا کہ آپ کے بعد کوئی ایسی ہستی نہیں جو آپ کی مثل کلام کرے۔

اور دیگر شیخ ابو محمد ابن علی بن ادریس قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ میں نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمتہ سے کہا کہ اپنا خواب صالح ہمارے لئے بیان کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے۔ انبیاء اور اولیاء علیہم السلام اُس موقف کیطرف سیر کرتے جا رہے ہیں۔ اور اُن کے سردار سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش پیش ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی امت ہے جو کثرت میں سَیل کی مانند ہے۔ اُس موقف میں میں نے کئی شیوخ دیکھے جنکے چہروں کے انوارات مختلف تھے۔ لیکن ایک بزرگ سب سے فاضل ترین نظر آئے۔ پوچھا یہ کون بزرگ ہیں۔ کہا گیا یہ سلطان غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانیؓ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

اور دیگر شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ میں اپنے چچا حضرت ابو النجیب سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ۵۶۰ھ میں عالیجناب سلطان غوث الثقلین محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میرے چچا نے آپؓ کا ادب عظیم ملحوظ رکھا اور آپؓ کے سامنے گوشش بے زبان بن کر بیٹھ گیا۔ جب میں واپس مدرسہ نظامیہ کی طرف مُڑا تو میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ اتنا سخت ادب ملحوظ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ جواب دیا کہ میں آنجنابؓ کا کس طرح ادب نہ کروں جبکہ آنجنابؓ کی ذات پاک کو بہ تحقیق جملہ عوالم میں تصرّف کا اختیار دیا گیا ہے اور عالم ملکوت میں آپؓ کی ذاتِ اقدس پر فخر کیا جاتا ہے۔ اور میں اُس ہستی کا کیسے ادب نہ کروں جس کو میرے مولا نے میرے قلب میں اور میرے حال میں تصرّف کرنے کا کلّی اختیار دیا ہے بلکہ آنجنابؓ جملہ اولیاء کے قلوب و احوال میں متصرف ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اُن کے احوال سلامت رہتے ہیں اور اگر نہیں چاہتے تو اُن کے احوال سلب کر لیتے ہیں +

اور ص۱۸ پر فرمایا و از انجملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است شیخ ابی عمرو عثمان بن مرزوق قرشی کہ گفت شیخ عبد القادرؓ شیخ ما است و امام ما است و سید ما است و نگرفت خدائے تعالیٰ ہیچ ولی را درین عصر مگر آنکہ داد و شد بر دستِ وی موہبت او و مواہب او ہمہ بر دستِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیست مر ہیچ یکے را درین راہ منتہی برو خبر خدا عزّ وجلّ و رسول و او صلی اللہ علیہ وسلم و از ان جملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ قدوۃ ماجد ذکر کردی کہ میگفت شیخ عبد القادر امام اہل طریق است و شیخ شیوخ است دریں عصر بنورِ وی طلب روشنی میکند اہلِ قلوب در احوالِ خود و بہجت بسرّ بنورِ وی فراخ می شود اسرارِ اہل حقائق در معارف خود و نور او روشن است از نور نبوی و بوی قوت اوست و بہجت او مستند است از اصل نبوی و بوی قوام او است و بروی اعتماد او است +

یعنی اور دیگر شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمہما اللہ تعالیٰ سے منقول ہے فرمایا کہ حضرت

سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے شیخ ہمارے امام اور ہمارے سردار ہیں۔ رَبّ تعالیٰ نے اس عالم میں جس کسی کو ولی بنایا ہے اُس کو فیضان آنجنابؓ کے دستِ مبارک سے ملا ہے اور آپؓ کو جملہ مواہب جناب رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے یدِ مبارک سے مل رہے ہیں۔ اِس طریق میں آنجنابؓ پر سوائے اللہ عزّوجل اور رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

اور دیگر شیخ قدوہ ماجد قدس سرہٗ سے منقول ہے وُہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ طریق کے امام ہیں اور اِس عالم میں آپ ہی شیخ شیوخ ہیں۔ اہلِ قلوب اپنے احوال اور بہجتِ اسرار کیلئے آپؓ کے نورِ پاک سے روشنی طلب کرتے ہیں۔ اسرارِ اہلِ حقائق اپنے معارف میں آپؓ کے نورِ پاک سے فراخ ہو جاتے ہیں۔ آپ کا نُور حضور نبی کریم صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے نُورِ قدیم سے روشن ہے اور آپؓ کی قوّت نورِ نبوی صلیّ اللہ علیہ وسلّم کیساتھ ہے۔ آپؓ کی زیبائش اصلِ نبوی صلیّ اللہ علیہ وسلّم سے مستند ہے بلکہ آپؓ کی اصل اصلِ نبوی ہی صلیّ اللہ علیہ وسلّم اور اسی پر آپؓ کا اعتماد ہے۔

اور ص۱۹ پر فرمایا منقول از دست رضی اللہ عنہ کہ قدم من بر قدم محمّد مصطفےٰ رسُول خدا است صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم مگر قدمی از اقدام نبوت واز انجملہ آنست کہ نقل کردہ شدہ است از شیخ خلیفہ اکبر از حضرت رسُولِ خدا صلیّ اللہ علیہ وسلّم در خواب کہ فرمودہ شیخ عبدؓ القادر قطب است من رعایت می کنم ادرا وتائید میکند این آنچہ نقل کردہ است شیخ سہروردی از وی رضی اللہ عنہ کہ گفت ہر ولی بر قدم نبی است ومن بر قدم جدِ خودم مصطفےٰ رسول خدا صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بر نداشت مصطفےٰ صلیّ اللہ علیہ وسلّم قدمی را مگر آنکہ نہادم قدم خود را در موضعی کہ برداشت آں حضرت قدم خود را مگر آنکہ باشد قدمی از اقدام نبوت کہ در نیا بد ویرا غیر نبیؐ (تنبیہ) پستر بدآنکہ عبارات مشائخ دو شان آں حضرت متفاوت اند از بعض تفضیلِ آں حضرت بر جملہ اولیاء عصر ظاہر میگردد وبعض روایات مطلق اند باینکہ آنحضرت سیّد الاولیاء است بغیر بیانِ تقدّم وتاخر روایاتِ خضر وغیرہ نص اند و تفضیل آنحضرت بر مشائخ سابقین ولاحقین وتفوق بر مشائخ متقدمین ومتاخرین ومخفی نیست کہ مثبت زیادت از شہود عدول راجح است ونیز ہمیں موافق بکلام وارث وعام وی ایں جملہ از حکایات است کہ کمل مشائخ واولیائے وقت آنحضرت را تعظیم واحترام کردہ اند کہ ہیچ کس دیگر را نکردند وباوی مناقب وآثر بسیار است کہ در بہجۃ الاسرار ودیگر کتب مذکور است وزبدۃ الاسرار منتخب بہجۃ الاسرار کلام درین مقام بسیار واقع شدہ است اینجا اختصار بایں مقدار کردہ شد وہذا المقدار یکفی وباللہ التوفیق۔

یعنی حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میرا قدم جناب رسولِ خدا محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے قدم مبارک پر ہے سوائے ایک قدم کے جو اقدام نبوت میں سے ہے۔

اور دیگر شیخ خلیفہ اکبر قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں مجھے فرمایا کہ "شیخ عبدالقادر قطب اور ہم اُن کے نگہبان ہیں" اور اِس پر شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ کی روایت جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مؤید ہے آنحضرتؓ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدِّ امجد جناب محمد مصطفیٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا قدم مبارک نہیں اٹھایا جہاں میں نے اپنا قدم نہ رکھا ہو جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک رکھا میں نے بھی اس جگہ رکھا سوائے ایک قدم کے جو اقدامِ نبوت میں سے ہے اُس مقام کو سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔

(ف) اِس میں صریح دلالت ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ کم ہیں یعنی ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلا نمبر جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور دوسرا نمبر جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ علامہ نورالدین علی بن سلطان محمد الھروی المعروف بملا علیؒ قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب نزھۃ الخاطر الفاتر کے صـ۲۱ پر فرماتے ہیں و توفی سیدنا ومولانا الشیخ رضی اللہ عنہ فی ربیع الآخر ولعل الحکمۃ فی تاخرہ من ربیع الاول اشعار ابان الولی احط رتبۃ من النبی بدرجۃ واحدۃ۔ واما کون وفاتہ فی لیلۃ الحادیۃ عشر او یومہ من ربیع الآخر فلم ارہ منقولا وان کان یقتضی وجھا معقولا یعنی سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ربیع الاول میں ہوا اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ربیع الآخر میں ہوا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ہر کوئی آگاہ ہو جائے کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رتبہ میں ایک درجہ کم ہیں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہوا اور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک گیارہ تاریخ ہوا اس میں یہی حکمت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ میں ایک ہی درجہ کم ہیں مراد یہ ہے کہ رب تعالیٰ بارگاہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نمبر جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہے اگرچہ یہ نقلی دلیل نہیں لیکن عقلی دلیل نہایت موزون۔

(تنبیہ) اب جاننا چاہیئے کہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شانِ اقدس میں مشائخ کی عبارات متفاوت ہیں۔ بعض سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ اولیائے عصر پر ظاہر ہوتی ہے بعض روایات مطلق ہیں اُن میں تقدم تاخر کا کوئی ذکر نہیں اُن سے آپ کا سید الاولیاء ہونا ثابت ہے حضرت خضر علیہ السلام و دیگر مشائخ کرام کی روایات اِس امر پر نص ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل مشائخ سابقین ولاحقین پر اور تفوق مشائخ متقدمین و متاخرین پر زیارت اور شہودِ عدول کی مثبت ہے اور یہی قول راجح ہے۔ نیز آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اپنا کلام مبارک اور ارشاد بھی اسی کے موافق ہے۔ نیز یہ جملہ

حکایات میں مذکور ہے بھی اِس امر پہ دال ہے کہ کُل مشائخ اور اولیائے وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی وہ تعظیم و تکریم کرتے تھے جو آج تک کسی ولی کیلئے نہیں کی گئی۔ نیز اس امر پر آپ کے بہت مناقب و مآثر ہیں جو بہجۃ الاسرار اور دیگر کتب میں مذکور ہیں۔ کتاب زبدۃ الاسرار منتخب بہجۃ الاسرار میں اِس موضوع پر کلام بہت درج کی گئی ہے۔ اس جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے اور رب تعالےٰ کی توفیق شامل حال ہو تو اتنی کلام ہی ہدایت کیلئے کافی ہے۔

اور صـ۱۷ـ پر فرمایا دام وی رضی اللہ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابی عبداللہ صومعی بود و مر اُو را حظے وافر از خیر و صلاح روایت کردہ است شیخ اصیل ابو محمدؒ عبداللطیف بن شیخ قدوۃ ابو النجیب از مشائخ کہ گفتند بود مر ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ام شیخ عبدالقادرؓ را قدمی راسخ در طریق و شنیدم او را کہ میگفت بارہا چون زائیدم پسر خود را عبدالقادرؓ نمی چکید پستان مرا در ماہ رمضان و مبہم شد بر مردم ہلال پس آمدند مردم نزد من و پرسیدند مرا از حال وی پس گفتم مرایشان را نخوردہ است امروز شیر پستر واضح شد کہ آں روز از رمضان بود مشہور شد در شہر ما در آں وقت کہ مولود شدہ است مر اشراف را ولدی کہ شیر نمیخورد در نہار رمضان۔

یعنی اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابو عبداللہ صومعی تھیں اور خیر و صلاح میں اُن کو حظ وافر حاصل تھا۔ شیخ اصیل ابو محمد عبداللطیف بن شیخ قدوۃ ابو النجیب رحمہا اللہ تعالیٰ مشائخ عظام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس طریق میں قدم راسخ تھا۔ ہم نے آپؒ کو کئی بار فرماتے سنا کہ جب میرے فرزند عبدالقادرؓ ہوئے تو ماہ رمضان شریف میں دن کیوقت میرا دُودھ نہ پیتے تھے۔ ایکدفعہ لوگوں پر مہ ہلال مبہم ہو گیا لوگ میرے پاس آئے اور آپ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے اُن کو کہا کہ آج میرے فرزند عبدالقادرؓ نے میرا دُودھ نہیں پیا۔ پس اُن پر واضح ہو گیا کہ وُہ دن ماہِ رمضان شریف کا تھا اور اُس دن ہمارے شہر میں مشہور ہو گیا کہ خاندان سادات میں ایک ایسا فرزند تولد ہوا ہے جو ماہ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔

اور صـ۳۶ـ پر فرمایا و گفت وی رضی اللہ عنہ درنگ کردم من بست و پنج سال متجرد در براری عراق و خرابہ وی و نمی شناختم من خلق را و نمی شناختند ایشاں مرا می آمد مرا طوائف از رجال غیب و جنیان می شناسائیدم ایشاں را طریق بسوی خدا عزوجل و چہل سال نماز صبح میگذاردم بوضوی عشا و پانزدہ سال میگذاردم نماز عشا استفتاح میکردم قرآن را استادہ بر یک پا و دست من در میخی بود کہ زدہ شدہ بود در دیوار از جہت ترس خواب تا تمام

میشد قرآن نزد سحر و بودم من که درنگ میکردم از سہ روز تا چہل روز و نمی یافتم چیزی را که قوت کنم بوے ۔

یعنی آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پچیس برس تک عراق کے بیابانوں و ویرانوں میں تنہا پھرتا رہا۔ اس اثنا میں نہ خلق مجھے جانتی تھی اور نہ میں خلق کو۔ البتہ اس وقت میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے۔ میں انہیں علم طریقت و وصول الی اللہ کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ چالیس سال میں نے عشار کے وضو سے صبح کی نماز گزاری ہے اور پندرہ سال میں نے اسطرح گزارے ہیں کہ عشا کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا تھا اور ایک ہاتھ سے میخ کو پکڑ رکھتا تھا جو دیوار میں لگائی ہوئی تھی تاکہ نیند نہ آئے حتیٰ کہ صبح کیوقت تک قرآن مجید ختم ہو جاتا۔ اور بعض اوقات تین روز سے لیکر چالیس روز تک کھانے کی کوئی چیز میسر نہ ہوتی تھی ۔

اور ص۱۴۲ پر فرمایا (نہ نشستن مگس بر حضرت غوث رضی اللہ عنہ) روایت است از شیخ ابی عبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی گفت پدرِ من خدمت کردم شیخ محی الدین عبدالقادر را رضی اللہ عنہ مدت سیزدہ سال و ندیدم درین مدّت کہ آب از بینی و حلق انداختہ باشد و نہ نشست بر وی مگس ۔

یعنی (حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مکھی نہ بیٹھتی تھی) شیخ ابو عبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں نے سیّدی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی تیرہ ۱۳ سال خدمت کی۔ میں نے اس مدّت میں نہ آپؓ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ تھوکتے اور نہ آپؓ پر مکھی بیٹھتی ۔

(ف) حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ حصہ اوّل میں فرماتے ہیں قاضی عیاض نے شفا میں اور عزفی نے آپؐ کے مولد میں یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپؐ کے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھی اور اس کو ابن سبع نے خصائص میں اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپؐ کے کپڑوں پر مکھی ہرگز نہیں بیٹھتی تھی ۔

حضور نبی کریم نور قدیم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی ولی صحابی امام یا نبی کے لئے یہ امر ثابت نہیں کہ ان کے اجساد پر مکھی نہ بیٹھی ہو لہٰذا اس میں توضیح ہے کہ جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ اولیا صحابہ آئمہ اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے ۔

اور ص۱۴۵ پر فرمایا (آب دہن انداختن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ در دہن مبارک آنحضرت رضی اللہ عنہ) و خبر دادہ اند شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق و غیر ایشاں از مشائخ

گفتند شنیدم شیخ محی الدین عبد القادرؓ را رضی اللہ عنہ کہ میگفت بر کرسی دیدم رسول خدا را صلی اللہ علیہ وسلم پس گفت مرا ای پسر من تکلم نمیکنی پس گفتم من ای پدر من مرد عجمی ام چگونہ تکلم کنم بر فصحاء بغداد پس گفت آن حضرت بکشاد ہن خود را پس کشادم دہن را پس انداخت آب دہن خود را در دہن من ہفت بار و گفت مرا تکلم کن بر آنش و بخوان مردم را براہ خدا بالحکمت و موعظت حسنہ - پس گزاردم من ظہر را و نشستم و حاضر شد مرا خلق کثیر پس بستہ شد کلام بر من پس دیدم علی را رضی اللہ عنہ کہ ایستادہ است مقابل من پس گفت مرا بکشاد ہن خود را پس بکشادم دہن پس انداخت آب دہن خود را شش بار پس گفتم چرا کامل نمی گردانی ہفت بار گفت از جہت ادب با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پستر پوشیدہ شد از من پس گفتم من این کلام را +

یعنی (حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دہن مبارک میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالنا) ۔ حضرت شیخ عبد الوہاب و حضرت شیخ عبد الرزاق و دیگر مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی ہے فرمایا کہ ہم نے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کو کرسی پر بیٹھ کر فرماتے سُنا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ۔ آپؐ نے مجھے فرمایا میرے فرزند تم وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے ۔ میں نے عرض کیا ۔ میرے والدِ بزرگوار میں ایک عجمی شخص ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کس طرح کلام کروں ۔ آپؐ نے فرمایا اپنا مُنہ کھولو ۔ میں نے مُنہ کھولا ۔ آپؐ نے سات دفعہ میرے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور فرمایا اُن کے سامنے کلام کرو ۔ اور لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ سے ربّ تعالیٰ کیطرف بلاؤ ۔ پھر میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھا تو بہت خلقت میرے پاس جمع ہوگئی ۔ اور میں کچھ مرعوب سا ہوگیا ۔ پھر میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا ۔ آپؓ نے فرمایا ۔ اپنا مُنہ کھولو ۔ میں نے مُنہ کھولا ۔ آپؓ نے اپنا لعاب دہن مبارک میرے مُنہ میں چھ بار لگایا ۔ میں نے عرض کیا ۔ آپ نے سات بار کیوں نہیں لگایا ۔ آپؓ نے فرمایا کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی خاطر ۔ پھر مجھ سے پوشیدہ ہوگئے اور بعد میں میں نے یہ کلام کی +

اور ص۴۶ پر فرمایا ودروایت کردہ است امام ابوبکر عبد العزیز بن شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ گفت گفت مرا شیخ قدوۃ ابوالحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ وقتیکہ صعود میکند و بر می آید والدِ تو بکرسی و میگوید الحمد للہ خاموش میگردد برائے وی ہر ولی در زمین است خواہ حاضر باشد در مجلس یا غائب ازاں و بسہ جہت ہمیں تکرار میکنند این کلمہ را و ساکن میگردد بعد از وی و بدرستی اولیاء و فرشتہا از دحام میکنند در مجلس وی و بدرستیکہ آنہا کہ دیدہ نمی شوند در مجلس بیشتر اند از انہا کہ دیدہ میشوند و بدرستیکہ رحمت ریختہ میشود مرحاضران مجلس وی ریختنی کثیر و روایت کردہ است شیخ ابوزکریا یحییٰ بن نصر بن محمد بغدادی المنشار معروف بصحراوی گفت

شنیدم پدر خود را که میگفت خواندم جان را یکباری بعزائم دوزنگ کردند بر من اجابت خود را بیشتر از عادت
من پستر آمدند مرا و گفتند دعوت مکن مارا وقتیکه شیخ عبدالقادرؓ تکلم مے کند بر مردم پس گفتم من برائے
چه دعوت نکنم گفتند ما حاضر می شویم اورا گفتم شما نیز حاضر میشوید مجلس او را گفتند بدرستی ازدحام ما بمجلس او
بیشتر است از ازدحام مردم و بدرستیکه از ما طوائف کثیر اند که اسلام آورده اند و توبه کرده اند بر دست
او و گفت شیخ ابو حفص عمر بن حسین عطیبی گفت مرا شیخ عبدالقادرؓ رضی الله عنه در بعضے ایام ای عمر منقطع
مشو از مجلس من زیرا که بدرستی که در وی داده میشوند خلعت ها و ای بر کسیکه فوت مے شود مر او را این سعادت
گفت شیخ ابوحفصؓ بگذشت برین حال مدتی پس در اثنای آنکه من در بعضے ایام حاضر بودم ناگاه پوشیده
مرا خواب پس غائب شدم از خود پس دیدم خلعتها را که فرود می آیند از آسمان سرخ و سبز پس می افتند بر اہل
مجلس پس کشادم چشم خود را ترسان و لرزان و خواستم تا بگویم بمردم پس ندا کرد مرا شیخ چه میخواهی خاموش باش
نیست خبر ہمچو معاینه و گفت نیز شیخ ابوالحفص حاضر شدم مجلس شیخ عبدالقادر رضی الله عنه و بودم
من نشسته مقابل روی وی پس دیدم چیزی را ہیئت قندیل نور که فرود می آید از آسمان تا آنکه قریب شد
دهن شیخ را پستر برگشت و بالا رفت شتاب دیدم این راسته بار. پس صبر نتوانستم کرد که بایستم تا بگویم
بمردم از جهت زیادت تعجب من پس شتابی کرد مرا و گفت بنشین زیرا که مجالس با امانت است گفت
پس نشستم من و تکلم نکردم بدان و روایت کرده شیخ ابو عبدالله محمد بن خضر حسینی موصلی شنیدم پدر
خود را که میگفت بود شیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه که تکلم میکرد در اول مجلس بگوناگون علوم او
چون بر می آمد بکرسی نمی انداخت آب از حلق و نه از بینی و تنخ نمی کرد و نمی ایستاد از جهت ہیبت و عظمت
او ہیچ در آخر مجلس فرمودند گذشت قال و پیچیدم بحال پس مضطرب میشدند مردم اضطراب شدید و می در آمد
ایشان را حال و وجد و شمرده میشد از کرامات او که دور ترین مردم می شنیدند آواز او را چنانچه می شنیدند
نزدیکان با وجود کثرت ایشان و بود آنحضرت که تکلم میکرد بر خاطر اہل مجلس و مزاحمت میکرد ایشان را بکشف
و بود وقتیکه ایستادی بالای کرسی می ایستادند مردم از جهت بزرگی وے وقتیکه می گفت خاموش
شوید خاموش می شدند تا آنکه شنیده نمی شد از ایشان جز نفسهای ایشان از جهت ہیبت داشتن
مر او را و بودند مردم که می نهادند دستها خود را در مجلس وی پس واقع میشد بر مردانے که میان ایشان بودند
و در می یافتند ایشان را بلمس و نمی دیدند ایشان را و می شنیدند وقت کلام آن حضرت رضی الله عنه در فضا
آواز و بود وی رضی الله عنه میگفت بر کرسی ای غلام مباد نشستن تو از من نزد نشستن من اینجا ولایت این
جا است درجات این جا است ای خریدار تو به بسم الله پیش آ. ای خریدار عفو بسم الله پیش آ. ای خریدار

اخلاص بسم اللہ پیش آبیا مرا در ہفتہ یکبار یا در ہر ماہ یا در ہر سال یا در عمر تو یکبار دیگر ہزار ہزار چیزای غلام مسافرت کن ہزار سال تا بشنوی از من یک کلمہ وقتیکہ در آئی تو این جا پس بخش از خود دیدن عمل خود را و زہد خود را و ورع خود را و احوال خود را امابگیر چیزی را کہ نزد من است برائے تو حاضر میشوند مجلس مرا لطائف ملک و خواص او و اولیاء و غیبیان و می آموزند از من تواضع را برای جناب منزّہ و نیست ہیچ پیغمبری کہ پیدا کردہ است او را حق تعالیٰ و نہ ولی مگر آنکہ حاضر شود مجلس مرا احیاء باجساد خود و اموات بارواح خود و روایت کردہ اند مشائخ از شیخ قدوۃ ابی سعید قیلوی کہ میگفت دیدم رسول خدا را صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم و دیگر جملہ انبیاء صلواۃ اللہ علیہم در مجلس وی بارہا و بدرستی و راستی سیّد مشرف میگرداند بندہ خود را و بدرستی ارواح انبیاء جولان میکنند در آسمان و زمین ہمچو جولان باد ہا در آفاق و دیدم فرشتگان را کہ حاضر میشوند طوائف بعد طوائف و دیدم رجال غیب را و جان را کہ بہ یکدگر سبقت میکنند بسوی مجلس او و دیدم ابو العباس خضر را علیہ السّلام کہ بسیار میکند حضور خود را پس سوال کردم او را پس گفت ہر کہ خواہد فلاح را پس بروی باید ملازمت ایں مجلس +

یعنی امام حضرت ابو بکر عبد العزیز بن شیخ سیّد عبد القادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے شیخ قدوہ ابو الحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب آپ کے والد ماجد حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کرسی پر چڑھ کر بیٹھتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتے تو روئے زمین کے جملہ اولیاء اللہ حاضر و غائب سب خاموش ہوجاتے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ تین بار اس کلمے کا تکرار کرتے تھے اور پھر خاموش ہوجاتے تھے۔ بالتحقیق آپؓ کی مجلس مبارک میں اولیاء و ملائکہ کا ازدحام ہوتا تھا اور جو لوگ نظر نہیں آتے تھے وہ مجلس میں اُن سے زیادہ ہوتے تھے جو نظر آتے تھے۔ بلا ریب حاضرانِ مجلس پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی تھی +

اور شیخ ابو زکریا یحییٰ بن نصر بن معد بغدادی مشہور بصحرائیؒ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ جنوں کو افسوں کے ذریعہ بلایا۔ وہ اپنی قدیمی عادت کے برخلاف دیر کرکے آئے اور کہا کہ اس وقت ہم کو نہ بلایا کرو جب حضرت سیّد شیخ عبد القادرؓ وعظ میں مشغول ہوں۔ میں نے کہا کیوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے ہر ایک آپؓ کی مجلس وعظ میں جاتا ہے اور ہمارا انبوہ بہ نسبت آدمیوں کے زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہم میں سے بہت سے طائفوں نے اُن کے روبرو توبہ کی ہے اور اسلام لائے ہیں +

اور ابو حفص عمر بن حسین طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے ایک دفعہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادرؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمر میری مجلس سے دُور نہ ہو کیونکہ اس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں۔ اُس شخص کے

حال پر افسوس ہے جس سے ایسی نعمت فوت ہو جاوے۔ راوی مذکور بیان کرتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد مجلس میں اتفاقیہ نیند نے مجھے مغلوب کیا تو دیکھا کہ سبز اور سُرخ خلقتیں اہلِ مجلس پر آسمانوں سے نازل ہو رہی ہیں۔ پس میں نے ترساں و لرزاں اپنی آنکھ کھولی اور چاہا کہ لوگوں کو اس حال سے آگاہ کر دوں۔ اُسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے آواز دی اور فرمایا کیا چاہتا ہے۔ خاموش رہو سہ

شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ +

اور یہی شیخ ابو حفص علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپؓ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا اور آپ کے رُوبرُو ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس وقت میں نے ایک قندیلِ نُور کیطرح ایک چیز دیکھی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور آپؓ کے دہنِ مبارک تک قریب ہو کر واپس آسمان کو چلی جاتی ہے۔ میں نے یہ معاملہ چھ بار دیکھا۔ پس تعجب کی زیادتی کی وجہ سے میں صبر نہ کر سکا اور چاہا کہ لوگوں کو یہ معاملہ بیان کر دوں۔ آپؓ نے میرے دل کا خیال معلوم کر کے اِرشاد فرمایا۔ بیٹھ جا۔ مجالس کے اسرارات امانت ہوتے ہیں۔ پھر میں بیٹھ گیا اور آپ کی زندگی مبارک میں یہ راز فاش نہ کیا +

حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی موصلی رحمہ اللہ تعالےٰ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا۔ فرماتے تھے کہ حضرت شیخ محی الدین سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اوّل مجلس میں گوناگون علوم کے متعلق کلام فرماتے تھے اور جب کُرسی مبارک پر بیٹھتے تھے تو نہ ناک صاف کرتے تھے اور نہ تھوکتے تھے اور نہ کھنگھورتے تھے۔ اور آخر مجلس میں فرماتے تھے قال ختم اب حال کا دَور دورہ ہے۔ پس اتنا فرمانے سے حاضرین پر شدید اضطراب پیدا ہو جاتا اور اُن پر حال و وجد طاری ہو جاتا۔ اور یہ آپؓ کی کرامت تھی کہ دُور کے لوگ اسی طرح آپؓ کی آواز مبارک سُنتے جسطرح نزدیک کے لوگ۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنی کشف سے اہلِ مجلس کے خواطر کے مطابق کلام و نصیحت فرماتے تھے۔ جسوقت آپؓ کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوتے تو حاضرینِ مجلس بھی آپ کے ادب کی خاطر کھڑے ہو جاتے اور جسوقت آپؓ فرماتے خاموش ہو جاؤ سب لوگ خاموش ہو جاتے اور آپ کی ہیبت سے صرف اُن کے سانسوں کی آواز باقی رہ جاتی۔ اور مجلس میں لوگوں کے ہاتھ ایسی خلقت پر پڑتے تھے جو اُن کے درمیان ہوتے تھے اور لمس سے معلوم ہوتے تھے لیکن نظر نہیں آتے تھے۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام مبارک کے دوران میں اوپر کی فضا سے آوازیں سُنی جاتی تھیں۔ اور آپؓ کُرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے۔

اے لڑکے! میرے پاس بیٹھنے کے سوا کسی اور جگہ مت بیٹھ۔ یہاں ولایت تقسیم ہوتی ہے۔ یہاں درجات تقسیم ہوتے ہیں۔ اے توبہ کے خریدار بسم اللہ میرے پاس آ۔ اے خریدارِ عفو بسم اللہ سامنے آ۔ اے

خریدار اخلاص بسم اللہ آگئے آ۔ میرے پاس ہفتہ میں ایک دفعہ آ۔ یا ہر ماہ میں ایک دفعہ یا کم از کم سال میں ایکدفعہ ضرور آ۔ نہیں تو ساری عمر میں ایک بار ضرور آجا اور میرے خزائن سے ہزار ہزار انعامات لے جا۔ اے لڑکے ہزار سال سفر کر تاکہ مجھ سے ایک کلمہ ہی سن سکے۔ جب میرے پاس آئے تو اپنے اعمال اپنا زہد اپنا تقویٰ اور اپنے احوال ترک کرکے آ اور اپنا حصہ مجھ سے لے جا۔ میرے پاس اولیاء مستور و اولیاء خواص و رجال الغیب حاضر ہوتے ہیں اور مجھ سے ربّ تعالےٰ کی بارگاہ کے آداب سیکھتے ہیں۔ کوئی نبی اور ولی جو حقتعالیٰ نے پیدا کیا ہو ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے اجساد کیساتھ اور وصال شدہ اپنے ارواح کیساتھ +

مشائخ کرام شیخ قدوۃ ابوسعید قیلوی قدس سرہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں کئی مرتبہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم و دیگر جملہ انبیا صلواۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے۔ بلیشک حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے اس غلام کو زیارت سے مشرف کراتے ہیں اور بے شک انبیاء علیہم السّلام کی ارواح آسمان و زمین میں اس طرح جولان کرتی ہیں جسطرح عالم میں ہوائیں۔ اور میں نے ملائکہ علیہم السّلام کو دیکھا ہے کہ وہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں جوق در جوق آتے ہیں۔ اور میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپؓ کی مجلس مبارک میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ اور میں نے ابو العباس حضرت خضر علیہ السّلام کو آپؓ کی حضوری میں بہت ہی دیکھا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اِس بارگاہ عالیہ کی ملازمت اختیار کرے +

اور صا۵۱ پر فرمایا در روایت کردہ شدہ است کہ مُردند دران روز ہفت کس از مردان و گفت وی رضی اللہ عنہ روزی کلام من بر مردانی است کہ حاضر می شوند مجلس مرا از ورای کوہ قاف قدم ہا ایشان در ہواست و دلہای ایشان در حضرت قدس نزدیک است کہ کلاہ ہا ایشان و طاقیہای ایشان بسوزد از شدت شوقِ ایشان سوی پروردگار خود عزّ وجل و بود پسرِ وی رضی اللہ عنہ سیّد عبد الرزّاقؓ درآن وقت نشستہ بر منبر زیر پای پدرِ خود بر داشت سر خود را بسوی ہوا پس دید ساعتے پستر بیہوش افتادہ و سوخت طاقی او و جامہ او پس فرود آمد شیخ و کشت آتش را و گفت تو نیز ای عبد الرزّاقؓ از ایشانے پس پرسیدہ شد سیّد عبدؓ الرزاق از آنچہ بیہوش گردانید اورا پس گفت چون نظر کردم بسوی ہوا دیدم مردان را ایستادہ سرفرو انگندہ شنوندہ مر کلام اورا و بہ تحقیق پُر کردہ اند افق را و در لباس ایشان و جامہای ایشان آتش است بعضے از ایشان صیحہ می زنند و بعضے می افتند در زمین مجلس و بعضے می لرزند در جای خود +

یعنی اور مروی ہے کہ اُس روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں سات آدمی جان بحق ہوئے۔ اور ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا کلام اُن شخصوں کیلئے ہے جو میری مجلس میں کوہ قاف کی

پرلی طرف سے حاضر ہوتے ہیں۔ اُن کے قدم ہوا میں ہیں اور اُن کے دل حضرت قدس ہیں۔ عنقریب ہے کہ اُن کے کلاہ داُن کے طاقیہ اپنے ربّ تعالےٰ کے عشق میں جل جاویں۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ منبر کے پائے کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر آسمان کیطرف ہوا میں دیکھا تو بے ہوش ہو گئے اور سر کا طاقیہ اور پیراہن جل اٹھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ منبر مبارک سے اترے اور آگ بجھائی اور فرمایا اے عبد الرزاق تو بھی اُن سے ہے۔ پس حضرت سید عبد الرزاق صاحب رضی اللہ عنہ سے بیہوش ہو جانے کا سبب پوچھا گیا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ جب میں نے ہوا میں دیکھا تو مجھے مردانِ غیب سر جھکائے ہوئے نظر آئے جو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام مبارک کو سن رہے تھے۔ اور تمام خلا اُن کی کثرت سے بھرا ہوا تھا۔ اور اُن کے کپڑے جل رہے تھے۔ بعض اُن میں سے نعرہ مار کر ہوا میں اُڑ جاتے تھے اور بعضے زمین پر گر جاتے تھے اور بعض اُسی جگہ ہوا میں وجد کرتے تھے +

اور صہ ۵۶ پر فرمایا (پر شدن مجلس حضرت غوث رضی اللہ عنہ از پرندہائی سبز و پارہ شدن پرندہ عجیب الخلقتہ) و تکلم کرد وی رضی اللہ عنہ روزی در مجلس خود پس درآمد بعضے مردم را سستی و کسل پس گفت اگر میخواست خدا کہ بفرستد پرندہا سبز را کہ بشنوند کلام مرا ہر آئینہ میکرد آن را پس تمام نشد کلام شریف وی تا آنکہ پر شد مجلس بہ پرندہا سبز کہ می بینند آنرا ہر کہ حاضر است و گفت روزی دیگر ہمچنین پس آمد پرندہ سبز خوش صورت و درآمد در آستین وی و بیرون نیامد و گذشت روزی دیگر مجلس او پرندہ عجیب الخلقتہ پس مشغول شدند مردم بنظر کردن بسوی وی پس گفت وی رضی اللہ عنہ اگر میخواستم کہ گویم مر این پرندہ را بمیرد و پارہ پارہ شو ہر آئینہ می مرد پس تمام نشد کلام او تا آنکہ افتاد آن طائر بر زمین مجلس پارہ پارہ +

یعنی ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنی مجلس شریف میں کلام فرما رہے تھے کہ بعض لوگ سست نظر آئے۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ربّ تعالیٰ چاہے تو میری کلام سننے کیلئے سبز پرندے بھیج دے اور وہ ضرور ایسا کرے گا۔ آپؓ ابھی اتنی کلام فرما ہی رہے تھے کہ آپ کی مجلس شریف سبز پرندوں سے پُر ہو گئی اور حاضرینِ مجلس نے اُن کو دیکھا۔ آپؓ نے دوسرے روز بھی ایسا ہی فرمایا اور ایک خوشنما سبز پرندہ آیا اور آپؓ کی آستین مبارک میں داخل ہو گیا اور پھر باہر نہ نکلا۔ اور اُس سے اگلے دن ایک عجیب قسم کا پرندہ آپؓ کی مجلس شریف میں آ گیا اور لوگ اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں اور کہوں کہ یہ پرندہ مر جائے اور پارہ پارہ ہو جائے تو یہ ضرور مر جائے گا۔ آپؓ نے ابھی کلام مبارک ختم نہیں فرمائی تھی کہ وہ پرندہ زمین پر پارہ پارہ ہو کر گر پڑا +

اور صہ ۵۹ پر فرمایا (بود کہ می نوشتند در مجلس او چار صد محبرہ و بود بسیار کہ گام می زد در ہوا در مجلس

خود بر سر مردم گامہا پستر بر میگشت بسوی کرسی +

یعنی آپؓ کی مجلس مبارک میں چارسو علماء آپؓ کی کلام مبارک لکھا کرتے تھے اور بسا اوقات مجلس کی حالت میں آپؓ ہوا پر چند قدم اُڑ کر پھر کرسی پر آ بیٹھا کرتے تھے +

اور صفہ ۵۹ پر فرمایا (از ہوا گرفتہ آوردن آن حضرت رضی اللہ عنہ حضرت خضر علیہ السلام را) روایت کردہ شدہ است کہ وی رضی اللہ عنہ تکلم میکرد روزے پس گام زد در ہوا چند خطوہ و گفت بایست اے اسرائیلی وبشنو کلام محمدی را پستر رجوع کرد و بازگشت بجائے خود پس گفتہ شد مراو را کہ چیست آن گفت گذشت ابوالعباس خضر بر مجلس ما شتاب پس گام زدم بسوی او و گفتم مراو را آنچہ شنیدید شما و امثال این حکایت بسیار آمدہ +

یعنی منقول ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلام فرما رہے تھے کہ آپ نے اُڑ کر ہوا میں چند قدم رکھے اور فرمایا اے اسرائیلی! ٹھہر اور محمدی کا کلام سن۔ اُس کے بعد آپ واپس اپنی جگہہ پر لوٹ آئے۔ لوگوں نے آپ سے اس معاملہ کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ابوالعباس خضر جلدی سے گذر رہا تھا پس میں نے اُس کو ہوا میں پکڑا اور اُس کے ساتھ کلام کیا جو تم لوگوں نے سنا ہے۔ اس طرح کی بہت حکایات آپ کے متعلق بیان کی گئی ہیں ■

اور صفہ ۶۱ پر فرمایا (سخنہا فرمودن حضرت غوث رضی اللہ عنہ از مراتب خود) پستر گفت کہ منم کہ شمشیر من برہنہ است و کمان من زہ کردہ شدہ است و پیکان من سوفار کردہ شدہ است و تیر ہای من رسیدہ است و اسپ من زین کردہ شدہ ■ است نیزہ من رسانیدہ شدہ است من آتش خدا ام افروختہ شدہ من سلب کنندہ احوال ام من دریا ام کہ نیست ساحل مراو را من متکلم ام در غیر خود و گفت رضی اللہ عنہ من نگاہ داشتہ شدہ ام من ملاحظہ کردہ شدہ ام ای روزہ داران ای شب بیداران ای اہل جبال ریزہ ریزہ و لپیت کردہ شدہ باد کوہ شما ای اہل صوامع انداختہ باد صومعہائے شما قبول کنید امر را کہ از خدا است نیست امر مگر از خدای ای اختران راہ یا رجال یا ابطال یا ابدال یا اطفال بیائید و بگیرید از بحری کہ نیست ساحل مراو را و سوگند بعزت پروردگار کہ نیک بختان و بد بختان عرض کردہ میشوند بر من بدرستی اصل چشم من در لوح محفوظ است من غوطہ زنندہ ام در دریائے علم خدا و مشاہدہ او و من حجت خدا ام بر شما و من نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام و وارث وی در زمین و گفت رضی اللہ عنہ آدمیان مر ایشان را مشائخ اند و جن مر ایشان را مشائخ اند و فرشتگان مر ایشان را مشائخ اند و من شیخ الکل ام گفت وی رضی اللہ عنہ در مرض موت خود مر اولاد خود را میان من و میان شما و میان خلق ہمہ دوری چنین است کہ میان آسمان و زمین است پس قیاس نکنید مرا ہیچ یکے و

قیاس نکنید ہیچ یکے را بر من وگفت من ورائی امور غلق ام من ورائی عقول ایشانم ای اہل ارض شرق و غرب ای اہل آسمان گفتہ است خدائے تعالی میدانم چیزی کہ نمیدانید شما من از آن جملہ ام کہ نمیدانید شما گفتہ میشود برائے من میان شب و روز ہفتاد بار و من اختیار کردہ ام ترا تا ساختہ شوی پیش چشم من گفتہ میشود مرا یا عبداللطیف بحق من بر تو بخور و بحق من بنوش و بحق من بر تو تکلم کن و امن دادم ترا از زر و گفت وی رضی اللہ عنہ وقتیکہ تکلم کنم من بکلامی بخدا سوگند کہ بگوئید راست میگوئی تکلم نمی کنم من مگر از یقین کہ نیست در وی شک گویا گردانیدہ میشوم من پس میگویم و دادہ می شوم من پس تفریق و تقسیم می کنم من و امر کردہ می شوم پس می کنم و عہد بر کسے است کہ امر کردہ است مرا و تکذیب کردن شما مرا زہر ساعت است مر دینہای شما را و سبب است مر ذہاب دنیای شما و آخرت شما را من کشنیدہ ام و می ترساند شما را خدای تعالی ذات خود را و اگر نمی بود لگام شریعت بر زبان من ہر آئینہ خبر می دادم شما را بچیزیکہ میخورید و می نہید در خانہای خود و اگر نمی بود لگام شریعت بر زبان من ہر آئینہ نطق میکرد صاع یوسف ہر خبر یکہ در واست لیکن علم پناہ جوئید است بداماں عالم و ظاہر نمیکند پوشیدہ او را و گفت من میدانم خبر یکہ در ظاہر شما است و باطن شما است و شما مانند شیشہ اید در نظر من وگفت وی رضی اللہ عنہ ہمہ مردان خدا وقتیکہ رسیدند بسوی قدر نگاہداشتند خود را مگر من رسیدم بقدر و کشادہ شد مرا در وے روزنی پس در آوردہ شدم من دران سوراخ پس نزاع کردم اقدار حق را بحق برائے حق در حق پس مرد آنست کہ منازع باشد مر قدر را نہ موافق وگفت وی رضی اللہ عنہ سوال کن منکر و نکیر را وقتیکہ بیایند ترا در قبر خبر دہند ترا از من +

یعنی پھر فرمایا کہ میری وہ ہستی ہے کہ تلوار میری برہنہ ہے اور میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہُوا ہے۔ میرے تیر صائب ہیں۔ میرا گھوڑا زین کسا ہُوا ہے۔ میرا نیزہ بے خطا ہے۔ میں خدا کی روشن جلتی ہُوئی آگ ہُوں۔ میں حالات کا سلب کرنے والا ہُوں۔ میں ایک ایسا سمندر ہُوں کہ جسکا کنارہ نہیں میں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہُوں۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں محفوظ ہوں اور میں محفوظ ہوں۔ اے روزہ داران! اے شب بیداران! اے پہاڑ کے رہنے والو! تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اے گرجو والو! تمہارے گرجے گر پڑیں۔ تم خدا کے حکم کو قبول کرو۔ یہ میرا امر اللہ تعالے کا امر ہے۔ اے راستہ تیانے والو! اے مردو۔ اے بہادرو۔ اے ابدالو۔ اے بچو! آؤ اور لو اُس سمندر سے جس کا کنارہ کوئی نہیں۔ اور مجھے خدا کی عزت کی قسم ہے کہ نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ بیشک میری آنکھ لوح محفوظ کا معائنہ کرتی ہے۔ میں خدا کے علم اور اُس کے مشاہدہ میں غوطہ لگانے والا ہوں۔ میں تم سب پر خداوند تعالے کی حجت ہُوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور وارث ہوں +

اور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہیں میں کُل کا شیخ ہوں +

آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مرضِ موت میں اپنی اولاد پاک کو فرمایا۔ مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دُوری ہے جیسے کہ آسمان وزمین میں۔ مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔

اور فرمایا میں خلق کے امور سے وراء ہوں اور اُن کے عقول سے وراء ہوں۔ اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے آسمان والو! ربّ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں اُن میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے (یعنی یہ آیہ کریمہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے) مجھ کو رات دِن میں ستر دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لئے پسند کیا تاکہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبد القادر تم کو میرے حق کی قسم ہے کھاؤ۔ میرے حق کی قسم ہے پیو۔ میرے حق کی قسم ہے کلام کرو۔ میں نے تجھ کو رَدّ ہونے سے محفوظ رکھا +

اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب میں تمہارے سامنے کلام کروں تو خدا کی قسم صَدَقْتَ کہا کرو کیونکہ میں ایسی سچی بات کہتا ہوں جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب مجھ سے کہلاتے ہیں تو میں کہتا ہوں۔ اور مجھے دیتے ہیں تو میں تقسیم کرتا ہوں۔ اور جب فرماتے ہیں تو کرتا ہوں۔ ذمّہ داری اس پر ہے جس نے امر کیا ہے۔ میری باتوں کو جھٹلانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل ہے۔ اور دنیا وآخرت کے کھوئے جانے کا سبب ہے۔ میں سیاف اور قتال ہوں اور رب تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتے ہیں۔ اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تم کو خبر دیتا جو چیز تم کھاتے ہو اور جو گھروں میں رکھتے ہو۔ اور اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو صاع یوسف علیہ السلام کیطرح ہر خبر بیان کر دیتا لیکن علم دامان عالم سے پناہ لیتا ہے اور پوشیدہ اسرارات کو ظاہر نہیں کرتا۔ میں تمہارے ظاہر اور باطن کو دیکھتا ہوں اور تم میرے نزدیک بمنزلہ شیشوں کے ہو +

اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمام مردانِ خدا جب قضاء وقدر تک پہنچتے ہیں تو رُک جاتے ہیں لیکن جب میں قضاء وقدر تک پہنچتا ہوں تو میرے لئے ایک دریچہ کھول دیتے ہیں اور میں اُس میں داخل ہو جاتا ہوں۔ اور میں حق کیلئے حق کیساتھ حق کی تقدیر دل کے ساتھ جھگڑتا ہوں۔ پس مرد وہ ہے کہ جو تقدیر سے جھگڑے نہ وہ جو اُس کے موافق ہو +

اور فرمایا جب منکر ونکیر تیرے پاس قبر میں آئیں گے اُن سے میرے متعلق سوال کرنا۔ وہ تجھ کو میری خبر دیں گے +

اور صفحہ ۶۵ پر فرمایا (ذکر بعضے خوارق) بعضے خوارق وے و کرامات وی رضی اللہ عنہ بتحقیق گذشت کہ خوارق و کرامات او بے نہایت است ممکن نیست استقصای او و لیکن ذکر میکند قدرے قلیل را ازان تا نمونہ باشد پس قلیل دلالت میکنیم بر کثیر و بس است درینباب قول امام عبداللہ یافعی کہ گفت کرامات بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق مابلغت مثلہا من احد من شیوخ الآفاق و روایت کردہ شدہ است کہ پرسیدہ شد از وے رضی اللہ عنہ از کی باز شناختی تو کہ ولی خدای گفت بودم من دہ سالہ بیرون می آمد از سرائے خود پس میرفتم بسوئے مکتب پس نظر میکردم فرشتگان را کہ مشی میکنند گرد من پس میرسیدم بمکتب و می شنیدم فرشتہہا را کہ میگویند مر صبیان را جا دہید مر ولی خدا را تا بنشیند پس گذشت بما روزے مردی کہ نمی شناختم من او را پیش ازین پس شنیدم فرشتگان را کہ میگویند این را پس گفت آن مرد مریکے از ایشان را چیست این صبی گفتند ملائکہ این صبی ہست او را شان عظیم دادہ میشود پس منع کردہ می شود و تمکین دادہ میشود پس محجوب گردانیدہ نمی شود و نزدیک گردانیدہ میشود و مکر کردہ نمی شود بوے پس تر شناختم آن مرد را بعد از چہل سال پس ناگاہ آنمرد از ابدال آنوقت بود و روایت کرد شیخ قدوۃ ابو عبداللہ محمد بن قائد آوانی گفت بودم من نزد شیخ عبدالقادر جیلانی پس سوال کرد او را سائل بر چہ چیز بر پا ماندہ است امر تو گفت بر صدق و دروغ نگفتم ہرگز و نہ وقتیکہ بودم در مکتب پستر گفت وے رضی اللہ عنہ بودم من صغیر در شہر خود پس نزول آوردم بسوئے سواد شہر روز عرفہ پس او فتادم در پے گاوان گشت و بازی کردم پس نگاہ کرد بسوے من گاوے و گفت یا سید عبدالقادر نہ برائے این پیدا کردہ شدہ و نہ با این امر کردہ شدہ تو پس گفتم ترسان بسوے سرائے خود و بر بالا بر آمدم بسوی بام خانہ پس دیدم مردم را واقف بعرفات پس آمدم بسوئے مادر و طلب اذن کردم بسیر بغداد و مشغول شدم بعلم و زیارت صالحان و گفت وی رضی اللہ عنہ بودم من صغیر در بلاد اہل خود ہر گاہ کہ قصد میکردم کہ بازی کنم با خوردان می شنیدم گوئندہ را کہ میگوید بسوئے من آ اے مبارک پس من میگریختم ترسان و می انداختم خود را در کنار مادر خود و بدرستی ہر آئینہ می شنوم من الآن این را در خلوت خود گفت و بودم جوان در سیاحت خود کہ گفتہ میشد مرا یا عبد القادر ساختہ ام و پیدا کردہ ام ترا برائے نفس خود و بتحقیق بود وے رضی اللہ عنہ خبر میداد از غیوب آنچہ واقع میشد بعد سی سال تا چہل پس زیادہ و تصرف میکرد در طالب در ساعت بچیزی کہ کشف کردہ میشد مر او را از بطائن ملک و الملکوت و بتحقیق بود ماہہا و سالہا کہ می آمدند بر وے و خبر میدادند او بچیزی کہ واقع میشود در آنہا +

یعنی عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات و خوارق بالتحقیق بے نہایت ہیں۔ اُن سب کا حیطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ لیکن میں اُن میں سے قدرے قلیل کا بطور نمونہ ذکر کرتا ہوں تاکہ

قلیل کثیر پر دلالت کرے۔ اِس باب کے متعلق امام عبد اللہ یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کافی ہے۔ فرمایا کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور معلوم بالاتفاق کہ شیوخ الآفاق میں سے کسی ہستی کی اِس قدر کرامات نہیں ۔

اور روایت ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے آپؓ سے عرض کیا کہ آپ کو اپنا ولی اللہ ہونا کب سے معلوم ہُوا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میری عمر دس سال کی تھی۔ مَیں جب گھر سے نکل کر مکتب کو جاتا تو اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلتے ہوئے دیکھتا اور جب مَیں مکتب میں پہنچتا تو فرشتوں کو بچوں کو یہ کہتے ہُوئے سُنتا۔ اُٹھو اور خدا کے ولی کو جگہ دو تاکہ بیٹھ جائے۔ پس ایک دن ایک آدمی ہمارے پاس سے گزرا جس کو میں آگے نہ جانتا تھا۔ مَیں نے اُس دن وہی الفاظ فرشتوں کے مکتب میں سُنے۔ اُس مرد نے یہ الفاظ سُن کر فرشتوں سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے۔ ملائکہ نے جواب دیا کہ یہ لڑکا عظیم الشان ہوگا۔ اس کا مقام مقام ناز ہوگا۔ ہر بات اس کی مانی جائے گی۔ مقام تمکین عطا کیا جائیگا۔ مقرب کیا جائے گا اور کبھی محجوب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ مکر نہ کیا جائیگا۔ چالیس سال کے بعد مَیں نے اُس مرد کو شناخت کیا کہ وُہ اُس وقت کا ایک ابدال تھا۔

شیخ قدوہ ابو عبد اللہ محمدؒ بن قائد آوانی سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مَیں عالی جناب حضرت غوث الاعظم پاک شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ کی عظمت و بزرگی کا دار و مدار کس چیز پر ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا راست گوئی پر۔ مَیں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حتیٰ کہ جب میں مکتب میں پڑھتا تھا جب بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا ۔

پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَیں اپنے شہر میں ابھی لڑکپن میں ہی تھا کہ عرفہ کے دن مَیں شہر کے باہر نکلا۔ اور گاواں کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور مَیں اُن سے کھیل رہا تھا۔ کہ ایک گائے نے مڑ کر میری طرف مُنہ کیا اور کہا: یا سیّد عبد القادرؒ! نہ آپ اسواسطے پیدا کئے گئے ہیں اور نہ آپ کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے اُس وقت میں ڈر گیا اور واپس آکر گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور حاجیوں کو عرفات میں کھڑے ہوئے پایا۔ تب اپنی والدہ ماجدہ سے بغداد شریف جائیگا اذن طلب کیا تاکہ مَیں تحصیلِ علم میں مشغول ہوں اور خدا کے نیک بندوں کی زیارت کروں ۔

اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں اوائل عمر میں اپنے شہر میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا تو غیب سے ایک آواز آیا کرتی تھی۔ اے مبارک میری طرف آ۔ پس مَیں ڈر کر دوڑتا اور اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں آگرتا تھا۔ اور تحقیق اب بھی اسی آواز کو مَیں خلوت میں سنتا ہُوں۔ اور نیز یہ بھی فرمایا کہ ایّام جوانی میں جب میں سیاحت کرنے لگتا تو مجھے کہا جاتا اے عبد القادرؒ! مَیں نے تمہیں اپنی ذات کی خاطر بنایا ہے اور پیدا کیا

ہے ۔ اور بالتحقیق آنحضرت رضی اللہ عنہ غیب کی خبریں دیا کرتے تھے جن کا ظہور تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت کے بعد ہوا کرتا تھا ۔ اور آپؓ طالب خدا پر اس طرح تصرف فرماتے تھے کہ ایک ساعت میں ملک و ملکوت کے بطائن اس پر منکشف ہو جاتے تھے ۔ اور بالتحقیق ہر نیا ماہ و ہر نیا سال جناب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا اور اپنے ہونے والے واقعات کی خبر دیتا تھا ۔

اور صفحہ ۸۴ پر فرمایا (قصہ گم گشتن احوال شیخ ابوبکر بسبب غضب آنحضرت و باز بحال آمدن حالش زیادت از سابق) روایت کردہ اند مشائخ آخر ایشان شیخ ابو سعود حریمی است و شیخ علی ابن ادریس یعقوبی است و شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی است گفتند بود شیخ عباد و شیخ ابوبکر بن حمامی خداوند احوال شیعہ و بود شیخ محی الدین عبد القادرؓ جیلی میگفت ابوبکر را یا ابابکر شریعت مطہرہ شکایت میکند از تو بسوی من و بود آنحضرت کہ نہی میکرد او را از چند امر و باز نمی آمد پس در آمد شیخؓ بجانب جامع رصافہ پس یافت ابوبکر را در اں مسجد پس زد دست خود بر سینہ وی و گفت بکش ابابکر را و بیرون آر از بغداد پس گم کرد جمیع احوال و معاملات خود را پوشیدہ شد از وی جمیع حالات وی و بیرون آمد بسوی عراق و بود ہر گاہ می آمد بسوی بغداد و قصد میکرد بدر آمدن آن می افتاد بر روی خود و اگر بر می داشت کسے او را تا در آید بغداد را ہر دو می افتادند و آمد مادر ابوبکر گریہ کنندہ بسوی شیخ ذکر میکرد شوق خود را بسوی ولد خود و شکایت میکند عجز را از رفتن بسوی وی پس سر فرو افگند ویؓ لپستر گفت تحقیق اذن دادیم او را کہ بیاید از عراق بسوی بغداد و کلام کند ترا ز چاہی کہ در خانۂ تست گفتند مشائخ پس می بر آمد در ہر ہفتہ یکبار از عراق بسوی سرای در خود بزیر زمین لپستر فرستاد شیخ عدی بن مسافر قضیب البان را بسوی شیخ رضی اللہ عنہم پس شفاعت میکرد نزد وی در حق ابوبکر پس وعدہ کرد او را در وی بخیر و بود میان مظفر جمال و ابی بکر آزرم و دوستی پس دید مظفر در واقع رب العزۃ سبحانہٗ و تعالیٰ پس گفت حق تعالیٰ مرا و را ای بندۂ من آرزو کن بر من و بخواہ از من چیزی پس گفت ای پروردگار من آرزو میکنم رد حال برادر خود را کہ ابوبکر است بر وی پس گفت پروردگار لیکن رد کردن حال در حضرت ولی من است در دنیا و آخرت عبد القادرؓ برو بسوی او و بگو مرادرا کہ میگوید مر ترا پروردگار تو بعلامت آنکہ سوال کردی تو مرا کہ رحم کن بجود خود عام کنم بفضل خود کسی را کہ دید ▪ است ترا از مسلمانان پس کردم من و بتحقیق راضی شدم من از ابی بکر پس راضی شو تو از وی و ناگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میگوید یا مظفر بگو مر نائب مرا کہ در زمین است و وارث من شیخ عبد القادرؓ میگوید مر ترا جد تو رد کن بر ابوبکر حال او را زیرا کہ تو غضب نکردہ مگر از جہت من و اکنون تحقیق بخشیدم او را پس ہر گاہ کشادہ شدہ از مظفر واقعہ او رفت مسرور بسوی ابوبکر تا خوش حال گرداند او را پس بود کہ کشف کردہ شدہ بود جمیع چیز یکہ رفتہ بود در

واقع نکشف کردہ نشد بعد گم کردنِ حالِ خود چیزی پیش ازاں واقع شدند آن ہر دو در نصف طریق در آمدند بسوی شیخ محی الدین عبد القادرؒ پس گفت شیخ یا مظفر برسان رسالت خود را پس ذکر کردم اورا چیزی کہ واقع شد در واقع او و فراموش کردہ از و چیزی واپس یاد داد اورا شیخ ما انچہ فراموش کردہ بود بعد ازاں طلب توبہ کرد ابوبکر را از چیزی کہ مکروہ می پنداشت اورا از وی دپیوست اورا بسوی سینہ خود پس یافت فی الحال جمیع چیزی کہ گم کردہ بود باز یادت ۔

یعنی مشائخ کرام ابوسعود حریمی و علی ابن ادریس یعقوبی و شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمدؒ سہروردی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت بیان کی ہے ۔ فرمایا کہ شیخ عباد و شیخ ابوبکر بن حمامی احوالِ شیعہ رکھتے تھے حضرت شیخ محی الدین سیّد عبد القادر جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوبکر کو فرمایا کرتے تھے اے ابا بکر! شریعت مطہرہ میرے پاس تیری شکایت کرتی ہے ۔ اور آپؒ اس کو چند امور سے روکتے تھے اور وہ باز نہیں آتا تھا۔ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ جامع رصافہ میں تشریف لے گئے اور ابوبکر کو اُس مسجد میں پایا ۔ آپؒ نے اپنا دستِ مبارک اُس کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا ابوبکر کو قتل کردو اور بغداد شریف سے باہر نکال دو ۔ آپ کا اتنا فرمانے سے اُس کے جمیع احوال و معاملات سلب کر لیئے گئے اور وہ عراق کیطرف چلا گیا ۔ جب کبھی وہ بغداد شریف آنیکا قصد کرتا تو منہ کے بل گر پڑتا اور اگر کوئی دوسرا شخص اُسے اٹھا کر بغداد شریف لانے کی کوشش کرتا تو دونوں گر پڑتے ۔ والدۂ ابوبکر روتی ہوئی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنے لڑکے کی جدائی کا ذکر کیا اور اُس کے پاس جانے سے اپنے عجز کی شکایت کی ۔ آپؒ مراقب ہو گئے اور پھر فرمایا کہ ہم نے اُسے عراق سے بغداد شریف آنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ تیرے ساتھ تیرے گھر کے کنوئیں میں سے کلام کیا کرے گا ۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ پھر وہ ہفتہ میں ایک بار عراق سے بغداد شریف اپنے گھر میں زمین کے نیچے سے آیا کرتا تھا ۔ شیخ عدی بن مسافر قدس سرہٗ نے شیخ قضیب البان قدس سرہٗ کو آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں بھیجا ۔ انہوں نے ابوبکر کے حق میں شفاعت کی اور آنجنابؓ نے معافی کا وعدہ فرمایا ۔

میاں مظفر جمال اور ابوبکر کی آپس میں دوستی تھی ۔ میاں مظفر قدس سرہٗ نے خواب میں ربّ تعالیٰ کا دیدار کیا ۔ حقتعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندے! مجھ سے کوئی چیز مانگ لے ۔ عرض کیا الٰہی: میں اپنے بھائی ابوبکر کے حال کی واپسی کی درخواست کرتا ہوں ۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا ۔ حال کا واپس کرنا دنیا و آخرت میں میرے محبوب شیخ سلطان عبد القادر جیلانیؓ کے بس میں ہے ۔ اُن کی خدمت میں حاضر ہو اور میرا پیغام دے کہ ربّ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے سوال کیا تھا کہ میں اپنی بخشش خلقت پر عام کردوں اور خاص کر جس مسلمان نے آپکی زیارت کی ہو اُس پر فضلِ خاص کردوں پس میں نے آپ کی دعا منظور کی اور ابوبکر پر میں راضی ہو گیا ہوں اب

آپ بھی اس پر راضی ہو جائیں۔ ناگاہ جنابِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے مظفر! ہمارے نائب اور وارث شیخ عبد القادرؒ کو کہو کہ آپ کے جدِّ امجد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آپ میری خاطر ابوبکر سے ناراض ہوئے تھے۔ اب ابوبکر کا حال واپس کر دیں کیونکہ میں نے اُسے معاف کر دیا ہے جب مظفر خواب سے بیدار ہوا تو خوش ہو کر ابوبکر کے پاس گیا تاکہ اُس کو خوشخبری دے۔ ابوبکر نے اُس کے آنے سے پہلے بذریعہ کشف ہر چیز معلوم کر لی ہوئی تھی حالانکہ حال کے گم ہونے کے بعد اس سے پہلے اُسے کبھی کوئی چیز مکشوف نہ ہوتی تھی۔ دونوں نصف راستہ پر مل پڑے اور دونوں سلطان حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ آتے ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مظفر اپنا پیغام دے۔ اُس نے خواب کا سارا واقعہ عرض کیا لیکن کچھ چیزیں بھول گیا جو آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اُس کو یاد دلائیں۔ اُس کے بعد جنابؓ نے ابوبکر کو اُن مکروہ چیزوں سے توبہ کرائی اور اپنے سینۂ مبارک کے ساتھ لگایا۔ اور سلب کردہ حال واپس کیا بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا کیا۔

اور صفحہ ۹۲ پر فرمایا و خبر دادہ است شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن حسین موصلی و گفت آگاہ ہانید مرا پدر من گفتہ خدمت کردم شیخ محی الدین عبد القادر را سیزدہ سال و مشاہدہ کردم مرا دراں خارقات بعضی خارقات این بود کہ چون عاجز مے شدند اطبا دوای مریض را آوردہ میشد مریض را نزد وی رضی اللہ عنہ پس دعا میکرد اُورا و میگذرانید دست خود را بر شکم او پس گشت در حال پست شکم گویا کہ نبود بوی چیزی ازیں علت۔

یعنی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن حسین موصلی رحمہم اللہ تعالٰے سے روایت ہے کہا میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلطان محی الدین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی تیرہ سال خدمت کی ہے۔ اس عرصہ میں میں نے آپؓ کی بہت کرامات مشاہدہ کی ہیں۔ بہت کرامات اس طرح کی تھیں کہ جس مریض کو اطبا لا علاج کر دیتے تھے اُس مریض کو آپؓ کی بارگاہ عالیہ میں لایا جاتا۔ آپؓ دعا فرماتے اور اپنا دستِ مبارک اُس کے شکم پر پھیرتے اُسی وقت اُس کا شکم پست ہو جاتا گویا کہ اُس میں کوئی علت تھی ہی نہیں۔

اور صفحہ ۱۰۰ پر فرمایا خبر داد ابو الحسن علی بن ازدمر محمدی گفت نوشتم از شیخ امام مفتی عراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی معروف بتوحیدی از کلام او و املائے او در سنہ سیصد و سی و شش ۳۳۶ بود سیدی شیخ محی الدین عبد القادرؒ زود اشک سخت ترس بسیار ہیبت مجاب الدعوات کریم الاخلاق طیب العراق۔

یعنی ابو الحسن علیؒ بن ازدمر محمدی نے خبر دی کہا کہ میں نے شیخ امام مفتی عراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علیؒ بن محمد بن حامد بغدادی توحیدی رضی اللہ عنہم سے اُس کے کلام کو ۶۳۶ھ میں اُس کے خط سے لکھا

تھا۔ وُہ فرماتے ہیں میرے حضرت سیّد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جلد رونے والے۔ بڑے خوف کھانے والے۔ بڑی ہیبت والے۔ مقبول الدعا۔ کریم الاخلاق خوشبودار پسینہ والے تھے +

اور صفحہ ۱۰۲ پر فرمایا وخبر دادند دو عمر یکی از ان شیخ ابو القاسم عمر بزار گفتہ شد مرشیخ محی الدین عبدالقادر را اگر نام گیرد مر ترا شخصی و نگیرد دست ترا و نپوشید از تو خرقہ آیا شمار کردہ میشود او از اصحاب تو فرمود کسیکہ نسبت بسوی من و نام مرا بگیرد و اعتقاد دارد قبول کند خدائ تعالیٰ اورا و توبہ کند بروی اگرچہ باشد وے برراہ بد و وی از جملہ اصحاب من است و بدرستیکہ پروردگار من عزّ و جلّ وعدہ کردہ است مرا کہ دار دیاران مرا و اہل مذہب مرا ہر دوست دارند مرا در بہشت و بتحقیق پرسیدہ شد از وی رضی اللہ عنہ از فضل کسیکہ نسبت کردہ است بسوی وی گفت بیضہ از ما بہزار می ارزد و چوزہ را نہ قیمت است و گفت وی رضی اللہ عنہ اگر منکشف شود عورت و عیب مرید من بمغرب و من در مشرق ام ہر آئینہ می پوشم عیب اورا و گفت ویؒ دادہ شد مرا نامہ بمقدار درازی بصر و نوشتہ شدہ است در وی نامہای اصحاب و مریدان من تا روز قیامت و گفتہ شد مرا بتحقیق بخشیدہ شدند ایشان بجہت تو پرسیدم مالک راکہ خازن دوزخ است آیا ہست نزد تو از اصحاب من ہیچ یکے پس گفت وی نیست و گفتؒ سوگند خدا کہ دست من بر مرید من ہمچو آسمان بر زمین است و فرمود اگرچہ نیست مرید من جید من خود جیدم و سوگند بعزت پروردگار من و بجلال وی ہر آئینہ نمیرود قدمہای من از پیش پروردگار من تا آنکہ می بریم خود را و ایشان را بسوی بہشت +

یعنی دو اشخاص مسمّیٰ عُمر جن میں سے ایک شیخ ابو القاسم عمر بزار رحمہ اللہ ہیں نے خبر دی کہ حضرت شیخ سلطان محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آپ کا اسمِ مبارک لے لیکن آپ سے بیعت نہ کرے اور آپ سے خرقہ نہ پہنے کیا وُہ آپ کے اصحاب سے شمار کیا جائیگا۔ آپؓ نے فرمایا جو شخص میرے نام کیساتھ نسبت رکھتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے۔ رَبّ تعالےٰ اس کو قبول کرتے ہیں اور اُسکے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور وُہ میرے جُملہ اصحاب میں سے ہے۔ اور تحقیق میرے مولائے کریم نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ میرے دوستوں کو اور میرے اہلِ مذہب جو مجھے دوست رکھتے ہیں جنت عطا کرے گا۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اُس شخص کی بزرگی کی نسبت جو آپؓ کا مُرید ہو عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا میرے نیاز مندوں سے وہ نیاز مند جو ابھی وجود بشریت کے بیضہ سے باہر نہیں نکلا اور حقیقی زندگی سے متصف نہیں ہُوا ایک ہزار دوسرے لوگوں سے بہتر ہے اور جو بیضۂ وجودِ بشریت کو توڑ کر روحانی و ربّانی ہو گیاؒ وہ ایک بلند پایہ بے بہا گوہر ہے۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میرے مُرید کا پردہ اور عیب مغرب میں کھل جائے اور مَیں مشرق میں ہُوں تو ضرور بالضرور اُس کا عیب مَیں ڈھانپ دیتا ہُوں۔ اور فرمایا مجھے درازی بصر

کی مقدار کے مطابق ایک نامہ دیا گیا جس میں قیامت تک میرے اصحاب اور میرے مریدوں کے نام درج تھے اور مجھے کہا گیا کہ یہ سب لوگ آپ کی خاطر بخشے گئے ہیں۔ میں نے مالک کو جو خازن دوزخ ہے پوچھا۔ میرے اصحاب میں سے کوئی شخص آپ کے پاس ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اور فرمایا خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسا آسمان زمین پر ہے۔ اور فرمایا اگر میرا مرید کامل نہیں ہے تو میں تو کامل ہوں۔ اور مجھے رب تعالیٰ کی عزت کی قسم میں اپنے مولا تعالے کے حضور سے قدم نہ اٹھاؤں گا جب تک ان کو اپنے سمیت جنت میں نہ لے جاؤں گا۔

اور صلا۱۳۹ پر فرمایا و نقل کردہ اند جمعی از مشائخ گفتند بودیم ما ببغداد نزد شیخ قدوۃ ابی محمد وائل ابن ادریس یعقوبی پس آمد شیخ صالح ابو حفص عمر معروف تبریدہ پس گفت شیخ علی بخوان بر ایشان قصہ خواب خود را پس گفت دیدم در خواب قیامت را کہ بر پا شدہ و پیغمبران و امتہا ایشان قدوم آوردہ اند در موقف پیروی میکنند بعضی انبیاء را دو مرد و پستر اقبال کرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قدوم می آرد امت او ہمچو سیل در میان ایشان مشائخ اند و با ہر شیخی اصحاب او ست متفاوت در عدد انوار و بہجت و پیش آمد شیخی از میان مشائخ کہ با او خلق کثیر اند زیادہ بر غیر پس پرسیدم من کہ چہ کسانند ایشان پس گفتہ شد این شیخ عبد القادر و اصحاب اویند و گفت دیگر مرا از ہر طویلہ محلیست کہ مقاومت کردہ نمی شود و مرا در ہر زمین خیلی است کہ سبقت کردہ نمی شود و مرا در ہر لشکر سلطانی است کہ مخالفت کردہ نمی شود و مرا در ہر منصب خلیفہ ایست کہ عزل کردہ نمی شود۔

یعنی مشائخ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن شیخ قدوہ ابی محمد وائل بن ادریس یعقوبی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں شیخ صالح ابو حفص عمر المعروف تبریدہ قدس سرہ آپ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی خواب بیان کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور انبیاء اور ان کے ہمراہ ان کی امتیں چاروں طرف سے چلی آرہی ہیں۔ بعض انبیا کے ہمراہ دو آدمی ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لا رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ آپ کی امت دریا کی موجوں کی طرح چھائی ہوئی چلی آرہی ہے۔ انہیں میں بہت سے مشائخ ہیں۔ اور ہر ایک شیخ کے ساتھ اس کے مرید ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے حسب مراتب فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر ان مشائخ میں میں نے ایک اور بزرگ کو دیکھا جن کے ہمراہ دوسروں کی نسبت بہت ہی زیادہ خلقت تھی۔ میں نے ان کی نسبت پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ تو مجھ سے کہا گیا یہ سلطان محی الدین حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب

ہیں۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر طویلہ کے مقابل میں میرا ایک محل ہے جس کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ اور ہر زمین میں میرا ایک لشکر ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور ہر لشکر میں میرا ایک سلطان ہے جس کی کوئی مخالفت نہیں کرسکتا اور ہر منصب پر میرا ایک خلیفہ مامور ہے جس کو کوئی معزول نہیں کرسکتا +

اور صفحہ ۱۰۹ پر فرمایا (طریق دوگانہ قضا حاجت) وگفت وی و قتیکہ سوال کنید خدای تعالیٰ را پس سوال کنید او را بمن وگفت کسیکہ فریاد کند بمن در کربت دانده کشادہ شود آں کربت از وی و کسیکہ ندا کند بنام من در شدت دفع کردہ شود آں شدت از وی و کسیکہ وسیلہ جوید بمن بسوئے خدا عزوجل در حاجتی قضا کردہ شود آں حاجت برای او و کسیکہ بگذارد دو رکعت و بخواند در ہر رکعت سورہ اخلاص یازدہ بار پستر صلوٰۃ و سلام گوید بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام یاد کند رسول خدا را بعد ازاں گام بزند بسوی عراق یازدہ گام و ذکر کند اسم مرا و ذکر کند حاجت خود را پس بدرستی کہ آں حاجت قضا کردہ شود بفضل خدا و کرم وی +

یعنی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم رب تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سوال کرو۔ اور فرمایا جو کوئی تکلیف و مصیبت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے اس کی وہ تکلیف دور کردی جاتی ہے اور جو کوئی کسی سختی کے وقت میرا نام لیکر مجھے پکارتا ہے اس کی وہ سختی دفع کردی جاتی ہے۔ اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کیطرف میرا توسل کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام کے بعد جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کیجانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت مانگے تو بلاشک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی +

اور صفحہ ۱۳۰ پر فرمایا (ذکر وفات رضی اللہ عنہ) وگفت مر اولادِ خود را دور شوید اگر گرد من پس با شمام بظاہر و با غیر شما ام بباطن میان من و میان شما و میان خلق ہمہ دوری میان آسمان و زمین است و قیاس نکنید مرا بر ہیچ یکی و قیاس نکنید ہیچ یکی را بر من +

یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض موت میں اپنی اولاد پاک کو فرمایا۔ میرے پاس سے ذرا دور ہو جائیے کیونکہ بظاہر میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں اور باطن میں اور لوگوں کیساتھ ہوں۔ مجھ میں اور تم میں اور تمام خلقت میں اتنی دوری اور تفاوت ہے جتنی آسمان اور زمین میں۔ مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو +

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْراً وَاِنَّمَا
اُوْتِيَ الْاِذْنِ حَتّٰى يَعْرِفُوْنَ حَقِيْقَتِيْ

از کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اخبار الاخیار کے دیباچہ میں صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں:

بعد ازاں چنداں شعب و شجرات و فروع و ثمرات از خاتم ولایت کہ شجرہ علم و ہدایت بوی منتہی میشود بر آمدند کہ بر مثال شجرۂ طوبیٰ ہر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را بنور جمال ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیبے وافر و فیضے کامل تر برداشتند و بحکم عصمت ذاتی لوائے ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صورت را بدیگران گذاشتند۔

رباعی

نواب نبی بملک دین ایشانند — حکام ولایت یقین ایشانند

از کشتی نوح و بحر موسیٰ گوئی — مقصود و مراد حق ہمیں ایشانند

وہرگز نور ولایت از خاندان نبوت انقطاع نہ پذیرد و فلک ولایت جز باین اقطاب قرار نگیرد۔

قطعہ

ظاہر از اہل بیت نور نبی است — ہمچو در ماہ نور خورشید است

از ازل تا ابد بود ظاہر — زانکہ این نور نور جاوید است

واز میان ایشان ہر کہ خواست قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہود مقربین ساخت تا محی دین و مجدد شرع متین گردید اگرچہ جمال محمد در تمام آل محمد تابان است لیکن درین جا جمالی دیگر است و کمالی دیگر است جمال جمال محمد است و کمال کمال محمد اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

یعنی بعد ازاں خاتم ولایت (حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ) جن پر علم و ہدایت کا شجرہ منتہی ہوتا ہے سے اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات نکلے کہ اُنہوں نے شجرۂ طوبیٰ کی طرح ہر طرف ظلال کمال ڈالے اور عالم کو جمال ولایت کے نور سے منور کر دیا۔ خصوصاً آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد جنہوں نے وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی کے حکم سے سب سے نصیب وافر و فیض کامل تر حاصل کیا اور بحکم عصمت ذاتی ولایت معنوی کے علم کو کھڑا کیا اور ظاہری بادشاہی کو دوسروں کیلئے چھوڑ دیا۔ رباعی

وہ یعنی آئمہ اطہار علیہم السلام دین کے ملک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نواب ہیں اور یقین کی ولایت کے حکام وہی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا سلامت رہنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا عبور کرنا محض اسی لیے تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک کا ظہور مقصود تھا۔

اور خاندانِ نبوت سے نورِ ولایت ہرگز منقطع نہیں ہوتا۔ و فلکِ ولایت اِن اقطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ قطعہ سے اہلِ بیت سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور۔ ظاہر ہے جسطرح چاند میں سورج کا نور ہے ازل سے ابد تک اِس نورِ پاک کا ظہور رہے گا کیونکہ یہ نور نورِ جاوید ہے۔

اور اُن میں سے جس کو چاہا قطبِ اقطابِ عالم و غوثِ بنی آدم و مرجع ثقلین اور مشہودِ مقربین بنا دیا حتیٰ کہ آپؓ کا لقب محی الدین ہوا اور آپ شرع متین کے مجدد ٹھہرے۔ اگرچہ جمالِ محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام آلِ محمد میں تابان ہے لیکن اِس جگہ جمال دیگر ہے و کمال دیگر ہے۔ جمال جمالِ محمدؐ ہے و کمال کمالِ محمدؐ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۔

(ف) سبحان اللہ! حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں کیسے احسن پیرایہ میں فتویٰ دیتے ہیں "اگرچہ جمالِ محمدؐ در تمام آلِ محمدؐ تابان ست لیکن درینجا جمالی دیگر ست و کمالی دیگر ست جمال جمالِ محمدؐ ست و کمال کمالِ محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ" یعنی اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال آپ کی تمام آل میں چمک رہا ہے لیکن آپ کی ذاتِ اقدس کیلئے مرآتِ تامہ صرف حضرت محی الدین ہیں رضی اللہ عنہ۔ مُراد یہ ہے کہ آپؐ کے جُملہ کمالات صرف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس میں پائے جاتے ہیں۔ آئمہ اطہار علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کیا ہے۔ لفظ آل میں دوازدہ امام خلفائے راشدین سب شامل ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلُّ مَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقِیْ فَھُوَ اٰلِیْ (جو کوئی میرے طریقہ پر چلا وہ میری آل میں داخل ہے) و سلمان منا اھل البیت (سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ہے)۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام چونکہ حضور علیہ السلام کی اُمت میں داخل ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ (ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کیطرف رسول بناکر بھیجا ہے سبا)۔ اسلئے وہ بھی آپؐ کی آل میں داخل ہیں۔ پس محدث دہلوی قدس سرہٗ کے فتویٰ سے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت آئمہ اطہار خلفائے راشدین و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے یہ فتویٰ کس بنا پر دیا ہے "جمال جمالِ محمدؐ ست و کمال کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا جمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال ہے اور آپؓ کا کمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے تو یہ مسکین درویش عرض کرتا ہے کہ محدث کا یہ فتویٰ عین قرآن مجید کے مطابق ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ (سورہ فجر ع) یعنی قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی اور قسم ہے اُس رات کی جب رات کو چلے۔ اِن چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کیلئے اِشارہ ہے۔ احادیث معراجیہ جو مختلف کتب مثلاً مناقب غوثیہ تفریح الخاطر وغیرہ میں مندرج

ہیں میں منقول ہے کہ معراج شریف کی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ٹھہر گئے۔ اُس وقت رب تعالےٰ نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی رُوح مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیلئے بھیجا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے کندھوں مبارک پر اٹھا کر عرش معلیٰ پر پہنچا دیا۔ کتب احادیث میں مذکور ہے کہ ساتویں آسمان سے عرش معلیٰ تک حضور علیہ السلام رفرف پر سوار ہو کر پہنچے۔ رفرف نور کی سیج کو کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انا الرفرف وہ رفرف میں ہوں۔ یعنی حقیقت میں رفرف سے مراد حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کندھے مبارک ہیں اور حضور علیہ السلام آپؓ کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرش معلےٰ پر پہنچے۔ چنانچہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ اِس حدیث پاک کا اشارہ اپنی ایک مداحیہ کلام میں فرماتے ہیں۔

یا غوث معظم نورِ ہدیٰ مختار نبی مختارِ خدا سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما	یا سرکار غوث پاک (قدس سرہ) آپ کی ذاتِ اقدس ہدایت کا نور اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کے مختار اور دونوں جہان کے بادشاہ اور قطبِ اعلیٰ ہیں۔ آپ کی جلالت دیکھکر زمین و آسمان حیران ہیں
در شرع بغایت پر کاری چالاک چو جعفر طیاری بر عرش معلےٰ سیاری اسے واقفِ رازِ اَوْ اَدْنیٰ	شریعت میں حضور کو کامل دسترس حاصل ہے آپ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی طرح چالاک عرش معلیٰ پر سیر فرمانے والے ہیں اور قاب قوسین او ادنیٰ کے راز سے واقف ہیں +
چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا	جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم پاک معراج شریف کی رات آپ کے سر مبارک کا تاج بنا تو آپ کا قدم مبارک تمام جہان کے سر کا تاج ٹھہرا۔ اسی لئے جہان کے سارے قطب آپ کے درِ اقدس کے سامنے اسطرح پڑے ہوئے ہیں جیسے گداگر بادشاہ کے سامنے +
معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گر اکرام تو شد شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد دارد طلبِ تسلیم و رضا	معین الدین جو آپکے اسم مبارک کا غلام ہے آپ کے انعام و اکرام کا بھکاری ہے۔ آپ کی غلامی کا صدقہ خواجہ بن گیا ہے اور آپکی تسلیم و رضا کا طالب ہے +

الغرض جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرش معلیٰ پر پہنچے تو رب تعالیٰ نے استقبال کیا اور فرمایا وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ (قسم ہے دو کی اور قسم ہے ایک کی اور قسم ہے اُس رات کی جب رات کو چلے۔ سورہ فجر ع ۱) وَالشَّفْعِ قسم ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی اور آپؐ کے محبوب، غوث الاعظم پاکؓ کی پھر فرمایا وَالْوَتْرِ قسم ہے ایک کی یعنی رب تعالیٰ نے ہر کسی پر واضح کر دیا کہ میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب محبوب پاک محی الدین رضی اللہ عنہ کے دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے۔ مُراد یہ ہے کہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ فنا فی الرسول ہونے کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مرآتِ تامہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی صُورتِ پاک پر جلوہ نما ہیں۔ رب تعالیٰ کی مُراد یہ ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام و آئمۂ اطہار و انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیض حاصل کیا لیکن مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کَمَا حَقَّہٗ سوائے حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کسی کو حاصل نہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنے اِس کمال کا اظہار کئی بار فرماتے تھے بِقَوْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَاللّٰہِ هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدَ عَبْدُ الْقَادِرْ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبد القادر کا وجود نہیں۔ تفریح الخاطر ص۴۲)۔ صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پس ثابت ہوا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کا یہ قول مبارک "جمال جمالِ محمدؐ ست و کمال کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اِس آیہ کریمہ کے مطابق ہے +

اور ص۸ پہ فرمایا از جملہ خوارق کلام او آن بود کہ در شنیدن آن قریب و بعید یکساں بودند و بحسب قُرب و بُعدِ مکان مجلس تفاوتی ظاہر نمی شدہ +

یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام مبارک کے جُملہ خوارق میں سے ایک یہ تھی کہ اُس کے سننے میں قریب و بعید یکساں تھے۔ مجلس مبارک میں سامعین کے قریب یا بعید ہونے سے کلام مبارک کی سماعت میں کچھ فرق نہ پڑتا تھا +

(ف) قرآن مجید یا احادیث شریف سے یہ کرامت کسی صحابی کے لئے ثابت نہیں اور مشکوٰۃ شریف بَابُ الْکَرَامَاتِ میں جو حدیث شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں وارد ہُوئی ہے کہ آپؓ نے مسجد نبوی میں جمعہ کا خُطبہ پڑھتے وقت اپنی آواز مبارک نہاوند کے مقام میں ساریہ امیر لشکر کے کانوں میں پہنچائی یہ اور بات ہے۔ ہر روز مجلس میں سامعین کو قریب اور بعید مقامات پہ کلام کا یکساں پہنچانا کسی صحابی کیلئے ثابت نہیں۔ یہ امر میرے سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر شاہد ہے +

اور ص۱۱ پہ فرمایا نقل ست کہ آنحضرت فرمود کہ مدت بست و پنج سال بر قدم تجرید در صحرائی عراق و

خرابہای او می گشتم بحالتی کہ نہ ہیچ کس مرا می شناخت و نہ من کسے را طوائف رجال الغیب و بنی الجان بر من می آمدند و ایشان را طریق حق تعلیم می کردم و تا مدت چہل سال نماز فجر را بوضوء عشا می گزاردم و تا پانزدہ سال بعد از ادائے نماز عشا قرآن مجید استفتاح می نمودم و بر یکپای ایستادہ و دست در میخ دیوار زدہ تا وقت سحر ختم می کردم و از سہ روز تا چہل روز می گزشت کہ قوت نمی یافتم و خواب نمی کردم و تا یازدہ سال در برج بغداد کہ او را بجہت طول مکث من در وے برج عجمی گویند مشغول بودم۔

یعنی نقل ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پچیس سال تک تن تنہا عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں ایسی حالت میں پھرتا رہا کہ نہ میں کسی کو شناخت کرتا تھا نہ کوئی مجھے شناخت کرتا تھا رجال الغیب اور جن میرے پاس آیا کرتے تھے اور میں اُن کو طریق حق کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ چالیس سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز گزاری۔ پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا تھا اور ایک ہاتھ سے ایک میخ جو دیوار میں گڑی تھی پکڑ رکھتا تھا اور صبح تک قرآن مجید ختم کر دیتا تھا تین روز سے لیکر چالیس روز تک کھانے کی کوئی چیز نہ ملتی تھی۔ میں رات کو سوتا نہیں تھا اور گیارہ سال میں برج بغداد میں جسکو میری طویل رہائش کے باعث برج عجمی کہتے ہیں مقیم رہا۔

(ف) یہ امر میرے سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دال ہے کیونکہ صحابہ یا سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کیلئے اتنا سخت مجاہدہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے ثابت نہیں۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا تعلق تقویٰ اور اعمال صالح سے ہے لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ مکرّم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ حجرات ع ۲) وَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (جس نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ دیکھے گا۔ زلزال ع ۱)۔

اور ص۱۲ پر فرمایا و اما وعظ آنحضرت نقل ست کہ فرمود در ابتدائے کار در یقظہ و منام امور و منہی می شدم و غلبہ می کرد بر من کلام بحدی کہ بے اختیار می شدم و قدرت سکوت نداشتم و حاضر می شد در مجلس من دو سہ افراد ناس کہ من سخن می شنیدند عاقبت اجتماع و اژدحام مردم بجائی رسید کہ در مجلس جای نشست نماند در مصلی شہر میرفتم و سخن میگفتم آنجای گاہ نیز بر مردم تنگ شد کرسی بہ بیرون شہر بردند و خلائق بی شمار از پیادہ و سوار می آمدند و ماورای مجلس را گرفتہ می ایستادند تا آنکہ عدد نزدیک بہفتاد ہزار میرسید نقل ست کہ در مجلس وعظ آنحضرت چار صد نفر دوات و قلم گرفتہ می نشستند و آنچہ از وی می شنیدند املا می کردند و فرمود کہ در اول حال رسول خدا را صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مرتضیٰ را علیہ رضوان اللہ در خواب دیدم کہ امر فرمودند مرا بتکلم و انداختند در دہن من لعاب دہن و بکشادند بر من الواب سخن۔

یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے وعظ مبارک کے متعلق منقول ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ ابتداء میں مجھے یقظہ و خواب کیحالت میں امر و نہی ہوا کرتا تھا۔ اور مجھ پر کلام کا اسقدر غلبہ ہوتا تھا کہ مَیں بے اختیار ہوجاتا تھا اور سکوت کی طاقت نہ رہتی تھی۔ اور دو تین انسان میری مجلس میں حاضر ہو کر میرا کلام سنتے تھے۔ بعد میں لوگوں کا اسقدر اجتماع و اژدحام ہوتا کہ مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی اور مَیں شہر کی جامع مسجد میں جاتا اور کلام کرتا تھا۔ وُہ جگہ بھی لوگوں پر تنگ ہوگئی اور میرا تخت شہر کے باہر لایا گیا۔ بے شمار خلائق پیادہ و سوار آتی تھیں اور مجلس کے باہر گرداگرد لوگ کھڑے رہتے تھے۔ بعض اوقات ستر ہزار کا مجمع ہوجاتا تھا۔ منقول ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں چار سَو عُلماء کرام قلم دوات لے کر بیٹھتے تھے اور جو کچھ آپؓ سے سُنتے تھے تحریر کر لیتے تھے۔ نیز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اوّل حال میں مَیں نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے کلام کرنے کا حکم دیا۔ اور میرے مُنہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا۔ اُس کیوجہ سے مجھے فصاحت و بلاغت نصیب ہوگئی اور میں نے کلام کرنا شروع کر دیا +

(ف) اس میں صریح وضاحت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر کسی صحابی یا سابقہ نبی کیلئے ثابت نہیں کہ اُس کے وعظ میں ستر ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا ہو اور اُس کی کلام کے نقل کرنے پر چار صد متبحر عُلماء موجود ہوں اور نہ ہی کسی کے دہن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا ہے +

اور صلا پر فرمایا نقل ست از مشائخ کہ ہرگاہ کہ شیخ محی الدین عبد القادرؒ بکرسی بر می آید و می گوید الحمد للہ خاموش می گردد ہر ولی خدائے کہ بر رُوئے زمین ست حاضراً و غائباً و ازین جہت ست کہ این کلمہ را مکرر می گوید و در میان آن ساکت می گردد و اولیاء و ملائکہ اژدحام می کنند در مجلس او حاضر شوند و تمایند بیشتر انداز آنہا کہ بنمایند یکی از مشائخ عصر آنحضرت گوید کہ یکباری از برای احضار جن دعوت کردم و عزائم خواندم و ہیچ یکے از جنیان اجابت نہ کرد و حاضر نشد وانچہ معتاد بود از زمان دیر ترکشید حیران شدم کہ سبب این تاخیر چہ باشد چون جماعت از ایشان حاضر شدند پرسیدم کہ سبب تاخیر چہ بود گفتند کہ شیخ محی الدین عبد القادرؒ وعظ می فرمودند و ما ہمہ آنجا حاضر بودیم و بعد ازین اگر دعوت ما کنی در وقتی نکنی کہ شیخ در وعظ باشد کہ لاجرم در حضور ما تاخیری راہ خواہد یافت گفتم کہ شما نیز در مجلس وعظ او حاضر می شوید گفتند کہ اجتماع ما در مجلس او بیشتر ست از اژدحام آدمیان و طوائف کثیر از ما بر دست او اسلام آوردہ اند و انابت نمودہ اند +

یعنی مشائخ کرام سے منقول ہے کہ جب شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ تخت پر جلوہ فرما ہوتے تو

فرماتے اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ اس پر رُوئے زمین کے ولی کیا حاضر کیا غائب سب خاموش ہو جاتے اور یہی وجہ ہے کہ آپ یہ کلمہ دوبارہ کہتے تھے اور درمیان میں آپ ساکت ہو جاتے تھے۔ اولیاء و ملائکہ آپ کی مجلس مبارک میں اژدحام کرتے تھے اور حاضری دیتے تھے لیکن نظر نہیں آتے تھے۔ جو لوگ نظر آتے تھے اُن سے اُن کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمعصر مشائخ میں سے ایک کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے جنّات کی حاضری کیلئے کلام پڑھا لیکن جنّوں میں سے کسی نے دعوت قبول نہ کی اور حاضری نہ دی۔ اور حسبِ معمول جو وقت مقرر تھا اُس سے بہت دیر ہو گئی اور میں حیران ہو گیا کہ تاخیر کا کیا سبب ہے۔ جب اُن میں سے ایک جماعت حاضر ہوئی تو میں نے پوچھا کہ تاخیر کا کیا سبب تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ حضرت شیخ محی الدّین عبدالقادر رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے اور ہم سب اُس جگہ حاضر تھے۔ اور اس کے بعد اگر دعوت کریں تو اُس وقت میں نہ کریں جب جناب وعظ فرماتے ہیں ورنہ ہماری حاضری میں تاخیر ہو جایا کرے گی۔ میں نے کہا تم لوگ بھی آنحضرت کی مجلس وعظ میں حاضری دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مجمع آدمیوں کے مجمع سے زیادہ ہوتا ہے اور ہم میں سے طوائف کثیر نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے سوا کسی صحابی امام یا نبی کیلئے یہ ثابت نہیں کہ اُس نے جنّوں کو بیعت کیا ہو اور اُن کو اسلام کی تعلیم دی ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کو رب تعالےٰ نے جنّوں پر حکومت تاحینِ حیات دی تھی لیکن وُہ آپ کے دستِ مبارک پر مسلمان نہ ہوئے۔ اگر مُسلمان ہو جاتے تو حضرت سلیمان علیہ السّلام کی موت کا راز فاش ہونے پر دوڑ نہ جاتے لِقولِہٖ تعالیٰ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (پھر جب تقدیر کی ہم نے موت اُس پر نہ جتایا اُن کو اُس کا مرنا مگر گھن کے کیڑے نے جو کھاتا رہا اُس کا عصا۔ پھر جب وُہ گر پڑا معلوم کیا جنّوں نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذلّت کی تکلیف میں۔ سبا ع ۲)۔ اگر وُہ جن جو بیت المقدس کی تعمیر پر لگے ہوئے تھے مُسلمان ہوتے تو مسجد کے کام کو عذابِ مہین تصوّر نہ کرتے۔

اور صٓ۱۳ پر فرمایا نقل ست در وقتی آں حضرت بکرسی می آیدہ بانواع علوم تکلم می کرد و حاضران ہمہ از مشاہدہ ہیبت و عظمت ساکت و صامت می بودند ناگاہ درمیان کلام می فرمودند مَضَى الْقَالُ وَ عَطَفْنَا بِالْحَالِ این گفتن و در مردم اضطراب و وجد و حال در آمدن یکی در گریہ و فریاد می در آمد و دیگری جامہ پارہ می کرد و صحرا می گرفت و دیگری بیہوشی می افتاد و جان میداد و قتہا بودی کہ از مجلس وعظ آنحضرت جنازہا بیرون می آمد از

جہت غلبہ شوق ہیبت و تصرف و قہرمان عظمت و جلال او و از آنچہ از خوارق و کرامات و تجلیات و عجائب و غرائب و حدوث اشیای عجیبہ و ظہور امور غریبہ در مجلس وعظ آنحضرت نقل کردہ اند خارج از حد حصر و احصاست وَلَوْاَنَّ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ و فرمودہ اند کہ جمیع اولیاء و انبیاء احیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضر می شدند و حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ اجمعین نیز از برای تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف می بود و از مشائخ عصر ہر کرا ملاقات می کرد وصیت می نمود بملازمت مجلس شریف او و می فرمود من اراد الفلاح فعلیہ بملازمۃ ہذا المجلس +

یعنی نقل ہے کہ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ تخت پر جلوہ فرما ہوتے تو انواع علوم میں تکلم فرماتے اور سامعین آپ کی ہیبت وعظمت دیکھ کر ساکت ہو جاتے تھے۔ ناگاہ کلام کرتے کرتے فرماتے مضی القال وعطفنا بالحال اب ہم قال چھوڑ کر حال کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا یہ کلمہ مبارک فرمانے پہ لوگوں پر اضطراب وجد و حال کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ کوئی گریہ وزاری شروع کر دیتا کوئی کپڑے پھاڑنے شروع کر دیتا اور صحرا کو چلا جاتا کوئی بیہوش ہو جاتا اور جان بحق ہو جاتا۔ بعض اوقات آپ کی مجلس وعظ سے غلبۂ شوق ہیبت و تصرف اور آپ کے جلال وعظمت کیوجہ سے کئی جنازے نکلتے تھے۔ اور آنحضرت کی مجلس وعظ میں جو خوارق و کرامات و تجلیات و عجائب وغرائب و حدوثِ اشیاءِ عجیبہ وظہورِ امور غریبہ منقول ہیں حدِ حصر و احصا سے خارج ہیں بلکہ اگر عالم کے درخت اقلام بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں تو حیطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ اور مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ آپ کی مجلس مبارک میں جمیع انبیاء و اولیاء زندہ اپنے اجساد کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ حاضری دیتے تھے۔ نیز جن و ملائکہ بھی حاضری دیتے تھے۔ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تربیت و تائید کی خاطر متجلی ہوتے تھے۔ اور خضر علیہ السلام آپ کی مجلس مبارک میں اکثر حاضری دیتے تھے۔ اور مشائخِ عصر میں سے جس کے ساتھ ملاقات کرتے اس کو آپ کی مجلس مبارک میں حاضری کی وصیت کرتے اور فرماتے جس کسی کا فلاح کا ارادہ ہو وہ اس مجلس مبارک میں حاضری کو اپنے پر لازم کرلے۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء صحابہ آئمہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کی بارگاہ عالیہ کے چپراسی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مجلس مبارک میں اس لئے تشریف لاتے تھے کہ آپ کی تربیت و تائید فرمائیں اور سابقہ انبیاء و اولیاء اسلئے تشریف لاتے تھے کہ آپ سے کلمات سیکھیں۔ مجلس وعظ کے علاوہ بھی جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام آنحضرت کی مجلس مبارک میں حاضری دیتے تھے کیونکہ جو اسرارات مجلس عامہ میں بیان کرنے

کے لائق نہ ہوتے تھے وُہ مجلس خاص میں حاصل کرتے تھے نیز جونئی خلعتیں ان کو ملتی تھیں وہ آپ ہی کے دست مبارک سے ملتی تھیں اور اب بھی جمیع اولیاء وانبیاء سابقہ کی حاضری آپ کی خدمت عالیہ میں لازمی ہے کیونکہ اہل اللہ زندہ جاوید ہیں اور ہر دم کمالاتِ الٰہیہ میں ترقی کر رہے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ (ہر آن وُہ نئی شان میں ہے رحمٰن ع ۲) اور اب بھی ولایت کی نئی نئی خلعتیں آپ ہی کے دستِ مبارک سے لے رہے ہیں اور ابدالآباد تک لیتے رہیں گے۔ کسی صحابی یا سابقہ نبی کے متعلق قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ ثابت نہیں کہ اُس کی مجلس وعظ میں جمیع اولیاء وانبیاء حاضری دیتے ہوں۔ اور نہ ہی کسی کے متعلق کوئی ایسی روایت ہے کہ اُس کے وعظ کی تاثیر سے سامعین جاں بحق ہو جائیں +

اور صد ۱۳ پر فرمایا نقل ست کہ آنحضرت روزی تکلم می کرد ناگاہ چند خطوہ بر ہوا بر آمد فرمود قف یا اسرائیلی واسمع کلام المحمدی چون باز بمکان خود رجوع نمود پرسیدند کہ این کہ بود فرمود ابوالعباس خضر از مجلس ما می گزشت وتیزمی گذشت پس رفتم بجانب او وگفتم کہ تیز مرو وسخن بشنو۔

یعنی نقل ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ایک دن کلام فرما رہے تھے۔ ناگاہ آپ ہوا پر چند قدم اڑے اور فرمایا اے اسرائیلی ٹھہر اور محمدی کا کلام سُن۔ جب واپس اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوئے تو حاضرین نے عرض کیا یا حضرت یہ کون شخص تھا۔ فرمایا ابو العباس خضر ہماری مجلس پر سے تیز تیز گزر رہا تھا۔ پس میں اُس کی طرف گیا اور کہا کہ تیز مت چل۔ ہماری کلام سُن +

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جُملہ صحابہ وسابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی کے لئے ہوا پر بظاہر پرواز کرنا ثابت نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ہوا امر الٰہی سے اڑاتی تھی وُہ خود نہیں اڑتے تھے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّ رَوَاحُھَا شَھْرٌ (مسخر کیا ہم نے واسطے سلیمانؑ کے ہوا کو صبح کی سیر اُس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی سیر ایک ماہ کی راہ۔ سبا ع ۲)۔ اگرچہ بعض اہل اللہ میں پرواز کرنے کی قوت ہے لیکن بظاہر خلقت کے سامنے پرواز کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا وہ مقام ناز ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نصیب نہیں۔

اور صد ۱۳ پر فرمایا نقل است کہ آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود ای غلام تقاعد مکن در حضور خود در وقت قعود من اینجا ولایت اینجاست درجات اینجاست ای طالب توبہ بیا۔ بسم اللہ ای طالب عفو بیا بسم اللہ ای طالب اخلاص بیا بسم اللہ در ہفتہ یکبار بیا واگر نتوانی در ماہی بیا واگر نتوانی در سالی بیا واگر نتوانی در عمر خود یکبار بیا وبگیر ہزار ہزار چیز ای غلام قطع کن راہ ہزار ماہ را تا بشنوی از من یک کلمہ را وچون بیای تو اینجا نظر

مکن بر عمل خود و زہد و ورع و احوال خود تا بگیری تو از من آنچہ نصیب تست و حاضر میشوند در مجلس من بطاین ملک و خواص اولیاء و غیبیان تا بیاموزند از من تواضع مر جناب مقدس را و ہیچ نبی و ولی نیست کہ حق تعالیٰ اُورا خلق فرمودہ و بمجلس من حاضر نشدہ احیاء با جساد و اموات بارواح و میفرمود کلام من بر مردان غیب است کہ حاضر می شوند از پس پردۂ کوہ قاف قدمہای ایشان در ہواست و دلہای ایشان در آتش از شدت شوق و لہب اشتیاق کہ پروردگار خود دارند راوی گوید کہ درین مجلس کہ این سخن میفرمود ولد او سید عبد الرزاقؓ در پایۂ آخیر در زیر قدم او نشستہ بود سر بالا کرد و ساعتی حیران بود پس بیہوش افتاد و جامہ و دستار او سوختن گرفت و آنحضرت کہ از کرسی فرود آمد و اطفاء آن نار کرد و فرمود تو نیز ای عبد الرزاقؓ از ایشانی و بعد از قیام مجلس کیفیت آں حال را از شیخ عبد الرزاقؓ پرسید او فرمود چون نظر بالا کردم دیدم کہ در ہوا سے مردان غائب ایستادہ اند ساکت و مدہوش و تمام افق بایشان پُرست و در لباس ایشان آتش در گرفت ست بعضے از ایشان در صیحہ و بعضے در تواجد و بعضے بجائے خود و بعضے بر زمین می افتند +

یعنی نقل ہے کہ آنحضرتؓ تخت پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے اے لڑکے! میری مجلس کے وقت گھر مت بیٹھ۔ ولایت اِس جگہ ہے درجات اِس جگہ ہیں۔ اے طالبِ توبہ! آ بسم اللہ۔ اے طالب عفو! آ بسم اللہ۔ اے طالبِ اخلاص! آ بسم اللہ۔ ہفتہ میں ایک بار آ اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ماہ کے بعد آ اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو سال کے بعد آ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو اپنی عمر میں ایک بار ضرور آ اور یہاں سے ہزار ہزار انعامات لے جا۔ اے لڑکے! ہزار ماہ سفر کر تاکہ تو مجھ سے ایک کلمہ سُنے۔ اور جب تو ہماری مجلس میں حاضری دے تو اپنے عمل و زہد و تقویٰ و احوال کو ترک کر کے آ تاکہ تو مجھ سے اپنا حصہ لے سکے۔ میری مجلس میں جملہ ملائکہ اولیاء خواص اور رجال الغیب حاضری دیتے ہیں تاکہ مجھ سے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اور ایک روز فرمایا میری کلام مردانِ غیب پر ہے جو کوہ قاف کے پرے سے آتے ہیں۔ اُن کے قدم ہوا میں اور اُن کے دل عشقِ الٰہی کی آتش میں جل رہے ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس مجلس میں آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبد الرزاقؓ آپ کے تخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے سر مبارک آسمان کی طرف اُوپر کیا۔ لحظہ حیران رہے پھر بے ہوش ہو کر گر پڑے اور آپ کا پیراہن و دستار مبارک جلنے لگے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ تخت سے نیچے اُترے وہ آگ بجھائی اور فرمایا اے عبد الرزاق تو بھی اُن میں سے ہے۔ بعد میں حضرت عبد الرزاقؓ سے اُس حال کی کیفیت دریافت کی گئی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب میں نے نظر اوپر کی۔ دیکھا کہ مردانِ غیب ہوا میں ساکت و مدہوش کھڑے ہیں۔ تمام اُفق اُن سے پُر ہے اُن کے کپڑوں

میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بعض اُن میں چیخ پکار کر رہے ہیں۔ بعض وجد کر رہے ہیں۔ بعض زمین پر گر رہے ہیں۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا صحابہ آئمہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ آپ کے سوا کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ " اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے۔ زندہ اپنے اجساد کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔" آپ کا یہ قول مبارک عین قرآن مجید کے مطابق ہے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ۱۴) یعنی قسم ہے ہمیں شمس احمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اور قسم ہے اُس شمس کے فیضان کی شعاعوں کی اور قسم ہے ہمیں قمر محی الدین رضی اللہ عنہ کی جو آپ کے پیچھے ہیں یعنی مرتبہ میں آپ کے بعد ہیں اور ظہور میں بھی آپ کے بعد ہیں۔ ستارے چونکہ قمر سے فیض حاصل کرتے ہیں اور قمر شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اسلئے حضور علیہ السّلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب فضائل صحابہؓ) تاکہ جملہ خلائق پر ظاہر ہو جائے کہ ہمارے شمس کمال کا فیضان قمر محیؓ کے واسطہ سے نجوم اقطاب کو پہنچ رہا ہے۔ لفظ صاحب صحبت سے مشتق ہے۔ چونکہ جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السّلام کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دربانی خدمت اور حضوری کا شرف حاصل ہے اسلئے وہ سب کے سب حضور علیہ السّلام کے اصحاب ہیں اور حدیث شریف مذکورہ میں داخل ہیں۔ چونکہ جملہ انبیاء و اولیاء کو خلعتیں حضور علیہ السّلام حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تقسیم فرما رہے ہیں اسلئے ہر نبی و ولی کی حاضری میرے سلطان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں لازمی تھی اور ہے اور ہوگی۔ پس سلطنتِ الہیّہ کے بادشاہ حضور سراپا نور جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ دائمی وزیر اعظم حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور جمیع اولیاء صحابہ آئمہ اور انبیا علیہم السّلام اپنے اپنے وقت کے وزیر تھے، ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اور صفحہ ۱۲ پر فرمایا نقل است کہ یکی از مشائخ عصر کہ شیخ صدقہ نام داشت و بخانقاہ آنحضرت آمد و نشست و مشائخ دیگر نیز در انتظار برآمدن شیخ نشستہ بودند چوں برآمد بکرسی رفت و تکلّم نکرد و قاری را نفرمود کہ آیتے بخواند ولیکن در مردم وجدی عظیم و شورشی غریب در گرفت از متجاوز شیخ صدقہ بخاطر گذرانید واعجبا شیخ سخنے نہ کردہ و قاری چیزی نخواندہ این ہمہ وجد از کجاست و چندیں حالت از چیست آنحضرت بجانب او دید فرمود یا ہذا مریدی از مریدانِ من ہمیں لحظہ از بیت المقدس بیک گام درایں جا رسیدہ است و بر دست من توبہ کردہ حاضران مجلس ہمہ در ضیافت اویند شیخ صدقہ بدل خود باز گفت کہ ہر کہ از بیت المقدس بیک گام اینجا بیاید توبہ از چیز کند و احتیاج او بشیخ چہ باشد۔ آنحضرت بجانب او دید و گفت یا ہذا توبہ می کند

کسیکہ در ہوامی پرو تا بآزال نزود و محتاجست کہ بیاموزم او را طریق محبت خدارا بعدازاں فرمود کلامی کہ ترجمۂ او این باشد منم کہ تیغ من مشہور است و قوس من موتو رو تیر من رسندہ و نیزہ من بے خطاست و اسپ من بازین ست من آتش سوزان الٰہی ام من سلب کنندہ احوال من دریای بیکرانم من رہنمائے وقتم من سخن کنندہ در غیر خودم وقتی دیگر در حالت بود و میفرمود منم محفوظ و منم ملحوظ، اے روزداران اے شب بیداران، اے کوہ نشینان پست باد کوہائے شما ای صومعہ نشینان، منہدم باد صومعہ شما پیش آئید امر خدای را امر ما از خداست اے راہ روان اے ابدال اے اوتاد اے پہلوانان اے طفلان بیائید و بگیرید فیض را از دریائے کہ کران ندارد بعزت پروردگار کہ نیکبختان و بدبختان ہم عرض کردہ می شوند بر من و نظر من در لوح محفوظ ست منم غواص دریائے علم و مشاہدہ الٰہی من حجّت خداوندم بر تمامۂ شما و نائب رسول اللہ و وارث اویم در زمین و نیز فرمودہ است آدمیان را مشائخ اند و پریان را مشائخ فرشتگان راشیخ و من شیخ ہمہ ام +

یعنی نقل ہے کہ مشائخ عصر میں سے ایک جسکا نام صدقہ تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف میں آیا اور بیٹھ گیا۔ چند اور مشائخ بھی آنحضرت کی انتظار میں آ گئے۔ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے اور تخت مبارک پر بیٹھ گئے۔ نہ خود کلام مبارک فرمایا نہ ہی قاری کو قرآن مجید پڑھنے کا حکم فرمایا لیکن حاضرین پر حد سے زیادہ وجد و حال طاری ہو گیا۔ شیخ صدقہ نے دل میں خیال کیا کہ نہ تو آپ نے کوئی کلام فرمایا نہ ہی قاری نے کوئی چیز پڑھی۔ عجیب ہے یہ وجد و حال کی کیفیت لوگوں پر کیسے طاری ہو گئی۔ آنحضرت نے اُس کیطرف دیکھا اور فرمایا اے فلاں! میرے مُریدوں میں سے ایک مُرید ابھی بیت المقدس سے اِس جگہ ایک قدم میں پہنچا ہے اور میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ حاضرانِ مجلس سب اُس کی ضیافت میں ہیں۔ شیخ صدقہ نے دل میں خیال گزارا کہ جو شخص بیت المقدس سے یہاں ایک قدم میں پہنچ جاتا ہے وہ توبہ کس چیز سے کرتا ہے اور اُسے شیخ کی کیا حاجت ہے۔ آنحضرت نے اُس کیطرف دیکھا اور فرمایا اے فلاں! اُس نے ہوا میں دوبارہ پرواز کرنے سے توبہ کی ہے اور وہ اِس چیز کا محتاج ہے کہ میں اسے ربّ تعالیٰ کی محبّت کا رستہ سکھاؤں +

بعد ازاں آپ نے کلام فرمائی جس کا ترجمہ ذیل ہے۔ میں وہ ہوں کہ میری تیغ مشہور ہے اور کمان میری چلّہ پر چڑھی ہوئی ہے اور تیر میرا پہنچنے والا ہے اور نیزہ میرا بے خطا ہے اور گھوڑے میرے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔ میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔ میں بحر بیکراں ہوں۔ میں رہنمائے وقت ہوں۔ میں غیر میں ہو کر سخن کرنے والا ہوں۔ میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں۔ اے روزہ رکھنے والو! اے شب کو قیام کرنے والو! اے پہاڑ میں رہنے والو! تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ

ہو جائیں۔ اے گرجوں میں رہنے والو! تمہارے گرجے گر پڑیں۔ امر الٰہی کو قبول کرو۔ ہمارا امر امرِ الٰہی ہے۔ اے سالکانِ راہ۔ اے ابدالو۔ اے اوتادو۔ اے پہلوانوں۔ اے بچو! آؤ اس بحرِ بیکراں سے اپنا حصّہ لے جاؤ۔ مجھے ربّ تعالیٰ کی عزّت کی قسم نیک بخت اور بدبخت میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے۔ مَیں علم و مشاہدۂ الٰہی کے دریا کا غوّاص ہُوں۔ مَیں تم سب پر اللہ تعالےٰ کی حجّت ہوں۔ مَیں جناب رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نائب اور زمین میں آپؐ کا وارث ہُوں۔ نیز فرمایا۔ انسانوں کے مشائخ ہیں اور جنوں کے مشائخ ہیں اور فرشتوں کے مشائخ ہیں اور مَیں سب کا شیخ ہُوں +

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر کسی کیلئے ثابت نہیں کہ وہ انسانوں کا اور جنوں کا اور فرشتوں کا شیخ ہو +

اور ص۱۵ پر فرمایا نقل است کہ آنحضرت در مرض موت حی فرمود نسبتی نیست میانِ من و شما و میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین ست قیاس نکنید مرا بکسی و کسی را بمن و فرمود من از ورای امور خلقم و من ورای عقول ایشانم یا اہل الارض شرقاً و غرباً یا اہل السماء حقتعالیٰ فرمودہ است وَ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ من از انہام کہ مر خدا میداند و شما نمیدانید +

یعنی نقل ہے کہ آنحضرت نے مرضِ موت میں فرمایا۔ میرے اور تمہارے درمیان کوئی نسبت نہیں میرے اور خلق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اور فرمایا مَیں امورِ خلق سے وراء ہُوں اور مَیں اُن کی عقول سے وراء ہوں۔ اے اہلِ زمین شرق میں ہو یا غرب میں اور اے آسمان والو! ربّ تعالےٰ فرماتے ہیں وَ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (میں وہ چیزیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے)۔ میں اُن میں سے ہُوں جن کو خداوند تعالےٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ ربّ تعالیٰ نے میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو وہ نرالی شان عطا کی ہے کہ بشری عقول و فہوم آپ کے کمال تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب غور فرمائیے وہ کونسا کمال ہے کہ عقلیں آپ کے منصب کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ وُہ یہ ہی کمال ہے کہ آپ کا لقب نبی نہیں لیکن ہیں جملہ سابقہ انبیاء علیہم السّلام کے سردار۔ احادیث شریف مندرجہ کتاب مناقب غوثیہ میں مذکور ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام کی جماعت کو حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے ظہور کی بشارت دی۔ انتہی۔ اقطاب عارفین فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ السّلام نے آپ کی نرالی شان کی وضاحت کی کہ آپ ہمارے وزیرِ اعظم ہیں اور ازل سے ابد تک جملہ اولیاء و انبیاء کو خلعتِ ولایت ہماری طرف سے آپ ہی تقسیم کرنے والے ہیں اور جملہ اولیاء و انبیاء ہمارے

وقتی وزیر ہیں اور وزیر اعظم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے سب ماتحت ہیں تو صحابہ کرام نے تسلیم تو کر لیا لیکن سب حیران رہ گئے اسی لئے حضور علیہ السّلام نے سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی! سب سے پہلے آپ محی الدین کا قدم اپنے کندھوں پر رکھیں اور آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ یہ حدیث شریف محک الفقراء کلاں صفحہ ۱۱۱ پر مندرج ہے۔ باوجود اس کے صحابہ پھر بھی حیران تھے کہ ہیں ولی اور فضیلت صحابہ پر بھی آئمہ اطہار پر بھی اور جملہ سابقہ انبیاء پر بھی۔ رب تعالیٰ نے فرمایا قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے اصحاب کو فرما دیجئے فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار۔ خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ آل عمران ع ۸) +

اور اسی صفحہ پہ فرمایا واما کرامات وخوارق عادات آنحضرت کہ در سائر اوقات بظہور می آمد از حد حصر و احصاء خارج ست واز مجال تقریر وتحریر بیرون وبدانکہ این سخن حقیقت ست نہ بمبالغہ زیراکہ آنحضرت از زمان طفولیت وآوان صبا مظہر خوارق ومحل کرامت بود ودر مدت نود سال کہ سن شریف اوست دائم الاحوال بر سبیل اتصال بی انقطاع خوارق از وی ظاہر بود نقل ست کہ چون وی متولد شد در نہار رمضان از پستان مادر شیر نمی خورد ودر مردم شہرت گردید کہ درخانہ بعضے از اشراف پسری متولد شدہ کہ در رمضان شیر نمی خورد +

یعنی آنحضرت کی کرامات وخوارق عادات جو سائر اوقات میں ظہور پذیر تھیں حد حصر واحصار سے خارج ہیں اور حیطۂ تقریر وتحریر سے باہر ہیں۔ اور یہ سخن حقیقت ہے نہ کہ مبالغہ کیونکہ آنحضرت زمانۂ طفولیت سے ہی مظہرِ خوارق ومحل کرامت تھے اور آپ سے نوّے سال تک جو کہ آپ کی عمر شریف ہے دائم الاحوال بر سبیلِ اتصال بے انقطاع کرامات کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ نقل ہے کہ جب آپ متولد ہوئے تو رمضان مبارک میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ مبارک نہ پیتے تھے اور لوگوں میں شہرت ہو گئی کہ سادات کے گھر میں ایک لڑکا تولد ہوا ہے جو رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا +

(ف) اس میں توضیح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پیدائش مبارک سے پہلے ہی قرآن مجید کے عالم وحافظ تھے اور احکام شریعت کے ماہر تھے۔ یہ اس امر پہ بیّن دلیل ہے کہ آنجناب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حاضری ازل سے نصیب تھی۔ اس حقیقت کی طرف آنجناب نے اپنے ایک قصیدہ میں ارشاد فرمایا ہے ؎

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ — مجھے اُس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور
بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِي — صلی اللہ علیہ وسلّم کا نور مبارک اللہ تعالیٰ کے علم میں

مکنون اور ثابت تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت
سے مشرف تھے۔ یعنی ہم ازل ہی سے حضور علیہ السلام کے
وزیر اعظم ہیں اور جملہ انبیاء علیہم السلام جو آپ کے وقتی
وزیر ہوتے تھے فیضان ہمارے ہاتھ سے لیتے تھے۔

اور صـ۱۶ پر فرمایا نقل ست از شیخ ابو مسعود احمد بن ابی بکر حزیمی و شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی کہ گفتند کرامات شیخ عبد القادرؓ مثل عقد منضود ند بجواہر کہ در پی یک دگر در رشتہ کشیدہ شدہ اند ہر کہ از ما خواہد کہ بشمارد کرامات اور امہ روز ہر آئینہ بشمارد چیزہای بسیار را از وی شیخ بزرگ شہاب الدین عمر سہروردی فرمودہ است کان الشیخ عبد القادرؓ سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق و کانت لہ الید المبسوطۃ من اللّٰہ فی التصریف والفعل الخارق الدائم و امام عبد اللہ یافعی فرمودہ است کراماتہ بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق ما بلغ مثلہا من احد من شیوخ الآفاق و از آں حضرت از ہر جنس کرامات نقل کردہ اند از تصرف در ظواہر خلق و بواطن ایشان و اجراء حکم بر انس و جان و اطلاع ضمائر و اظہار سرائر و تکلم بر خواطر و اطلاع بر بطائن ملک و ملکوت و کشف حقائق جبروت و اسرار لاہوت و اعطاء مواہب غیبیہ و امداد عطایا ر لاریبیہ و تصریف و تقلیب حوادث و دواہی و تصریف اکوان بمحو و اثبات الہی و اتصاف بصفت امانت و احیاء و تحقق بنعت افناء و انشاء و ابراء اکمہ و ابرص و تصحیح مرضی و تشفیہ اعلاء و طیّ زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر در ہوا و تصریف ارادت مردم و تقلیب طبائع اشیاء و احضار اشیاء از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلا شک و ریب و سائر انواع کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص والعام بر سبیل قصد و ارادہ مطلق بلکہ بر طریق اظہار دعوی بر حق و در یکی ازین امور حکایات و روایات آمدہ است کہ قلم از تحریر و زبان از تقریر آن قاصر ست و کتب مشائخ خصوصاً تصانیف امام عبد اللہ یافعی بداں مزین و مشحون ست و آنچہ از مشائخ و اقطاب وقت او بلکہ از بعضے مشائخ متقدمین کہ بر زبان وی رضی اللّٰہ عنہ بطریق کشف و اعلام الہی از وجود شریفش خبر دادہ اند و در تعظیم و تکریم در رفع مکان و اعتراف شان آں حضرت و انقیاد و اطاعت احکام و اوامر او خصوصاً در قول او قدمی ہذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ و صدق او درین قول و بوذن او و ماموراً من عند اللّٰہ صادر شدہ است بیشتر ازان ست کہ تصور توان نمود جملہ ازاں در زبدۃ الآثار کہ منتخب بہجۃ الاسرار ست آوردہ ایم رجاء للقبول و وسیلۃ للوصول۔

یعنی شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حزیمی و شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی سے منقول ہے اُن سب نے کہا کہ حضرت شیخ عبد القادرؓ کی کرامات مثل ہاروں کی لڑیوں کے ہیں جن میں جواہرات ایک دوسرے کیساتھ دھاگہ

میں پروئے ہوئے ہوں۔ ہم میں سے جو چاہتا ہر روز کی کرامات بلا شک گن لیتا۔ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سلطان الطریق متصرف فی الاکوان علی التحقیق تھے۔ تصرفات میں رب تعالیٰ نے آپ کو دستِ دراز دیا ہوا تھا اور فعل خارق دائمی تھا۔ اور امام عبداللہ یافعی نے فرمایا ہے کہ آپ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور اس پر کل آئمہ کا اتفاق ہے کہ آپ جتنی کرامات شیوخ الآفاق میں سے کسی کی ظہور میں نہیں آئیں اور آنحضرت سے ہر جنس کی کرامات منقول ہیں مثلاً خلق کے ظواہر اور بواطن میں تصرف کرنا۔ انسانوں اور جنوں پر حکم جاری کرنا۔ اطلاع ضمائر و سرائر۔ تکلم بر خواطر۔ ملک و ملکوت کے بطائن پر اطلاع۔ حقائق جبروت و لاہوت کی کشف۔ مواہب غیبیہ کا عطا کرنا۔ حوادثاتِ زمانہ کو بدل ڈالنا۔ تقدیر الٰہی میں محو اثبات۔ امانت و احیاء کی صفت سے موصوف ہونا۔ فتاویٰ نویسی میں تحقق۔ مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا۔ بیماروں کا اچھا کرنا۔ طیِ زمان و مکان۔ زمین و آسمان میں حکم جاری کرنا۔ پانی پر چلنا اور ہوا میں اڑنا۔ آدمیوں کی ارادت میں تصرف کرنا۔ تقلیب طبائع اشیاء۔ اشیاء کو غیب سے حاضر کرنا۔ ماضی و مستقبل کی خبریں دینا وغیرہ۔ آپ کی ہر قسم کی کرامات بر سبیلِ اتصال و دوام بین الخاص و عام بر سبیلِ قصد و ارادہ مطلق بلکہ بطریق اظہار و عویٰ بر حق ہوتی تھیں۔ اور ان امور میں سے ایک ایک پر اتنی حکایات و روایات ہیں کہ قلم ان کی تحریر سے و زبان ان کی تقریر سے عاجز ہے۔ اور کتب مشائخ خصوصاً امام عبداللہ یافعی کی تصانیف ان سے مزین و مشحون ہیں۔ اور آپؓ کی شانِ اقدس و ظہورِ وجودِ گرامی و علوِ مرتبت و اولیاء کا آپ کی تعظیم کرنے اور آپ کے قول مبارک۔ قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے آگے اولیاء کا سر جھکانے اور آپ کا اس قول میں منجانب الٰہی مامور ہونے کے متعلق مشائخ معاصرین و متقدمین کی اتنی روایات ہیں کہ آدمی ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہم نے ان میں سے چند روایات اپنی کتاب زبدۃ الآثار جو بہجۃ الاسرار سے منتخب کی گئی ہے میں درج کی ہیں تاکہ لوگ ان کو قبول کریں اور آنحضرت کی نرالی شان سے واقف ہو جائیں۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صحابی امام یا سابقہ نبی مرسل کو میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جتنی کرامات نصیب نہیں ہوئیں اور یہ امر آپ کی فضیلت پر شاہد ہے۔

اور صفحہ ۱ پر فرمایا و بعضے از مشائخ عصر او در اوصاف آنحضرت نوشتہ اند کان الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ظاہر الوضاءۃ دائم البشر کثیر البہار شدید الحیاء رحب الجناب سہل القیاد کریم الاخلاق طیب الاعراق۔

یعنی آنحضرت کے اوصاف میں آپ کے معاصرین مشائخ میں سے بعض نے لکھا ہے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ظاہری خوبی والے۔ ہمیشہ کشادہ روی۔ بڑے خوبصورت۔ شدید الحیاء فراخ درگاہ۔ آسان گرفت والے اور کریم الاخلاق۔ خوشبودار پسینہ والے تھے۔

اور اسی صفحہ پر فرمایا و بعضے دیگر نوشتہ کان سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سریع الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر الہیبۃ مجاب الدعوت کریم الاخلاق طیب الاعراق۔

یعنی اور بعض دوسروں نے لکھا ہے کہ سیدی شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ جلد رونے والے۔ بڑے خوف کھانے والے۔ بڑی ہیبت والے۔ مقبول الدعا۔ کریم الاخلاق اور خوشبودار پسینہ والے تھے۔

(ف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار ہونا کتب احادیث سے ثابت ہے۔ اگرچہ اس امر کے متعلق بے شمار احادیث مذکور ہیں لیکن کتاب کو مزین کرنے کے لئے ایک حدیث شریف نقل کرتا ہوں۔ وعن جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْقِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرْقِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی راہ سے گذرتے تو آپ کے بعد جو شخص اس راہ سے گذرتا معلوم کر لیتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لے گئے ہیں یعنی آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے یا آپ کے پسینہ مبارک کی ہوا سے۔ مشکوٰۃ شریف بَابِ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ وَصِفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے سوا کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کیلئے یہ امر ثابت نہیں کہ اُن کا پسینہ خوشبودار ہو۔ لہٰذا اس امر خصوصی سے آپ کی فضیلت چمک رہی ہے۔

اور صد۹ پر فرمایا نقل ست از جماعۂ مشائخ قدس اللہ اسرارہم کہ فرمودہ اند ضامن شدہ است شیخ عبد القادرؒ مریدانِ خود را تا قیامت کہ نمیرد ہیچ یکی ازین ہا مگر بر توبہ نقل ست از مشائخ کہ از آنحضرتؒ پرسیدند اگر شخصی خود را بتو باز بست و نام ذکر و منتسب شد بتو و لیکن بیعت نکرد و از دست تو خرقہ نپوشید وی از اصحاب تو معدود باشد و در فضائل ایشان شریک بود یا نہ فرمود ہر کہ انتساب کرد بمن و خود را باز بست بنام من قبول کند او را حق سبحانہ تعالیٰ و رحمت کند بروی و توبہ بخشد او را اگرچہ بر طریق مکروہ باشد و وی از جملہ اصحاب و مریدان من ست و پروردگار من عزوجل بفضل خود وعدہ کردہ است مرا کہ اصحاب مرا و اہل مذہب و تابعان طریق مرا و ہر کہ محب من بود در بہشت در آرد و نیز فرمودہ است البیضۃ منا بالف والفرخ لایقوم یعنی بیضہ از ما بہزار ارزد و چوچہ را خود قیمت نتواں کرد و نیز فرمودہ است حق سبحانہٗ و تعالیٰ مرا سجلی نوشتہ داد کہ در وی نامہای اصحاب و مریدان من کہ تا روز قیامت باشد ثبت است و گفت عزوجل کہ این ہمہ را بتو بخشیدم و از مالک کہ خازن آتش دوزخ ست پرسیدم کہ نزد تو ہیچ کسے از اصحاب من ہست گفت لا بعزت پروردگار کہ دست حمایت من بر مریدان من مثل آسمان ست بر زمین اگر مرید من جید نیست من خود جیدم بعزت پروردگار و جلال او کہ از پیش او عزوجل نروم تا مرا با اصحاب من بہ بہشت نبرد اگر مرید من در مشرق بود و پردۂ عفت او بر افتد و من در مغرب ہر آئینہ بپوشم پردہ او را۔

یعنی مشائخ قدس اللہ اسرارہم کی جماعت سے منقول ہے اُنہوں نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ

اپنے مریدوں کے قیامت تک ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی بغیر توبہ کے نہ مرے گا۔ مشائخ سے منقول ہے کہ آنحضرت سے پُوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو جناب کیطرف منسوب کرے لیکن بیعت نہ کرے اور نہ ہی جناب سے خرقہ پہنے کیا وہ شخص جناب کے اصحاب میں شمار ہوگا اور اُن کے فضائل میں شریک ہوگا یا نہ۔ فرمایا جو کوئی اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے حق سبحانہ تعالیٰ اس کو قبول فرما لیتے ہیں اور اُس پر رحمت کرتے ہیں اور اسکو توبہ کی توفیق بخش دیتے ہیں اگرچہ وُہ مکروہ طریق پر ہی ہو۔ اور وُہ میرے جملہ مریدان و اصحاب میں شمار ہوگا۔ اور میرے پروردگار عزّ وجلّ نے میرے ساتھ اپنے فضل کے ساتھ وعدہ کیا ہُوا ہے کہ میرے اصحاب کو میرے اہل مذہب کو میرے تابعانِ طریق کو اور میرے مُحبّوں کو بہشت میں داخل کریں گے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارا ایک عام مرید جو بیضۂ بشریت سے باہر نہیں نکلا دُوسرے ہزار کے برابر ہے اور جو بیضۂ بشریت سے نکل کر رُوحانیت کی لذت سے لطف اندوز ہو چکا ہے وُہ جوہر بے بہا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے مجھے ایک نامہ دکھایا جس میں قیامت تک ہونے والے میرے اصحاب و مریدوں کے نام درج تھے اور فرمایا ان سب کو آپ کی خاطر بخش دیا۔ اور مالک فرشتہ جو دوزخ کا خازن ہے سے مَیں نے پُوچھا تیرے پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے اُس نے عرض کیا نہیں۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزّت کی قسم مُریدوں پر میری حمایت کا ہاتھ اسطرح ہے جسطرح زمین پر آسمان۔ اگر کوئی میرا مرید کامل نہیں ہے تو مَیں تو کامل ہُوں۔ مجھے پروردگار کی عزّت و جلال کی قسم کہ میں اپنے رَبّ کے سامنے سے نہ ہٹوں جب تک مجھے میرے اصحاب سمیت جنّت میں داخل نہ کرے گا۔ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور اُس کا پردہ عصمت اتر جائے اور مَیں مغرب میں ہُوں تو ہر آئینہ میں اُس کو ڈھانپ دیتا ہُوں +

(ف) کتاب بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۱ پر مندرج ہے ولیس لاحد علیہ منۃ فی ھذا الطریق سوی اللہ عزّ وجل ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس طریق میں آپ پر سوائے عزّ وجلّ اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور کسی کا احسان نہیں اور علامہ شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحلبی قدس سرہٗ اپنی کتاب قلائد الجواہر کے صفحہ پر فرماتے ہیں قال القاضی ابو سعید المخزومی المذکور لبس عبد القادر الجیلی منی خرقۃ ولبست منہ خرقۃ یتبرک کل واحد منا بالآخر یعنی قاضی ابو سعید المخزومی موصوف کہتے ہیں کہ ایک دوسرے سے تبرک حاصل کرنے کے لئے مَیں نے شیخ عبد القادر جیلانی کو اور اُنہوں نے مجھ کو خرقہ پہنایا۔ ان ہر دو روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ کا براہِ راست تعلق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہے اور قاضی ابو سعیدؒ مخزومی سے آپ کی بیعت صرف اولیاء کی تعلیم کیلئے ہے۔ اگرچہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے فیضانِ ولایت تقسیم کیا لیکن کسی حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں کہ اُن میں سے کسی نے یہ کہا ہو کہ اگر کوئی شخص ہمارا مُحِب ہو اور ہو مکروہ طریق پر یعنی ہو کافر تو اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں داخل کریں گے۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو وُہ مقامِ ناز حاصل ہے اور وُہ قُرب حاصل ہے کہ آپ اعلانیہ فرماتے ہیں کہ ربّ تعالےٰ

نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ ہمارے محبوں کو خواہ وہ کسی طریق پر ہوں جنت میں داخل کریں گے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ امر آپ کی خصوصیت آپ کا مقام ناز اور آپ کی صریح فضیلت پر بیّن دلیل ہے۔

اور اسی عنوان پر فرمایا وفرمود ہر گاہ از خدا چیزے خواہید بوسیلۂ من خواہید تا خواہش شما باجابت رسد و فرمود ہر کہ استعانت کند بمن در کربی کشف کردہ شود آں کربت از وہر کہ منادی کند بنام من در شدتے کشادہ شود آن شدت از وہر کہ توسل کند بمن بسوی خدا در حاجتے قضا کردہ شود آن حاجت مراد را و فرمود کسیکہ دو رکعت نماز بگذارد و بخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بعد ازاں درود بفرستد بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام و بخواند آن سرور را صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں یازدہ گام بجانب عراق برود و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاہ خداوندی بخواہد حقتعالیٰ آن حاجت او قضا گرداند بمنہ وکرمہ۔

یعنی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلہ سے مانگو اور فرمایا جو کوئی مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے اُس کو مصیبت سے نجات دی جاتی ہے اور جو کوئی میرے توسل سے رب تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے اُس کی حاجت پوری کی جاتی ہے اور فرمایا جو کوئی دو رکعت نماز اسطرح گذارے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور آپ کو یاد کرے اور اُس کے بعد گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلے اور میرا نام لیکر رب تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے مولا کریم اپنے فضل وکرم سے اُس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔

(ف) قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ امر کسی صحابی امام یا سابقہ نبی کیلئے ثابت نہیں کہ اُس نے فرمایا ہو کہ جب رب تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلہ سے مانگو۔ یہ مقام ناز ہے جو سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کیلئے ثابت نہیں۔ تو پس ثابت ہوا کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ فتویٰ عین قرآن مجید کے مطابق ہے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا یعنی قسم ہے اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیونکہ آپ ہی کی صورت پاک پر اور آپ ہی کی حقیقت پاک پر شمس احدیت طلوع ہے اور قسم ہے آپ کے انوارات کی کیونکہ آپ کے انوارات ہمارے ہی انوارات ہیں اور قسم ہے آپ کے محبوب محی الدین کی جو بمنزلۂ قمر کے ہیں اور شمس کے پیچھے ہیں۔ یعنی مرتبہ میں شمس کے بعد ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹ بنتے ہیں اور آپ کے اعداد کی جمع الجمع ۱۴ ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب شمس احدیت کی شعاعیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات میں ہیر سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ محو اور مستغرق ہو گئے تو مثل چودھویں کے چاند کے چمکنے لگے اور جب شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعیں قلب محی میں داخل ہوئیں تو آپ مثل چاند کے چمکنے لگے۔ ستارے چونکہ

براہ راست شمس کی شعاعوں کی تاب نہیں رکھتے اسلئے ربّ تعالیٰ نے اُن کو قمر کے واسطہ سے منور کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ستارے دِن کو نظر نہیں آتے اور رات کو قمر کے ساتھ چمکتے ہیں۔ پس سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ شمسِ احدیت یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دائمی وزیرِ اعظم قمر محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں اور جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السّلام حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وقتی وزیر ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اور سب آسمانِ ولایت کے ستارے ہیں بِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ (میرے اصحاب یعنی جملہ اولیاء و انبیاء مثل ستاروں کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب و فضائل صحابہؓ)۔

اور حضرت سیّد جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے تحت ص۱۴۲ پر فرمایا مخدوم جہانیان را قدس سرہٗ با حضرت علیہ قادریہ کمال محبت است و در خزانہ جلالی می گوید کہ شیخ محی الدین عبد القادرؓ جیلانی می فرماید طوبیٰ لمن رآنی ولمن رای من رآنی ولمن رای من رای من رآنی و وی قطب است و صادق ست درین قول مرا امید داری بسیار است کہ بموجب این کلام حق تعالیٰ مرا رحمت کند بعد ازان سلسلہٗ را کہ بیک واسطہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ میرسد غیر از سلسلہ شیخ بہاؤالدین زکریا ذکر می کند وی گوید کہ من فلان را دیدہ ام و وی شیخ شہاب الدین سہروردی را و شیخ شہاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانیؓ را نقل ست کہ وی روزے نشستہ بود آتش از جای برخاست مشتے خاک برگرفت و نام شیخ محی الدین عبد القادرؓ را بآواز بلند بر خواندہ خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش بست شد و تکملہٗ فارسی کہ در دیار مشہور ست یکی از مُریدان مخدوم تکملہ کتاب روض الریاحین امام عبد اللہ یافعی را ترجمہ کردہ است۔

یعنی مخدوم جہانیاں قدس سرہٗ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کیساتھ کمال محبت ہے اور کتاب خزانہ جلالی میں آپ فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدّین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور آپ ازل سے لیکر ابد تک قطب ہیں اور اس قول میں صادق ہیں اور مجھے قوی اُمید ہے کہ اِس کلام کے بموجب حقتعالیٰ مجھ پر رحمت کرے گا۔ اس کے بعد اپنے سلسلہ کا جو سوائے شیخ بہاؤالدین زکریا کے سلسلہ کے ایک واسطہ سے شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہنچتا ہے ذکر کرتے ہیں کہ میں نے فلان کو دیکھا ہے اور اُس نے شیخ شہاب الدین سہروردی کو اور شیخ شہاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو۔ نقل ہے۔ کہ آپ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جگہ پر آگ لگ گئی۔ آپ نے ایک مٹھی خاک کی لی اور شیخ محی الدین عبد القادرؓ کا نام بلند آواز سے پڑھا اور اُسی مٹی کو آگ کیطرف پھینکا۔ اُسوقت آگ بجھ گئی۔ اور تکملہ فارسی جو اس ملک میں مشہور ہے آپ کے مُریدوں میں سے ایک نے تکملہ کتاب روض الریاحین

معنفہ امام عبداللہ یافعی کا ترجمہ کیا ہُوا ہے +

(فٹ) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی برکت سے آگ کا بُجھ جانا آپ کے اس کلمہ مبارک پر شہادت ہے اِسْمِیْ کَالْاِسْمِ الْاَعْظَمْ ۔ صحابہ یا سابقہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء گرامی میں یہ برکت نہیں پائی جاتی ۔ یہ اُمر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے +

اور کتاب اخبار الاخیار کے خاتمہ میں ص۳۱۵ پر

فرمایا اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب ست واگر ایشاں سلاطین اند او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانیدہ و ملت کفر را بمرانید کہ الشیخ یحیی و یمیت زہی مرتبہ کہ ایجاد دین از حی قیوم ست واحیا از وی غوث الثقلینؓ آنرا گویند کہ جن وانس ہمہ بوے پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ افتادہ مرا بجز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس نیست

اگر دوسرے قطب ہیں آپ قطب الاقطاب ہیں اور اگر وہ سلاطین ہیں تو آپ سلطان السلاطین محی الدین ہیں کہ دینِ اسلام کو زندہ کیا اور کفر کو نیست و نابود کیا کیونکہ آپ زندہ کرنے والے ہیں اور مارنے والے ہیں ۔ زہے مرتبہ کہ ایجادِ دین حیّ قیوم سے ہے اور زندہ کرنا آپ سے ہے ۔ غوث الثقلین اُس کو کہتے ہیں جس سے جن و انسان سب پناہ مانگیں ۔ مَیں بیکس بھی آپ کی پناہ میں ہوں اور آپ کی درگاہ مبارک پر گرا پڑا ہوں ۔ میرا سوائے آپ کی عنایت و لطف کے کوئی فریاد رس نہیں ۔

غوث اعظمؓ دلیل راہ یقین
بیقین رہبرِ اکابرِ دین

غوثِ اعظم راہِ یقین کی دلیل ہیں اور یقیناً اکابرِ دین کے رہبر ہیں ۔ اکابرِ دین میں صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہ السلام بھی شامل ہیں +

شیخ دارین و ہادی ثقلین
زُبدۂ آل سیّد کونین

آپ دونوں جہانوں کے شیخ اور ہادیٔ ثقلین ہیں سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آل پاک کے سردار ہیں آل پاک میں جملہ آئمہ اطہار و صحابہ شامل ہیں بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی حقیقتاً آپ ہی کے خواب اور آپ ہی کی آل ہیں +

بادشاہِ ممالکِ قربت
رہ نوردِ مالکِ قربت

قربت کے ممالک کے آپ بادشاہ ہیں یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی آپ ہی ہیں اور جملہ مقربین کے آپ بادشاہ ہیں +

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

آپ جملہ اولیاء میں اسطرح ممتاز ہیں جسطرح انبیاء کرام علیہم السلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ممتاز ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی صف لپیٹی گئی اور آپ کے بعد آئمہ اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب اولیاء کی صف میں شمار ہیں۔

اولیاء بندہ اش از دل و جان
قدم او بگردن ایشان

اولیاء دل و جان سے آپ کے غلام ہیں اور آپ کا قدم مبارک اُن کی گردنوں پر ہے۔

وصف تعریف او ز من نہ نکوست
خود کرامات او معرّف اوست

میں آپ کی تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ آپ کی کرامات خود آپ کے کمال پر شاہد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی یا ولی سے آپ جتنی کرامات کا ظہور نہیں ہوا۔

من کہ پروردۂ نوال ویم
عاجز از مدحت کمال ویم

میں جو کہ آپ کے لقمہ کا پروردہ ہوں۔ آپ کے کمال کی مدح سے عاجز ہوں۔

ہمہ دم غرق بحر احسانم
ای فدای درش دل وجانم

میں آپ کے احسان کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں۔
میرا دل و جان آپ کے درِ دولت پر فدا ہو۔

در دو عالم باوست امیدم
ہست باوی امید جاویدم

دونوں عالم میں مجھے آپ پر امید ہے اور ابدالآباد تک میری اُمید آپ ہی سے وابستہ ہے۔

از کتاب شرح فتوح الغیب

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کتاب شرح فتوح الغیب کے صفحہ ۳۲ پر فرماتے ہیں و مصداق این مقال این حکایت است کہ زنی پسر خود را در ملازمت شریف وی رضی اللہ عنہ گذاشت تا تربیت کند پس آنحضرت اورا بر قاعدۂ تسلیک ریاضت فرمود و نان جوین خشک بخوردن وی داد۔ روزی آن زن آمد و پسر را دید نحیف و ضعیف و نزار شدہ و حضرت وی را دید کہ مرغ بریان میخورد آن زن را بمشاہدۂ این حال دل بسوخت و انکاری بدرون وی راہ یافت فرمود ای عورت پسر تو بیمار است و بیمار را

پرہیز لازم است چوں تندرست شود ہر چہ خواہد بخورد زبان ندارد پس اشارت باستخوان ہای مرغ کرد و فرمود قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ طائر درست با پر و بال شد و بپرید فرمود اگر پسر تو باین مقام برسد بخورد ۔

یعنی اس کلام کی مصداق یہ حکایت ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضور غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں چھوڑ گئی تاکہ آپ اُس کی تربیت کریں۔ پس آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تسلیک کے قاعدہ پر ریاضت کا حکم فرمایا اور اُس کو جَو کی خشک روٹی کھانے کا امر صادر فرمایا۔ ایک روز وہ عورت آئی اور اپنے لڑکے کو نحیف ضعیف اور بالکل لاغر دیکھا اور حضورؓ کو دیکھا کہ آپ مُرغ مُسَمَّن تناول فرما رہے ہیں۔ اس حال کے مشاہدہ سے اُس عورت کا دل جلا اور وہ آپؓ پر بدگمان ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اے مائی! تیرا بیٹا بیمار ہے اور بیمار کیلئے پرہیز لازم ہے۔ جب یہ تندرست ہو جائیگا جو چاہے گا کھائے گا اور اس کو کوئی حرج نہ ہو گا۔ اتنے میں آپؓ نے مُرغی کی ہڈیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُٹھ۔ مُرغی پر و بال سمیت درست ہو گئی اور اڑ گئی۔ آپ نے فرمایا اگر تیرا بیٹا اس مقام پر پہنچ گیا تو وہ بھی مُرغ کھائے گا ۔

اور ص۴۱۵ پر فرمایا و کلام آنحضرت در بہجۃ الاسرار و تکملہ و روض الریاحین و دیگر مؤلفات کہ در احوال شریف و مناقب منیف وی رضی اللہ عنہ نوشتہ اند بسیار است و شیخ مجد الدین شیرازی بغوی صاحب قاموس نیز در احوال ایشان کتابی نوشتہ است مسمی بروضۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادرؓ و در آں آوردہ اند کہ وقتی بودی چہار صد کس قلم و دوات گرفتہ و مجلس شریف می نشستند و از کلام شریف می نوشتند و نوشتہ اند کہ چوں ہجوم حاضر آں مجلس بسیار شد و فضاء خانقاہ و مسجد تنگ آمد و مصلی عید کرسی می نہادند و خلائق حاضر می آمدند و سخن می شنیدند گاہی قریب ہفتاد ہزار کس می بودند نَفَعَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَاتِہٖ وَبَرَکَاتِ عُلُوْمِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مَبْدَأِ الْخَلْقِ وَاِمَامِ الْکُلِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَحْزَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

یعنی اور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام مبارک بہجۃ الاسرار و تکملہ و روض الریاحین و دیگر مؤلفات جن میں آپ کے احوال شریف و مناقب منیف مرقوم ہیں بہت ہے اور شیخ مجد الدین شیرازی بغوی صاحب قاموس علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کے احوال شریف میں ایک کتاب مسمی بروضۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادرؓ تحریر کی ہے۔ ان جملہ کتب میں مذکور ہے کہ چارسو علماء قلم دوات لے کر آپ کی مجلس شریف میں بیٹھے تھے اور آپ کا کلام شریف لکھتے تھے اور لکھا ہے کہ جب حاضرانِ مجلس کا ہجوم بہت بڑھ گیا اور خانقاہ اور مسجد شریف کی کشادہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو جناب کی کرسی مبارک عید گاہ میں رکھ دی گئی۔ خلائق حاضر ہوتی تھیں اور آپ کا کلام مبارک سنتی تھیں اور گاہے قریب ستر ہزار اشخاص کے حاضری ہوتی تھی۔ نفعنا اللہ ببرکاتہ و ببرکات علومہ فی الدنیا والدین و صلی اللہ علی مبدأ الخلق و امام الکل محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احزابہ اجمعین ۔

اور صفحہ ۱۴۱ پر فرمایا اَلْمَقَالَةُ الثَّمَانُوْنَ وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ میان من وشما ومیان ہمہ خلق دوری و تفاوت میان آسمان وزمین فَلَا تَقِيْسُوْنِيْ بِاَحَدٍ وَّلَا تَقِيْسُوْا عَلٰى اَحَدٍ پس قیاس نکنید مرا بہیچ یکی و قیاس نکنید بر من ہیچ یکے را۔

یعنی مقالہ ۸۰ اور جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اور تمام خلائق کے درمیان اتنی دوری اور تفاوت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان پس قیاس نہ کرو مجھے کسی پر اور قیاس نہ کرو کسی کو مجھ پر۔

از مجموعہ کتاب المکاتیب والرسائل الیٰ ارباب الکمال والفضائل

(برحاشیہ کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ الرسالة السادسة والاربعون خرقة الجنان بمعنی الکشف والعیان میں صفحہ ۳۴۳ پر فرماتے ہیں وبالجملہ اندوہ وتنگدلی از حد گذشتہ وقت امداد واعانت است فریاد رسی میباید کرد ورداے اغاثہ کبری کہ منتہی بجناب حضرت غوث الاعظم است میباید پوشید۔

یعنی اور بالجملہ اندوہ وتنگدلی حد سے گزر گئی ہے امداد واعانت کا وقت ہے فریاد رسی کرنی چاہیے اور اغاثہ کبری کی چادر جو جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اوڑھ لینی چاہیے۔

اور الرسالة الثالثة والستون توصية الاخوان بالصبر على جفاء اہل الزمان میں صفحہ ۳۷۹ پر فرمایا ایں فقیر را مخلص ومحب خود انگارند واز احوال خود غافل نشمارند ومرجع وماوای ما فقیراں ہمہ جناب سید کائنات وخلاصہ موجودات است علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات بوسیلہ حضرت پیر دستگیر غریب نواز شکستہ پرور غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا۔

یعنی اس فقیر کو اپنا مخلص ومحب سمجھیں اور اپنے احوال سے غافل نہ خیال کریں اور ہم سب فقیروں کا مرجع اور ماوای بوسیلہ حضرت پیر دستگیر غریب نواز شکستہ پرور غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ جناب سید کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وسیلہ ہمیشہ افضل ترین اور مقرب ترین ہستی کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ اگر خلفائے راشدین یا سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی ہستی مقرب ترین ہوتی تو حضرت شیخ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ انہیں کا وسیلہ ٹھہراتے اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ تمام فقراء کاملین کا یہی عقیدہ ہے۔

اور الرسالۃ السابعۃ والستون طلب الغور فی قصۃ لاھور میں صفحہ ۳۸۴ پر فرمایا شما ہیچ غم مخورید و ہیچ اندیشہ بخود راہ ندہید و از ہیچکس و از ہیچ چیز نترسید توجہ خود بجانب حضرت غوث اعظم درست درآید و از ہمہ کس قطع کنید ہیچ چیز از شما نمی خواہند غیر از توجہ بآن جانب ہمہ چیز خواہد شد۔

یعنی آپ بالکل غم نہ کریں اور کسی قسم کا فکر نہ کریں اور کسی شخص سے اور کسی چیز سے نہ ڈریں۔ اپنی توجہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کیطرف رکھیں سب کام درست ہو جائیں گے اور ہر کسی سے قطع تعلق کر دیں آپ کو کسی چیز کی حاجت نہیں آپ صرف توجہ جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کیطرف رکھیں سب کچھ ہو جائیگا۔

(ف) یہ کلمات طیبات حضرت شاہ ابو المعالی قادری لاہوری قدس سرہٗ نے لاہور سے الوداع کرتے وقت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو ارشاد فرمائے۔ دیکھئے اُن کے نزدیک بھی وسیلہ اعظم جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔

از مدارج النبوۃ

اور حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کتاب مدارج النبوۃ جلد اوّل کے صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں و عبد اللہ بن ابی الحسماء گفت خریدم از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیش از بعثت چیزی و باقیماند مرا او را چیزی از ثمن پس وعدہ کردم آنحضرت را کہ ہمین جا می آرم و فراموش کردم و بعد از سہ روز یاد آمد ناگاہ می بینم کہ آنحضرت ہمانجا نشستہ است فرمود در مشقت انداختی تو مرا من ہمیں جا ام دریں مدت سہ روز انتظار میبرم ترا رواہ ابو داؤد و دریں نہایت تواضع و صبر و صدق وعدہ است و از اسمٰعیل پیغمبر علیہ السلام نیز مثل ایں آمدہ است کہ فرمود حقتعالیٰ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ و مثل ایں از بعضی متبعان شریعت نبوی نیز بوجود آمدہ چنانکہ آمدہ است غوث الثقلین شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سال تمام بوعدہٗ مردی منتظر نشستہ ماند و آں مرد خضر علیہ السلام بود۔

یعنی اور عبد اللہ بن ابی الحسماء نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ بعثت سے پہلے ایک چیز خریدی اور قیمت میں سے کچھ رقم آپ کی میری طرف باقی رہ گئی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

وعدہ کیا کہ باقی رقم اسی جگہ لاتا ہوں۔ میں بھول گیا اور تین روز کے بعد مجھے اپنا وعدہ یاد آیا۔ ناگاہ دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ بیٹھے ہیں۔ فرمایا آپ نے مجھے مشقت میں ڈالا۔ میں تین روز سے اسی جگہ آپکا انتظار کر رہا ہوں۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع و صبر و صدق وعدہ کا کمال نظر آرہا ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے متعلق بھی ایسی روایت پائی جاتی ہے لہٰذا ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔ اور ایسی ہی روایات شریعتِ نبوی کے متبعان کے متعلق بھی پائی جاتی ہیں جیساکہ حضرت غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کتاب بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے کہ آپ ایک مرد کے وعدہ کے مطابق ایک سال پورا اُس کا انتظار کرتے رہے اور وُہ مرد خضر علیہ السّلام تھے۔

(ف) محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اور جلد اوّل کے صہ۱۹۵ پر فرمایا بعد ازاں رسید بہ بیت المقدس و بست براق را بحلقۂ باب مسجد کہ الآن اُورا باب محمدؐ میگویند پس در آمد در مسجد و گذارد دو رکعت و ظاہر این دو رکعت تحیۃ المسجد بود و حاضر شدند ملائکہ و متمثل گردانیدہ شدند ارواح انبیاء از آدم تا عیسیٰ و ثنا گفت مر خدا را و صلوٰۃ فرستادند بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اعتراف کردند ہمہ بفضل محمدؐ پس اذان گفتہ شد و تکبیر برآوردہ شد برائی نماز و تقدیم کردند محمدؐ را صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وعلیہم پس آنحضرت امامت کرد ہمہ انبیاء را و ملائکہ اقتدا کردند بوی۔

یعنی اُس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے اور حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے مسجد کے دروازے کے کنڈے کیساتھ بُراق باندھا۔ اُس دروازے کو اب باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اور صاف ظاہر ہے کہ یہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی تھیں۔ اسی اثنا میں ملائکہ بھی حاضر ہو گئے اور ارواح انبیاء آدم تا عیسیٰ علیہم السلام متمثل ہو کر حاضر ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ان سب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور آپ کی فضیلت کا اعتراف کیا۔ اُس کے بعد اذان دی گئی اور نماز کیلئے تکبیر اقامت پڑھی گئی جملہ انبیاء علیہم السّلام نے جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کی امامت کی اور ملائکہ نے بھی آپ کی اقتدا کی۔

(ف) اِس میں دلالت ہے کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جُملہ انبیاء علیہم السّلام

کی امامت بیت المقدس میں کی۔

اور جلد اوّل کے صفحہ ۲۰ پر فرمایا و آمدہ است کہ فرمود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم چوں صعود کردم باسمان ہفتم ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام را دیدم کہ تکیہ بر بیت المعمور کردہ نشستہ است و باوی قومی اند خوشروی پس سلام کردم بر ایشان وسلام کردند ایشان بر من وامت خود را دو قسم یافتم جمعی جامہای سفید دارند مثل قراطیس وجمعی جامہای چرکین پس در آمدند ہمراہ من آنہا کہ جامۂ سفید داشتند بیت المعمور را و محجوب ماندند آنہا کہ جامۂ چرکین داشتند پس نماز گزاردم در بیت المعمور با آنہا کہ جامۂ سفید داشتند۔

یعنی اور روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کو دیکھا کہ بیت المعمور کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک قوم ہے جن کے چہرے نہایت خوبصورت ہیں پس میں نے اُن کو سلام کیا اور انہوں نے مجھے سلام کیا۔ اپنی امت کو میں نے دو قسم پر دیکھا ایک قسم وہ تھی جن کے لباس کاغذ کی طرح سفید تھے اور دوسری قسم وہ تھی جن کے لباس میلے تھے۔ پس جن کے لباس سفید تھے وہ میرے ساتھ بیت المعمور میں داخل ہوئے اور جنکے لباس میلے تھے وہ روک دیئے گئے اسکے بعد میں نے سفید لباس والوں کیساتھ بیت المعمور میں نماز گذاری۔

(ف) اس میں دلالت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے معراج شریف کی رات اپنی امت مبارکہ کے کُمّل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی امامت بیت المعمور کی۔ جب انبیاء علیہم السّلام نے معراج شریف کی رات ان کُمّل افراد کی قدر ومنزلت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں اپنے سے بڑھ کر دیکھی تو رشک کیا لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ قال اللہ تعالٰی المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیّون والشہداء حضرت شیخ الاکبر محی الدّین ابن العربی قدس سرہُ الاطہر الفتوحات المکیہ میں اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ شہداء سے مراد رسول ہے کیونکہ وُہ اپنی اُمتوں پر گواہ ہوں گے۔ بعض عُلمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے اُن کُمّل افراد رضی اللہ عنہم کی سابقہ انبیاء ورسل علیہم السّلام پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن کے حُسن اعمال کیطرف ترغیب دلائی گئی ہے۔ یہ بندۂ مسکین عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ اُن کُمّل عارفین رضی اللہ عنہم پر سابقہ انبیاء ورُسل علیہم السّلام رشک کرتے ہیں اور رشک ہمیشہ اُس شخص پر کیا جاتا ہے جو درجہ میں مرتبہ میں قُرب میں اور کمال میں بڑھ کر ہو۔ غالباً ان علمائے کرام کی نظر میں وہ احادیث پاک نہیں گذریں جن میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وضاحت فرمادی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں جو قُرب اور درجہ اُن کُمّل افراد کو حاصل ہے سابقہ انبیاء ورُسل علیہم السّلام کو حاصل نہیں وَھُوَھٰذَا:-

(۱) عن یمین الرحمٰن تعالٰی وکلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشہداء بمقعدھم وقربھم من اللہ تعالٰی الخ۔

(۲) المتحابون فی علی منابر من نور یغبطهم بمکانهم النبیون والصدیقون والشهداء ⁕

(۳) اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ⁕

احادیث مندرجہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شانِ اقدس ہے کہ آپ کی امت مبارکہ کے بعض کمل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کو سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اگرچہ بالعموم انبیاء علیہم السلام کی اولیاء رضی اللہ عنہم پر فضیلت مسلمہ ہے ⁕

از مکتوباتِ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی

اول امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب دو صد و نہم میں صفحہ ۲۱۰ پر فرماتے ہیں چون حضرت عیسیٰ نزول خواہد فرمود بمتابعت شریعت خاتم الرسل علیہا الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود واز مقام خود عروج فرموده بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید وتقویت دینِ او علیہا الصلوٰۃ والتحیات خواہد نمود۔ ازینجاست کہ نقل میکنند از شرائع ماتقدم کہ بعد از ہزار سال از ارتحال پیغمبران اولوالعزم انبیاء کرام و رسل عظام مبعوث میشدند کہ تقویت شریعت آن پیغمبران فرمایند و اعلای کلمہ او نمایند وچون دورۂ دعوت شریعت او تمام میشد پیغمبر اولوالعزم دیگر مبعوث میگشت، وتجدید شریعت خود میفرمود و چون شریعت حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام از نسخ وتبدیل محفوظ است علماء امت او را حکم انبیاء داده کارِ تقویت شریعت وتائید ملت را بایشان تفویض فرموده مع ذلک یک اولوالعزم پیغمبر را متابع او ساختہ ترویج شریعت او نموده است۔ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ بدانند کہ بعد از ہزار سال بعد از ارتحال خاتم الرسل علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اولیاء امت او کہ بظہور آیند ہرچند اقل باشند اکمل بودند تا تقویت این شریعت بر وجہ اتم نمایند حضرت مہدی کہ حضرت خاتم الرسل علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام از قدوم مبارک او بشارت فرموده اند بعد از ہزار سال بوجود خواہند آمد و حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام خود نیز بعد از ہزار سال نزول بوجود خواہند فرمود بالجملہ کمالات اولیاء این طبقہ شبیہ بکمالات صحابہ کرام است۔ ہرچند بعد از انبیاء افضل مر اصحاب کرام است علیہم السلام اما جائے آں داد کہ از کمال تشابہ یکے را بر دیگرے فضل نتواں داد وازین جا تو اندکہ آنسرور فرموده علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا يُدْرٰى اَوَّلُهُمْ خَيْرٌ اَمْ آخِرُهُمْ نفرمود لَا اَدْرِيْ اَوَّلُهُمْ خَيْرٌ اَمْ آخِرُهُمْ بعلمہ بحال کل من الفریقین

لِهٰذَا قَالَ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ اما چون از کمال مشابهت جائی تردد بود فرمود لَایُدْرٰی۔ اگر پرسند کہ آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بعد از قرنِ اصحاب قرنِ تابعین را خیر ساختہ است وبعد از قرنِ تابعین قرنِ تبع تابعین راپس خیریت این دو قرن نیز برین طبقہ متیقن باشد پس تشابہٗ این طبقہ در کمالات با صحاب کرام چہ بود در جواب گویم تواند بود کہ خیریتِ آن قرن برین طبقہ باعتبار کثرت ظہور اولیاء اللہ باشد وقلتِ وجودِ اہلِ بدعت وندرتِ فسق و معصیت وہولا ینافی کون بعض الافراد من اولیاء اللہ فی ہذا الطبقۃ خیر من اولیاء ذالک القرنین کحضرۃ المہدی مثلاً سہ

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید — دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

اَمّا قرنِ اصحاب از جمیع وجوہ خیر است آنجا سخن کردن از فضولیت سابقان سابقانند۔ در جنتِ نعیم مقربان ایشانند انفاق کوہ ذہب دیگراں بمدِ شعیر ایشاں نرسد وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔

یعنی جب حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی متابعت کریں گے اور اپنے مقام سے عروج فرما کر تبعیت کے طور پر حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر پہنچیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تقویت کریں گے۔ گزشتہ شریعتوں کا بھی یہی حال تھا کہ اولوالعزم پیغمبروں کے رحلت فرماجانے سے ہزار سال کے بعد انبیاء کرام اور رسل عظام مبعوث ہوتے تھے۔ جو ان پیغمبروں کی شریعت کو تقویت دیتے تھے۔ اور اُن کے کلمہ کو بلند کرتے تھے۔ اور جب پیغمبر اولوالعزم کی دعوت وشریعت کا دَور تمام ہوجاتا تھا تو دوسرا اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوجاتا تھا اور نئے سرے سے اپنی شریعت ظاہر کرتا تھا۔ اور چونکہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت نسخ وتبدیل سے محفوظ ہے اسلئے حضورؐ کی اُمت کے علماء کو انبیاء کا مرتبہ عطا فرما کر شریعت کی تقویت اور ملت کی تائید کا کام اُن کے سپرد فرمایا ہے۔ بلکہ ایک اولوالعزم پیغمبر کو حضور کا تابعدار بنا کر حضور کی شریعت کو ترقی بخشی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اور جاننا چاہیئے کہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحلت کر جانے سے ہزار سال بعد حضور کی اُمت کے اولیاء جو ظاہر ہوں گے اگرچہ وہ قلیل ہوں گے مگر اکمل ہوں گے تاکہ اس شریعت کی تقویت پورے طور پر کر سکیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام جن کی تشریف آوری کی نسبت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشارت

فرمائی ہے ہزار سال کے بعد پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی ہزار سال کے بعد نزول فرمائیں گے۔

خلاصہ یہ کہ اس طبقہ کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات کی مانند ہیں اگرچہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت و بزرگی اصحاب کرام کیلئے ہے لیکن یہ مناسب نہیں کہ کمال مشابہت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے سکیں۔

اور ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو کہ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ نہیں معلوم ہیں ان میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے اور یہ نہیں فرمایا کہ لَا اَدْرِیْ اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ میں نہیں جانتا ہوں کہ اُن میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے کیونکہ فریقین میں سے ہر ایک کا حال آپ کو معلوم تھا اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ لیکن چونکہ کمال مشابہت کے باعث تردد کا مقام تھا اس لئے لَا یُدْرٰی فرمایا۔

اگر کوئی سوال کرے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحاب کے زمانہ کے بعد تابعین کے زمانہ کو اور تابعین کے زمانہ کے بعد تبع تابعین کے زمانہ کو بہتر فرمایا ہے تو یہ دونوں قرن بھی یقیناً اس گروہ سے بہتر ہوں گے۔ پھر یہ طبقہ کمالات میں اصحاب کرام کے ساتھ کیسے مشابہ ہوگا تو اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ اُس قرن کا اس طبقہ سے بہتر ہونا اس اعتبار سے ہو کہ اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہوگا اور بدعتیوں اور بدکاروں اور گنہگاروں کا وجود کم ہوگا۔ اور یہ امر ہرگز اس بات کے منافی نہیں کہ اس طبقہ کے اولیاء اللہ میں سے بعض افراد ان دونوں قرنوں کے اولیاء سے بہتر ہوں جیسے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۔۔۔ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

فیض روح القدس کا گر دے مدد تو اور بھی ۔۔۔ کر دکھائیں کام وہ جو کچھ مسیحا سے ہوا

لیکن اصحاب کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے اس کی گفتگو کرنا فضول ہے۔ سابق سابق ہی ہیں اور جنت نعیم میں مقرب ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ دوسروں کا پہاڑ سونا خرچ کرنا ان کے ایک مد جو خرچ کرنے کے برابر ہے۔ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے خاص کر لیتے ہیں۔

(ف) حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حدیث شریف خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس امت کے اولیاء کرام میں سے کُل افراد پر بھی فضیلت رکھتے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ زمانہ مبارک جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر دنیا میں رہے تمام زمانوں سے افضل ہے اور اُس زمانہ کی فضیلت کے وجوہات حد و حصر سے باہر ہیں۔

لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے علم مبارک سے جانتے تھے کہ ہماری امت کے کمل افراد کے سردار حضرت غوث الاعظم پاک محبوب سبحانی میراں محی الدین حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف مندرجہ محک الفقراء کلاں ص۱۰۰ اس امر پر صریح دلالت کرتی ہے اس لیئے آپ نے ارشاد فرمایا مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ یعنی میری امت کی مثال بارش کیطرح ہے نہیں معلوم ان میں سے اول کے بہتر ہیں یا آخر کے۔ آج کل کے علماء کرام کا یہ عقیدہ کہ کوئی ولی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا اور ان سے افضل ہو سکتا ہے اس حدیث شریف کے منافی ہے۔ نیز رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۝ (واقعہ ع۱) یعنی سابقون المقربون اولین میں انبوہ کے انبوہ ہیں اور آخرین میں تھوڑے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ آخرین میں سے کوئی سابقون المقربون کے زمرہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔

حدیث شریف مندرجہ محک الفقراء کلاں ص۱۰۱ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کو اپنے کندھوں کا فخر سمجھا اسیلئے امام مہدی علیہ السلام جو بارہویں امام ہیں پر آپ کی فضیلت خود بخود ثابت ہے۔

اور جلد ثانی مکتوب پنجاہ وپنجم میں ص۱۰۹ پر فرمایا آنچہ از حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ منقول است کہ روزی بر سر منبر بیان علوم معارف می نمودند و دریں اثنا گذر حضرت خضر واقع شد شیخ فرمودند اے اسرائیلی بیا کلام محمدی بشنو۔ ازیں عبارت شیخ مفہوم میشود کہ حضرت خضر از محمدیان نیست از ملل سابقہ است۔

یعنی وہ کلام جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ایک دن منبر پر چڑھ کر علوم و معارف بیان فرما رہے تھے کہ اسی اثنا میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اے اسرائیلی آ اور محمدی کا کلام سن۔ شیخ کی اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام محمدیوں میں سے نہیں ہے گذشتہ ملتوں میں سے ہے۔

(ف) میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حضرت خضر علیہ السلام کی حاضری اور آپ سے فیض حاصل کرنا کئی روایات سے ثابت ہے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کے پاس رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم حاصل کرنے کے لئے بھیجا بقولہٖ تعالیٰ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (کہا اس کو موسیٰ نے کہے تو تیرے ساتھ ہوں۔ اس پر کہ مجھ کو سکھا دے کچھ جو تجھ کو سکھائی ہے بھلی راہ۔ کہف رکوع ۹) پس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت موسیٰ

علیہ السلام پر ثابت ہوئی۔

اور جلد سوم مکتوب صد و بست و سوم میں صـ۲۴۷ پر فرمایا مکتوب صد و بست و سوم بنور محمد تہاری
در بیان آنکہ راہ ہائے کہ موصل اند بجناب قدس دو اند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ راہ ہا کہ بجناب قدس موصل اند دو اند راہی است کہ بقربِ نبوت تعلق دارد علیٰ اربابہا الصلوٰۃ والسلام و موصل اصل الاصل است۔ واصلانِ این راہ بالاصالت انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و صحابہ ایشان و از سائر امتان ہر کرا بایں دولت بنوازند اگرچہ قلیل بودند بلکہ اقل و درین راہ توسط و حیلولت نیست۔ ہر کہ ازین واصلان فیض می گیرد بے توسط احدے از اصل اخذ می نماید و ہیچ یکے دیگرے را حائل نیست و راہے ست کہ بہ قربِ ولایت تعلق دارد و اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامہ اولیاء اللہ بہمیں راہ واصل اند راہِ سلوک عبادت ازین راہ است بلکہ جذبۂ متعارفہ نیز داخل ہمیں است و توسط و حیلولت درین راہ کائن ست و پیشوائی واصلانِ این راہ و سرگروہِ اینہا و منبع فیض این بزرگواران حضرت علی مرتضیٰ ست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و ایں منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد۔ درین مقام گویا ہر دو قدم مبارک آں سرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام بر فرق مبارک اوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم درین مقام بایشان شریک اند۔ انگارم کہ حضرت امیرؓ قبل از نشأۂ عنصری نیز ملاذ ازین مقام بودہ اند چنانچہ بعد از نشأۂ عنصری و ہر کرا فیض و ہدایت ازین راہ میرسید و بتوسطِ ایشاں میرسید چہ ایشان سر نقطۂ منتہائے ازین راہ و مرکزِ این مقام بایشان تعلق دارد و چون دورۂ حضرت امیرؓ تمام شد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیباً مفوض و مسلم گشت و بعد از ایشاں بہر یکے از آئمہ اثنا عشر علی الترتیب و تفصیل قرار گرفت۔ و در اعصار این بزرگواران و ہمچنیں از ارتحال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میرسید بتوسطِ این بزرگواران بودہ و بحیلولت ایشاناں ہر چند اقطاب و نجبائے وقت بودہ باشند و ملاذ ملجا ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہٗ و چوں نوبتِ ایں بزرگوار شد منصب مذکور باو قدس سرہٗ مفوض گشت و مابین آئمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد و وصول فیض و برکات درین راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم میشود چہ ایں مرکز غیر او را میسّر نشد ازینجاست کہ فرمودہ شعر

أَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَداً عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

مراد از شمس آفتابِ فیضانِ ہدایت و ارشاد است و از افولِ آن عدم فیضان مذکور و چون بوجود حضرت شیخ معاملہ کہ باولین تعلق داشت باو قرار گرفت و او واسطۂ وصولِ رشد و ہدایت گردید چنانچہ پیش از وے اولین

بوده اند ونیز تا معامله توسطِ فیضان بر پاست بتوسلِ اوست ناچار راست آمد که أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا

سوال این حکم منتقض ست بمجدّد الف ثانی زیرا که در میان معنی مجدد الف ثانی در مکتوبے از مکتوبات جلد ثانی اندراج یافته است که هر چه از قسم فیض دران مدّت بأمتان برسد بتوسطِ او باشد هر چند اقطاب و اوتاد باشند و بدلا و نجبار وقت بودند. گویم که مراد بمجدد الف درین مقام نائب مناب حضرت شیخ است و به نیابت حضرت شیخ این معامله باو مربوط است چنانکه گفته اند نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ

سوال معنے مجدد الف که بالا مذکور شد مشکل ست زیرا که در مدّت مذکوره حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام خواهد نزول فرمود وحضرت مهدی علیه الرضوان نیز خواهند ظهور نمود و معامله این بزرگواران برتراست که بتوسط احدی اخذ فیوض نمایند +

جواب گویم که معامله توسط مربوط براه دومی ست از دو راه مذکور که عبارت از قرب ولایت است و در راه اوّل که عبارت از قرب نبوت ست معامله توسط مفقود است هر که بآن راه واصل گشته است و هیچ حائلے و متوسطے درمیان ندارد بی توسط احدی اخذ فیوض و برکات می نماید. توسط وحیلولت در راه اخیر است فقط و معامله آں متوطن علیحده است چنانچه گذشت. حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام وحضرت مهدی علیه الرضوان براه اوّل واصل اند چنانچه حضرت شیخین رضی الله عنهما براه اوّل واصل گشته درضمن آں سرور صلی الله علیه وعلیٰ آله الصلوٰة والسلام وآنجا شانِ خاص دارند علیٰ تفاوت درجاتهما +

تنبیه باید دانست وواست شخصے از راهِ قرب ولایت بقرب نبوت برسد و در هر دو معامله شریک باشد و بطفیل انبیاء علیهم الصلوٰة والتسلیمات او را آنجا هم بدهند و کارخانه باو مربوط سازند و اینجا هم معامله باو منوط گردانند هیچ خاص کند بنده مصلحت عام را ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ +

یعنی مکتوب ۱۲۳ اس بیان میں کہ وہ راہ جو جناب قدس جل شانہٗ کیطرف پہنچانے والے ہیں دو ہیں۔ نور محمد تہاری کی طرف صادر فرمایا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وہ راہ جو جناب قدس جل شانہ کیطرف لے جانے والے ہیں دو ہیں۔ ایک وہ راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور اصل الاصل تک پہنچانے والا ہے۔ اس راہ کے پہنچے والے بالاصالت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اُن کے اصحاب اور اُمتوں میں سے بھی جس کسی کو چاہیں اس دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔

مگر یہ لوگ قلیل بلکہ اقل ہیں۔ اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ نہیں۔ ان واصلان میں سے جو کوئی فیض حاصل کرتا ہے کسی کے واسطے کے بغیر اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی ایک دوسرے کا حائل نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ راستہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام اقطاب اوتاد ابدال نجباء اور عام اولیاء اللہ سب اسی راستہ سے واصل ہوئے ہیں۔ راہ سلوک اسی راہ سے مراد ہے بلکہ جذبہ متعارف بھی اسی میں داخل ہے۔ اس راستہ میں واسطہ اور حیلولہ ثابت ہے۔ اس راہ کے واصلوں کے پیشوا اور اُن کے سرگروہ اور ان بزرگواروں کے فیض کا سرچشمہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں اور یہ عظیم الشان مرتبہ انہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میرے خیال میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ وجود عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کی پناہ میں رہے ہیں جیسے کہ وجود عنصری کے بعد ہیں۔ اور اس راہ سے جس کسی کو فیض ہدایت پہنچتا تھا انہی کے وسیلہ سے پہنچتا تھا کیونکہ اس راہ کا آخری نقطہ یہی ہیں اور اس مقام کا مرکز انہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جب حضرت امیرؓ کا دورہ تمام ہوا یہ عظیم الشان مرتبہ ترتیب وار حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے سپرد ہوا۔ اور اُن کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ترتیب و تفصیل وار قرار پایا۔ ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور ایسے ہی ان کے انتقال فرما چکنے کے بعد جس کسی کو فیض و ہدایت پہنچتا رہا۔ انہی بزرگواروں کے واسطہ اور حیلولہ سے ہی پہنچتا رہا۔ اگرچہ وقت کے اقطاب و نجباء بھی ہوتے تھے لیکن سب کا ملجاء و ماویٰ یہی بزرگوار ہوئے ہیں کیونکہ اطراف کو مرکز کے ساتھ ملحق ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ حتیٰ کہ سلطان محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی نوبت آپہنچی اور منصب مذکور آپ کے سپرد ہوا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے مابین اور کوئی شخص اس مرکز پر نظر نہیں آتا۔ اس راستہ میں تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات کا پہنچنا شیخ قدس سرہٗ ہی کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہوا۔ اسی واسطے شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے۔ شعر

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا ... أَبَداً عَلٰى أُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

یعنی ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔

شمس یعنی آفتاب سے مراد ہدایت وارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اُس کے غروب ہونے سے مراد فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپ اولین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے

اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے توسل و توسط ہی سے ہے اسلئے درست ہوا کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اِلخ۔

سوال یہ حکم مجدد الف ثانی میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ مکتوبات جلد دوم کے ایک مکتوب میں مجدد الف ثانی کے معنی اس طرح لکھے ہیں کہ اس مدت میں جس قسم کا فیض امتوں کو پہنچتا ہے اسی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے اگرچہ وقت کے اقطاب و اوتاد و ابدال اور نجبار ہوں۔

جواب میں کہتا ہوں کہ مجدد الف ثانی سے مراد اس مقام میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا قائم مقام ہے۔ اور حضور کی نیابت و قائم مقامی کے باعث یہ معاملہ اس پر وابستہ ہے جیسے کہتے ہیں۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ (چاند کا نور سورج کے نور سے حاصل ہوا ہے)۔

سوال مجدد الف ثانی کے معنی جو اوپر مذکور ہوئے ہیں مشکل ہیں کیونکہ مدت مذکورہ میں حضرت عیسٰے علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی علیہ السّلام بھی ظہور کریں گے اور ان بزرگوں کا معاملہ اس سے برتر ہے کہ کسی کے وسیلہ سے فیوض اخذ کریں۔

جواب میں کہتا ہوں کہ توسط و وسیلہ کا معاملہ مذکورہ بالا راہوں میں سے دوسرے راستہ پر موقوف ہے جو قربِ ولایت سے مراد ہے۔ لیکن راہِ اوّل میں جو قربِ نبوّت سے مراد ہے توسط و وسیلہ کا معاملہ مفقود ہے اس راستہ سے جو کوئی واصل ہوا ہے کوئی حائل و متوسط درمیان نہیں آیا۔ دوسرے کے وسیلہ کے بغیر اس کو فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ توسط و حیلولہ فقط دوسرے راستہ میں ہے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان راہِ اوّل سے واصل ہیں جیسے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تبعیت کی ضمن میں راہِ اوّل سے واصل ہوئے ہیں اور اپنے اپنے درجوں کے موافق وہاں شان خاص رکھتے ہیں۔

تنبیہہ واضح ہو کہ ممکن ہے کہ آدمی قربِ ولایت کے راستہ سے قربِ نبوّت تک پہنچ جائے اور ہر دو معاملہ میں شریک ہو اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی طفیل اس کو وہ جگہ بھی دیدیں اور دونوں جگہوں کا معاملہ اس پر وابستہ کردیں ع

خاص کند بندۂ مصلحت عام را ؛ یعنی خاص کر لیتا ہے ایک کو تا بھلا ہو عام کا

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(ف) سُبْحَانَ اللّٰهِ! حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کیسے احسن پیرایہ سے میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت صحابہ کرام آئمہ اطہار اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت فرماتے ہیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں

کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے پہلے جتنے آئمہ رضی اللہ عنہم خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز تھے اُن سب کے فیضان کے آفتاب غروب ہو چکے ہیں اور آپ کے فیضان کا آفتاب ابدالآباد چمکتا رہے گا۔ یعنی ابدالآباد تک فیضان الٰہی آپ کے دست مبارک سے تقسیم ہوگا۔

نیز ہر ہزار سال پر جو مجدد مبعوث کیا جائے گا وہ آپ ہی کا نائب مناب ہوگا چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ ہی کے زیر سایہ ہوں گے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام تو ہیں ہی ولی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو بحیثیت ایک ولی مجدد شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ یعنی حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریم نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے (مشکوٰۃ شریف باب نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ) اور ہر ولی پر آپ کی فضیلت ثابت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں نازل کرنے کا راز یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرالی شان ہر کسی پر ظاہر ہو جائے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں آپ کی اُمت میں داخل ہیں اور آپؐ کی اُمت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اولوالعزم رسول آپ کی اُمت کے کمل افراد کا ادب کرتے ہیں اور اُن کے مراتب دیکھ کر اُن پر رشک کھاتے ہیں لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عز وجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کیلئے نور کے منبر ہوں گے رشک کھاتے ہیں اُن پر انبیاءؑ اور شہداءؓ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فی الحب اللہ)۔

میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وہ نرالی شان ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام پر وہ دبدبہ اور ہیبت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو اس وقت کے قطب زمان کا ادب کرینگے جو آپ کے نائب مناب ہوں گے۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی

ان گفتہ اند کہ چوں شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ متولد شد در روزہ ماہ رمضان شیر نخوردی۔

یعنی شیخ ابو سعید عبد اللہ اور والدہ احمد جیلیہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ بارہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب میرا فرزند عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان کے دنوں میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا تھا۔ سبحان اللہ! جسوقت آپ کے نورِ پاک کا دنیا میں ظہور ہوا تو آپ کے گوہر پاک کی صفائی نے تقویٰ کا دعویٰ کیا۔

اور فرمایا کہ ایک دفعہ رمضان شریف کا چاند بہ سبب بادل کے دکھائی نہ دیا۔ لوگوں نے آکر مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ میں نے کہا کہ میرے فرزند نے آج دودھ نہیں پیا۔ آخرش تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ وہ رمضان کا دن تھا۔ اور شہر میں اس بات کا بہت چرچا ہو گیا کہ سادات کے ایک گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان مبارک کے دنوں میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔

جسکی عاقبت محمود ہو وہ پہلے ہی صدق و صفا کی راہ پر ہوتا ہے۔ لوگوں کی یہ ضرب المثل بالکل درست ہے کہ باغ سے ثمر کا کمال ظاہر ہے۔

قاضی القضاۃ ابی نصر صالح بھی اپنے چچا عبد الوہاب سے اسی طرح پر روایت کرتے ہیں کہ عجم کے مشائخ اور علماء کہتے ہیں کہ جب شیخ عبد القادر پیدا ہوئے تو رمضان کے دنوں میں دودھ نہ پیتے۔

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مادر زاد قرآن مجید کے عالم اور حافظ تھے اور یہ بیّن دلیل ہے کہ آپ کی تعلیم و تربیت ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور آپ کو ازل ہی سے حضور علیہ السّلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ آپ قصیدہ شریف میں خود فرماتے ہیں ؎

أَنَا كُنْتُ فِي الْعَلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ　　بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِي

مجھے اسوقت مراتب علیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور مستور تھا اور آپ نبوت سے مشرف تھے۔

اور اسی باب اوّل کے تحت فرمایا نقلست از شیخ عبد اللہ محمد سید عبد القادر میفرمود خورد بودم روز عرفہ بیرون رفتم دنبال گاوی گرفتم بھیبت حراثت آں گاؤ روی باز پس کرد و گفت یا عبد القادر مالھذا خلقت ولا بھذا امرت بترسید و باز گشتم و ببام سرای خود آمدم حاجیاں را دیدم کہ در عرفات استادہ بودند پیش مادر رفتم و گفتم مرا در کار خدا کن و اجازت دہ تا بہ بغداد روم و علم آموزم و صالحانرا زیارت کنم از من سبب آن داعیہ پرسید باوی گفتم بگریست و برخواست ہشتاد دینار بیرون آورد کہ میراث پدر من ماندہ بود چہل دینار برائے برادر من گذاشت و چہل دینار زیر بغل جامہ من دوخت و مرا اذن سفر کردہ و مرا عہد داد بر راستی در جمیع احوال و بوداع من بیرون آمد و گفت اے فرزند برو کہ برائے خدا تعالےٰ از

تو بریدم و تا قیامت روی مبارک ترا نخواہم دید من بقافلہ اندک توجہ بجانب بغداد کردم چون از ہمدان گذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قافلہ را بگرفتند و ہیچ کس مرا تعرض نکرد و ناگاہ یکے از ایشان بر من گذشت و گفت ای فقیر با خود چہ داری گفتم چہل دینار گفت کجا است گفتم در جامہ دوختہ است در زیر بغل من گمان برد مگر استہزا میکند مرا بگذاشت دیگرے آمد نیز شنید آنچہ اول شنید ہر دو پیش مہتر خود رفتند و آنچہ از من شنیدہ بود باوی بگفتند مرا طلبید و بالاتلے کہ اموال قافلہ را قسمت میکردند مرا بردند گفت با خود چہ داری گفتم چہل دینار گفت کجا است گفتم در جامہ من دوختہ است در زیر بغل من بفرمود تا جامہ ام شگافتند و آنچہ گفتہ بودم یافتند پس گفت ترا بدین خود چہ داشت کہ اعتراف کردی گفتم مادر من مرا عہد دادہ بود کہ بر صدق و راستی باشی در عہد وی خیانت نکنم پس مہتر ایشان بگریست و گفت تو در عہد مادر خود خیانت نیکنی و چندان سال است کہ در عہد پروردگار خود خیانت کردم و بر دست من توبہ کرد پس اصحاب وی گفتند کہ در قطع طریق مہتر ما بودی اکنون در توبہ مہتر ما باش ہمہ بر دست من توبہ کردند و آنچہ از قافلہ گرفتہ بودند باز دادند و اول تائبان از دست من ایشان بودند نظم

ترکِ عجمی کاکل ترکانہ برانداخت — از خانہ برون آمد و صد خانہ برانداخت
آندم کہ عقیق لب خود در سخن آورد — خون از دامن ساغر و پیمانہ برانداخت

یعنی شیخ ابوعبداللہ محمد سے منقول ہے کہ حضرت شیخ سید عبدالقادرؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابھی لڑکپن میں ہی تھا کہ ایک دفعہ عرفہ کے دن ایک گائے کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اور جنگل کو لیجارہا تھا کہ گائے نے مڑ کر میری طرف مُنہ کیا اور کہا کہ اے عبدالقادر نہ تو تو اُس واسطے پیدا کیا گیا ہے اور نہ تجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وقت مَیں ڈر گیا اور واپس آکر گھر کی چھت پر پڑھ گیا اور حاجیوں کو عرفات میں کھڑے ہوئے پایا۔ تب اپنی والدہ کے پاس آکر عرض کی کہ مجھے خدا کے کام میں لگاؤ۔ اور اجازت دو کہ مَیں بغداد میں جا کر تحصیل علم میں مشغول ہوں اور خدا کے نیک بندوں کی زیارت کروں۔ مجھ سے اس بات کا سبب پوچھا۔ مَیں نے گائے والا ماجرا سنایا۔ انہوں نے رو دیا اور اٹھ کھڑی ہوئیں اور میرے والد بزرگوار کی میراث باقیماندہ سے اسّی دینار آئیں۔ ان میں سے چالیس دینار میرے بھائی کیلئے رکھے اور باقی چالیس کو میری بغل کے نیچے میرے کپڑے میں سی دیئے اور مجھ کو سفر کی اجازت مرحمت فرمائی اور مجھ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد لیا۔ اور میرے وداع کرنے کو باہر تشریف لائیں اور فرمایا کہ خداوندتعالیٰ کی خاطر مَیں نے تجھ سے قطع تعلق کیا اور قیامت تک تمہارا مُنہ نہیں دیکھوں گی۔ مَیں تھوڑے سے قافلہ کے ہمراہ بغداد کو چلدیا۔ جب ہم ہمدان سے گذرے تو ساٹھ سوار نکلے اور قافلے کو گھیر لیا اور میری جانب کسی نے خیال نہ کیا۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا اور پوچھا کہ اے فقیر تیرے پاس کیا ہے۔ مَیں نے کہا

چالیس دینار! اُس نے پوچھا کہاں ہیں۔ مَیں نے جواب دیا کہ میری بغل کے نیچے کپڑے میں سیئے ہوئے ہیں۔ اس نے گمان کیا کہ شاید مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ چھوڑ دیا۔ اور دوسرا آیا۔ اُس نے بھی پہلے کیطرح پوچھا۔ مَیں نے بھی ویساہی جواب دیا۔ جیسے کہ پہلے کو دیا تھا۔ وہ دونوں مل کر اپنے سردار کے پاس گئے اور جو کچھ مجھ سے سُنا تھا۔ اُس کو سنایا۔ اُس نے مجھے بُلایا۔ وہ مجھے ایک ٹیلہ پر جہاں کہ قافلہ والوں کا اسباب تقسیم ہورہا تھا لے گئے۔ اُس نے پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے۔ مَیں نے کہا چالیس دینار۔ اُس نے کہا کہاں ہیں۔ مَیں نے کہا میری بغل کے نیچے کپڑے میں سیئے ہوئے ہیں۔ اُس نے میرا جامہ پھاڑ دینے کا حکم دیا اور جو کچھ میں نے کہا تھا اُن کو مل گیا۔ پس اُس نے کہا کہ تجھے کس بات نے اقرار کرنے کی جرأت دلائی۔ مَیں نے کہا میری والدہ نے مجھ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد لیا تھا مَیں نے اُس عہد میں خیانت نہیں کی۔ پس اُن کا سردار رو پڑا اور کہا کہ تو اپنی والدہ کے عہد میں خیانت نہیں کرتا اور مَیں چند سال کے عرصہ سے خداوند تعالیٰ کے عہد میں خیانت کر رہا ہوں اور میرے ہاتھ پر اُس نے توبہ کی پس اُس کے ساتھیوں نے کہا تو راہزنی میں ہمارا سردار تھا۔ اب توبہ میں بھی ہمارا سردار ہو سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور جو مال واسباب قافلہ والوں کا لوٹا تھا واپس دیدیا۔ وہ سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ۔

جب وہ ترک عجمی کاکل ترکانہ چہرہ مبارک پر ڈال کر خانہ مبارک سے باہر جلوہ افروز ہوتے تو ہزاروں گھروں کو اُکھیڑ ڈالا یعنی لاکھوں آدمیوں کو چاہ غفلت سے باہر نکال کر شراب توحید سے مخمور کر دیا۔ جسوقت آپ لبِ لعل مبارک سے شیریں کلام فرماتے تو ساغر و پیمانہ کے دامن سے خون بر نکلتا یعنی آپ کی زبان مبارک میں یہ تاثیر تھی کہ سامعین کے جامہائے قلوب شراب ناب سے لبریز ہو جاتے +

اور باب ثانی در صورت و ہیبت آنحضرت رضی اللہ عنہ میں فرمایا روایت میکند ابو صالح نصر از شیخ عبدالرزاق و عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہم کہ آنحضرت فرمودہ است طوبیٰ لمن رأنی من رأی من رأنی و رای من رأنی من رأی من رأنی الیٰ سبعۃ

یعنی ابو نصر صالح عبدالرزاق و عبدالوہاب سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا خوشخبری ہو اُس شخص کو جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور اسی طرح سات تک +

خرم آنکس کہ مرا دید و رسید
یا بدید آنکہ مرا دید بدید

یا کسے را کہ نظر کرد براں
کہ مرا دیدہ بود از دل و جاں

ہمچنیں میرود این سلسلۂ خوش
تا بہفت اے دل پاک و بہش

آور اسی باب کے تحت فرمایا نقلست شریف
ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینے موصلے از پدر خود میگفت
کہ سیزدہ سال بخدمت حضرت سید محی الدین رضی اللہ عنہ
بودم ہرگز ندیدم کہ مگس بر و نشست یا خلط و خوئیی
بیرون انداخت قطعہ

تو نوش جانی و بر جان چو چشمہ عسلے
عجب کہ شہد تو از زحمت مگس دور است
دراں لطیف بدن خلط خوئے کجا باشد
کہ ہمچو روح بصد لطف بر سر نور است

شریف ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی اپنے باپ
سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تیرہ
سال تک آنحضرت کی خدمت بابرکت میں رہا۔ لیکن
اس عرصہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بدن مبارک پر
مکھی بیٹھی ہو یا آپ نے تھوکا ہو یا ناک صاف کیا ہو۔
اے محبوب پاک۔ آپ میری جان کیلئے شراب ہیں
بلکہ شہد کا چشمہ ہیں۔ اس لطیف بدن مبارک میں خلط
و خوی کہاں سے آسکتا ہے جو روح سے بھی صد
گنا زیادہ لطیف اور نورانی ہو۔ عجب ہے کہ آپ کا
شہد مبارک زحمت مگس سے دور ہے۔

اور باب چہارم در خلق و عادت کریم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تحت فرمایا نقلست از ابی عبداللہ کہ حضرت سید محی الدین رضی اللہ عنہ سریع الدمعہ بود و شدید الخشیۃ و کثیر الہیبۃ و مجاب الدعوات و کریم الاخلاق و طیب الاعراق بود و ابعد الناس از فحش و اقرب الناس الی الحق بود و غضب نمیکرد بر کسے از جہت نفس خود دیاری نمیکرد مگر بجہت حق سے ہر چہ کرد او از برای دوست کرد و ہرگز ہیچ سائل را رد نکرد و بے روزے خود آن سلطان ممالک جود قادریہ شہود حضرت شیخ داؤد میفرمود کہ چون بہ در مرادقات جلالت آیات پیر جہانگیر ما دنیا پرستارے میکرد و جملہ اہل حشم خدام آن درگاہ بود ندیک درزیی د. داین معنے را دید و بدل اندیشید۔ بیت

آں را کہ چنیں جاہ و حشم روئے نمود — در خانہ او تودۂ زر خواہد بود

بیا تا در خانہ او درایم و از بینجا یکبارگی بکام دل برایم چون درآمد ازین اسباب ہیچ ندید کور شد سے

خفاش کہ در خانہ خورشید رود — روشن کہ چنین بے بصر و کور شود

آنحضرت را حال این سیاہ بی نور روشن بود گفت از مروت نیست کہ کسی بخانہ ما بیاید و ناامید آمدہ باشد و ناامید گردد سے

از فتوحات و از جنس ہمین — کور شد چیزے تواں دادن بایں

درین بودند کہ بہتر خضر رسید و عرض کرد کہ یا دای ممالک عالی یکیے از ابدال درین دم از صدمہ موت فوت شد بہر کہ حکم شود بجای او نصب کردہ شود فرمود در خانۂ ما شخصے بکسر دل افتادہ است برد اورا بیرون

آرتا در محل رفیع نصب کنم مہتر خضر مصلا نرفت و آن شخص را پیش آنحضرت آورد بیک نگاہ از عنایت او را از یکے ابدالاں ساخت ہاں اے گدائے حضرت قادری خوش وقت باش چوں آنحضرت چناں کس راکہ بچنیں نیت سوئے او آمدہ از دولت خود محروم نمیگذارد تراکہ بصدق و صفا بحضرت او روئے آوردہ باشی کرم او کی روادارد کہ از دولت کرامت وی محروم روی نظم

دزدکہ آید پے دزدی برش | از کرمش واصل دیچون شود

وآنکہ بصدق وصفا رو نہد | بردر او حالت او چون شود

ہچو دزد جانبش آید زراہِ بے راہی | بدولتِ کرمش عارفِ جہان باشد

کسے کہ بردرش آید زراہ صدق وصفا | برین قیاس بکن حال او چہان باشد

یعنی اور ابو عبداللہ محمد سے منقول ہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ رقیق القلب خوش اخلاق مستجاب الدعوات بہت ڈرنے والے - بڑی ہیبت والے اور خوشبودار پسینہ والے تھے اور فحش اور بیہودہ باتوں سے سخت متنفر اور حق کیطرف زیادہ راغب تھے - اور اپنے نفس کی خاطر کسی پر غضب وغصہ نہیں کرتے تھے - اور کسی سے دوستی نہ کرتے تھے مگر صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر - تھے

اور جو کچھ کرتے تھے دوست کی خاطر کرتے تھے - اور کسی سائل کو رد نہ کرتے اور اپنی جود وسخا سے کسی کو محروم نہ رکھتے تھے - حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چونکہ ہمارے پیر جہانگیر کے در دولت پر سب لوگ آتے تھے اور تمام اہلِ دولت و صاحب ثروت اس بارگاہ کے خادم تھے - اس لئے ایک چور نے یہ خیال کیا کہ ضرور ایسے جاہ و جلال والے بڑے مال دار ہوں گے - جن کا اس قدر جاہ وحشم ہے اُن کے خانہ مبارک میں سونے کے ڈھیر ہوں گے +

اور ارادہ کیا کہ اُن کے گھر میں گھس جاؤں اور اپنی دلی مراد پاؤں جب گھر کے اندر داخل ہوا تو کچھ بھی نہ پایا اور اندھا ہو گیا - چمگادڑ جو خورشید کے گھر میں داخل ہو جائے - ضروری ہے کہ وہ اسی طرح بے بصر دکور ہو جائے +

آنجناب پر اس سیاہ بے نور کا حال روشن تھا - خیال فرمایا کہ یہ بات مروّت سے بعید ہے کہ ہمارے گھر میں کامیابی کی خواہش سے آکر ناکامیاب چلا جاوے - یہ شخص فتوحات اور جنس مہین کے خیال سے اندھا ہو گیا ہے - اس کو کچھ دینا ہی چاہیئے +

آپ ابھی اسی خیال میں تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام آئے - اور عرض کی کہ اے عالی ممالک کے والی ایک ابدال اس وقت تقضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے - جس کے لئے آپ حکم دیں - اُس کی جگہ مقرر کیا جاوے

آنحضرتؓ نے فرمایا ایک شکستہ دل شخص ہمارے گھر میں پڑا ہے۔ جاؤ اس کو لے آؤ۔ تاکہ اس کو بلند مرتبہ پر مقرر کریں۔ حضرت خضر بطور چپڑاسیوں کے گئے اور اس شخص کو آپ کے حضور میں پیش کیا۔ جس کو ایک ہی نگاہ لطف سے ابدال بنا دیا۔ اے قادری دربار کے فقیر تو بھی خوش ہو۔ کہ جب آنحضرت نے ایک ایسے شخص کو جو بُری نیت سے آپ کی طرف آیا تھا اپنی دولت سے محروم نہیں رکھا تو تُو کب آپ کی دولت سے محروم رہ سکتا ہے، جب کہ صدق و صفا سے اس درگاہ میں آوے۔

(ف) اس میں دلالت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے چپڑاسی ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قرآن مجید کی رُو سے ثابت ہے بقولہٖ تعالیٰ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ (کہف ع ۹) حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اور جس علم کی آپ کو خبر تک نہیں آپ اس پر صبر کیسے کر سکتے ہیں۔ لہٰذا میرے سلطان غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت اظہر من الشمس عیاں ہے۔

اور باب پنجم در تلقب آنحضرت بہ محی الدین و باز اشہب کے تحت فرمایا روایت کردہ اند بعضے اہل علم برسید متصل بشیخ ابوسلیمان داؤد بن یوسف کہ گفت وقتی پیش عقیل ذکر کردند کہ جوانی عجمی شریف نام او عبدالقادرؒ مشہور شدہ است در بغداد فرمود او در آسمان مشہور تر است ازاں کہ در زمین جوان رفیع القدر مدعو است در ملکوت بہ باز اشہب و در اشعار خاص این بیان فرمودہ اند بقولہٖ؎

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحَهَا ۔۔۔ طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازُ اَشْهَبٗ

یعنی اور بعضے علماء شیخ ابوسلیمان داؤد ابن یوسف سے بسند متصل نقل کرتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے شیخ عقیل کے پاس ذکر کیا کہ ایک عجمی شریف جوان جس کا نام عبدالقادرؒ ہے بغداد میں بہت مشہور ہوا ہے۔ فرمایا آسمان پر اس سے بھی زیادہ رفیع القدر کے نام سے مشہور ہے اور فرشتوں میں باز اشہب کے نام سے مشہور ہے اور خاص انہی معنوں میں آپ خود فرماتے ہیں؎

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحَهَا ۔۔۔ طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازُ اَشْهَبٗ

مَیں خوشیوں کا بلبل ہوں اور ان کے تنوں کو خوشیوں سے پُر کرتا ہوں۔ اور عالم بالا میں مَیں باز اشہب ہوں۔

اور باب ششم در سیاحت و مجاہدات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تحت فرمایا نقل است از شیخ ابوالحسن کہ حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمود کہ بست و پنج سال در بیابانہای عراق بقدم تجرید در سیاحت بودہ ام و چہل سال بوضو عشاء نماز صبح میگذاردم و پانزدہ سال بعد از عشاء بیک پا استادہ ختم قرآن تا سحر میکردم شبے نفس من آرزوی خواب کرد؎

چہ شود گر دمے نیام کنی — باز با تازگی قیام کنی

گفت او بشنیدم دلی نشنیدم ہمانجا بیکپا استادہ ختم قرآن کردم خواب بصورت متشکل شدہ پیش من آمدے

من بر دبانگ میزدم بغضب — دفع گشتے بعون حضرت ربّ

یعنی شیخ ابوالحسن سے منقول ہے کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں پچیس ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں میں تن تنہا سیر کرتا رہا۔ اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتا رہا۔ اور پندرہ سال تک عشاء سے فارغ ہو کر صبح تک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختم قرآن کرتا رہا۔ ایک رات نفس نے خواب کی خواہش کی اور کہا کہ اگر آپ ایک گھڑی سو لیں تو کیا حرج ہو جائیگا۔ آپ پھر تازہ دم ہو کر قیام کر سکتے ہیں۔

اس کے کہنے کو میں نے سُنا۔ لیکن اس کی چنداں پروا نہ کر کے اسی جگہ پاؤں پر کھڑے ہو کر ختم قرآن میں مصروف رہا اور خواب متشکل بار بار میرے سامنے آتی تھی۔ میں نے اس کو غضب ناک ہو کر دھتکارا تو وہ رب تعالیٰ کی مہربانی سے دُور ہو گئی۔

(ف) پندرہ سال ایک قدم مبارک پر کھڑے ہو کر ہر رات قرآن مجید ختم کرنا کسی صحابی کیلئے کسی روایت سے ثابت نہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام تو قرآن مجید کی دولت سے ویسے ہی محروم تھے۔ لہٰذا اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

اور باب نہم در شرف ارادت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تحت فرمایا نقل ست از شیخ عبدالرزاق و ابوالحسن کہ آنحضرت میفرمود کہ بدست من خط سجلے دادہ شد است بمقداری درازی انتہائے نظر دیدم کہ نام اصحاب و مریدان من تا قیامت نسبت خود بمن درست خواہند کرد دران سجلی ثبت یافتہ و حکم شد کہ این ہمہ بتو بخشیدم وز مالک کہ خازن ممالک دوزخ است پرسیدم کہ ہیچ یک از اصحاب من نزد تو ہست گفت نہ۔

یعنی عبدالرزاق اور ابوالحسن سے منقول ہے کہ آنجناب فرمایا کرتے تھے کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا گیا جس کا طول اس قدر تھا کہ جہانتک نگاہ کام کر سکتی ہے اور اس پر اپنے دوستوں اور مریدوں کے نام جو قیامت تک میرے ساتھ اپنی نسبت کو درست رکھیں گے لکھے ہوئے تھے۔ اور حکم ہوا کہ تیری طفیل میں نے ان سب کو بخشا اور میں نے مالک فرشتے کو جو کہ دوزخ کا مہتمم ہے۔ پوچھا کہ میرے دوستوں یا مریدوں میں سے کسی کا نام تیرے پاس ہے اُس نے کہا نہیں۔

(ف) کسی حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں کہ خلفائے راشدین میں سے کسی کے مُریدوں کی تعداد اتنی ہو۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام تو مبعوث ہی اپنی قوم پر ہوتے تھے بقولہ تعالیٰ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) اور میرے غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ (میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان

میں بجائے جاتے ہیں۔ قصیدہ غوثیہ)۔ پس میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت مثل آفتاب چمک رہی ہے۔
اور اسی باب کے تحت فرمایا نقل است از شیخ عبدالمنہاق و شیخ عبدالوہاب قَالَ الشَّیْخُ اَنَا کَافِلُ الْمُرِیْدَ الْمُرِیْدَ اِلٰی سَبْعَۃٍ وَاَنَا کَافِلُ اُمُوْرِہٖ وَلَوْاِنْ کُشِفَتْ عَوْرَۃُ مُرِیْدِیْ بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ اَسْتُرُھَا منم کارساز و کفیل مرید خود را و مرید مریداں را و تا ہفت مرتبہ و منم کفیل ہمہ کار او۔ و اگر برہنہ شود عورت مرید من در مشرق و من در مغرب باشم ہر آئینہ بپوشم او را

ہر کہ را یار توئی زار نگردد ہرگز — چو تو غمخوارے وخود خوار نگردد ہرگز

نقلست از شیخ عمران کہ وقتی بحضرت قادریہ عرض کردیم کہ اگر شخصے خود را مرید آنحضرت گویا ند و دست بیعت بشما نکردہ باشد و خرقہ از شما پوشیدہ باشد آیا او را از اصحاب عالی شماریم یا نہ فرمود بلی ہر کہ خود را بمن نسبت کند او را حضرت حق سبحانہ تعالیٰ و بیامرزد گناہان او وان کان علی سبیل مکروہ اگر چہ باشد براہ ناکردنی وھو من جملۃ اصحابی و او از جملہ اصحاب منست نظم

شاہ گیلانی ترا حق در وجود — رحمۃ للعالمین آوردہ است
ہر کہ آن تست مقبول خداست — گرچہ ہر ناکردنی را کردہ است

یعنی شیخ عبدالمنہاق اور عبدالوہاب سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں۔ قال الشیخ رضی اللہ عنہ انا کافل المرید و مرید المرید الی سبعۃ اَنَا کَافِلُ کل اُمُوْرِہٖ ولو ان کشفت عورۃ مریدی بالمشرق وَاَنَا بالمغرب اَسْتُرُھا۔ یعنی میں اپنے مرید اور مرید کے مرید کا (علیٰ ہٰذا القیاس سات مرتبہ تک) کفیل اور کارساز ہوں۔ اور اس کے تمام کاموں اور مہموں کا ضامن ہوں۔ اور اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں۔ تو بیشک میں اس کو ڈھانپ دیتا ہوں ؎

جس کے آپ یار ہیں وہ ہرگز زار نہیں ہوتا۔ جس کے آپ غمخوار ہیں وہ ہرگز خوار نہیں ہوتا۔
شیخ عمران سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت قادریہ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آنحضرت کا مرید بتائے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو اور خرقہ آپ سے نہ پہنا ہو۔ تو وہ اصحاب عالی میں سے شمار کیا جاوے گا یا نہیں۔ فرمایا ہاں بیشک۔ جو کوئی اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے۔ اس کو حق تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ اور اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی ہوں اور وہ میرے دوستوں میں سے ہو جاتا ہے ؎
اے شاہ گیلانی! آپ کو رب تعالیٰ نے عالم میں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ جو آپ کا نظر منظور وہ مولا کا مقبول اگرچہ خطاؤں سے مشغول ہے۔

(ف) حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری قدس سرہٗ کے نزدیک میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے نورانی پیکر میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ نما ہیں۔ اگرچہ جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا ہے لیکن سب نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حاصل کیا ہے اور سب آسمان ولایت کے ستارے ہیں لقولہٖ تعالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (میں قسم کھاتا ہوں اولیاء و انبیاء کی مزارات کی۔ واقعہ ع ۳)۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آسمانِ ولایت کے قمر ہیں لقولہٖ تعالیٰ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور قسم ہے قمر کی جو شمس کے بعد ہے یعنی مرتبہ میں بعد ہیں ۔

اور اسی باب کے آخر میں فرمایا ہاں ای درویش اینجا لطیفہ است گوش دار اگر کسی منکر اسناد خرقہ باشد چنانکہ عادت اہل ظواہر است بگوئی کہ این امور از حضرت غوث الثقلین باسناد درست شدہ است و معلوم کہ علم تو در شریعت و طریقت ازان حضرت کہ نائب و وارث رسول الثقلین است بیشتر نخواہد شد کہ بانکار تو درین کار انفراد توان نمود ۔

یعنی ہاں اے درویش! اس جگہ ایک لطیفہ ہے اس کو یاد رکھ کہ اگر کوئی شخص اسناد خرقہ کا منکر ہو۔ جیسا کہ ظاہر بین لوگوں کی عادت ہے۔ تو اس کو کہو کہ یہ امور حضرت غوث الثقلین سے باسناد درست ہیں۔ اور تیرا علم شریعت و طریقت آنحضرت سے جو کہ نائب و وارث رسول الثقلین تھے بڑھ کر نہیں ہوگا کہ تیرے انکار سے اس کام سے متنفر ہوں ۔

اور باب دہم فی توسل الیہ بقضاء الحاجات کے تحت فرمایا نقل است ابو المعالی میگوید کہ وقتی ما بر بیابان مخوف فرود آمدیم ہمچنین کہ برادر نزد برادر بی استاد چون شتران بار کردیم چہار شتر بارگم کردید قافلہ روان شد تا از قافلہ باز ماندیم و در طلب شتران میگشتیم ہرچند طلب کردیم نیافتیم چون صبح دمید مرا سخن حضرت عبد القادرؓ یاد آمد کہ فرمود اگر تو در شدتی و بلائی مبتلا گردی و درمانی مرا ندا کنی و آواز دہی تا ترا دستگیری نمائیم و بلا از تو دفع شد من در حال فریاد برآوردم و گفتم یا سید عبد القادرؓ شتران ما گم شدہ اند پس نظر من بسوی مطلع فجر افتادم کہ مردی نیک جامہای پوشیدہ بر سر بلندی ایستادہ و بآستین اشارۃ میکند کہ بیا چون بران بلندی آمدم کسی را ندیدم و لیکن ہر چہار شتران را یافتم۔ نقلست از عمر بزاز کہ میگوید کہ من شنیدہ ام از حضرت سید عبد القادر رضی اللہ عنہ ہر کہ در کربتی بمن استغاثہ نماید کشفت عنہ دور گردانم آن کربت را از و ہر کہ در شدتی بنام من ندا کند اخرجت عنہ خلاصی بخشم او را از ان شدت و ہر کہ در حاجتی توسل بمن کند در حضرت جل و علی قضیت لہ حاجت او را برآرم و ہر کہ دوگانہ آنحضرت دو رکعت نماز بگذارد و بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ و سورۃ اخلاص و کافرون ہر یکی یازدہ بار پس بر پیغمبر علیہ السلام

درود فرستد وسلام گوید و او را یاد کند پس جانب عراق یازدہ گام برود و نام من گیرد و حاجت خود یاد کند
ہر آئینہ مقضے شود حاجت او +

یعنی ابو المعالیؒ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ہم ایک ایسے خوفناک جنگل میں اُترے کہ جہاں بھائی بھائی
کی مدد نہ کرتا تھا۔ جب اونٹوں کو لادا تو چار اونٹ گم ہو گئے۔ قافلہ چلا گیا۔ اور ہم اونٹوں کی تلاش میں پیچھے
رہ گئے۔ ہر چند ہم نے ڈھونڈا۔ لیکن اونٹوں کا نشان نہ پایا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے آنحضرت کی بات یاد
آئی۔ کہ اگر تو سختی میں عاجز ہو جاوے تو مجھے پکارنا تاکہ وہ مصیبت تجھ سے دُور ہو جاوے۔ مَیں نے
اُسی وقت فریاد کی۔ کہ اے شیخ عبد القادرؓ میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ تو دیکھتا ہوں کہ مشرق کی طرف
آدمی ٹیلے پر کھڑا آستین سے مجھے اشارہ کرتا ہے کہ آ۔ جب مَیں وہاں گیا تو کسی کو نہ دیکھا۔ لیکن چاروں
اونٹ مجھے مل گئے +

شیخ عمر بزازؒ سے منقول ہے۔ کہ حضرت شیخ عبد القادرؓ صاحب نے اِس کو فرمایا کہ جو شخص مجھے سختی میں یاد
کرے۔ مَیں اُس بلا کو دور کر دیتا ہوں۔ اور جو مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس مصیبت کو دفع کرتا ہوں۔
اور جو بھی حاجت کیلئے خدا کے حضور میں مجھے وسیلہ بنائے تو مَیں اُس کی حاجت روا کر دیتا ہوں۔ اور اگر کوئی
دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون گیارہ گیارہ دفعہ
پڑھے۔ اور پھر گیارہ دفعہ درُود پیغمبر علیہ السّلام پر بھیجے اور سلام کہے۔ اور اُس کو یاد کرے۔ اور پھر عراق
کیطرف گیارہ قدم چل کر میرا نام لے۔ اور اپنی حاجت کو یاد کرے۔ بیشک اُس کی حاجت پُوری ہو گی +

اور باب یازدہم در انچہ در احوال خود فرمودہ رضی اللہ عنہ کے تحت فرمایا نقل است از شیخ شہاب الدین
رضی اللہ عنہ کہ شنیدم از حضرت سید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کہ بالا منبر میفرمود در مدرسہ خود ہر
ولی بر قدم نبی است و من بر قدم جدم خود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدمی مگر انکہ بنہادم قدم خود بر آن موضع مگر در
اقدام نبوت کہ راہ نیست غیر نبی را در و و در اشعار شریف خود نیز این مضمون لطیف را بیان فرمودہ اند شعر

وَ کل ولی لہ قدمٌ وانی — علیٰ قدم النبی بدر الکمال

ہر ولی را قدمی ہست بر اندازۂ خود — من قدم بر قدم جد خودم در ہمہ جا

نقل است از شیخ ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ کہ حضرت سید محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ فرمود انس را مشائخ است و جن را مشائخ است و ملائک را مشائخ است و انا شیخ الکل ایضاً
راوی مذکور میگوید کہ در مرض موت شنیدم از سید محی الدین کہ مر اولاد خود را میگفت میان من و شما و ہمہ خلق
بُعد آسمان و زمین است پس قیاس مکنید مرا با ہیچ یکی و ہیچ یکی را بہ من +

بچہ نسبت کنم آں سرو قد دل جُو را　　　ہر چہ گویم به ازانست چہ گویم او را +

یعنی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کو مدرسے میں ممبر پر کھڑے ہو کر فرماتے سُنا۔ کہ ہر ایک ولی نبی کے قدم پر ہے۔ اور میں اپنے جد بزرگوار جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدم پر ہُوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے جہاں قدم رکھا میں نے بھی وہاں قدم رکھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اپنے قدم مبارک کے جہاں سوائے آپؐ کے کسی کو راہ نہیں۔ اور اپنے اشعار میں اس لطیف مضمون کو اسطرح بیان فرماتے ہیں ؎

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّيْ　　　عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

شیخ ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ انسانوں کے مشائخ ہیں جنوں کے مشائخ ہیں فرشتوں کے مشائخ ہیں اور میں شیخ کل کا ہوں +

راوی مذکور سے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت مرضِ موت میں اپنی اولاد کو فرماتے تھے کہ میرے اور تمہارے اور تمام خلقت کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پس نہ کسی کو میرے ساتھ قیاس کرو اور نہ مجھ کو کسی کے ساتھ نسبت دو۔ میں اُس سرو قدِ دل جُو کی کس کے ساتھ نسبت دوں۔ جو کچھ آپ کے متعلق کہا جائے آپ اُس سے بہتر ہیں +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔ اگر کوئی اور ہستی آپؐ سے افضل ہوتی تو اس کا قدم آپ کو نظر آتا اور آپ اس کا ذکر فرماتے۔ قدم سے مراد مرتبہ ہے۔ نیز آپؐ کا یہ قول مبارک قرآن مجید کے مطابق ہے کما قال تعالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (قسم ہے شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلّم کی اور آپؐ کے انوارات کی اور قسم ہے آپؐ کے قمر محی الدین کی جو مرتبہ میں آپ کے بعد ہیں۔ شمس ع ۱) +

اور اسی باب کے تحت فرمایا بعدازان فرمود اَنَا سَيْفِيْ مَشْهُوْرٌ وَقَوْسِيْ مَوْتُوْرٌ وَسِهَامِيْ صَائِبَةٌ رُمْحِيْ مَنْصُوْبٌ وَفَرَسِيْ مُسْرَجٌ وَاَنَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ اَنَا سَلَّابُ الْاَحْوَالِ اَنَا بَحْرٌ بِلَا سَاحِلٍ اَنَا الْمَحْفُوْظُ اَنَا الْمَلْحُوْظُ يَا صُوَّامُ يَا قُوَّامُ يَا اَهْلَ الْجِبَالِ دُكَّتْ جِبَالُكُمْ يَا اَهْلَ الصَّوَامِعِ هُدِمَتْ صَوَامِعُكُمْ اَقْبِلُوْا اَمْرًا مِنَ اللّٰهِ اَنَا اَمْرٌ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ يَا بُنَيَّاتِ الطَّرِيْقِ يَا رِجَالُ يَا اَبْطَالُ يَا اَبْدَالُ يَا اَطْفَالُ هَلُمُّوْا وَخُذُوْا عَنِ الْبَحْرِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهٗ يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَكَلَّمْ نَسْمَعْ مِنْكَ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلْ وَبِحَقِّيْ عَلَيْكَ اِشْرَبْ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ تَكَلَّمْ قَدْ اٰمَنْتُكَ مِنَ الرَّدِّ +

یعنی اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ میری تلوار سونتی ہوئی۔ اور کمان چلّے پر چڑھائی ہوئی اور

تیر بے خطا۔ اور نیزہ سیدھا۔ اور گھوڑا زین شدہ ہے اور میں خداوند تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔ اور میں احوال کو سلب کرنے والا اور بحر ناپیدا کنار ہوں۔ اور میں محفوظ اور ملحوظ ہوں۔ اے روزہ رکھنے والو! اور رات کو قیام کرنے والو۔ اور اے پہاڑوں کے رہنے والو۔ تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاویں۔ اور گرجے والو تمہارے گرجے گر جائیں۔ تم خداوند تعالیٰ کے حکم کیطرف آؤ میں اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہوں۔ اور اے راستوں کے بتانے والو۔ اور اے مردو۔ اور اے بہادرو۔ اور ابدالو۔ اور بچو آؤ اس بحر ناپیدا کنار سے کچھ حاصل کر لو۔ اور مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبد القادر جیلانی کلام کر تاکہ ہم سنیں اور تجھے میرے حق ہونے کی قسم۔ تو کھا پی اور کلام کر۔ اور میں نے تجھے رد ہونے سے محفوظ رکھا۔

اور اسی باب[۱] کے تحت فرمایا نقل است از دو شیخ یکی از عمر ابو عثمان صریفینی دوئم از ابو محمد[۴] عبد الحق حریمی رحمۃ اللہ علیہما گفتند کہ شنیدم از سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کہ بالاء منبر میفرمود ای اہل زمین شرقاً و غرباً وای اہلِ آسمان قال اللہ تعالیٰ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ من از انیم کہ شما نمیدانید بیائید وشتابید تا از من چیزی بیاموزید ای اہل عراق احوال نزدیک من چون ثیاب معلقہ است ہر کدام راکہ خواہم بپوشم ای غلام ہزار سال سفر کنی تا از من کلمہ بشنوی ای غلام ولایت و درجات اینجا است و درین مجلس خلعتہا عطا میشوند ونیست از پیغمبری مخلوق ونہ ولی مگر آنکہ در مجلس من حاضر میشود احیا با بدان خود واموات بارواح خود ای غلام از منکر و نکیر سوال کن چون مرآیند بر تو در قبر تا ترا در قبر خبر دہند از من۔

یعنی دو صاحبوں ابو عثمان صریفینی اور ابو محمد عبد الحق حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم نے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو ممبر پر فرماتے سنا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک زمین کے رہنے والو۔ اور اے آسمان کے رہنے والو۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ میں اُن میں سے ہوں جنکو تم نہیں جانتے۔ آؤ اور جلدی کرو تاکہ تم مجھ سے کچھ سیکھ لو۔ اور اہلِ عراق حالات میرے نزدیک ٹنگے ہوئے کپڑوں کیطرح ہیں جسکو چاہوں۔ پہنوں۔ اے غلام تو ہزار سال سفر کرے اور مجھ سے کوئی کلمہ سُنے اور اے غلام ولایت اور درجے اسی جگہ ہیں۔ اور اسی مجلس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں۔ اور کوئی پیغمبر یا ولی ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ جو زندہ ہیں وہ اپنے بدنوں سے اور جو وصال پا گئے ہیں وہ روحوں سے۔ اے غلام تو قبر میں منکر نکیر سے سوال کر تو وہ میری خبر دلویں۔

اور اسی باب[۱] کے تحت فرمایا نقلست از دو شیخ از ابو محمد[۴] عبد الغنی و ابو محمد عبد العزیز بن ابو نصر بغدادی رضی اللہ عنہما کہ حضرت سید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ میفرمود من ورای امور خلقم و ورائی عقول شمائیم جمیع مردان حق چون بقضاء و قدر میرسند امساک میکنند مگر من کہ چون بدان رسیدیم

بکشادند براي من روزنيے پس آمديم دراں روزن فَنَازَعتُ اَقدَارِ الحَقِّ بِالحَقِّ لِلحَقِّ بیت

تو آں شہی کہ کنی رد قضائے مبرم را — بری زخاطر ناشاد محنت و غم را ۔

یعنی ابو محمد عبدالغنی اور ابو محمد عبدالعزیز بن نصر بغدادی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ مَیں امور خلق اللہ سے وراء اور تمہاری عقلوں سے پرے ہُوں یعنی تمہاری عقلیں مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ تمام مردانِ خدا جب قضاو قدر تک پہنچتے ہیں۔ تو روکے جاتے ہیں۔ مگر مجھے کوئی نہیں روکتا۔ بلکہ جب میں وہاں پہنچتا ہُوں۔ تو میرے لئے ایک دریچہ کھول دیتے ہیں اور مَیں اس میں آتا ہُوں۔ وَنَازَعتُ اَقدَارِ الحَقِّ بِالحَقِّ لِلحَقِّ یعنی مَیں حق کیلئے حق کے ساتھ حق کی تقدیروں کے ساتھ جھگڑتا ہُوں ؎

آپ وُہ شہنشاہ ہیں کہ قضائے مبرم کو بھی رد کر دیتے ہیں۔ آپ کے دِل مبارک میں کوئی حزن یا غم نہیں گذر سکتا۔

اور اسی باب کے تحت فرمایا نقلست از شیخ ابو محمد عبداللطیف بن ابو طاہر بغدادی صوفی رحمۃ اللہ علیہ کہ چوں سید محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کلام عظیم فرمودی عقب آں فرمودی بر شما لازم است کہ چون کلام من بشنوید بگوئید صَدَقتَ ازانکہ من میگویم از یقینے کہ دراں ہیچ شک نیست مرا میگویانند آنگاہ میگویم و مرا میدہند پس تقسیم میکنم و مرا میفرمایند آنگاہ میکنم تکذیب شما بر سخنان من زہریست قاتل مر دین شمارا و سبب ذہاب دنیا و آخرت شما است من سیافم من قتالم و احوال شما پیش من ہمچو قواریر است و من می بینم آنچہ در بواطن و ظواہر شما است ۔

یعنی شیخ ابو محمد عبداللطیف بن ابو طاہر بغدادی صوفیؒ سے منقول ہے کہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کوئی کلام عظیم فرماتے تو اُس کے بعد اُن کا یہ بھی ارشاد ہوتا کہ جب تم میرے کلام کو سنو تو صَدَقتَ کہا کرو کیونکہ میں ایسی سچی بات کہتا ہُوں۔ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی جب مجھ سے کہلاتے ہیں تو مَیں کہتا ہُوں۔ اور مجھے دیتے ہیں تو میں تقسیم کرتا ہُوں۔ اور جب فرماتے ہیں تو کرتا ہُوں۔ میری باتوں کو جھٹلانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل ہے اور دنیا و آخرت کے کھوئے جانے کا سبب ہے۔ مَیں سیاف اور قتال ہُوں۔ اور تم میرے نزدیک بمنزلہ شیشوں کے ہو۔ مَیں تمہارے ظاہر اور باطن کو دیکھتا ہُوں ۔

اور اسی باب کے آخر میں فرمایا نقلست از شیخ ابو سعود احمد بن ابو بکر حریمی کہ حضرت سید محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ میفرمود کہ آفتاب بر نمی آید تا بر من سلام نمیکند و سال پیش ازانکہ بیاید بر من سلام میگوید و اخبار میکند ازانچہ دراں سالست ہر ماہ و ہر ہفتہ بر من می آیند و سلام میگویند و اخبار

میکنند از انچہ در ایشان واقع خواہد شد و عزۃ ربے کہ سعداء و اشقیاء را بر من عرض میکنند و پیوستہ چشم من نگرانست در لوح محفوظ من غواص دریاء علم و مشاہدہ عظم سبحانہ وتعالیٰ من حجۃ اللہ ام بر شما من نائب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وارث او بر زمین +

یعنی شیخ ابوسعود احمد بن ابی بکر حریمی نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب تک آفتاب مجھے سلام نہیں کرتا طلوع نہیں ہوتا اور سال جب شروع ہوتا ہے۔ تو پہلے مجھے آکر سلام کرتا ہے اور اس سال کے کل واقعات سے مجھے اطلاع دیتا ہے اور اسی طرح ہر مہینہ اور ہفتہ اور دن میرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں۔ اور اُمور شدنی سے مجھے مطلع کرتے ہیں۔ اور مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ہے کہ تمام سعادت مندوں اور بدبختوں کو میرے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہمیشہ میری آنکھ لوح محفوظ کیطرف دیکھتی رہتی ہے اور میں خداوند تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے دریا کا غواص ہوں اور میں تم پر خداوند تعالیٰ کی حجت ہوں اور نبی علیہ السلام کا وارث اور نائب ہوں +

اور در باب دوازدہم در مجلسے کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمود کے تحت فرمایا نقلست از شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ کہ چون حضرت سید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمود قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حق سبحانہ وتعالیٰ تجلی کرد بر دل او و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر دست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضر اولیاء متقدمین ومتاخرین کہ حاضر بودند احیا با جساد و اموات بارواح خود خلعتے در وی پوشانیدند و ملائکہ و رجال الغیب مجلس ویرا درمیان گرفتہ بودند و صفہا در ہوا استاد و ہیچ ولی در روی زمین نماندہ مگر پست گردانیدہ گردن خود را بآنحضرت رضی اللہ عنہ +

یعنی شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تھا۔ تو اس وقت خدائے تعالیٰ نے آنحضرت کے دل پر اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے دست مبارک پر تجلی فرمائی تھی اور مقرب فرشتوں کی ایک جماعت نے تمام اولیاء متقدمین ومتاخرین کے روبرو آنجناب کو خلعت پہنایا اور یہ اولیاء اللہ جو تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اس مجلس میں حاضر تھے اور جو وفات پا گئے تھے اپنے روحوں کے ساتھ اس مجلس میں حاضر تھے۔ اور رجال الغیب اور فرشتے آپ کی مجلس کے گرد باادب کھڑے تھے اور کئی صفیں ہوا میں کھڑی ہوئی تھیں اور روئے زمین پر کوئی ایسا ولی اس وقت نہ تھا۔ جس نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کیلئے گردن تسلیم خم نہ کی ہو +

اور باب سیزدہم در آنکہ قال ذلک بامر اللہ کے ابتداء میں فرمایا نقل است از شیخ ابوالبرکات

که خبر کرد مرا والدمن که پرسیدم عم خود شیخ عدی ابن مسافر رضی اللہ عنہ که میدانی ہیچ یکے از مشائخ متقدمین گفته است قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ غیر سید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ گفت نے گفتم پس این چه معنے دارد که فرموده است گفت از مقام فردیت خود اظہار کرده است گفتم در ہر وقت فردی بوده است گفت مامور شده است ہیچ فردی ازین افراد غیر آنحضرت گفتم آیا مامور بوده است گفت آری وضع بر قاب اولیاء و سامراورا از جهت امر بوده است نمی بینے ملایکه را که سجده نکردند مهتر آدم علیه السلام را مگر از جهت ورود امر سبحانه و تعالیٰ بر ایشان۔ نقلست از شیخ عارف ابو محمد علی ابن ابوبکر ادریس یعقوبی که وقتیکه گفت سیدی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ که قدمی ہذه علی رقبة کل ولی اللہ برخاست شیخ علی بن ہیتے رضی اللہ عنہ در وقت بسوی آنحضرت بالاء کرسیے و گرفت قدم او و نہاد بر گردن خود و در آمد زیر دامن او و بعضے از اصحاب از وی پرسیدند که این چرا کردی گفت از انکه او مامور شد بگفتن این قول و اذن شده مرا اورا در عزل ہر که منکر شود او را از اولیاء پس خواستم که من باشم اوّل کسے که مسارعت انقیاد او +

یعنی شیخ ابوالبرکات سے منقول ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین سے کسی نے یہ کلمہ جو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے مقام فردیّت کو ظاہر کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہر زمانے میں ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر اُن افراد میں سے سوائے آنحضرت کے اور کوئی مامور نہیں ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا واقعی آپ اس بات پر مامور ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک وہ اس بات پر مامور ہیں کہ اولیاء اللہ کی گردنوں اور روسا کے سر پر قدم رکھیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ نہ کیا تا وقتیکہ خداوند تعالےٰ نے ان کو حکم نہ دیا +

شیخ عارف ابو محمّد علی ابن ابی ادریس یعقوبی سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ فرمایا تو شیخ علی ہیتی نے اٹھ کر آنحضرت کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا اور آنحضرت کے دامن کے نیچے ہوئے۔ اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا۔ فرمایا کہ آنحضرت اس قول کے کہنے پر مامور ہیں اور اُن کو اس بات کا اذن ہوا ہے کہ اولیائے کرام سے جو اس بات کا منکر ہو اس کو معزول کر دیں پس

مَیں نے چاہا کہ آپ کے تابعداروں میں سے پہلا مَیں ہو جاؤں +

اوّل باب ہفدہم در مجلس وعظ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ابتدا میں فرمایا نقلست از شیخ عمر کیمیاتی وعمر بزاز واز شیخ عبدالرزاق واز شیخ عبدالوہاب ابنای حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر رضی اللہ عنہ کہ وقتے حضرت شیخ بالائے منبر میفرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را روز سہ شنبہ شانزدہم شوال سنہ احدی وعشرین وخمسمائۃ دیدم کہ میفرمود یا بنی لم لا تکلم گفتم یا ابتاہ من مردی عجمی ام بر فصحای بغداد چگونہ سخن گویم فرمود دہن بکشاد ہمچنان کردم ہفت بار در دہن من دمید وفرمود بر خلق سخن بگوی وادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

غزل

کرشمہ کن و بازار ساحری بشکن بغمزہ رونق احوال سامری بشکن
بباد دہ سر و دستار عالمے یعنی کلاہ گوشہ بآئین سروری بشکن
بروں خرام ببر گوی خوبی از ہمہ کس سزائے حور بدہ رونق پری بشکن

پس من نماز ظہر بگذاردم وہم بر جای نشستم دیدم کہ خلق بسیار جمع آمدند وزبان من بستہ شد امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ را دیدم کہ در مجلس مقابل من استادہ است ومیگوید ای فرزند چرا سخن نمیکنی گفتم یا ابتاہ زبان من بستہ شدہ است فرمود دہن باز کن دہن بکشادم شش بار در دہن من بدمید گفتم چرا ہفت بار ندمید می گفت از جہۃ ادب رسول علیہ السّلام واز من متواری شد بعد از آں در سخن امدم گفتم غواص فکر در دریار قلب غواصی میکند برای درمعارف پس بیرون می آرد انرا بساحل صدر پس ندا میکند واستان ترجمان زبان پس خریدہ میشود بنفائس اثمان حسن اطاعت در بیوتے کہ اذن اللہ ان ترفع راویان مذکور میگویند کہ اوّل کلام شیخ این بود بر خلق رضی اللہ عنہ غزل

یارب آں ترک عجم طرفہ ملاحت دارد چہ ملاحت چہ فصاحت چہ صباحت دارد
دردم خندہ واز ناز و نمک می بارد شور عالم ہمہ زاں شد کہ ملاحت دارد
پیش او جملہ فصیحان عرب اعجمی اند کہ بسے نازکی ولطف وفصاحت دارد
ہمہ شب بر مہ ازاں دیدہ من حیرانست کہ برخسار تو اے ماہ شباہت دارد
غربتی بندہ شد آن دلبر گیلانی را کہ فصاحت بملاحت بسماحت دارد

نقلست از شیخ ابو عبد اللہ عبدالوہاب ابن شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کہ کلام میکرد والد من در ہفتہ سہ بار بکرہا جمعہ وشنبہ سہ شنبہ بمدرسہ خود وبکرہ یکشنبہ در رباط وحاضر میشدند در مجلس او علماء وفقہاء ومشائخ

وغیر ایشان و مدت کلام والد من بر خلق چهل سال بود اول از احدی و عشرین و خمسمائة و آخر سنه احدی
وستین و خمسمائة و فوائد کلام شیخ که در مجلس وعظ می نوشتند چهار صد مجرهٔ عالم وغیر آں بود و بمجلس
حضرت شیخ دو نفر سه نفر خالی نبودی که وفاتی نیافتی نقلست از شیخ ابوسعید قیلوی رحمة الله علیه
گفت در مجلس حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر رضی الله عنه بارها پیغمبر صلی الله علیه وسلم و پیغمبران
دیگر را مشاهده میکردم و ارواح انبیاء میان آسمان و زمین جولان میکردند مثل جولان ریح در افاق و ملائکه را
دیدم علیه السلام که طائفه طائفه در مجلس حاضر میشدند و مردان غیب را رضوان الله علیهم اجمعین و جنیان را میدیدم
که در مجلس مبادرت میکردند و خواجه خضر علیه السلام بسیار حاضر شدی و گفتی هر که فلاح میخواهد پس باید که
ملازمت این مجلس کند نقلست از شیخ ابو زکریا بن ابی نصر بغدادی معروف بصحرای رحمة الله علیه که
گفت شنیدم از پدر خود که میگفت که وقتی جنیان را استدعا کردم بعزائم ایشان بسیار درنگ کردند
بنسبت عادت قدیم خود بعد از ان بیامدند و گفتند مارا استدعا مکن وقتی شیخ عبد القادر در وعظ میباشد
گفتم چرا گفتند از بهر آنکه ما در حضرت او می باشیم گفتم شما هم گفتند از دحام ما بمجلس او بیشتر از اژدحام آدمیان
ست و بسیار طوائف از ما بر و اسلام آورده اند و پیش او توبه کرده نقلست از شیخ ابوذرعه طاهر که
وقتی در مجلس شیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه حاضر شدم در تاریخ سنه سبع و خمسین و خمسمایة شنیدم که
میفرمود که مرا سخن بر دانست که بمجلس من حاضر میشوند از ورای کوه قاف اقدام ایشان در هواست و دلهای
ایشان در حضرت قدس قلانس و طواقی ایشان از شدت شوق حق جل و علا میخواهد که بآتش سوخته کرد
عبد الرزاق پسر حضرت شیخ زیر پایهٔ منبر نشسته بود سر برداشت ساعتی در هوا نظر کرد میدید تا انکه بیهوش
شد و طاقیه سر او وزه گریبان پیرهن بسوخت شیخ از منبر فرود آمد و آن آتش را کشت و فرمود ای
عبد الرزاق تو نیز از ایشانی راوی میگوید از عبد الرزاق پرسیدم که چرا بیهوش گشتی گفت چون نظر کردم در
هوا مردان غیب را دیدم که سر فرو انداخته خاموش استاده سخن شیخ میشنیدند چنانکه تمام فضا و افقا از کثرت
ایشان مملول بود ثیاب و لباس ایشان از آتش بعضی نعره میزدند و در هوا می پریدند و بعضی بر زمین
می افتادند و بعضی هم در مقام خود در هوا می غریدند راوی میگوید در مجلس شیخ بارها از هوا بانگ و ناله
و فریاد شنیده میشد نقلست از شریف عبد الله محمد بن ابو الغنائم ازهر ابن المفاخر حسینی بغدادی که وقتی حاضر
شدم در مجلس شیخ خود شیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه در تاریخ سنه خمسین و خمسمائة و مقدار ده هزار مرد آن
روز در مجلس حضرت شیخ بودند و حضرت شیخ علی بن هیتی رضی الله عنه مقابل نشسته بود ناگاه نعاس بر و
غلبه کرد شیخ فرمود که خاموش باشید همه خاموش شدند چنانکه همین نفس از ایشان بر می آید و جنبیدن

اصلاً درمیان نبود شیخ از بالائی منبر فرود آمد۔ پیش شیخ علی بن ہیتی با ادب تمام بایستاد و سوی او میدید تا آنکہ او بیدار شد شیخ گفت تو حضرت پیغمبر را دیدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت آری چہ وصیت کرد گفت بملازمت تو پس شیخ فرمود من اَجلِہ تَادَّبتُ معنے این سخن شیخ علی بن ہیتے را پرسیدند گفت آنچہ من در خواب میدیدم او در بیداری مشاہدہ میکرد و او سے میگوید آن روز ہفت نفر از حاضران مجلس وفات یافتند بعضے در ہمان مجلس بعضے در خانہ رفتہ نقلست از شیخ عبد اللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کہ گفت وقتے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ میفرمود کہ مرا در خواب و در بیداری میگویند کہ بکن یا مکن و چنان کلام بر دل من ہجوم میکند و غالب می آید کہ اگر سخن نکنم خفہ شوم و ممکن نیست کہ ساکت باشم و پیش ازین نزدیک من دو نفر یا سہ نفر می بودند کہ کلام من می شنودند پس ہجوم بشد ان گرفت و در مصلائی باب حلب می نشستم بعد ازان چون اژدحام خلق از حد بسیار شد منبر را در نمازگاہ بیرون از شہر بردند خلقی بیامدندی سوار خیول و بغال و جمال و جمیر و مجلس را حلقہ میکردند چنانکہ حضار موازنہ ہفتاد ہزار نفر در مجلس شیخ حاضر میشدی

یعنی شیخ عمر کیمانی اور عمر بزار اور آپ کے صاحبزادوں شیخ عبد الرزاق اور عبد الوہاب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت نے ممبر پر فرمایا کہ میں نے ۵۲۱ھ ہجری میں منگل کے روز سولہویں شوال کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ انہوں نے فرمایا لم لا تکلم یعنی تو بات کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کیا اے میرے جد امجد میں عجمی ہوں۔ کس طرح فصحا سے بغداد کے روبرو کلام کروں۔ فرمایا منہ کھول۔ جب میں نے کھولا۔ تو سات مرتبہ منہ میں پھونکا۔ اور کہا جا لوگوں میں جا کر کلام کر اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ یعنی لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے خدا کے رستے کی طرف بلا۔

اے محبوب کرشمہ دکھائیے اور ساحری کا بازار بند کر دیجئے۔ اور ایک غمزہ سے سامری کے احوال کی رونق پامال کر دیجئے +

جملہ عوالم کے سر اور دستاریں کچل ڈالیئے یعنی آئین سروری کیساتھ اُن کے کُلاہ اتار ڈالیئے +

آپ ناز و ادا سے اسطرح باہر تشریف لائیے کہ ہر کسی پر آپ سبقت لیجائیے۔ جملہ حور و پری یعنی محبوبان کی شان و شوکت توڑ ڈالیئے +

پس میں ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھا تو خلقت جمع ہو گئی۔ اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ مجلس میں میرے بالمقابل کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرزند تو کلام کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کی اے میرے باپ میری زبان بند ہو گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ منہ کھول۔ جب میں نے اپنا

منہ کھولا۔ تو چھ مرتبہ میرے مُنہ میں پھونکا میں نے عرض کی کہ سات مرتبہ کیوں نہیں پھونکا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کیوجہ سے۔ یہ فرماکر نظر سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میں کلام کرنے لگا۔ گویا غوّاص فکر دریائے قلب میں دُر معارف کیلئے غوّاصی کرتا ہے تاکہ اُن کو سینے کے کنارے پر لائے۔ پھر داستان ترجمان زبان کو آواز کرتا ہے تو اُن کو حُسن طاعت کی راہ چلنے والوں کے نفائس کے عوض ان گھروں میں خریدا جاتا ہے کہ اذن اللہ ان ترفع یعنی خداوند تعالےٰ نے اجازت دی کہ وہ بلند کئے جاویں۔ راویان مذکور کا بیان ہے کہ یہ پہلا کام تھا جو آپ نے لوگوں کے روبرو بیان فرمایا۔

یا رب! وُہ ترک عجم کیسی عجیب ملاحت رکھتے ہیں۔ اُن کی ملاحت فصاحت اور صباحت کا کیا کہنا۔ اُن کی مسکراہٹ سے ناز و نمک کی بارش برستی ہے۔ جملہ عوالم میں شور ہے کہ آپ کیسی ملاحت رکھتے ہیں۔ آپ کے سامنے جُملہ فصحائے عرب اعجمی ہیں کیونکہ آپ کی نزاکت و لطافت اور فصاحت بیمثل ہے۔

ساری رات میری آنکھ چاند کو دیکھ کر حیران رہ گئی ہے کیونکہ اے میرے چاند۔ چاند کو آپ کے رخسار دل کیساتھ مشابہت ہے۔

غریبی اُس شاہ گیلانی کا بندہ ہے جن کی فصاحت ملاحت اور سماحت کا ڈنکہ بج رہا ہے۔

ابو عبد اللہ عبد الوہاب بن شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میرے والد ہفتے میں تین بار کلام کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جمعہ اور ہفتہ یا منگل کو اپنے مدرسہ میں اور ایک دفعہ اتوار کو رباط میں۔ ان کی مجلس میں علماء۔ فقہا اور مشائخ وغیرہ ہوا کرتے تھے۔ اور آپ چالیس سال تک لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے رہے یعنی پانچ سو اکیس ہجری سے لیکر پانچسو اکسٹھ ہجری تک اور آنحضرت کے کلام کے فوائد کو قلمبند کرنے کے لئے قریباً چارسو محرر اور عالم وغیرہ ہوا کرتے تھے اور آپ کی مجلس میں دو یا تین شخص وفات پا جاتے۔

شیخ ابو سعید قیلوی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں بار ہا آنحضرت کی مجلس میں پیغمبر خدا اور دیگر پیغمبروں کو ظاہر دیکھا کرتا تھا۔ اور فرشتوں کو دیکھا کرتا تھا کہ جوق درجوق مجلس میں آتے اور مردان غیب اور جن بھی مجلس میں حاضر ہوا کرتے۔ اور اکثر دفعہ خواجہ خضر کو دیکھا کہ مجلس میں آکر انہوں نے یہ فرمایا کہ جو شخص اپنی بہبودی اور نجات چاہتا ہے اس کو اس درگاہ کی ملازمت کرنی چاہیئے۔

شیخ ابو زکریا ابی نصر بغدادی مشہور بصحرائی سے منقول ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ جنوں کو افسوں کے ذریعہ بُلایا۔ وہ اپنی قدیمی عادت کے برخلاف دیر کرکے آئے اور کہا اسوقت ہم کو نہ بلانا جب کہ شیخ عبد القادر وعظ میں مشغول ہوں۔ میں نے کہا کیوں

تو اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے ہر ایک اُن کی مجلس وعظ میں جاتا ہے۔ اور ہمارا انبوہ بہ نسبت آدمیوں کے زیادہ ہوتا ہے اور ہم میں سے بہت سے طائفوں نے اُن کے روبرو توبہ کی ہے اور اسلام لائے ہیں۔

شیخ ابو ذرعہ طاہر سے منقول ہے کہ میں ایک دفعہ ۵۵۷ھ میں آنحضرت کی مجلس میں حاضر ہوا میں نے سُنا کہ وہ فرماتے تھے۔ کہ میرا کلام اُن شخصوں سے ہے جو کوہ قاف کی پرلی طرف سے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا میں ہیں اور اُن کے دل حضرت قدس میں ہیں۔ ان کے کلاہ طاقیہ خداوند تعالےٰ کی محبت کی شدت سے عنقریب ہے کہ جلجاویں اور آنحضرت کے صاحبزادے عبدالرزاق منبر کے پائے کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر آسمان کیطرف ہوا میں دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور سر کا طاقیہ اور پیراہن کی زہ جل اُٹھی۔ آنحضرت نے منبر سے اتر کر آگ بجھائی اور فرمایا اے عبدالرزاق تو بھی ان سے ہے +

راوی مذکور کا بیان ہے کہ جب میں نے شیخ عبدالرزاق سے پوچھا کہ آپ کے بے ہوش ہو جانے کا کیا سبب تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے ہوا میں دیکھا تو مجھے مردانِ غیب سر جھکائے ہوئے نظر آئے، جو آنحضرت کے کلام کو سن رہے تھے۔ اور تمام خلا ان کی کثرت سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان کے کپڑے جل رہے تھے۔ بعض اُن میں سے نعرہ مار کر ہوا میں اڑ جاتے تھے۔ اور بعضے زمین پر گر جاتے تھے اور بعض اسی جگہ ہوا میں آواز کرتے تھے۔ راوی مذکور کہتا ہے آنحضرت کی مجلس میں بارہا نالہ و فریاد کی آوازیں سُنی جاتی تھیں +

شیخ شریف ابو عبد اللہ محمد بن ابو الغنائم ازہر ابن ابو المفاخر حسینی بغدادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں پانچسو پچپن ہجری میں ایک دن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور اُس روز قریباً دس ہزار آدمی آپ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اور شیخ علی بن ہیتی آنحضرت کے سامنے بیٹھے تھے۔ کہ اتفاقیہ اُن پر اُونگھ غالب آ گئی۔ تب آنجناب نے فرمایا چپ ہو جاؤ۔ تمام لوگ چُپ ہو گئے حتیٰ کہ محض سانس نکلتا تھا اور جنبش و حرکت نہ تھی۔ اور آپ منبر سے اتر کر باادب شیخ علی ہیتی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ بیدار ہو گئے۔ تب آپ نے پوچھا کہ تم نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اُس نے عرض کی دیکھا۔ پھر پوچھا اُنہوں نے کیا وصیت کی۔ اُس نے جواب دیا کہ آپ کی ملازمت کا حکم دیا ہے پس آنحضرت نے فرمایا من اجلہ تَاَدَّبتُ۔ اس لفظ کے معنی لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی سے پوچھے۔ تو اس نے کہا۔ کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ آنحضرت نے اس کو بیداری میں مشاہدہ کیا ہے۔ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اُس روز سات آدمی فوت ہوئے کچھ تو مجلس میں ہی اور کچھ گھر جا کر +

عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خواب اور بیداری میں فرماتے ہیں۔ کہ کریا نہ کر۔ اور ایسا کلام مجھ کو بیخود اور مست کر دیتا ہے کہ اگر میں کلام نہ کروں۔ تو میرا گلا پکڑا جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ چپ ہو جاؤں۔ اس سے پیشتر میرے کلام کو سننے والے دو یا تین آدمی ہوتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ بہت ہجوم ہونے لگا۔ تو میں نے باب حلب کے مُصلّے میں بیٹھنا شروع کیا۔ اور جب اس سے بھی زیادہ ہجوم ہوا تو شہر کے باہر نماز گاہ میں منبر کو لے گئے۔ لوگ گھوڑوں۔ خچروں۔ اونٹوں اور گدھوں پر سوار ہو کر آتے اور مجلس کے گرد حلقہ باندھ لیتے چنانچہ ستر ہزار آدمی مجلس میں ہوتا۔

اور باب بستم در نسب شریف رضی اللہ عنہ کے تحت فرمایا شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر رضی اللہ عنہ ابن ابیہ صالح موسیٰ بن عبداللہ جیلی بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن سلطان موسیٰ شہید بن عبداللہ صالح بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنےٰ ابن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بدان اے درویش جون اسمی است از اسماء اضداد ہم بر ابیض اطلاق میکنند وہم بر اسود وکثیر الاستعمال بمعنے ثانی است جون موسے گندم گون بود از بجہت او را جون خواندند عبداللہ المحض محض بمعنے خالص بودن او از دو جانب ہم از جانب پدر وہم از جانب مادر زیرا نکہ پدر او حسن مثنےٰ بود بن امام حسن و مادر او فاطمہ بود بنت امام حسین بن علی و او را مجل نیز گویند بضم میم و تشدید لام مشتق از اجلال و والدہ شیخ رضی اللہ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبداللہ صومعی است و والدہ شیخ را حظ وافر بود از خیر وصلاح و شیخ عبداللہ صومعی از اجلہ مشائخ جیلان ور وسا ایشاں بودہ رضی اللہ عنہ۔

یعنی شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن شیخ ابی صالح موسیٰ بن شیخ ابی عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داود بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ ثانی بن موسے الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنےٰ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔ اے درویش! واضح رہے کہ جون اسمائے متضادہ سے ہے۔ جو سفید کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور سیاہ پر بھی۔ مگر دوسرے معنوں میں اس کا استعمال زیادہ تر ہے چونکہ موسے گندم گوں تھے اس وجہ سے اُن کو جون کہا کرتے تھے اور عبداللہ محض، محض بمعنی خالص۔ چونکہ ماں اور باپ دونوں کیطرف سے خالص تھے۔ اس لئے اس لقب سے ملقب ہوئے۔ کیونکہ ان کا باپ حسن مثنےٰ تھا اور ماں حسینؓ بن علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹی تھی۔ اور اُن کو مُجلّ کے نام سے بھی پکارا کرتے تھے یہ لفظ اجلال سے مشتق ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ابو عبداللہ صومعی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو خیر و صلاح سے پورا

نصیبہ تھا۔ اور شیخ عبداللہ صومعی جیلان کے جلیل القدر مشائخ اور زاہدوں کے رئیس اعظم تھے۔ رضی اللہ عنہم +

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُورُ مُحَمَّدٍ ... بِمَكْنُونِ عِلْمِ اللهِ بِنْ سُبُّوتِي

از کتاب سفینۃ الاولیاء

اور حضرت داراشکوہ قادری علیہ الرحمۃ کتاب سفینۃ الاولیاء کے صہ ۴۳ پر فرماتے ہیں حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کنیت ایشان بادشاہ مشائخ اندر طریقت وامام آئمہ اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام شریف آن پیر زمانہ سرور عارفان یگانہ شرف زہاد فخر عباد قطب صمدانی عبدالقادر وھو ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم وحسنی وحسینی از اں جہت گویند کہ پدر عبداللہ محض حسن مثنی بن حسن بن علی مرتضیٰ است رضی اللہ عنہم و مادر عبداللہ محض فاطمہ بنت حسین بن علی مرتضیٰ است رضی اللہ عنہم دیگر آنکہ والدہ ماجدہ آنحضرت نیز حسینی بودہ اند و لقب محی الدین است سبب تلقب آنحضرت بمحی الدین آنست کہ فرمودہ اند روز جمعہ از بعضی سیاحات بہ بغداد می آمدم ناگاہ بہ بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک او رفتم گفت مرا بنشاں اورا بنشاندم جسد او تازہ شد و صورت او خوب گشت ورنگ او صاف گردید از وترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم نہ گفت من دین جد توام منعیف شدہ بودم چنانکہ دیدی مرا خدای تعالیٰ بتو زندہ گردانید انت محی الدین اورا بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی نعلین پیش پای من نہاد و گفت یا شیخ محی الدین چوں نماز بگذاردم خلق از ہر طرف برمن ہجوم کردند و دست وپائی مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین و لقب آنحضرت در آسمان باز اشہب است چنانکہ فرمودند شعر ے

أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا ... طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ

وغوث الثقلین رضی اللہ عنہ میگویند کہ تصرف آنحضرت برجن وانس بود۔ چنانچہ آدمیان در مجلس آں غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاضر می شدند و اسلام می آوردند و تائب می گشتند و افادہ میگرفتند جنیان نیز صف صف در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائدہ ہا حاصل می نمودند و آنحضرت میفرمودند کہ مرانس را مشائخ است و مرجن را مشائخ است و مرملک را و من شیخ کل +

یعنی حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین سید عبد القادر حسنی وحسینی رضی اللہ عنہ۔ اُس عالیجناب طریقت میں بادشاہ مشائخ اور شریعت میں امام آئمہ اور محبوب ربانی کی کنیت ابو محمدؐ ہے۔ اُس پیر زمانہ سرور عارفان یگانہ شرف زہاد فخر عباد قطب صمدانی کا اسم گرامی عبد القادر ہے اور آپ ابن ابو صالح موسی جنگی دوست بن ابو عبد اللہ بن یحییٰ زاہد بن محمدؐ بن داؤد بن موسی ثانی بن عبد اللہ بن موسی جون بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن بن مرتضیٰ اللہ عنہم ہیں۔ آپ کو حسنی وحسینی اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت سید عبد اللہ محض کے والد ماجد حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسن پاک بن علی المرتضیٰ ہیں رضی اللہ عنہم اور حضرت سید عبد اللہ محض کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت امام حسین پاک بن علی مرتضیٰ ہیں رضی اللہ عنہم۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ بھی حسینی ہیں۔ آپ کا لقب محی الدین ہے۔ آنحضرت کے محی الدین کے ساتھ ملقب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں سیر و سیاحت کے بعد جمعہ کے روز واپس بغداد شریف آرہا تھا کہ ناگاہ میرا گذر ایک نحیف البدن متغیر اللون بیمار پر ہوا۔ اُس نے مجھے کہا السلام علیک یا عبد القادر میں نے سلام کا جواب دیا۔ اُس نے کہا میرے نزدیک آجیئے۔ میں اُس کے نزدیک گیا۔ اُس نے کہا مجھے بٹھلائیے۔ میں نے اُس کو بٹھلایا۔ اُس کا جسم اُسی وقت تازہ ہوگیا اس کی صورت خوب ہوگئی اور اس کا رنگ صاف نکل آیا۔ میں اُس سے ڈرا۔ اُس نے کہا آپ مجھے شناخت کرتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا میں آپ کے جد امجد کا دین ہوں۔ میں ضعیف ہو گیا تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ اب رب تعالےٰ نے مجھے آپ کے ذریعہ زندہ کیا ہے۔ آپ محی الدین ہیں۔ میں نے اس کو وہیں چھوڑا اور خود مسجد کیطرف چلا گیا۔ ایک شخص نے مجھ کو پاؤں کے نعلین پیش کئے اور کہا یا شیخ محی الدین۔ جب میں نماز ادا کر چکا تو ہر طرف سے لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور میرے ہاتھ پاؤں چومنے لگے اور کہنے لگے یا محی الدین۔ اور آنحضرت کا لقب آسمان میں بازِ اشہب ہے جیساکہ آپ نے خود فرمایا ؎

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءِ دَوْحَهَا　　　طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازُ اَشْهَبُ

میں خوشیوں کا بلبل ہوں اور اُن کے تنوں کو خوشیوں سے پُر کرتا ہوں۔ اور عالم بالا میں میں بازِ اشہب ہوں +

اور آنحضرت کو غوث الثقلین اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کا تصرف جنوں اور انسانوں پر یکساں ہے چنانچہ جسطرح انسان غوث اعظم کی مجلس مبارک میں حاضری دیتے تھے اور اسلام قبول کرتے تھے اور آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کرتے تھے اور مستفید ہوتے تھے اسیطرح جنات بھی صف بہ صف مجلس شریف میں حاضر ہوتے تھے اور اسلام لاتے تھے اور فوائد حاصل کرتے تھے اور آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ انسانوں کے بھی مشائخ ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہیں اور ملائکہ کے بھی مشائخ ہیں لیکن میں کل کا شیخ

ہوں۔

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء وانبیاء سابقہ پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ہستی کیلئے یہ چیز ثابت نہیں کہ اس نے جنوں کو بھی اسلام کی تعلیم دی ہو۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت جن کام کرتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ کو جنوں پر آپ کی حین حیات تک تسلط بخشا ہوا تھا لیکن جنوں نے اسلام قبول نہ کیا تھا بقولہٖ تعالیٰ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ۔ (سباع ۲)۔ اگر وہ جن مسلمان ہوتے تو مسجد بیت المقدس کی تعمیر کو عذاب مہین نہ کہتے۔

اور ص۴۵ پر فرمایا خضر علیہ السلام بسیار صحبت داشتہ اند و حنبلی مذہب بودہ اند و فتویٰ بر مذہب امام شافعی و امام احمد حنبل میداند۔ شیخ بقای بن بطو گفتہ اند روزے حضرت غوث اعظم بزیارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدم کہ امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار گرفت و گفت ای شیخ عبد القادر محتاجم من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت۔

یعنی اور خضر علیہ السلام اکثر جناب کی حاضری میں رہتے تھے۔ آپ حنبلی مذہب رکھتے تھے لیکن فتویٰ امام شافعی اور امام احمد حنبل دونوں کے مذہب پر دیا کرتے تھے۔ شیخ بقای بن بطو بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم پاکؒ امام احمد حنبل کی قبر کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ امام صاحب اپنی قبر سے باہر نکلے اور آپ کے ساتھ بغلگیر ہوئے۔ اور عرض کیا اے شیخ عبد القادرؒ میں آپ کا علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت میں محتاج ہوں۔

اور ص۴۶ پر فرمایا وقت وعظ می فرمودند کہ ای اہل آسمان و زمین بیائید و بشنوید سخن مرا و از من چیزی بیاموزید کہ نائب و وارث پیغمبرم صلعم در زمین و دریں مجلس خلعتہا عطا میشود حقتعالیٰ بر دل من تجلی میکند و قریب ہفتاد ہزار نفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چہار صد نفر کلام آنحضرت را نو شتند و ہر گاہ مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت انتظام وجد و ذوق دو سہ کس می مردند و شیخ ابو سعید قیلوی رضی اللہ عنہ گفتہ اند کہ در مجلس شیخ عبد القادر بار ہا پیغمبر صلعم و پیغمبران دیگر را صلوات اللہ علیہم و ملائکہ را جنہ را صف صف مشاہدہ میکردم۔

یعنی آپ وعظ کے دوران میں فرمایا کرتے تھے۔ اے اہل آسمان و زمین۔ آئیے اور میرا کلام سنیئے اور مجھ سے کچھ حاصل کیجئے کیونکہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں نائب اور وارث ہوں۔ اس مجلس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں۔ رب تعالیٰ میرے دل پر تجلی کرتے ہیں۔ آپ کی مجلس وعظ میں قریباً ستر ہزار

آدمی حاضر ہوتے تھے اور چار صد عُلماء آنحضرت کی کلام مبارک لکھا کرتے تھے۔ اور جب آپ مجلس فرماتے تھے تو آپ کے کلام مبارک کی تاثیر سے وجد و ذوق کے غلبہ سے دو تین آدمی جان بحق ہو جاتے تھے اور شیخ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سلطان سید شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء صلوات اللہ علیہم اور ملائکہ کی زیارت کی ہے اور جنات کو صف بصف دیکھا ہے +

اور ص۴۸ پر فرمایا یکی از اکابر بخضر علیہ السلام درباب حضرت غوث الاعظم سوال نمود فرمود کہ حق تعالےٰ ہیچ ولی را بمقامے نرسانید مگر آنکہ شیخ را مقامی برتر ازاں داد و کاس محبت تود بخشانید ہیچکس را مگر آنکہ شیخ را بہتر و گواراتر ازاں داد و عطا فرمود +

یعنی اکابر اولیاء میں سے ایک نے خضر علیہ السلام سے حضرت غوث اعظم کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آج تک کسی ولی کو وُہ مقام عطا نہیں ہوا جو ربّ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم پاک رضی کو عطا کیا ہے اور کسی ولی کو وہ شراب توحید نہیں پلائی جو آپ کو پلائی ہے +

اور ص۴۹ پر فرمایا شیخ ابوسعید قیلوی گفتہ اند کہ چوں حضرت شیخ عبد القادر فرمود کہ قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر دل آنحضرت تجلی کرد و رسول صلعم بردست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضرا ولیائی متقدمین و متاخرین کہ درانجا حاضر بودند احیا را باجساد خود و اموات بارواح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ و رجال الغیب مجلس آنحضرت را درمیان گرفتہ بودند و صفہا در ہوا ایستادہ و بر روئے زمین ہیچ ولی نماند مگر کہ گردن خود را پست کرد و گویند کہ یک کس از عجم تواضع نکرد حال وے را سلب نمودند و ظاہر است کہ ایں قسم دعویٰ از کمال عنایت بی نہایت الٰہ و فرزندے و حمایت حضرت رسالت پناہ صلعم بود کہ ہمہ اولیاء اللہ تواضع نمودند و فرمان الیشاں را قبول کردند و ہیچ ولی بایں مقام نرسید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ +

یعنی شیخ ابوسعید قیلوی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تو حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے آنحضرت کے دل مبارک پر تجلّی کی تھی اور جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک خاص خلعت ملائکہ مقربین کے ہاتھ بھیجی جو اولیائے متقدمین و متاخرین کے سامنے جو اُس وقت وہاں حاضر تھے زندہ اجساد کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ آپ کو پہنائی گئی۔ اور ملائکہ و رجال الغیب آنحضرت کی مجلس کو گھیرے ہوئے تھے اور صفیں ہوا میں باندھے ہوئے تھے۔ رُوئے زمین پر کوئی ایسا ولی نہ رہا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو اور کہتے ہیں ایک عجمی شخص نے تواضع نہ کی تو اُس کا حال سلب کر لیا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا دعویٰ اُس بے نہایت الٰہ کی کمال عنایت اور حضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و فرزندی کا نتیجہ ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ جملہ اولیاء اللہ نے آپ کے سامنے تواضع کی اور آپ کا فرمان قبول کیا۔ اور کوئی ولی اس مقام تک آج تک نہیں پہنچا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ط

اور ص۵ پر فرمایا حضرت غوث الثقلین میفرمودند کہ ہر ولی بر قدم نبی میباشد و من بر قدم جد خود م صلعم و ہر قدمی کہ جد من برداشت من بر انجا نہادم مگر در قدم نبوت کہ راہ نیست دران غیر نبی را و این اشارت بر کمال مرتبہ ولایت و متابعت و پیروی آنسرور است صلعم +

یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔ اور جو قدم میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے بھی وہاں اپنا قدم رکھا مگر قدم نبوت کے جہاں سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو راہ نہیں اور اس میں کمالِ مرتبۂ ولایت و متابعت و پیروی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ ہے +

(ف) قدم سے مراد مرتبہ و مقام ہے۔ اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے اوپر صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ و مقام مبارک ہے کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (شمس ع۱) قسم ہے شمس احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے انوارات کی قسم اور قسم ہے آسمان ولایت کے قمر محی الدین کی جو شمس کے بعد ہیں یعنی مرتبہ و مقام میں بعد میں ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے جملہ صحابہ (انبیاء و اولیاء) آسمان ولایت کے ستارے ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع۳) میں ستاروں کے غروب ہونیکی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں یعنی انبیاء و اولیاء کے مزارات کی قسم اٹھاتا ہوں +

اور اسی ص۵ پر فرمایا نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن موصلی کہ گفت شنیدم از پدر خود کہ می گفت سیزدہ سال خدمت حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کردم ہرگز ندیدم کہ مگس بر ایشان نشستہ باشد یا خلط دخوئے بیرون انداختہ باشد +

یعنی شیخ شریف بن خضر حسن موصلی سے نقل ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے تیرہ سال حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ اتنی مدت میں میں نے ہرگز آپ پر مکھی بیٹھتی نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ کو کوئی خلط دخوئے باہر پھینکتے دیکھا +

اور ص۵ پر فرمایا گویند کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ بست و پنج سال در بیابانہائے بقدم تجرید در سیاحت بودم و چہل سال بوضوے عشا نماز بامداد گزاردہ ام و پانزدہ سال بعد از ادائے نماز عشا بیک پائے ایستادہ ختم القرآن میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوی خواب کرد و گفت چہ شود اگر ساعتے بخسپی گفتہ او نہ شنیدم وہمانجا

بیکپای ایستادہ ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من متشکل شدہ می آمد و من بغضب بانگ بر وی میزدم دفع می شد و می فرمودند چہل چہل روزہ میداشتم در بیابان عراق یازدہ سال در بُرج عجمی اقامت میکردم وبسبب اقامت من آنرا برج عجمی می گویند ۔

یعنی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایاکہ میں پچیس سال بیابانوں میں تن تنہا پھرتا رہا اور چالیس سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز گذاری ہے ۔ اور پندرہ سال عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد میں ایک پاؤں پر کھڑا ہوکر قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا تھا اور فجر سے پہلے ختم کر دیتا تھا ۔ ایک رات میرے نفس نے سونے کی آرزو کی اور کہا کیا حرج ہے اگر آپ ایک گھڑی سو لیں ۔ لیکن میں نے اُس کی ایک نہ سُنی اور اُسی جگہ ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر قرآن مجید ختم کیا ۔ نیند متشکل ہوکر میرے سامنے آتی تھی اور میں اُسے غضبناک ہوکر دھتکار دیتا تھا ۔ اور فرماتے تھے کہ عراق کے بیابانوں میں میں نے چالیس چالیس دن کا روزہ رکھا ہے ۔ گیارہ سال میں نے بُرج عجمی میں قیام کیا ہے اور میری اقامت کے سبب سے اُس کو بُرج عجمی کہتے ہیں ۔

از نفحات الانس

اور حضرت مولانا مولوی عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ السامی کتاب نفحات الانس کے صفحہ ۳۵۱ پر فرماتے ہیں

شیخ عبد القادر محی الدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ کنیت وی ابو محمدؒ است علوی بود و حسنی نبیرہ شیخ ابو عبداللہ صومعی از جانب مادر و در وی ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت ابو عبداللہ الصومعی گفتہ است کہ چون فرزندمن عبدالقادر متولد شد ہرگز در ماہ رمضان شیر نخورد و یکبار ہلال ماہ رمضان بجہت ابر پوشیدہ شد از مادرِ وی پرسیدند گفتہ امروز عبدالقادر شیر نخوردہ است آخر معلوم شد کہ روز رمضان بودہ است ۔

یعنی حضرت محی الدین شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو محمدؒ ہے آپ علوی حسنی ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت شیخ سید ابو عبد اللہ صومعی علیہ الرحمۃ کے نبیرہ ہیں ۔ ام الخیر امتہ الجبار حضرت فاطمہ بنت حضرت سید ابو عبد اللہ صومعی کا ارشاد مبارک ہے کہ جب میرا فرزند عبد القادر تولد ہوا تو ماہ رمضان شریف میں دن کے وقت دُودھ نہ پیتا ۔ ایک دفعہ ماہ رمضان کا چاند بادل کیوجہ سے نظر نہ آیا ۔ لوگوں نے آپ کی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا ۔ فرمایا آج میرے فرزند عبد القادر نے دن کے وقت دُودھ نہیں پیا ۔ آخر معلوم ہوا کہ وہ رمضان شریف کا دن تھا ۔

اور صفحہ ۳۵۲ پر فرمایا وویرا کرامات ظاہر و احوال باہر و مقامات عالی بودہ است و فی تاریخ امام

الیافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ وارد وکرامۃ یعنی شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالیٰ فخارجۃ عن الحصر واخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ ان کراماتہ تواترت او قربت من التواتر ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظہر ظہور کراماتہ بغیرہ من شیوخ الآفاق +

یعنی اور آپ کی کرامات ظاہر احوال باہر اور مقامات نہایت عالی ہیں اور امام یافعی قدس سرہٗ اپنی تاریخ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات حد وحصر سے باہر ہیں اور آئمہ کبار کے نزدیک آپ کی کرامات تواتر کا حکم رکھتی ہیں اور سب کا اس امر پر اتفاق ہے کہ شیوخ الآفاق میں سے کسی سے اسقدر کرامات کا ظہور نہیں ہوا +

اور صفحہ ۳۵۴ پر فرمایا شیخ ابو سعید قیلوی گفتہ کہ چوں شیخ عبد القادرؒ گفت قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بر دل وی تجلی کرد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر دست طائفہ از ملائکہ مقربین بمحضر اولیاء متقدمین ومتاخرین کہ آنجا حاضر بودند احیا باجساد خود واموات بارواح خود خلعتی در وے پوشانیدند و ملائکہ و رجال غیب مجلس ویرا درمیان گرفتہ بودند وصفہا درہوا ایستادہ بودند بر روی زمین ہیچ ولی نماند مگر کہ گردن خود را پست کرد وبعضی گفتہ اند کہ یک کس از عجم تواضع نکرد وحال وے از وی متواری شد +

یعنی شیخ ابو سعید قیلویؒ سے منقول ہے کہ جب سلطان الاقطاب حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ فرمایا تو رب تعالیٰ نے آپ کے دل مبارک پر تجلی فرمایا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ مقربین کے ایک گروہ کے ہاتھ ایک خلعتِ خاص آپ کیلئے بھیجا جو اولیائے متقدمین ومتاخرین کے روبرو آپ کو پہنایا گیا۔ زندہ اولیاء اپنے اجساد سمیت اور وصال شدہ اپنی ارواح سمیت حاضر تھے۔ ملائکہ اور رجال الغیب سب کے سب اس مجلس مبارک میں حاضر تھے اور ہوا میں صفوف باندھے کھڑے تھے روئے زمین پر کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے گردن نہ جھکائی ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ایک عجمی شخص نے گردن نہ جھکائی اور اس کا حال سلب کر لیا گیا +

اور صفحہ ۳۵۶ پر فرمایا تاجری پیش شیخ حماد درآمد و گفت تجہیز قافلہ شام کردم و ہفت صد دینار بضاعت دارم شیخ حماد گفت اگر دریں سال میروی مال ترا بغارت می برند و خود کشتہ میشوی تاجر بسیار غمگین شد از پیش شیخ حماد بیرون رفت عبد القادرؒ پیش آمد قصہ را با او بگفت گفت برو کہ بسلامت خواہی رفت و بغنیمت خواہی آمد و ضمان بر من آن شخص بسفر شام رفت و بضاعت خود را بہزار دینار فروخت روزی بقضاء حاجت بسقایہ درآمد و آن ہزار دینار را بر طاقی نہاد و بیرون آمد و آنرا فراموش کرد و بمنزل خود

آمد وی را خواب گرفت در خواب دید کہ در قافلہ ایست حرامیان قافلہ را غارت کردند و اہلِ قافلہ را کشتند و وی را نیز شخصے ضربتے زد و کشتہ شد از ہیبتِ آں بیدار شد اثر خون بر گردنِ خود دید و الم آں ضربت در خود احساس کرد بخاطر وی آمد کہ ہزار دینار فراموش کردہ است ہم بتعجیل رفت آنرا باز یافت و ببغداد مراجعت کرد با خود اندیشد کہ اوّل شیخ حماد را بہ بینم کہ وی بزرگتر است و اگر شیخ عبدالقادرؓ را بہ بینم کہ سخن او راست شدہ است ناگاہ شیخ حماد او را در بازار دید گفت اوّل شیخ عبدالقادرؓ را بہ بیں کہ سخن وی حقست ہفدہ بار از خدا یتعالٰی درخواستہ است کہ قتل تو کہ در بیداری مقدر شدہ بود بخواب بگذشت و تلفِ مال تو کہ مقرر گشتہ بود بفراموشی قرار یافت پس پیش شیخ عبدالقادرؓ آمد و گفت آنچہ حماد گفتہ بود کہ ہفدہ بار درخواستہ است وسوگند بعزت معبود کہ ہفدہ بار و ہفدہ بار و ہفدہ بار تا ہفتاد بار درخواستہ ام تا حالِ تو چناں شد کہ شیخ حماد گفت ۔

یعنی ایک تاجر نے شیخ حماد قدس سرہٗ کے پاس آکر عرض کیا کہ ملک شام کیطرف ایک قافلہ جارہا ہے اُس قافلہ کے ساتھ مَیں بھی بغرض تجارت جانا چاہتا ہُوں۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ کامیابی کیساتھ وہاں سے واپس آؤں۔ میرے پاس سات سو دینار سرمایہ ہے۔ شیخ حماد نے اُس تاجر سے کہا کہ اگر امسال تم ملکِ شام جاؤ گے تو تمہارا مال و اسباب غارت ہوجائے گا اور تم مارے جاؤ گے۔ وُہ تاجر یہ خبر سُن کر نہایت غمگین ہُوا اور وہاں سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض حال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ سلامتی کے ساتھ جاؤ گے اور غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے۔ میں تمہارا ضامن ہُوں۔ وہ سوداگر ملک شام کیطرف گیا اور اپنا مال ہزار دینار کو فروخت کیا۔ ایک روز قضائے حاجت کے لئے وہ شخص سقایہ میں گیا۔ اور وُہ ہزار دینار ایک طاق میں رکھ کر خود باہر آگیا اور اُن کو بھول گیا۔ جب وہ اپنے مقام پر آیا اور سویا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک قافلہ کے ساتھ ہے۔ قزاقوں نے اُس قافلہ کو لُوٹ لیا ہے اور اہلِ قافلہ کو قتل کر دیا ہے۔ اور اُس کو بھی ایک شخص نے ضرب لگائی ہے جس سے وُہ مارا گیا ہے۔ اُس خواب کی ہَیبت سے بیدار ہُوا تو اپنی گردن پر خون بہتا ہُوا دیکھا۔ اور اُس ضرب کا الم محسوس کیا۔ اُسوقت اُس کو یاد آیا کہ وُہ اپنے ہزار دینار بھُول آیا ہے۔ جلدی سے واپس گیا اور اُن کو سلامت پایا۔ واپس بغداد شریف لوٹ آیا۔ دل میں خیال کیا کہ پہلے شیخ حماد کے پاس جاؤں کیونکہ وہ کبر سِن ہیں یا حضرت سلطان شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس جنکا فرمودہ بالکل درست ثابت ہُوا ہے۔ ناگاہ شیخ حماد نے اُس سوداگر کو بازار میں دیکھ لیا۔ فرمایا اوّل سلطان شیخ سید عبدالقادرؓ کی خدمتِ اقدس میں حاضری دے کہ اُن کا سخن حق ہے۔ انہوں نے سترہ دفعہ ربِّ تعالٰی سے درخواست کی ہے تب تیرا

قتل جو بیداری میں مقرر تھا خواب میں وارد ہوا اور تلفِ مال جو مقرر تھا فراموشی میں بدل دیا گیا۔ پس وہ شخص حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور جو کچھ شیخ حماد نے کہا تھا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے ربّ العزت کی میں نے سترّ دفعہ تیرے لئے دُعا کی ہے تب تیری تقدیر خواب سے بدل دی گئی۔

اور صفحہ ۳۵۹ پر فرمایا روزے شیخ با جماعتی از فقراء فقہا بزیارت گورستان رفت و پیش قبر شیخ حماد رحمۃ اللہ بسیار بایستاد چنانکہ ہوا گرم شد بعد ازاں باز گشت و آثار بہجت و سرور در روی مبارک او ظاہر بود از ایشان پرسیدند کہ سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این ہمہ چہ بود گفت وی روز جمعہ با شیخ حماد و اصحاب وی مسجد جامع می رفتیم چوں بسر پلی رسیدیم شیخ حماد دست بر سر من زد و مرا در آب انداخت و ہوا در غایت خنکی بود و من جبۂ پشمینہ پوشیدہ بودم و در آستین من جزوی چند بود دست خود را بالا داشتم تا آں اجزا تر نشود ایشان مرا بگذاشتند و بر فتند از آب بیرون بر آمدم و جبۂ خود را بیفشردم و در عقب ایشان برفتم و بسیار سرما یافتہ بودم چون بایشان رسیدم اصحاب وی در باب من سخن بگفتند ایشاں را منع کرد و گفت من وے را رنجانیدم تا ویرا آزمایش کنم ویرا کوہی مے بینم کہ از جای نمے جنبد پس گفت من امروز ویرا در قبر دیدم و حلہ مرصع بجواہر پوشیدہ و تاجی بر سر وی از یاقوت و در دست وی سوارہا از زر و در پای نعلین از زر اما دست راست وی از کار رفتہ بود و فرمان وی نمی برد گفتم این چیست گفت این آن دست ست کہ باں ترا در آب انداختہ بودم ہیچ توانی کہ آنرا از من در گذرانی گفتم آری گفت پس از خدای درخواہ کہ آنرا بمن باز دہد پس بایستادم و از خدائی درخواستم و پنج ہزار اولیاء اللہ در قبرہای خود را از خدا یتعالیٰ در خواستند کہ دعائی مرا در حق وے قبول کند پس سوال میکردم چندانکہ خدائی تعالیٰ دست ویرا بوی باز داد و بآن دست مرا مصافحہ کرد چوں این سخن در بغداد مشہور شد مشائخ بغداد وصوفیہ از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبد القادرؓ را بہ تحقیق آنچہ گفتہ بود مطالبہ کنند بمدرسۂ شیخ آمدند اما از ہیبت شیخ ہیچکس نتوانست کہ سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد و گفت ‹ دتن را از مشائخ اختیار کنید تا تحقیق گفتہ ام برزبانِ ایشان ظاہر شود و ایشاں اتفاق کردند بر شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی دراں روزہا ببغداد بود و بر شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن بن شعیب الکردی قدس اللہ ارواحہما کہ وی مقیم بغداد بودہ ہر دو از ارباب کشف و احوال بزرگ بودند پس آنجماعت گفتند ما مہلت دادیم تا جمعۂ دیگر کہ بہ بینم برزبانِ ایشاں چہ ظاہر می شود شیخ فرمود از جائی خود بر مخیزید تا ایں امر متحقق شود و سر در پیش افگند و ایشان نیز سر در پیش افگندند ناگاہ از بیرونِ مدرسہ آواز بر آمد دیدند کہ شیخ یوسف بشتاب تمام می آمد چوں بمدرسہ در آمد

گفت حق تعالیٰ سبحانہ شیخ حماد را مشاہدۂ من ساخت وگفت اے یوسف زود بمدرسۂ شیخ عبد القادر رو با مشائخ
کہ آنجا حاضرند بگوی کہ شیخ عبد القادرؓ آنچہ گفتہ است صادق است و ہنوز شیخ یوسف سخن آخر نکردہ بودہ کہ
شیخ عبد الرحمٰن کردی درآمد او نیز گفت مثل آنکہ شیخ یوسف گفتہ بود۔

یعنی ایک روز حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقرا فقہا کی جماعت سمیت قبرستان کی زیارت کیلئے تشریف لیگئے اور شیخ حماد قدس سرہ کی قبر کے سامنے بہت عرصہ کھڑے رہے حتیٰ کہ گرمی بھی تیز ہوگئی۔ بعد ازاں جب جناب واپس لوٹے تو آپکے چہرہ مبارک سے بہجت اور سرور کے آثار نمایاں تھے۔ آپ سے شیخ حماد کی قبر پر زیادہ دیر ٹھہرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایک دن جمعہ کے روز میں شیخ حماد اور اس کے اصحاب سمیت جامع مسجد کو جا رہا تھا۔ جب ہم پُل پر پہنچے تو شیخ حماد نے مجھے دھکا دیا اور پانی میں گرا دیا۔ اُس دن ہوا نہایت ٹھنڈی چل رہی تھی اور مَیں نے پشمینہ کا جبہ پہنا ہُوا تھا میری آستین میں چند کتابوں کی تجزیں تھیں۔ مَیں نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے رکھے تاکہ وُہ جزیں تر نہ ہونے پائیں وُہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ میں پانی سے باہر نکلا اپنا جبہ نچوڑا اور ان کا تعاقب کیا۔ سردی کا مجھ پر کافی اثر ہُوا۔ جب میں اُن کو جا ملا تو شیخ حماد کے اصحاب میرے ساتھ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ آپ نے اُن کو منع کیا اور کہا "میں نے اس کو اسلئے رنج پہنچایا ہے کہ اُس کی آزمائش کروں۔ مَیں نے اُس کو مثل پہاڑ کے پایا ہے جو اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرتا۔" پھر ارشاد فرمایا کہ آج مَیں نے اُس کو قبر میں اس ہیئت میں دیکھا کہ لباس مرصع بجواہر پہنا ہُوا ہے اور اُس کے سر پر تاج مرصع بہ یاقوت ہے۔ اُس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں اور پاؤں میں سنہری نعلین ہیں لیکن اُس کا دایاں ہاتھ بیکار تھا۔ مَیں نے اُس کی وجہ دریافت کی۔ اُس نے کہا یہ وہی ہاتھ ہے جس سے آپ کو پانی میں گرایا تھا۔ کیا آپ مجھے معاف فرما سکتے ہیں؟ مَیں نے کہا ضرور۔ اُس نے کہا پھر ربّ تعالیٰ سے درخواست کیجئے کہ میرا ہاتھ واپس دیوے۔ لہٰذا میں کھڑا رہا اور ربّ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا۔ میرے ساتھ پانچ ہزار اولیاء اللہ نے اپنی اپنی قبور سے ربّ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میرا سوال اس کے حق میں قبول ہو حتیٰ کہ ربّ تعالیٰ نے اُس کا ہاتھ اُس کو واپس دیا اور اُس ہاتھ سے اُس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب یہ واقعہ بغداد شریف میں مشہور ہُوا تو بغداد شریف کے مشائخ اور شیخ حماد کے اصحاب صوفیہ جمع ہوئے تاکہ آپ سے اس واقعہ کی تحقیق کی جائے اور سب آپ کے مدرسہ میں آگئے۔ آپ کی ہیبت کیوجہ سے کوئی شخص کلام کرنے کی جُرأت نہ کر سکا اسلئے آپ نے خود ہی کلام کا آغاز کیا اور فرمایا "مشائخ میں سے کوئی دو شخص چُن لیجئے وہ آپ کو اپنی زبان سے اس واقعہ کی تحقیق سنا دیں گے۔" انہوں نے شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی جو اُن دنوں بغداد شریف میں تھے اور شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن بن شعیب کردی جو بغداد شریف میں مقیم تھے پر اتفاق کیا۔ یہ دونوں بزرگ صاحب

کشف اور حالات عالیہ رکھتے تھے۔ اُن مشائخ کی جماعت نے کہا ہم آپ کو دوسرے جمعہ تک مہلت دیتے ہیں تاکہ دیکھیں وہ دونوں مشائخ اِس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اپنی جگہ سے مت اُٹھیے حتیٰ کہ یہ امر متحقق ہو جائے" اور آپ مراقبہ میں ہو گئے۔ اُنہوں نے بھی سر جھکا دیئے۔ ناگاہ مدرسہ کے باہر سے آواز آئی۔ دیکھا کہ شیخ یوسف بڑی جلدی سے آرہے ہیں۔ جب مدرسہ میں داخل ہوئے تو کہا حقتعالیٰ نے شیخ حماد کا مجھے مشاہدہ کرایا ہے۔ اُس نے کہا اے یوسف! حضرت شیخ عبدالقادر کے مدرسہ میں جلدی سے پہنچ اور جو مشائخ مدرسہ میں حاضر ہیں اُن سے کہہ دے کہ جو کچھ حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا ہے بجا ہے۔ ابھی شیخ یوسف نے کلام ختم نہیں کیا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن کردی بھی آن پہنچے۔ انہوں نے بھی شیخ یوسف کی مثل بیان کیا +

اور صفحہ ۳۶۰ پر فرمایا یکے از مشائخ گوید کہ من و شیخ علی ہیتی در مدرسہ شیخ عبدالقادرؓ بودیم کہ یکی از اکابر بغداد پیش شیخ آمد و گفت یا سیدی قال جدك رسول الله من دعی فلیجب وها انا دعوتك الی منزلی گفت اگر مرا اذن کنند بیایم زمانے سر در پیش انداخت پس گفت می آئیم دیرا بر اُشتر سوار شد شیخ علی ہیتی رکاب راست وی گرفت و من رکاب چپ تا بسرای آں شخص رسیدیم ہمہ مشائخ بغداد و علماء و اعیان آنجا بودند و سماطی برکشیدند بروی انواع نعمتہا و سلۂ بزرگ سر پوشیدہ دو کس برداشتہ آوردند و در آخر سماط بنہادند بعد از آں شخص کہ صاحب دعوت بود گفت الصلا و شیخ سر در پیش افگندہ بود و ہیچ نخورد و اذن نیز نداد و ہیچ کس ہم نخورد و اہل آں مجلس کان علی رؤسہم الطیر تیتہ شیخ بمن و شیخ علی ہیتی اشارتے کرد کہ آں سلۂ را پیش آرید برخاستم و آنرا پیش برداشتم و بس گراں بود و در پیش شیخ نہادیم و فرمود تا سر آں بکشادیم فرزند آں شخص بود نابینائے مادرزاد و برجای ماندہ و مجذوم و مفلوج گشتہ و شیخ ویرا گفت قم باذن الله تعالیٰ معاً آں کودک برخاست رواں و بینا ویرا ہیچ آفتی نہ فریاد از حاضراں برخاست شیخ در انبوہ مردم بیرون آمد و ہیچ نخورد و پیش شیخ ابوسعید قیلوی رفتم و آں قصہ با وی بگفتم گفت شیخ عبدالقادر یُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِی الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ است +

یعنی ایک شیخ سے منقول ہے کہ میں اور شیخ علی ہیتیؒ حضرت سلطان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ بغداد شریف کا ایک رئیس جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا حضرت! آپ کے نانا پاک کا ارشاد گرامی ہے۔ جو کوئی دعوت کرے اُس کی دعوت قبول کرنی چاہیئے اور میں آپ کو اپنے مکان میں دعوت دینے کیلئے عرض کرتا ہوں۔ فرمایا اگر اجازت ہوئی تو چلیں گے۔ تھوڑی دیر مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا چلو ہم آتے ہیں۔ آپ خچر پر سوار ہو گئے۔ شیخ علی ہیتی نے دائیں رکاب پکڑ لی اور میں نے بائیں

حتیٰ کہ ہم اُس شخص کے مکان پر پہنچ گئے۔ بغداد شریف کے جملہ مشائخ علماء و اعیان حاضر تھے۔ دسترخوان بچھایا گیا اور اُس پر طرح طرح کے کھانے چنے گئے۔ پھر ایک بھاری پٹارہ سرپوشیدہ دس آدمی اٹھاکر لائے اور دسترخوان کے آخر میں رکھ دیا۔ صاحب دعوت نے کہا بسم اللہ کھانا تناول فرمائیے۔ آپ مراقبہ میں تھے نہ آپ نے کھانا شروع فرمایا نہ دوسروں کو اجازت دی اس لئے کسی شخص نے کچھ نہ کھایا اور سب خاموش بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ فرمایا کہ پٹارہ کو لاؤ۔ ہم اُٹھے اور اُسکو اٹھاکر جناب کے سامنے رکھا۔ پٹارہ بڑا بھاری تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پٹارہ کا منہ کھول دو۔ ہم نے اس کا منہ کھول دیا دیکھا کہ اُس میں اُس شخص کا ایک لڑکا تھا جو مادر زاد اندھا مجذوم اور مفلوج تھا۔ آپ نے اُس لڑکے کو فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ اُسی وقت وہ لڑکا اٹھ کر دوڑنے لگا اور وہ بالکل تندرست اور بینا تھا۔ حاضرینِ مجلس اس واقعہ کو دیکھ کر سخت متعجب ہوئے آپ آدمیوں کے انبوہ سے باہر تشریف لے آئے اور کھانا تناول نہیں فرمایا۔ میں نے یہ واقعہ شیخ ابوسعید قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ یُبْرِیُٔ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِی الْمَوْتیٰ بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ٭

اور ص۳۶ پر فرمایا عجوزہٗ پیش شیخ عبدالقادرؒ آمد و پسر خود را ہمراہ آورد و گفت دل فرزند خود را تعلق بسیار می بینم بتو من ذمہ خود را از حق خود بری گردانیدم برای خدا یتعالیٰ شیخ وی قبول کرد و مجاہدہ و ریاضت فرمود آں عجوزہ بعد از چندروز پیش فرزند خود آمد دید کہ نان جوی میخورد و زرد و لاغر شدہ از کم خوارگی و بیداری از انجا پیش شیخ آمد آنجا طبقے دید و بر آنجا استخوانہا مرغیکہ شیخ خوردہ بود عجوزہ با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ می خوری و پسر من نان جو شیخ دست خود را بر آں استخوانہا نہاد و گفت قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ آں مرغ زندہ شدہ و بانگ کردن آغاز کرد پس شیخ بآں عجوزہ گفت وقتیکہ فرزند تو ہمچنیں شود ہرچہ خواہد کہ بخورد ٭

یعنی ایک ضعیفہ حضرت شیخ سلطان سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنا لڑکا ساتھ لائی اور عرض کیا کہ اس لڑکے کا میں آپ کے ساتھ دلی تعلق دیکھتی ہوں میں نے اُسے اپنا حق اللہ تعالیٰ کی خاطر معاف کیا۔ آپ نے اس لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا اور مجاہدہ و ریاضت کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ چند ایام کے بعد وہ ضعیفہ اپنے لڑکے کے پاس آئی دیکھا کہ وُہ جَو کی روٹی کھا رہا ہے اور کم خوارگی اور بیداری کی وجہ سے وہ لاغر اور زرد ہو گیا ہے۔ اُس کے بعد وہ حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی وہاں اُس نے ایک برتن دیکھا جس میں مُرغی کی ہڈیاں پڑی تھیں جو آپ نے تناول فرمائی تھیں۔ ضعیفہ نے عرض کیا یا حضرت آپ تو مُرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرا لڑکا جو کی روٹی کھاتا

ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا دستِ مبارک ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا قُومِی بِاِذْنِ اللہِ تَعَالٰی یُحْیِی الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ۔ وُہ مُرغی زندہ ہو کر بانگ دینے لگی۔ آپ نے پھر اُس بڑھیا کو فرمایا جب تیرا لڑکا ایسا ہو جائیگا جو چاہے گا کھائے گا۔

اور صـ۳۶۳ پر فرمایا روزے سخن می گفت ناگاہ چند گام در ہوا بر فت و گفت ای اسرائیلی بایست و کلام محمدی بشنو و بمکان خود باز آمد پرسیدند کہ این چہ بود گفت ابو العباس خضر علیہ السّلام بر مجلس ما می گذشت بہ تعجیل گامی چند بسوی او نہادم وگفتم و شنید آنچہ۔

یعنی ایک روز آپ وعظ فرمارہے تھے اچانک چند قدم آپ ہوا میں چلے اور کہا ای اسرائیلی ٹھہر اور محمدی کی کلام سُن اور پھر آپ واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئے۔ حاضرین نے عرض کیا جناب یہ کیا معاملہ تھا؟ فرمایا ابو العباس خضر علیہ السّلام ہماری مجلس کے سامنے سے جلدی سے گزر رہا تھا۔ میں نے چند قدم اس کیطرف اٹھائے اور فرمایا جو آپ لوگوں نے سُنا۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

از کتاب کلامُ الاَولیاء فی شانِ سُلطانُ الاَولیاء

اور عارف کامل حضرت حافظ برکت علی قادری لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء کے صـ۵ پر عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام نقل فرماتے ہیں وَھُوَ ھٰذَا:

سُلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) یا غوثِ معظّم نورِ ہُدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما

یا سرکار غوث پاک قدس سرہٗ آپ کی ذات اقدس ہدایت کا نور اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور اللہ تعالیٰ کے مختار اور دونوں جہانوں کے بادشاہ اور قطب اعلیٰ ہیں آپ کی جلالت دیکھ کر زمین و آسمان حیرانی میں ہیں۔

(۲) در صدق ہمہ صدیق وشی در عدل عدالت چوں عمرؓ
اے کانِ حیا عثمانؓ منشی مانندِ علیؓ با جود و سخا

آپ کی ذاتِ اطہر صدق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عدل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرح ہے آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کانِ حیا ہیں اور بلحاظ جود و سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی مانند ہیں۔

(۳) درشرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بر عرشِ معلیٰ سیاری اے واقفِ رازِ اَوْ اَدْنیٰ

شریعت میں حضور کو کامل دسترس حاصل ہے آپ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کیطرح چالاک، عرشِ معلےٰ پر سیر فرمانے والے ہیں اور قابَ قوسَینِ اَوْ اَدْنیٰ کے راز سے واقف ہیں (یعنی رازِ قرب اور راز و نیاز کی گفتگو جو خدائے تعالیٰ اور جناب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مابین معراج شریف کی رات ہوئی)۔

(۴) در بزمِ نبی عالی شانی ستارِ عیوبِ مریدانی
در ملک و لایت سلطانی اے منبعِ فضل و جود و سخا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بزمِ پاک میں آپ کی شان بہت بلند ہے آپ اپنے غلاموں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے بادشاہ اور فضل و کرم، جود و سخا کے منبع ہیں۔

(۵) چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا

چونکہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قدم پاک آپ کے سر مبارک کا تاج ہے لہٰذا آپ کا قدمِ اطہر تمام جہان کے سر کا تاج ہے جہان کے سارے قطب آپ کے درِ اقدس کے سامنے اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے گداگر بادشاہ کے سامنے۔

(۶) گر داد مسیح بمردہ رواں دادی تو بدینِ محمد جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن و جمالت گشتہ فدا

اگر عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ میں رُوح پھونک دی تو کون سی بڑی بات کی ہے۔ آپ نے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مردہ دین میں جان ڈالدی ہے تمام عالم آپ کو محی الدین (دین کے زندہ کرنے والے) کے لقب سے پکار رہا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر قربان ہے۔

(۷) از بس کہ قتیلِ نفس خودم بیمار خجالت مند دم شرمندہ، سیاہ رو، منفعلم از فیضِ تو دارم چشم دوا

میرے نفس نے مجھ پر انتہائی غلبہ پاکر مجھے مار ڈالا ہے میں بیمار شرمسار دل اور شرمندہ اور روسیاہ ہوں، مجھے امید ہے حضور کے فضل و کرم سے میرے درد کی دوا مل جائے گی۔

(۸) معینؔ کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرِ اکرام تو شد شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

معینؔ جو کہ حضور کے نامِ پاک کا غلام آپ کے فضل و کرم کا بھکاری ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کے باعث خواجہ بن گیا آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے۔

(ف) حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ شعر(۱) میں آپ کو قطبِ علیٰ فرماتے ہیں۔ اس سے آپ کی مُراد یہ ہے کہ ازل سے لیکر ابد تک جناب جُملہ اقطاب کے سردار ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السّلام بھی اپنے اپنے وقتوں کے اقطاب تھے اور فیض ولایت حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کیطرف سے جناب ہی تقسیم فرماتے تھے بقولہٖ رضی اللہ عنہ

؎ اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

یعنی مجھے اس وقت مراتب عُلیا حاصل تھے جب حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کا نورِ مبارک اللہ تعالےٰ کے علم میں ثابت تھا اور حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم نبوّت سے مشرف تھے۔ شعر(۲) میں خواجہ صاحب نے چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خصوصی صفات سے جناب کو خطاب کیا ہے۔ مُراد آپ کی یہ ہے کہ جناب خلفائے راشدین کا مجموعہ ہیں۔ شعر(۳) میں جناب کا حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ معراج شریف کی رات عرش معلیٰ پر جانا ثابت کیا ہے۔ شعر(۴) میں در بزمِ نبیؐ عالی شانی سے مُراد یہ ہے کہ حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ عالیہ میں جناب مقرب ترین ہستی ہیں۔ شعر(۵) میں حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کا جناب کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر معراج شریف کی رات عرش معلےٰ پر جانا ثابت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ جب حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کا قدم مبارک آپ کی گردن مبارک پر آیا تو آپ کو یہ شرف ملا کہ آپ کا قدم مبارک جُملہ عالم کے سَروں کا تاج بن گیا۔ عالم میں اولیا صحابہ آئمہ سابقہ انبیاء علیہم السّلام سب کے سب داخل ہیں۔

از کتاب حدیقۃ الاسرار فی اخبار الاخیار

اور قطب الموحدین علامہ حضرت قاضی امام بخش صاحب قدس سرہٗ اپنی کتاب حدیقۃ الاسرار کے صفحہ ۲۶ پر فرماتے ہیں ولادت باسعادت حضرت غوث پاکؓ جگر گوشہ صاحب تاج لولاک یکم ماہ رمضان شریف

بسال چار صد ہفتاد ویک ۴۷۱ھ باوجود شیر خوارگی شیر مادر اطہر وغیرہ دایہ ہمی نوشید ند اما بعد افطارِ روزہ روزہ داران ولادت گیلان شریف ۔

یعنی حضرت غوث الاعظم پاکؓ جگر گوشہ صاحب تاج لولاکؐ کی ولادت باسعادت یکم ماہ رمضان شریف ۴۷۱ھ کو ہوئی باوجود شیر خوارگی کے زمانہ کے آپ دن کیوقت اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہیں پیتے تھے لیکن روزہ داران کے افطارِ روزہ کے بعد آپ دُودھ پیتے تھے ۔ آپ کی ولادت مبارک گیلان شریف میں ہوئی ۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۶ پر فرمایا روزی دزدے بخانہ فیض کاشانہ آں محبوب الٰہی درآمد و نابینا گردید ۔ راہے نیافت کہ بیرون باز رود و اندر این اثنا خضر علیہ السّلام بخدمت پر عظمت حاضر گشت و گفت یا ولی اللہ امروز یکے از ابدال فوت شدہ است بہر کہ ارشاد باشد بجائے وی نصب کردہ آید فرمودند کہ در خانۂ ما شخصے اُمید وار آمدہ است در گوشۂ خانہ پنہان است برو و اُورا بیرون آر و بجائے ابدالِ متوفی نصب کن ۔ خضر علیہ السّلام اندرون حجرہ شریف دزد را گرفت و بخدمت بابرکت آورد و آن دزدِ گمراہ بنظرِ فیض اثر آن شہنشاہ بدرجہ ولایت رسید ۔

یعنی ایک روز ایک چور آنحضرت محبوب سُبحانی رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک میں داخل ہوگیا ۔ داخل ہوتے ہی نابینا ہوگیا اور اب واپس نکلنے کا کوئی راستہ اس کو نہ ملا ۔ اتنے میں خضر علیہ السّلام آنجناب سلطان الاقطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے عالی ممالک کے والی! آج ایک ابدال انتقال کرگیا ہے جس کے لئے حکم ہو اُس کو اُس کی جگہ نصب کیا جائے ۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک شخص اُمید وار ہو کر آیا ہے اور مکان کے ایک گوشہ میں چھپا ہُوا ہے ۔ جائیے اُس کو باہر لائیے اور ابدالِ متوفی کی جگہ اس کو نصب کیجئے ۔ خضر علیہ السّلام نے حجرہ شریف سے اُس چور کو پکڑا اور آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیا ۔ وُہ دُزدِ گمراہ آں سلطان السلاطینؓ کی نگاہ مبارک سے درجہ ولایت تک پہنچ گیا ۔

(ف) اس میں تصریح ہے کہ حضرت خضر علیہ السّلام میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے چپڑاسی ہیں ۔ حضرت خضر علیہ السّلام وُہ ہیں جن کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السّلام علم حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے ۔

از مطالب رشیدی

اور شیخ حضرت مولانا تراب علیؒ شاہ صاحب قلندر قدس سرہٗ کتاب مطالب رشیدی مکتوب چہارم صفحہ ۲۸۴ پر فرماتے ہیں سلسلہ شما زبردست است کہ بحضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ میرسد اگرچہ سلاسل جمیع اولیائے کامل و موصل بحق است لیکن این خاندان عالیشان را شانے دیگر است کہ خود فرمودہ اند کہ مرا مکشوف شدہ است کہ ہرکہ داخل سلسلہ ما تا قیامت خواہد بود وے را من شفاعت خواہم کرد نجات وے بیشک خواہد شد در قصیدۂ غوثیہ است ؎

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

یعنی آپ کا سلسلہ نہایت عظیم ہے کیونکہ عالی سرکار جناب حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اگرچہ جمیع اولیاء کے سلاسل کامل اور موصل بحق ہیں لیکن اس عالیشان خاندان کی ایک نرالی ہی شان ہے کیونکہ آنحضرتؓ نے خود فرمایا ہے کہ مجھ کو دکھایا گیا ہے کہ جو کوئی قیامت تک اس سلسلہ میں داخل ہوگا میں اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کی نجات یقینی ہے چنانچہ قصیدہ غوثیہ میں آپ کا ارشاد مبارک ہے ؎

(ترجمہ) اے میرے مرید خوف مت کر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پا لیا ہے۔

(ف) اس میں میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت چمک رہی ہے کیونکہ شفاعت کے متعلق ایسا دعویٰ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے نہیں کیا۔

از کتاب شرح کلام ربّانی با سیّد محی الدّین جیلانیؓ

(یہ رسالہ کلمات قدسیہ و الہامات غوثیہ مرتبہ حضرت فتح علی شاہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ کی شرح ہے)

اور حضرت مولانا محمد عبدالباقی فرنگی محلی انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب شرح کلام ربّانی با سید محی الدین جیلانیؓ کے صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ لِیْ عِبَاداً سِوَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا یَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِھِمْ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ وَلَا مَالِکٌ وَلَا رِضْوَانُ وَمَا خَلَقْتُھُمْ لِلْجَنَّۃِ وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِلثَّوَابِ وَلَا لِلْعِقَابِ وَلَا لِلْحُوْرِ وَلَا لِلْقُصُوْرِ وَلَا لِلْغِلْمَانِ نَطُوْبٰی لِمَنْ

لَمْ یَعْرِفْهُمْ یَا غَوْثُ اَنْتَ مِنْهُمْ وَمِنْ عَلَامَاتِهِمْ فِی الدُّنْیَا اَنَّ اَجْسَامَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ مِّنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَنُفُوْسَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَقُلُوْبَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَاَرْوَاحَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطِیَّاتِ وَهُمْ اَصْحَابُ الْبَقَاءِ الْمُحْتَرِقُوْنَ بِنُوْرِ اللِّقَاءِ۔

فرمایا اے غوثؓ بزرگ یقینی سوا انبیاء اور مرسلین کے میرے ایسے بندے ہیں کہ اہلِ دنیا اور آخرت اور اہلِ بہشت و دوزخ اور مالک اور رضوان کوئی اُن کے حال سے واقف نہیں اور اُن کو میں نے جنت اور دوزخ اور ثواب اور عقاب اور حور اور قصور اور غلمان کسی کیلئے نہیں پیدا کیا پس خوشی اُس شخص کے لئے ہے کہ یقین لایا اگرچہ اُن کو اُس نے نہیں پہچانا۔ اے غوثؓ تم انہیں لوگوں میں سے ہو اور دنیا میں اُنکی بعض علامات یہ ہیں کہ جسم اُن کے کم کھانے اور پینے سے اور نفس اُن کی دنیا کی خواہشوں سے اور قلب اُنکے خطرات سے اور رُوحیں اُن کی خطاؤں سے سوختہ ہیں اور وہی لوگ اصحابِ بقا میں محبوب ہیں اور نور لقا میں محترق و فنا ہیں۔

(ف) یہ کمل افراد کا گروہ ہے جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہیں بقولہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغبطهم النبیون والشهداء یعنی محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کیلئے نور کے منبر ہونگے اُن پر نبیوں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ما جاء فی الحب اللہ)۔

از کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اوّل

اور عمدۃ المحققین عالم اجل مفتی غلام سرور صاحب لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اوّل باب غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ رضی اللہ عنہ ص۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

در آسمان لقب وی باز اشہب و غوث الثقلین و تصرف آنجناب بر جن و ملک و انس بودہ چنانچہ آدمیان در مجلس وے حاضر شدہ مستفیض مے شدند جنیان نیز صف بصف حاضر می گشتند و اسلام می آوردند و آنجناب میفرمود کہ سرخیل انس را مشائخ اند و جماعت جنیان وملائک را مشائخ و من شیخ جن و انس و ملائک ام۔

یعنی اور آسمان میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کا لقب باز اشہب اور غوث الثقلین ہے اور آنجنابؓ کا تصرف جنوں پر ملائکہ پر اور انسانوں پر یکساں ہے۔ جیسا کہ انسان آپؓ کی مجلس مبارک میں حاضر ہو کر مستفیض ہوتے تھے ایسے ہی جنات بھی صف بصف حاضر ہوتے تھے اور اسلام قبول کرتے تھے اور آنجناب فرمایا

کرتے تھے کہ بعض انسانوں کے مشائخ ہیں بعض جنوں کے مشائخ اور بعض ملائکہ کے مشائخ ہیں اور میں جنوں انسانوں اور ملائکہ سب کا شیخ ہوں۔

اور صـ۹۶ پر فرمایا و تولد حضرت غوث الاعظم در سال چہار صد و ہفتاد و بقولے چہار صد و ہفتاد و یک ہجری است بوقتیکہ عمر والدۂ ماجدہ آنجناب بشصت سالگی کہ ایام یاس تولد مولود است رسیدہ بود و بروایت صحیح ثابت شدہ کہ ولادت آنحضرت در گیلان بتاریخ اوّل ماہ رمضان المبارک بوقوع آمد۔ و تا ایام شیر خوارگی آنجناب ہرگز بماہ رمضان بروز شیر نخوردی۔

یعنی اور تولد مبارک حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ چار سو ستر اور ایک قول کے مطابق چار سو اکہتر ہجری ہے۔ آپؓ کا تولد مبارک اُس وقت ہوا جب کہ آپؓ کی والدہ ماجدہ کا سن شریف ساٹھ برس کا تھا جو تولدِ مولود کیلئے ایام یاس ہوتے ہیں اور روایت صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولادتِ مبارک ماہ رمضان المبارک کی اوّل تاریخ کو گیلان شریف میں وقوع میں آئی اور تا ایام شیر خوارگی آنجنابؓ نے ماہ رمضان شریف میں دن کیوقت ہرگز دُودھ نہیں پیا۔

اور صـ۹۶ پر فرمایا و اکثر آنجناب در حالتِ وعظ فرمودی کہ اہلِ آسمان و زمین بیائید و سخنانِ مرا بشنوید کہ نائب و وارثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منم و در ہر مجلس وعظ آنجناب قریب ہفتاد ہزار کس حاضر می شدند و چہار صد نفر کلام التیام آنحضرت را می نوشتند و از تاثیر کلام حقیقت نظام اینقدر وجد و ذوق عائدِ حالِ سامعین میشد کہ اکثر از ایشان بحق واصل میشدند و جنازہ ہای آنہا برداشتہ می بُردند و اکثری را آنقدر بیہوشی و بیخبری بوقوع آمدی کہ تا چندروز از خود بیخود و مدہوش بودندی و شیخ ابو سعید قیلوی میفرماید کہ در محفل خلد منزل حضرت غوث الاعظم بارہا ارواح حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر و دیگر پیغمبر علیہم السلام و خیلِ ملائکہ و جنیان را مشاہدہ میکرد۔

یعنی اور اکثر آنجنابؓ حالتِ وعظ میں فرمایا کرتے تھے اے اہلِ آسمان اور اے اہلِ زمین آئیے اور میرا کلام سُنیئے کیونکہ میں جنابِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور وارث ہوں۔ آنجنابؓ کی ہر مجلسِ وعظ میں تقریباً ستر ہزار اشخاص حاضر ہوتے تھے اور چار سو کاتب آپؓ کا کلام مبارک لکھا کرتے تھے۔ اور آنجناب رضی اللہ عنہ کی کلام حقیقت نظام کی تاثیر مبارک سے سامعین کے حال پر اسقدر وجد و ذوق پیدا ہوتا تھا کہ اکثر اُن میں سے فوت ہو جاتے تھے اور اُن کے جنازے اٹھائے جاتے تھے اور بعض پر اسقدر بیہوشی اور بیخبری طاری ہوتی کہ کئی کئی روز تک بیخود اور مدہوش رہتے۔ حضرت شیخ ابو سعید قیلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ کی محفل خُلد منزل میں سرورِ کونین حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے ارواح طیبات اور ملائکہ و جنات کے لشکر مشاہدہ کئے ہیں ۔

اور صفحہ ۹۷ پر فرمایا نقل ست کہ روزی دزدی بخانہ آنحضرت درآمد نابینا شد و راہ نیافت۔ دریں اثنا خضر علیہ السلام در رسید و گفت یا ولی اللہ امروز یکے از ابدال فوت شدہ است بہر کہ ارشاد گردد بجائش نصب کردہ آید فرمود در خانہ ما شخصی اُمید وار آمدہ است و بہ گوشۂ خانہ پنہان است برو و اُورا بیرون آور و بجائے ابدالِ متوفیٰ نصب کُن۔ خضر علیہ السلام اندرونِ حجرہ رفت و دُزد را بگرفت و بخدمت بابرکت آنحضرت حاضر آورد و آں دزدِ گمراہ بنظرِ کیمیا اثر آن شہنشاہ بدرجہ ولایت رسید ۔

یعنی نقل ہے کہ ایک روز ایک چور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خانہ مبارک میں داخل ہوتے ہی نابینا ہو گیا اور باہر نکلنے کا رستہ نہ پاتا تھا۔ اِسی اثنا میں حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے عالی ممالک کے والی! ایک ابدال فوت ہو گیا ہے جس کے لئے ارشاد مبارک ہو اُس کو اُس کی جگہ نصب کیا جائے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے گھر مبارک میں ایک شخص امید وار ہو کر آیا ہے اور گھر کے ایک گوشہ میں چھپا ہوا ہے جائیے اُس کو باہر نکال لائیے اور ابدالِ متوفیٰ کی بجائے اس کو نصب کر دیجئے۔ خضر علیہ السلام حجرہ کے اندر داخل ہوئے اور چور کو پکڑ کر آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہ دزدِ گمراہ آن شہنشاہ کی نظرِ کیمیا اثر سے درجہ ولایت کو پہنچ گیا ۔

اور صفحہ ۹۸ پر فرمایا و فرمود حضرت غوث الثقلین محبوبِ سبحانی قدس سرہٗ کہ تا بست و پنج سال در بیاباںہا بقدم تجرید و تفرید ریاضت نمودم و تا چہل سال بوضوی عشا نماز بامداد گذاردہ ام و پانزدہ سال بعد از نماز عشا بیکپا ایستادہ ختم قرآن میکردم ۔

یعنی حضرت غوث الثقلین محبوبِ سُبحانی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ پچیس سال تک میں نے بیابانوں میں تجرید و تفرید کے قدم پر ریاضت کی ہے چالیس سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز گذاری ہے اور پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک قدم پر کھڑے ہو کر قرآن مجید ختم کیا ہے ۔

از مکتوبات طیبات المعروف بہ مہر چشتیہ

اور اعلیٰ حضرت علامہ زمان قطبِ دوران پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ تعالےٰ مکتوباتِ طیبات المعروف بہ مہر چشتیہ کے صفحہ ۱۷۷ پر ارشاد فرماتے ہیں بشر ہی کو کمال استجلاء کے لئے مظہر بنایا گیا ہے اور ملائکہ بوجہ نقص مظہریت اس کمال سے محروم ٹھہرے۔ اور منظاہر اور عرایا کمالات

استجلائیہ سے از گروہِ انبیاء علیہم السلام سیدنا ابو القاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصالتاً و از جماعت اولیاء کرام وارث

مصرع — وانی علیٰ قدمِ النبی بدرِ الکمال

سیدنا عبد القادرؒ و امثالہٗ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وراثتہً مظہر اکمل و اتم لاسم الاعظم ٹھہرے +

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔ یعنی آنحضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے +

از کتاب تواریخ آئینہ تصوف

اور قطب الموحدین حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صابری قدس سرہٗ اپنی کتاب، تواریخ آئینہ تصوف کے فصل ششم در ذکر نسب نامہ پدری حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۴۵۲ پر فرماتے ہیں حضرت شہزادہ عالیمقام جناب امام حسن علیہ السلام اپنے مکتوب نطاب لطف المعشوق میں ارقام فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد قبلہ جناب مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے شغل نوری اور شغل محمدی مجھ کو تعلیم فرمایا تو ارشاد کیا کہ فرزند تم اشغال موصوفہ کو جہراً بلا حبس کے کیا کرنا تاکہ تمہاری عمر زیادہ نہو لیکن آئندہ کو تم اپنی اولاد میں جو شغل نوری و شغل محمدی تعلیم کرو تو ضرور بالضرور فرض طریقت جان کر اشغال موصوفہ کو ساتھ حبس کے تعلیم کرنا کہ اولاد تمہاری شغل نوری و شغل محمدی کو حبس کے ساتھ کیا کرے جسکے باعث انکی عمر میں اللہ تعالیٰ ترقی کرے گا اور اُن سے اوّل و آخر عمر میں اولاد پیدا ہُوا کرے گی جو خلاف قیاس و نسل اہل دنیا کے ہوگا اور نیز تم سے نویں ۹ واسطہ میں تمہاری اولاد سے عبد القادر کا ظہور ہوگا اور اُس کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب گردانے گا بمرتبۂ ولایت اور وُہ زندہ کرے گا دینِ احمدؐ کو ظاہر و باطن سے +

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بشارت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے حضرت امام حسنؑ پاک کو دی۔ حدیث شریف مندرجہ محک الفقراء کلاں صفحہ ۱۰ کی صحت پر یہ کلام دال ہے جس میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ ذکر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت غوث الاعظم پاک شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا +

از کتاب سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال

اور عارف کامل حضرت میاں محمد صاحب ابدال قادری قدس سرہٗ اپنی کتاب سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال مطبوعہ دیوان پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۱۲ء میں باب در مدح حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہٗ العزیز صدا پر فرماتے ہیں

در مدح جناب حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

واہ وا میراں شاہ شہاں دا سید دو ہیں جہانی — غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے محبوب ربانی
نانک دادک دتوں اچا سچا حسبوں نسبوں — نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر وسبوں
نبیاں نوں رب ولوں آندے وحی سلام سنیہے — وحی نہ محرم میراں تائیں دستے بھیت اجیہے!
نام نرڑ نویں اس نوں پہنچے حکم ایہو فرمایا — اعظم اسم تساڈا ناؤاں جس پڑھیا پھل پایا
آل نبیؐ اولاد علیؓ دی سیرت شکل او نہاندی — نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی
ستے برساں دے موئے جوائے سکے نیر وگائے — کھڑے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے
غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا — جو دربار اونہاندے آیا خالی بھانڈا بھریا
نبیاں تے جد اوکڑ آئی روح میراں دا ہوتا — مشکل حل کرائی ساری قدرب شاہاں دا ہوتا

اور باب حاصل کلام صہ۲۲ پر فرمایا

غفلت غم دی مرض وچیگی توں لوں رہسی شادی — جے دم کرسی یاد محمد حضرت شاہ بغدادی
واہ وا شاہنشاہ جیلانی مظہر ذات ربانی — سر چھتر محبوبی والا ولیاں دی سلطانی
غوثاں قطباں تے ابدالاں قدم جنہاندے چائے — ستے برساں دے موئے جوائے ایسے کرم کمائے
مدد دسے محتاج جنہاندے مرسل نبی پیارے — ایسے سید مرد سچے توں صفت کریندے وارے

(ف) اس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء پر فضیلت حاصل ہے ۔

از کتاب محک الفقرا کلاں

اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ اپنی کتاب محک الفقرا کلاں کے صفحہ۹ پر فرماتے ہیں ونیز سروری قادری آنرا گویند کہ بر شیر نر شہسوار شود و غوث و قطب زیر باد گردد این مراتب مریدان وطالبان سروری قادری را روز اوّل است ماہ تا ماہی بر در وش باشد بکرم الٰہی ونیز کنہہ و ماہیت سروری قادری آن است کہ طالب ہر طریقہ را عامل کامل مکمل گرداند و نزدیک سروری قادری ناقص خام ناتمام از برائی آنکہ انتہاء ہر طریقہ با بتداء سروری نمیرسد اگرچہ تمام عمر بریاضت و محنت سر بسنگ زند کہ عاشقان وطالبان تارک فارغ عارفان و واصلان ابتداء مراتب سروری قادری است غوث و قطب و اوتاد و ابدال درین طریقہ سروری قادری مریدان را و طالبان تا ابد الآباد کم نگردد از برای آنکہ ابتداء و انتہاء این طریقہ برابر است یعنی از دیدن اسم اللہ تصوّر تاثیر تمام بہر مراتب تمامیت رساند بغیر از ذکر فکر این طریقہ شریعت پائیدار و تلقین تعلیم از حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم افتخار باید آن است کہ حضرت مادر زاد ولی اللہ و فقیر فنا فی اللہ وزیر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم عارف باللہ معشوق اللہ پیر دستگیر شاہ محی الدین قطب بقا باللہ فرد این است غوث وحدانیت را غوث الاعظم خطاب از رب الارباب ازان است کہ طالبان و مریدان سروری و قادری روز اوّل اسم اعظم نصیب و مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب غالب الاولیاء بدین طریق مریدان و طالبان صدیق باطن صفا دوام محمد علیہ السلام مجلس باشد سروری قادری صاحب ہدایت و راز عنایت در جہان لم الفقراء لا یحتاج کہ دنیا و عقبیٰ بے غم تماشا ہر دو جہان داخلی کنند در یکدم صاحب جود و کرم از کشف و کرامات ننگ دارند مطلق حیا و شرم کہ نظر سروری قادری برابر وحدانیت الٰہ این است کہ از بادشاہ از سر اسرار معرفت الٰہی آگاہ۔ مثنوی ؎

غوث و قطب و پیر باشد زیر پیر   پیر باشد اینچنیں مالک امیر

غوث و قطبے شد مریدش از مریدان مرید   ہر کہ منکر شد از یں مطلق بدال او را یزید

بندہ باہوؒ ہمچو گوید ہر کہ میراں شد غلام   ہم مجلس شد محمدؐ شد برو دوزخ حرام

این مراتب نیز سروری قادری است ہر آنکس را کہ خاتم النبیین رسول رب العالمین سرور عالم بنوازد و حوالہ در باطن شاہ محی الدین عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سازد و حضرت پیر آنرا نیز بنوازد و از خود جدا نہ اندازد سروری قادری چہار خطاب است سروری قادری را صدیق باطن صفا دوام مجلس با مصطفیٰ نیز گویند سروری قادری را صاحب توجہ ملی فی الدارین غرق مع اللہ نیز گویند سروری قادری را مشاہدہ

بین حق الیقین قوت القوی نیز گویند سروری قادری را صاحب سر اسرار صاحب نظر نظار بر شیر نر شہسوار نیز گویند سروری قادری طالب اللہ با یک نظر بہر مطالب رساند با نظر ناظر بحضور مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلعم حاضر کند طالب از نظر ناظر غرق بتوحید و مجلس حاضر کند محجوب طالب از ذکر فکر مجذوب طالب از درود وظائف محجوب مرشد لائق ارشاد آن است کسی را حکم از خدا و اجازت از حضرت محمد مصطفٰے و رخصت از شاہ محی الدین از تلقین او طالب صاحب یقین مشاہدہ بین است شخصے کہ بی حکم خدا و بی اجازت حضرت محمد مصطفٰے و بی رخصت حضرت پیر دستگیر از خود تلقین کند طالب اہل بدعت صاحب سرود و حسن پرست با ہوا و خود مست مغرور از خدا و رسول بدین طریق دلیری کردن با خدائے تعالٰے موجب ذلالت و شرمندگی روسیاہی در قیامت خواہد شد نعوذ باللہ منہا۔

یعنی اور سروری قادری اُس کو کہتے ہیں جو شیر نر کی سواری کرے اور غوث و قطب اُسکے ماتحت ہوں۔ سروری قادری طالبان و مُریدان کو یہ مرتبہ پہلے دن حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ تا ماہی بکرم الٰہی اُن پر ہر چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور سروری قادری کی ماہیت و کنہہ یہ ہے کہ وُہ ہر خاندان کے طالب کو عاجل کامل اور مکمل کر دیتا ہے اور ہر خاندان کا طالب سروری قادری کے نزدیک ناقص خام اور ناتمام ہے کیونکہ ہر خاندان کا انتہا سروری قادری کے ابتدا تک بھی نہیں پہنچتا۔ اگرچہ ساری عُمر پہاڑ دل میں مجاہدہ وریاضت کرے۔ عاشقان طالبان تارکان فارغان عارفان واصلان سروری قادری طریقہ کے مُبتدی ہیں اور اِس طریقہ سروری قادری کے مریدوں و طالبوں میں سے ابد الآباد تک غوث و قطب و اوتاد و ابدال ہوتے رہیں گے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اس طریقہ کا ابتداء و انتہاء برابر ہے۔ محض اسم اللہ کے تصوّر کی تاثیر سے بغیر ذکر فکر کے تمام منازل طے ہو جاتی ہیں۔ یہ طریقہ جناب حضرت محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم تلقین و شریعت مطہرہ کے بالکل مطابق ہے۔ اور اِس خاندان عالیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مادرزاد ولی اللہ و فقیر فنا فی اللہ وزیر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم عارف باللہ معشوق اللہ پیر دستگیر شاہ محی الدین قطب بقا باللہ اِس سلسلہ کے مالک ہیں۔ غوث وحدانیّت کو رب الارباب کی بارگاہ سے غوث الاعظم کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ سروری قادری طالبان و مُریدان کو پہلے دن ہی اسم اعظم نصیب ہو جاتا ہے اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ اِس خاندان کے صدیق باطن صفا طالبوں اور مریدوں کو حضور صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی دائمی مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔ سروری قادری صاحب ہدایت و راز عنایت جہان میں کم ہیں۔ فقراء وُہ ہیں جو کسی کے محتاج نہیں اور دُنیا و عقبیٰ کے تماشہ کو بے غم دیکھتے ہیں۔ دونوں جہانوں کو ایک دم میں طے کرتے ہیں

اور صاحب جود و کرم ہیں۔ کشف و کرامات کو ننگ سمجھتے ہیں۔ حیا و شرم کے مجسمہ ہوتے ہیں۔ سروری قادری کی نگاہ ہر وقت رب تعالیٰ کی توحید پر لگی ہوتی ہے اور معرفت الٰہی کے اسرارات سے آگاہ ہوتا ہے۔ غوث و قطب و پیر سب میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے زیر سایہ ہیں اور آپ سب کے سردار اور حاکم ہیں۔ بلکہ غوث و قطب آپ کے مُریدوں کے مرید ہیں۔ جو آپ کے اس کمال کا انکار کرے وُہ بالکل یزید ہے۔ یہ بندہ باھوؒ اسطرح عرض کرتا ہے کہ جو شخص میراں محی الدین رضی اللہ عنہ کا غلام ہو جاتا ہے اُس کو جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری نصیب ہو جاتی ہے اور اُس پر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب سروری قادری کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ جس شخص کو خاتم النبیین رسول رب العالمین سرورِ عوالم اِس دولت سے نوازتے ہیں اُس کو باطن میں حضرت محی الدین شاہ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ آپ بھی اُس پر نوازش فرماتے ہیں اور اُس کو اپنے آپ سے جُدا نہیں کرتے۔ سروری قادری کے چار خطاب ہیں۔ سروری قادری صدیقؓ باطن صفا دام مجلس با مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں سروری قادری صاحب توجہ طی فی الدارین غرق مع اللہ ہوتا ہے نیز کہتے ہیں سروری قادری صاحبِ مشاہدہ و حق الیقین و قوت القوی ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں سروری قادری صاحب سرِ اسرار صاحب نظر نظار اور شیرِ نر کا شہسوار ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں سروری قادری طالبِ خدا کو ایک نظر سے منزلِ مقصود پر پہنچا دیتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں حاضر کر دیتا ہے۔ طالب کو ایک نظر سے غرق فی توحید اور مجلس محبوبؐ میں حاضر کر دیتا ہے۔ طالب ذکر فکر سے مجذوب اور ورد و وظائف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

مُرشد لائق ارشاد وُہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے و حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کیطرف سے اجازت ہو۔ اُس کی تلقین سے طالب خدا صاحبِ یقین و صاحبِ مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر و حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر و حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی رُخصت کے بغیر اپنے آپ خلقت کو تلقین کرتا ہے وُہ اہلِ بدعت صاحب سرود و حسن پرست صاحبِ حرص و ہوا خود مست اور خدا و رسولؐ سے مغرور ہے۔ اِس فقر کے طریق میں اللہ تعالیٰ کیساتھ دلیری کرنا قیامت کو ذلالت شرمندگی اور رو سیاہی کا باعث ہو گا۔ نعوذ باللہ منہا۔

(ف) اِس میں تصریح ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں وزیر اعظم ہیں۔

اوراق صفحہ ۹۸ پر فرمایا و طالب مولیٰ پیشوائی پیر راہ است و طالب دنیا بے پیر گمراہ است در میدان مردان شہسوار کہ می برد مرید آنرا بمعرفت کہ دگار ہشیار و مریدان ! و لائق دیدار پروردگار پیرا ﷺ چنیں باید چنانچہ پیر من است شاہ محی الدین سلطان عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہر روز ہزار مرید بحضور پیغامبر صاحب مشرف میگردانند و ہفت منصب مید ہانند و در غرق توحید باللہ می سپردند و مریدان حضرت پیر گوئی از غوث و قطب می بردند اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ نمردند و ہرگز روئی بدنیا و دل نیاوردند بیت

سگپ درگاہ میراں شو چو خواہی قرب ربانی کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی رض

ہر کہ دولت و نعمت و سعادت مراتب غوثی و قطبی و درویشی و فقیری و اولیائی و ولایت و ہدایت یافت از حضرت ایشان یافت کہ مفتاح الکونین بدست ایشان است ہر کہ منکر از ایشان در ہر دو جہان مردود الحق و پریشان مثل ابلیس خبیث پریشان ہر کہ بندہ الہٰ چنانچہ مومن مسلم پیغامبر صاحب است و ہر کہ امت پیغامبر بود مثل غوث و قطب و اولیاء اللہ ہمہ کس مرید حضرت پیر است ہیچ کس از مریدی ایشان بیرون نیست و ہر کہ از ایشان بیرون شود ہرگز بمعرفت مولیٰ راہ نبرد و سلب شود کہ خطاب ایشان را غوث الثقلین و غوث الانس والجن والملائکہ شدہ علاقان رابس است اشارت باشارت از برائی آنکہ قدم مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلعم بر گردن ایشان نہادہ بود و قدم ایشان مبارک بر ہر ارواح فقیر فنا فی اللہ شاہ محی الدین بقا باللہ سیف اللہ شاہ محی الدین غوث الجن والانس والملائکہ لما مرض مرضہ الذی دمل فیہ قال لہ ابنہ عبد الوہاب قدس سرہ اوصنی یا سیدی بما اعمل بہ بعدک فقال رضی اللہ عنہ وارضاہ علیک بتقوی اللہ عزوجل لا تخف احدا سوی اللہ ولا ترج احدا سوی اللہ وکل الحوائج الی اللہ عزوجل ولا تعتمد الا علیہ واطلبہا جمیعا منہ تعالیٰ ولا تتکل باحد غیر اللہ سبحانہ التوحید جماع الکل وقال رضی اللہ عنہ بینی و بینکم و بین الخلق کلہم بعد ما بین السماء والارض فلا تقیسونی باحد ولا تقیسونا علی احد ۔ (فتوح الغیب وھکذا فی المفتاح المفتوح و بہجۃ الاسرار) قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تعالیٰ چنانچہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم الانبیاء است ہمچنان حضرت پیر دستگیر زندہ جان روشن دین عارف باللہ حق الیقین شاہ محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ ختم الاولیاء و ختم الفقراء و ختم الولایت و ختم الہدایت و ختم العنایت فائض برکات بقا باللہ غرق ذات وزیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوام حضور کلید ہر دو جہان تصرف ظاہر و باطن مراتب ایشان است ہر کہ بمراتب ایشان در ممات و حیات دعوی کند دعوی او کذب و دروغ است کہ شاہ محی الدین پیر من فی الدنیا و فی الدین زندہ جان جان من نزدیک ز جان است ہمکہ نزدیک تر جان پیر را دوست تر نہ واند آنرا

مرید سوال گفت پریشان است قدم حضرت پیر بر شریعت که شریعت یک حرف است که ازان حرف حضرت پیر را تمام شرف است آن حرف ب بسم الله الرحمٰن الرحیم دانی که ب بناء السلام است و در بناء اسلام مسلمانی تمام است، کلید حضرت تا ابد الآباد گم نگردد و مریدان عارف بالله صاحب دوام عزق و در طریقه قادری ہیچ تقلید نیست ہم الله عارف بالله ہیچ خانواده و طریقه با بغداد قادری ہیچ کس نمی رسد. واگر کسی گوید رسد ہر آنکس در دعی باشد لاف زند کذاب باطن خراب شرح طالبان و مریدان حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین قطب اقطاب ہردم با خدائے تعالیٰ جواب باصواب که طالبان و مریدان خود را بگناه صغیره و کبیره سلب کردن نمید بد مراتب قرب وصال و طالبان ایشان را لازوال بر حال ماند از برائی آنکه مریدان ظاہر ایشان اگر چه ہزار گناه صغیره و کبیره کنند ایشان طالبان و مریدان خود را از پوشیده و باطن از خدا و رسول خدا بخشانیده باشد پیر این چنین باید که عاقبت طالبان و مریدان خود را از گناه بیرون کشد و بمجلس حضوری حضرت محمد رسول الله صلعم رسانیده دیگر سرہمه پیران نزدیک مراتب ایشان مُرده و ایشان زنده جان شاه محی الدین سرّ قدرت سبحان است علماء و فقراء و امراء مثل مریدان ایشان اند که این سه طائفه علماء عامل و فقیر کامل و امراء عادل صاحب انصاف این ہر سه انسان اند و دیگر مردم ہمه حیوان كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا و حضرت پیر با مریدان ہمچنان است چنانچه جان بجسد و حضرت پیر با مریدان ہمچنان است آفتاب با ذره و حضرت پیر با مریدان ہمچنان است چنانچه درخت با برگ و حضرت پیر با مریدان ہمچنان است چنانچه مہربانی که حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم با اصحابه رضوان الله ہر که بدین صفت پیر نباشد مریدان او خراب و پیر او در عذاب نعوذ بالله منها. پیر مست الست خدا پرست نا غرق وحدت نوش باید. نه ابائی نه اجدائی مردگان استخوان فروش پیر من نائب رسول الله صلعم شاه محی الدین قال محی الدین رحمة الله علیه لَا يَمُوْتُ مُرِيْدِيْ اِلَّا عَلَى الْاِيْمَانِ قَالَ محی الدین رحمة الله تعالیٰ علیه مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ. چون حشر پیغامبران نفسی نفسی گویند و پیغامبر صاحب امتی امتی میفرماید و حضرت پیر شاه محی الدین علیه الرحمة مریدی مریدی میفرمایند آن وقت که حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم فرموده که قدم من بر گردن نشست. و قدم تو یا محی الدین بر گردن ہر ولی الله درین احوال ہمه ولی الله دوئے پیش حضرت علی ولی الله آوردند پیغامبر صاحب چنین فرموده است توجه میفرمائی حضرت علی التماس با پیغامبر آورده حضرت فرمود یا علی شاه محی الدین از آل من و اولاد تست. کسی که لائق فرزند را قدم بر گردن نهد و فرزند را قدم بر گردن بدوشش برداشتن عیب نیست. اوّل حضرت علی عزت داد بعد ازان قدم حضرت پیر بر گردن ہمه ولی الله نہاد و ہر ولی الله سعادت مند شد و با ہر یک مرتبه ولایت و ہدایت یافت. دشمنی ایشان از سر حکمت خالی نباشد. یا رافضی و یا خارجی و یا غیر شرع و یا رانده

از درگاہِ مطلق گمراہ و ہر کرا بنوازد بیک نظر اولیاء اللہ سازد و کرا اندازد ہیچ کس نتواند کہ بنوازد +

یعنی اور طالب مولا پیشوا پر راہ ہے و طالب دنیا بے پیر گمراہ ہے۔ میدان طریقت میں شہسوار مرد وہ ہے جو مریدوں کو بتدریج رب تعالیٰ کی معرفت کیطرف ہشیار سے چلتا ہے اور انہیں کے مرید لائق دیدار پروردگار ہوں۔ پیر ایسا چاہیئے جیسا کہ میرے پیر شاہ محی الدین سلطان عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ ہر روز ہزار مریدوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک سے مشرف کر دیتے ہیں۔ اور سات منصب دلواتے ہیں اور غرق فی التوحید کر دیتے ہیں۔ حضرت پیر کے مریدان غوثیت و قطبیت سے سبقت لیجاتے ہیں اور حدیث شریف اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ کے مطابق وہ ہرگز مرتے نہیں۔ اور ہرگز دنیائے دون کیطرف رجوع نہیں کرتے۔ بیت ؎

سگِ درگاہِ میراں رض شو چو خواہی قربِ ربانی که بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی رض

حضرت میراں محی الدین رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف کا کتا بن جا اگر تو رب تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے کیونکہ حضور کی درگاہ شریف کا کتا شیروں پر شرف رکھتا ہے +

جس کسی نے دولت و نعمت و سعادت و غوثی و قطبی درویشی فقیری و اولیائی کے مراتب و ولایت و ہدایت پائی آپ کی بارگاہ سے پائی کیونکہ دونوں جہان کی کنجی آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے۔ جو کوئی آپ کا منکر ہے وہ ہر دو جہان میں مردود الحق ہے اور مثل ابلیس خبیث پریشان ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے خواہ مومن ہے خواہ مسلم ہے خواہ پیغمبر صاحب ہے اور جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے خواہ غوث ہے خواہ قطب ہے خواہ ولی ہے سب کے سب حضرت پیر کے مرید ہیں۔ کوئی شخص آپ کی مریدی سے باہر نہیں ہے۔ اور جو کوئی آپ کی مریدی سے باہر ہو جاتا ہے ہرگز اُسے معرفت الٰہی نصیب نہیں ہوتی بلکہ سلب ہو جاتی ہے کیونکہ آپ کا خطاب غوث الثقلین و غوث الانس و الجن و الملائکہ ہے۔ عاقلوں کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور وہ اشارہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک آپ کی گردن پہ رکھا ہے اسلئے آپ کا قدم مبارک ہر اوداح پر ہے +

فقیر فنا فی اللہ شاہ محی الدین بقا باللہ سیف اللہ شاہ محی الدین غوث الجن والانس والملائکہ جب مرض موت میں مبتلا ہوئے تو آپ کے صاحبزادے سید عبدالوہاب نے حضور سے کچھ وصیت چاہی فرمایا خدا کے خوف و طاعت کو لازم کر لو۔ اور اُس کے سوا کسی سے امید و بیم نہ رکھو۔ تمام حاجتیں خدا کے سپرد کر دو اور اُسی سے مانگو۔ اُسکے سوا کسی پہ بھروسا نہ کرو۔ صرف حق سبحانہ تعالیٰ پہ اعتماد کرو۔ توحید توحید توحید سب کا خلاصہ توحید ہے۔ اور فرمایا۔ مجھ میں تم میں اور تمام مخلوق میں زمین و آسمان کا فاصلہ

پہ ہے۔ مجھ کو کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ (بحوالہ فتوح الغیب و مفتاح المفتوح و بہجۃ الاسرار)۔

آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ تعالیٰ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم الانبیاء ہیں اسیطرح حضرت پیر دستگیر زندہ جان روشن دین عارف باللہ حق الیقین شاہ محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ ختم الاولیاء و ختم الفقراء و ختم الولایت و ختم الہدایت و ختم العنایت فائض برکات بقا باللہ عزق ذات وزیر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوام حضور کلید بردو جہان تصرف ظاہر و باطن کے مراتب والے ہیں۔ جو کوئی ممات وحیات میں آپ کے مراتب کا دعویٰ کرے اُس کا دعویٰ کذب و دروغ ہے۔ کیونکہ جان من شاہ محی الدین دین و دُنیا میں میرے پیر زندہ جان بلکہ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ جو کوئی جان پیر کو نزدیک تر و دوست تر نہ سمجھے اُس کو مرید نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ پریشان ہے۔ حضرت پیر کا قدم مبارک شریعت پر ہے اور شریعت کا ایک حرف ہے اور اُس حرف کیوجہ سے حضرت پیر کو شرف کلی حاصل ہے۔ وہ حرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی ب ہے۔ اور جان لے کہ ب بناء اسلام ہے اور بناء اسلام میں مسلمانی تمام ہے۔ دونوں عالم کی کنجی حضرت پیر کے پاس ابد الآباد تک رہے گی۔ اور آپ کے مریدان عارف باللہ دائمی غرق فی توحید ہوتے ہیں۔ طریقہ قادری میں کوئی تقلید نہیں کسی خانوادہ و طریقہ کا عارف باللہ قادری خاندان کے مبتدی درویش کا بھی سامنا نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی کہے کہ پہنچ سکتا ہے وہ دروغ ہے لاف مارتا ہے کذاب باطن ہے خراب شرح ہے حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین قطب اقطاب کے طالبوں و مریدوں کو ہر دم رب تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب و حضوری حاصل ہے کیونکہ آپ اپنے طالبوں و مریدوں کے مراتب قرب و وصال گناہ صغیرہ و کبیرہ کے باعث سلب نہیں ہونے دیتے اور آپ کے طالبوں کا حال ہمیشہ لازوال رہتا ہے۔ آنحضرت اپنے مریدوں کے گناہ صغیرہ و کبیرہ اگرچہ وہ ہزار ہوں باطن میں خفیہ طور پر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بخشوا دیتے ہیں۔ پیر ایسا چاہیئے جو اپنے طالبوں اور مریدوں کو گناہ سے باہر نکال لائے اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس حضوری میں پہنچا دے۔ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مراتب کے بالمقابل جملہ مشائخ مردہ ہیں اور آپ شاہ محی الدین سر قدرت سبحان ہیں۔ علماء و فقراء و امراء آپ کے مریدوں کی مثل ہیں۔ یہ تین طائفہ علماء عامل و فقیر کامل و امراء عادل انسان ہیں اور باقی سب آدمی حیوان ہیں جیسا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا۔ حضرت پیر مریدوں کے ساتھ اس طرح ہیں جسطرح جان جسم کے ساتھ آفتاب ذرہ کے ساتھ اور درخت برگ کے ساتھ۔ حضرت پیر مریدوں پر اسطرح مہربان ہیں جسطرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر مہربان ہیں جس پیر میں یہ صفات نہ پائی جائیں

اُس کے مرید خراب ہوں گے اور پیر کو عذاب ہوگا نعوذ باللہ منھا۔ پیر مست الست خدا پرست ساغر وحدت نوش چاہیئے نہ اباو اجداد مُردگان کی ہڈیاں بیچنے والا۔ میرے پیر شاہ محی الدین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے "میرا مُرید [illegible]" اور فرمایا "اے میرے مرید! خوش رہ کہ اللہ میرا پروردگار ہے"۔ جب حشر کے روز پیغمبر نفسی نفسی کہیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمتی اُمتی فرمائیں گے اور حضرت پیر شاہ محی الدین علیہ الرحمۃ مریدی مریدی فرمائیں گے جسوقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا محی الدّین میرا قدم تیری گردن پر ہے اور تیرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو جملہ اولیاء اللہ حضرت علی ولی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ اقدس پہنچایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یا علی! شاہ محی الدّین میری آل ہیں اور آپ کی اولاد ہیں۔ فرزند اگر لائق ہو تو اُس کا قدم گردن پر رکھنے اور اُس کو اٹھا کر کندھوں پر رکھنے میں کوئی عیب نہیں۔ سب سے پہلے حضرت علیؓ نے آپ کو یہ عزت دی اور بعد میں حضرت پیر نے اپنا قدم مبارک ہر ولی اللہ کی گردن پر رکھا اور ہر ولی اللہ نے سعادت حاصل کی اور مرتبۂ ولایت و ہدایت پایا۔ آنحضرت پیر محی الدین کے دشمن تین قسم کے لوگ ہیں۔ رافضی خارجی اور غیر شرع اور یہ تینوں گروہ راندۂ بارگاہِ حق ہیں اور مطلق گمراہ ہیں۔ جس پر آپ نگاہِ کرم کرتے ہیں اُس کو ایک نظر میں ولی اللہ بنا دیتے ہیں اور جس کو آپ ٹھکراتے ہیں اُس کا ٹھکانہ کوئی نہیں +

(ف) سلطان العارفین علامہ حضرت سلطان باھو علیہ الرحمۃ کی تحقیق کا لُبِ لُب سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے ہر کہ بندۂ الٰہ چنانچہ مومن مسلم پیغامبر صاحب است و ہر کہ امت پیغامبر بود مثل غوث و قطب و اولیاء اللہ ہمہ کس مرید حضرت پیر است یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے خواہ مومن ہے خواہ مسلم ہے خواہ پیغامبر صاحب ہے اور جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہے خواہ غوث ہے خواہ قطب ہے خواہ ولی ہے سب لوگ میرے حضرت پیر کے مُرید ہیں۔ آپ کا یہ قول مبارک عین قرآن مجید کے مطابق ہے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱)۔ قسم ہے شمس احدیت جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قسم ہے آپؐ کے انوارات کی اور قسم ہے آسمانِ ولایت کے قمر حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی جو مرتبہ میں آپؐ کے بعد ہیں اور ظہور میں بھی آپ کے بعد ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السلام) کو ربّ تعالیٰ نے آسمانِ ولایت کے ستارے فرمایا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (واقعہ ع ۳)۔ نجوم سے مراد جُملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام ہے۔ مواقعِ نجوم سے مُراد اُن کی مزارات ہے۔ ربّ تعالیٰ نے اشارہ

فرما دیا ہے کہ جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام مثل ستاروں کے ہیں اور آسمان ولایت کے قمر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ازل سے لیکر ابد تک جاری ہے ۔

کاتب الحروف [illegible] محمد عفی اللہ عنہ الصمد کی تحقیق یہ ہے کہ سرکار دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت الٰہیہ کے بادشاہ ہیں۔ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (یعنی جملہ اولیاء و سابقہ انبیاء علیہم السلام) آپ کے دفتری وزیر تھے ہیں اور ہوتے رہیں گے ۔

جَعَلَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِمَّنْ تَنَبَّہَ لِجِدِّ مَتِہٖ وَتَنَزَّہَ عَنِ الدُّنْیَا وَتَذَکَّرَ یَوْمَ حَشْرِہٖ وَاقْتَفٰی اٰثَارَ الصَّالِحِیْنَ اِنَّہٗ وَلِیُّ ذٰلِکَ وَالْقَادِرُ عَلَیْہِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ کُلِّ شَیْءٍ وَاَوْسَطِ کُلِّ شَیْءٍ وَاٰخِرِ کُلِّ شَیْءٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَحْفَادِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَوْلِیَآءِ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

خادم الفقراء مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ الصمد گجرات، مغربی پاکستان

(مطبوعہ اشرف پریس، لاہور)

زیر سرپرستی

جگر گوشہ ہائے غوث الثقلین قبلہ حضرت محمد افتخار حسین صاحب و قبلہ حضرت محمد [illegible] حسین صاحب

سجادہ نشینان دربار پاک جلوآنہ شریف

ادام اللہ تعالیٰ فیوضھما وافاض علینا برکاتھما

مطبوع شد

تعداد ———— ایک ہزار

تاریخ اشاعت ———— محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

ملنے کا پتہ

(۱) جلوی کتب خانہ دربار پاک جلوآنہ شریف

ڈاک خانہ فیض پور براستہ سمندری ضلع لائل پور

(۲) سگ مسکین محمد یار وٹو قادری عفی عنہ جلوی کتب خانہ

ڈھنڈی والا کلاں ڈاکخانہ شیخوپور شہر

...لوی کتب خانہ

...غوث الاعظم ثانی مولانا غلام محمدؒ صاحب قبلہ جلوآنوی
...وزگار کو پڑھ کر اپنے دلوں کو نورِ عرفان اور ایمان کو تازہ

کتاب	آنے	روپے
...منظوم عربی بالاعراب بمعہ ترجمہ تحت السطور و شرح سلیس اُردو ہدیہ	۱۲	۲
...فی حقیقۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اوّل	۰	۸
" " " " " حصہ دوم	۰	۵
...النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۰	۱
...لایت	۸	۲
...ن عشق	۰	۲
...جلویؒ	۱۲	-
...ثنویؒ	۸	۱
... .	۰	۱
...القرآن	۰	۳
...من رحیق مختوم المعروف بہ تعلیم توحید و دقیق علوم	۰	۷
...جامعؒ	۰	۱
...جلویؒ	۰	۳
...وحدت	۸	۱

ملنے کا پتہ

...تب خانہ آستانہ عالیہ جلوآنہ شریف ۔ ڈاک خانہ تاندلیانوالہ ۔ ضلع لائل پور
محمد یار وٹو قادریؒ ۔ ڈھڈی والا کلاں ۔ ڈاک خانہ کوہ نور نگر ۔ لائل پور شہر
...یدالرحیم شاہ صاحب خطیب جامع مسجد کچہری روڈ ۔ گجرات ۔

المشتہر

انتظامی کمیٹی آستانہ عالیہ جلوآنہ شریف

شکرانہ

یہ بندۂ مسکین عطا محمد عفی ا

قادری لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ہی ممنون ہے کیونکہ آ ے نہا

عرق ریزی سے اس کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی کی اور اعراب لگا

مسکین عطا مح

گجرات - پاک

یکم شعبان ۱۳۸۴ھ ہجری

60

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ دریں ایّام سعادت فرجام کتاب مستطاب الموسوم بہ

تُحْفَۃُ الْاَوْلِیَآء

فی شان

سُلْطَانُ الْاَصْفِیَآء رضی اللہ عنہ

مشتمل بر

علوم و مکاشفاتِ اولیاء اللہ و علمائے باللہ رضی اللہ عنہم

در مناقب حضرت غوث الاعظم پاک میراں محی الدین محبوب سبحانی سلطان پیر شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مولفہ و مترجمہ

مسکین عطا محمد خادم خادمان خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی اعلیٰ حضرت

مولینا پیر غلام محمد صاحب قبلہ جاوا آلوی رضی اللہ عنہ

زیر سرپرستی

جگر گوشہ ہائے رسول الثقلین قبلہ حضرت محمد انوار حسین صاحب و قبلہ حضرت محمد نیاز حسین صاحب سجادہ نشینان

اَدَامَ اللّٰہُ تَعَالٰی فُیُوْضُھُمَا وَ اَفَاضَ عَلَیْنَا بَرَکَاتَھُمَا

مطبوع شد

بار اول .... ہدیہ ... روپیہ